PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

DEBATES

13th June, 1968.

16th Rabi-ul-Awwal, 1388 A.H.

Vol. VII-No. 31

OFFICIAL REPORT

Provincial Assembly of West Pakistan LIBRARY
26 X 71

CONTENTS

Thursday, the 13th June, 1968.

	Page
Recitation from the Holy Qur'an	7785
Starred Questions and Answers	7786
Short Notice Questions and Answers	7848
Answers to Starred Questions laid on the Table	7860
Unstarred Questions and Answers	7877
Point of Order—	
re : enhancement of fares by the Railway Board without the authority of an Act of the Provincial Legislature, being in contravention of Article 87 of the Constitution	7878
The West Pakistan Railway Budget, 1968-69—	
Discussion on the Railway Budget as a whole	7892

Price :

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

SEVENTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Thursday, the 13th June, 1968.

پنج شنبہ - ۱۶ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, H.K., in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

(پ ۳- س ۲- ع ۵- آیات ۲۶۸ تا ۲۷۱)

(اور دیکھو) کہ شیطان تمہیں تنگدستی کا خوف دلاتا ہے اور بُرے کام کرنیکو کہتا ہے اور اللہ تم سے اپنی بخشش و رحمت کا وعدہ کرتا ہے اور وہ اللہ بڑی وسعتوں والا و جاننے والا ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے دانائی عطا کر دیتا ہے۔ اور جس کو دانائی مل گئی بلاشبہ اس کو بڑی نعمت مل گئی۔ اور نصیحت تو عقل و بصیرت رکھنے والے ہی حاصل کرتے ہیں۔

اور خلاصی کاموں میں خرچ کرنے کی قسم سے تم جو کچھ بھی خرچ کرو یا اللہ کی نذر ماننے کے طور پر جو کچھ بھی نکالنا چاہو تو یہ بات اللہ کے علم سے پوشیدہ نہیں ہے۔ البتہ حق کو چھپانے والوں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔

اگر تم ظاہرہ خیرات دو تو بھی خوب ہے اور اگر پوشیدہ دو اور دو بھی اہل حاجت کو تو خوب تر ہے۔ یہ تم سے تمہاری برائیوں کو دور کر دے گا۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ ہر بات کی خبر رکھنے والا ہے۔ وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS.

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Mr. Hamza.

STUDENTS ON ROLL IN GOVERNMENT NORMAL SCHOOLS FOR BOYS IN LYALLPUR

*10139. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the number of students on roll in Government Normal Schools for boys in Lyallpur during the current academic year ;

(*b*) the total annual expenditure incurred on the said institutions ;

(*c*) if the expenditure per boy is greater as compared to such institutions in other cities, reasons for the same ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) 180 (30 pupil-teachers and 150 students in the attached practising School).

(*b*) Rs. 79,598.

(*c*) The cost per capita in the case of Normal School, Lyallpur is less than that of three such institutions whereas it is a bit higher than that of seven other Normal Schools in the Region. The reasons for this variation is that the number of scholars has been fluctuating during the last few years in accordance with the demands that varied from year to year and district to district. But the strength of the staff could not be reduced as the subject teacher system is in vogue in the Normal Schools.

مسٹر حمزہ ۔ کیا وزیر تعلیم مجھے یہ بتائیں گے آیا یہ حقیقت ہے چونکہ تربیت یافتہ اساتذہ کی تعداد مانگ کے مقابلہ میں بڑھ گئی ہے ۔ اس لئے حکومت نے دیدہ دانستہ نارمل سکولوں میں داخلے پر بعض پابندیاں عائد کی ہیں ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب والا ۔ جہاں تک تربیت یافتہ اساتذہ کا ہے ۔ ان کی تعداد کافی ہے financial stringency کی وجہ

سے اتنے سکول نہیں کھولے جا سکے کہ اس میں یہ سارے سما سکیں۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ ریٹائرمنٹ کو stagger کیا جائے۔ بعض لوگوں کو ایمپلائمنٹ مل جاتی ہے۔ بعض لوگوں کو extension مل جاتی ہے ، اس کی وجہ سے لئے applicants کو اتنی سہولتیں نہیں مل سکتیں لہذا ہمارے پاس بھرتی کا lowest ebb پہنچ گیا ہے۔ اس واسطے لائل پور کے institution میں لڑکوں کی تعداد کم ہو گئی ہے۔ اور سٹاف وہی ہے اس لئے per-capita خرچ بہت زیادہ ہے۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا محکمہ تعلیم نے آئندہ اساتذہ کو تربیت دینے کے لئے کوئی واضح منصوبہ بنایا ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ منصوبہ واضح ہے ۔ لیکن بعض دفعہ ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں ۔ جن پر کسی انسان کا قابو نہیں ہوتا ۔ ہماری کوشش یہ ہے کہ ہزارہا کی تعداد میں سکول کھولیں ۔ تو اس کے لئے پھر تربیت یافتہ ٹیچروں کی ضرورت تھی ۔ ان کو ٹریننگ دینے کا منصوبہ بنایا گیا تھا ۔ financial stringency کی وجہ سے ہم پچھلے دو سال میں اتنے سکول نہیں کھول سکے ۔ جتنے کہ ہمیں چاہئیں تھے ۔ لہذا یہ لوگ ذرا surplus ہوگئے ہیں ۔ آئندہ کے لئے اگر tempo اسی طرح رہا تو اور سکول بھی کھولے جائیں گے ۔ اور اس منصوبہ پر بھی عمل کریں گے ۔ اور مزید لوگوں کو ٹریننگ بھی دیں گے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب وزیر تعلیم نے یہ فرمایا ہے ۔ کہ نئے تربیت یافتہ اساتذہ کو ملازمت اس لئے بھی مہیا نہیں کی جا سکتی کیوں کہ بہت

سے بوڑھے یا ۵۵ سال سے زائد عمر والے اساتذہ کو ملازمت میں توسیع دی گئی ہے۔ کیا آپ نے اس حقیقت کے پیش نظر کہ جو نئے تربیت یافتہ اساتذہ دھکے کھاتے پھرتے ہیں صوبائی حکومت یا مرکزی حکومت کو آگاہ کیا ہے اور ان سے یہ درخواست کی ہے۔ کہ اساتذہ کو ملازمت میں توسیع نہ دی جائے۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ جہاں تک مرکزی حکومت کا تعلق ہے اس سے کسی قسم کا بھی کوئی تعلق نہیں ہے ۔ یہ تو صوبائی subject ہے بعض ایسے اساتذہ جو کہ ۵۵ سال کی عمر کو پہنچ جاتے ہیں ان کی صحت اچھی ہوتی ہے ۔ تجربہ کار ہوتے ہیں لائق ہوتے ہیں اور پھر اس علاقے کے لوگ چاہتے ہیں کہ ان کے تجربہ سے یہ بچے فائدہ اٹھائیں ۔ تو اس صورت میں ہم ان کو ملازمت میں توسیع دیتے ہیں ۔ اس کے لئے باقاعدہ Committees مقرر کی گئی ہیں ۔ وہ ان کی جانچ پڑتال کرتے ہیں اور اگر ان کا کیریکٹر رول اچھا ہو ۔ تو ان کو توسیع مل جاتی ہے تو اسی سے کچھ تھوڑا بہت اثر نئے applicants پر پڑتا ہے ۔ لیکن جناب والا ۔ اس میں ایک human element involved ہے ۔ تو اس کو یکسر ختم کرنا میں سمجھتا ہوں اچھا نہیں ہے ۔

WEST PAKISTAN TEXT BOOK BOARD

*10140. **Mr. Hamza :** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the year-wise expenditure incurred on the West Pakistan Text Book Board since its establishment ;

(*b*) the amount of royalty realised year-wise by the said Board and amount paid to the authors since its establishment ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) No expenditure is incurred by the Government on the Board.

The year-wise expenditure incurred by the West Pakistan Text Book Board since its establishment is :

		Rs.
1962-63	...	6,35,540
1963-64	...	6,12,508
1964-65	...	6,61,753
1965-66	...	8,52,252
1966-67	...	8,56,260

(*b*) The amount of Royalty realised year-wise by the said Board and amount paid to the Authors since its establishment are :

	Royalty realised	*Amount paid to Authors*
	Rs.	Rs.
1962-63	7,27,365	1,05,606
1963-64	9,01,473	23,925
1964-65	8,06,830	20,130
1965-66	8,90,510	25,374
1966-67	9,16,978	27,888

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں ۔ کہ مغربی پاکستان کا ٹیکسٹ بک بورڈ جو royalty وصول کرتا ہے ۔ اس کے لئے کون سا اصول مرتب کیا گیا ہے ؟

Parliamentary Secretary : It will not be possible at this stage to give the percentage of royalty being charged by the Text Book Board.

Mr. Speaker : But when the Parliamentary Secretary is disclosing to the House the amount of the royalty realised, he should know what is the policy or the formula adopted.

Parliamentary Secretary : Sir, the main question was about the income and the expenditure by the Text Book Board and the share of the Government in it. That has been replied.

Mr. Speaker : And "the amount of royalty realised year-wise by the said Board and amount paid to the authors since its establishment ;" The Parliamentary Secretary has said that the royalty realised is so much and the amount paid to the authors is so much, and he is giving the amount of the royalty. Then of course, there must be some formula. The Member is well within his right to ask this supplementary.

Parliamentary Secretary : If the Member so desires, I am prepared to give the information either tomorrow or it can be repeated on the next turn.

مسٹر حمزہ ۔ میری خواہش تو ہے اگر آپ اسے پورا کر دیں تو میں آپ کا ممنون ہوں گا ۔

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان)۔ یہ انشاءاللہ ہم ضرور پورا کر دیں گے۔

مسٹر سپیکر۔ میرا خیال ہے بہتر ہی ہوگا کہ آپ ان کی یہ خواہش پوری کر دیں ۔ اور ان کو آج ہی اس کا جواب دیا جائے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ کر دیں گے ۔

SUPERSESSION OF LADY TEACHERS OF LAHORE REGION

*10149. **Mr. Hamza :** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that two lady teachers have been transferred from Rawalpindi Region to Lahore Region and both have been appointed as Headmistresses in Lahore ;

(*b*) whether it is a fact that senior most Assistant Mistresses of Lahore Region with over 21 years of service have been ignored ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons doing injustice to the lady teachers mentioned in (*b*) above and whether Government intend to redress the grievances of the said lady teachers ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) No.

(*b*) No.

(*c*) Question does not arise.

مسٹر حمزہ ۔ مجھے یقین ہے کہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جو جواب دیا ہے یہ سراسر غلط ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ اس سے پیشتر کہ حمزہ صاحب اس کے متعلق کچھ اور فرمائیں ۔ میں ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کر دیتا ہوں ۔ پچھلے موقع پر جب کہ محکمہ تعلیم کے سوالات تھے ۔ اس قسم کا سوال پوچھا گیا تھا ۔ اس کا جواب غالباً مختلف تھا ۔ لیکن ان کا یہ سوال ہی غلط ہے ۔ جو مقصد وہ چاہتے ہیں ۔ وہ اس سوال سے پورا نہیں ہوتا ۔ لہذا جو جواب دیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ مجھے معلوم ہے کہ ان کا مقصد کیا ہے ۔ لیکن جو سوال انہوں نے دیا ہے ۔ وہ سوال ہی غلط تھا اور ان کے مقصد کے مطابق نہیں تھا لہذا یہ جواب ہے ممکن ہے یہ بھی ان کی نگاہ میں نادرست اور غلط ہو ۔ لیکن ان کے سوال کے مطابق درست ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں جناب وزیر تعلیم کی توجہ نشان زدہ سوال نمبر ۱۲۷۱۰ کی طرف دلاتا ہوں ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جیسا منہہ ویسا تھپڑ ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ (پنجابی)۔ جیہو جیہا منہہ اوہو جیہی چپیڑ ۔

Mr. Speaker : The remarks made by Chaudhri Muhammad Sarwar Khan and Chaudhri Muhammad Idrees are unparliamentary.

مسٹر حمزہ ۔ اس میں انہوں نے یہ فرمایا تھا ۔ کہ تین خواتین اساتذہ کا تبادلہ ۔ دو کا راولپنڈی ریجن سے اور ایک کا حیدرآباد ریجن سے لاہور میں کیا گیا تھا ۔ اور آپ نے اس میں تسلیم کیا تھا کہ یہ inter regional تبادلہ ہے ۔ میں نے آپ سے یہ دریافت کیا ہے ۔ کہ راولپنڈی ریجن سے آپ نے دو خاتون اساتذہ کا تبادلہ کیا ہے ۔ تو آپ نے فرمایا کہ نہیں ۔

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب والا ۔ اس میں ایک فرق ہے حمزہ صاحب نے سوال میں پوچھا تھا ۔ لیڈی ٹیچر کا ۔

They were Headmistresses in Rawalpindi, and not just ordinar ylady teachers. So they were Headmistresses in Rawalpindi region when they were transferred to Lahore, and they were posted as Headmistresses here in Lahore.

اگر ایک لیڈی ٹیچر راولپنڈی سے آتی ہے ۔ اور اس کی لاہور میں as Headmistress تعیناتی ہو جاتی ہے ۔ تو یہ ان لوگوں سے جو یہاں سروس میں ہیں زیادتی ہوتی ۔ وہ صرف deputation پر آگئی ہیں ۔ in the exigency of service اور جب وہ exigency ختم ہو جائیگی تو

They will go back to their own region as Headmistresses. They were Headmistresses in Rawalpindi and they have been posted as Headmistresses in Lahore.

مسٹر حمزہ ۔ اگلے ہی سوال میں جناب وزیر تعلیم نے وضاحت فرمائی ہے ۔ کہ جو اصول محکمہ تعلیم نے ایک ریجن سے دوسرے ریجن میں

تبادلہ کے لئے مرتب کئے ہیں وہ یہ ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : The Member should reserve this supplementary till the next question.

مسٹر حمزہ ۔ جناب اس کے متعلق وہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ جب ایک ملازم کلاس دو یا تین کا ایک ریجن سے دوسرے ریجن سے تبادلے کے لئے درخواست دیتا ہے کیونکہ اس کی درخواست پر اس کا تبادلہ ہوتا ہے ۔ تو اس صورت میں اس کو سینیارٹی کو خیرباد کہنا پڑتا ہے ۔ آپ مجھے بتائیں کہ تبادلے جن کا آپ نے ابھی ذکر کیا ہے ۔ کیا ان کی اپنی درخواست پر کئے گئے تھے ؟

وزیر تعلیم ۔ نہیں جناب ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس پر کوئی تحریک استحقاق نہیں لانا چاہتا ۔

Mr. Speaker : This question relates to two lady teachers and not Headmistresses.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ وہ سمجھتے ہیں جس بارے میں یہ سوال کیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ بھی سمجھتے ہیں اور وہ بھی سمجھتے ہیں لیکن میں نہیں سمجھتا **Next question.**

INTER REGIONAL TRANSFERS OF CLASS III AND CLASS II EMPLOYEES

*10151. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the conditions for inter regional transfers for Class III and Class II employees of the Education Department are different ; if so, reasons therefor ;

(*b*) whether it is a fact that a Class III employee looses his seniority on his transfer from one region to another ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) No.

(*b*) Yes. A Class III employee as well as a Class II employee looses seniority on transfer from one Region to another if the transfer takes place at employee's own request. The reason being that it is the policy of the Government to discourage requests for frequent inter-regional transfers.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ محترم وزیر صاحب نے فرمایا تھا کہ محکمہ کی ضروریات اور تعلیم کے پیش نظر تبادلہ کیا گیا اور اس ایوان میں بتایا گیا تھا کہ خواتین کے شوہر لاہور میں مقیم تھے ۔ اس لئے ان کا تبادلہ کیا گیا تھا کیا یہ درست ہے ۔

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : Their transfer was effected in the exigencies of service and it was of secondary importance that their husbands were posted at Lahore. It was not "the reason" but it was just one of the reasons. The reason was exigency of service.

مسٹر حمزہ ۔ کیا وزیر تعلیم بتائیں گے کہ آیا اس کے علاوہ بھی exigency of service کی بناء پر تبادلے کئے گئے ۔ اور اگر یہ حقیقت ہے تو پابندی کیوں لگائی گئی ۔ اگر پابندی لگائی گئی تھی تو اسے لاگو کیوں نہیں کیا گیا ۔

وزیر تعلیم ۔ تبادلے دو قسم کے ہوتے ہیں ۔ ایک تو محکمہ کی طرف سے کئے جاتے ہیں اور دوسرے at the own request of the employee ہوتے ہیں ۔ اگر at his own request تبادلہ منظور کیا جائے تو وہ seniority loose کرتے ہیں ۔ لیکن جب محکمہ کی طرف سے کارروائی کی جائے تو جو ان کے بس کی بات نہیں ہوتی اس لئے They do not stand to loose their seniority.

چودھری محمد ادریس ۔ ان لیڈی ٹیچرز کے شوہر کن کن عہدوں پر فائز ہیں ۔

Minister for Education : I require a fresh notice because we are not supposed to know about the departments of their husbands.

Mr. Speaker : Next question.

TERMINATION OF SERVICES OF TEMPORARY LECTURERS IN PESHAWAR REGION

***10154. Mr. Hamza :** Will the Minister of Edudation be pleased to state :—

(*a*) the principles being followed for the termination of services of temporary lecturers in Peshawar Region ;

(*b*) whether it is a fact that services of lecturers belonging to former Punjab area are terminated despite the fact that lecturers belonging to other regions are junior to them ; if so, reasons thereof ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The services of junior most temporary lecturers in the relevant subjects are terminated on the arrival of the selectees of the West Pakistan Public Service Commission.

(*b*) No.

RURAL PILOT DEMONSTRATION CENTRES FOR THE BLIND

*10575. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the amount provided by Government to the Society for the Blind in Lahore during the years 1966-67 and 1967-68 ;

(*b*) the present estimated number of blind persons in the Province ;

(*c*) the number of Rural Pilot Demonstration Centres in the Province alongwith their names and places where the blind persons are being or would be trained alongwith the method of and purpose of such training ;

(*d*) the amount spent so far and likely to be spent in the near future on each of the said Centres ;

(*e*) whether Government intend to open more such Centres in the Province ; if so, when and where and in case no such Centre is intended to be opened, reasons thereof ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : This question has been transferred to the Social Welfare Department.

ENQUIRIES AGAINST EMPLOYEES BOARD OF INTERMEDIATE AND SECONDARY EDUCATION LAHORE

*11244. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that in the year 1967 six enquiries were ordered by the Chairman, Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore against certain employees of the Board on the basis of complaints for accepting illegal gratifications to the tune of Rs. 5.00 to 2000 for issuing forged certificate to the students ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the present stage of the enquiries ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) No.

(*b*) in view of (*a*) the question does not arise.

IMPLEMENTATION OF RESOLUTION REGARDING SETTING UP A COMMITTEE TO INVESTIGATE INTO UNEMPLOYMENT OF EDUCATED PEOPLE

*11763. **Khawaja Muhammad Safdar** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the steps Government have so far taken to implement the resolution passed by the Provincial Assembly of West Pakistan on the 10th of October, 1967 urging upon the Government to set up a Committee to investigate into the question of unemployment of educated people and the reasons thereof, adult education and its feasibility and technical education facilities ;

(*b*) in case any Committee was set up in pursuance of the said resolution of the Assembly, the details of its recommendations and if no action has been taken, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : This question has been returned to the Assembly Secretariat for transfer to the Labour Welfare Department.

REGISTRATION OF UNRECOGNISED EDUCATIONAL INSTITUTIONS

*11794. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) names of unrecognised educational institutions registered under the West Pakistan Registration of Unrecognised Educational Institutions Ordinance, 1962 upto 30th April 1968 in Karachi, Hyderabad, Multan, Sukkur, Lahore, Lyallpur, Rawalpindi and Peshawar ;

(*b*) the number of students on roll in each of theinstitutions so registered in Lahore, Lyallpur, and Rawalpindi on 31st March 1968 ;

(*c*) the scale of fees and other charges of each class, the medium of instruction, the name of the management, the standard and the income and expenditure of each of the institutions mentioned in (*b*) above in the year 1966-67;

(*d*) the number of applications for registration under the said Ordinance registered upto 30th April, 1968 in the said cities ;

(*e*) whether the registration of any of the institutions mentioned in (*a*) above was cancelled ; if so, the names of such institutions and reasons for the cancellation of registration of these schools ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The requisite information is given in Appendix 'A'.*

(*b*) and (*c*) The requisite information is given in Appendix 'B'.*

(*d*) 748.

(*e*) No.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ بڑے شہروں کے سکولوں اور کالجوں کے متعلق یہ خیال رکھا جاتا ہے کہ ان کی بلڈنگ standard کے مطابق ہو ان کا سٹاف standard کے مطابق ہو ۔ کیا آپ کے محکمہ نے کبھی سروے کی ہے کہ آیا وہ سکول اور کالج standard کے مطابق چل رہے ہیں یا نہیں ۔ اگر سروے نہیں کی گئی تو کیا آپ اس قسم کی سروے کرنے کو تیار ہیں ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ وقتاً فوقتاً سروے کی جاتی ہے ۔ اور صرف ان سکولوں کو recognise کیا جاتا ہے جو مطلوبہ شرائط پر پورے اتریں ۔

جہاں تک پرائیویٹ سکولوں کا تعلق ہے حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ ان کے متعلق بھی انتظام کیا جائے چنانچہ ایک انکوائری کمیٹی کالجوں اور سکولوں کے لئے مقرر کی گئی تھی اس کے جتنے proposal ہوں گے ان کی implementation شروع ہو جائے گی ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے وہ اس معاملہ میں probe کرے گی ۔

*Please see Appendix I at the end.

جب وہ اپنی رپورٹ مرتب کر لیگی تو پھر حکومت اس کے مطابق مناسب اقدامات کرے گی ۔

چودھری محمد ادریس ۔ فہرست سوالات کے صفحہ ۵۴ پر آپ کی توجہ (151) Serial No کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔

Mr. Speaker : While referring to page 54, does the Member appreciate the labour done by the Department in answering this question ?

چودھری محمد ادریس ۔ اس انفارمیشن کی مجھے سخت ضرورت تھی ۔

Mr. Speaker : I don't deny that but the Member should appreciate the labour and pain which has been taken by the Department in furnishing this 26-page information to him.

چودھری محمد ادریس ۔ میں محترم وزیر تعلیم کا ممنون ہوں ۔

وزیر تعلیم ۔ یہ تو ہماری ڈیوٹی تھی ۔

چودھری محمد ادریس ۔ اس میں آپ دیکھیں کہ پہلی جماعت کی فیس ۱۱ روپیہ ماہوار ہے ۔ آٹھویں جماعت کی ۱۸ روپیہ ۔ نویں جماعت کی ۱۹ روپیہ اور دسویں جماعت کی ۲۰ روپیہ ماہوار ہے ۔ حالانکہ محکمہ کی طرف سے جو فیس مقرر کی جاتی ہے اس سے زیادہ کوئی سکول فیس نہیں لے سکتا ۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ان سکولوں کو زیادہ فیس لینے کی اجازت کیوں دی گئی ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ یہ انگلش میڈیم سکول ہے ۔ انگلش میڈیم سکول اور اردو میڈیم سکول کی فیسیں مختلف ہوتی ہیں ۔

PRIVATE INTERMEDIATE AND DEGREE COLLEGES IN KARACHI

*12247. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the names and number of private Intermediate and Degree Colleges in Karachi ;

(*b*) the date of establishment of each of the Colleges mentioned in (*a*) above ;

(*c*) the names of those Colleges, from the ones mentioned in (*a*) above, which (*i*) own their own premises, (*ii*) are being run in rented private buildings and (*iii*) are housed in temporary sheds ;

(*d*) the number of students on the roll of each of the Colleges mentioned in (*a*) above ;

(*e*) the annual grant given during 1966-67 and 1967-68 to each of the said Colleges ;

(*f*) the names and number of Government Colleges (both Intermediate and Degree) in Karachi and the annual allocation of funds for each of them during 1966-67 and 1967-68 ;

(*g*) the basis on which the Government determines the amount of the grant or aid to private Colleges mentioned in (*a*) above ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The number of private Colleges in Karachi is 24 Degree and 17 Intermediate-names are indicated in the enclosed statement.*

(*b*) As in Col. (*b*) of the enclosed statement.*

(*c*) As in Col. (*c*) of the enclosed statement.*

(*d*) As in Col. (*d*) of the enclosed statement.*

(*e*) As in Col. (*e*) of the enclosed statement.*

(*f*) As in Col. (*f*) of the enclosed statement.*

(*g*) 3/4 of the deficit (*i. e.* the difference between admitted expenditure and the income from fees).

---

*Please see Appendix II at the end.

Mr. Zain Noorani : I do appreciate the labour taken by the Department in getting this information but in part (*c*) (*iii*) of my question I had asked as to how many of these private colleges were housed in temporary sheds. While the list of rented ones is given ; that of those housed in temporary sheds is not given. Do I presume that none of them are housed in temporary sheds in Karachi ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : As far as our information goes those colleges which have their own buildings have also been stated that they have their own buildings and those who do not possess their own buildings have been shown as functioning in rented buildings. We don't know what are the conditions of those buildings whether, as the Member says, they are sheds or not but I am definite that they could not be mere sheds. When something is given out for rent, naturally, it must be a building.

Mr. Zain Noorani : My question specifically was —

> "The names of those colleges, from the ones mentioned in (*a*) above, which (*i*) own their own premises ; (*ii*) are being run in rented private buildings and (*iii*) are housed in temporary sheds ; "

The answer is completely silent about the last part. I don't know what is the position today but two years back I had myself seen two colleges housed in temporary sheds and that is why I have asked this question.

Minister for Education : It seems probably there is no college being run in sheds. Had there been any, we would have shown that in the statement.

Mr. Zain Noorani : Sir, what is the policy with regard to giving this aid and what are the reasons that no aid is being given to the Islamia Group of Colleges ?

Parliamentary Secretary (Education) : Sir, it has been given in the statement. Most probably there are certain ways and means. According to rules on the subject, recommendations of the Director of Education concerned and the requirements of the institutions are taken into account. If at all there is any particular instance, that individual case can be examined separately.

Mr. Zain Noorani : Sir, it is not a question of an individual case. But the question is that the private colleges having 500 to 900 students, are being given aid, whereas among the private colleges each one of the Islamia

Colleges, has more enrolment and more students than any other private college. In spite of that the aid given to them is 'Nil'. There must be some background and reasons for that and that I want to know.

Minister for Education : Sir, according to rules governing grants-in-aid to private colleges in Karachi Region, 75 per cent of the deficit (*i. e.* difference between admitted expenditure and the income from fees, etc.) is paid as Government grants. This concession which is not claimed as a matter of right by the private colleges is, however, subject to availability of funds. So Sir, it is not a matter of right. It is seen that they perform their functions and are up to the mark. In Karachi, the Director goes and checks up the position and sees the things for himself and then recommends the grants which we give. If, however, a specific instance is brought to our notice, I assure the Member that I would take prompt action on that.

Mr. Zain Noorani : I am asking this because I know that the Minister knows it and the Department also knows it, that the Islamia College is one of the primary and leading institutions in the country. It is a big institution having about 25,000 students on its rolls. As has been admitted by the Minister, there are about 6,000 students in one of its colleges but inspite of that the aid given is 'Nil'. There must be some reason for this. If the Minister wants some time to study it, I don't mind.

Minister for Education : Probably, they do not need any Government grant and that their financial position is very sound. Last time, I remember, when I went to Karachi, I had to address the students and staff of that college. I asked the management as to what were their demands and needs. They said that they had no demands to make and not in need of any money from the Government.

Mr. Zain Noorani : Sir, the answer is being given in 'probability', and probably it is correct, but it should be definite.

Minister for Education : We have given a definite reply that I contacted the management and they said that they had no demand to make.

RAISING STATUS OF GIRLS MIDDLE SCHOOL, OSIA IN DEVAL SHARIF TO THAT OF A HIGH SCHOOL

*12291. **Raja Ghulam Sarwar Khan** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Girls Middle School, Osia is functioning in Union Council Deval Sharif, Tehsil Murree since long ;

(*b*) whether Government is aware of the fact that the girl students of the said Union Council, have to discontinue their studies beyond middle standard due to non-existence of a high school in the said Union Council, the population of which is about one lac ;

(*c*) whether it is a fact that several representations have been made since 1961 by the residents of the said Union Council for raising the status of the said girls middle school to that of a high school ;

(*d*) whether it is also a fact that a building for housing a high school was constructed in 1964-65 ;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, whether Government intend to consider the advisability of raising the status of the said girls middle school to that of a high school ; if so, when, and if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes, unless the students can afford to bear expenses of joining Girls High Schools at Murree.

(*c*) No.

(*d*) No.

(*e*) Yes, it will be considered on merit as soon as feasible.

راجہ غلام سرور خان ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر متعلقہ نے تسلیم فرمایا ہے کہ واقعی اوسیا بہت پرانا سکول ہے لیکن جزو (بی) کے جواب میں انہوں نے فرمایا ہے کہ جی نہیں بشرطیکہ متعلقہ گرلز ہائی سکول کی طالبات مری میں داخلہ لینے کے اخراجات کی استطاعت رکھتی ہوں ۔ جناب والا ۔ میری مراد یہی ہے کہ مری سے ۱۵ میل دور کوہستانی لڑکیاں جہاں کوئی ٹرانسپورٹ کا انتظام نہیں ہے (پچھلے دنوں جناب جونیجو صاحب نے کہا تھا کہ یہ سڑک ۱۹۷۰ء میں مکمل ہو جائے گی) اس لئے مری شہر کے اخراجات یہ کیسے برداشت کریں گی اور کس طرح اس سکول میں تعلیم حاصل کر سکیں گی اور اس کا کیا انتظام ہوگا ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب والا ۔ جہاں تک مشکلات کا تعلق ہے ہمیں پتہ ہے کہ واقعی مشکلات ہیں لیکن حکومت کے وسائل بھی نہایت ہی محدود ہیں ۔ ہمارے پاس فنڈز ہوں تو ہم انشاء اللہ on merit ضرور غور کریں گے اور اس میں کوتاہی نہیں کریں گے ۔

راجہ غلام سرور خان ۔ جناب والا ۔ ہم آپ کی کرم نوازی کے شکر گذار ہیں لیکن ساتھ ہی وہاں ڈسٹرکٹ کونسل میں ایک بے انصافی ہو رہی ہے جس کے لئے میرے خیال میں آپ توجہ فرمائیں گے کہ اس گرلز سکول کے لئے ۱۵—۲۰ سالوں سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ اس کو upgrade کردیا جائے ۔ اور سیکرٹری ایجوکیشن جناب ملک صاحب اس علاقہ کے S.D.M. رہے ہیں ان کو پوری طرح واقفیت ہے کہ دیول اور اوسیا دریا کے کنارے ہزارہ کی سرحد پر ایک دیہاتی علاقہ ہے ۔ اور اس کا پرانا حق ہے کیوں کہ بھگواڑی مری روڈ پکی سڑک پر واقع ہے ۔ اور ڈسٹرکٹ کونسل کے ماہ ۔ اپریل کے اجلاس میں بھگواڑی کے مقام پر ہائی سکول کی سفارش ہوئی ہے ۔ کیا اس بے انصافی پر آپ دوبارہ غور فرمائیں گے ؟

وزیر تعلیم ۔ جہاں تک up grading کا تعلق ہے اگر ہمارے پاس وسائل ہوں اگر ہمارے پاس پیسہ ہو اور ڈویژنل کونسل میں یہ چیز پاس ہوئی ہو اور اس کو انہوں نے priority دی ہو تو ہم اس پر ہمدردانہ غور کریں گے ۔

راجہ غلام سرور خان ۔ جناب والا ۔ گزارش یہ ہے کہ ۱۹۶۴-۶۵ء

میں گرلز مڈل سکول اوسیا کو ہائی سکول بنانے کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ منظور ہوا تھا مگر ڈسٹرکٹ کونسل کے ایک ممبر کی بددیانتی کی وجہ سے اس سکول کو یہ حق نہیں ملا ہے اور اس عمارت کا موقع محکمہ تعلیم کی طرف سے دیکھا جائے اگر نئی عمارت موجود نہ ہو تو پھر اس کی طرف خاص توجہ دی جائے اور محکمہ کو توجہ ضرور دینی چاہئے ۔ کہ جب بلڈنگ موجود نہیں ہے تو اخراجات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

Mr. Speaker : That is a suggestion.

RAISING THE STATUS OF MIDDLE SCHOOL FOR BOYS, ANGORI TO THAT OF A HIGH SCHOOL

*12293. **Raja Ghulam Sarwar Khan :** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a middle school for boys is functioning at present at Angori, Tehsil Murree ;

(*b*) whether Government is aware of the fact that no high school for boys exists within a radius of about 20 miles of Angori and the students have to discontinue their studies beyond middle standard as they cannot afford to go to far off places for continuing their further education due to poverty ;

(*c*) whether it is a fact that no transport facilities exist in the said area and no road leads to any high school ;

(*d*) whether Government is aware of the fact that out of 30 boys on roll in the said school twenty passed their middle examination held in 1967-68 but discontinued their further studies due to non-existence of a high school within their reach ;

(*e*) whether it is a fact that the present building of the said middle school is commodious enough to accommodate ninth and tenth classes ;

(*f*) if answer to (*a*) to (*e*) above be in the affirmative, whether Government intend to consider the advisability of raising the status of the said

middle school to that of a high school; if so, when, and if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) No. A District Council High School is functioning at Samli which is at a distance of 8 miles from Angori. The students can, therefore, continue their studies at Samli.

(*c*) Out of seven high schools in Murree area, six are connected by road and bus facilities are available.

(*d*) No. Some of the students sought admission in the District Council High School, Samli.

(*e*) No.

(*f*) It will be considered on merit subject to availability of funds and comparative urgency of the need of the area.

راجہ غلام سرور خان ۔ یہ انگورہ سکول کے متعلق جو جواب دیا گیا ہے وہ بالکل غلط ہے انگورہ پکی سڑک سے ۱۰ میل پر ایک موضع ہے اس موضع سے مری تک پیدل ۲۰ میل کا راستہ ہے ۔ اگر وہاں سے مری روڈ پر کوئی لڑکا جائے تو اس کو ۹ میل پیدل چلنا پڑے گا اور اس کے بعد بھی ۷-۸ میل پر سکول ہے اگر میرے پیش کردہ حالات ٹھیک ہوں یا صحیح ہوں تو انگورہ سکول کو جو ۱۰-۲۰ سال سے نظر انداز کیا جا رہا ہے تو آپ کیا اس پر غور فرمائیں گے ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب والا ۔ یقیناً غور فرمائیں گے ۔

راجہ غلام سرور خان ۔ جناب والا ۔ غور تو ۱۹۶۴ء میں بھی ہوا ۱۹۶۵ء میں بھی ہوا ۔ اور ۱۹۶۷ء میں بھی غور ہوا ۔ تو کیا اب ۱۹۶۸ء میں بھی غور ہوگا جب کہ اس کا جواب غلط دیا گیا ہے کیا آپ

مہربانی کرکے اس کی دوبارہ تحقیقات کریں گے ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ سوال میں غور کے لئے کہا گیا تھا لہذا ہم غور کریں گے ۔

راجہ غلام سرور خان ۔ ابھی جو درخواست کی گئی ہے اس پر کیا ہوگا ؟

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر تعلیم بتا سکتے ہیں کہ اس علاقہ میں طلبا کی تعداد کافی ہے اگر ایسا ہے تو وہاں آپ طلبا کی عمر زیادہ سے زیادہ کتنی مقرر کریں گے ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ کو سپلیمنٹری کے پہلے حصے کی اجازت دے سکتے ہیں لیکن دوسرے حصے کی نہیں ہو سکتی ۔ وہ پوچھتے ہیں کہ اس علاقے میں طلبا کی تعداد کیا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ انہوں نے یہ سوال ہم پر کیا ہے یا راجہ صاحب پر کیا ہے ۔ میں سمجھ نہیں سکا ہوں ۔

RAISING THE STATUS OF BOYS MIDDLE SCHOOL, GHORAGALI TO THAT OF A HIGH SCHOOL

*12294. **Raja Ghulam Sarwar Khan** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a boys middle school is functioning at Ghoragali, Tehsil Murree which is situated between the boundaries of Hazara and former Punjab ;

(*b*) whether it is a fact that a high school for boys is functioning at present at a distance of about 20 miles of former Punjab side of Ghora-

gali and on the remaining two sides of Ghoragali no high school is functioning within 20 miles ;

(c) whether it is a fact that residents of the Ghoragali are vehemently demanding since long for raising the status of the said middle school to that of a high school ;

(d) if answer to (a) to (c) above be in the affirmative, whether Government intend to consider the advisability of raising the status of the said middle school to that of a high school ; if so, when, and if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(b) No. A Government High School for Boys is functioning at Murree which is at a distance of about 10 miles from Ghoragali and a District Council High School is situated at Samli which is even nearer.

(c) Yes.

(d) Yes. As soon as feasible provided the relative merits of this school justify its upgradation.

راجہ غلام سرور خان ۔ جناب والا ۔ میرے جتنے بھی سوالات محکمہ تعلیم کے متعلق ہیں ان میں محکمہ تعلیم نے جو فیصلے دئے ہیں وہ اس مقام کے دئے ہیں جو وہاں کے گرد و نواح کے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہاں کے حالات کو نظر انداز کیا گیا ہے ۔ مثلاً گھوڑا گلی کے گرد و نواح میں مغرب اور جنوب کی طرف کوئی ہائی سکول نہیں ہے ۔ سملی سکول کا فاصلہ کافی ہے ۔ اور لڑکوں کو ۱۰-۱۵ میل پیدل سفر کر کے سکول پہنچنا پڑتا ہے جو ان کے لئے بہت مشکل ہے ۔ میں محکمہ کی طرف سے صحیح جواب چاہتا ہوں ۔ کیا آپ دوبارہ میرے اس سوال پر غور فرمائیں گے ۔ اور گھوڑا گلی کے مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ دیں گے ؟

RAISING THE STATUS OF PRIMARY SCHOOL FOR GIRLS, GHORAGALI TO THAT OF A MIDDLE SCHOOL

*12295. **Raja Ghulam Sarwar Khan** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a primary school for girls is functioning in Ghoragaii, Tehsil Murree ;

(*b*) whether Government is aware of the fact that no middle school for girls is functioning within a radius of 20 miles of Ghoragali and the girl students of the said hill resort and its surrounding areas are forced to discontinue their studies beyond primary standard as they cannot go to far off places where middle schools are situated ;

(*c*) whether Governmet is aware of the fact that residents of the said area have expressed their willingness to contribute funds for the construction of a building for a girls middle school ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to consider the advisibility of raising the status of the said primary school to that of a middle school ; if so, when, and if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) No. A Government Girls High School is functioning at Murree which is at a distance of 8 miles from Ghoragali.

(*c*) No.

(*d*) The upgradation of the school in question to the middle standard will be considered on merit provided that District Council and Divisional Council, Rawalpindi recommend it for the purpose.

راجہ غلام سرور خان ۔ جناب والا ۔ کیا وہاں فاصلہ زیادہ ہے ؟ کیا اس چیز پر غور فرمایا جائے گا کہ اس میں فاصلے کے متعلق بالکل غلط اطلاع دی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ جواب بالکل غلط ہے ۔ اگر اس سکول کو مڈل سکول کا درجہ دینے کا حق بنتا ہے تو کیا آپ اس طرف توجہ دیں گے ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جہاں تک فاصلوں کا تعلق ہے اس میں کمی بیشی ضرور ہے اور ہم اس پر غور کریں گے اور ہم دوبارہ جواب دینے کے لئے تیار ہیں کہ وہ فاصلہ درست کرا دیا جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ کون سا فاصلہ غلط دیا گیا ہے راجہ صاحب ؟

راجہ غلام سرور خان ۔ جناب والا ۔ جتنے فاصلے ہیں وہ غلط دئے گئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس سوال کے متعلق فرمائیں۔

راجہ غلام سرور خان ۔ جناب والا ۔ کھوڑا گلی ایک مرکزی مقام ہے ۔ ایک مری اور ایک سالی میں ہائی سکول ہے ایک جنوب کی طرف اور ایک مشرق کی طرف ہے ۔ یہ پندرہ میل کا فاصلہ پڑتا ہے اور اس کے درمیان کوئی سکول نہیں ہے یہ پندرہ میل تک کا بھی پیدل کا راستہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو انہوں نے فاصلے دئے ہوئے ہیں وہ کھوڑا گلی اور مری کے سکولوں کے دئے ہوئے ہیں ۔

راجہ غلام سرور خان ۔ بچے تو جناب والا ۔ گرد و نواح کے دیہاتوں سے آتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے ان دیہاتوں کے فاصلہ جات تو نہیں پوچھے۔

راجہ غلام سرور خان ۔ جناب والا ۔ میں نے گرد و نواح کے متعلق ہی عرض کیا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ مختلف فاصلوں کا ذکر کیا گیا ہے ۔ گھوڑا گلی سے مری تک ۸ میل کا فاصلہ درست ہے ۔ میں مری سے کافی واقف ہوں کیوں کہ میں وہاں آتا جاتا رہتا ہوں ۔ لیکن یہ پہاڑی علاقے ہیں بہت سے راستے وہاں سے جاتے ہیں یہ معلوم نہیں کہ راجہ صاحب کس راستے کا ذکر کر رہے ہیں اگر کوئی لمبا راستہ ہے تو میں عرض کردوں گا ۔

راجہ غلام سرور خان ۔ مجھے بڑی خوشی ہے کہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ مری کو ہی جانتے ہیں ۔ جناب والا ۔ گرد و نواح کے دیہاتوں کے فاصلے وہاں کے ایس ڈی ایم لطیف صاحب جانتے ہیں کہ کون سے علاقے کو کون کون سی سڑک لگتی ہے ۔ آپ تو وہاں موٹر کار میں جاتے ہوں گے میرا مطالبہ بغیر پکی سڑکوں کے متعلق ہے ۔ جہاں وہاں کے دیہاتیوں کو تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کو ان دیہاتوں کی سیر کرائیے ۔

راجہ غلام سرور خان ۔ سیر جناب والا ؟

مسٹر سپیکر ۔ جی ہاں ۔

TEACHERS APPOINTED IN MIRZA QULEECH BEG HIGH SCHOOL, HYDERABAD.

*12322. **Mr. Muhammad Umar Qureshi** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the educational qualifications prescribed for the appointment of

English, Sindhi and Urdu teachers in the High Shools of Hyderabad Region ;

(*b*) the sanctioned strength of English, Urdu and Sindhi teachers for Mirza Quleech Beg High School in Phulaili, Hyderabad ;

(*c*) the names of English, Urdu and Sindhi teachers serving at present in the said school alongwith their educational qualifications and length of service?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The minimum qualifications prescribed for different posts of teachers borne in Subordinate Educational Regional Service for appointment in High and Middle Schools are as under :—

1. Senior English Teachers/ A.D.I.S.	B.A./B.Sc. with B.Ed. from a recognised University or an equivalent or higher qualification, e.g. M.A. Education.
2. Junior English Teachers/ Under Graduate Assistant Masters.	F.A/F.Sc. from a recognised University or Board or equivalent qualification with C.T. or T.D.
3. S.V. Teachers.	S.V/H.P.O.T., H.A.C.T. from a recognised institute or equivalent qualification.
4. I.T.Is.	Matric from a recognised University or Board with Diploma in Physical Education.
5. Assistant Workshop Instructors.	Matric from a recognised University or Board with training in an Industrial Institute or equivalent Certificate.
6. Drawing Masters.	Matric with Drawing as one of the subjects or Inter-Drawing Grade Examination Certificate.

(*b*) The sanctioned strength of different posts of teachers for Mirza Quleech Beg High School is as under :—

One Head Master in WPES Class II.
Four trained graduate teachers.
Two C.T. teachers.

One S.V. teacher.
One Drawing Master.
One P.T.I.
One Assistant Workshop Instructor.

(c) The names of teachers serving at present in the said school along with their educational qualifications and length of service are as under :—

	Name	Educational Qualifications	Length of Service.
1.	Mr. M.S. Ghouri, Head Master.	M.A.LL.B., B.T.	9 years and 6 months.
2.	Mr. Maqbool Ahmad Assistant Master.	M.A.(G. Hist) M.A. (Urdu) M.Ed.	10 years and 6 months.
3.	Mr. Imdad Ali Ansari, Assistant Master.	B.A.	5 years and 8 months.
4.	Mr. Ghulam Akbar Chandi, Assistant Master.	B.Sc.B.T.	3 years
5.	Mr. Aijaz Ali Mirza, Assistant Master.	B.A.	3 years and 8 months.
6.	Mr. Dost Muhammad, Sahito, C.T. teacher.	B.A.C.T.	9 years and 7 months.
7.	Mr. Feroze Ahmad Memon, C.T. teacher.	B.A.C. T.	3 years and 1 month.
8.	Mr. Muhammad Ali Mirza, Drawing Master.	M.A.	3 years and 7 months.
9.	Mr. Shah Nawaz Memon, S.V. teacher.	Matric	6 months.
10.	Mr. Ziauddin Akhund, Assistant Workshop Instructor.	Matric	9 months.
11.	Mr. Muhammad Ishaque, P.T.I.	Military Training	12 years and 2 months.

CONDITION OF PRIMARY AND LOWER MIDDLE SCHOOLS IN PESHAWAR CITY

*12352. **Syed Yusaf Ali Shah** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the buildings of all Primary and Lower Middle Schools in Peshawar City are in a dilapidated condition ;

(*b*) whether it is a fact that furniture, matting and electric fans have not been provided in most of the said schools ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, action so far been taken to improve the condition of these schools ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes. Most of them are in dilapidated condition.

(*b*) No, as far as furniture and matting are concerned. And yes in case of electric fans.

(*c*) According to Section 24 of the West Pakistan Primary Education Ordinance, 1962, the responsibility for the provision and maintenance of Primary School buildings in Peshawar City devolves upon the Municipal Committee, Peshawar. Efforts are being made for improvement of buildings of the schools in question. Mattings and furniture have already been provided to these schools according to their requirements. Electric fans have not been supplied due to the paucity of funds.

سید یوسف علی شاہ ۔ جناب والا ۔ سوال کے حصہ (اے) کے جواب میں انہوں نے خود اس چیز کو تسلیم کیا ہے کہ پرائمری اور لوئر مڈل سکولوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے لیکن یہ نہیں فرمایا کہ وہ ان کی بہتری کے لئے کیا کر رہے ہیں ۔ تو اگر ناگفتہ بہ حالت میں جو عمارتیں ہیں گر گئیں تو بچوں کی قیمتی جانیں ضائع ہو جائیں گی تو پھر اس چیز کی ذمہ داری کس پر ہو گی ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ میونسپل کمیٹی پشاور پر ۔

سید یوسف علیشاہ ۔ کیا فرمایا جناب ؟

مسٹر سپیکر ۔ خانصاحب یہ فرما رہے ہیں کہ اس کی ذمہ دار میونسپل کمیٹی پشاور ہو گی ۔

سید یوسف علیشاہ ۔ جناب والا ۔ عرض یہ ہے کہ یہ لکھتے ہیں:۔

(c) According to Section 24 of the West Pakistan Primary Education Ordinance 1962 the responsibility for the provision and maintenance of primary school buildings in Peshawar city devolves upon the Municipal Committee, Peshawar.

میں اس سے بالکل اتفاق نہیں کرتا ہوں کہ پرائمری سکولوں کی دیکھ بھال کے لئے صرف ذمہ داری میونسپل کمیٹی پشاور کی ہے ۔ پشاور میونسپل کمیٹی ویسٹ پاکستان گورنمنٹ کو جو contribution بھی دیتی ہے وہ double ہے اور وہ ایک Education Cess کی صورت میں دیتی ہے اور جناب وزیر صاحب ۔ اس بات کو تسلیم فرمایا ہے کہ ایک دو سکولوں پر خرچ نہیں کیا جاتا ۔ پھر بھی آپ فرماتے ہیں کہ یہ ذمہ داری میونسپل کمیٹی پشاور کی ہے ؟ جناب والا ۔ پیسہ تو دوگنا لیتے ہیں اور خرچ آدھا بھی نہیں کرتے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ یونٹ بننے سے قبل سابقہ صوبہ سرحد میں جتنے سکول تھے تو ان کو صوبائی سطح پر چلایا جاتا تھا پھر آرڈیننس بنایا گیا اور ۱۹۶۲ء میں جتنے پرائمری سکول تھے ان کو میونسپل کمیٹیوں کی تحویل میں دے دیا گیا ۔ جہاں تک سپیشل Cess کا تعلق ہے تو وہ ایک علیحدہ سوال ہے ۔ ہم غور کر رہے ہیں کہ اس Cess کو ہم کس طریقے سے استعمال کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ خان صاحب یہ سوال پچھلے سیشن میں بھی فاضل ممبر صاحبان کی طرف سے ہاؤس کے سامنے آیا تھا ۔ اگر Education Cess کسی میونسپل کمیٹی سے وصول کیا جاتا ہے تو کیوں نہ اس سیس کو ان کی ایجوکیشن پر ہی لگایا جائے ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس چیز کو take up کر لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ۱۹۶۲ء سے یہ معاملہ آ رہا ہے اور ابھی تک یہ طے نہیں ہوا ۔

وزیر تعلیم ۔ معاملہ تو پرانا ہے لیکن جس آرڈر میں پیسہ وصول ہوتا ہے اسی آرڈر میں یہ خرچ کیا جاتا ہے ۔

Mr. Speaker : What is the stand of the Finance Department in this matter ?

Minister of Education : The usual stand that the Finance Department takes.

Mr. Speaker : Should we defer this question for both the Finance and Education Ministers to answer it ?

Minister of Education : Sir, I am prepared to answer it.

خان اجون خان چندوں جناب والا ۔ میں محترم وزیر تعلیم کے نوٹس میں یہ بات لا رہا تھا کہ سابق صوبہ سرحد کی تمام میونسپل کمیٹیاں Education Cess دے رہی ہیں اور اتنے سالوں سے یہ مسئلہ اس ایوان کے سامنے لایا جا رہا ہے اور ابھی تک اس کو حل کرنے کے لئے کوئی عمل نہیں سوچا گیا تو میں اسی چیز کے متعلق معلوم کرنا چاہتا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا جواب فاضل وزیر مالیات و فاضل وزیر تعلیم دونوں دیں گے جب ان کے سوالوں کی اگلی باری آئیگی ۔

خان اجون خان بجدون ۔ کیا یہ سوال اس دن کے سوالوں میں شامل کیا جائیگا ؟

Mr. Speaker : This question would be included in the question list on that day.

Parliamentary Secretary (Education) : I would request Sir that a separate Short Notice Question concerning the particular cess being realised from that area should be given because this question does not include the Education Cess; and the purpose will not be served by just referring this question to the Finance Department

Minister of Education : They will send it back to the Education Department because it relates to the Education Department alone. But if a special question relating to the cess levied in the former frontier province is asked, then the Finance Minister will be able to say something.

Mr. Speaker : Will the Minister accept that notice ?

Minister of Education : I will Sir.

Mr. Speaker : The Minister would accept that notice for the 24th and in the meantime he will get it cleared from the Finance Minister, so that both the replies can be given. So, the Member should give a fresh Short Notice Question to the Minister of Education for the 24th.

Mr. Zain Noorani : Sir, would the same opportunity be given to me with regard to my pending matter for the cess from Karachi, because, if you remember, last time this question was asked from the Education Minister and the Minister of Revenue.

Mr. Speaker : I am sorry I cannot make commitment so far as that question is concerned.

سید یوسف علی شاہ ۔ جناب عالی ۔ سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے پورے Frontier کے لوگوں کے دلوں کی ترجمانی

کی ہے - امید ہے کہ ۲۴ یخ کو وہ خاطر خواہ جواب دیں گے - میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ اس پر غور فرمائیں گے کہ پرائمری سکول میونسپل کمیٹیوں کو واپس دے دئیے جائیں اور نہ ان سے Cess لیا جائے اور نہ کوئی اور تعلیمی چندہ -

Mr. Speaker : I think this is a question in which the policy of the Education De-... ..t is involved.

Syed Yusaf Ali Shah : Sir, this has already been done in the case of Karachi.

Minister of Education : Sir, Karachi was running all the schools prior to integration. Later on it was taken over by the Provincial Government. But there are certain difficulties. Karachi is a great city and it has great problems. So we handed back the schools to the Karachi Corporation.

Minister of Revenue (Khan Ghulam Sarwar Khan) : Sir, my submission is that the question about the education cess being realised from the Karachi people is being repeated every time. I have no objection if that question is referred to the Education Department and the Finance Department. That question is probably again coming up on the next turn.

Mr. Speaker : Let him also give a short notice question.

Minister of Revenue : In fact I have submitted it a number of times that I am no longer concerned with that question.

سید یوسف علی شاہ - صرف ایک سپلیمنٹری کی اجازت دے دیں - وزیر تعلیم صاحب نے فرمایا ہے کہ کراچی کے سکول اس لئے واپس کر دیئے گئے ہیں کہ کراچی کے مسائل جو تھے وہ بہت زیادہ تھے - جب ان کے مسائل زیادہ ہوتے ہوئے بھی ان کو سکول واپس کر دئیے گئے ہیں تو ہمارے مسائل تو بہت کم ہیں - کیا اس کا امکان نہیں ہے کہ آپ ہمیں بھی یہ سکول واپس دے دیں ؟

وزیر تعلیم ۔ ون یونٹ سے قبل وہ سکول کراچی میونسپل کارپوریشن کے پاس تھے ۔ اب انہوں نے ڈیمانڈ دی تو ہم نے مان لیا اور وہ سکول ان کو واپس کر دئیے ۔

MORE SCHOOLS FOR PESHAWAR

*12353. **Syed Yusaf Ali Shah** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Primary and Lower Middle Schools for boys and girls in Peshawar are overcrowded ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to open more schools during the current financial year ; if so, the number thereof ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes. Two Primary Schools for boys and three for girls have already been opened during the current financial year and six more (5 for boys and one for girls) are likely to be opened during the next year.

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ انہوں نے یہ جو سوال کے جزو (الف) کے جواب میں کہا ہے "جی نہیں" ۔ ۔ ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ آپ کون سے سوال کا جواب پڑھ رہے ہیں۔ ہم نے "جی ہاں" کہا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ تمام اردو کی کاپیوں میں "جی نہیں" ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ غلط چھپ گیا ہو گا ۔

سید یوسف علی شاہ - سکولوں کی تعداد طلباء کی تعداد کے مقابلے میں بہت کم ہے کیا آپ غور فرمائیں گے کہ وہاں مزید سکول کھولے جائیں ؟

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : Everything is usually subject to the availability of funds. If we have more funds, then we will definitely open more schools.

GOVERNMENT HIGH SCHOOL IN QUETTA CITY UNION COMMITTEE 'A' ON ZONKI RAM ROAD

***12410. Mian Saifullah Khan** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) since when the Government High School located in Quetta City Union Committee 'A' on Zonki Ram Road is functioning ;

(*b*) the number of students in each class of the said school on 1st January, 1968 ;

(*c*) whether it is a fact that the Quetta Municipality offered land at D.A.V. Ground for the construction of the building of the said high school ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to provide funds during 1968-69 for the construction of building the said high school; if so, the amount intended to be given and the estimated cost of the proposed building ;

(*e*) whether the Education Department is paying the rent of the building in which the said school is functioning at present ; if so, the annual amount paid as rent ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Since June, 1967.

(*b*) 6th Class	...	42
7th Class	...	28
8th Class	...	35
9th Class	...	8

(c) Yes.

(d) It will be considered at the appropriate time subject to the availability of funds.

(e) No. An amount of Rs. 3,500 per annum is being paid by the Union Council concerned.

میاں سیف اللہ خان ۔ میاں جزو (بی) کے جواب میں انہوں نے فرمایا ہے کہ ۳۵۰۰ روپے سالانہ کرایہ یونین کونسل دیتی ہے ۔ یہ علاقہ یونین کمیٹی کا ہے ۔ کرایہ یونین کمیٹی نہیں دیتی بلکہ اس علاقہ کے لوگ چندہ اکٹھا کر کے دے رہے ہیں ۔ کیا وزیر موصوف اس سلسلہ میں مزید معلومات حاصل کریں گے ؟

وزیر تعلیم (میجر جنرل علی خان) ۔ سوال یہ پوچھا گیا ہے کہ کرایہ کتنا دیتے ہیں ۔ گورنمنٹ کوئی کرایہ نہیں دیتی ۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے وہاں کی یونین کمیٹی اپنے فنڈ سے دیتی ہے یا لوگوں سے چندہ اکٹھا کر کے دیتی ہے ۔ جہاں تک صوبائی حکومت کا تعلق ہے وہ کوئی کرایہ نہیں دے رہی ۔

میاں سیف اللہ خان ۔ کیا وزیر موصوف غور فرمائیں گے کہ آئندہ یہ کرایہ سکول کے لئے محکمہ تعلیم دے ؟

وزیر تعلیم ۔ یہ ذمہ داری یونین کمیٹی کی ہے ۔

because the school is situated within the Municipal Committee,

---

INTERMEDIATE SCIENCE COLLEGE, LANDHI, KARACHI

*12844. Mr. Zain Noorani : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Intermediate Science College which was

sanctioned by the Government for Landhi (Karachi) and scheduled to be started this year has been delayed ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons therefor ;

(*c*) by when is the said College now expected to start and what steps the Government intend taking in this matter ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Due to procedural difficulties in making appointments of staff and procurement of equipment.

(*c*) From the coming academic year.—in September, 1968.

Mr. Zain Noorani : Would the Minister kindly elucidate the procedural difficulties experienced ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : Previously, the departments used to make ad hoc appointments. Then later on the Economy Committee sent a recommendation that no ad hoc appointments be made by any department. So we were considered at par with other departments, and as a result we had to suffer a lot because we were debarred from making ad hoc apppintments, and this power was given to the Public Service Commission. Sir, it takes a lot of time to get a case through the Public Service Commission. Then another difficulty is that not a single person would like to leave Karachi for that area, Korangi. There were certain procedural difficulties, which were not on our part, but on the part of the Public Service Commission.

As far as the equipment is concerned, it is purchased from the Industries Department, and not directly by the Education Department. So, that also is a very time consuming affair. That is why it has been delayed, and I assure the Member that this College would be opened in the next academic year, that is from September.

Mr. Zain Noorani : Sir, I am very grateful to the Minister for the assurance, but what is the position now? Has the staff been recruited, and has the equipment been received as yet or not ?

Minister of Education : The ad hoc appointments would be made by the Public Service Commission, and in this case it is not only their case, but many other cases where we had to face great difficulties. Sir, we are short of lecturers and I have personally taken up this case with the Chairman,

Public Service Commission, and he has assured us that he will look into it and give us priority and give us the lecturers as soon as possible. I think that should satisfy the member.

As far as the procurement of furniture and other equipment is conc er those powers have now been given to the Directors of Education in various regions, and whatever the bottlenecks in the beginning, Insha Allah, they will not be there.

HIGH SCHOOL AT SHER KARA

*12478. **Mr. Jalal-ud-Din Khan** : Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that although the building of the High School at Sher Kara, Tehsil and District Peshawar, has been constructed some time ago yet orders for the opening of a High School in the said Building have not yet been issued ; if so, reasons therefor alongwith the date by which the said School will start functioning ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : No. Not of a High School.

مسٹر جلال الدین خان ۔ کیا وزیر صاحب وجوہات بیان فرمائیں گے کہ انہوں نے اس بلڈنگ پر اتنی رقم خرچ کی ہے مگر اسے ہائی سکول کا درجہ نہیں دیا ہے ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ وہ بلڈنگ مڈل سکول کے لئے بنائی گئی ہے ہائی سکول کے لئے تو نہیں بنائی گئی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر موصوف نے اپنے جواب میں فرمایا ہے "جی نہیں ۔ کوئی بھی ہائی سکول نہیں ہے" ممبر صاحب نے جو سوال کیا ہے وہ درست ہے اور کیا یہ درست ہے کہ ہائی سکول کی

عمارت تعمیر ہوئی ہے اگر عمارت تعمیر ہوئی ہے تو ہائی سکول کیوں نہیں کھولا گیا ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ جہاں تک عمارت کا تعلق ہے عمارت تعمیر ہوئی ہے ۔ لیکن وہ ہائی سکول کی عمارت نہیں ہے اس لئے ہم نے جواب نفی میں دیا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ جواب میں "جی نہیں" لکھا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں عمارت تیار ہی نہیں ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جواب کا اگلا حصہ بھی پڑھیں ۔

Minister for Education : No. Not of a High School.

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں اس کا مطلب نہیں سمجھا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ عمارت مڈل سکول کے لئے ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ وہ عمارت ہائی سکول کے لئے نہیں ہے ۔

مسٹر جلال الدین خان ۔ جناب والا ۔ وہ ہائی سکول کے لئے عمارت ہے میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ ایک ممبر ہاؤس میں جھوٹ نہیں بول سکتا ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ کیا وہاں مڈل سکول کھولا گیا ہے ؟

وزیر تعلیم — جناب والا ۔ وہاں مڈل سکول چل رہا ہے ۔

UNAUTHORISED PUBLICATION OF BOOK MEDICAL JURISPRUDENCE AND TOXICOLOGY

*12485. **Dr. Sultan Ahmed Cheema** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a Pakistani firm namely M/s Union Book Stall, Bunder Road, Karachi, has published an unauthorised photo edition of a book entitled Medical Jurisprudence and Toxicology written by Modi an Indian author and copies thereof are on sale in the market at the price Rs. 40 per copy ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, what legal action Government intend to take against the said firm and whether Government intend to take steps for the forfeiture of the copies of the said book and stop its further publication and circulation ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes, but the names of the publisher or printer does not appear on the book.

(*b*) Action can be taken by the aggrieved party under the Copy-right Act and not by Government.

HOSTEL ATTACHED TO THE CENTRAL MODEL SCHOOL, LAHORE

*12491. **Dr. Sultan Ahmed Cheema** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the year in which the hostel attached to the Central Model School, Lahore was constructed alongwith the number of its rooms at that time and the dimensions thereof ;

(*b*) the number of students residing in the said hostel during the year referred in (*a*) above ;

(*c*) the present number of rooms of the said hostel alongwith their dimensions and number of students residing there ;

(*d*) the year in which the latrines attacned to the said hostel were constructed ;

(*e*) whether it is a fact that the latrines mentioned in (*d*) above are insufficient for the students residing in the said hostel and insanitary conditions prevail therein ;

(*f*) whether it is a fact that the said hostel is too congested now-a-days ;

(*g*) whether it is a fact that there are no bath rooms in the said hostel ;

(*h*) if answer to (*e*) to (*g*) above be in the affirmative, what steps Government intend to take in this regard ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The Hostel attached to the Central Model School was constructed alongwith the Main School building, round about the year, 1887. There were six rooms excluding Superintendent's Office and a Kitchen. The dimension of these rooms are as under :—

Room No. 1.	20' X 28'
Room No. 2.	40' X 20'
Room No. 3.	20' X 30'
Room No. 4.	40' X 20'
Room No. 5.	41' X 20'
Room No. 6.	30' X 20'

(*b*) The correct figures are not available at present, but the number was about 30 uptil 1947.

(*c*) There are six rooms excluding Superintendent's Office and a Kitchen with dimensions given in(*a*) above. The present number of Students residing in the Hostel IS 67.

(*d*) The old latrines were constructed alongwith the main School building. These have become outdated and are no more used by the Boarders. They now use the flush system latrines, which were built in 1964.

(*e*) No.

(*f*) Yes, to some extent.

(*g*) No.

(*h*) Efforts wll be made to provide more rooms.

PAY SCALE OF TAKIYA TRAINED P. T. IS IN PESHAWAR REGION

*12519. **Khanzada Taj Muhammad Khan Bangash** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the pay scale of takiya trained P. T. Is in Peshawar Region ;

(*b*) whether it is a fact that the former N-W.F.P. Government approved takiya training for the appointment of a P. T. I. and these P. T. Is were confirmed ;

(*c*) whether it is a fact that there is difference in pay scales of a Walton trained and Takiya trained teacher ; if so, reasons for the disparity ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Rs. 95—3—125.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes, the disparity in the pay scales is due to difference in Academic and Professional qualifications.

PUBLICATION OF GUESS PAPERS

*12530. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that no restrictions have been imposed by the Government on the publication of guess papers for the students ;

(*b*) whether Government is aware of the fact that study of such papers make the students sluggish and they do not take much interest in their normal studies throughout the year ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to consider the advisability of banning the publication of guess papers in the Province ; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Not necessarily.

(*c*) Government is studying the problems.

ATTENDANCE ASSISTANTS

*12533. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that in certain Districts of Hyderabad Region Attendance Assistants have been appointed to enforce compulsory education scheme ;

(*b*) whether it is a fact that for the successful implementation of the said scheme the Attendance Assistants have to make tours of the schools regularly but no T. A. and D. A. is allowed to them for the journeys performed in this connection ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, reasons therefor and whether Government intend to give them T. A., and D. A. ; if so, when ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes. No actuals are paid to the Attendance Assistants but they get permanent T. A.

(*c*) The question does not arise. However, if need is felt to change the existing procedure, it can be considered on merits.

LECTURERS WORKING ON TEMPORARY BASIS IN HYDERABAD REGION

*12535. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the number of lecturers working on temporary basis in Hyderabad Region since (*i*) 3 years (*ii*) 5 years and (*iii*) more than 5 years ;

(*b*) reasons for not confirming the said lecturers and the action Government intend to take in his regard ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The number of lecturers working on temporary basis in Hyderabad Region is as under :—

(*i*) Since 3 years	...	Men's Side	38
		Women's Side	24

(*ii*) Since 5 years	...	Men's Side.	*Nil.*
		Women's Side.	4
(*iii*) Since more than 5 years	...	Men's Side	25
		Women's Side.	*Nil.*

(*b*) The question does not arise as according to the rules in force, temporary lecturers are appointed on purely *ad hoc* basis till the selectees of the West Pakistan Public Service Commission are available.

RESIDENTIAL ACCOMMODATION FOR LECTURERS

*12536. **Rais Khan Muhammad Khan Niazmani :** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that no residential accommodation have been provided to lecturers working in Government Colleges in the Province ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government is aware of the fact that due to non-availability of satisfactory residential accommodation the said lecturers are facing hardship and cannot devote their full attention to the teaching work ;

(*c*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to provide them residential accommodation ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes, but not in all cases.

(*b*) No.

(*c*) Does not arise. However as a matter of policy, funds permitting, Government do intend to provide reasonable residential accommodation.

S. V. GRADUATE TEACHERS IN GOVERNMENT SECONDARY SCHOOLS OF HYDERABAD REGION

*12544. **Syed Sher Ali Shah :** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the S. V. graduate teachers in Government

Secondary Schools of Hyderabad region have not been given the status of trained graduate teachers ;

(*b*) whether it is a fact that in the said region, the S.V. training course extends over two years and this training course is, in no case, inferior to that of B. T. or B. Ed ;

(*c*) whether it is also a fact that in Karachi and former Punjab, the medium of instruction in B. T. or B. Ed. course is Urdu, while in Hyderabad Region, English is the medium of instruction in the S. V. course ;

(*d*) whether it is a fact that the S.V. graduate teachers mentioned in (*a*) above have, through proper channel, drawn the attention of Government to the great injustice done to them ;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, the reasons for not treating the said S. V. graduate teachers at par with the B. T. or B. Ed. teachers and the steps Government intend to take in redressing their genuine grievances ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) No.

(*c*) The medium of instruction is both English and Urdu.

(*d*) Yes.

(*e*) The question does not arise.

INSTITUTE OF EDUCATION AND RESEARCH ESTABLISHED IN PUNJAB UNIVERSITY

*12546. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Institute of Education and Research has been established in the Punjab University with the American assistance especially with the assistance of the Indiana University;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, when was the said

Institute established and what are the Degrees for which the students are prepared by it;

(*c*) what are the prospects of service under Government for the persons who get Masters Degrees from the said Institute;

(*d*) the number and names of the persons who got the degree of Master of Education (Technical) in Business Education and employed on a regular basis against Gazetted posts in the Education Department excluding *ad hoc* appointees since the introduction of the said course;

(*e*) the number of M. Eds. in Business Education produced annually by the Punjab University from the beginning of the course, every year;

(*f*) the names and qualifications of teachers of English shorthand and typewriting employed in the Commercial Institutes and Ploytechnic Institutes of Government and their class of service in the Lahore Region ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) Yes.

(*b*) The Institute was established in 1960. The following degrees are offered by it at present :—

(1) M.Ed. (Secondary).

(2) M.Ed. (Primary).

(3) M.A. (Secondary) Education.

(4) M.A. (Primary) Education.

(5) M.Ed. (Tech.) Business.

(6) M.Ed. (Tech.) Industrial Arts.

(*c*) (*i*) All the graduates of the Institute are eligible for appointment as Teachers/Headmasters/Headmistresses. They are also eligible for the posts of Deputy Inspector of Schools, District Inspector of Schools, Divisional Inspector of Schools and Assistant Director of Education and as Teachers in Government Training Institutes.

(*ii*) M.Ed. (Tech.) Industrial Arts graduates are eligible for appointment as Senior Instructors for Government Technical Teachers Training Colleges.

(*iii*) M.Ed. (Tech.) Business graduates are eligible for appointment as Principals Instructors and Junior Instructors in all Government Commercial Training Institutes.

(*d*) (1) Mr. Muhammad Afzal, Instructor (Class II).

(2) Mr. Saif Ullah Khan Burki, Instructor (Class II).

(*e*) 1964	...	18
1965	...	18
1966	...	24
1967	...	24

(*f*) *Commercial Institutes — 35 instructors Class II—*

(1) Mr. Ehsan-ul-Haq, Qureshi,
M.A. Islamic Studies D. Com. Pitman Shorthand Teachers, Diploma.

(2) Mufti Irshad Ahmad,
M.A. Urdu, D.Com.

(3) Mr. Yaqoob Salim,
B.A., C. Com.

(4) Mr. Abdus Sattar,
M.A. Urdu, Certificate. Shorthand Typewriting.

(5) Mr. Shaukat Ali,
M.A. Islamic Studies, M.A. Arabic, Passed Federal Public Service Commission Competitive Steno Typist Examination.

(6) Rashid Ahmad Khan,
M.A. Urdu, Certificate Shorthand Typewriting.

(7) Mr. Muhammad Asghar Butt,
B.A. Certificate in Commerce.

(8) Mr. Abdul Shakoor,
M.A. Urdu, B.Ed., Certificate Shorthand and Typewriting.

(9) Mr. Mushtaq Ahmad,
M.Ed. (Business Education).

(10) Mr. Muhammad Izhar,
M.Ed. (Business Education).

(11) Mr. Amanat Ali,
M.Ed. (Business Education) M.A. Economics.

(12) Mr. Muhammad Riaz,
B.A., Diploma Shorthand and Typewriting.

(13) Mr. Khalid Mahmood Khokhar,
M.Ed., (Business Education).

(14) Mr. Muhammad Hussain Shabnam.
M.A., Urdu, Diploma Shorthand and Typewriting.

(15) Mr. Maqsood Ahmad,
M.Ed. (Business Education)

(16) Mr. Muhammad Yusaf Qureshi,
M.Ed. (Business Education).

(17) Mr. Muhammad Sharif Sajid,
B.A., Diploma Shorthand and Typewriting.

(18) Mr. Muhammad Rafiq,
B.A., Certificate Shorthand and Typewriting.

(19) Mr. Saeed Ahmad Chaudhry,
M. Ed. (Business Education).

(20) Mr. Muhammad Yaqoob Shad,
B.A., Certificate Shorthand and Typewriting.

(21) Mr. Muhammad Hanif, Malik,
M.Ed., (Business Education).

Junior Instructors Class III

(1) Mr. Muhammad Iqbal,
B.A., Certificate Shorthand and Typewriting.

(2) Mr. Muhammad Hussain,
M.A., Urdu, D. Com.

(3) Mr. Muhammad Yunis Qureshi,
B.A., Diploma Shorthand and Typewriting.

(4) Mr. Ali Raza, Khan,
B.A., Diploma Urdu/Eng. Shorthand and Typewriting,

(5) Abdul Rahim Anjum,
B.A., C. Com.

(6) Mr. Jalil-ur-Rehman,
B.A., Certificate Shorthand and Typewriting.

(7) Mr. Muhammad Yousaf Bajwa,
B.A., Certificate Shorthand and Typewriting,

(8) Mr. Nawab Khan Khankhel,
B.A., Certificate Shorthand and Typewriting.

(9) Mr. Ata Ullah Khan Gurmani,
B.A., Certificate Shorthand and Typewriting.

(10) Mr. Muhammad Siddiq,
B.A., B.Ed. Diploma Shorthand and Typewriting.

(11) Mr. Muhammad Hanif,
B.A., C.Com.

(12) Mr. Ashiq Hussain, Nazir,
B. A., Certificate Shorthand and Typewriting,

(13) Mr. Irshad Ahmad Qureshi,
B.A., Diploma Shorthand and Typewriting.

(14) Mr. Muhammad Iqbal,
B.A., Economics, Certificate Shorthand and Typewriting

Ploytechnic Institutes

(1) Miss A.H. Khan Instructor Class II,
M.A , Geography, M.Ed. (Business Education).

(2) Miss Nusrat Jehan Siddiq, Instructor Class II,
M.A. Political Science, M Ed. (Business Education).

(3) Mr. Muhammad Aslam Alvi.
M.Ed. (Business Education) Instructor Class II.

(4) Mr. Ghulam Hassan Jaffari,
M.Ed. (Business Education), M.A. (Economics),
Instructor Class II.

TAKING OVER DISTRICT COUNCIL HIGH SCHOOLS OF GUJRANWALA BY GOVERNMENT

*12626. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar** : Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that the Government had decided to take over the District Council High Schools in a phased programme; if so, the date of that decision and whether this decision has since been implemented and if not, reasons therefor and the time by which the District Council High Schools of Gujranwala would be taken over by the Government ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Yes. The Govt. have decided to take over the Distt. Council High Schools of the former Punjab, Bahawalpur State and Sind. The decision in principle was taken on 14-12-1964 but it has not yet been implemented because of the (*i*) National emergency caused by 1965 War (*ii*) demands and counter-demands of the Local Body, and the Government teachers regarding their service rights and seniority and (*iii*) legal formalities regarding to the transfer of assets and liabilities of Local bodies to Government.

The Gujranwala schools will be taken over according to three years phased programme.

S. V. TEACHERS

*12662. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that S. V. trained teachers in former Punjab area are eligible for appointment in all primary to high schools whereas their counterparts in former Sind area are appointed only in primary schools ;

(*b*) whether it is a fact that in former Punjab area, the S. V. teachers are allowed the pay scale prescribed for S. A. V. teachers after they have served for some time in Government or recognised English Medium Schools or they have passed some examination in English language, but this practice is not being followed in former Sind area ; if so, reasons therefor ;

(c) whether it is also a fact that experienced S. A. V. teachers in former Punjab area are considered for promotion alongwith those possessing B. T. and B. Ed. degrees to Class II and Class I posts, while it is not so in former Sind area ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) No.

(b) No.

(c) Yes, provided they are graduates and they have the requisite experience and seniority with good record of service as Sr. English teachers etc.

PRIMARY SCHOOLS

*12663. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister for Education please refer to the answer to my starred question No. 8003 given on the floor of the House on 16th October, 1967 and state the region-wise number of primary schools opened in the Province during 1967-68 ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The required information is given as under :—

Sr. No.	Name of the Region.	Number of Primary Schools opened during 1967-68.
1.	Lahore	618
2.	Rawalpindi	396
3.	Peshawar	261
4.	Hyderabad	110
5.	Quetta	75
6.	Karachi	40
	Total :—	1, 500

COMPREHENSIVE SCHOOLS

*12665. Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) the present number of comprehensive schools in the Province alongwith the locations thereof ;

(b) the number of such schools to be opened during the next two years alongwith their locations ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) 16 Government Comprehensive High Schools have so far been opened in the Province at the following places :—

FOR BOYS,

Mardan, Kohat, D. I. Khan, Jhang, Gujrat, Multan, Sahiwal, Mirpur Khas, Khanpur, Karachi and Quetta.

FOR GIRLS.

Peshawar, Rawalpindi, Sargodha, Lahore and Hyderabad.

(b) Scheme provides for 40 such Schools. Funds have been asked for and depending on allocation of financial assistances the number of Schools to be opened in the next two years shall be determined.

GRIEVANCES AND PROBLEMS OF WEST PAKISTAN COLLEGE TEACHERS, ASSOCIATION

*12689. Mr. Mahmood Azam Farooqi : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the West Pakistan College Teacher's Association brought to the notice of Government their grievances and problems through a memorandum in July/August, 1967 ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, a copy of the said memorandum be placed on the Table of the House and action taken thereon be indicated ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) A copy is placed on the table of the House.*

The matter is being examined.

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ میں وزیر تعلیم صاحب سے یہ بات معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ representations ۱۹۶۷ء میں آپ کو وصول ہوئی تھیں جس کو تقریباً دس ماہ ہو رہے ہیں۔ اس میں آپ مزید کیا انکوائری کر رہے ہیں جب کہ representations حمودالرحمان کمیشن کی سفارشات میں درج ہیں ۔ انہوں نے پرائیویٹ کالجز کے بارے میں کہا ہے اس میں اساتذہ کی تنخواہوں کے متعلق ضمانت ہے ۔ ان کی نوکری کے متعلق ضمانت ہے ۔ ساری شکایات حمودالرحمان کمیشن میں موجود ہیں اس کے اوپر آپ کیا تحقیقات کریں گے ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب والا۔ حمودالرحمان کمیشن کی رپورٹ میں اجمالی خاکہ دیا ہوا ہے ۔ تفصیل میں جانے کے لئے اس رپورٹ کو کمیشن کے حوالے کیا گیا تھا وہ رپورٹ آ گئی تھی اس میں کچھ اور چیزیں غور طلب اور وضاحت طلب تھیں ۔ دوبارہ اس کمیٹی کو رپورٹ بھیجی ہے ۔ وہ رپورٹ اس سال کے آخیر تک آ جائیگی اس وقت ہم عمل درآمد کرنے کی کوشش کریں گے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ وزیر تعلیم صاحب نے فرمایا ہے کہ حمودالرحمان کمیشن کی رپورٹ ایک کمیشن کے حوالے کر دی گئی ہے تاکہ وہ اس کا تفصیلی جائزہ لے ۔ کیا وہ یقین دلائیں گے کہ کمیشن کی جانب سے جب حکومت کو رپورٹ آ جائے گی اس وقت ایک نیا کمیشن مقرر کرنے کی ضرورت پیدا نہیں ہو گی ؟

**Please see Appendix III at the end.*

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ کمیٹی نے شکایات تو لسٹ کر دی ہیں کہ یہ شکایات ہیں یہ مشکلات ہیں لیکن ان کے لئے کوئی علاج نہیں بتایا گیا ہے کہ یہ کیسے ختم کی جائیں ۔ مرض تو بتا دیا ہے لیکن علاج نہیں بتایا ہے ۔ ہمارے پاس جب رپورٹ آئے گی ہم اس پر عمل درآمد ۔ ۔ ۔ کریں گے ۔

ENQUIRY INTO AFFAIRS OF DAWOOD COLLEGE OF ENGINEERING AND TECHNOLOGY, KARACHI.

*12691. **Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Minister for Education be pleased be state :—

(*a*) whether it is a fact that an Enquiry Committee under the Chairmanship of Mr. I. H. Usmani, Chairman, Pakistan Atomic Energy Commission was set up by the Government to investigate into the affairs of Dawood College of Engineering and Technology, Karachi ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether the said Enquiry Committee has submitted its report ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, a copy of the said report be placed on the Table of the House and the steps taken by the Government to implement the recommendations of the said Committee ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) A copy of the report is attached.* The report of the Enquiry Committee under the Chairmanship of Dr. I. H. Usmani, Chairman Pakistan Atomic Energy Commission was examined in the light of the recommedations of the said Committee. In the report it was recommended that the Dawood College of Engineering and Technology, be taken over by the Government and Dawood Foundation will pay a sum of Rs. 47.00 lacs as capital expenditure and Rs. 5.00 lacs 50 per cent of the recurring expenditure to the Government for running this institution. Dawood Founda-

*Placed in the Assembly Library under L.T. No. 5/68.

tion was asked to make payments of the said amounts to that the necessary steps be taken for running the institution. The Dawood Foundation was asked to deposit the amount as recommended by the Enquiry Committee but the Dawood Foundation intimated to the Government of West Pakistan that the Foundation on account of heavy losses on the stock exchange will not be in a position to shoulder the financial responsibilities.

Since the Government do not have any power to acquire any educational institution run privately or by a Trust without paying proper compensation efforts were to pursuade the Dawood Foundation to agree to the recommendations of the Enquiry Committee. In one of the commitment from Dawood Foundation it was indicated by Mr. Ahmad Dawood that if the Government decided to take over the college then the Government should at least provide the maching funds for the purpose, and stated that the expenditure of Rs. 47.00 lacs as Capital Cost on the purchase of the equipment, etc. for the college should be born by the Government. As regards the returning expenditure, he said that the Dawood Foundation would provide Rs. 3.00 lacs per annum. This was not agreed by the Government and it was considered that Dawood Foundation be further persuaded for an additional grant of Rs. 3.00 lacs in the development side and something more on the recurring side, therefore, Mr. Ahmad Dawood was requested to discuss the matter with the Minister for Education.

In a recent meeting of Minister for Education on 6th April 1968, with Mr. Ahmad Dawood and discussion on the issue Mr. Ahmad Dawood agreed to place the following points before the Dawood Foundation for confirmation :—

(1) The Government will take over the Dawood College of Engineering and Technology, Karachi and the name of the college will be retained.

(2) Total expenditure of Rs. 47.00 lacs needed for the completion of the College, will be shared equally by the Government and Dawood Foundation.

(3) The Foundation will be allowed to nominate 20 per cent of the students admitted every year subject to the condition that no nominee of the Foundation will be below Second Division.

(4) Government and Foundation will share the recurring expenditure half and half basis subject to the following maximum amount :

(a) for the last two years the Foundation will not be required to pay more than Rs. 3.00 lacs per annum.

(*b*) After two years Foundation will subcribe Rs. 5.00 lacs per annum as their share of the total expenditure.

(5) Administration of the college will be the entire responsibility of the Government.

It has been intimated by Mr. Ahmad Dawood that he is convening a meeting of the Dawood Foundation to consider these items for confirmation.

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ جواب کے حصہ ۳ میں یہ لکھا گیا ہے کہ

"The Foundation will be allowed to nominate 20 per cent of the students admitted every year subject to the condition that no nominee of the Foundation will be below Second Division."

تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ داؤد فاؤنڈیشن آپ کو اس کالج کے چلانے کے لئے جو بھی پیسہ دیگا وہ کالج کے اخراجات کے تناسب سے نہیں دیگا بلکہ پہلے دو سال میں تین لاکھ روپے اور اسکے بعد پانچ لاکھ روپیہ دیگا لیکن اس کے مقابلے میں آپ نے ان کے نامزدگان کو کالج میں داخلہ دینے کا تناسب بیس فیصد رکھا ہے جو کہ ہمیشہ کے لئے ہو گا۔ تو جیسا کہ جواب سے ظاہر ہو رہا ہے کہ طلباء کی تعداد چاہے بڑھتی رہے اور کالج کی ضروریات میں چاہے اضافہ ہوتا رہے اور اس کالج پر حکومت کے اخراجات چاہے بڑھتے رہیں لیکن اس کے باوجود اس رقم میں اضافہ نہیں ہو گا تو پھر آپ نے ازل سے ابد تک داؤد فاؤنڈیشن کو بیس فیصد کی مذکورہ رعایت کیوں دی ہے ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب والا ۔ طریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی فاؤنڈیشن کسی قسم کی بھی کوئی جگہ کہیں بھی بنائے اور اس کے بعد اسے حکومت کی تحویل میں دیدے تو حکومت ان کو ایک percentage

ضرور دیتی ہے کہ جس کے مطابق اس فاؤنڈیشن کے نامزدگان اس میں جگہ حاصل کر سکیں ۔ مثلاً این۔ای۔ڈی۔کالج بنایا گیا ہے جس کے لئے ان کو بھی اسی طرح کا کوٹہ دیا جاتا ہے ۔ تو چونکہ داؤد کے اپنے ملازمین کی تعداد کافی زیادہ ہے اور انہوں نے ہم سے ان کے لئے اس فاؤنڈیشن میں حصہ مانگا تھا ۔ اس لئے ہم نے ان کو بیس فیصد حصہ دیا ہے ۔ لیکن یہ ایسا نہیں ہے کہ داؤد نے کالج بنا کر اسے ترک کر دیا اور ہم نے اسے اپنی تحویل میں لے لیا تھا ۔ بلکہ اب بھی اس کالج کے لئے دو تین لاکھ روپے سالانہ دیں گے اور پھر دو سال کے بعد وہ پانچ لاکھ روپے دیں گے اور جوں جوں طلباء کی تعداد میں اضافہ ہوتا جائیگا ایک زمانہ آئیگا کہ اس رقم میں بھی اضافہ ہوتا جائیگا اور شاید ان کی contribution دس لاکھ روپے سالانہ تک پہنچ جائے ۔ تو یہی وجہ ہے کہ ہم نے ان کو یہ مراعات دی ہیں جو کہ کچھ زیادہ بھی نہیں ہیں ۔ اس کے علاوہ ہم نے یہ شرط لگا رکھی ہے کہ اس فاؤنڈیشن سے داؤد کے نامزدگان طلباء تھرڈ ڈویژن پاس نہ ہوں بلکہ کم از کم سیکنڈ ڈویژن میں پاس شدہ ہوں لیکن عام طور پر فرسٹ ڈویژن میں پاس شدہ لڑکوں کو لیا جائیگا ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ کے محکمے یا حکومت نے داؤد فاؤنڈیشن یا داؤد کے خاندان والوں سے ایسا کوئی وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ اس فاؤنڈیشن کے ذریعے آپ کو مالی امداد دیں اور آپ ان کو مزید کارخانے لگا دیں گے ۔

Mr. Speaker : Disallowed. Next question.

PAY SCALES OF MATRICULATE TEACHERS OF KARACHI PRIMARY SCHOOLS

*12696. **Mr. Mahmood Azam Farooqi :** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Matriculate teachers of Karachi Primary Schools, who had passed C.T. Examination upto 1962 were awarded the higher scale of pay of Rs. 125/275, but the same scale of pay has been denied to teachers who passed the same examination in 1963 and thereafter ?

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) The reason is that, since 1963, no posts of S.V. teachers are available in primary schools.

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ مجھے اس میں جناب وزیر صاحب کو اس طرف متوجہ کرانا ہے کہ میرا نام محمود اعظم فاروقی ہے محمد اعظم فاروقی نہیں ہے ۔ اگر تین سال میں آپ کو میرا نام سمجھ میں نہیں آ سکا تو آپ میرے مسائل کو کیا سمجھ سکیں گے ۔

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ یہ اسمبلی سیکرٹریٹ کی غلطی ہے میرے محکمے کی غلطی نہیں ہے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جی نہیں ۔ اسمبلی سیکرٹریٹ والے میرا نام ہمیشہ صحیح لکھا کرتے ہیں ۔ یہ غلطی آپ ہی کے محکمہ کی ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ آپ کو تو خوش ہونا چاہیئے "محمد" تو دنیا میں سب سے اونچا اور پیارا نام ہے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ لیکن میں اس نام کے اہل نہیں ہوں ۔

بہر حال میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ نے جواب کے حصہ (ب) میں فرمایا ہے کہ

"The reason is that since 1963 no post of S.V. Teachers are available in Primary Schools."

تو اگر سارے کراچی شہر میں ۱۹۶۳ء سے ۱۹۶۸ء تک پرائمری سکولوں میں ایس وی اساتذہ کی اسامیاں ہی نہیں تھیں تو پھر آپ امتحانات کس بات کے لیتے رہے ہیں اور طلباء کو پاس کیوں کرتے رہے ہیں۔ جب آپ کے پاس ان کو کھپانے کی جگہ ہی نہیں تھی تو پھر ان کا وقت آپ کیوں ضائع کرتے رہے ہیں؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ ۱۹۶۳ء سے پہلے ایس ۔ وی اساتذہ پرائمری سکولوں میں تعینات کئے جاتے تھے لیکن جب پرائمری سکولوں کو صوبائی تحویل میں لیا گیا تو اس کے بعد وہاں پر جے ۔ وی اساتذہ لگائے جاتے ہیں۔ ایس ۔ وی کی کوئی اسامی ہی وہاں نہیں ہے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ میں بھی تو یہی دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جب ۱۹۶۳ء سے ۱۹۶۸ء تک آپکے پاس پرائمری سکولوں کے لئے ایس ۔ وی اساتذہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں تھی تو پھر آپ یہ امتحانات کس بات کے لئے لیتے رہے ہیں یا لیتے ہیں؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ یہ امتحانات تو ہم مڈل سکولوں کے لئے لیتے ہیں پرائمری سکولوں کے لئے نہیں لیتے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ آپ پرائمری سکولوں کے لئے بھی اگر امتحانات لے رہے ہیں تو پھر بھی جن لوگوں نے ۱۹۶۲ء سے پہلے جے ۔

وی کا کورس پاس کیا اور ان کو ۱۹۶۲ء میں یا اس سے پہلے آپ نے تعینات بھی کر دیا تھا تو ان کو وہ revised grade کیوں نہیں دیا جاتا جو کہ مڈل سکولوں میں تعینات ایس - وی اساتذہ کو دیا جاتا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکریٹری - جناب والا - ایس - وی اساتذہ کو پرائمری سکولوں میں تعینات نہیں کیا جاتا اس لئے ان کو یہ گریڈ دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

Mr. Speaker : The Question Hous is over.

Parliamentary Secretary, (Education): Sir, I place answers to the remaining questions on the table of the House.

نوابزادہ شیخ عمر - جناب والا - میرے سوالات بھی آج پوچھے جانے تھے لیکن ان کی باری نہیں آئی تو کیا وہ آئندہ پوچھے جائیں گے -

مسٹر سپیکر - جن سوالات کے جوابات آ گئے ہیں اور وہ ایوان میں اس وقت پوچھے نہیں جا سکے ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دئے گئے ہیں -

ملک محمد اسلم خان - جناب والا - سوالات کی اس فہرست کے صفحہ ۷۸ پر میرا ایک سوال ہے جس کا نمبر ۱۲۷۵۸ ہے اس کا جواب غلط دیا گیا ہے - میرے پاس ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین کے reminder کی ایک کاپی ہے جو کہ انہوں نے لاہور کو بلاواسطہ بھیجی ہے -

Mr. Speaker : The Member should bring this fact to the notice of the Education Minister.

ملک محمد اسلم خان - لیکن انہوں نے جو غلط جواب دیا ہے اس کا کیا بنے گا -

ملک محمد اختر ۔ آپ تحریک استحقاق لے آئیے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ آپ اس معزز ایوان کے ممبران کے معاملات میں بڑی دلچسپی لیا کرتے ہیں اور آپ کا حافظہ بھی ماشاءاللہ بہت اچھا ہے ۔ اس لئے میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ جن معزز اراکین نے اس ایوان میں کبھی تقریر نہ کی ہو ہم ان کے نام سے واقف نہیں ہوتے اس لئے اگر ایسے معزز اراکین کی نشستوں پر ان کے نام کی تختی لگا دی جائے تو ہمیں ان کو جاننے میں ذرا آسانی ہوگی ۔ کیوں کہ یہاں پر ہمارے بعض ایسے بھی ساتھی ہیں جنہوں نے ممبر ہونے کے بعد سے اب تک کوئی تقریر نہیں کی اور اسی لئے ہم ان کے نام سے واقف نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب ۔ مجھے آپ سے یہ توقع نہ تھی کہ آپ اپنے معزز ساتھیوں کے نام سے واقف نہیں ہوں گے جس فاضل رکن کا نام جاننا چاہیں آپ مجھ سے پوچھ لیجئے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جی ۔ میں ان نواب زادہ صاحب کا نام نہیں جانتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کا نام نواب زادہ شیخ عمر ہے ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب والا ۔ میرے سوال نمبر ۱۲۸۷۰ کا جواب مجھے ابھی آخری لمحات میں ملا ہے اور وہ بھی میرے اعداد وشمار کے مطابق درست نہیں ہے کیا اس کو دوبارہ پوچھا جائے گا ۔

Mr. Speaker : Both the questions of Malik Muhammad Aslam Khan and Chaudhri Muhammad Sarwar Khan will be repeated on the next turn.

سردار منظور احمد خان قیصرانی ۔ جناب والا ۔ میں نے بھی ایک قلیل المہلت سوال پوچھا تھا جسے آج کے لئے منظور کیا گیا تھا لیکن آج کے ایجنڈا میں دیگر تین سوالات تو ہیں لیکن میرا سوال نہیں ہے حالانکہ وزیر صاحب نے اس کا جواب دینا منظور فرمایا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ آپ نے کس تاریخ کے لئے منظور کروایا تھا اور کس چیز کے متعلق تھا ۔

سردار منظور احمد خان قیصرانی ۔ یہ سوال آج کے لئے ہی منظور کیا گیا تھا اور اس میں ایک استاد کے گریڈ کا مسئلہ تھا جس کو مطلوبہ گریڈ نہیں ملا تھا ۔ اس کا نام عطاءاللہ خان ہے ۔ وہ ہیڈ ماسٹر تھا اور وہ ریٹائر بھی ہو چکا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ کے پاس اس کی نقل موجود ہے اور کیا آپ کو اس کے متعلق کوئی اطلاع اسمبلی سیکرٹریٹ سے نہیں ملی ۔

سردار منظور احمد خان قیصرانی ۔ اس کی نقل تو اس وقت میرے پاس موجود نہیں ہے اور نہ ہی اس کے متعلق مجھے کوئی اطلاع ہی دی گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ قیصرانی صاحب ۔ اس کی صورت یہ ہے کہ جب ایک قلیل المہلت سوال پوچھا جاتا ہے اور وزیر متعلقہ اس کا جواب دینا منظور کر لیتے ہیں تو اس کے بعد اس پر اسمبلی سیکرٹریٹ میں مزید کارروائی کی جاتی ہے جس کے بعد وہ سوال میرے پاس آ جاتا ہے ۔ تو آپ کا یہ سوال میں نے disallow کر دیا تھا اور آپ کو اس کی اطلاع باقاعدہ طور پر بھیج

دی گئی ہے ۔ لیکن میں معلوم کراؤں گا کہ اس کی اطلاع آپ کو کیوں نہیں ملی ۔

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Short Notice Questions. First question is from Chaudhri Abdul Ghani. The Member may please read out his question.

RIZVIA ISLAMIA INTERMEDIATE COLLEGE, HAROONABAD, DISTRICT BAHAWALNAGAR

*13351. **Chaudhri Abdul Ghani** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the result of the Intermediate Classes of the Rivia Islamia Intermediate College, Haroonabad District Bahawalnagar is always satisfactory ;

(*b*) whether it is a fact that a Board presided over by Mir Nasim Mahmud, P.C.S., and others recommended to the Government to take over the control of the said College and raise the status of the said College ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the decision taken by the Government in this respect ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Question is pre-mature.

(*b*) No. Request for its taking over came from the Chairman, M.C. Haroonabad.

(*c*) Does not arise.

چودھری عبدالغنی ۔ جناب انہوں نے حصہ (ب) میں کہا ہے ۔ کہ میونسپل کمیٹی ہارون آباد سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ وہ جناب ایک بورڈ تھا ۔ اور سی ۔ ایس ۔ پی افسران پر مشتمل تھا ۔ جو بنگال سے آئے

تھے اور مسٹر نسیم محمود صاحب اس کے سرپرست تھے۔ انہوں نے سارے ضلع بلکہ ویسٹ پاکستان کا دورہ کیا انہوں نے ہمارے کالج کا بھی معائنہ کیا اور انہوں نے رپورٹ میں لکھا کہ اس کالج کو گورنمنٹ کالج کا درجہ دیا جائے۔ اس کو انٹرمیڈیٹ سے ڈگری کالج بنایا جائے۔ اور اس کو گورنمنٹ اپنی تحویل میں لے لے یہ جواب آپ کا غلط ہے۔ ایک بورڈ بنا تھا جو وہاں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ بورڈ محکمہ تعلیم نے بنایا تھا ۔

چودھری عبدالغنی ۔ نہیں جناب وہ سی ۔ ایس ۔ پی افسران تھے ۹ یا ۱۰ آدمیوں کی ایک ٹیم تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کسی معائنہ کے لئے تو نہیں گئے تھے ؟

چودھری عبدالغنی ۔ نہیں وہ مختلف مقامات کا دورہ کرنے کے لئے گئے تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ دریافت کرنے کے لئے کہ یہ سکول ۔ ۔ ۔

چودھری عبدالغنی ۔ وہ مقامات بھی دیکھے تھے ۔ اور تمام وہ ۔ ۔ ۔

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب والا۔ جہاں تک پارٹ (اے) کا تعلق ہے ۔ یہ بالکل pre-mature ہے ۔ میں صرف آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ کالج ابھی نیا بنا ہے ۔ اور پہلی بار انٹرمیڈیٹ کے لڑکے امتحان میں شامل ہوئے ہیں اور امتحان ابھی جاری ہے نتیجہ ابھی نکلا نہیں ۔ تو یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ انٹرمیڈیٹ کے نتائج بہترین ہیں ۔ جہاں تک

اس کمیٹی کا تعلق ہے ۔ اس کا محکمہ تعلیم سے کوئی واسطہ نہیں ہے ۔ یہ request ہمیں چیئرمین یونین کونسل ہارون آباد کی طرف سے آئی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب حقیقت ہے کہ جب بعض اوقات ہمارے صدر مملکت دورہ پر جاتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ وہ کامیاب دورے پر تشریف لے جا رہے ہیں اس کے پیش نظر کہہ رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : Next question.

TRANSFER OF MALIK MUHAMMAD NAWAZ, DISTRICT INSPECTOR OF SCHOOLS, BAWALNAGAR

*13439. **Chaudhri Abdul Ghani :** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that an Officer of the Education Department whose record of service is excellent is not transferrable from one Station to another prior to the completion of three years service at the station ;

(*b*) whether it is a fact that Malik Muhammad Nawaz, District Inspector of Schools, District Bahawalnagar has recently been transferred by the Director Lahore Region, prior to the completion of 3 years period of stay at Bahawalnagar;

(*c*) whether it is a fact that previously also the order of his transfer was issued in October, or November, 1967 but later on the said order was cancelled on the grounds that he had not completed his normal stay of 32 years period there ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, reasons for transferring him from that place ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes, normally unless the transfer of an official is required to be made on administrative grounds in the exigencies of public service.

(*b*) Yes.

(c) Yes. This was done to make sure whether sufficient grounds existed to transfer him.

(d) The transfer of Malik Muhammad Nawaz has been made on administrative grounds in the exigencies of public service.

چودھری عبدالغنی - یہ بڑا اہم سوال ہے اس کا جواب اردو میں دیجئے تاکہ سب ہاؤس کو اس کی سمجھ آ سکے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - (الف) جی ہاں - ایک سرکاری ملازم کو انتظامیہ امور کی بناء پر اور پبلک سروس کی ضرورت کے مطابق تبدیل کیا جاتا ہے -

(ب) جی ہاں -

(ج) جی ہاں ، اس بات کا اطمینان کر لیا گیا ہے ، کہ اس کا تبادلہ کرنے کی کافی وجوہ ہیں -

(د) ملک محمد نواز کی تبدیلی انتظامیہ امور کی بناء پر اور پبلک سروس کی ضروریات کے پیش نظر کی گئی -

چودھری عبدالغنی - administrative ground کیا ہے - آپ بتا سکتے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - اس کے متعلق گذارش یہ ہے کہ ان کے متعلق متواتر شکایات موصول ہو رہی تھیں اور یہ case under انکوائری تھا کہ وہ touring work نہیں کر سکتے تھے - تو اس لئے ان کے متعلق - - -

چودھری عبدالغنی ۔ یہ بالکل غلط ہے ۔ محبوب احمد جس کا وہاں تبادلہ کیا ہے ۔ وہ رشوت خور ہے ۔ اس کے خلاف انکوائری ہو رہی ہے اگر ۔ ۔ ۔ ۔

Parliamentary Secretary :

(a) Yes, normally the transfer of an official is required to be made on administrative grounds and the exigencies....

چودھری عبدالغنی ۔ اردو میں جواب دیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ مجھے پڑھنے دیجئے میں بعد میں اس کا ترجمہ کردوں گا ۔

Parliamentary Secretary : I will just read out :

"As a result of persistent complaints and enquiries against Mr. Abdur Rahman Niazi W.P.E.S II.....

(interruptions)

"As a result of persistent complaints and enquiries against Mr. Abdur Rahman Niazi W.P.E.S. II, District Inspector of Schools, Rahim Yar Khan on account of his inability for touring work it was decided to shift him from the post of District Inspector of Schools, Rahim Yar Khan to that of the post of Head Master of a Government High School. The Inspector of Schools, Bahawalpur Division had recommended that Raja Mahboob Ahmed Khan Janjua might be posted against the post of District Inspector of Schools of the District. Raja Mahboob belongs to Rahim Yar Khan district and it was, therefore, not considered advisable to post him as District Inspector of Schools of that District. The only course left was to shift Abdur Rahman Niazi from the post of District Inspector of Schools to that of Head Master of a Government High School and post Raja Mahboob as District Inspector of Schools was to transfer Malak Muhammad Nawaz as District Inspector of Schools Rahim Yar Khan and post Raja Mahboob in his place."

چودھری عبدالغنی ۔ یہ جو D.I.S. محبوب احمد خان ہے ۔ اس کے خلاف انکوائری ہو رہی ہے ۔ اور وہ ریٹائر ہونے کے قریب ہے ۔ اور محمد نواز تو بہت دیانت دار آدمی ہے اس نے اپنی مدد آپ کے تحت بہت سی

سکیمیں نافذ کی ہیں ، اس کے تبادلے کو فوراً منسوخ کیا جائے ۔

That is on record.

He should be allowed to remain there and complete the period of three years.

مسٹر سپیکر ۔ چودھری صاحب آج سے آپ کا یہ مطالبہ کہ سوال کا جواب اردو میں دیا جائے وہ ختم ہو گیا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا وزیر تعلیم مجھے یہ بتائیں گے آیا یہ حقیقت ہے کہ راجہ محبوب صاحب کے خلاف ، جن کو حال ہی میں بہاول نگر میں محکمہ تعلیم کا انسپکٹر مقرر کیا گیا ہے ۔ رحیم یار خان میں تعیناتی کے دوران کئی الزامات تھے ۔ اور ان کی تحقیقات ہوئی تھی ؟

Parliamentary Secretary : This is absolutely a new question. I require fresh notice for that.

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں انگریزی کا جواب سمجھ نہیں سکا ۔ اور میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کی کن شکایات کی بناء پر تحقیقات ہوئی ہے ۔ وہ شکایات پبلک کی طرف سے تھیں یا محکمہ کی طرف سے ۔ جن کو وہاں تبدیل کر۔ کی کوئی وجوہات ہیں ۔ ملک محمد نواز صاحب کے خلاف تحقیقات کی گئی ہیں ۔ اور اگر کوئی شکایت پبلک کی طرف سے تھی یا محکمہ کی طرف سے ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان)۔ اس کے خلاف کوئی شکایت نہیں تھی ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب وزیر تعلیم نیک بھی ہیں ۔ نیک اور اچھی

سیرت والے ملازم کو پسند بھی کرتے ہیں ۔ اگر میں ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کروں کہ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز جن کا تبادلہ آپ نے بہاولنگر سے کیا ، یہ انتہائی نیک سیرت اور اچھی شہرت کا مالک تھا ۔ راجہ محبوب خان کی شہرت کے متعلق جہاں تک مجھے علم ہے ، اور آپ کے محکمہ کے ذرائع سے پتہ چلا ہے اچھی نہیں ۔ اگر یہ حقیقت ہے تو کیا آپ اس علاقہ کے نمائندگان کے مطالبے کے پیش نظر اور محکمہ کے وقار کو بلند کرنے اور محکمہ کو بہتر چلانے کے لئے اس تبادلے پر دوبارہ غور کریں گے ؟

Minister of Education : Sir, I will look into it.

چودھری عبدالغنی ۔ کیا وزیر تعلیم یہ ارشاد فرمائیں گے کہ تین دفعہ اس کا تبادلہ بہاول نگر سے کیا گیا ۔ اور تین دفعہ منسوخ ہوا ہے ۔ کیا آپ اس کے متعلق دریافت کر کے جواب دیں گے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ اس کا تبادلہ جیسے کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں انتظامی امور کی بناء پر کیا گیا ہے ۔ اور مجھے ابھی اطلاع فراہم کی گئی ہے کہ ان کے اوپر یہ الزام تھا کہ وہ پارٹی بازی میں حصہ لیتے تھے ۔ جہاں تک میرے فاضل دوست کے اس الزام کا تعلق ہے کہ ان کا تبادلہ تین دفعہ ہوا یا چار دفعہ ہوا یہ سوال میں درج نہیں ہے ۔ لیکن اگر وہ اس کے متعلق وضاحت کرانا چاہیں تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس کے متعلق غور کریں گے اور اس کے متعلق معلومات فراہم کریں گے ۔

Sahibzada Noor Hasan : Sir, part (c) of the question reads :

"Whether it is a fact that previously also the order of his transfer was issued in October, or November 1967 but later on the said order was cancelled on the grounds that he had not completed his normal stay of 3 years period there ;"

جواب میں کہا گیا ہے ۔

"Yes, this was done to make sure whether sufficient grounds existed to transfer him."

تو جناب ابھی اس کی تقرری کو ایک سال بھی نہیں ہوا کہ آپ نے تبادلہ کر دیا اور پھر اس کے وہ تبادلے کے آرڈر منسوخ فرما دیئے ۔ یہ اب کون سی public exigency ہو گئی تھی ۔ آپ اس کی وضاحت فرمائیں گے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ ان مسائل میں سرکاری ملازمین کے تبادلے کرنے پڑتے ہیں اور اکثر ہوتے رہتے ہیں اور اس بات کا خیال رکھا جاتا کہ ان کا tenure پورا ہو ۔ بعض اوقات ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں اور جلدی تبادلہ کرنا پڑتا ہے ۔ دراصل انتظامی بنیاد اور مفاد عامہ کے پیش نظر اس شخص کو تبدیل کیا گیا ہے ۔ میں اپنے فاضل دوست کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کی دوبارہ تحقیقات کرائی جائے گی کیونکہ وہ اس میں کافی دلچسپی لے رہے ہیں ۔

چودھری عبدالغنی ۔ میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ یہ نواز کے خلاف کوئی شکایت نہیں اگر کوئی ہو تو بے شک ایسے جہنم میں بھیج دیں ۔

صاحبزادہ نور حسن ۔ جناب والا ، جن شکایات کا ذکر کیا گیا ہے وہ عوام کی طرف سے نہیں ہیں ۔ ہم اس ضلع کے عوامی نمائندہ ہیں اور

اس شخص کو اچھی طرح جانتے ہیں ۔ کیا آپ بتائیں گے کہ ہماری گذارشات پر عمل کیا جائے گا یا نہیں ؟

اس کا تبادلہ بعض وزراء کے کہنے پر ہوا میں کسی کا نام نہیں لینا چاہتا ۔

ملک محمد اسلم خان ۔ آپ نے بتایا ہے کہ اس کا تبادلہ اس لئے کیا گیا ہے کہ اس کے خلاف کوئی شکایت تھی کہ وہ پارٹی بازی میں حصہ لیتا تھا ۔ کیا اس کے متعلق تحقیقات کی گئی تھی اگر یہ معلوم ہو گیا تھا کہ اس نے پارٹی بازی میں حصہ لیا تھا تو کیا اس کا تبادلہ کر دینے کی سزا کافی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری۔ ابھی تک کوئی تحقیقات نہیں کی گئی۔ اس کے خلاف یہ الزام تھا کہ وہ پارٹی بازی میں حصہ لیتا تھا۔ اس بناء پر اس کو تبدیل کیا گیا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جب اس علاقہ کے منتخب نمائندے تعریف کرتے ہیں اور کر رہے ہیں کہ اس نے کبھی پارٹی بازی میں حصہ نہیں لیا تو کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ کو یہ اطلاع کون سے ذرائع سے موصول ہوئی ۔ کیا یہ اطلاع آپوزیشن کی طرف سے ملی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے وہ تمام ممبران کے جذبات کا احترام کرتی ہے ۔ حکومت پارٹی بازی میں بالکل نہیں آتی ۔ اور نہ ہی آپوزیشن اور سرکاری پارٹی کا خیال رکھا جاتا ہے بلکہ

پورے انصاف کے ساتھ تمام مسائل کا فیصلہ کیا جاتا ہے ۔ جہاں تک انتظامی امور میں پارٹی بازی کا تعلق ہے حکومت اس سے ہمیشہ بلند رہتی ہے۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ ابھی ابھی عدل و انصاف کا حوالہ دیا گیا ہے ۔ اس شخص پر پارٹی بازی کا الزام ہے لیکن اس کی کوئی تحقیقات نہیں کی گئی اور نہ ہی کسی نتیجہ پر پہنچے ہیں اس کے باوجود اس الزام کی سزا دے کر اسے تبدیل کر دیا گیا ہے ۔ جب انکوائری نہیں ہوئی الزام ثابت نہیں ہوسکا تو آپ کو اسے تبدیل کرنے کا کس طرح حق پہنچتا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ فاروقی صاحب نے جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے مجھے ان کا احترام ہے لیکن ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس شکایت پر ہی اسے تبدیل کیا گیا ہے اور اس شکایت کو مد نظر رکھتے ہوئے جو ایکشن لیا گیا ہے وہ مناسب ہے اور کافی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں نے جو کچھ عرض کیا تھا اس کا مجھے جواب نہیں ملا ۔ میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ پارٹی بازی میں حصہ لینے کے متعلق اگر کسی کی طرف سے کوئی شکایت موصول ہوئی ہے تو وہ کس کی طرف سے ہے ۔ کسی شہری کی طرف سے ہے یا محکمہ کی رپورٹ ہے یا پبلک کی طرف سے کوئی رپورٹ پہنچی ہے ۔ آخر آپ کو کس طرح یہ اطلاع ملی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ یہ جو الزام ہے لازماً پبلک کی طرف سے موصول ہوا ہو گا ۔

چودھری عبدالغنی ۔ بالکل کوئی شکایت نہیں اگر کوئی شکایت ہو تو میں ذمہ دار ہوں یہ ایسے ہی کوئی سکیم بنائی گئی ہے ۔ میں پھر عرض کرتا ہوں کہ کوئی شکایت نہیں اگر ہو تو میں اپنے دونوں سوالات واپس لے لوں گا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ چونکہ بحث بہت الجھ گئی ہے اس لئے یہ معاملہ ایسے طے نہیں ہو گا ۔ اور ہاؤس کا وقت خواہ مخواہ ضائع ہو گا ۔ بہتر یہ ہے کہ میرے پاس تشریف لائیں اور میں آپ کو مطمئن کر دوں گا ۔

چودھری عبدالغنی ۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں اگر اس کے خلاف کوئی شکایت نہیں تو آپ بتائیں کہ یہ شکایت اپوزیشن کی طرف سے تھی یا گورنمنٹ پارٹی کی طرف سے تھی ۔ اس کو تین دفعہ تبدیل کیا گیا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ آپ کے جذبات کا پورا احترام کیا جائے گا۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ آیا یہ تبادلہ ایمانداری سے ہوا ہے یا اس لئے کہ وہ رسائی نہیں کر سکا ؟

Mr. Speaker : Next question, Mr. Nisar Muhammad Khan.

OPENING OF 6 SUPERIOR SCIENCE COLLEGES IN VARIOUS REGIONS OF WEST PAKISTAN

***13440. Mr. Nisar Muhammad Khan :** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government is opening 6 Superior Science Colleges in various regions of West Pakistan in 1968 ;

(*b*) whether it is a fact that out of the College mentioned in (*a*) above one is being opened in Peshawar Region ;

(*c*) whether it is a fact that about 45 posts of Senior Class I (*Ex*-cadre) Junior Class I and Class II are proposed to be created shortly in order to equip the said colleges with necessary staff ;

(*d*) if answer to (*a*) to *c*) above be in the affirmative, the exact number of posts proposed to be given to each region and whether Government intend to give equal representation to each region for filling in these *ex*-cadre posts ; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secertary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) No. The Government proposes to open one Superior Science College in Peshawar in 1968.

(*b*) Yes, as in (*a*) above, subject to availability of funds.

(*c*) The details of the professorial staff for the said Colleges are given in the statement at Appendix 'A'.

(*d*) The posts are to be filled in according to the Zonal Block System as envisaged in the S & GAD's letter No : SOX-VIII-3 (6)62, dated 19-5-1964 wherein the allocation as indicated in Appendix 'B' has been mentioned.

APPENDIX 'A'

Principal.	1
Professors in Sr. Class (I).	2
Professors in Jr. Class I.	7
Lecturers.	2

APPENDIX 'B'

No. of Zone	Name of the Zone Merit Quota to be filled on all West Pakistan basis.	Rotation of a Block of 26 vacancies.
	On All West Pakistan basis	2
1	Quetta and Kalat Divisions and Lasbela District.	1
2.	Hyderabad and Khairpur Divisions.	1
3.	Lahore Division, Districts of Rawalpindi, Gujrat, Sargodha, Lyallpur, Multan and Montgomery.	3

4.	Bahawalpur Division and the Districts of Muzaffargarh, Dera Ghazi Khan, Campbellpur, Jhelum, Mianwali and Jhang.	2
5.	Agencies, States and Tribal Areas, including Added and Special Areas adjoining settled Districts.	1
6.	Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions excluding Zone No. 5.	1
7.	Karachi Division excluding Lasbela District.	1
	On all West Pakistan basis.	2
2.	Khairpur and Hyderabad Divisions.	2
3.	Lahore Division, districts of Rawalpindi, Gujrat, Sargodha, Lyallpur, Multan and Montgomery.	3
4.	Bahawalpur Division and the Districts of Muzaffargarh, Dera Ghazi Khan, Campbellpur, Jhelum, Mianwali and Jhang.	2
5.	Agencies, States and Tribal Areas, including added and Special areas adjoining settled Districts.	1
6.	Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions, excluding Zone No. 5.	1
	On all West Pakistan basis.	1
3.	Lahore Division, Districts of Rawalpindi, Gujrat, Sargodha, Lyallpur, Multan and Montgomery.	2
		26

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

TEACHERS OF GOVERNMENT SECONDARY SCHOOLS, KARACHI

*12699. **Mr. Mahmood Azam Faroogi** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that teachers in service of Government Secondary Schools, Karachi, who pass B. Ed. Examination are not eligible

for appointment as trained graduate teachers if their age exceeds thirty years ;

(*b*) whether it is a fact that the Directorate of Education, Karachi has recommended to the Government that the age limit for the promotion of in service teachers as trained graduate teachers be relaxed ;

(c) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, what action Government have taken in this behalf ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes, but in cases of those teachers only who had appeared for interview before the Divisional Selection Board but were not selected due to being overage.

(*c*) The age-limit of the teachers referred to in (*b*) above has been relaxed by Government, as a special case.

EDUCATION DEPARTMENT STAFF IN FORMER KARACHI FEDERAL AREA

*12703. **Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that at the time of the transfer of administrative control of the Karachi Federal Area to the Provincial Government the staff of the Education Department in the said area was given assurance that their existing terms and conditions of service would be not altered to their disadvantage ;

(*b*) whether it is a fact that before the transfer of the said area to the control of Provincial Government the secondary school teachers there were eligible to a special pay of Rs. 60 per mensem when appointed as Assistant Headmasters ;

(*c*) whether it is also a fact that in the said area, the procedure for fixation of pay of the Assistant Headmasters on their promotion as Headmasters was that the special pay of Rs. 60 was first raised to Rs. 75 per mensem and their pay in the Headmaster's grade was then fixed at the next higher stage ;

(*d*) whether it is a fact that the procedure mentioned in (*c*) above has now been dicontinued with the result that the Assistant Headmasters who were in receipt of the special pay of Rs. 60 per mensem and now promoted as Headmasters, are deprived of their special pay and their pay in the Headmasters grade has been fixed at a stage much lower than their existing pay *plus* special pay ;

(*e*) if answer to (*d*) above be in the affirmative, what action has been taken to remove this injustice ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*c*) Yes. But in order to avoid hardship to such Assistant Headmasters, Government has allowed the counting of special pay of Rs. 50 for the purpose of fixation of pay in Rs. 60 the consolidated pay scale on their promotion as Headmasters.

(*e*) The question of allowing the minimum advantage of Rs. 75 p. m. to the Assistant Headmasters on their promotion as Headmasters is under consideration.

PROVIDENT FUND OF NON-MUSLIM TEACHERS OF THE EDWARDES COLLEGE, PESHAWAR

*12719. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the amount of Provident Fund of non-muslim teachers of the Edwardes College, Peshawar at the time of their migration from Pakistan ;

(*b*) whether any amount out of that mentioned in (*a*) above has been paid to the evacuees ; if not, whether the same was transferred to the Custodian; if not, the name of Bank or the authority keeping this amount and the actual amount as on 30th April, 1968 ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) Rs. 61,866.00.

(*b*) No. The amount is being kept in Habib Bank Ltd., Peshawar City.

TEACHING OF ARABIC IN EDWARDES COLLEGE, PESHAWAR

*12723. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that no arrangements exist for the teaching of Arabic, Islamiat and Dinyat in Edwardes College, Peshawar ;

(*b*) whether it is a fact that the Arabic used to be taught in the said College in the near past, but later on it was discontinued; if so, reasons therefor ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes – it was discontinued because the number of students dropped to 4.

MILITARY TRAINING IN SCHOOLS AND COLLEGES

*12756. **Malik Muhammad Aslam Khan** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there has been persistent demand from various sections of the public that compulsory military training be introduced in the schools and colleges of the Province ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to introduce the said training in the schools and colleges; if not, reasons thereof ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) No, but there have been some sporadic demands from some quarters.

(*b*) Since modern Warefare is highly scientific and technical in nature, it is not purposeful to introduce it as such. However, the students in schools and colleges are given training in Rifle shooting, Civil Defence, A.R.P. and first-aid courses to equip them to play their part in civil defence in case of emergency. Military training is however, being imparted in selected institutions of the Province.

CONSTRUCTION OF A HALL IN GOVERNMENT COLLEGE, CAMPBELLPUR

*12757. **Malik Muhammad Aslam Khan** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether there is any scheme to construct a Hall in Government College, Campbellpur ;

(*b*) if the answer to (*a*) above be in the affirmative (*i*) total cost of the scheme (*ii*) amount already spent on this scheme upto 31st May 1968 (*iii*) the volume of work so far completed and (*iv*) specifications and details of the scheme ;

(*c*) in case the said hall has not been constructed according to the proposed specifications, reasons therefor ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) No.

(*b*) Does not arise.

(*c*) Does not arise.

DELAY IN PAYMENT OF SALARY TO TEACHING STAFF IN GOVERNMENT INSTITUTIONS OF DISTRICT CAMPBELLPUR

*12758. **Malik Muhammad Aslam Khan** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that salary of the teaching staff in Government institutions was not paid in time from February, 1968 to April, 1968 in District Campbellpur due to delay in the release of the grant by the Director of Education, Rawalpindi Region ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons for this delay and the action taken in the matter ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) No.

(*b*) Question does not arise.

BUILDING FOR GIRLS COLLEGE AT CAMPBELLPUR

*12759. **Malik Muhammad Aslam Khan** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the date on which Girls College at Campbellpur started functioning ;

(*b*) whether it is a fact that the said College is functioning in a rented building ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, its total area, constructed area, number of rooms and number of girl students in each class as on 31st May 1968 ;

(*d*) whether there is any scheme to construct a building for the said College; if so, when the building will be constructed ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) 1.9.1966.

(*b*) No.

(*c*) Question does not arise. The enrolment on 31.5.1968 was 62 I Year, and 48 II Year.

(*d*) Yes—The work will be started during the next financial year subject to the availability of funds.

GIRLS MIDDLE SCHOOLS FOR TEHSIL ABBOTTABAD

*12763. **Sardar Gul Zaman Khan** : Will the Minister for Education be pleased to state : —

(*a*) whether it is a fact that no Girls Middle or High Schools functioning in the following Union Councils whereas their population is nearly more than one and half lac persons ;

(*i*) Nagri Bala (*ii*) Nathiagali (*iii*) Sabatha (*iv*) Nimli Mira (*v*) Barangali (*vi*) Tajowal (*vii*) Nara and (*viii*) Palak ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to open a Middle School for Girls in the said area during the next financial year ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) According to the policy of the Department, fulfledged middle schools are not opened from the very outset. The existing primary schools are upgraded to the middle standard. The upgradation of a girls primary school located in the Union Council mentioned in the question will be considered on merit as and when the District, Council/Divisional Council concerned recommend it or for the purpose.

HIGH SCHOOLS FOR TEHSIL ABBOTTABAD

*12764. **Sardar Gul Zaman Khan** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that about 5 years ago some Union Councils of Tehsil Abbottabad, District Hazara constructed buildings for high schools on self help basis and approached the Education Department for opening high schools there, but no schools has so far been opened ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the names of the said Union Councils ;

(*c*) the number of high schools proposed to be opened in Tehsil Abbottabad during the year, 1968-69 ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan): (*a*) No.

(*b*) Does not arise.

(*c*) This depends on the availability of funds and comparative urgency of the need of the area.

SCHOOLS IN DISTRICT MEKRAN

*12811. **Nawabzada Sheikh Umar Khan** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the number of Primary Schools, Middle Schools and High Schools, separately, in District Mekran alongwith the names of places where they are situated ;

(*b*) the number of students belonging to District Mekran was appeared in the Middle and Matriculation Examinations during, 1966-67 separately, alongwith the number of those out of them who were declared successful ;

(*c*) whether it is a fact that there is no Intermediate College in the said District ;

(*d*) whether it is a fact that the residents of Mekran have been demanding the setting up of an Intermediate College at Mekran for the last six years ;

(*e*) if answer to (*c*) to (*d*) above be in the affirmative, whether Government intend to open an Intermediate College in District Mekran; if so, the likely date by which the said College will actually start functioning, if not, reasons therefor ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan): (*a*) As in Appendix 'X'.

(*b*) As in Appendix 'Y'.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes, as soon as funds are made available.

(*e*) Yes.

APPENDIX 'X'

Primary Schools.		Middle Schools		High Schools	
Boys	Girls	Boys	Girls	Boys	Girls
Dasht Shahbaz.	Pasni.	Khuda-Badan.	Panjgur.	Yurbat.	Nil
Gharibabad.	Gwadur.	Kolwah.	Turbat.	Pasni.	
Kalaq.	Jewani.	Kalatuk.		Gwadur.	
Kohan Zangi.	Kosh-Kalat.	Mand.		Tump.	
Duznab.	Kalwa.	Buledah.		Panjgur.	
Proom.	Pishkan, Sur.	Dash Khudan.			
Bonistan.	Pindarak.	Balicha.			
Sordo.	Bali-Nicar.	Nasarabad.			
Gri Koran.	Jusak.				

Kohan Zelag.	Khudabadan.	Absor.
Garmkan.	Nasirabad.	Sharah.
Cheri Malar.	Kallachu.	Washbud.
Teer Teig.	Gramkan.	Tasp.
Mashi.	Mand.	Nazarabad.
Goth Sher Muhammad		Isai, Jewai.
Hoor.	Nazarabad.	Sur. Parwar.
Gaishkor.	Washbud. Bali-Cha.	
Gashanag.	Chabsar.	
Dandar.	Baleddah.	Washuk.
Jambar.	Shahi Tump.	Basima.
Hoshab.	Issai, Absor.	
Menaz.	Tump.	
Koshak.	Tasp.	
Sarmomach.	Bonistan.	
Jhal Morinach.	Sorda.	
Marghoti.	Dashkhudan.	
Badai	Sarikhan.	
Darpakan.	Nazarabad.	
Sia Gesi.		
Kalaq (Zamran).		
Naag.		
Navano.	Phulabad.	Mulan Chat.
Josak.	Kohad.	Gajo.
Sri Kohan.	Ispai Kohan.	Gawadar Jadeed.
Shahsar.	Kalaq (Tump).	Gatti Dowar.
Shahi Tump.	Kalacho.	Pufari.
Meri.	Malanut.	Mastani Reek Bazar.
Kalaq (Turbat).	Asiaabad.	Kalamat.

Korjooai Sar.	Kosh Kalat.	Kapar.
Gokdan.	Goharag.	Neelnut.
Bahman.	Balnagoor.	Nokbar.
Nokalat.	Machat.	Kalag (Kalanch).
Gorkop.	Peerotag.	Kundasol.
Darmakol.	Darchko.	Jadkal.
	Patak.	Chur.
Dagari Kohan.	Panodi.	Ganz.
Gunoah.	Tolgi.	Bundri.
Marmar.	Zarmbad.	Kalato.
Solband.	Jan Muhammad Bazar.	
Shai Kohan.	Langasi.	Santsar.
Nodaz.	Kanchiti.	Dubad.
Charbak.	Medang.	Chuttan.
Chotaijo.	Kansdar.	Chip.
Samee.	Kohak.	Bhait.
Shapak.	Baloo.	Rahi Nigora.
Harvak.	Gobro.	Sarparoom.
Tajaban.	Metab.	Ishoi.
Balgtar.	Radeeg.	Kobun.
Gomazi.	Gowak	Gar.
Wazan.		Mian Patak.

Appendix 'Y'

Middle Schools of Mekran Distt :

Name of Institutions.	Appeared	Passed.
Boys		
1. Khubadan.	10	5
2. Kolwah.	6	2
3. Kalatuk.	12	7
4. Mand.	3	1
5. Bulelah.	7	5
6. Dasht Khudan.	5	2
7. Kosh Kalat.	12	3
8. Balicha.	3	-
9. Nasarbad.	6	2
10. Absor.	12	6
11. Shakrah.	6	5
12. Washbud.	10	10
13. Tasp.	4	4
14. Nazarabad.	7	2
15. Isai.	12	12
16. Jewani.	4	-
17. Sur.	3	3
18. Parwar.	4	4
19. Wasruk.	3	3
20. Basima.	4	2
Girls.		
1. Panjgur.	7	6
2. Turbat.	-	-

SCHOOL FOR GIRLS IN MEKRAN DISTRICT

*12812. **Nawabzada Sheikh Umar Khan** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the number of Primary, Middle and High Schools for Girls in Mekran District with localies thereof and the number of lady teachers in each of the said schools ;

(*b*) whether Government intend to open more High Schools for Girls in the said District during 1968-69; if so, locales thereof; if not, reasons therefor ;

(*c*) the number of girl students belonging to District Mekran studying in various Colleges and Universities of the Province alongwith the amount of stipend granted to each of them ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) The requisite information is given in Appendix 'A'.

(*b*) Yes, subject to the availability of funds and comparative urgency of need of the area.

(*c*) Two girl students studying in Dow Medical College, Karachi are in receipt of a scholarship of Rs. 100/-P.M. each.

APPENDIX 'A'

Name of School	Number of lady teachers
High Schools:	
Nil	
Middle Schools:	
1. Govt. Girls Middle School, Panjgur.	3
2. Govt. Girls Middle School, Turbat.	3
Primary Schools:	
1. Govt. Girls Primary School, Pasni.	1
2. Govt. Girls Primary School, Khudabadin.	2
3. Govt. Girls Primary School, Shahi Tump.	1
4. Govt. Girls Primary School, Gwadur.	2
5. Govt. Girls Primary School, Nasirabad.	1
6. Govt. Girls Primary School, Issai.	—
7. Govt. Girls Primary School, Jwcani.	1
8. Govt. Girls Primary School, Kallachu.	1
9. Govt. Girls Primary School, Absor.	1
10. Govt. Girls Primary School, Kosh Kalat.	2
11. Govt. Girls Primary School, Gram Kan.	1
12. Govt. Girls Primary School, Tump.	—
13. Govt. Girls Primary School. Kalwa.	1
14. Govt. Girl Primary School, Mand.	—
15. Govt. Girls Primary School, Tasp.	—
16. Govt. Girls Primary School, Piskk.	—
17. Govt. Girls Primary School, Nazabad.	—
18. Govt. Girls Primary School, Bonistan.	—
19. Govt. Girls Primary School, Sur.	—
20. Govt. Girls Primary School, Washbud.	—
21. Govt. Girls Primary School, Sorda.	—
22. Govt. Girls Primary School, Pidarak.	—
23. Govt. Girls Primary School, Balicha.	—
24. Govt. Girls Primary School, Dash Kudan.	—
25. Govt. Girls Primary School, Bali Nicar.	—
26. Govt. Girls Primary School, Chabsar	—
27. Govt. Girls Primary School, Sri Kan.	—
28. Govt. Girls Primary School, Jusak.	—
29. Govt. Girls Primary School, Baleddah.	—
30. Govt. Girls Primary School, Nazarabad.	—

PAYMENT OF SCHOLARSHIPS

*12841. **Pir Ali Gohar Chishti** : Will the Minister for Education please refer to the answer to Short Notice Question No. 12,23 given on the Floor of the House, on 9th May, 1968 and state :—

(*a*) whether the payment of scholarships to the students, namely, Abdul Hamid and Saeed Akhtar has been made ; if so, when ; if not, the reasons therefor ;

(*b*) what steps Government intend to take in the future to obviate delay in the payment of scholarships to students ;

(*c*) what action has been taken against the persons responsible for delay in the payment of scholarships to the students mentioned in (*a*) above ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) The case was referred to this Department on 9th May 1968. After formal inquiries, sanction to the investigation of the claim for Rs. 660 (Rs. 330+Rs. 330) in favour of M/s. Abdul Hamid and Saeed Akhtar has been issued on 25th May, 1968.

Accountant-General, West Pakistan, Lahore, Treasury Officer, Lahore, Inspector of Schools, Lahore, Headmaster concerned have been informed by communicating necessary sanction for the expeditious payment to the students concerned.

(*b*) Instructions to all the Director of Education of all the Regions have already been issued for expeditious payment of scholarships.

(*c*) The claim was submitted in time but the delay occurred for want of one or the other information on the subject and thus the claim become time-barred. None of the officials is at fault in this case, as the case movement shows that inquiries were made in good faith which resulted in delay.

SELECTION OF CONTROLLER OF EXAMINATIONS BY WEST PAKISTAN BOARD OF TECHNICAL EDUCATION

*12854. **Pir Ali Gohar Chishti** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the West Pakistan Board of Technical

Education at a meeting held on 4th Septmber, 1967, selected one of its member as Controller of Examinations ;

(*b*) whether it is a fact that the member who was selected as Controller of Examinations in the said meeting was also present in the said meeting ;

(*c*) whether it is a fact that it is the convention and practice in all the Secondary Education Boards not to select a memeber for an office of profit within the Board ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*b*) above be in the affirmative, reasons for his selection and the steps Government intend to take in this respect ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes, but he was not allowed to participate in the deliberation when the item regarding selection of Controller of Examinations was taken up.

(*c*) Government is not aware of any convention and practices in the Secondary Education Boards not to select a member for an Office of Profit within the Board. There is no statutory bar in this respect, but the Member will cease to be a member as soon as he joins the Office of Profit.

(*d*) In view of (*c*) above, the question does not arise.

CONSTRUCTION OF A GIRLS HOSTEL FOR GOVERNMENT COLLEGE FOR WOMEN, GUJRANWALA

***12870. Chaudhri Muhammad Sarwar Khan** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that administrative approval for Rs. 1,49,000 was issued by the Education Department for the construction of a girls hostel for the Government College for Women, Gujranwala, in May, 1959; if so, what was the accommodation proposed to be provided in this hostel after spending the above said amount ;

(*b*) whether it is a fact that the construction work was taken in hand in 1963-64 and an expenditure of Rs. 1.11 lakh was incurred upto June, 1964 ; if so, the accommodation built after spending the said amount and the

accommodation which is yet to be built to meet the requirements of the hostel ;

(*c*) whether it is a fact that the walls of the Dining Hall and Common Hall have been raised but the roof has yet to be laid and the finishing is yet to be done ; if so, reasons thereof ;

(*d*) whether it is a fact that on 21st January, 1962 the Additional Chief Engineer, Lahore, forwarded a revised rough cost estimate amounting to Rs. 3.21 lakh for this work to the Director, Education, Lahore ; if so, has this revised estimate been administratively approved ; if so, when ; if not, reasons therefor ;

(*e*) whether it is a fact that no amount has been earmarked or allotted for the said work since 1964 and an amount of Rs. 75,000 only was received on 22nd June, 1967 which could not be utilized in a short period of eight days and the allotment lapsed; if so, reasons for this delayed allotment ;

(*f*) whether it is a fact that the partly completed work is lying abandoned for the last four years and is fast deteriorating and depreciating at a rapid pace ; if so, the steps the Department has so far taken or proposes to take for the completion of this hostel ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) Yes ; 29 cubicles with ancillary facilities like Common room, dining room etc. The Administrative Approval was subsequently revised reducing the cost from 1,49,000 to Rs. one lac.

(*b*) Yes ; 22 cubicles and kitchen block have been completed. Roofs are to be laid on dining, & common room.

(*c*) Yes ; the remaining work will be completed shortly. Funds would be provided for completing the remaining work since the previously sanctioned amount has already been exhausted. The department has asked for estimates for completion of work, reasons of excess expenditure as well as for not raising a viable unit in the first instance.

(*d*) The revised scheme at a cost of Rs. 3.21 lac was not approved as the proposed expenditure was far in excess of the amount sanctioned for the hostel.

(*e*) Education Department did not sanction a sum of Rs. 75,000.

More than one department are involved in this case. The matter is being looked into.

(*f*) The matter is being looked into. However, funds would be provided immediately on the preparation of estimates for speedy completion.

OPENING OF INDUSTRIAL EDUCATIONAL INSTITUTIONS AT EACH DISTRICT HEADQUARTERS

*12916. **Chaudhri Idd Muhammad :** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a resolution regarding opening of Industrial Educational Institutions at each District Headquarters passed by the Divisional Council Lahore, on 11th October 1967 was forwarded to the Industries Department ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the date of its receipt in the said Department and action taken thereon uptil now ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) No. The resolution was forwarded to the Education Department and not Industries Department.

(*b*) The date of receipt of the said resolution in the Education Department is 25th April 1968. A scheme for the establishment of 20 Vocational Institutes in West Pakistan was submitted to the Planning and Development Department in the month of February 1968 which is being processed. In the scheme Government has already proposed that Vocational Institutes be established at Lahore, Sheikhupura and Sialkot, while the Industrial School at Gujranwala is already being recognised into Vocational Institute. With the establishment of these institutions and reorganisation of Government Industrial School at Gujranwala the Lahore Division will have one Vocational Institute in each of its Districts.

PAYMENT OF SCHOLARSHIPS

*12934. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari :** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Messrs. Muhammad Shabbir Ahmad

and Barkat Abbas were studying in the 8th Class of Government High School, Jalalpur Pirwala, District Multan during the year 1965 ;

(*b*) whether it is a fact that both the said students were granted scholarships during the said year ;

(*c*) whether it is a fact that both the said students have not so far been paid their scholarships for the months of May and June, 1965 ;

(*d*) whether it is a fact that both the said students and their guardians have submitted applications to the authorities concerned for the payment of the said scholarships but to no avail ;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, reasons for the non-payment of scholarships for the months of May and June, 1965 to the said students ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) No, they were studying in IX Class.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes. They did not receive their scholarships for 5/65 and 6/65 being time barred claim and refused by the Treasury Officer Multan.

(*d*) No.

(*e*) Arrears bill of scholarships for one month and 14 days was presented by the Headmaster to the Treasury Officer Multan for payment, but Treasury Officer did not pass on the plea that the claim was time barred.

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

PUNJABI ADABI ACADEMY

438. **Miss Saifullah Khan** : Will the Minister for Education be pleased to refer to the answer to my starred quesion No. 11628 given on the floor of the House on 6-5-68 and state :—

(*a*) when was the Punjabi Adabi Academy registered ;

(*b*) the details of work done by the Academy so far for the promotion of Punjabi Language ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) The Punjabi Adabi Academy was registered in 1963.

(*b*) The Academy has published 50 books out of which 31 relate to Punjabi Language and Literature.

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر -

مسٹر سپیکر - چند دن ہوئے میں نے ایک تحریک التواء ایک لڑکے کے متعلق اس معزز ایوان میں پیش کی تھی جس کے متعلق وزیر صحت نے یقین دلایا تھا کہ معاملہ کی تحقیقات کرکے ایک ہفتہ میں رپورٹ پیش کر دی جائے گی مگر اب دو ہفتہ گذر چکے ہیں ابھی تک ایوان میں رپورٹ پیش نہیں کی گئی -

مسٹر سپیکر - وزیر صحت اس وقت ایوان میں نہیں ہیں جب وہ تشریف لائیں تو یہ معاملہ آج یا کل کسی وقت پیش کر دیا جائے -

---

POINT OF ORDER

RE : ENHANCEMENT OF FARES BY THE RAILWAY BOARD WITHOUT THE AUTHORITY OF AN ACT OF THE PROVINCIAL LEGISLATURE, BEING IN CONTRAVENTION OF ARTICLE 87 OF THE CONSTITUTION.

Mr. Speaker : The House will now have discussion on the Railway Budget as a whole.

Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) : On a point of order Sir. Sir, I draw the attention of this august House to Article 8 of President's Order No. 33 of 1962, relating to the Transfer of Railways Order 1962. Sir, Article 8 relates to financial agreement, and it reads :

> "The provisions for the separation of finances shall, until modified by the Provincial Government, apply mutatis mutandis to regulate the separation of railway finances from the general finances of the Province, and the Provincial Government shall, before the com-

mencement of the financial year, present to the Provincial Assembly a separate Railway Budget for the estimated receipts and expenditure of the Railway for that year.

Now, I would refer to Article 86 of the Constitution which reads as under—

"All revenues received and all loans raised by a Provincial Government, and all moneys received by a Provincial Government in repayment of any loan, shall form part of one consolidated fund, to be known as the Provincial Consolidated Fund of the Province concerned."

I would also refer to Article 87 which lays down—

"The custody of the Provincial Consolidated Fund of a Province, the payment of moneys into, and the withdrawal of moneys from, that Fund, and all other transactions relating to that Fund, and the custody of other moneys received by or on behalf of the Provincial Government and all transactions relating to those moneys and all matters ancillary to or connected with any of the aforesaid matters, shall be regulated. . . . . ."

This is for your kind attention.

". . . . . shall be regulated by or under an Act of the Provincial Legislature or, subject to any such Act, by rules made by the Governor of the Province."

What I mean to say is that under Presidential Order of 1962, Article 8, the Government is bound to place a railway budget before the Legislature and the railway budget would contain, as I have referred, the estimated receipts and expenditure of the railway for that year. Estimated receipts are to be presented in the railway budget and estimated receipts are to be shown, under Article 86, in one consolidated fund to be known as the Provincial Consolidated Fund of the Province. Article 87 says that all receipts which are received in the Provincial Consolidated Fund shall be regulated by or under an Act of the Provincial Legislature or, subject to any such Act, by rules made by the Governor of the Province. If you look into the annual budget statement you will find that at page 2 items have been shown relating to goods earnings and traffic earnings. They have shown an estimated income for the year 1967-68 for goods to be 33,72,50 and for traffic earnings 61,35,50. What I mean to say is that they have changed the figures which could only be changed under an Act of the Provincial Legislature. To make my point very clear I would refer to the White Paper. . .

Minister for Finance : Kindly don't make it very clear. Only make it clear.

Malik Muhammad Akhtar : I fear you will not be able to follow my point of order because you don't study your papers otherwise mere reference was sufficient.

What I mean to say is that the passenger fare has been raised from 21st May, 1968 by 5% and they have also raised their charges on petroleum products, foodgrains, fertilizers, fire-wood, stone bajri, etc. I would refer again to page 2 of the annual budget statement wherein they have given goods earnings and traffic earnings and the revised estimates for the year 1967-68 and then the current estimates. These are not proposed estimates but these are expected incomes. What I mean to say is that under Presidential Order of 1962, a budget is to be presented before the Assembly when all the revenue receipts are to be credited to that fund which is known as the consolidated fund. A part of that fund is called the Consolidated Fund (Railways). Now, Sir, the revenue receipts are to be regulated under an act of the legislature. There may be some provisions in the Railways Act which I have failed to find although the Act is in my possession but they have got to regulate all the incomes into the consolidated fund by an Act of the legislature. Now, Sir, what is an Act of the Legislature ? It has been defined in Article 78 of the Constitution which reads—

> "When the Governor of a Province has assented to, or is deemed to have assented to, a Bill passed by the Assembly of the Province, it shall become law and shall be called an Act of the Provincial Legislature of the Province."

So, An Act of a Provincial Legislature comprises a resolution, a motion, a Bill, an Ordinance or a Finance Bill passed by this House and to which assent has been accorded. What I mean to say is that the railway is not competent to come forward with a statement that they have raised 5% of the fares from 21st May and, secondly, they were not campetent to raise the surcharge on these consumer goods by 5%. All the receipts are to be credited to a consolidated fund and I would again refer to Article 87 which says—

> "The custody of the Provincial Consolidated Fund of a Province, the payment of moneys into, and the withdrawal of moneys from, that Fund, and all other transactions relating to that Fund, and the custody of other moneys received by or on behalf of the Provincial Govermennt and all transactions relating to those moneys, and all matters ancillary to or connected with any of the aforesaid

> matters, shall be regulated by or under an Act of the Provincial Legislature or, subject to any such Act, by rules made by the Governor of the Province."

I further claim, and that is the second part of my point of order, that all the moneys which are compulsorily to be paid by the public at large are termed as taxes and under Article 90 of the Constitution—

> "No tax shall be levied for the puroposes of a Provincial Government except by or under the authority of an Act of the Provincial Legislature."

Without going into details I have got two legal objections to make. Firstly, every-thing from A to Z concerning the consolidated fund is to be regulated under an Act of the Legislature. Since these receipts, in case of a rise in fare, are to be credited to the Provincial Consolidated Fund (Railways), the railway was not competent, the Governor was not competent, even if they obtained similar sanction from him, to raise the fares of the railway. Secondly, if at all you agree and term it as a tax, they were again not competent to regulate the moneys credited into the consolidated fund without an Act of the Legislature and if it is a tax then the position is entirely different. May I refer to one of the decided cases wherein it has been stated—

> "It is sufficiently realised that the old concept of administration by a King was that he was to live of his own. The King was the greatest land-owner in the country and this constituted the principal source of income. He carried on the administration of country by his servants to be paid for the services rendered to him."

As such by the passage of time, the work of the administration increased and he had to depend upon the Parliament. And Sir, in the case of Rex. v. Hampden, in the year 1637, reported in 3 State Trial 825, it was held that the Crown had a right to impose such direct taxation but subsequently in the year 1640, the Parliament changed the said right of Crown to impose taxation. Secondly, the right to control the purse, the right to vote supplies, has played a decisive role in the making of democratic institutions. No student of history can forget that "No taxation without representation" was the sacred slogan of those warriors who fought the American war of Indendence.

Now Sir, concluding my point of order, I would say that they had no justification to regulate any of the moneys which are to be deposited in the consolidated fund without an act of the Provincial Legislature, i.e. this august House, as well as the Governor of the Province. So the rise in the

fare by 5% as well as subsequent rise in the consumers goods, is illegal and this could not have been shown in the Annual Budget Statement placed before this House.

Minister for Finance (Syed Ahmed Saeed Kirmani): Sir, in the beginning while my learned friend was speaking, I requested him through you, as I feared, that he should be more specific and clear, not from his own point of view but from our point of view. He has taken a long time in developing his point but what point he has developed, I have not, I must frankly admit, been able to understand. Well Sir, I am subject to correction to what I say. I tried to find out and recapitulate what he said and on the basis of that I think he has tried to make out this case that where we impose taxes, we must not do it without the previous permission of the Legislature.

Malik Muhammad Akhtar : On a point of order, Sir, I have raised two points and I want your comments on both the points. One is that pertaining to taxation to which, of course, you can easily reply to, and the other is the receipts into the Consolidated Fund Railways. These Receipts are to be regulated under an Act of the Provincial Legislature.

Minister for Finance : Have you followed it, Sir ?

Mr. Speaker : Have you ?

Minister for Finance : No Sir, I have not.

Mr. Speaker : Briefly, the point of order raised by Malik Muhammad Akhtar is that under Article 87 of the Constitution, the custody of the Provincial Consolidated Fund of a Province, the payment of moneys into, and the withdrawal of moneys from, that Fund, and all other transactions relating to that Fund, and the custody of other moneys received by or on behalf of the Provincial Government and all transactions relating to those moneys, and all matters ancillary to or connected with any of the aforesaid matters, shall be regulated by or under an Act of the Provincial Legislature or, subject to any such Act, by rules made by the Government of the Province. The main contention of the learned Member is that the Railways had enhanced the fares and naturally they will earn some money out of these enhanced fares and that would form part of the Provincial Consolidated Fund (Railways) and under Article 87, Railways or the Provincial Government is not entitled to enhance these fares or impose any tax or cannot get any money without the authority of the Provincial Legislature because in

that case they would be having some money into the Provincial Consolidated Fund without the authority of the Provincial Legislature which they can only do under the authority of the Provincial Legislature and the regulation of that Provincial Consolidated Fund can only take place under an act of the Provincial Legislature.

This is the point of order at least which I have been able to understand.

Malik Muhammad Akhtar : That's right Sir.

Minister for Finance : Sir, what is contained in Article 87 as referred to, then what is wrong with it ? The Member has objected to the rise in the freight charges and that has never been done in the past by referring it to the Legislature.

Mr. Speaker : Under what authority the Railway Board can enhance the fare ? First we should locate that authority.

Malik Muhammad Akhtar : And Sir, also does that authority over-ride the Constitution ?

Minister for Finance : That is a different thing. We should go step by step as we want to be sure under what law it is done. Sir, it is done under the Presidential Order No. 33 of 1962, and under the Railway Act, there is a relevant section which authorises the Railway authorities to not only levy the freight charges but also to raise it or enhance it. The very Constitution says that by an act of Legislature, you can do it.

Malik Muhammad Akhtar : What is an act of Legislature ?

Mr. Speaker : There should be no cross-talk.

Malik Muhammad Akhtar : Alright Sir.

Minister for Finance : Sir, I was referring to a Section which is section 42(*b*) of the Railway Act which says that Provincial Government may by general or special order fix maximum rates for the whole or any part of Railway other than the main Railway, and prescribe conditions in which such rates will apply.

Mr. Speaker : Which rates does the Minister mean to say ?

Minister for Finance : All rates, Sir.

Mr. Speaker : The Minister means Railway fares and freight charges?

Malik Muhammad Akhtar : No Sir, the rate means only the freight.

Minister for Finance : We are referring to "Rate" definition under section 3(13) where the "rate" includes, any fare charged or other payment for the carriage of any passenger, animal or goods. So in this definition the word "Rate" has been clarified Now we come back to section 42(*b*) The position is clear that the authorities have the power to do it under section 42(*b*) of the Railway Act of 1819.

Malik Muhammad Akhtar : Does this Act over-ride the provisions of the Constitution of 1962 ?

Minister for Finance : All these Acts are part of the Constitution. The Constitution has protected this Act. They have been kept alive by this Constitution, perhaps you don't know.

Malik Muhammad Akhtar : How can they over-ride Article 87 ?

Mr. Speaker : Does the Member means to say that this Act is not an Act of the Legislature ?

Malik Muhammad Akhtar : Article 87 of the Constitution says :

" . . . or under an Act of the Provincial Legislature . . ."

If you look into the definition of the Provincial Legislature and allow me to refer to it . . . . .

Mr. Speaker : The Member means to say that this Act has not been passed by the Provincial Legislature and so this would not be deemed to be an Act of the Legislature.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, the imposition of taxes. . . .

Mr. Speaker : There is no question of imposition of taxes.

Malik Muhammad Akhtar : Alright I leave that.

Mr. Speaker : So far as that point is concerned that it is a tax I don't agree with the Member. It is not a tax.

Minister for Finance : It is a service charge because in a tax the element of compulsion is there. But in case of service charge there is no compulsion. Supposing I don't travel by the train the Railway would not charge me anything. In case of tax I have to pay once it is passed by the competent authority that such and such amount is imposed by way of taxation. It is not taxation. It is pure and simple service charge.

Malik Muhammad Akhtar : What I mean to say is that they should have brought formally a proposal before this House for this proposed increase and, Sir, after this House had agreed to it and the Governor had assented to it then it could have been an Act of the Provincial Legislature. All the procedure necessary to be followed for the imposition of taxes should have been followed. Unless and until powers have been delegated to impose those taxes, as we have delegated our powers in case of Local Bodies etc that does not hold good in case of Railways because the Railway Budget has to be presented before this House.

Mr. Speaker : The Member's point of order is only confined to the income raised from the fares which have recently been enhanced by the Railway Board—only to that extent.

Malik Muhammad Akhtar : Yes. My humble submission is that they are snatching one of our rights, as they are bound to place the Railway Budget before this House under Item No: 9 of the Presidential Order. They should have brought a proposal before this House and it was this House who could sanction the Budget and after being finally approved by the Governor that fare could have been enhanced. That is my stand. Otherwise what is the necessity of bringing the Budget before this House.

Mr. Speaker : Supposing a Magistrate takes action under the Cr. P.C. will the Member say that he is not taking action under an Act of Legislature ?

Malik Muhammad Akhtar : There is a delicate difference. This is the question of passing the Railway Budget by the Provincial Legislature. Sir, it has been made mandatory that all the estimated receipts and expenditure of the taxation proposals are to be laid before the Assembly. Since this has not been done we have been deprived of a right, of a benefit and of a privilege to agree or to refuse any fresh taxation. If they rely upon the Act of 1890 and do not bring forth and place before us such proposals they would not be justified. If you look into the state of affairs they have enforced these rates on the 20th of May. They were not justified to do it, when it is mandatory to lay the Railway Budget before the Assembly all such proposals to enhance as far as revenue receipts are concerned—of course our hands are tied as far as expenditure is concerned. They were bound to put forth all those proposals before this House, rather they have attempted to take away a right from this august House of increas-

ing the rates and fares which are to be credited to the Provincial Consolidated Fund.

(a short pause)

Minister for Finance : I am looking at the Article which protects all laws made under the previous Constitution. They form part of the Constitution.

Malik Muhammad Akhtar : I have to make another point. Under Article 40 . . .

Minister for Finance : 225.

Mr. Speaker : Which Article is the Member referring to ?

Malik Muhammad Akhtar : I am referring to Article 40. 40-47 have been made applicable under Article 89 of the Constitution. There the position is more clear. Article 40 reads:

> "40(1) The President shall, in respect of every financial year cause to be laid before the National Assembly, before the commencement of that year, a statement (to be called the Annual Budget Statement) of the estimated receipts into and the estimated expenditure from, the Central Consolidated Fund for that year."

Kindly look into this Article which I repeat :

> "40(1) The President shall, in respect of every financial year cause to be laid before the National Assembly, before the commencement of that year, a statement (to be called the Annual Budget Statement) of the estimated receipts into and the estimated expenditure from, the Central Consolidated Fund for that year."

Then, Sir, 40(3) is still more relevant.

> "The Annual Budget Statement shall also indicate, under the following headings, the sources from which the estimated receipts will be derived:—
>
> (a) Existing taxation :
>
> (b) New and increased taxation :
>
> (c) Borrowings :
>
> (d) Other sources".

Under this they were bound to place this proposal before this House and it was this House alone which was competent to make an order or pass a Resolution in respect of all that and, Sir, if you will permit me to refer

to provisions relating to Money Bills I will be more clear *i.e.* Article 47. If you look into it that reads :

> "Except on the recommendation of the President, no Bill or amendment shall be introduced or moved in the National Assembly if—

Mr. Speaker : Why is the Member referring to Article 47 ?

ملک محمد اختر - (۲)۴۷ اگر آپ دیکھیں - - - - - -

Alright I don't quote that. It may be a remote reference.

Mr. Speaker : Mr. Kirmani in Section 42(*b*) of the Railways Act the Provincial Government may by a general or special order fix the maximum rates for the whole or any part of the Railway. . . Why "maximun and minimum rates" have been used ? Have you prescribed the maximum or minimum rates or you have just fixed the rates ?

Minister of Finance : What the Act says ?

Mr. Speaker : It says that the Provincial Government may by a general or special order fix the maximum and minimum rates for the whole or any part of the Railway. That means that there can be maximum or minimum rates. In this case that I presume is that the rates have been enhanced.

Minister of Finance : The words are : ' Provincial Government may by special or general order fix maximum rates for the whole or any part of railway."

Mr. Speaker : The word 'minimum' is not there.

Minister of Finance : No, it is not in my book. This is amended, perhaps this is the latest.

Mr. Speaker : There is a difference between your book and mine.

Minister of Finance : This is the latest Sir.

Mr. Speaker : But the book in my hand is from the Central Ministry of Law and Parliamentary Affairs, and it has been received in the Assembly Secretariat on the 29th June, 1967.

Minister of Finance : This book, which I have supplied to you, Sir, has been supplied by the department.

Mr. Speaker : But after 1967, if there had been any amendment, that should have been from the Provincial Government.

Minister of Law : Maybe, Sir, it is a reprint of the older edition and the date of the re-print may be 1967.

Mr. Speaker : But this one is from the Central Parliamentary Affairs Ministry.

Minister of Law : Anyone can make a mistake Sir.

Mr. Speaker : What is 'minor railway' ;'other than a minor railway'.

Minister of Finance : Minor means minor just the same as major means major.

Mr. Speaker : "Provincial Government by special or general order fix maximum rates for the whole or any part of the railway other than minor railway."

Minister of Law : Sir, that has also been omitted in section 42(*b*).

Mr. Speaker : This is the same book which is with me.

Mr. Kirmani's book says 'minor railway'.

Minister of Law : Those words have also been omitted.

Mr. Speaker : Not in Mr. Kirmani's book.

Minister of Law : Article 2, schedule . . . . .

Mr. Speaker : This is perfectly alright, but this correction slip is in the book of Mr. Kirmani, and it says 'minor railway' :

> "The Provincial Government may by special or general order fix maximum rates for the whole or any part of the railway other than minor railway, and prescribe the condition in which such rates will be applied."

Minister of Law : Sir "other than a minor railway" has been omitted. Originally it meant minor railway as well as major railway, like Lahore, Karachi, etc.

Mr. Speaker : That means this is the authentic book, yours and mine.

Minister of Law : 'Minimum' has been omitted.

Minister of Finance : Sir, my book has been supplied by the Railway Department.

Mr. Speaker : What is meant by the 'minor railway' ?

Minister of Finance : Sir, we can look into the definitions; if you send me the book, we can see it.

مسٹر سپیکر ۔ جو آپ کے پاس کتاب ہے ۔ وہی ان کے پاس ہے وہ ایک ہی کتاب ہے Pakistan Code ۔

Minister of Law : We will just find out which is the authentic book.

خواجہ محمد صفدر ۔ موجود ہو یا نہ موجود ہو اس میں کیا فرق ہے ؟

Mr. Speaker : I want to know the position, whether the words used are 'maximum and minimum rates'. What have they notified ? Have they fixed minimum rates or the maximum rates ? What is the position ?

Khawaja Muhammad Safdar : You want to find out the position.

Mr. Speaker : Yes, for the information of the House.

Khawaja Muhammad Safdar : This is for the information of the House, otherwise it does not concern the point raised at present.

Mr. Speaker : Ther Provincial Government, I think, must have fixed the enhanced rates, not minimum or maximum rates.

Khawaja Muhammad Safdar : They have increased rates by five precent to twenty percent on different categories of goods, and they have increased five percent of fares on all classes of traffic.

Minister of Law : Sir, my information is that the words "or minimum" were deleted by the Provincial Assembly of West Pakistan in the term of the last Assembly, that is from 1962 to 1965, but I am trying to get that amending Act, and I will produce it before you. In any case. . . . .

Mr. Speaker ; In this form as in the book of Mr. Kirmani ?

Minister of Law : Excepting the words "other than minor railway", it is correct.

Mr. Speaker : The Minister means to say neither this book nor that book is correct.

Minister of Law : It would be correct if "other than minor railway" is omitted. The rest is correct.

Mr. Speaker : Neither this book nor that book is correct.

Minister of Finance : This 'maximum' and 'minimum' distinction has been done away by the latest amendment that is contained in the book.

Mr. Speaker : Have you fixed the maximum rates ?

Minister of Finance : Obviously Sir.

Mr. Speaker : These rates should be presumed as maximum rates.

Minister of Finance : For the present.

Mr. Speaker : What is the significance of maximum rates ?

Minister of Law : These are the standard rates ; it will not be raised and it will not be reduced.

Khawaja Muhammad Safdar : For how many years ?

Minister of Finance : For the present.

Mr. Speaker : By 'maximum' what I can gather is that you can charge those rates and you can charge lower rates, but this is not the case.

Malik Muhammad Akhtar : I will explain Sir; they don't know this.

Minister of Law : We can also say that about you that you don't know that. Why do you say that ?

Malik Muhammad Akhtar : Sir, the position about maximum and minimum rates is this that the railway has been given a discretion with the approval of the Provincial Government to charge less rates in respect of the same commodity from a particular area, and to charge more rates, that means maximum rates, relating to the same commodity from other areas. Therefore, these two sections have been kept. About the maximum and minimum rates, I have studied those two sections Sir, and I was waiting for the amended form of the law. Sir, they do not empower them to enhance the rates. They are only maximum and minimum rates within the sphere of the fixed rates. They can make reduction in certain cases only in the case of rates of certain commodities for certain particular areas. I have gone through both of these sections, and my conclusion is that they may fix maximum rates.

Mr. Speaker : Malik Muhammad Akhtar has raised a point of order that under Article 87 of the Constitution the custody of the Provincial Consolidated Fund of a Province, the payment of moneys into, and the withdrawal of moneys from, that Fund, and all other transactions relating to that Fund, and the custody of other moneys received by or on behalf of the Provincial Government and all transactions relating to those moneys, and all matters ancillary to or connectsd with any of the aforesaid matters, shall be regulated by or under an Act of the Provincial Legislature or, subject to any such Act, by rules made by the Governor of the Province, and in view of these provisions of the Constitution, as the Railway Board has enhanced the fares of passengers as well as on the goods, therefore, they would be receiving more money into the Provincial Consolidated Fund (Railways) which they have done of their own and have not done under the authority of an Act of the Provincial Legislature because the Railway Board has not brought any Bill before the Provincial Legislature and this Provincial Legislature has not passed that Bill or approved it in any form. The language of Article 87 is very clear which lays down—

> "The custody of the Provincial Consolidated Fund of a Province, the payment of moneys into, and the withdrawal of moneys from, that Fund, and all other transactions relating to that Fund, and the custody of other moneys received by or on behalf of the Provincial Governo ent and all transactions relating to those moneys, and all matters ancillary to or connected with any of the aforesaid matters shall be regulated by or under an Act of the Provincial Legislature or, subject to any such Act, by rules made by the Governor of the Province."

Now, we shall have to refer to the provisions of the Railways Act wherein it has been provided under Section 42(b) that the Provincial Government may by general or special order fix maximum rates for the whole or any part of the railway and the word "rate" has been defined in Section 3 of the Railway Act to mean as including any fare, charges or other payment for the carriage of any passenger, animal or goods. It is, therefore, clear if we read section 42(b) with Section 3 of the Railway Act, that the Provincial Government is competent to enhance or raise the railway fares and if the railway fares have been enhanced by the Provincial Government then that has been done under the provisions of the Railways Act. As it has been done under the provisions of the Railways Act, it cannot be said that this action of the Railway Board has not been under an Act of the Provincial Legislature. Railways Act shall definitely be deemed to be an Act of the Provincial Legislature because the railway is a subject falling within the purview of

the Provincial Legislature and the Provincial Government. Therefore, I hold that the enhancement of the railway fares has been done under an Act of the Provincial Legislature and no contravention of Article 87 has taken place. The point of order raised by Malik Muhammad Akhtar is ruled out.

THE WEST PAKISTAN RAILWAY BUDGET, 1968-69

DISCUSSION ON THE RAILWAY BUDGET AS A WHOLE

Mr. Speaker : Now, we will have discussion on the Railway Budget as a whole. Khawaja Muhammad Safdar.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ ریلوے میزانیہ میرے لئے انتہائی مایوس کن ثابت ہوا ہے اور یہ تاثرات صرف میرے ہی نہیں ہیں بلکہ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ اس سارے صوبے کے عوام کے تاثرات ہیں ۔ آپ کو یاد ہو گا کہ جمعہ کے روز جب محترم وزیر خزانہ ریلوے میزانیہ کے متعلق تقریر فرما رہے تھے تو جوں جوں وہ تقریر پڑھتے گئے توں توں اس ایوان میں مایوسی اور افسردگی بڑھتی گئی اور یہ ایک قدرتی امر تھا ۔ آپ کو معلوم ہے اور اس صوبے کا ہر فرد بشر جانتا ہے کہ مغربی پاکستان ریلوے صرف اس صوبے کا ہی نہیں بلکہ اس پورے ملک کا ایک عظیم ترین کاروباری ادارہ ہے ۔ اربوں روپے کی لاگت سے یہ ادارہ قائم کیا گیا ہے اور اس وقت بھی مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی جانب سے دو ارب روپے کی investment اس ادارے میں کی گئی ہے جسکے معاوضے کے طور پر یا جس پر ہر سال ریلوے سود ادا کر رہی ہے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ خواجہ صاحب ۔ آپ ذرا تشریف رکھیں ۔ وہ فاضل

اراکین جو ریلوے بجٹ کی اس عام بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ براہ مہربانی مجھے مطلع کر دیں تاکہ اس کے مطابق ہی اس بحث کے وقت کا تعین کیا جا سکے ۔ خواجہ صاحب ۔ اب آپ فرمائیے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ محترم وزیر خزانہ نے اس ملک کے اس عظیم کاروباری ادارے کا میزانیہ جب پچھلے سال اس ایوان میں پیش کیا تھا تو اس میں ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ یہ عظیم کاروباری ادارہ سال کے آخر میں بیس لاکھ روپے کا خالص منافع دے گا ۔ لیکن محترم وزیر خزانہ نے ریلوے کے لئے جو میزانیہ آئندہ سال کے لئے اس ایوان میں پیش کرتے ہوئے اپنی اس تقریر میں ہمیں یہ بتایا ہے کہ اب منافع بیس لاکھ کی بجائے پانچ لاکھ روپے ہو گا میں فی الحال اس مسئلے کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا کہ آیا یہ پانچ لاکھ روپے کا منافع اتنے بڑے کاروباری ادارے کے لئے کم ہے یا زیادہ ہے لیکن آئندہ کبھی موقع ہوا تو اس کے متعلق عرض کروں گا ۔ اس وقت چونکہ میرے پاس وقت محدود ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ صرف موٹی موٹی باتیں ہی اس معزز ایوان کی خدمت میں پیش کروں ۔ لیکن میرا یہ دعویٰ ہے کہ اس عظیم کاروباری ادارے کو پانچ لاکھ کا منافع نہیں بلکہ تین اعشاریہ تین کروڑ روپے کا خسارہ ہوا ہے ۔ میں نے میزانیئے کا مطالعہ اپنی استعداد کے مطابق کیا ہے اگر میں غلطی پر ہوں تو میں جناب وزیر خزانہ سے درخواست کروں گا کہ وہ اس وقت میری صحت فرما دیں جس وقت وہ جملہ تقاریر کا جواب دینے کے لئے ایوان میں آئیں ۔ سب سے بڑی مد جس کی تفصیل میں میں نہیں جانا چاہتا ہوں وہ دو کروڑ چودہ لاکھ روپے

کی خطیر رقم ہے جس کے متعلق گذشتہ سال ریلوے میزانیہ پیش کرتے وقت محترم وزیر خزانہ نے ہمیں بتایا تھا اور ان کی کتاب میزانیہ بھی یہ بتاتی ہے کہ وہ محاصل آمدنی سے ادا کی جائیگی ۔ مگر وہ سال رواں میں محاصل آمدنی سے ادا نہیں کی گئی ۔ بلکہ اپنی تقریر میں دو تین جگہ جناب وزیر خزانہ نے بڑے زور سے صراحت سے اور بار بار تکرار کے ساتھ یہ ارشاد فرمایا ۔ کہ سال رواں میں ریلوے بورڈ نے فیصلہ کیا کہ فلاں فلاں مد پر جو اخراجات آئیں گے ۔ جن کے لئے محاصل آمدنی سے ادائیگی کرنا میزانیہ میں ظاہر کی گئی تھی اس میں سے نہیں کی جائیگی ۔ اور وہ رقم فرسودگی کے سرمایہ سے یا فرسودگی کے محفوظ سرمایہ سے ادا کی جائیگی تو دو کروڑ چودہ لاکھ روپیہ بجائے محاصل آمدنی سے ادا کرنے کے فرسودگی کے محفوظ سرمایہ سے ادا کیا گیا ۔ یہ رقم آپ ملاحظہ فرمائیں ۔ اس رقم کو ذرا ذہن میں رکھیں ۔ اس تقریر میں جناب وزیر خزانہ نے ہمیں یہ بھی اطلاع دی ہے کہ حالیہ کرایوں میں اضافہ جس پر ہم ابھی گھنٹہ بھر بحث کرتے رہے ہیں بمعہ بار برداری کے کرایوں میں اضافہ کے ہوا ہے ۔ اس کی وجہ سے ریلوے کو ان دو ماہ میں ۴۰ لاکھ روپیہ آمدنی ہوگی ۔ اگر یہ اضافہ نہ کیا جاتا ۔ جو کہ میرے نقطہ نظر سے اگرچہ قانونی طور پر انہیں حق ہے کہ اضافہ کرتے ۔ لیکن اخلاق طور پر اس سے بڑی بددیانتی کوئی نہیں ہے کہ اسمبلی کا اجلاس ایک ماہ کے بعد ہونے والا ہو ۔ اور بجٹ پیش ہونے والا ہو ۔ تو ریلوے کی انتظامیہ از خود اس میں اضافہ کر لے ۔ میں اخلاق بات کر رہا ہوں ۔ میں قانونی بات نہیں کر رہا ۔ انہیں چاہئے تھا کہ جب اتنا قلیل عرصہ رہ گیا تھا تو وہ اس ایوان کو بتاتے کہ ہماری یہ ضروریات ہیں ان کی منظوری لینی ضروری نہیں تھی ۔ ان کو confidence

میں لیتے - بہر حال یہ ایک دوسرا مسئلہ ہے تو دو کروڑ چودہ لاکھ میں ۹۴ لاکھ کی وہ رقم جو انہوں نے زیادہ وصول کی ہے - ان شرحوں سے جو شرح اپریل تک اس صوبہ میں جاری تھی اگر اس کو ملایا جائے تو یہ تین کروڑ ۸ لاکھ بنتی ہے - جناب والا - تین کروڑ آٹھ لاکھ انہوں نے پیدا کی - کہ ۹۴ لاکھ کی آمدنی میں غیر ضروری اضافہ کیا - اور اخراجات میں غلط طور پر - - - - اعداد و شمار کی شعبدہ بازی کے ذریعہ اور جناب والا - میں نے کوشش کی ہے یہ معلوم کرنے کی کہ آیا ریلوے کا فرسودگی کا محفوظ سرمایہ اس قسم کا سرمایہ ہے جس سے جس وقت ریلوے چاہے - جتنی رقم چاہے نکال سکتی ہے اور جس طرح چاہے استعمال کر سکتی ہے - مجھے یہ معلوم نہیں ہوا ہے میں ابھی شک میں ہوں - شاید ان دنوں میرا یہ شک رفع ہو جائے - کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ رقم بھی Provincial Consolidated Fund کی ہے اور اس میں سے کوئی رقم اس اسمبلی کی منظوری کے بغیر re-appropriate نہیں کی جا سکتی بہر حال میں اس پر ابھی زور نہیں دوں گا - تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ تین کروڑ آٹھ لاکھ روپیہ انہوں نے ان دو مدوں سے اس طرح پیدا کیا تب کہیں جا کر انہوں نے پانچ لاکھ روپے کا منافع ظاہر کیا - تو اگر یہ دو رقمیں اپنی اپنی اصلی جگہ پر ہوتیں - تو چودہ لاکھ روپیہ عوام کی جیب میں ہوتا - اور دو کروڑ چودہ لاکھ روپیہ ریلوے کی فرسودگی کا محفوظ سرمایہ محفوظ ہوتا - تو اس طرح اس ریلوے کو سال رواں میں تین کروڑ تین لاکھ روپے کا خسارہ ہوا یہ وجہ ہے جس کی بناء پر اس ایوان میں فرسودگی رہی - اس ایوان پر افسردگی طاری رہی - اور صوبہ بھر میں کسی نے اس کو بنظر استحسان نہیں دیکھا - جناب والا -

یہ دو طریقے کہ اخراجات کو جس مد میں داخل کرنا چاہئے یا جمع کرنا چاہئے ۔وہاں نہ کرنا اور کرایوں میں بڑھوتی کے دو طریقوں سے اس تین کروڑ ۸ لاکھ روپے کے نقصان کو پانچ لاکھ روپیہ کے منافع میں ظاہر کیا گیا ہے حقیقت میں یہ اعداد و شمار کی شعبدہ بازی ہے بلکہ یہ ہیر پھیر ہے جو کہ اس ایوان کے ساتھ اور اس ایوان کے بعد اس صوبے کے عوام کے ساتھ ریلوے انتظامیہ نے کیا ہے ۔ جناب والا ۔ یہ حال تو سال رواں کا ہوا ۔ آئندہ سال صورت حال کیا ہے ۔ جناب والا ۔ وزیر خزانہ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ جو اضافہ ریلوے کے کرایوں میں کیا گیا ہے ۔ اس سے آئندہ سال پانچ کروڑ روپیہ کی آمدنی میں اضافہ ہوگا ۔ لیکن جو آمدنی انہوں نے بتائی ہے اور جو اضافہ آمدنی میں انہوں نے بتایا ہے وہ پورے پانچ کروڑ نہیں ہے ۔ وہ تقریباً ساٹھ لاکھ روپے کے لگ بھگ ہے ۔ وہ دوسری مدات میں ان کی متوقع آمدنی کی کمی کی وجہ سے ہے ۔ جناب والا ۔ اب جبکہ آمدنی میں کمی بیشی کا سوال آیا تو سال رواں میں ریلوے کی آمدنی جیسا کہ وزیر خزانہ نے بتایا ہے تین کروڑ روپیہ کم ہو گی اور آئندہ سال میں ان کی توقع ہے کہ تقریباً ساڑھے چار کروڑ روپیہ سال رواں سے زیادہ ہو گا ۔ تین کروڑ روپیہ کی کمی ہونے کی تین وجوہات وزیر خزانہ نے بتائی ہیں ۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ گیہوں اور کیمیائی کھاد کم درآمد ہوئی ہیں ۔ کتابیں میرے پاس ہیں ۔ میں جناب وزیر خزانہ کو بتانا چاہتا ہوں کہ سال رواں میں آپ کی تقریر وائٹ پیپرز سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۲ لاکھ ٹن گیہوں در آمد ہوا ۔ آپ اپنی پچھلے سال کی تقریر کو ملاحظہ فرمائیں ۔ بالکل ۱۲ لاکھ ٹن گیہوں کی در آمد کا آپ نے اعلان کیا تھا ۔ دونوں سالوں میں ایک جیسی ۔ یہ توقع کیوں تھی کہ یہ سترہ لاکھ ہو

کی ۔ آپ نے کیوں یہ غلط اندازہ لگایا ۔ یہ تو آپ کا کام ہے ۔ جب آپ دیکھتے ہیں کہ ۱۹۶۵-۶۶ء بلکہ ۱۹۶۶-۶۷ء میں ۱۲ لاکھ ٹن سے زیادہ گیہوں ہم نے درآمد نہیں کیا ۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ۱۹۶۷-۶۸ء میں ۱۲ لاکھ کی بجائے ۱۷ لاکھ ہو ۔ یہ آپ کا غلط اندازہ ہے ۔ اسی طرح جیسا کہ میں ابھی عرض کروں گا کہ آئندہ سال کے لئے بھی آپ کے اندازے اسی طور پر غلط ہیں ۔ جہاں تک کیمیائی کھاد کا تعلق رہے وہ جناب والا ۔ بڑی دلچسپ بات ہے ۔ جس محترم دوست نے یہ تقریر لکھی ہے ۔ شاید وہ یہ بھول گیا ہے کہ سابقہ سال بھی آمدنی پر کیمیائی کھاد کی درآمد کے اثر یا اس کے تاثرات یا اس کے نتائج کا ذکر کیا گیا تھا لیکن سابقہ سال کا کس طرح ذکر کیا گیا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ بہتر ہو گا کہ میں آپ کے سامنے سابقہ سال کے وائٹ پیپرز میں سے ایک اقتباس پڑھ دوں ۔ جناب والا ۔ یہ فرماتے ہیں کیونکہ کیمیائی کھاد کے کرائے کم تھے اور ہمیں کھاد کو بڑی کثرت سے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا پڑا ۔ ہمیں محنت زیادہ کرنا پڑی ۔ یہی وجہ تھی کہ کیمیائی کھاد زیادہ مقدار میں درآمد کر لینے سے ہماری آمدنی میں کمی واقع ہو گئی ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر کیمیائی کھاد زیادہ مقدار میں آئے تو بھی اور کم مقدار میں آئے تو بھی اور اگر کم مقدار میں آئے تو بھی ریلوے کی آمدنی میں کمی واقع ہو جاتی ہے ۔ مجھے معلوم نہیں کہ محترم وزیر خزانہ پچھلے سال کے فرطاس ابیض اور اس سال کے فرطاس ابیض میں کس طرح مطابقت پیدا کریں گے تو میں یہ ان پر چھوڑتا ہوں کہ وہ اس میں مطابقت پیدا کرنے یا جواب دینے کی کوشش فرمائیں ۔ جناب والا ۔ تیسری وجہ یہ بتائی گئی ہے ۔ کہ ہماری ٹریفک کا pattern تبدیل ہو گیا ہے ۔ آپ نے

ایک pertinent سوال کیا تھا ۔ کہ کیا اسی سال ہوا ہے ۔ تو کہا گیا تھا ۔ کہ تین سال سے ہوا ہے ۔ یعنی تین سال سے ہمارا pattern تبدیل ہو گیا ہے ۔ اور اب خالی ڈبے لے جانے پڑتے ہیں ۔ چاہئے تو یہ تھا ۔ کہ کوئی نئی بات کریں ۔ یہاں تو متواتر کئی سال سے یہی pattern ہے ۔ جب تک برآمدات میں اضافہ اور درآمدات میں کمی نہیں ہوتی ۔ یہ pattern ایسے ہی رہے گا ۔ اور یہ امر تین کروڑ روپیہ کی کمی کا کوئی جواز نہیں بن سکتا ۔ یہاں ایک اور دلچسپ بات کی گئی ہے ۔ ایک طرف تو یہ بتایا گیا ہے ۔ کہ اس کی وجہ سے محاصل میں کمی واقع ہوئی ہے اور یہ وجوہات بتائی گئی ہیں ۔ کہ اتنی کمی کیوں واقع ہوئی ہے ۔ دوسری طرف ساتھ ہی ساتھ یہ فرماتے ہیں کہ ton mile میں ۲۰ فیصد اور passenger mile میں ۶ فیصد اضافہ ہوا ہے ۔ لیکن کسی مقام پر بھی اخراجات میں اضافہ نہیں کیا گیا ۔ جب آمدنی میں کمی کا ذکر ہوا ہے تو کہا گیا ہے ۔ کہ کاروبار میں کمی واقع ہوئی ہے ۔ اور عام اخراجات کاروبار میں ۴ فیصدی اضافہ کا جواز بھی اسی کتاب کے دوسرے حصہ میں پیش کیا گیا ہے ۔ کہتے ہیں کہ ہمارے کاروبار میں اضافہ ہو گیا ہے ۔ میں حیران ہوں وہ یہ بات کہاں سے لے آئے ہیں ۔ کب اضافہ ہوتا ہے ۔ کب کمی ہوتی ہے ۔ میں تو اس صورت حال کو نہیں سمجھ سکا در اصل صورت یہ ہے ۔ کہ اس عظیم کاروباری ادارہ کی صورت حال انتہائی دگر گوں ہے ۔ یہ ادارہ سال بہ سال مالی مشکلات میں زیادہ سے زیادہ پھنستا جا رہا ہے ۔ میرے نزدیک اس کی ایک ہی وجہ ہے ۔ ریلوے کی انتظامیہ پر اس بات کی تمام تر ذمہ داری عائد ہوتی ہے ۔ کہ ہمارے اس عظیم کاروباری ادارے کو مالی مشکلات کا سامنا ہے ۔ اور مالی مشکلات پر قابو پانے کے لئے

کرایوں میں اضافہ کیا جاتا ہے ۔ آپ کو معلوم ہے ۔ کہ گذشتہ چھ سال میں یعنی ۱۹۶۲ء سے اب تک مسافر اور بار برداری کے کرایوں میں تین بار اضافہ ہو چکا ہے لیکن اس کے باوجود ہماری آمدنی دن بدن کم ہو رہی ہے ۔ اور منافع خسارہ میں تبدیل ہو رہا ہے ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ۔ اس امر کی تمام تر ذمہ داری ریلوے کی انتظامیہ پر ہے ۔ اگر ان لوگوں میں جو اس وقت ریلوے کی انتظامیہ میں شامل ہیں ۔ صلاحیت کار ہوتی یا ان لوگوں کو اپنے فرائض منصبی سے محبت ہوتی اگر ان لوگوں کو جو اس ملک کے باشندے ہیں ۔ ایک اچھے شہری کی طرح اس ملک سے اس درجہ محبت ہوتی ۔ جس قدر ہونی چاہئے ۔ اگر وہ اپنے فرائض منصبی کو دیانتداری اور خوش اسلوبی سے ادا کرنے کے اہل ہوتے تو یقیناً یہ صورت حال نہ ہوتی ۔ میں نے یہ الفاظ بڑے سوچ سمجھ کر کہے ہیں ۔ میرے پاس اس بات کے دلائل ہیں ۔ جو اس امر کو ثابت کرتے ہیں ۔ کہ موجودہ انتظامیہ اس بات کی اہل نہیں ۔ کہ وہ ریلوے کے اس عظیم کاروباری ادارے کو منافع بخش طریق پر چلا سکے ۔ اگر یہ عظیم ادارہ منافع پیدا کرے تو قوم اور ملک کی فلاح و بہبود پر وہ منافع صرف ہو گا ۔ اور اگر یہ خسارہ میں جائے گا ۔ تو یقیناً وہ قوم اور ملک کا خسارہ ہو گا ۔ یہ ایک فرد واحد کی جیب سے نہیں جائے گا ۔ بلکہ اس محکمہ کا انتظام جن لوگوں کے سپرد ہے ۔ تو وہ اپنی تنخواہیں TA اور DA وصول کرتے رہیں گے ۔ ان کے لئے لازم ہے ۔ کہ وہ یہ دیکھیں ۔ کہ آمدنی میں کس طرح اضافہ کیا جائے ۔ اور اخراجات میں کس طرح کمی کی جائے ۔ یہی دو صورتیں کاروباری ادارے کو کامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے کافی ہوتی ہیں ۔ لیکن اگر ان کے برعکس آمدنی میں

سال بہ سال کمی ہوتی رہے ۔ اور اخراجات کاروبار میں اضافہ ہوتا جائے۔ تو اس ادارہ کو اگر آج ناکامی اور خسارہ ہو گا تو کل انتہائی مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا ۔ جناب والا ۔ میں اپنے محترم دوست وزیر خزانہ کی توجہ ان کے اپنے document کی طرف دلانا چاہتا ہوں یہ کہ میرے نزدیک انتظامیہ کی صلاحیت کا ایک ہی معیار ہے ۔ اور وہ یہ ہے ۔ کہ اخراجات کاروبار میں کمی واقع ہو اور آمدنی میں لگاتار اضافہ ہو ۔ اگر ایسا نہ ہو ۔ تو پھر موجودہ انتظامیہ اس بات کی اہل نہیں ۔ کہ اس کاروبار کو چلائے ۔ اور اس پر اعتماد کیا جائے ۔ لیکن اگر ایسا نہیں ۔ اور موجودہ انتظامیہ اس چیز کی اہل ہے ۔ تو اپنے موجودہ مسائل کو سامنے رکھنا چاہئے ۔ میں وزیر خزانہ کی توجہ Railway Budget Explanatory memorandum & Staistical Supplement کے صفحہ ۳۶ کی طرف دلاتا ہوں ۔ وہ ملاحظہ فرمائیں ۔ اس میں کچھ اعداد و شمار Receipts &Expenditure during the year کے عنوان کے تحت درج کئے گئے ہیں ۔ آپ غور فرمائیں ۔ کہ اس ترقی کے دور میں ۶۱-۱۹۶۰ء کی آمدنی اور ordinary working expenses میں کیا تناسب تھا ۔ اس سال ریلوے کی آمدنی ۴۸٫۶۲ کروڑ روپیہ تھی ۔ اور ordinary working expenses ۲۹٫۷۹ کروڑ روپیہ تھے ۔ یعنی اس کا تناسب ۶۱٫۶ فیصد تھا ۔ ۱۹۶۲ء میں یہ تناسب ۶۵ فیصد ہوگیا ۶۳-۱۹۶۲ء میں ۶۹ فیصد ہوا ۔ ۶۴-۱۹۶۳ء میں ایک فیصد کم ہوا ۔ یعنی ۶۸ فیصد ہو گیا ۔ اسی طرح ۶۵-۱۹۶۴ء میں ۷۱٫۵ فیصد ہو گیا ۔ اس کے بعد ۶۶-۱۹۶۵ء میں ۷۰٫۵ فیصد ہو گیا ۔ اس سے اندازہ لگائیں ۔ کہ operating ratio کتنی سرعت سے بڑھ رہی ہے ۔ ۶۷-۱۹۶۶ء میں ۷۱٫۸ فیصد اور

سال رواں میں ۲۰۳ء۷ فیصد ہوا ۔ میں نے ۱۹۶۰-۶۱ء سے ۱۹۶۷-۶۸ء تک کے اعداد و شمار پیش کئے ہیں ۔ جن سے پتہ چلتا ہے ۔ کہ operating ratio میں ۱۱ فیصد اضافہ ہوا ہے ۔ اگر میں operating ratio جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے اس کا چند سال قبل سے موازنہ کروں تو اس صفحہ پر جناب وزیر خزانہ اعداد و شمار کو ملاحظہ فرمائیں تو آمدنی میں اور عام اخراجات کاروبار میں ۱۹۵۵-۵۶ء میں یہ تناسب تھا :۔

۱۹۵۵-۵۶ء میں ۵۸۴ء۷ - تھا

۱۹۵۶-۵۷ء میں ۵۹۴۳ - تھا

۱۹۵۷-۵۸ء میں ۵۸۴۵ - تھا

لہذا ۱۹۵۵-۵۶ء کے مقابلہ میں اب پونے چودہ فیصد کا operating ratio میں اضافہ ہوا ہے تو جس طرح سے عام اخراجات میں اضافہ ہو رہا ہے اس تناسب سے آمدنی میں اضافہ نہیں ہوا ہے ۔ اگر آمدنی میں اضافہ ہو تو operating ratio گر جائے ۔ بہر حال ہمیں ریلوے کی انتظامیہ کی صلاحیتوں ان کی اہلیتوں اور قابلیتوں کا تب ہی ثبوت مل سکتا ہے کہ اگر operating ratioمیں کمی نہ ہو تو اس میں اضافہ بھی نہ ہو اور اگر اس میں اضافہ ہو تو اس کا مطلب ایک ہی ہو سکتا ہے کہ ہم بلاوجہ ریلوے کی انتظامیہ کی تعریف کریں جیسا کہ میرے محترم دوست جناب وزیر خزانہ ۔ بار بار تعریف کی ہے اور یہ الفاظ فرمائے ہیں ۔ ''اب میں اپنے یہ تاثرات بیان کرنا چاہتا ہوں کہ ریلوے کی انتظامیہ نے عام اخراجات کاروبار میں بڑی کڑی نگہداشت کی ہے'' یہ تقریباً میں نے ان کے الفاظ دہرائے ہیں مگر ان الفاظ میں ذرہ برابر بھی سچائی نہیں ہے وہ شاید اپنے عہدہ اور منصب کی مجبوریوں سے یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ ریلوے کی انتظامیہ

نے عام کاروباری اخراجات کی بڑی کڑی نگہداشت کی ہے ۔ لیکن یہ اعداد و شمار اس کے خلاف حالات کو بتاتے ہیں اور یہ بتاتے ہیں کہ انہوں نے نگہداشت کی ہی نہیں انہوں نے یہ سمجھا ہے کہ یہ چوروں کا مال ہے اس کو ڈاکوؤں کے گزچاہئے اور انہوں نے اسے قوم کا مال ہی نہیں سمجھا اگر وہ قوم کا مال سمجھتے اگر دیانتداری سے فرائض منصبی کے احساس سے اپنی تمام تو صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر اگر وہ گزشتہ سالوں میں ان عام اخراجات کاروبار میں اضافہ کو روکنے کی کوشش کرتے تو روک سکتے تھے ۔ آمدنی میں اضافہ تو میرا ایسا جاہل آدمی بھی کر سکتا ہے ۔ ریلوے کی یہ انتظامیہ تین بار کرایوں میں اضافہ کر چکی ہے ۔ اور اس دفعہ اس نے ۔ ۵ فیصد مسافروں کے کرایہ میں اضافہ کیا ہے اور ۲۰ فیصد مال کے کرایوں میں اضافہ کیا اور ۱۹۶۴ء میں اس نے دس فیصد تک مال کے کرایوں میں اضافہ کیا اور اس سے پہلے ۵ فیصد تک کرایہ میں اضافہ کیا ۔ اگر ان سب کو ملا کر دیکھا جائے تو یقیناً آمدنی تیس فیصد بڑھ جائے گی ۔ لیکن آمدنی کا اس طرح بڑھنا کوئی بڑی بات نہیں بڑی بات تو یہ ہے کہ اخراجات میں کمی کی جائے اور اخراجات میں کمی کا یہ حساب ہو جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا ہے کہ گزشتہ ۱۹۵۵-۵۶ء سے لے کر ۱۲ - سال میں ۱۴ فیصد operating ratio میں اضافہ ہوا ہے ۔ یہ کیسے ہوا ہے اس کی تمام تر ذمہ داری ریلوے کی انتظامیہ پر ہے اسی موضوع کے متعلق جناب وزیر خزانہ نے صفحہ ۴۷ پر اعداد و شمار دئے ہیں اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ ہمیں ۱۹۶۱-۶۲ء کے مقابلہ میں gross earning ۳۲ فیصد زیادہ ہوئی ہے لیکن عام اخراجات کاروبار میں ۵۵ فیصد اضافہ ہوا ہے اور آمدنی میں ۳۲ فیصد اضافہ ہوا ہے ۔ جناب والا ۔ اگر آپ اس زمانے سے جس کو کہ بدنام سیاست دانوں کا زمانہ کہا جاتا ہے ریلوے

کی موجودہ آمدنی سے مقابلہ کریں جو میرے محترم وزیر نے اس دستاویز میں لکھا ہے کہ ریلوے کی آمدنی میں ۴۴ فیصد کا اضافہ ہوا ہے ۔ جناب والا۔ انہوں نے ریلوے کی gross earning میں بدنام سیاستدانوں کے زمانے سے مقابلہ کرتے ہوئے سال رواں کی آمدنی میں ۴۴ فیصد کا اضافہ تو بتا دیا لیکن افسوس ہے کہ بدنام سیاست دانوں کے زمانے سے سال رواں کے ریلوے کی عام کاروباری اخراجات کا انہوں نے موازنہ نہیں کیا ۔ ان کو وہ بتاتے ہوئے شاید شرم آتی ہے تو میں بتائے دیتا ہوں ۔ یہ بتانا میرا فرض ہے ۔ آمدنی بتانا ان کا فرض تھا اخراجات بتانا میرا فرض ہے وہ میں بتائے دیتا ہوں کہ ۵۸-۱۹۵۷ء کے مقابلہ میں سال رواں کے کاروباری اخراجات میں ۸۵ فیصد کا اضافہ ہوا ہے ۔ اور انہوں نے یہ صفحہ ۴۷ پر اعداد و شمار خود لکھے ہیں کہ سال رواں میں کاروباری اخراجات میں سال ۵۸-۱۹۵۷ء کے مقابلہ میں ۸۵ فیصد کا اضافہ ہوا ہے ریلوے کی کارگذاری جس کے متعلق باربار جناب وزیرخزانہ نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے اس کی حقیقت کیا ہے اس کے متعلق میں تفصیل سے اب عرض کرنے کی کوشش کروں گا ۔

جناب والا ۔ ریلوے کا کاروبار یہ ہے کہ وہ مسافروں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائے اور اس صوبے کے رہنے والوں یا اپنے گاہکوں کے مال و اسباب کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچائے۔ اس کی آمدنی کا زیادہ ذریعہ مال برداری ہے اور مال برداری سب سے بڑی مد ہے جس کے ذریعہ ریلوے کو تقریباً ۵۰ فیصد سے زیادہ آمدنی ہوتی ہے ۔ اگر ہم اپنے مال بردار کرایوں کے ویگنوں کو درست طور پر استعمال کر رہے ہیں اور ان کی صلاحیت کے مطابق ان سے کام لے رہے ہیں اور جتنا زیادہ سے

زیادہ ہم ان سے کام لے سکتے ہوں اتنا کام ان سے لیں یعنی اپنی investment سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں تو ہم اچھے کاروباری ہیں اور اگر ہمارا سرمایہ یا investment جو کہ ان مال گاڑیوں کے ڈبوں پر صرف ہوا ہے ریلوے کے کسی shed یا ورکشاپ میں بیکار پڑا ہوا ہے تو یقیناً جس حد تک وہ بیکار پڑا ہوا ہے اس حد تک ہمیں نقصان ہوگا۔ کیوں کہ ہماری investment جتنی مصروف کار ہوگی ہم اتنا ہی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اگر ایک کارخانے میں ایک انجن دن بھر میں صرف دو گھنٹے چلتا ہے تو اتنا ہی اس سے فائدہ ہوگا جتنا کہ دو گھنٹے میں فائدہ ہو سکتا ہے اور اگر اس کارخانے کا مالک اس کو ۱۴ یا ۱۸ گھنٹے چلائے تو یقیناً وہ اس سے کہیں زیادہ منافع پیدا کرے گا۔ یہ سیدھا سا اصول ہے۔ اب جناب والا۔ ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ ریلوے کی انتظامیہ ان ویگنوں کو کس طرح استعمال کرتی ہے۔ جناب والا۔ میں چاہتا ہوں جناب وزیر خزانہ اور آپ صفحہ ۵۰ قرطاس ابیض کو ملاحظہ فرمائیں۔

Average turn round of wagons (days)

میں اس کا یہ مطلب سمجھتا ہوں کہ ایک ویگن کو اوسطاً کتنے دنوں میں دوبارہ بھرا جا سکتا ہے یعنی استعمال کیا جا سکتا ہے تو بندہ نواز آج کل ۶۸-۱۹۶۷ء میں ۵ء۱۱ یعنی ساڑھے گیارہ دن کے بعد اوسطاً ایک ویگن استعمال ہو رہا ہے۔ لیکن ۶۱-۱۹۶۰ء میں وہی ویگن ۸ء۴ دن میں دوبارہ چلا دیا جاتا تھا اور ان بدنام سیاست دانوں کے زمانہ میں جب کہ بقول ارباب اقتدار انہوں نے اس ملک کو تباہی کے کنارے لا کر کھڑا کر دیا تھا تو اس وقت ریلوے ویگنوں کی کیفیت یہ تھی کہ ۵۰ سے ۵۵

تک کی اوسط ۳۸ء دن اور ۵۷-۱۹۵۶ء میں ۸۰ء دن اوسطاً اور ۵۸-۱۹۵۷ء میں ۳۷ء اور یہی اوسط ۵۹-۱۹۵۸ء میں قائم رہی یعنی ۳۷ء ۔ اس کا مطلب جناب والا ۔ کیا ہوا میں کوئی ایکسپرٹ تو نہیں ہوں ۔ میں معمولی سدھ بدھ رکھتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس وقت ہمارے پاس تقریباً ۳۹ ہزار ویگنیں سال رواں میں ہیں ۔ میں اس چیز کی ذرا وضاحت کردوں اور اپنے اعداد و شمار دیکھ لوں یعنی وہ ویگنیں جن میں فریٹ بار کیا ہوا ہوتا ہے ۔ تو جناب والا ۔ ہمارے پاس اس قدر ویگنیں ہیں اور ہم ۷ دنوں کی بجائے گیارہ دن یعنی سال میں ایک تہائی مدت ان ویگنوں کو بیکار رکھتے ہیں ۔ اس کا نتیجہ کیا ہے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اگر ہمارے پاس تقریباً ۳۹ ہزار ویگنیں ہیں یہ میرے پاس جناب والا۔ فگرز ۶۷-۱۹۶۶ء کے ہیں تو اگر ان کا تیسرا حصہ بیکار پڑا رہے اور استعمال میں نہ آئے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ۵۸-۱۹۵۷ء میں جتنا کام ہم نے ان دو تہائی ویگنوں سے لیا یا لیتے تھے آج ہم اتنا کام ان سب سے لے رہے ہیں ۔ یعنی اگر ہمارے پاس ۳۹ ہزار کی بجائے ۲۶ ہزار ویگنیں ہوتیں تو ان سے ہم اتنا ہی کام لے سکتے تھے جتنا کہ ہم ۳۹ ہزار سے لے رہے ہیں ۔ کیا آپ نے اس تفاوت کو ملاحظہ کیا ہے کہ ہماری ویگنوں میں ایک تہائی investment کا بیشتر حصہ سال میں بیکار رہتی ہیں ۔ جناب والا ۔ یہ ایک بات ہے۔ ویگنوں کے استعمال کے ساتھ ساتھ ایک اور بھی بات ہے اسی صفحہ کا کالم تین اور چار ملاحظہ فرمائیے ۔

Let me check up freight wagon load.

اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ صلاحیت کار میں کمی واقع ہو رہی ہے اب میں ویگنوں کے میلوں کا حساب پیش کروں گا ۔ پہلے ایک ویگن یعنی

۵۷-۱۹۵۶ء میں اوسطاً ۳۴۳۶ میل روزانہ سفر کرتی تھی - پھر ۵۸-۱۹۵۷ء اس کی اوسط ۴۳ میل یومیہ تھی - اور آج ۳۴ میل یومیہ اوسط ہے یہ بھی تقریباً ایک تہائی ہے وہ مسافت جو ایک دن میں ایک ویگن طے کرتی ہے - اس میں بھی کمی ہو گئی ہے یعنی اسی حد تک ہر ویگن بیکار ہو گیا ہے - جناب والا - جہاں تک ویگنوں کا تعلق ہے ان کے متعلق میں فی الحال اتنا ہی عرض کروں گا - اب میں اپنی گزارشات انجنوں کے متعلق پیش کروں گا - انجن ہماری investment کا نہایت ہی اہم اور قیمتی جزو ہیں ان کا استعمال ہم کس طور پر کر رہے ہیں - جناب والا - اسی وضاحتی میمورنڈم کے صفحہ ۴۹ پر آپ غور فرمائیے -

Net ton-miles per wagon-day.

ان کی اوسط مسافت یومیہ یہ ہے کہ ۵۹-۱۹۵۸ء میں ۱۰۴ میل تھی یہ بڑھ کر ۶۳-۱۹۶۲ء میں ۱۰۵ پھر ۶۴-۱۹۶۳ء میں ۱۰۶ میل اور ۶۵-۱۹۶۴ء میں ۱۰۷ میل لیکن آج کم ہو کر ۱۰۳ ہے - میں دریافت کرتا ہوں کہ یہ ترقی ہے یا انحطاط ہے - کیا ان میلوں کے بڑھانے میں ہماری آمدنی میں اضافہ نہیں ہوسکتا - کیا جناب والا - آپ کی وساطت سے میں وزیر خزانہ صاحب کی خدمت میں عرض کروں کہ میں اس زمانے کی باتیں کر رہا ہوں کہ جب مغربی پاکستان ریلوے کے پاس صرف ۱۲۰ ڈیزل انجن تھے اور باقی کوئلے اور پانی سے چلتے تھے - اب ڈیزل سے چلتے ہیں جو زیادہ طاقتور ہیں زیادہ تیز رفتار ہیں وہ زیادہ جلدی مسافت طے کرسکتے ہیں اور زیادہ بوجھ کھینچ سکتے ہیں - یہ انجن زیادہ قیمتی ہیں اور بدنام زمانہ سیاست دانوں کے زمانے میں وہ صرف ۱۲ تھے وہ ۶۷-۱۹۶۶ء میں ۳۳۷ تھے اور اگر سال رواں کے خرید کردہ شامل کئے جائیں تو تقریباً ۴۰۰ کے لگ بھگ ہیں - انجنوں کی تعداد

میں اس قدر اضافہ اور کارکردگی میں اسی حساب سے کمی یہ دراصل انجنوں کا قصور نہیں بلکہ انجنوں کے چلانے والوں کا قصور ہے وزیر خزانہ کا قصور ہے جو کہ غلط افراد پر وہ اپنے توصیفی کلمات پھینکتے ہیں۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ ان کی کیفیت یہ ہے لیکن آپ نہ صرف کالم ۴ بلکہ کالم ۵ بھی ملاحظہ فرمائیں ۔

Engine miles per day engine on line (all engines)

جناب والا ۔ ان فرسودہ اور ازکاررفتہ انجنوں سے اس زمانے کے لوگ ۱۹۵۰ء سے لے کر ۱۹۵۵ء تک اوسطاً ۹ء۴۷ گھنٹے یومیہ کام لیتے تھے۔ ۱۹۵۵-۵۶ء میں یہ اوسط بڑھ کر ۱۰ء۴ ہو گئی اور ۱۹۵۶-۵۷ء میں ۱۱ء۱ اور ۱۹۵۷-۵۸ء میں جب اکتوبر میں انقلاب آیا تو یہ بڑھ کر ۱۱ء۹ ہو گئی اور انقلاب کے بعد ۱۲ء۷ ہو گئی آج اس انقلاب کا ثمرہ ہے کہ ڈیزل انجنوں کی تعداد تین گنا بڑھ گئی ہے ۔

بلکہ ساڑھے تین گنا بڑھ گیا ہے لیکن ان کی کارکردگی ۱۲۰۸ سے کم ہو کر ۱۱۰۸ رہ گئی ہے ۔ یعنی ہر روز ایک انجن ایک گھنٹہ کم کام کرتا ہے ۔ اوسطاً ان انجنوں میں ۴۰۰ انجن بروئے کار ہیں ۔ اگرچہ ان کی کل تعداد ۶۲۱ ہے جو کہ براڈ گیج لائن کے ہیں ۔ اور ۴۱ ہیں جو میٹر گیج لائن کے لئے سٹیم سے چلنے والے ہیں ۔

جناب والا ۔ یہی نہیں بلکہ ان کی کارکردگی دیکھنے کا ایک اور ذریعہ بھی ہے ۔ میں نے پہلے عرض کر دیا ہے کہ انجنوں کی قوت زیادہ ہے اور وہ زیادہ بوجھ کھینچ سکتے ہیں اور زیادہ تیز رفتار سے چل سکتے ہیں ۔ اب ذرا ان کی رفتار ملاحظہ فرمائیں ۔ رفتار کی صورت حال یہ ہے میں اس کتاب

کے صفحہ ۴۸ کے سیکشن ۴ سے حوالہ دے رہا ہوں ۔ مال گاڑیوں کی اوسط رفتار ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۵ء تک ۱۰.۲ فی میل فی گھنٹہ تھی غور فرمائیں ۔ جب کوئی ڈیزل انجن نہ تھا ۔ اگر تھے تو سارے مغربی پاکستان میں تیس کے لگ بھگ تھے ۔ ۱۹۵۵-۵۶ء میں اوسط رفتار ۱۰.۱ اور ۱۹۵۶-۵۷ء میں ۱۰ میل فی گھنٹہ ہے ۔ اس کے بعد ۱۹۶۰-۶۱ء میں ۹.۹۱ اور ۱۹۶۱-۶۲ء میں ۱۰.۲ اور ۱۹۶۲-۶۳ء میں ۱۰.۳ تھی ۔ اس کے بعد یہ کم ہونی شروع ہوئی ۱۹۶۷-۶۸ء میں اوسطاً ۱۰.۳ ۔ اور ۱۹۶۶-۶۷ء میں ۱۰.۲ میل فی گھنٹہ ہے ۔ یعنی جب ہمارے پاس ڈیزل انجن تھوڑے تھے مال گاڑیوں کی رفتار ۱۰.۲ میل تھی اور آج جب کہ اس چارٹ پر لکھا ہوا ہے کہ ڈیزل انجن چار گنا ہو گئے ہیں اس وقت بھی رفتار ۱۰.۲ ہے ۔ کیا یہ کار کردگی ہے ۔ کیا یہ دیانت داری سے کام کیا جا رہا ہے ۔ کیا یہ اس ملک کے سرمایہ کے ساتھ ہولی تو نہیں کھیلی جا رہی ۔

جناب والا ۔ اب میں آپ کی توجہ پسنجر ٹرینوں کی رفتار کی طرف دلاتا ہوں ۔ پسنجر ٹرینوں کی اوسط رفتار ۱۹۵۷-۵۸ء میں ۲۹.۵ تھی ۔ اس کے بعد اگلے سال ۳۰.۱ ہوگئی اس سے اگلے سال ۳۰.۵ ہو گئی اس سے اگلے سال ۳۰.۷ ہو گئی ۔ اس سے اگلے سال ۳۱.۸ ہو گئی اس سے اگلے سال ۱۹۶۲-۶۳ء میں ۳۲.۳ ہوئی ۔ ۱۹۶۳-۶۴ء میں ۳۲.۲ ہوگئی اور آج جب کہ ہمارے پاس چار گنا ڈیزل انجن ہیں یہ ۳۲.۱ ہے ۔ یعنی یہ رفتار ۱۹۶۲-۶۳ء سے بھی کم ہے اور ۱۹۶۳-۶۴ء سے بھی کم ہے ۔

جناب والا ۔ شاید یہ کہا جائے کہ یہ رفتار اس لئے کم ہو گئی ہے کہ ٹرینوں کو زیادہ سٹیشنوں پر ٹھہرایا جاتا ہے ۔ میرے پاس وقت

نہیں ورنہ میں ایک ایک ٹرین کے stoppage چلے کتنے تھے اور آج کتنے ہیں عرض کر دیتا ۔ اس لئے یہ کہنا غلط ہوگا ۔ بلکہ ان کی رفتار میں واقعتاً کمی ہو گئی ہے اور وہ محض ان کی نا اہلی ، سستی اور فرض ناشناسی کی کی وجہ سے ہے ۔ ایک اور بات پسنجر ٹرینوں کے متعلق بھی جلدی جلدی عرض کر دیتا ہوں کیوں کہ میرے پاس وقت کی قلت ہے ۔ آپ اس صفحہ پر کالم ۱۳ کو دیکھیں کہ جب جہاں انقلابی حکومت نہ تھی ۔ جب وہ سیاست دان جنہیں صبح و شام گالیاں دینا بعض لوگوں نے اپنا فریضہ بنا رکھا ہے جب وہ اس ملک کا انتظام اور انصرام سنبھالے ہوئے تھے ۔ اس زمانہ میں جب کہ انجن بوسیدہ تھے ۔ آپ کو یاد ہے کہ گذشتہ جنگ عظیم کے دوران مغربی پاکستان ریلوے کوئی نیا مال درآمد نہیں کر سکی تھی ۔ نہ انجن ، نہ ڈبے ۔ وہی انجن تھے جو ۱۹۳۹ء سے پہلے درآمد شدہ تھے ، انہی سے کام لیا جاتا تھا ۔ ۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان کے بعد ہمارے پاس سرمایہ نہیں تھا ۔ جہاں قلم دوات نہ تھی ۔ انجن کہاں سے آتے ۔ اس لئے ہم انجنوں اور گاڑیوں کے فلیٹ میں قطعاً کوئی اضافہ نہ کر سکے ۔ اگر کوئی کیا تو وہ نہایت ہی قلیل تھا ۔ ان تمام فرسودہ اور ازکار رفتہ انجنوں اور گاڑیوں کے ذریعے ہم نے ۱۹۵۰ء سے لے کر ۱۹۵۵ء تک کام چلایا ۔ جہاں تک اوقات کار کی پابندی کا تعلق ہے ۱۹۶۵ء سے گاڑیاں مقررہ وقت پر اپنی منزل مقصود پر پہنچتی تھیں ، یہ ان کے اپنے اعداد و شمار ہیں ۔ یہ اوسط انہوں نے خود نکالی ہوئی ہے اور گذشتہ پانچ سالوں میں اوسط کیا ہے ۔ ۸۵ء ۔ انجن نئے ۔ ڈبے نئے ۔ گاڑیاں نئی ۔ ہر چیز نئی ۔ اس عرصہ میں قوم کا کثیر سرمایہ ریلوے پر صرف ہوا ۔ لیکن صورت حال کیا ہے کہ اوسط ۸۵ء سے گذشتہ پانچ سالوں میں ۔ لیکن شاید یہ کہیں کہ بھئی یہ تو درست نہیں ۔ سال بہ

سال کے اعداد پڑھو تو وہ میں بھی پڑھے دیتا ہوں ۔ جناب ۱۹۶۰-۶۱ء میں ۹۲٫۶ اوسط تھی ۔ لیکن اس کے بعد پابندی اوقات کی یہ اوسط کم ہونی شروع ہوئی ۔ سال رواں میں یہ ۸۹٫۴ ہے اور گذشتہ پانچ سالوں میں یہ ۸۷٫۵ ہے ۔ جہاں تک پابندی اوقات کا تعلق ہے ریلوے عام طور پر اس سلسلہ میں ہر سال ایک ہفتہ مناتی ہے ۔ یہ ہفتہ پابندی اوقات کا ہوتا ہے ۔ یعنی گاڑیاں ٹھیک وقت پر پہنچیں گی اور اس کے لئے شاید یہ زور بھی لگاتے ہیں ۔ کوشش بھی کرتے ہیں ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس انتظامیہ کی وجہ سے تمام ریلوے کی ایک ایک چول ڈھیلی ہو گئی ہے ۔ اس انتظامیہ کی نااہلی کی وجہ سے ایک افراتفری ہے تمام محکمہ میں ۔ ایک انتشار ہے ۔ کوئی شخص اپنے فرائض منصبی کو پوری طرح ادا نہیں کر رہا ۔ جب بڑے نہیں کرتے تو چھوٹوں کو کیا پروا ہے ۔ جب یہ لوگ خود اپنے فرائض منصبی ٹھیک طور پر اور نیک نیتی سے ادا کریں تو ان کے ماتحتوں پر بھی اچھا اثر پڑے ۔ وہ بھی اپنے فرائض منصبی توجہ اور انہماک سے ادا کرنے کی کوشش کریں ۔ اگر بڑے افسر اپنے فرائض میں کوتاہی برتتے ہیں ، نااہلی کا ثبوت دیتے ہیں ۔ سستی کرتے ہیں تو یقیناً یہ مرض نیچے تلیوں تک جائے گا ۔ جناب والا ۔ ان کے ہفتہ ہائے پابندی اوقات کے متعلق میں ایک چھوٹی سی دلچسپ quotation آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ۔ میرے پاس ابھی پانچ منٹ باقی ہیں ۔ میں دیکھ رہا ہوں گھڑی کو ۔

وزیر ریلوے ۔ آپ تقریر جاری رکھیں ۔ ہم شوق سے سنیں گے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میرا وقت مقرر ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں سارے ایوان کا وقت لے لوں ۔

جناب والا ۔ 'پاکستان ٹائمز' کا ایک تراشہ ۷-۹-۶۸ کا میرے پاس ہے ۔ اس کو پڑھ کر آپ کو سناتا ہوں :۔

"Punctuality Week P.W.R.

December 3, On Sunday the last day of the Punctuality Week of the P.W.R. The Tezram, Tez rao and Awami Express steamed into Rawalpindi Station disregarding the normal time schedule. The Tezgam which is supposed to arrive at 5.30 p.m. reached at 7.20 p.m. Tez rao at 4.15 p.m. instead of 3.05 p.m and Awami Express reached at 6.50 instead of 4.20 p.m However, the top railway officials claimed "one hundred percent punctuality in the running of the trains"

جناب والا ۔ یہ صورت حال کیوں پیدا ہوئی ۔ اس کی وجوہات کیا ہیں ۔ اس وقت ان تمام وجوہات پر بحث یا تبصرہ کرنا ممکن نہیں ہے لیکن میں ان کی نشان دہی ضرور کرنا چاہتا ہوں ۔ ریلوے کی آمدنی میں کمی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ریلوے کے ٹکٹ دوبارہ فروخت ہوتے ہیں ۔ ان کو ریلوے کے اہل کار دوبارہ فروخت کرتے ہیں ۔ دوسری وجہ اس آمدنی میں کمی کی یہ ہے کہ خصوصیت سے برانچ لائنوں پر جن کی آمدنی main لائنوں سے کسی صورت میں بھی کم نہیں ۔ وہاں ریلوے پولیس یا ریلوے کے محکمہ کے دوسرے ملازمین لوگوں کو بلا ٹکٹ سفر کرواتے ہیں ۔ ان سے پیسے لے کر اپنی جیب میں ڈال لیتے ہیں اور ان کو سفر کرنے کی اجازت دے دیتے ہیں ۔ اس کے علاوہ اخراجات میں کئی طریقوں سے کمی ممکن ہے ۔ انشاءاللہ اگر مجھے موقع ملا تو میں آئندہ کسی وقت اس کے متعلق اپنی گزارشات اس ایوان میں پیش کروں گا ۔

جناب والا ۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنے ان معزز دوستوں اور بھائیوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میری گزارشات نہایت توجہ سے سنیں ۔

چودھری محمد ادریس (جھنگ-۱) - صدر محترم - میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس وقت مجھے اپنے خیالات کے اظہار کرنے کا موقع دے کر مجھ پر ایک عظیم احسان فرمایا ہے۔

جناب سپیکر - اس بجٹ میں کرایوں کے اضافہ کی وجہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بجٹ نہایت ہی مایوس کن ہے۔ ریلوے کی آمدنی کم ہو رہی ہے اور ریلوے کے اخراجات زیادہ ہو رہے ہیں لیکن پھر بھی سابقہ سال اور سال رواں میں کچھ ایسے منصوبے ہیں جن کو حقیقتاً بنظر تحسین دیکھا جانا ضروری ہے - آپ ملاحظہ فرمائیں کہ سابقہ سال اور سال رواں میں حیدر آباد اور میر پور خاص کی چھوٹی لائن کو بڑی لائن میں تبدیل کرنا - کوٹ ادو ریلوے لائن کی تکمیل - ڈیرہ غازی خان کشمور لائن کی تعمیر کے اخراجات - اسلام آباد ریلوے لائن کی تعمیر - لاہور خانیوال میں برق لائن کی تعمیر کا کام - انجنوں اور ڈبوں کے کارخانے کا قیام اور آغاز یہ ایسے کارنامے ہیں جن پر ریلوے کی کارکردگی کو بنظر تحسین دیکھا جانا ضروری ہے -

جناب والا - اس کا دوسرا اہم پہلو جس کے متعلق میں ریلوے کی کارکردگی کو سراہنا چاہتا ہوں - وہ یہ ہے کہ آپ کو یاد ہوگا کہ پچھلے سال ریلوے میں اس حد تک حادثات ہوئے تھے جس کی وجہ سے ملک میں کہرام مچ گیا تھا - اس ہاؤس میں ہر طرف سے ہر ممبر نے ان حادثات کی نشان دہی کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا تھا کہ ریلوے انتظامیہ اچھی کارکردگی کے لئے کچھ اس قسم کے انتظامات کرے کہ آئندہ سال حادثات میں کمی واقع ہو جائے - جناب والا - اس سال کوئی بھی ایسا

لانے لے جانے کے لئے دوسرے وسائل میسر ہوں وہ ریلوے والوں کے پاس اپنا مال لے جائیں گے کہ جو ان کا مال بلا رشوت لئے لے جاتے ہی نہیں اور نہ حفاظت کے ساتھ اسے منزل مقصود تک پہنچانے کی گارنٹی ہی دیتے ہیں ۔ یا وہ ان ذرائع سے اپنا مال ایک جگہ سے دوسری جگہ تک لے جانا پسند کریں گے کہ جو ان سے اس کام کے لئے نہ تو رشوت لیتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی ساتھ ان کا مال بحفاظت منزل مقصود تک پہنچاتے ہیں ۔ لہذا اگر کاروباری حضرات کے اعتماد کو ریلوے والے اسی طرح ٹھیس پہنچاتے رہے اور انہوں نے ان کے کھوئے ہوئے اعتماد کو بحال نہ کیا تو کرایوں میں موجودہ ۵ فی صد کے اضافے کے علاوہ انہیں شاید اگلے سال کرایوں کی شرح میں مزید اضافہ بھی کرنا پڑے ۔ میں آپ کو ایک طریقہ بتاتا ہوں کہ جس پر عمل پیرا ہو کر آپ کو کرایوں کی شرح میں کوئی اضافہ نہیں کرنا پڑے گا ۔ وہ یہ ہے کہ آپ اپنی کارکردگی میں اضافہ کیجئے ۔ آپ اپنے ملازمین کا محاسبہ کریں اور ان کاروباری حضرات کو مال برداری کے سلسلے میں وہی سہولتیں فراہم کریں جو کہ دوسری ٹرانسپورٹ والے ان کو مہیا کرتے ہیں ۔ کرایوں اور مال برداری کی شرح میں اضافہ کرنے کے لئے انہوں نے یہ جواز پیش کیا ہے کہ ایندھن پر عائد شدہ ٹیکسوں میں اضافہ ہونے کی وجہ سے ریلوے کے اخراجات میں اضافہ ہوا ہے اور اسی کو بنیاد بنا کر انہوں نے باربرداری کے کرایوں میں پانچ فی صد اضافہ کیا ہے ۔ لیکن آپ کو بھی علم ہے اور اس معزز ایوان کے معزز اراکین بھی جانتے ہیں کہ گڈز ٹرانسپورٹ والے بھی وہی ایندھن استعمال کرتے ہیں جو کہ ریلوے والے استعمال کرتے ہیں ۔ بلکہ ان کے ہاں تو شاید کوئلہ بھی استعمال کیا جاتا ہے ۔ لیکن اس کے برعکس ٹرکوں والے تو صرف ڈیزل اور پٹرول ہی

اپنی گاڑیوں میں استعمال کرتے ہیں ۔ اس کے باوجود بھی ایک وقت تھا جب کراچی سے جھنگ سے مال لانے کے لئے ٹرک والے سات روپے فی من کے حساب سے کرایہ وصول کرتے تھے ۔ لیکن اب وہ صرف تین روپے فی من کرایہ لیتے ہیں ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کو ان پر اعتماد ہے اور وہ اپنا مال ان کے ذریعے ہی ایک جگہ سے دوسری جگہ تک لاتے لے جاتے رہتے ہیں لیکن ریلوے پر لوگوں کو اعتماد نہیں ہے ۔ جس کی وجہ سے ریلوے والوں کی آمدنی ان کے اخراجات کے مقابلے میں کم ہے اور اب ان اخراجات کو پورا کرنے کے لئے انہوں نے ایک بہانہ تراش لیا ہے کہ چونکہ ایندھن پر ٹیکس کی شرح میں اضافہ کیا گیا ہے اس لئے ان کے ایندھن کے اخراجات میں اضافہ ناگزیر ہو گیا تھا ۔ دراصل بات یہ ہے کہ جو ملک اس حد تک ترقی کر رہا ہو کہ جس حد تک آج ہمارا ملک ترقی کر رہا ہے تو اس کے لئے لازمی طور پر نقل و حمل کے ذرائع میں بھی ترقی ہونی چاہئے تھی ۔ لیکن چونکہ ریلوے والوں پر ان کے گاہکوں کا اعتماد نہیں ہے اور نہ ہی ریلوے والوں کا سلوک ہی ان کے ساتھ کچھ اچھا ہے اس لئے لوگ ریلوے کے ذریعے اپنا مال بھی بھجوانا پسند نہیں کرتے ۔ جس کی وجہ سے ریلوے کی آمدنی کم ہو گئی ہے ۔ ریلوے کے واچ اینڈ وارڈ کا عملہ مال کے تحفظ کی بجائے مال چوری کرتا ہے اور یہ سب کچھ اُن کے اپنے ہی فراہم کردہ اعداد و شمار سے ظاہر ہے ۔ ان سے یہ بات واضح طور پر عیاں ہے کہ ریلوے والوں کو اس بات سے کوئی سروکار ہی نہیں کہ ان کی آمدنی میں اضافہ ہو ۔ کیوں کہ وہ یہ سوچتے ہیں کہ اگر ان کی آمدنی میں اضافہ بھی ہوا تو وہ اگلے سال اپنے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے کرایوں کی شرح میں بجائے پانچ فی صد کے اضافے کے دس فی صد اضافہ کر

دیں گے ۔ ان حقائق کے پیش نظر آپ ریلوے کے ملازمین کی کارکردگی کو بہتر بنائیں اور اس کے ساتھ ساتھ ان کا محاسبہ بھی کریں (اگر آپ محاسبہ کر سکتے ہوں) ۔ اگر آپ نے ان تجاویز پر عمل کیا تو یہ حقیقت ہے کہ نہ صرف یہ کہ آپ کو آئندہ اپنے کرایوں میں اضافہ نہیں کرنا پڑے گا بلکہ شاید آپ کرایوں میں کچھ رعایت بھی دے سکیں گے ۔

جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر خزانہ اور ریلوے کے حکام کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ریلوے نے مین لائنوں پر نہ صرف یہ کہ حد سے زیادہ ترقی کی ہے بلکہ ان لائنوں پر ہماری توقعات سے بھی زیادہ ترقی کی ہے ۔ لیکن اس میں ایسی بد نصیب لائنیں بھی ہیں جو ترقی کی بجائے تنزل کا شکار ہوئے ہیں اور ایسی لائنوں کی تعداد بہت زیادہ ہے ۔ آپ سوائے مین لائن کے کسی بھی برانچ لائین کو دیکھیں ۔ وہاں ریلوے کی رفتار میں کافی کمی واقع ہوئی ہے اور یہ میں ان کے پیش کردہ اعداد و شمار سے ثابت کر سکتا ہوں کہ ان کے ڈبے ، انجن اور پٹڑیاں بوسیدہ اور پرانی ہیں لیکن ان کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی ہے ۔ میں نے پچھلے سال بھی اعداد و شمار کی مدد سے یہ ثابت کیا تھا لالہ موسیٰ شور کوٹ کا درمیانی فاصلہ ۱۹۴۰ء مین ساڑھے آٹھ گھنٹے میں طے کیا جاتا تھا جب کہ ۱۹۶۷ء میں یہی فاصلہ دس گھنٹے بتیس منٹ میں طے کیا جاتا تھا ۔ تو میں نہایت ادب کے ساتھ اور عاجزانہ طور پر آپ کی وساطت سے جناب وزیر خزانہ اور ریلوے کے حکام سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب اس زمانے میں انسان ، گڈے ، سائیکل اور جانوروں تک کی رفتار بڑھ گئی ہے آپ کی گاڑیوں کی رفتار میں کمی

کیوں واقع ہو گئی ہے ۔ لیکن اس کے باوجود بھی ان گاڑیوں کی رفتار بڑھانے کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی ۔ میری دانست میں اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اس تعمیر و ترقی کے زمانے میں صرف ایک مین لائن کی طرف ہی دھیان دیا جاتا ہے اور برانچ لائنوں کو فراموش کیا جاتا ہے ۔ لالہ موسیٰ شور کوٹ لائن جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے اس پر گاڑی کی رفتار گھٹ کر سائیکل کی رفتار کے برابر آ گئی ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ پٹڑی ۱۸۹۰ء میں بچھائی گئی تھی اور اب اس کی حالت یہ ہے کہ یہ جگہ جگہ سے ٹوٹی پھوٹی ہوئی ہے اور اگر یہ لوگ اپنے ہی وضع کردہ قواعد و ضوابط پر بھی عمل کرتے رہتے تو بھی اس لائن پر چلنے والی گاڑیوں کی رفتار میں لازماً اضافہ ہو سکتا تھا ۔ اس سلسلے میں آپ کی توجہ Standard Dimension Rules کی طرف دلاتا ہوں جس کے مطابق اگر کسی ریلوے لائین یا پٹڑی کی iron energy میں اوسطاً پانچ فیصد کمی واقع ہو جائے تو اس پٹڑی کو لازمی طور پر تبدیل کر دینا چاہئے ۔ اس سلسلے میں ان کے ریلوے کے ایک T.S.O. نے اس لائین کا سروے کیا تھا اور انہوں نے یہ سفارش کی تھی کہ اس پٹڑی کی iron energy میں بجائے پانچ فیصد سے سات اور نو فیصد کے لگ بھگ کمی واقع ہو چکی ہے ۔ لیکن بایں ہمہ اس پٹڑی کو تبدیل کرنے کی جانب کوئی توجہ نہیں دی جاتی ۔ حالانکہ Standard Dimension Rules کے تحت اگر پٹڑی میں لچک اور iron energy ایک مقررہ حد تک کم ہو جائے تو ریلوے کے قواعد کے مطابق ان پر لازم آتا ہے کہ وہ اس لائین کو تبدیل کر دیں اور اس لائین کی energy اور لچک نہ صرف یہ کہ کم ہو گئی ہے ۔

حادثہ پیش نہیں آیا جو قابل ذکر ہو ۔

جناب والا ۔ اس بجٹ میں کرایوں میں اضافہ سے متعلق خاص طور پر اعتراض کیا جائے گا ۔ یا خاص طور پر کرایوں میں اضافہ سے متعلق نشاندھی کی جائے گی ۔ لیکن میں ذاتی طور پر ٹیکس لگانے یا ٹیکسوں میں اضافے کے خلاف نہیں ہوں بشرطیکہ ٹیکس یا ٹیکسوں میں اضافہ صحیح جگہ پر کیا جائے ۔ اگر ریلوے انتظامیہ اپنے اخراجات پورے کرنے کے لئے اپنی آمدنی نہیں بڑھاتی تو ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے ٹیکسوں میں اضافہ ناگزیر ہو جاتا ہے یا اضافہ کرنا ضروری ہو جاتا ہے ۔ لیکن جناب والا ۔ اس اضافہ پر بڑا اعتراض یہ ہے کہ یہ اضافہ تمام درجوں پر یکساں کر دیا گیا ہے ۔ اگر اس ۵ فی صد کا اضافہ بالا درجوں پر کر دیتے تو اس سے کوئی فرق نہ پڑتا ۔ کیوں کہ بالا درجوں میں وہ لوگ سفر کرتے ہیں جن کی مالی حالت اچھی ہوتی ہے ۔ بالا درجوں میں وہ لوگ سفر کرتے ہیں جن کے پاس دولت ہوتی ہے ۔ اگر یہ اس میں ۵ فی صد کی بجائے ۵۰ فیصد اضافہ کر دیتے تو اس پر کسی کو اعتراض نہ ہوتا ۔

جناب والا ۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ۵ فی صد اضافہ ان لوگوں کی آمدنی پر بھی کر دیا ہے جو اس اضافہ کو برداشت کرنے کے ناقابل ہیں ۔ اس پر میں اس لحاظ سے اعتراض کرتا ہوں ۔ جناب والا ۔ اگر آئندہ کبھی یہ اضافہ کرنے کی ضرورت پیش آئے تو یہ اضافہ ایسی جگہ نہیں ہونا چاہئیے کہ جہاں لوگ اس کو آسانی سے برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہوں ۔ ملک کی تمام آبادی خواہ وہ اس کو برداشت کرنے کے قابل ہے یا نہیں یا اس اضافہ کو برداشت کر سکے گی یا نہیں ۔ تمام کو ایک ہی

لاٹھی سے ھانک دیا گیا ھے ۔ جہاں تک اضافہ کی حمایت کا تعلق ھے میں اس اضافہ کے متعلق یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ اضافہ اس لحاظ سے نہیں ھونا چاھئیے تھا کہ یہ اضافہ تمام درجوں پر یکساں کر دیا جائے ۔

جناب والا ۔ ریلوے کے کرایوں میں یا محاصل میں اضافہ کی وجہ یہ بتائی گئی ھے کہ اندرون ملک یا بیرون ملک کچھ اس قسم کے عوامل تھے جن کی وجہ سے ریلوے کی کارکردگی متاثر ھوئی ھے ۔ جناب والا ۔ میں ان کو چیلنج نہیں کرتا ۔ میں اس کو صحیح تسلیم کرتے ھوئے کہ ھمارے ارد گرد کے حالات ھی ایسے تھے کہ اس سے ھمارا ملک اثر انداز ھوا ھے ۔ پاکستان کے ارد گرد کے ممالک ھمارے اوپر اثر انداز ھوتے رھتے ھیں ۔ لیکن جناب والا ۔ مجھے جو اعتراض ھے وہ یہ ھے کہ آمدنی میں کمی اور اخراجات میں اضافہ کے اور عوامل بھی ھو سکتے ھیں جو محترم وزیر خزانہ صاحب نے اپنی تقریر میں بیان نہیں فرمائے ۔ جس کی وجہ سے محکمہ ریلوے کی آمدنی کم ھو گئی ھے ۔ میں صرف ایک وجہ کی نشاندھی کرنا چاھتا ھوں اور وہ یہ ھے کہ ریلوے کے ادارہ نے اپنی کارکردگی میں اس حد تک اضافہ نہیں کیا کہ ان کا حسن سلوک اپنے گاھکوں کے ساتھ اچھا ھو اور نہ ھی مال برداری کے شعبہ نے اچھا رویہ اختیار کیا جس کی وجہ سے حالت یہ ھو گئی کہ ان کو ۵ فی صد کا اضافہ کرنا پڑا ۔ اگر ان کا سلوک اسی طرح رھا تو اگلے سال ان کو ۵ فی صد سے ۲۰ فی صد تک اضافہ کرنا ھوگا ۔

جناب والا ۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ ریلوے کا ادارہ ایک کمرشل ادارہ ھے ۔ کمرشل ادارہ ھونے کی وجہ سے ریلوے کے ملازمین خواہ وہ چھوٹے ھوں یا بڑے ان پر یہ ذمہ داری عائد ھوتی ھے کہ وہ اپنی

حسن کارکردگی کے ساتھ ساتھ اپنے گاھکوں کے ساتھ بھی اچھے سلوک کا برتاؤ کریں اور ان کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئیں ۔ ان کے اوپر یہ بھی ذمہ داری عائد ھوتی ھے کہ گاھکوں کا ان پر اعتماد ھو جو کمرشل اداروں کے اوپر ھونا چاھئیے ۔ یہ اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ھوں ۔ میں پوری ذمہ داری سے یہ عرض کرنے پر مجبور ھوں کہ جہاں تک کاروباری لوگوں کا تعلق ھے وہ اس شکل میں ریلوے کی طرف رجوع کرتے ھیں کہ ریلوے ان کا سامان لے جائے اور لے آئے جبکہ ان کے پاس متبادل ذرائع نہ ھوں ۔ اگر ان کے پاس دوسرے متبادل انتظامات ھوں تو وہ کبھی ریلوے کی طرف رجوع نہیں کرتے ۔

جناب والا ۔ یہی وجوھات ھیں اور گو کہ یہ بہت تلخ سی وجوھات ھیں لیکن حقیقت یہی ھے کہ جب کوئی تاجر یا کوئی کاروباری شخص اپنا مال ایک جگہ سے دوسری جگہ تک لے جانے کے لئے ریلوے کے ملازمین کی طرف رجوع کرتا ھے تو یہ حقیقت کسی سے پوشیدہ نہیں ھے اور اسے ریلوے کا ھر چھوٹا بڑا افسر بھی جانتا ھے اور اس ملک کا ھر فرد بھی جانتا ھے کہ اس کاروباری شخص کو اپنے مال کی بکنگ کے لئے بکنگ کلرک کو ایک خاص percentage دینا پڑتی ھے اور جب کوئی شخص اپنے مال کی واپسی یعنی اس کو چھڑانے کی غرض سے جاتا ھے تو یہ نہیں کہ وہ اس کو اس مال کی ادائیگی سے انکار کرتے ھیں لیکن یہ بھی ایک حقیقت ھے کہ وھاں پر بھی اس کو ایک خاص percentage سے رقم ادا کرنا پڑتی ھے ورنہ اس کو وہ مال حفاظت کے ساتھ مل ھی نہیں سکتا ۔ لیکن اگر حالات یہاں تک ھی خراب ھوتے کہ کچھ دے کر ھی ان کو اپنا مال اس حالت

میں مل سکتا کہ جس حالت میں انہوں نے وہ مال منزل مقصود تک پہنچانے کے لئے ریلوے کے حوالے کیا تھا تو بھی ریلوے پر لوگوں کا اعتماد بحال رہتا ۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس سٹیشن سے مال بک کیا جاتا ہے اس جگہ کے افسروں کو (اس کو رشوت ہی کہا جائے) کچھ دئے بغیر آپ مال بک کروا ہی نہیں سکتے لیکن اس کے باوجود بھی یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ کا مال بخیر و خوبی منزل مقصود تک پہنچ جائے۔ میں ایک اور حقیقت آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ۱۹۶۶-۶۷ء میں ایک سال کے اندر ریلوے سے یا ریلوے کے قبضے میں جو مال تھا ۔ اس میں سے ایک لاکھ تین ہزار پانچسو پنتالیس روپے کا مال چوری ہوا تھا اور چوری کرنے والوں میں اٹھائیس افراد ریلوے کے اپنے ملازمین تھے ۔ علاوہ ازیں ان کا اپنے گاہکوں کے ساتھ جو رویہ اور سلوک ہے اس کا اندازہ آپ اس بات سے کریں کہ ایک لاکھ تین ہزار پانچسو پنتالیس روپے کا مال چوری ہوئے دو سال گذر جانے کے بعد اب تک انہوں نے کل آٹھ ہزار تین سو پندرہ روپے عوضانے کے طور پر ادا کئے ہیں ۔ کیا ان پر اس عوضانے کے ادا کرنے کی اخلاق اور قانونی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی ۔ جب بلا میرے قصور کے ان کی عدم توجہی اور غیر ذمہ داری اور نااہلی اور ان کے اپنے ملازمین کے چور ہونے کی وجہ سے اگر میرا مال چوری ہو جاتا ہے تو اس مال کی قیمت یا معاوضہ ادا کرنا کیا ان کی قانونی ذمہ داری نہیں ہے ۔ یہ صرف ایک سال کے اعداد و شمار ہیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے اکثر ملازمین چوری کرنے والے ہیں اور جن لوگوں کا مال چوری کیا گیا ہے ان کو صرف آٹھ ہزار روپے بطور معاوضہ ادا کیا گیا ہے ۔ اس کے باوجود کیا آپ یہ توقع کر سکتے ہیں کہ ملک کے کاروباری حضرات جن کو کہ اپنا مال

بلکہ حالت یہ ہے کہ اس ریلوے لائین میں جو ۱۸۹۰ء میں بنی تھی - کسی قسم کی energy سرے سے موجود ہی نہیں - اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ صرف ایک سال کے عرصے میں یعنی پچھلے سال اس چھوٹے سے سیکشن پر سرگودھا تا شور کوٹ چھ rail fracture ہو چکے ہیں یہ بڑی عجیب سی term ہے - یہ ریلوے والوں کی اپنی term ہے - جس کے معنی ہیں ریل کا ٹوٹ جانا - جناب والا - اندازہ کیجئے کہ ایک سیکشن پر ایک سال میں چھ جگہ لائنیں ٹوٹ جاتی ہیں - صرف اس وقت ریلوے لائن ٹوٹے گی - جب اس میں energy ختم ہو جائیگی - اس میں کسی قسم کی لچک موجود نہ ہو گی - لیکن اس کے باوجود ان کے اپنے ریکارڈ میں موجود ہے - کہ دو fractures ان کو رپورٹ ہوتے ہیں اور چار fractures بلا رپورٹ remove کر دیئے جاتے ہیں - اس ریلوے لائن کو تبدیل کرنے کی طرف کسی قسم کی کوئی توجہ نہیں دی جا رہی ہے - جناب والا - اس میں کوئی شک نہیں - کہ ہر انسان کو اپنے ہم عمروں سے تھوڑا سا انس ہوتا ہے ، محبت ہوتی ہے - پیار ہوتا ہے - غالباً ہمارے ریلوے کے معمر افسران بھی یہی سمجھتے ہیں اور ان کو پرانے ڈبوں - پرانی ریلوں اور پرانے انجنوں سے جو ان ریلوں پر چل رہے ہیں پیار ہے - جو ان کے ہم عمر ہی نہیں بلکہ ان کی عمروں سے بہت زیادہ ہیں اور غالباً اسی وجہ سے انکو تبدیل نہیں کیا جاتا - جناب والا - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں - کہ جہاں main لائنوں پر تعمیر و ترقی کی طرف - ان کی رفتار کی طرف - ریلوں کی تبدیلی کی طرف ، ریلوں کو برقی بنانے کی طرف خاص طور پر توجہ دی جاتی ہے - وہاں برانچ لائنوں کا بھی خیال رکھا جائے - ان کو اس لئے ignore نہ کیا

جائے کہ ملک کے ان خطوں کے لوگ شاید اس کی کوئی پرواہ نہ کریں۔ کہ جس طرح وہ چلاتے رہے وہ چلتی رہیں گی ۔ جناب والا ۔ میں صرف ایک چیز عرض کر کے اپنی تقریر ختم کر دوں گا ۔ جناب والا ۔ آپ کو یاد ہو گا پچھلے سے پچھلے سال کے بجٹ میں اس ہاؤس کے ہر طرف سے ممبران کی اکثریت نے یہ مطالبہ کیا تھا ۔ یا یہ request کی تھی کہ ریلوے کے ڈبوں کی موجودہ درجہ بندی کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے ۔ ہماری طرف سے یہ التجا کی گئی تھی یا تجویز دی گئی تھی ۔ کہ اس درجہ بندی کو ختم کر دیا جائے ۔ جناب والا ۔ ہماری ریلوے نے کچھ نہیں کیا ۔ لیکن ایسٹ پاکستان کے متعلق معلوم ہوا ہے ۔ کہ انہوں نے اس درجہ بندی کو کم کر دیا ہے ۔ اخبارات کی اطلاع کے مطابق وہاں انٹر کا درجہ اڑا دیا گیا ہے ۔ برانچ لائنوں پر پہلے ہی فسٹ کلاس موجود نہیں ۔ اس طرح وہاں دو درجے رہ گئے ہیں ۔ جناب سمجھ میں نہیں آتا ۔ کہ ہمارے یہ ریلوے والے جب دنیا کے اکثر ملکوں میں ریلوے کے دو درجے ہیں ۔ یہاں پانچ یا چھ درجے رکھنے پر کیوں مصر ہیں ۔ ان کو چاہئے کہ ریلوے کے درجوں کی درجہ بندی جو آج سے بہت پرانی ہوئی تھی ۔ اور جس کی ضرورت نہیں رہی کو تبدیل کر دیں ۔ یا کم از کم ہمیں یہ بتائیں ۔ کہ یہ پانچ چھ درجے رکھنے میں ان کو کیا فائدہ حاصل ہے ۔ جناب والا ۔ میں ایک بات اور عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ اور وہ یہ کہ بڑے ملازمین کے رویے کا یا اخلاق یا ان کی کارکردگی کا چھوٹے ملازمین کے اوپر لازمی طور پر اثر پڑتا ہے ۔ گورنمنٹ سب سے بڑے ایمپلائر ہونے کی حیثیت سے اس بات کی ذمہ دار ہے ۔ کہ وہ یہ دیکھے کہ ان کے ملازمین کا اخلاق ، ان کے ملازمین کا کردار ، ان کے ملازمین کا morale

کہیں تنزل کی طرف تو نہیں جا رہا ہے ۔ اور اگر جا رہا ہے ۔ تو ایمپلائر کی حیثیت سے گورنمنٹ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اس کی طرف خاص طور پر توجہ دے ۔ میں جناب والا ۔ کسی کا نام نہیں لوں گا ۔ لیکن میں یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا ۔ کہ ریلوے کے بڑے ملازمین اگر ان کا بس چلے ۔ اس حد تک کوشش کرتے ہیں ۔ کہ جہاں بھی مناسب ہو وہ اس طرح سے act کریں ۔ کہ ان کو زیادہ سے زیادہ اس میں منافع ہو۔ میں جناب والا ۔ صرف ایک مثال دے دیتا ہوں ۔ جو اس اسمبلی کے ریکارڈ پر ہے ۔ کہ ریلوے کے ایک بڑے افسر نے محض اپنی ذاتی غرض کے لئے ایک خاص مقام پر چھ مہینوں میں ایک نہیں بلکہ ۹ دورے کئے ۔ جناب والا۔ ملاحظہ فرمائیں کہ چھوٹے ملازمین پر جو ان کی حرکت کو جانتے ہیں جن کو پتہ ہے ۔ کہ وہ کیوں ایسا کر رہے ہیں ۔ وہ کس طرح دیانت دار اور ایمان دار رہ سکیں گے ۔ یا اس ایک بڑے افسر کی بد دیانتی اور اس کا کردار اس پر کیوں اثر انداز نہیں ہو گا ۔ جناب والا ۔ اگر کوئی پکڑا جاتا ہے تو وہ چھوٹا ملازم ہوتا ہے اگر کبھی محاسبہ کیا جاتا ہے ۔ تو صرف چھوٹے ملازموں سے ہوتا ہے ۔ کسی بڑے افسر کو کبھی نہیں پوچھا جاتا ۔ حالانکہ چھوٹے ملازمین کی بد دیانتی یا رشوت ستانی کی ذمہ داری بھی تمام کی تمام بڑے افسران پر عائد ہوتی ہے میں ان الفاظ کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

رانا پھول محمد خان (لاہور - ۷) ۔ جناب سپیکر ۔ میں ریلوے بجٹ پیش کرنے پر وزیر خزانہ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اس کے بعد پارلیمنٹری سیکرٹری سردار محمد اشرف کو بھی مبارک باد

پیش کرتا ہوں ۔ کہ انہوں نے اس محکمہ کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے انتہائی کوشش کی ہے ۔ جناب والا ۔ پاکستان میں زندگی کے ہر شعبے میں بے مثال ترقی ہوئی ہے ۔ لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جتنا بڑا یہ ریلوے کا ادارہ ہے ۔ جتنی اس کی حیثیت ہے جتنا اس کے پاس سرمایہ ہے ۔ اور جتنے اس کے ذرائع آمدنی ہیں ۔ اس نے اپنے ذرائع کے مطابق ترقی نہیں کی ۔ جناب والا ۔ میرے بھائی چودھری محمد ادریس نے بھی کہا ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وقت کے ساتھ ساتھ حالات بدلتے رہتے ہیں ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پکی سڑکوں میں اضافہ ہو جانے سے ، ٹرکوں ، لاریوں ، اور روٹ پرمٹوں کی بہتات کی وجہ سے ریلوے کی آمدنی میں کچھ کمی واقع ہو گئی ہے ۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ جناب والا ۔ میں یہ گذارش کروں کہ اس محکمہ کی آمدنی کو بڑھانے کے لئے غیر ضروری اخراجات میں کمی کرنی چاہئے ۔ اور پانچ فیصد کرایوں میں اضافہ کر کے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی اچھا کام نہیں کیا ہے ۔ جیسا کہ میرے بھائی چودھری محمد ادریس نے فرمایا ہے ۔ اگر پانچ فیصد کی بجائے آٹھ فیصد بڑھا دیتے ۔ لیکن صرف ان درجوں پر بڑھاتے کہ جن درجوں میں وہ سفر کرتے ہیں ۔ لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس ملک کے سہگل اور ایک مزدور کو لا کر ایک لائن میں کھڑا کر دیا ہے ، اگر ایک سہگل سفر کرے تو اس کو بھی پانچ فیصد ادا کرنا پڑے گا ۔ اور اگر اس اسمبلی کا ایک جمعدار سفر کرے اس کو بھی یہی پانچ فیصد ادا کرنا پڑے گا ۔ جناب والا ۔ ٹیکس لگانا کوئی بری بات نہیں ۔ کیونکہ ٹیکسوں کے بغیر کوئی گورنمنٹ نہیں چل سکتی ۔ کوئی ملک ترقی نہیں کر سکتا ۔ لیکن ٹیکس ان لوگوں پر لگانا چاہئے ۔ جو اسے برداشت کر

سکتے ہوں ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ عام لوگوں پر ٹیکس عائد کر کے بہت بے انصافی کی گئی ہے ۔ میں جناب والا ۔ ریلوے حکام اور وزیر خزانہ سے یہ درخواست کرونگا کہ آئندہ صرف اوپر والے درجے کے مسافروں کی شرح کرایہ میں اضافہ کرے ۔ اس صوبے کے غریب عوام پر بوجھ نہیں ڈالنا چاہئے ۔ جناب والا ۔ میں یہ گذارش کروں گا ۔ کہ واقعی محکمہ ریلوے کے ملازمین کا کام خدمت خلق ہے ۔ اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ اس محکمہ کے ملازمین کا اخلاق دوسرے محکموں کے ملازمین سے زیادہ بلند ہے ۔ لیکن جیسا کہ میرے دوست نے فرمایا ہے ۔ کہ کہیں کہیں چوری کی وارداتیں ہو جاتی ہیں ۔ اور لوگوں کو واقعی ریلوے پر اعتماد نہیں رہا ۔ چونکہ اور زیادہ کوئی خاص بد اعتمادی کی وجہ بھی نہیں صرف ایسی معمولی باتیں ہو جاتی ہیں کہ ملتان سے کوئی آدمی لاہور کے لئے لنگڑا ، سہارنی یا کسی اور اچھی قسم کے آم بک کراتا ہے ۔ تو لاہور میں آ کر وہ دیسی نکل آتے ہیں ۔ یہ کوئی اتنی بڑی بددیانتی نہیں ہے ۔ جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے ۔ اس لئے میں گذارش کروں گا ۔ کہ ریلوے حکام کو اپنے عملہ کی بددیانتیوں کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جہاں بد دیانتی ہوتی ہے ۔ وہاں دیانت بھی ہوتی ہے اس محکمہ میں اور محکموں کی نسبت زیادہ پائی جاتی ہے ۔ جناب والا ۔ مجھے ایک واقعہ یاد آ گیا ۔ کہ پتوکی ریلوے سٹیشن سے میرے علاقہ کا ایک چیئرمین سفر کرنے کے لئے گیا ۔ اتفاق سے وہ اپنا bag سٹیشن پر بھول گیا ۔ اس bag میں بیس ہزار روپیہ تھا ۔ وہاں ایک ٹکٹ کلکٹر محمد اقبال کو جب وہ bag ملا ۔ اس نے اس کو کھولا تو دیکھا کہ اس میں بیس ہزار روپیہ ہے ۔ اس نے یہ bag سٹیشن ماسٹر کے

حوالے کر دیا ۔ اور چیئرمین گاڑی چڑھ چکا تھا ۔ دوسرے سٹیشن پر پہنچ کر جب اسے اس چیز کا احساس ہوا تو اپنا اٹیچی سنبھالنے کے بعد پھر لاری کے ذریعہ واپس آیا ۔ تو اسے سٹیشن کے عملہ سے وہ بیس ہزار روپیہ مل گیا ۔ لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جہاں یہ بددیانت عملے کے خلاف کارروائی کرنے کی جرأت نہیں رکھتے وہاں دیانتداروں کی حوصلہ افزائی کرنے کی بھی توفیق نہیں رکھتے ۔ جناب والا ۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اس شخص کو انعام دیں ۔ میرے خیال میں اسے کچھ نہیں ملا ۔ اس کو شاباش تک نہیں دی گئی ۔

اس کے علاوہ میں یہ گزارش کروں گا کہ میں متواتر تین سال سے یہ عرض کر رہا ہوں کہ میرے علاقہ کی کچھ اہم ضروریات ہیں ان پر غور کیا جائے لیکن ابھی تک کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا ۔ جہاں تک ریلوے کی ترقی کا تعلق ہے میں اعتراف کرتا ہوں کہ کافی ترقی ہوئی ہے لیکن نئی ریلوے لائنیں بچھانے میں ناکام رہی ہے ۔

جناب والا ۔ جیسا کہ میں نے پچھلے بجٹ کے موقع پر اور اس سے پہلے عرض کیا تھا ۔ ہمارے ملک میں ایک زرعی انقلاب آ چکا ہے اور زراعت کو اس قدر فروغ ہوا ہے جس کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں ۔ لیکن میں عرض کروں گا کہ میرے علاقہ کے کاشت کاروں کو ان کی محنت کا پورا صلہ نہیں مل رہا ۔ ہمارے سابقہ پنجاب میں لائل پور ایک تجارتی مرکز ہے ۔ جب تک ہماری غلہ منڈیوں کو لائل پور سے نہ ملایا جائے گا ہمیں نقصان ہو گا ۔ میرے علاقہ کے کاشت کاروں اور

زمینداروں کو دو روپیہ فی من کم قیمت وصول ہوتی ہے ۔ جناب والا ۔ دفاعی نقطہ نگاہ سے بھی ریلوے لائینوں کو اہمیت دینا چاہئے خدا نہ کرے اگر کبھی رائے ونڈ اور لاہور کے درمیان ریلوے لائین کو توڑ دیا گیا تو کراچی اور لاہور ایک دوسرے سے کٹ جائیں گے ۔ اس لئے رائے ونڈ سے براستہ ہیڈ بلوکی کوٹ رادھا کشن کو جڑانوالہ سے بذریعہ ریل ملا دیا جائے اس طرح مسافر دونوں طرف کے لاہور پہنچ سکیں گے ۔ نیز پتوکی ۔ کنگن پور ۔ کھڈیاں ۔ دیپالپور اور اوکاڑہ کی منڈیاں لائل پور سے مل جائیں گی ۔ میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری ریلوے اور حکام ریلوے سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اس پر نہایت ہمدردانہ غور فرمائیں اور اپنے بدکردار ماتحتوں کے خلاف کارروائی کریں ۔ اور اچھے ماتحتوں کی حوصلہ افزائی کریں تاکہ جب ہمیں پھر ریلوے کے متعلق کچھ عرض کرنے کا موقع ملے تو ہم ان کی تعریف کرنے پر مجبور ہو جائیں ۔

سردار منظور احمد خان قیصرانی (ڈیرہ غازی خان۔۱) ۔ Mr. Speaker, Sir. آج جب میں اس بجٹ پر جنرل بحث میں حصہ لینے کے لئے کھڑا ہوا ہوں میں اس شق کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا ۔ جس سے مجھے دلچسپی ہے ۔ یعنی میں کوٹ ادو ۔ ڈی جی خان اور کاشمور ریلوے لائین کے اجراء کے متعلق عرض کروں گا ۔

چاہئے تو یہ تھا کہ اس بجٹ کے بلند تر مقاصد وسیع تر معاملات اور امورات پر بحث کروں لیکن اپنی محدود نگاہ کو اپنے علاقہ کے مسائل کی طرف مرکوز کروں گا ۔ کیونکہ اس کی دو وجوہات ہیں ۔ ایک تو یہ ہے کہ آئین کے مطابق ہماری constituencies ایسی ہیں کہ ہم کو اسی

جگہ سے منتخب ہو کر آنا پڑتا ہے اس لئے ہمارے ذہن میں وہیں کے مسائل ہوتے ہیں ہمارے عوام بھی ہم سے انہی مسائل کے حل کی توقعات رکھتے ہیں ۔ لہذا ہمارے لئے لازم ہے کہ ان علاقوں کے مسائل کو پہلے بیان کریں بجٹ کے حسن و قبح پر کسی قسم کے تبصرہ کے لئے دوسرے فاضل ممبران موجود ہیں وہ بحث میں حصہ لیں گے ۔

جناب والا ۔ مغربی پاکستان میں ریلوے کا اجراء سب سے پہلے ۱۸۶۱ء میں ہوا یہ ۱۰۵ میل لمبی لائین تھی ۔ یہ لائین ۱۳-۵-۱۸۶۱ کو جاری ہوئی ۔ اور کراچی سے کوٹری تک تھی ۔ دو سال کے بعد ۱۸۶۳ء میں ریلوے لائین کا ملتان ڈویژن سے تعارف ہوا ۱۸۶۵ء میں ملتان اور لاہور کے درمیان ریلوے لائین کا اجراء ہوا ۔ ۱۹۶۸ء میں یعنی ۱۰۷ سال کے بعد ڈی جی خان کو ریلوے لائین سے متعارف کیا جا رہا ہے ۔ میں اپنی تقاریر میں بسا اوقات کہتا ہوں کہ ہماری تہذیب ۱۰۰ سال پرانی ہے آبپاشی کا نظام سو سال پرانا ہے ۔ ہمارے ذرائع آمد و رفت سو سال پرانے ہیں ۔ آج اس کا عملی ثبوت پیش ہوا ہے کہ ۱۰۷ سال کے بعد ہمارا علاقہ ریلوے لائین سے متعارف ہو رہا ہے ۔ اور میرے کہنے میں کوئی غلط بات نہیں تھی اور کوئی مبالغہ نہیں تھا ۔ میں نے جذبات کی رو میں جولانی طبع یا تقریری فقرہ بندی کے طور پر کچھ نہیں کہا بلکہ یہ حقیقت تھی جو اس ہاؤس میں اور جناب والا کی خدمت میں پیش کی تھی ۔ آج لوگ چاند ستاروں پر کمند لگاتے ہیں اور اس مصرعہ کے مصداق ''ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں'' اس کا عملی ثبوت دینے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ اس دور میں جب زمین پر مواصلات کی گنجائش نہ رہی تو زمین دوز

ریل گاڑیاں چلائی گئیں - سطح زمین پر سٹیشنوں کی موجودگی کو ناکافی سمجھا گیا تو زمین کے نیچے سٹیشن بنائے گئے - جہاں زمین کو ناکفی پایا تو آسمانوں کا سفر کیا جانے لگا - اس زمانہ میں ڈی جی خان کی قسمت کہ ریل گاڑی سے تعارف ہو رہا ہے - اس کے باوجود میں نا شکر گذار نہیں بننا چاہتا - میں عیب جو نہیں بننا چاہتا - میں اچھائی کو برائی میں تبدیل نہیں کرنا چاہتا - میں ضدی بھی نہیں ہوں - میں اپنی طرف سے اپنے علاقہ کے عوام کی طرف سے بہ صمیم قلب اس حکومت کا شکر گذار ہوں کیونکہ انہوں نے ہمیں بہت بڑی نعمت سے نوازا ہے - میں صدر محترم جناب فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اور جناب گورنر صاحب اور محکمہ ریلوے کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس سکیم کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے - اس سے پہلی حکومتیں سوتیلی ماں کا سلوک کرتی رہی ہیں - وہ ہم سے ناانصافی برتتی رہی ہیں - ہم سے وہ سلوک کیا گیا جو غیروں سے ہوتا ہے اور ہماری طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی - اب جب کہ اس حکومت نے ہماری طرف توجہ دی ہے تو ہمیں بجا طور پر تعریف بھی کرنی ہے اور شکریہ بھی ادا کرنا ہے اس لئے میں اس حکومت کے متعلق اگر شکوہ کرنے لگوں تو ناروا ہو گا اگر اسے کوسوں تو نازیبا ہو گا اور گلہ کروں تو بیجا ہو گا - لیکن مجھے یہ عرض کرنے میں عار نہیں اور میرے دوست مجھ سے ہمنوا ہوں گے -

جناب والا - میں اپنے ضلع میں جاتا رہا ہوں - اتفاق سے وہ سڑک ریلوے لائین کے ساتھ گذرتی ہے اور مجھے ریلوے کے اہلکاروں سے واسطہ پڑتا رہا ہے - میں ان کے کام کو بھی دیکھتا رہا ہوں اور یہ کہنا مناسب

معلوم ہوتا ہے کہ ریلوے کے اعلیٰ حکام سے لے کر ادنیٰ سے ادنیٰ مزدور تک نے بڑی دلجمعی سبک رفتاری اور دیانتداری سے کام کیا ہے ۔

جناب والا۔ ہمارے ملک میں جو دس سالہ ترقی ہوئی ہے مثلاً زراعت میں ڈیم وغیرہ بنانے میں جس میں سندھ طاس بھی آ جاتا ہے ۔ صنعت میں آزاد خارجہ پالیسی میں ۔ دفاع کا عظیم الشان کارنامہ ان تمام کاموں میں میں محکمہ ریلوے کو برابر کا شریک سمجھتا ہوں کیونکہ ریلوے نے اس میں پوری طرح ہمیں امداد دی اور ہمارے ساتھ تعاون کیا ۔ مجھے یہ کہنے میں بھی فخر محسوس ہوتا ہے کہ وہ وعدے جو صدر محترم نے پسماندہ علاقوں سے فرمائے تھے ان کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے بعد پسماندہ علاقوں سے وہ وعدہ بھی پورا کر دیا کہ پسماندہ علاقہ کے ساتھ ریلوے لائین کا الحاق کر دیا ۔ اس سے پہلے ۱۹۵۲ء میں بھی اس ریلوے لائین کی طرف توجہ دی گئی تھی اور اس وقت کام بھی شروع ہو گیا تھا یعنی کشمور سے ڈیرہ غازی خان تک کچھ مٹی کا کام پڑا تھا لیکن بعد میں کہا گیا کہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے اور رقم کے نہ ہونے کی وجہ سے اس کی تکمیل نہیں ہو سکتی اور انہوں نے اس سکیم کو ختم کر دیا تھوڑا بہت جو مٹی کا کام ہوا تھا وہ بھی سب پانی کی رو میں بہہ گیا ۔ اور نقصان ہو گیا اور ریل کو ہم نہ دیکھ سکے ۔ تو آج اگر قرضوں کے اطلاق سے ایک علاقے کی آبادی تہذیب صنعت میں تبدیلی واقع ہوتی ہے تو یہ کونسا بڑا کام ہے ۔ میں تو ان لوگوں میں سے ہوں گا جو یہ سمجھتے ہیں کہ لایئے ہمیں قرضہ دیجئے ہمارے علاقے کی فلاح کے متعلق سوچیں اور ہمیں روٹی کپڑا دیں جناب والا ۔ میں اس ہاؤس میں واحد آدمی ہوں گا

جو اس محکمہ کا مداح خوان اور ثنا خوان ہوں کیونکہ اس نے مجھے فائدہ پہونچایا ہے ۔ جناب والا ۔ اس موقع پر میری استدعا ہے اور میں اپنے عوام کی طرف سے استدعا کرتا ہوں اور ریلوے کے محکمہ کو بھی مشورہ دیتا ہوں کہ اس ریلوے کے افتتاح کے موقع پر وہ صدر محترم سے درخواست کریں کہ وہ بنفس نفیس آ کر اس ریلوے لائن کا افتتاح کریں یہ بہت بڑا کارنامہ ہے یہ ایک ایسی سکیم ہے یہ ایک ایسا کام ہے کہ اس کے لئے ان سے درخواست کی جائے ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ شکار کا بھی انتظام کر دیں ۔

Mr. Speaker : Order Order.

سردار منظور احمد خان قیصرانی ۔ جناب والا ۔ مجھے اس لائن کے متعلق بعض امور کی طرف توجہ دلانی ہے ۔ سب سے پہلے تو میں یہ عرض کروں گا کہ اس لائن پر ایک فاسٹ ٹرین کا اجراء کیا جائے تاکہ وقت کی شکایت نہ کی جا سکے ۔ اس لائن پر دو بستیاں ہیں ۔ ایک رامن اور دوسری بستی لغور ہے ۔ رامن ایک ہندو نام ہے اس لئے ڈیرہ غازی خان کے ضلع کے نام پر رامن نام کا ایک سٹیشن رکھنا مناسب نہیں ہوگا میری یہ درخواست ہے کہ کوئی اچھا سا اسلامی نام یہاں رکھا جائے اور اسی نام سے اسے پکارا جائے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی—۸) ۔ جناب سپیکر۔ ریلوے کا ۱۹۶۸-۶۹ء کا میزانیہ اور اس کی مختلف دستاویزات جو سینکڑوں صفحات

پر پھیلا ہوا ہے اور لاکھوں الفاظ پر مشتمل ہے میں نے اس کا بنظر غائر مطالعہ کیا ہے ۔ جس محنت اور جانفشانی سے یہ دستاویزات تیار کی گئی ہیں میں ان کی تعریف کرنے میں کوئی بخل نہیں کروں گا اور میں ریلوے کے محکمہ کو کم سے کم اس کارکردگی پر یقیناً قابل تعریف سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ان دستاویزات میں ہر عدد اور تمام اعداد و شمار کے منظر اور پس منظر کو پیش کرنے میں کوئی خاص کوتاہی نہیں کی اور جتنا اس کی آمدنی اور اخراجات میں تفاوت ہے اس کے اسباب و علل بیان کرنے کی کوشش بھی کی ہے ۔ جب اس معزز ایوان کے سامنے اس طرح کی دستاویزات پیش کی جائیں اور اس میں تمام حقائق کو واضح طور پر ایوان کے سامنے لایا جائے تو اس ایوان کو یہ حق ہے کہ وہ اس پر اپنے خیالات کا اظہار کرے چنانچہ میں اس پر ریلوے کے محکمہ کی تعریف کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر خزانہ کی وہ تقریر جو اس بجٹ کر پیش کرتے وقت انہوں نے کی تھی وہ تقریر خوبصورت الفاظ اور پرشکوہ اعداد و شمار سے پر ہونے کے باوجود فکر کی گہرائی سے خالی اور بصیرت کی روشنی سے تہی تھی ۔ اس تقریر کا اختتام انہوں نے تحسین و آفرین کے کلمات پر کیا تھا کہ ریلوے کی گزشتہ سال کی کارکردگی صدر مملکت اور سربراہ صوبہ کی مرہون منت ہے ۔ میں آپ کی اجازت سے اپنی تقریر کو اس مقام سے شروع کرنا چاہتا ہوں جس مقام پر جناب وزیر خزانہ نے اپنی تقریر کو ختم کیا تھا اور یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ریلوے نے اگر پچھلے ۱۰ سالوں میں یا ایک سال میں کوئی بھی کام کیا ہے تو یہ کام کیا ہے میں اس پر آگے گفتگو کروں گا لیکن اگر کوئی ریلوے کی کارکردگی ہے تو اس پر بجا طور پر جو لوگ تعریف و مبارکباد کے مستحق ہیں وہ ریلوے کے لاکھوں درجہ سوم اور

چہارم کے ملازمین میں جو ٹیل سے نہیں اپنے خون پسینے سے مشینوں میں زندگی کی روح پھونکتے ہیں اور وہ ننگے بھوکے مزدور جنہوں نے اپنی ساری زندگی ریلوے کی خدمت میں صرف کردی ہے جو بجلی کی طاقت سے ٹھنڈے کئے ہوئے اور گرم کئے ہوئے کمروں میں کام نہیں کرتے جو جون کی چلچلاتی ہوئی دھوپ اور دسمبر کی رات کی ٹھنڈک اور ٹھٹھرتے ہوئے دنوں میں اپنے فرائض منصبی انجام دیتے رہتے ہیں ۔ جناب والا ۔ میں چاہتا ہوں کہ اس موقع پر آپ کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں کہ ان ایک لاکھ درجہ سوم اور درجہ چہارم کے ملازمین کے ساتھ ریلوے کا کیا رویہ ہے اور ریلوے کی انتظامیہ کا ان کے ساتھ کیا سلوک ہے اگر آپ ان حالات کا مطالعہ کرنا چاہیں تو اس کے اعداد و شمار ان دستاویزات میں میسر نہیں آئیں گے اس کے لئے آپ کو ان کالونیوں میں جانا پڑے گا جہاں یہ لوگ رہتے ہیں ۔ آج بیسویں صدی میں کوئی اس بات کا یقین نہیں کرے گا کہ ۹ فٹ چوڑے اور ۱۰ فٹ لمبے مکانوں پر مشتمل کالونیاں درجہ چہارم کے ملازمین کی رہائش کے لئے مہیا کی جاتی ہیں ۔ جناب والا ۔ اگر آپ اس کے ساتھ تضاد کو دیکھنا چاہیں تو میو گارڈن میں ریلوے کے افسروں کے بنگلوں کو ملاحظہ فرمائیں جہاں یہ افسران رہتے ہیں تب آپ دیکھیں گے کہ ان بنگلوں کے غسل خانے بھی ان مزدوروں کے پورے مکان سے وسیع تر ہیں وہ کوارٹر جو کہ بجلی سے محروم ہیں جو پانی سے محروم ہیں جہاں صحن نہیں ہے جہاں گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں ۔ یہ وہ سلوک ہے جو ان ریلوے کے ملازمین کے ساتھ ریلوے روا رکھے ہوئے ہے جو کہ محکمہ ریلوے کو چلانے کے ذمہ دار ہیں ۔ جناب والا ۔ میں وزیر خزانہ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جب یہاں غیر ملکی مہمان آتے ہیں تو آپ ان کو

موہنجو ڈارو اور ہڑپہ کی سیر نہ کرائیے ۔ ان کو آپ اپنے ریلوے کے محکمہ کی کالونیز دکھائیے تاکہ وہ دیکھیں کہ اس بیسویں صدی میں جب کہ دنیا بجلی کی روشنی سے بقعہ نور بنی ہوئی ہے یہ آبادیاں تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی ہیں ۔ جناب والا۔ میں یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ننگے اور بھوکے مزدور جن کے پیٹ روٹی سے خالی ۔ جن کے اہل و عیال غذا سے محروم جن کے والدین دوا سے محروم اور جن کے بچے تعلیم سے نا آشنا یہ وہ مزدور ہیں یہ وہ ریلوے کا عملہ ہے جو اپنے سینوں پر ریل کو اور ریل کی پٹڑیوں اور ڈبوں کو چلاتا ہے ۔ ریلوے کے محکمے کو قائم رکھنے کے لئے اور ریلوے کی گاڑیوں کو پٹڑیوں پر رواں دواں رکھنے کے لئے اگر مبارک باد کا کوئی شخص مستحق ہے تو یہ ایک لاکھ مزدور ہیں ۔ پھر وزیر خزانہ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ گذشتہ سال کا یہ بھی ایک کارنامہ ہے کہ ریلوے کی انتظامیہ اور ریلوے کے عملہ کے مابین تعلقات خوش گوار رہے ۔ اگر تعلقات کی خوشگواری کا مطلب یہ ہے کہ ریلوے میں کوئی ہڑتال نہیں ہوئی تو بے شک تعلقات خوش گوار تھے اور اس خوش گواری کا سہرا ریلوے کی انتظامیہ کے سر پر نہیں ہے بلکہ وزیر محنت کے سر پر باندھنا چاہئے جنہوں نے اس قدر سخت قانون سے اس ملک کے ریلوے کے ملازمین کو ہی نہیں بلکہ اس ملک کے پورے مزدوروں اور جفا کش طبقے کو جکڑ رکھا ہے ۔ یہ اس قانون کا کرشمہ تھا کہ ریلوے کے محکمہ کی انتظامیہ اور اس کے عملے میں تعلقات خوشگوار رہے ۔ اس کا سہرا آپ کے سر پر نہیں باندھا جا سکتا اگر اس سہرے کا کوئی مستحق ہے تو وہ وزیر محنت کا سر ہے یا اگر میں کہوں کہ اگر اس سہرے کا کوئی مستحق ہے تو وہ وزیر داخلہ کا سر ہے کہ جن کی گولیوں اور زیادتیوں اور جن کے

محکمہ کی سختیوں کی وجہ سے لوگوں میں یہ ہمت اور جرات باقی نہیں رہی ۔ لوگ اپنی ہمتیں کھو بیٹھے ہیں اور وہ اپنی انتظامیہ اور مالکوں کے خلاف آواز بلند نہیں کر سکتے ۔ لیکن اگر ریلوے کی انتظامیہ اور عملہ میں خوشگواری کا انحصار صرف ہڑتال پر نہیں ہے بلکہ یہ دیکھے جانے پر ہے کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جا رہا ہے تو میں صرف دو مثالیں آپ کی خدمت میں پیش کروں گا جن سے آپ اندازہ لگائیں گے کہ ریلوے کے عملہ کے خلاف کیا ہو رہا ہے اور وہ اس کے خلاف اپنی آواز کیوں بلند نہیں کر سکتے ۔ ابھی کل پرسوں کی بات ہے کہ یہاں ایک علاقے کے بی ڈی یونین کے چیئرمین نے ایک پریس کانفرنس بلائی تھی ۔ جناب ظفر اقبال اس یونین کمیٹی کے چیئرمین ہیں ۔ انہوں نے ریلوے کے ملازمین کی شکایات اس کانفرنس میں عوام اور ملک کے سامنے پیش کیں ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں وزیر خزانہ سے کہ آخر اس بی ڈی کے چیئرمین کو آپ سے ہمدردی کیوں ہو گئی ؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ریلوے کا عملہ ۔ نہ خود اپنی شکایات کو اخبارات میں دے سکتا ہے اور نہ ارکان اسمبلی کے سامنے لا سکتا ہے اور نہ اس ایوان میں پیش کرنے کی کوشش کر سکتا ہے اس لئے اسے دوسرے لوگوں کا سہارا لے کر اپنی شکایات کو پیش کرنا پڑتا ہے ۔ جناب والا ۔ دوسری مثال میں آپ کو یہ دوں گا کہ ریلوے کے گارڈوں کا بھی ایک عملہ یا طبقہ ہے ۔ پاکستان بننے کے بعد ان کی سینیارٹی کے سلسلہ میں بہت زیادتیاں ہوئیں ہیں ریلوے کے گارڈوں نے محکمہ ریلوے پر مقدمہ دائر کیا ۱۹۶۲ء میں اس مقدمے کا فیصلہ ان کے حق میں ہوا لیکن ۱۹۶۲ء سے لے کر آج تک اس فیصلہ پر عمل درآمد نہیں ہوا ہے اور اس پر عمل درآمد نہ ہونے کی وجہ اس شعبے کی چند کالی بھیڑیں ہیں کہ جن کو محکمہ نے اپنے لئے آلہ

کار بنایا ہوا ہے اور وہ مختلف اوقات پر stay orders حاصل کرتے رہے ہیں آپ کو تعجب ہو گا یہ سن کر کہ اگر انگریز اس ملک میں میر جعفر اور صادق پیدا کر سکتے ہیں تو ان کے زیر سایہ تربیت پانے والے یا تربیت پائے ہوئے یہ انتظامیہ کے افسر اور ان کی آغوش میں تربیت یافتہ اور پروان چڑھے ہوئے محکمے کا عملہ کیا اپنے ملازمین کو دوسرے طبقے کے ساتھ لڑانے کے لئے کافی بھیڑیں پیدا نہیں کر سکتا ۔ وہ کئی موقعوں پر اس چیز کا stay order حاصل کرتے رہے اور وہ آرڈرز vacate ہوتے رہے ۔ پھر اور آرڈر حاصل کیا وہ vacate ہوا حتی کہ اس فیصلہ پر جو ۱۹۶۲ء میں کراچی کی عدالت میں ہوا تھا اور ۲۲-۱۲-۱۹۶۲ء کو ہوا تھا آج پانچ سال گزرنے کے بعد بھی کوئی عمل درآمد نہیں ہو سکا اور وہ کارڈ جو اس سے متاثر ہو رہے تھے جن کی ترقیاں رکی ہوئی تھیں وہ آج اسی مقام پر ہیں جہاں کہ وہ پہلے تھے اور غالباً وہ اسی مقام پر کھڑے ہو کر ریٹائر بھی ہو جائیں گے ۔ تو جناب والا ۔ اگر محکمہ کی انتظامیہ اور اس کے ملازمین کے درمیان تعلقات کی خوشگواری کی وجہ صرف سٹرائک کا نہ ہونا مان لیا جائے تو بیشک تعلقات خوش گوار رہے لیکن اگر خوشگواری کی بنیاد عملے کا اطمینان بخش ہونا ہے یا تعلقات کی ناخوشگواری کی بنیاد عملے کے اندر غیر اطمینان بخش صورت حال کا پیدا ہونا ہے تو میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ ریلوے کی انتظامیہ اور اس کے عملے کے تعلقات نہ پچھلے سال خوش گوار تھے اور نہ اس سال خوش گوار ہیں اور اگر آپ نے ان کے ساتھ یہی طریقہ کار جاری رکھا اور آپ کی انتظامیہ اور آپ کے عملے کی تنخواہوں کے درمیان یہی تفاوت جاری رہا ۔ اگر آپ نے اسی طرح اپنے اس محکمے کے کچھ افسران کو مغل شاہزادوں کی طرح

زندگی بسر کرنے کا موقعہ عطا کر کے عملے کو ان کی بنیادی ضروریات زندگی سے محروم رکھا تو یہ تعلقات کی نا خوشگواری آئندہ بھی قائم رہے گی۔ جنابِ والا! میں اس کے بعد وزیر خزانہ کی تقریر کے اس جزو کا جائزہ لینا چاہتا ہوں بلکہ جائزہ لے کر ان کے بلند بانگ دعاوی کی تردید کرنا چاہتا ہوں جن میں انہوں نے یہ دعوے کیا کہ ریلوے کے محکمے نے پچھلے ۱۰ سالوں میں اس کے پہلے کے ۱۰ سالوں کے مقابلہ میں کتنی زیادہ ترقی کی ہے اور بہت سے محرکتہ الآرا کارنامے سر انجام دیئے۔ غالباً وزیر خزانہ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ پچھلے ۱۰ سالوں سے جن کے وہ موازنہ کرتے ہیں تو وہ ۱۰ سال وہ تھے جب وہ اس وقت سرکاری بینچوں پر بیٹھا کرتے تھے اور آج بھی جب وہ نئے ۱۰ سالوں سے مقابلہ کر رہے ہیں آج بھی وہ سرکاری بینچوں پر ہی بیٹھے ہیں تو وہ بھی ان کا کارنامہ تھا۔ اور یہ بھی اب ان کا کارنامہ ہے لیکن قطع نظر اس بات کے کہ یہ کارنامہ کس کا ہو میں یہ جائزہ لینا چاہتا ہوں کہ کیا اس دعوے میں کوئی صداقت ہے کہ ریلوے نے پہلے ۱۰ سالوں کے مقابلہ میں دوسرے ۱۰ سالوں میں ترقی کا کوئی کارنامہ سر انجام دیا ہے۔ جناب والا۔ میں خود ریلوے کے اعداد و شمار آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں جن سے آپ اس دعوے کی صداقت کا اندازہ کر سکیں گے۔ جناب والا۔ یہاں ہمارے سامنے ایک کاغذ پیش کیا گیا۔ ۵۸-۱۹۵۷ء کے مقابلہ میں ۶۷-۱۹۶۶ء میں ریلوے کی پسنجر کیرجوں میں ۴۰.۴ فیصد کا اضافہ ہوا۔ فریٹ ویگنوں میں ۴۸.۴ فیصد کا اضافہ ہوا۔ ریلوے سٹیشنوں میں ۴۴.۴ فیصد کا اضافہ ہوا اور پسنجر ٹرینوں میں تقریباً ۴۸ فیصد کا اضافہ ہوا اور ریلوے کی گراس آمدنی میں ۴۴ فیصد کا اضافہ ہوا۔ اگر انہوں نے اس بات کو

عمداً پوشیدہ رکھا تو یہ چیز قابل افسوس ہے ۔ ۴۷ سے لے کر ۱۹۵۸ء تک یعنی ۱۰-۱۱ سال کے عرصہ میں انہوں نے ترقیاتی کاموں کے اوپر ۴۸ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ خرچ کیا تھا اور ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۸ء تک ریلوے کی ترقی پر ۲ ارب ۲۴ کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ خرچ کیا ۔ آپ کے ترقیاتی خرچ میں second decade یعنی دوسرے ۱۰ سالوں میں پہلے ۱۰ سالوں کے مقابلہ میں ۳۰۷ فیصد کا اضافہ ہوا ۔ اسی طرح آپ نے ۳۶۰ فیصد اخراجات کئے ہیں جس سے آپ کی ویگنوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ریلوے کی کلومیٹرز میں بھی اضافہ ہوا آمدنی میں اضافہ ہوا تو ان تمام صورتوں کے باوجود اگر دوسرے شعبوں میں آپ کی ترقی ۳۰۷ فیصد سے کم ہے تو میں اس کو ترقی کا کارنامہ نہیں کہہ سکتا ۔ جناب والا ۔ میرے پاس وقت کم ہے اس لئے مختصر طور پر تھوڑی سی باتیں عرض کروں گا ۔ یہاں پر ریلوے کے ترقیاتی خرچ کا ذکر آیا ۔ میں یہ عرض کردوں کہ ریلوے ایک تجارتی ادارہ ہے اور اس صوبے کا بہت بڑا تجارتی ادارہ ہے ۔ تو ایک تجارتی ادارہ ہونے کی حیثیت سے ریلوے کی ذمہ داری تھی کہ وہ اپنے اخراجات میں کفایت شعاری کر کے کچھ رقم مختص کرتا لیکن صورت حال یہ ہے میں بہت پچھلے سالوں میں نہیں جاتا بلکہ ۶۸-۱۹۶۷ء کو ہی لیتا ہوں جب کہ ریلوے کا کل ترقیاتی خرچ ۲۹ کروڑ کا تھا ۔ اس میں قرضوں کی رقم ۲۸ کروڑ ۸ لاکھ تھی اور چھ کروڑ ۹۲ لاکھ آپ کا سرمایہ تھا ۔ ۶۹-۱۹۶۸ء کا جو منصوبہ آپ کے سامنے ہے اس میں ریلوے کا کل ترقیاتی خرچ ۳۰ کروڑ ۳۰ لاکھ کا ہے اور قرضے کی رقم ۲۵ کروڑ اور ۲۵ لاکھ کی ہے سوال یہ ہے کہ اگر ریلوے کی ترقیات کا بیشتر سرمایہ ان قرضوں سے حاصل ہوتا ہے اگر خود ریلوے اپنی آمدنی سے ان ترقیاتی کاموں کے لئے رقم مہیا

نہیں کر سکتی اور اگر ساری ترقی ان قرضہ جات پر منحصر ہے تو یہ ترقی کا کون سا طریقہ ہے کیوں کہ میں اس قسم کی ترقی کو سمجھنے سے مجبور ہوں ۔

جناب والا ۔ اس قرضہ کا نتیجہ یہ ہے کہ ۱۹۶۶-۶۷ء میں کل آمدنی کا ۶ فیصد قرضہ سود میں ادا کیا گیا ہے ۔ ۱۹۶۷-۶۸ء میں تقریباً ۸ فیصد اور ۱۹۶۸-۶۹ء میں ۱۰ فیصد ۔ یہ وہ قرضہ ہے جو بیرونی ممالک کا ہے مقامی اور مرکزی حکومت سے انہوں نے جو قرضہ حاصل کیا ہے میں اس پر گفتگو نہیں کرتا ۔ پھر اس کی ادائیگی میں ہر سال دو اور ۳ فیصد کی رفتار سے اضافہ ہو رہا ہے ۔

جناب والا ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں ۔ ۱۹۶۶-۶۷ء کی آمدنی ۶۱ کروڑ تھی ۔ اور ۱۹۶۷-۶۸ء کی تخمینہ شدہ آمدنی تقریباً ۶۲ کروڑ ہے ۔ اور ۱۹۶۸-۶۹ء میں ۶۷ کروڑ ہے ۔ اگر ان تینوں آمدنیوں کے تخمینہ میں سے وہ آمدنی نکال دیں جو یہ فیصد کرائے کے اضافہ سے حاصل کر رہے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ۱۹۶۶-۶۷ء اور ۱۹۶۸-۶۹ء میں یہ آمدنی یکساں ہے ۔ یعنی ۶۱ یا ساڑھے ۶۱ کروڑ ۔ ایک عام آدمی جو بجٹ کی جزئیات سے اور جو محکمہ کے اندرون خانہ کے حالات سے واقف نہیں ہے وہ اس سے یہی نتیجہ اخذ کرے گا کہ آپ کے عملیاتی اخراجات میں یکسانیت رہی ۔ جب آپ کی آمدنی میں یکسانیت ہے تو آپ کی کارکردگی میں بھی اضافہ کی توقع نہیں ہے ۔ جب آپ کی آمدنی میں اضافہ نہیں ہے تو آپ کے آپریشنل ورکنگ اخراجات میں اضافہ کیوں کر ہو سکتا ہے ۔ ۱۹۶۶-۶۷ء میں آپ کے ورکنگ اخراجات ۴۴ کروڑ

تھے - جو ۱۹۶۸-۶۹ء میں ۴۷ کروڑ ۷۲ لاکھ ہو گئے - یعنی ان میں ساڑھے ۳ کروڑ کا یا ۸ فیصد کا اضافہ ہوا - میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں اور توقع رکھتا ہوں کہ وزیر خزانہ اپنی اختتامی تقریر میں اس پر روشنی ڈالیں گے کہ جب آپ کی آمدنی یکساں ہے اس میں اضافہ نہیں ہوا - ان کرایوں کو چھوڑ کر جو آپ نے ابھی بڑھائے ہیں تو آپ کے محکمہ کے اخراجات کیوں بڑھتے جا رہے ہیں ؟ جس تجارتی ادارہ کے اخراجات اور آمدنی میں توازن نہ ہو - جس کے اخراجات آمدنی کے مقابلہ میں بڑھتے جا رہے ہوں - وہ کارکردگی کے لحاظ سے آئیڈیل کہلانے کا مستحق نہیں ہے -

جناب والا - میں ایک بات اور عرض کر دوں جو میں نے پچھلے سیشن کے دوران بھی اور اس سے پچھلے سیشن میں بھی کہی تھی آپ نے میکنائزیشن آف اکاؤنٹس پر لاکھوں روپے کا زرمبادلہ صرف کیا ہے اور اب آپ اسے اس طرح دو آتشہ کر رہے ہیں کہ کمپیوٹرائزیشن کی ٹرمز میں سوچ رہے ہیں - میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ترقی پذیر ممالک میں افرادی قوت یا man power زیادہ ہوتی ہے اور زر مبادلہ کم ہوتا ہے - اس لئے وہ زر مبادلہ کو کم خرچ کرتے ہیں اور man power کو زیادہ - آپ کے ملک میں لاکھوں آدمی بیکار ہیں اور بیکاری دن بدن بڑھتی جا رہی ہے - کیا یہ ہوش مندی اور دانش مندی نہ تھی کہ آپ بجائے میکنائزیشن آف اکاؤنٹس اور کمپیوٹرائزیشن کے اپنی man power کو استعمال میں لاتے - میکنائزیشن آف اکاؤنٹس تین چیزیں لاتی ہے - سب سے پہلے فارن ایکسچینج جو کیپیٹل اخراجات پر صرف ہوتا ہے - دوسرے فارن ایکسچینج جو دیکھ بھال اور ٹیکنیکل امداد کی صورت میں صرف ہوتا ہے اور تیسری چیز یہ ہے کہ اس سے بے کاری میں اضافہ ہوتا ہے - اس لئے

ملک میں بے کاری کو بڑھنے سے روکنے کے لئے اور زر مبادلہ کے صرفے میں کفایت شعاری کرنے کے لئے یہ ضروری تھا کہ آپ ایسا کرنے کی بجائے ملک کی man power کو استعمال میں لاتے۔

جناب والا۔ ریلوے کی کارکردگی جس کے بڑے بلند بانگ دعوے کئے جا رہے ہیں۔ میں اس کی صرف ایک مثال آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں کہ کراچی سرکلر ریلوے کا منصوبہ ۶۰-۱۹۵۹ء میں بنایا گیا تھا۔ مگر آج تک تشنۂ تکمیل ہے۔ ایک ایسا منصوبہ جو قوم اور ملک کی ضرورت کے لئے مفید ہے۔ اسے ریلوے کا محکمہ آٹھ سال میں مکمل نہیں کر سکا۔ یہ کارکردگی کوئی اچھی صورت حال پیش نہیں کرتی۔ آپ یہ کہیں گے کہ پورٹ ٹرسٹ نے یہ نہیں کیا وہ نہیں کیا۔ میں یہ نہیں جانتا۔ میں حکومت کو بحیثیت مجموعی لیتا ہوں۔ پورٹ ٹرسٹ بھی آپ کا ہے ریلوے کا محکمہ بھی آپ کا ہے۔ اگر ان دونوں میں co-ordination نہیں ہے یا تعاون نہیں ہے تو یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔ یہ پوری حکومت کی نااہلی اور فرض ناشناسی ہے۔

جناب والا۔ ۶۰-۱۹۵۹ء سے ۶۹-۱۹۶۸ء تک ترقیاتی پروگرام پر دو ارب ۴۵ کروڑ ۷۰ لاکھ روپے خرچ کئے گئے۔ جس میں سے کراچی کو سرکلر ریلوے کے لئے صرف تین کروڑ ۶۹ لاکھ روپے دیئے گئے ہیں اور وہ منصوبہ بھی آج تک شرمندہ تعبیر نہیں ہوا۔ کراچی جیسے شہر کو اس پورے ترقیاتی بجٹ میں پچھلے آٹھ سالوں کے عرصہ میں صرف ڈیڑھ فی صد رقم دی گئی ہے اور آپ وہ بھی خرچ نہیں کر سکے۔ کیا میں آپ سے پوچھ سکتا ہوں کہ آپ نے عدل و انصاف کے کس اصول کے لحاظ سے اور سوشل

جنشن کے کس معیار کے مطابق کراچی کو اتنا قلیل حصہ دیا ۔ یہی نہیں بلکہ کراچی میں ریلوے کے پلوں کے لئے پچھلے سال اس ایوان میں کراچی کے مختلف لوگوں نے اور میں نے بھی عرض کیا تھا کہ وہاں ریلوے کے پل مخدوش حالت میں ہیں اور نہ صرف ان کی تبدیلی اور مرمت ضروری ہے بلکہ کراچی سرکار ریلوے میں کئی مقامات ایسے ہیں جہاں overhead یا underground راستوں کی ضرورت ہے ۔ میں نے پچھلے سال یہ سنا تھا کہ کراچی سرکار ریلوے کا منصوبہ مکمل ہو جائے گا ۔ پچھلے سال وزیر خزانہ نے اسے دھرایا تھا اور اس سال پھر ہم آپ سے یہی سن رہے ہیں ۔

ع تیرے وعدے پر جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا

جناب والا ۔ میرا وقت ختم ہو رہا ہے ۔ مجھے دو باتیں ابھی اور عرض کرنا ہیں ۔ Depreciation Reserve Fund سے رقم لینے کا جو طریق کار آپ نے اختیار کیا ہے اپنے خسارہ کے بجٹ کو فاضل بجٹ میں منتقل کرنے کی نیت سے آپ نے دو کروڑ ۱۴ لاکھ روپے کی ایک کثیر رقم اس فنڈ سے لے کر خرچ کر دی ہے اور جو آپ کا پچھلا طریق کار تھا اس کو آپ نے چھوڑدیا ہے ۔ میں آپ کے توسل سے وزیرخزانہ اور محکمہ ریلوے کی انتظامیہ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دنیا کے مسلمہ اکاؤنٹینسی کے اصول کے مطابق Depreciation Reserve Fund اس وقت تک استعمال نہیں کیا جاتا ۔ جب تک وہ اثاثہ موجود نہ ہو جس کے لئے وہ فنڈ قائم کیا گیا تھا ۔ یہ فنڈ کیا ہے ۔ یہ اثاثہ کی زندگی میں جو حصہ حاصل کر لیا جاتا ہے اس کی فرسودگی کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے یہ Depreciation Fund کہلاتا ہے اور جب تک وہ اثاثہ موجود ہو اس فنڈ کو استعمال نہیں کیا

جا سکتا ۔ میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ یہ اکاؤنٹینسی کا مسلمہ اصول ہے ۔ جب آپ نے اس میں ترمیم کی ہے تو آپ کو اس کی وجہ بیان کرنی چاہئے تھی کہ آپ نے کیوں دو کروڑ روپے کی یہ رقم ریونیو اخراجات کی بجائے Depreciation Reserve Fund میں ڈال دی ہے ۔ جس طریق کار اور پروسیجر کے آپ بیس سال تک یعنی ۶۷-۱۹۶۶ء تک پابند رہے ۔ یہ ۶۸-۱۹۶۷ء میں آپ پر یک بیک کیا الہام یا روشنی اس رات نازل ہوئی جس سے آپ پر یہ کھلا کہ وہ طریق کار غلط تھا اور یہ صحیح ہے ۔ اگر آپ پر کوئی ایسی روشنی نازل ہوئی ہے تو ہمیں بھی اس سے استفادہ کرنے کا موقعہ دیں ۔ اب جب آپ نے اس کی کوئی وجہ نہیں بتائی تو میں عرض کرتا ہوں کہ اس کی وجہ اور کوئی نہیں ماسوائے اس کے کہ آپ نے اپنے بجٹ کو خسارہ سے بچایا ہے ایک مخصوص طریقہ سے اور اصولوں کے خلاف طریق کار اختیار کرکے اتنی بڑی رقم کو Depreciation Reserve Fund میں منتقل کر دیا ہے ۔ شکریہ ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سنیئر ڈپٹی سپیکر ۔ سید یوسف علی شاہ کرمانی صدارت پر متمکن ہوئے)

Major Malik Muhammad Ali (Sargodha—III): Mr. Speaker Sir, I thank you for your granting me this opportunity to express my views before this House. But I regret and seek indulgence of the learned House if I am not able to keep the momentum or maintain the "R.P.M." which my friend Mr. Farooqi established before me.

I Sir, would like to thank the Finance Minister for presenting to us with a balanced budget. I think that during the year, lot of constructive work has been done. New lines have been laid, electrification of the railway line from Lahore to Khanewal is going on; considerable

amount of foreign exchange is being served and work on the establishment of new workshops is being taken in hand. The administrative channels have managed to give us an 'accident-free' year which also co-incided that we had no strike. All this shows that the Railway's senior officers have put in a lot of hard work in achieving these ends and, thus deserve congratulations.

I, intentionally give pass-check so that we have time to assimilate congratulation because what comes afterwards, will be quite different. Out of the little time which I have at my disposal to express my views, I would like to steal some of the moments and submit a few points on which I think the senior officers of the Railway Board as well as the Finance Minister should give serious consideration. I personally think that one of the most important aspects in a budget is this that it should be so motivated that it gives the maximum benefit to the largest number of the people as has been stressed, I believe, by the Finance Minister in his yesterday's speech. But on examining from that point of view, I find this aspect 'wanting'. Last year, the consensus of the House was that the facilities afforded by the Railways on the branch lines, particularly in the rural areas, at the best, were indifferent. It is to my last regret, that I have noticed no step taken in this connection by the Railway authorities to improve the situation. This budget which is well thought out, prepared with lot of documents, and with unchallengeable figure work, I am sure, indicates the hard work. But that guidance which should have come from the top and which should have channelled their efforts to give us the maximum benefits, I am afraid, is wanting. The branch lines in country still continue to work but on indifferent basis and the people who are serviced, form the majority. They suffer from hardships like the basic facilities of water, light, sheds, waiting rooms, etc. These facilities are still wanting and I don't find that their proportion has significantly been increased in this budget. The mass of the public suffers, only I think because of the ignorance. I find no justification whatsoever for this circumstance. It is my belief that once a force or an institution effectively gives the people an idea that they are suffering because of their ignorance, thereafter there shall be no controlling of the situation. People will stop being subjected to this indifferent attitude. They will not put up with any of the hardships and the situation will be critical and not so easy to manage at all.

My friend Chaudhri Muhammad Idrees has pointed out the conditions of railway service in his constituency and I share his views. The overall

treatment to the passengers and the businessmen who wish to send their goods by train, is not satisfactory and is far from conducive to efficiency. It will not attract you the customers. A modern and a large-scale financial corporation like the Railways, has to be on competitive basis. There are other means of conveying goods from place to place, and the Railways Department has to compete with them. There are no two ways about it except that the Railways Department should improve its efficiency and gain popularity, and reach such places where there are no services so far. In short, overall top efficiency only will make it popular and profitable and worthwhile.

Another significant aspect which I think should be covered on top priority basis, is the labour management. Last year, we had an experience of a strike and, I am afraid, there was no way out. In my humble opinion in fact, the railway employee is in a more critical position than any other employee. The employees of this department are not working at one place; they are just not as if in a small section of a factory. They are spread throughout the length and breadth of the province. There are 824 Railway stations. When an organisation has to cover a staff which is spread over such a large area and is recruited from different sections of people, the sense of value differs from each other, and yet they are controlled by a group of senior officers sitting in one place hundreds of miles away from reality. The problem is of a vast magnitude and this has to be given importance, initiative and a new approach. Sir, I would like to emphasise this point that labour now-a-days is a vital force; it is a force of such a magnitude that in France, the situation came pretty close to toppling the Government. It is developing in critical situation in Spain and Italy. I assure you Sir, that if you don't tackle this problem of labour as well as the problem of students, I am afraid, these two vital forces of the future might undo any organisation leaving alone a small thing like the Railways Department. These two forces once motivated, cannot be controlled. They have no logic, no reasoning; it is a question of who approaches them first. It is like an idea getting into a religious place. Whoever approaches first he has got the day. Thereafter you can do little. I would, therefore, Sir, like to stress that while there is time let us take heed. Attend to this problem. This problem deserves all the attention. At least I have put it well above my personal problems and of my constituency. I have personal experience that the railway staff as well as labour, they continue to stay in a condition of unsatisfactory turmoil. I have travelled with fairly well paid railway officers. They have more complaints and they have fed me with so much data and they were so enthusiastic

that I come out with it. That certainly I become reluctant to come out at all with it. But I asked him why. There must be some reason to it. I am sure the Hon'ble the Finance Minister has travelled many a year through the railways in this country even in times of undivided country and so have I, and things have changed. The railway staff and their service and their attitude is so different from what it used to be. Why is that? These chaps are full of bellies, and if anybody could think of a revolution inside an organisation your own railway staff will give it to the Railway Board. I humbly suggest to the Members of the Railway Board that they please have a brain trust. They probably know it better how to control it, how to look into it and how to find a solution. I can only serve for a pointer.

The third point on my list is that there are some bad-name-earners for the railway and they have to be attended to. These bad-name-earners bring a bad name to the railway and they keep on producing a cumulative effect on the public and the public feels that this Organisation literally is going to dogs. Now, this is not only the treatment meted out to the passengers or customers but this is also happening in places like your good old crossings in the cities. Now, the Railways are planned on a different basis and the country has developed and outgrown and spread round those railways. But the Railway is still taking no heed. These developments of the last several decades have now reached a stage where the public is suffering. In my town called Sargodha there are three rail crossings and about a quarter of the day is daily spent on one or other of those. But this is not unusual. It is so in nearly most of the towns in this Province. But who cares? The good old Railway Board is bogged down by three agencies and, therefore, these agencies will never come round. We cannot deliberate. But those agencies are not getting a bad name. It is the Railway which is getting a bad name. They have a railway crossing which does not open. The traffic comes up, the traffic piles up and whoever has got a car gets out. He has got to move out because the tonga will crash into him and the Railway will always get a few abuses at every rail crossing at least half a dozen times in a day and those are the credits, Sir, with which you are piling your account.

Similarly we have a lot of railway property lying vacant and apparently in no use by the Railways either and situated right in the heart of the towns and cities. Now, it makes no sense, I assure you, Sir, it makes no more sense to me than 360 idle wagons at the Sargodha railway station. I stood and counted them myself and I said, "what a wonderful target for the enemy?". But this figure of the railway wagons was even in the emergency.

I don't know why can't the Railway Board utilise this valuable asset of the land around there in the cities and towns and in the adverse possession of the people. Is it that you can't throw them out. This is all getting you unpopularity.

I was looking at a newspaper of the day-'Nawa-e-Waqt' the caption rading Shorkot-Sargodha Railway Station and I will just read the opening two sentences :

"سرگودھا ریلوے سیکشن سے کچہری کے اوقات پر سرگودھا آنے
کے لئے نمبر ۱۵ اپ ریل گاڑی کے سوا اور کوئی گاڑی موزوں
نہیں ہے - لیکن یہ گاڑی روزانہ گھنٹہ گھنٹہ بھر سرگودھا تاخیر
سے آ جا رہی ہے -"

But this is nothing unusual for the railway to take of at a time and land at a time when you are no good at the other end. Last year I had requested that Sargodha has no fast trains or the train which is fast starts at an odd hour and it is no use. This year it is faster than the previous one by half an hour but again it makes no sense. It still does not compete with the road transport and the road transport is having a hey day, and I have a feeling that perhaps it is vested interest. Why can't we have at least one good train connecting these major cities at a proper time so that people can come and attend to their offices in time and at least give you some credit for that portion. Some how or the other I have a feeling that you cannot compete with road transport.

Sir, I will also answer one or two points which have been raised by learned Members of this House and I heard to a very moving speech which brought out in very glowing terms of the contrast of the living conditions of the poor labourers of the railway on the one hand and the officers on the other. A similar speech was made today and I thought that the way the situation is developing into a climax at least I will hear of a solution. To my lasting regret the Member just skipped over that issue and went on to the next point which was yet in more glowing terms. Well I think in our country is a free economic competitive field and an efficient worker earns more than one who is not so efficient or not so well-trained, not so well educated nor he has the benefit of better facilities of getting into a better place of life wherein he can get better amenities of life. I think that it is a credit

which he deserves. That is a motive for which a person works harder. You remove the motive and you have taken the life out of a chap. His ego will not stand him in good stead either. It is nice to talk in national terms and preach things tantamount to communism. I am afraid I have no time for this. But I must say that a person working hard deserves facilities and credit.

Another point raised was that expenses are higher.

Mr. Senior Deputy Speaker : Please try to conclude.

Major Malik Muhammad Ali : Expenses are higher than what they were ten years ago; well, so they are; the life is more expensive now, I thank you Sir.

میاں محمد شفیع (لاہور - م) - جناب والا میں ریلوے بجٹ پیش کرنے پر وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں - اور ریلوے اتھارٹی کے تمام افسران کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں - کہ انہوں نے اس سال ریلوے کا بجٹ algebracally set کر کے اس ایوان میں پیش کیا ہے - اور انہوں نے ہمارے محترم گورنر صاحب کی زیر نگرانی اس بجٹ کو اس طرح سے set کر کے پیش کیا ہے - کہ ملک کے اندر کافی ترقی ہوئی ہے - اور تمام کارخانہ جات میں Empty Wagon اور دیگر مشینری وغیرہ بنانے کی کوشش کی گئی ہے - اس لئے میں ان کو خاص طور پر مبارکباد پیش کرتا ہوں - کیونکہ انہوں نے اس سال ۳۰ کروڑ ، ۳۰ لاکھ روپے کے اخراجات کی گنجائش فراہم کی ہے - جس میں ۲۸ کروڑ ۳۴ لاکھ تعمیر کے لئے مختص کی ہے اور بقایا ایک کروڑ ۹۸ لاکھ کی رقم ان سکیموں کے لئے رکھی گئی ہے - جو آئندہ سال کے دوران میں شروع کی جائیں گی - اور سات کروڑ ۲۴ لاکھ انجنوں اور ڈبوں کے لئے ، تین کروڑ ۶۵ لاکھ نئی تعمیرات کے لئے ، ۱۲ کروڑ ۸ لاکھ

انجینئرنگ اور تعمیراتی کاموں کے لئے ، چار کروڑ ۸۰ لاکھ ریلوے کی پٹڑی کے لئے ۔ ۸۰ لاکھ پلوں کی تعمیرات کے لئے ، ۸ لاکھ روپیہ مشینری کے لئے اور ۷۰ لاکھ روپیہ کارخانوں کی بحالی اور توسیع کے لئے رکھا گیا ہے ۔ یہ بڑا وسیع پروگرام ہے ۔ اور انہوں نے اس وسیع پروگرام کے ساتھ ساتھ تمام دور دراز علاقوں کو ریلوے پہنچانے کی کوشش کی ہے ۔ جناب والا ۔ اس لئے میں گورنر صاحب اور ریلوے کے تمام ان بڑے بڑے لفسران کو جنہوں نے اس بجٹ کو تیار کیا ہے ۔ مبارکباد دیتا ہوں ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی مجھے ایک شکایت بھی ہے ۔ جو میں کہنا چاہتا ہوں ۔ اس تمام بجٹ کو دیکھنے کے بعد یہ معلوم ہوا ہے ۔ کہ لاہور کے لئے کوئی رقم اس سال نہیں رکھی گئی ۔ میں اپنی ریلوے اتھارٹی سے یہ عرض کروں گا ۔ کہ لاہور کا ریلوے سٹیشن اب ۲۰ ، ۲۵ لاکھ کی پبلک کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا ۔ اس لئے لاہور کے گرد و نواح کے چھوٹے سٹیشنوں کو بھی جیسا کہ لاہور کینٹ ، والٹن ، کوٹ لکھپت ، بادامی باغ اور شاہدرہ جیسے سٹیشنوں کو بھی اس طرح ڈویلپ کیا جائے ۔ جیسے کہ لاہور کے سٹیشن کو تمام سہولتیں مہیا ہیں ۔ ان سٹیشنوں کو بھی مہیا ہو سکیں ۔ تاکہ تمام نزدیک کی آبادیوں کی پبلک ان چھوٹے سٹیشنوں پر جا کر فائدہ اٹھا سکیں ۔ اور لاہور کے سٹیشن پر سے بوجھ کم ہو ۔ تاکہ لاہور پر جو ٹریفک کا بوجھ پڑا ہے ۔ وہ بھی کم ہو جائے ۔ اس لئے میں اپنے وزیر محترم سے التجا کروں گا ۔ کہ اس بجٹ میں کچھ گنجائش اس سال ان سٹیشنوں کو ڈویلپ کرنے کیلئے ضرور رکھی جائے ۔ تاکہ یہ کام لاہور کے لئے اور لاہور سے باہر سے آنے والی پبلک کے لئے مفید ثابت ہو ۔ جناب والا ۔ میں نے پچھلے بجٹ کے موقع پر ایک تجویز دی تھی ۔ جس

کو بڑا سراہا گیا تھا ۔ اور محترم وزیر صاحب نے اس کو مکمل کرنے کا وعدہ بھی کیا تھا ۔ لیکن مجھے معلوم نہیں اور سمجھ نہیں آئی کہ اپنی اچھی تجویز کو pending کر دیا گیا ہے ۔ اور کوئی سروے وغیرہ نہیں کرائی گئی ۔ اور وہ سکیم پاکستان کی پبلک کے لئے نہایت مفید تھی ۔ اور لاہور کی پبلک خاص طور پر اس سے اثر انداز ہوتی تھی ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ میرے خیال میں محترم وزیر اس پر دھیان نہیں دے رہے ہیں ۔ کیونکہ میں انہیں کو دوبارہ یاد دھانی کرانا چاہتا ہوں ۔ پچھلے سال انہوں نے اپنی جوابی تقریر میں کہا تھا ۔ کہ اس پر ضرور غور کیا جائیگا ۔ اور سروے کرایا جائیگا ۔ لیکن مجھے سمجھ نہیں آئی کہ اس تجویز پر غور کیوں نہیں کیا گیا ۔ اور وہ تجویز جناب والا یہ ہے ۔ کہ کوٹ لکھپت ریلوے سٹیشن کو کالا شاہ کاکو سٹیشن کے ساتھ ملا کر برانچ لائن بچھائی جائے ۔ اور چند چھوٹے سٹیشن درمیان میں بنا کر کراچی لاہور communication کو بحال کیا جائے ۔ تاکہ تمام لاہور اور ویسٹ پاکستان کی پبلک کو آنے جانے میں آسانیاں ہوں ۔ کہ کسی آنے والے وقت میں کوئی دقت یا کوئی خطرہ لاحق نہ ہو ۔ تاکہ تمام communication لاہور کے ساتھ جاری رہے ۔ اور لاہور کی پبلک کو اور کراچی کی پبلک کو کوئی دشواری پیش نہ آئے ۔ لیکن مجھے سمجھ نہیں آئی کہ کیوں اس طرف غور نہیں کیا گیا اور سروے کی رپورٹ نہیں پیش کی گئی ۔ ریلوے کی تمام اتھارٹیز یہاں موجود ہیں ۔ منسٹر صاحب اپنی جوابی تقریر میں امید افزا الفاظ ارشاد فرمائیں گے تاکہ اس تجویز کا سروے کر کے رپورٹ پیش کی جائے ۔ اور ایسے اچھے کام کے لئے کچھ رقم اس بجٹ میں مختص کی جائے ۔ تاکہ یہ کام جاری ہو سکے ۔ اگر آپ

کو کوئی دشواری ہے ۔ تو میں اپنی خدمات اس کام کے لئے پیش کرنے کو تیار ہوں ۔ اور میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں ۔ کہ اگر اس تجویز پر غور نہ کیا گیا ۔ عمل نہ کیا گیا تو آنے والی نسلیں ہمیں کبھی بخشنے کے لئے تیار نہیں ہوں گی ۔ کیونکہ لاہور تمام ویسٹ پاکستان کی گذرگاہ بن سکتا ہے ۔ اور نہ ہی لاہور کا ریلوے سٹیشن تمام بوجھ کو اٹھا سکتا ہے اور نہ ہی پبلک لاہور میں آنے جانے کے لئے ان راستوں کو استعمال کر سکتی ہے ۔ اس لئے لاہور کے باہر لڑائی کے زمانے کے اندر ہمیں دوسری ریلوے لائن کی ضرورت ہے ۔ جناب والا ۔ دوسری چیز جو میں نے بجٹ کے اندر پائی ہے وہ یہ ہے کہ پانچ فیصد کرایہ بڑھا دیا گیا ہے ۔ اس سے جو نقصان ہوا ہے وہ غریب طبقے کا ہوا ہے ۔ اچھا ہوتا کہ ۳۰ فیصد کی بجائے ۱۵ فیصد ان لوگوں پر بڑھا دیا جاتا ۔ جو اس کو برداشت کرنے کے قابل تھے ۔ پانچ فیصد سیمنٹ ، لوہا ، بجری اور کوئلہ کے جو ریلوے فریٹ چارجز ہیں ۔ ان کا زیادہ اثر ان لوگوں پر پڑتا ہے ۔ جو غریب طبقہ ہے ۔ وہ تمام building material پانچ فیصد سے دس فیصد تک اونچا چلا گیا ہے ۔ اور وہ لوگ جو اپنے مکانات کی تعمیرات جاری نہیں رکھ سکتے ۔ وہ زیادہ متاثر ہوئے ہیں ۔ دوسرے جناب والا ۔ پانچ فیصد تیسرے درجہ کے اندر سفر کرنے والے مسافروں کا کرایہ بڑھا دیا ہے ۔ یہ بھی کوئی مناسب نہیں ۔ ایک تو وہ لوگ پہلے ہی اپنی غریبی کی حالت میں اپنے کرایہ کا بوجھ نہیں اٹھا سکتے ۔ اب ان کو زیادہ کرایہ ادا کرنا پڑیگا ۔ اس لئے میری تجویز یہ ہے کہ اگر مناسب ہو سکے ۔ تو ان چیزوں پر دوبارہ غور کریں اور اس پانچ فیصد کرایہ کے اضافہ پر نظر ثانی کی جائے اس کے عوض میں کسی اور جگہ پر بڑھا دیا جائے تو ہمیں اعتراض

نہیں ہو گا ۔

مسٹر محمد ہاشم لاسی (لاس بیلا و قلات) ۔ جناب والا ۔ ہمارے محترم اور فاضل اور قابل وزیر خزانہ نے اس ہاؤس میں جو بجٹ پیش کیا ہے اس سلسلہ میں میں ریلوے کی کارکردگی کی طرف اس ہاؤس کی توجہ دلاؤں گا ۔

جناب والا ۔ گذشتہ جنگ کو جب اچانک ہمارے سر پر تھوپ دیا گیا اور شب خون مارا گیا اور عیارے مکار دشمن نے جس وقت ہم پر حملہ کیا تو ہمارے بہادر سپاہیوں اور ہمارے بہادر عوام نے جو کارہائے نمایاں سر انجام دئے اور جو ملک کے بچاؤ کے لئے کام کئے ان میں ریلوے کا بڑا حصہ ہے ۔ آزاد قومیں اور آزاد ملک کے عوام اس قسم کے محکمہ کی کارکردگی فراموش نہیں کر سکتے ۔ ان الفاظ کے ساتھ اور ان گذارشات کے ساتھ میں محترم وزیر خزانہ اور ریلوے کے تجربہ کار افسران جنہوں نے بجٹ پیش کر کے جس حسن خوش اسلوبی کا ثبوت دیا ہے ان کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔

جناب والا ۔ میں چاہتا تھا کہ ریلوے بجٹ پر زیادہ کچھ نہ کہوں اور یہیں پر اکتفا کروں لیکن میں اس ضلع سے تعلق رکھتا ہوں جو ریل کے ڈبوں سے بالکل ناواقف ہیں ان کو علم نہیں کہ ریل گاڑی کس طرح جلتی ہے یا کیسے چلائی جاتی ہے ۔

جناب والا ۔ اس ضلع کو لاس بیلا کہتے ہیں ۔ حالات کا تقاضا یہ ہے کہ دس برس انتظار کرنے کے بعد اس ضلع کو بھی ریل گاڑی سے

روشناس کرایا جاتا ۔ ۔ ۔

مسٹر حمزہ ۔ ریل گاڑی سے ناواقف ہونے کے باوجود آپ ریلوے بجٹ پر مبارک باد پیش کر رہے ہیں ۔

مسٹر محمد ہاشم لاسی ۔ اس ضلع کے عوام آج بھی ساٹھ سے سو میل تک کا فاصلہ اونٹوں اور گھوڑوں پر طے کرتے ہیں ۔ اس سلسلہ میں میں ریلوے حکام سے گذارش کروں گا کہ ضلع لاس بیلا کی حدود کراچی سے ۱۵ میل کے بعد شروع ہو جاتی ہے ۔ اس لئے کراچی سے لاس بیلا ۔ لاس بیلا سے خذدر ۔ خذدر سے تلات اور تلات سے کوئٹہ تک کے علاقہ کی سروے کی طرف توجہ دی جائے ۔ تو نہ صرف آمدنی کے لحاظ سے بھی بہتر ہو گا ۔ بلکہ ہمارے عوام کی سہولت کے لحاظ سے نیز defence کے point of view کے لحاظ سے بھی یہ تجویز بہتر ثابت ہو سکتی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ وقت کے تقاضے کے مطابق میری معروضات پر توجہ فرمائیں ۔

جناب والا ۔ ہمارے محترم وزیر خزانہ نے دوران تقریر میں فرمایا تھا کہ اس وقت ہم نے کرایوں میں ۵ فیصدی اضافہ کیا ہے اور یہ اضافہ عوام کے مفاد کی خاطر کیا گیا ہے ۔ اس میں شک نہیں کہ ہمیں عام حالات کو دیکھنے کے بعد یہ ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ عوامی مفاد کی خاطر اگر ہماری حکومت یا اس محکمہ کو ۵ فیصد کرائے بڑھانے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے تو عوام یہ بھی توقع رکھتے ہیں کہ اسے اچھے طریقے سے چلائیں گے کرایوں میں ۵ فیصد اضافہ کوئی

ایسی بڑی بات نہیں اگر ۵ فیصد کی بجائے ۱۰ فیصد بھی بڑھا دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ مغربی پاکستان کے عوام لبیک کہنے کو تیار ہیں۔ لیکن ان کرایوں کے اضافہ کے ساتھ ساتھ وزیر خزانہ نے صفحہ ۱ سے صفحہ ۹ تک محکمہ ریلوے کے افسران اور ریلوے بورڈ کی تقریباً ۷ مرتبہ مختلف طریقوں سے تعریف کی ہے اور بہتر نظم و نسق کے لئے ۵ فیصد کا اضافہ کر کے ۵ کروڑ کی آمدنی ظاہر کی ہے اور اس رقم کو اپنے حسن کار کردگی میں جذب کرنے کی کوشش کی ہے غرضیکہ اس کی ہر مد پر ریلوے بورڈ کے حسن کارکردگی اور ان کے تجربہ کاری کے مراحل کی مختلف لہجوں میں تعریف کی گئی ہے۔ لیکن میں اس محکمہ کی تعریف اس وقت سمجھوں گا۔ جب اس صوبہ کے عوام ریل کے سفر کے دوران۔ ہوٹلوں میں بیٹھ کر۔ تفریح گاہوں اور قہوہ خانوں میں بیٹھ کر آپس میں ملتے جلتے اس محکمہ کی تعریف کریں پھر میں اسے تعریف سمجھونگا۔

اس سلسلہ میں میں چند معروضات اپنے محترم وزیر خزانہ ریلوے بورڈ اور سیکرٹری ریلوے کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ آپ کرائے ۵ فیصد کی بجائے ۱۰ فیصد بڑھائیں عوام آپ کے ساتھ تعاون کرنے کو تیار ہیں۔ وہ کبھی محسوس نہیں کریں گے کہ ۵ فیصد اضافہ کیوں کیا گیا ہے۔ لیکن چھوٹی کلاسز کے ڈبوں میں جو لوگ سفر کرتے ہیں جن کے متعلق یہاں ہر بار یہ کہا جاتا ہے کہ وہ ملک کے ۸۵ فیصد عوام ہیں۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی۔ کیا آپ کو کرایہ نہیں ملتا۔

مسٹر محمد ہاشم لاسی ۔ فاروق صاحب تو کوئی بات سننا پسند نہیں کرتے ۔

مسٹر حمزہ ۔ ہم تو ڈوبے تھے صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے ۔

مسٹر محمد ہاشم لاسی ۔ یہ ۸۵ فیصد عوام نچلے درجہ یعنی تھرڈ کلاس میں سفر کرتے ہیں ۔ میں تجربہ کی بناء پر عرض کرتا ہوں کہ پشاور سے کراچی تک اس تھرڈ کلاس کے ڈبے میں سفر کرتے وقت جب کوئی شخص کراچی پہنچتا ہے تو مٹی اور دھول سے بھوت بن کر جاتا ہے ۔ ہمارے ڈبوں کی تو یہ حالت ہے ۔ جناب والا ۔ ان ڈبوں میں جو پانی کا نل لگایا ہے اور جو پانی کے لئے کھونٹی لگی ہوتی ہے ۔ وہ بیٹھنے کی جگہ پر ہوتی ہے وہاں جب کوئی تھرڈ کلاس کا مسافر بیٹھتا ہے تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ وہ ایک ہاتھ سے کھونٹی کو پکڑتا ہے اور ایک ہاتھ سے پانی لیتا ہے ۔ دونوں ہاتھ اکٹھے نہیں دھو سکتا نہ ہی استنجا کر سکتا ہے نہ ہی وہاں بیٹھ کر وضو کر سکتا ہے ۔ یہ حقیقت ہے کہ کوئی شخص جب پشاور سے کراچی جاتا ہے تو وہاں پہنچ کر مٹی سے بھوت بن جاتا ہے لیکن ہاتھ منہ آسانی سے نہیں دھو سکتا ۔ ایک ہاتھ سے وہ نل کی کھونٹی کو پکڑے اور دوسرے ہاتھ سے پانی سے ہاتھ کو دھوئے ۔ میں ان سے یہ گذارش کروں گا کہ آپ نے جب ڈبے میں پانی مہیا کیا ہے تو اس پانی کو استعمال کرنے کا ایسا طریقہ کیوں نہیں ایجاد کرتے کہ ایک شخص آرام سے بیٹھ کر وضو کر سکے ۔ استنجا کر سکے منہ دھو سکے ۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ اس تعریف سے خوش ہونے کی کوشش نہ کریں ۔ اگر وہ ریلوے کے تیسرے درجہ میں سفر

کریں تو ان کا اندازہ ہو گا کہ وہاں تقریباً عوامی ریل گاڑیوں میں نیچے بیٹھنے والے ۸ اشخاص ہوتے ہیں ان سے وہ یہی سنیں گے کہ اس ریلوے کے محکمہ نے تو یہاں پانی تک مہیا نہیں کیا کہ ہم ہاتھ منہ دھو سکیں۔ یا وضو کر سکیں تو میں گذارش کروں گا کہ آپ ان چھوٹی چھوٹی باتوں کیطرف توجہ دیں ۔ وہ جو کچھ چیزیں مہیا کرتے ہیں ان کو صحیح طریقہ سے استعمال کرنے کی کوشش نہیں کرتے ان کو دیکھنا چاہئے کہ ان چیزوں کو صحیح طریقہ سے استعمال کیا جائے ۔ تاکہ عوام الناس میں انکی تعریف ہو اور وہ ان کو مبارکباد پیش کر سکیں ۔

دوسرے جناب والا میں یہ عرض کروں گا کہ میری معروضات کو غلط معنوں پر محمول نہ کیا جائے چونکہ میں ان چھوٹی چھوٹی چیزوں کو سنتا ہوں اور میرا یہ فرض ہے کہ میں ان تک یہ باتیں پہنچا دوں ۔ جہاں تک جناب عوامی ریل میں سفر کا تعلق ہے تیسرے درجہ کی چند گاڑیاں ایسی ہیں جن میں ریزرویشن ایجاد کیا گیا ہے ۔ ٹکٹ گھروں کے پاس جب مسافر پہنچتے ہیں تو ان سے کہدیا جاتا ہے کہ لاہور سے کراچی تک ۵—دن کے لئے آپ کا ریزرویشن نہیں ہو سکتا ۔ ان ٹکٹ گھروں کے سامنے ٹکٹ گھروں کے نمائندے ایجنٹ کھڑے ہوتے ہیں اگر ان کو ۵—روپے دے دیئے جائیں تو وہ فوراً ریزرویشن کر دیتے ہیں ۔ میں اس سلسلے میں آپ سے گذارش کا کہ اگر واقعی یہ حالات ہیں تو ان کا تدارک کرنے کی کوشش کرنی چاہئے ۔ ان الفاظ کے بعد میں اپنے دوستوں کو یقین دلاتا ہوں اور میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ محکمہ ریلوے نے اس میدان میں ترقی کی ہے جس کی مثالیں موجود ہیں اور میں اس چیز کی تائید کرنے کے لئے

تیار ہوں اور فخر سے تائید کرنے کے لئے تیار ہوں کہ محکمہ ریلوے کی کارکردگی میں اضافہ ہوا ہے۔

حاجی سردار عطا محمد (خیر پور۔۲) ۔ جناب سپیکر ۔ میں چند گذارشات کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں ۔ حالانکہ میرے دوستوں نے پہلے تو تعریف کی لیکن اس تعریف کے پردے میں کوئی چیز باقی نہیں چھوڑی جو محکمہ ریلوے کی بدعنوانیوں کے متعلق نہ کہی ہو ۔ یعنی ایک ہاتھ سے یہ دیتے ہیں اور دوسرے ہاتھ سے چھین لیتے ہیں ۔ میں اب اپنے رہنماؤں سے تھوڑی سی گذارش کروں گا اور وہ یہ کہ صاحب اقتدار لوگ ہم سے شکایت کرتے ہیں کہ لوگ ون یونٹ کی مخالفت کرتے ہیں تو میں تھوڑی سی وضاحت اس موضوع پر کروں گا اور میں آپ کے توسط سے اپنی گورنمنٹ سے کہ وہ سن لے اور گورنر صاحب اور صدر مملکت سے بھی عرض کروں گا اور پریس والوں اور سارے ایوان سے بھی گذارش کروں گا کہ اگر لوگ ون یونٹ کی مخالفت کرتے ہیں تو اس میں قصور کس کا ہے ؟ آپ تو کہتے ہیں کہ اگر لوگ ون یونٹ کی مخالفت کریں گے تو ہم ان کو کچل دیں گے تو میں عرض کروں گا کہ ون یونٹ کی مخالفت کرنے کی کچھ وجوہات ہیں ۔ میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ ہمیں بڑی خوشی ہوئی تھی کہ ہم چھوٹے علاقہ والے یہ سب سمجھتے تھے کہ ون یونٹ کے ایک دوسرے کے بھائی ہو کر متحد ہو کر مضبوط ہو کر منظم ہو کر آگے بڑھیں گے لیکن یہ مثال تو ایسی ہی ہے کہ جیسے کوئی بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو کھا جائے ۔ صحیح بات یہ تھی کہ ترقی یافتہ علاقوں کی مزید ترقی روک کر غیر ترقی یافتہ لوگوں کی

امداد کی جاتی اور ان کو آگے بڑھانے کی یا ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لانے کی کوشش کی جاتی مگر ایسا نہیں کیا گیا ۔ مثال کے طور پر اگر ریل گاڑی کے کچھ ڈبے خراب ہو جائیں تو ان کو درست کیا جانا چاہئے نہ کہ ان کو پیچھے ڈالدیا جائے ۔ اگر ان کو ٹھیک کر دیا جائے تو وہ زیادہ بوجھ اٹھانے کے قابل ہوجائیں گے اور اسطرح ان کی قیمت بھی بڑھ جائیگی ۔ تو میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ آپ اپنی اکثریت کے بل بوتے پر ہر چیز یہاں منظور کرنے آئے ہیں یا قوم کی رہنمائی کرنے آئے ہیں ۔ بجائے اس کہ آپ ہماری معروضات کو سن کر ہماری مدد کریں آپ چھوٹے علاقوں کا مذاق اڑاتے ہیں ان کی ہنسی اڑاتے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر۔ حاجی صاحب ریلوے پر بات کر رہے ہیں ۔ یا سروسز پر اپنی تقریر کر رہے ہیں ؟

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ جو کچھ ہمکو حکومت کیطرف سے جوابات دیئے گئے ہیں اس میں ریلوے بھی آ جاتی ہے لہذا میں اسی پر بات کروں گا ۔ اس سے باہر بات نہیں کروں گا ۔ میر بخش نریجو کے سوال نمبر ۳۷۰۱—مورخہ ۲۸ نومبر سنہ ۱۹۶۶ کے جواب میں بتایا گیا تھا کہ پاکستان ریلوے کے سکھر ڈویژن میں ۹ فورمین میں سے ۱ مقامی ہے اور ۸ جنوبی علاقہ کے ہیں ۔ تو کیا یہی عدل ہے کیا ان لوگوں کا حق نہیں ہے کہ مقامی فورمین بیٹھے رہیں اور ان کو حق نہ دیا جائے اور باہر سے لا کر فورمین وہاں بٹھا دیئے جائیں ۔ کیا ایسی حالت میں مقامی لوگوں کو حق نہیں ہے کہ وہ ون یونٹ کی مخالفت کریں ۔ اسی طرح نریجو صاحب نے ایک سوال نمبر ۳۷۰۲ مورخہ—۲۸ نومبر سنہ ۱۹۶۶ میں

پوچھا تھا گزیٹڈ افسروں میں کتنے مقامی ہیں اور کتنے باہر سے لائے گئے ہیں تو اس کے جواب میں کہا گیا کہ ۲۷ گزیٹڈ افسروں میں سے ۳ مقامی ہیں اور ۲۴ جنوبی علاقہ سے ہیں اور نان گزیٹڈ کل ۲۳۰۲۷ میں سے ۹۹۲۵ مقامی ہیں اور باقی جنوبی علاقہ کے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ حاجی صاحب ریلوے بجٹ پر تقریر فرما رہے ہیں یا واقعہ سوالات سمجھ کر سوالات پیش کر رہے ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ کیا ایسے حالات میں ان کو حق نہیں ہے کہ وہ شکایت کریں ۔ کیا آپ ان کو کچلتے رہیں اور وہ کچھ نہ کہیں ۔ میں صرف ایک ایک دو مثالیں دے رہا ہوں ۔ اسی طرح خان محمد نظاماتی صاحب نے ایک سوال نمبر ۲۲۹۹ ۔ مورخہ ۶ ۔ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو کیا تھا جس کے جواب میں کہا گیا کہ ۶۷-۱۹۶۶ء میں درجہ سوم میں ۷۶ اور درجہ چہارم میں ۵۵۱ آدمی بھرتی کئے گئے ۔ یہ کل ۶۲۷ ہوئے جس میں سے صرف ۵۶ سکھر ڈویژن کے ہیں اور باقی جنوبی علاقہ کے لوگ متعین کئے گئے ہیں ۔ کیا ان کو اب بھی حق نہیں کہ وہ شکایت کریں اور ان کو حق نہیں کہ وہ روئیں اور کیا ان کو حق نہیں کہ وہ خدا سے مانگیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ جناب والا ۔ مجھے آپ کی اطلاع کے لئے عرض کرنا ہے کہ حاجی صاحب جو سوالات اور جوابات کا ذکر کر رہے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ مجھے حق ہے ۔

پارلیمنٹری سیکریٹری ۔ جناب والا ۔ وہ اس کے لئے علیحدہ بیان فرمائیں

کیونکہ اس کے لئے جو اطلاعات مہیا کیگئی تھیں وہ بھول گئے ھیں ۔ بہتر ھوتا کہ حاجی صاحب اس ایوان کے سامنے نامکمل جوابات نہ بتاتے بلکہ ان سوالات کے سلسلے میں جو تفصیل مہیا کی گئی ھے وہ بھی ایوان کے سامنے پیش کرتے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ میں گذارش کرتا ھوں کہ آپ پسماندہ علاقوں کے لوگوں کی حالت پر غور فرمائیں ۔ اس سے پیشتر لاسی صاحب نے اس مسئلہ پر کافی روشنی ڈالی ھے ۔ ھمارے علاقے میں برانچ لائینوں کی بھی کمی ھے جن کے کم ھونے کی وجہ سے مال کے لے جانے میں دقت پیش آ رھی ھے ۔ جناب سپیکر ۔ میں پھر آپ کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ اس چیز کی ضرورت کا احساس کیا جائے تاکہ مال بار برداری کے سلسلے میں تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے ۔ حکومت تو ۱۰ سالہ جشن مناتی رھتی ھے لیکن یہ نہیں دیکھتی کہ لوگوں کی تکالیف کیا ھیں ۔ سانگھڑ میں شکار کا بہت بڑا اڈہ ھے وھاں امیروں کی زمین بھی ھے لیکن غریب کے لئے کوئی گنجائش نہیں نکالتے ۔

ملک محمد اسلم خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ھم یہاں پر حاجی صاحب کا انتظار کر رھے ھیں کہ وہ بجٹ پر یا اس کے متعلق تقریر کریں انھوں نے تو اپنی تقریر میں پچھلے سوالوں کا حوالہ دیا ھے حالانکہ سوالات تو ھم روزانہ سنتے ھی رھتے ھیں ۔ اگر انہیں بجٹ پر کوئی اعتراض ھے تو وہ اپنے دلائل اعداد و شمار کی روشنی میں پیش کریں کہ فلاں فلاں زیادتی ھوئی ھے ۔ انھوں نے تو پچھلے دو سالوں کے سوالات کا حوالہ دیا ھے اور ھمیں ان کے سننے کے لئے بیٹھنا پڑ رھا ھے ۔ حاجی صاحب

کو چاہئے کہ وہ بجٹ پر اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ کچھ ممبران صاحبان نے بجٹ کی تعریف کی ہے لیکن ان کو غریبوں کی تکالیف کا بھی خیال کرنا چاہئے ۔ امیروں کے لئے تو سب آسائیش ہے لیکن غریبوں کے لئے آسائیش نہیں ہے ۔ ہم یہاں عوام کی گذارشات پیش کر رہے ہیں ان کو آپ سن لیں تمام حالات ویسے لاسی صاحب نے پیش کر دئے ہیں ۔ پھر جناب والا ریلوے سٹیشنوں پر کھانے کا اچھا انتظام نہیں ہے ۔ خراب کھانا ہوتا ہے اور پیسے بھی لوگوں سے زیادہ چارج کئے جاتے ہیں غریب آدمی کی طاقت سے زیادہ پیسے وصول کرتے ہیں اور کھانا اتنا خراب ہوتا ہے کہ جو کھاتا ہے بیمار ہو جاتا ہے ۔ پانی کی حالت یہ ہے کہ باہر لکھا ہوا ہوتا ہے "ٹھنڈا پانی" لیکن تالا لگا ہوا ہوتا ہے لوگ پانی سے ترستے ہیں اور چھوٹے چھوٹے بھی تکلیف اٹھاتے ہیں ۔ غریب آدمی کس طرح ۱۰ آنے خرچ کر کے بوتل لے سکتا ہے ۔ ریل کے ڈبوں کی حالت بھی خراب ہے اور مجھ سے پیشتر لاسی صاحب نے اس پر کافی روشنی ڈال دی ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ ریل کاریں ہمارے علاقے میں چلا کر حکومت نے بڑا احسان کیا ہے لیکن میں گذارش کرتا ہوں کہ جو ۱۰ ، ۱۲ ڈبوں والی گاڑیاں تھیں ان کو روک کر صرف ریل کار چلا دیا جن میں ۳۰۰ آدمی بیٹھتے ہیں اور جن کو جانوروں کی طرح بند کیا جاتا ہے وہ میرے خیال کے مطابق درست نہیں ہے ۔ اور پھر بھی حکومت کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے ۔ کہ ہم ترقی کی راہ پر چل رہے ہیں ۔ ترقی کی راہ پر وہ ہیں جو علیحدہ بوگیوں میں بیٹھ کر جاتے ہیں ان کا حق ہے کہ وہ کہیں کہ ہم ترقی کی راہ پر

ہیں ۔ لاسی صاحب نے اس سے پہلے کافی باتیں بتا دی ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ پھر وہاں جو پولیس تعینات ہے میں اس کی کارکردگی بتاتا ہوں ان لوگوں پر اس بات کی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کی جان مال اور عصمت کی حفاظت کریں ۔ کھوکرا پار کیطرف مجھے معلوم ہوا ہے کہ پولیس والوں کا ڈبہ زنانے ڈبے کے ساتھ ہے اور پولیس والے وہاں سوراخ کر کے بدمعاشی کرتے ہیں اور پھر ان کو مہذب سمجھتے ہیں تو وہاں کی حالت یہ ہے اور بھی اسی قسم کی چیزیں بتائی جاتی ہیں ۔ عموماً وہاں پسنجر گاڑیاں چلتی ہیں جو لیٹ آتی ہیں اور مسافروں کو تین تین چار چار گھنٹے انتظار کرنا پڑتا ہے ۔ یہ ترقی کا زمانہ ہے لٹیرے لوگ بھی ادھر ادھر گھومتے رہتے ہیں ۔ پھر مال گاڑیوں میں لوگ اپنا مال بھیجتے ہیں ۔ سٹیشن ماسٹر ۳۰/۴۰ روپیہ تک ویگن کے لیتا ہے پھر بھی مال محفوظ نہیں پہنچتا اس لئے لوگ ٹرکوں میں اپنا مال بھیجتے ہیں ریل میں نہیں بھیجتے اس لئے کہ ریل میں انہیں نقصان اٹھانا پڑتا ہے ۔ اب جناب سپیکر آپ غور فرمائیں یہ ہمارا پاکستان ہے ۔ ۸۵ فیصد مزدوروں اور ہاریوں کے خون پسینے سے یہ آمدنی ہوتی ہے اور بڑے لوگ ان کے خون پسینے سے کمائے ہوئے روپیہ میں سے تنخواہ پاتے ہیں اور ایئرکنڈیشنڈ بوگیوں میں سفر کرتے ہیں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker: The House now stands adjourned till 8.00 a.m. tomorrow.

The Assembly then adjourned (at 1.30 p.m.) till 8.00 a.m. on Friday, the 14th June, 1968.

APPENDIX I

(Ref : Starred Question No. 11794)

APPENDIX 'A'

STATEMENT SHOWING THE NAMES OF UNRECOGNISED EDUCATIONAL INSTITUTIONS REGISTERED UNDER THE WEST PAKISTAN REGISTRATION OF UNRECOGNISED EDUCATIONAL INSTITUTIONS ORDINANCE, 1962 UPTO 30TH APRIL 1968 IN KARACHI, HYDERABAD, MULTAN, SUKKUR, LAHORE, LYALLPUR, RAWALPINDI, AND PESHAWAR (A)

1. Ideal Cambrigde School, Rawalpindi.
2. Islah-o-Khidmat Primary School, Lunda Bazar, Rawalpindi.
3. Sadar Primary School, Rawalpindi.
4. Public Model High School, Chah Sultan, Rawalpindi.
5. Faiz-e-Aam High School, D.A.V. College Road, Rawalpindi.
6. Iqbal Middle School, M. Niarian, Rawalpindi.
7. Sardar Night School, Rawalpindi.
8. Fanzim Middle School, K-316 Committee Mohallah, Rawalpindi
9. Pakistan Oriental School, Imam Bara Chowk, Rawalpindi.
10. Pak Model Colony Centre, Ferozepura, Murree Road, Rawalpindi.
11. Shaheen Middle School, Rata Amral, Rawalpindi.
12. Abbasi High School, Satellite Town, Rawalpindi.
13. Millat Secondary School, Satellite Town, Rawalpindi.
14. Anglo-Arabic Public Secondary School, Rawalpindi.
15. Holy Purpose School, Rawalpindi.
16. Jamia Public School, Rawalpindi.
17. Public Secondary School, Rawalpindi.
18. New Capital Public School, Rawalpindi.

19. Satellite Town Secondary School, Rawalpindi.

20. Shaheen Girls Primary School, Rawalpindi.

21. Central Girls Primary School, Rawalpindi.

22. Almadarsa-tul-Banat Girls Primary School, Rawalpindi.

23. New Capital Primary School, Rawalpindi.

24. New Era Girls, Primary School, Rawalpindi.

25. Kamran Girls Primary School, Rawalpindi.

26. Ruby Girls Primary School, Morgah.

27. Faizul Islam Girls Primary School, Rawalpindi.

28. Khawar College, People Colony, Lyallpur.

29. Public High School, People Colony, Lyallpur.

30. Islamia Girls Middle School, Ghulam Muhammad Abad, Lyallpur.

31. Iqbal Girls Primary School, Ghulam Muhammad Abad, Lyallpur.

32. Shamsia Nizamia College, Abdullahpur, Lyallpur.

33. Pak Standard College, Shah Alam Market, Lahore.

34. Forward College No. 1, MeLeod Road, Lahore.

35. Forward College No. 2, Chowk Rang Mahal, Lahore.

36. Standard College, Shah Alam Market, Lahore.

37. Shibli College, Garhi Shahu, Lahore.

38. Modern Islamia High School, Shadbagh, Lahore.

39. Mumtaz Night Middle, School Dharampura, Lahore.

40. Khazana Gate Islamia High School, Lower Mall, Lahore.

41. Anglo-Punjabi College, Temple Road, Lahore.

42. Modern Punjab Higher Secondary School, Anarkali, Lahore.

43. Kamran College, Dharampura, Lahore.

44. S.N. Model High School, Australia Building, Lahore.
45. Lahore English College, Nabha Road, Lahore.
46. A One College, Abbot Road, Lahore.
47. Imtiaz High School, Ferozepur Road, Lahore.
48. Ichhra Model High School, Ichhra, Lahore.
49. A.D. High School, Amar Siddhu, Lahore.
50. Najaf High School, Gulberg, Lahore.
51. Mujaddidia College, Australia Building, Lahore.
52. Badar College, Lahore.
53. Z.B. Junior Model Primary School, Lahore.
54. Kamal Junior Model Primary School, Lahore.
55. Pak Model Primary School, Jinnah Park, Lahore.
56. Pak Aziz Primary School, Lahore.
57. Junior Model Primary School, Ishwar Nagar, Lahore.
58. Shaheen Islamia Primary School, Lahore.
59. Public Islamia Primary School, Lahore.
60. Arash Park Model School, Lahore.
61. Akbar Model Primary School, Lohari Lahore.
62. Sabiha Junior Model School, Lahore.
63. Javed Model Primary School, Nawan Kot, Lahore.
64. Tariq Primary School, Samowari, Lahore.
65. Noori Model School, Lahore.
66. Javed Hashmi Model School, Lahore.
67. Nasir Arabia Primary School, Rehmanpura, Lahore.
68. Noshahi Model Primary School, Lahore.

69. Tanweer Model Primary School, Lahore.
70. Pakistan Central Model Primary School, Lahore.
71. Public Primary School, Hussainabad, Lahore.
72. Taire Islam Primary School, Lahore.
73. Junior Kindergarden Primary School, Lahore.
74. New Junior Model Primary School, Lahore.
75. Mumtaz Islamia Primary School, Lahore.
76. Islamia Primary School, Samanabad, Lahore.
77. Qamar Junior Model Primary School, Lahore.
78. Khawaja Primary Model School, Lahore.
79. Model Primary School, Model Town, Lahore.
80. Arif Model School, Samanabad, Lahore.
81. Islamia Girls High School, Shadbagh, Lahore.
82. Samanzar High School, Lahore.
83. Zanana Muslim High School, Chabcha Dharampura, Lahore.
84. Muslim Girls High School Edward, Road, Lahore.
85. High School for Girls, Sant Nagar, Lahore.
86. Binat-ul-Muslimeen High School, Shalimar Town, Lahore.
87. New English Model Girls High School, Samanabad, Lahore.
88. Muslim Model Girls High School, Chawk Jhanda, Lahore.
89. Muslim Girls High School, Baghbanpura, Lahore.
90. Dar-ul-Aloom Talibat, Chamberlain Road, Lahore.
91. Muslim Binat School, Farooq Ganj, Lahore.
92. Pak Model School, Bhogiwal, Baghbanpura, Lahore.
93. English Primary School, Moghalpura, Lahore.
94. Primary School, Bazaz Mohallah, Lahore Cantt.
95. Madrasa Punjab, Bilal Ganj, Lahore.
96. Elmar Kindergarden School, Qila Gujar Sing, Lahore.
97. Modern Girls School, Beadon Road, Lahore.
98. Rehmania Model School, Bilal Ganj, Lahore.
99. Farooq Primary School, Mochi Gate, Lahore.

100. Tanvir Primary School, Baghbanpura, Lahore.

101. Shaheen Model School, Paisa Akhbar, Lahore.

102. New Model School, Bhati Gate, Lahore.

103. M.B. School, Delhi Gate, Lahore.

104. English Primary School, Lahore Cantt.

105. Islamia Model School, Old Mewa Mandi, Lahore.

106. Madrasa-tul-Binat, Krishan Nagar, Lahore.

107. Almas Model School, Bhati Gate, Lahore.

108. Iqbal Girls Primary School, Kacha Ravi Road, Lahore.

109. Anjuman Islamia School, Gowalmandi, Lahore.

110. Manzoor Girls School, Empress Road, Lahore.

111. Dil Muhammad Girls Primary School, Faiz Bagh, Lahore.

112. Qureshi Girls Primary School, Rehmanpura, Lahore.

113. Madrasa-tul-Binat, Road, Lahore.

114. Darul Shafqat, Lower Mall, Lahore.

115. Madrasa-tul-Binat, Misri Shah, Lahore.

116. Shaheen Model School, Railway Road, Lahore.

117. National Model School, Lahore Cantt

118. English Primary School, Dabbi Bazar, Lahore.

119. Adbistan-e-Zohra, Lahore.

120. Islamia Junior Model School, Railway Road, Lahore.

121. Islamia Girls School, Akbari Gate, Lahore.

122. Cambridge School, Usmani Station, Lahore.

123. Shalimar Public School, Baghbanpura, Lahore.

124. Mrs. Beig Primary School, Brandreth Road, Lahore.

125. New Primary School, Bibi Pak Daman, Lahore.

126. Faiz Girls School, Misri Shah, Lahore.

127. Public Model School, Kachhu Pura, Lahore.

128. Nia School, Kachhu Pura, Lahore.

129. Junior School, Model Town, Lahore.

130. Hamdard Girls School, Faiz Bagh, Lahore.

131. Junior Model School, Welfare Town, Lahore.

132. Millat Girls School, Kachhu Pura, Lahore.

133. Khurshid-ul-Islam Mochi Gate, Lahore.

134. Junior Model School, Ganj, Moghalpura, Lahore.

135. Islamia Girls School, Nehru Park, Lahore.

136. Model Girls School, Model Town Lahore.

137. M.S. Model School, Qila Gujar Singh, Lahore.

138. Ghaus Model School, Chah Miran, Lahore.

139. Saeeda Iqbal Girls School, Lehari Gate, Lahore.

140. Reshid Ahmad Memorial School, Model Town, Lahore.

141. Forward Junior Model School, Mozang Lahore.

142. Shah Girls Model School, Sodiwal, Lahore.

143. Shama Model School, Mohni Road, Lahore.

144. Standard Children School, Gulistan Colony, Lahore.

145. Standard Modern School, McLeod Road, Lahore.

146. S.A. Primary School, Gulberg, Lahore.

147. Madrasa Tehzib-ul-Banat, Lahore.

148. Victory Model School, Ram Garh, Lahore.

149. Zia Girls Primary School, Kasurpura, Lahore.

150. Shuja Girls School, Mochi Gate, Lahore.

151. Muhajirabad Girls School, Lahore.

152. Islamia Girls School, Bhati Gate, Lahore.

153. Madrasa Shem-sul-Banat, Moghi Gate, Lahore.

154. Mussarat Model School, G.T. Road, Lahore.

155. Iqbal Girls School, Ram Garh, Lahore.

156. Khanum Girls School, Gulberg, Lahore.

157. Malik Model School, Raj Garh, Lahore.

158. Afzal School, Chah Miran, Lahore.

159. Jinnah Girls School, Shahdara, Lahore.

160. Azra Girls School, Walton, Lahore.

161. Ashraf Model School, Multan Road, Lahore.

162. Z.N. School, Harike Road, Lahore.

163. Awami Girls School, Rehmanpura, Lahore.

164. Modern Girls Primary School, Shah Gardez, Multan.

165. K.G. Islamia Model Girls School, Multan.

166. Sacred Heart High School, Multan.

167. Pak Girls High School, Multan.

168. Moonlight Girls High School, Multan.

169. Hassan E.T. Girls High School, Hyderabad.

170. Shah Latif Girls High School, Latifabad, Hyderabad.

171. Shah Latif Girls High School, Hirabad, Hyderabad.

172. M.A. Jinnah Girls High School, Hyderabad.

173. Girls Own High School, Hyderabad.

174. Khalid Memorial Girls High School, Hyderabad.

175. Himayat-ul-Islam E.T. Girls High School, Hyderabad.

176. Memon Anjuman Girls High School, Hyderabad.

177. Mohammadi English Teaching, Hyderabad.

178. Cantonment Girls High School, Hyderabad.

179. Sir Syed Girls High School, Hyderabad.

180. APWA Girls High School, Hyderabad.

181. Noor-e-Islam Girls High School, Hyderabad.

182. Latif Middle Girls, Middle School, Hyderabad.

183. Khadija Girls Middle School, Hyderabad.

184. Sind University Middle School, Hyderabad.

185. H. R. H. Prince Agha Khan Girls Middle School, Ameerabad.

186. Saidah Fatima Girls Middle School, Sukkur.

187. Momen Anjuman Girls Middle School, Sukkur.

188. Usmania, Primary School, Latifabad, Hyderabad.

189. Ashrafi Primary School, Latifabad, Hyderabad.

190. Hale and Hearty Primary School, Latifabad, Hyderabad.

191. Shah Abdul Latif Primary School, Hirabad, Hyderabad.

192. Al-Waqar Primary School, Latifabad, Hyderabad.

193. K.G. Primary School, Latifabad, Hyderabad.

194. Islamia Primary School, Latifabad, Hyderabad.

195. Faiz-e-Millat Primary School, Latifabad, Hyderabad.

196. Bawa Shah Kamal Primary School, Hyderabad.

197. Shah Abdul Latif Primary School, Latifabad, Hyderabad.

198. Little Focks Primary School, Latifabad, Hyderabad.

199. Millat Primary School, Latifabad, Hyderabad.

200. Sakina Primary School, Hyderabad.

201. Jinnah Primary School, Latifabad, Hyderabad.

202. Anjuman Arian Primary School, Latifabad, Hyderabad.

203. Shaheen Primary School, Latifadad, Hyderabad.

204. Little Fairies Primary School, Latifabad, Hyderabad.

205. Little Star Primary School, Latifabad, Hyderabad.

206. Iqbal Primary School, Latifabad, Hyderabad.

207. Zatoon Primary School, Hyderabad.

208. Masoodia Primary School, Latifabad, Hyderabad.

209. S.P. Alam Primary School, Latifabad, Hyderabad.

210. Allama Iqbal Primary School, Latifabad.

211. Mumtaz Primary School, Latifabad, Hyderabad.

212. Aqil Qureshi Primary School, Hyderabad.

213. Gulzar Primary School, Latifabad, Hyderabad.

214. Pak. National Primary School, Latifabad, Hyderabad.

215. National Primary School, Latifadad, Hyderabad.

216. K.B. Jaffiar Primary School, Latifabad, Hyderabad.

217. Major Aziz Bhatti Primary School, Latifabad, Hyderabad.

218. Wazir Bux Primary School, Hyderabad.

219. Al-Mustafa Primary School, Latifabad, Hyderabad.

220. Arif Primary School, Latifabad, Hyderabad.

221. Shah Sarferaz Primary School, Hyderabad.

222. Rais Primary School, Hyderabad.

223. Ayub Primary School, Latifabad, Hyderabad.

224. Saeed Primary School, Latifabad, Hyderabad.

225. Irshad Primary School, Hyderabad.

226. Azhar Primary School, Latifabad, Hyderabad.

227. Quresh Primary School, Hyderabad.

228. Pak. Primary School, Hyderabad.

229. Municipal Primary School, Hyderabad.

230. Modern Primary School, Hyderabad.

231. Ali Noor Primary School, Hyderabad.

232. New Ever Shine Primary School, Hala, Hyderabad.

233. Municipal Primary School, Kali Mori, Hyderabad.

234. Hasrat Mohani Primary School, Latifabad, Hyderabad.

235. Zareena Primary School, Latifabad, Hyderabad.

236. Zafar Primary School, Latifabad, Hyderabad.

237. Jamia Milli Girls Secondary School, Karachi.

238. APWA Girls Secondary School, Korangi, Karachi.

239. APWA Girls Secondary School, New Karachi.

240. Aisha Bawany Girls Secondary School, Karachi.

241. Raounaq-e-Islam Federal B Area, Karachi.

242. Minwala Cantt. Public Secondary School, Karachi.

243. Muslim Girls Secondary School, Nazimabad, Karachi.

244. M.H. Gazadar Girls Secondary School, Karachi.

245. Mohammadi Girls Secondary School, Karachi.

246. P.W.R. Girls Secondary School, Karachi.

247. Our Lady Fatima Girls Secondary School, Karachi.

248. Islamia Girls Secondary School, Karachi.

249. C.M.A. Girls Secondary School, Karachi.

250. Dastagir Girls Secondary School, Karachi.

251. B.M.B. Girls Secondary School, Karachi.

252. New Method Secondary School, Karachi.

253. M.H. Gazdar Secondry School, Karachi.

254. Bright Land Secondary School, Karachi.

255. Crescent Night Secondary School, Karachi.

256. London Academy Secondary School, Karachi.

257. Marie Colaca Secondary School, Karachi.

258. Muslim Popular Secondary School, Karachi.

259. Jufelhurst Secondary School, No. 1, Karachi.

260. Jufelhurst Secondary School, No. 2, Karachi.

261. Globe Secondary School, Karachi.

262. Muslim Popular Night School, Karachi.

263. Shamim Boys Secondary School, Karachi.

264. German Model Secondary School, Karachi.

265. Farhana Secondary, School, Karachi.

266. Cambridge (Frobel) Secondary School, Karachi.

267. Muslim Popular Secondary School No. 2, Karachi.

268. Site Model School, Karachi.

269. Tameer-e-Millat School, Karachi.

270. Town Committee Secondary School, Karachi.

271. Anglo-Pak. Boys Secondary School, Karachi.

277. Akhtar Boys Secondary School, Karachi.

278. Pak. Islamia Secondary School, Karachi.

279. Malir English Secondary School, Karachi.

280. Ghulam Abbas School, Karachi.

281. White Ball English School, Karachi.

282. Mohammad Ali Memorial School, Karachi.

283. Air Port Model School, Karachi.

284. Children Home School, Karachi.

285. Metropolis Primary School, Karachi.

286. Mahnaz Primary School, Karachi,

287. Progressive Primary School, Karachi.

288. State Bank Primary School, Karachi.

289. Marie Colaco Primary School, Karachi.

290. A.M.I. Montossori Primary School, Karachi.

291. Trinity Private Primary School, Karachi.

292. Toddlers Primary School, Karachi.

293. Wendy Primary School, Karachi.

294. Mrs. Daird Primary School, Karachi.

295. Madressa-tul-Islam, Karachi.

296. Tarbiat Project Primary School, Karachi.

297. Orient English Primary School, Karachi.

298. Anglo-Pak. Primary School, Karachi.

299. Mrs. Jennings Primary School, Karachi.

300. Basant Montossri Primary School, Karachi.

272. Sir Syed Secondary School, Karachi.

273. Model Public Secondary School, Karachi.

274. V.M. Public Secondary School, Karachi.

275. P.W.R. Secondary School, Karachi.

276. Farabi Secondary School, Karachi.

301. Hydri Modern Primary School. Karachi.

302. Sir Syed Primary School, Karachi.

303. Shaheen Primary School, Karachi.

304. M.A.O. Primary School Karachi.

305. Seventhday Advent Primary School, Karachi.

306. Habib Public Primary School, Karachi.

307. St. Patrick's Primary School, Karachi.

308. Crescent Pak. Primary School, Karachi.

309. Cantt. Public Primary School, Karachi.

310 Trinity Methodist Primary School, Karachi.

311. Shaheed-e-Millat Primary School, Karachi,

312. Rana Academy Primary School, Karachi.

313 Sind Madressa Primary School, Karachi.

314. Sultanabad Primary School, Karachi.

315. Anjuman-e-Qamar-ul-Islam Primary School, Karachi.

316. Ali Boys Primary School, Karachi.

317. Madressa Hussainya Primary School, Karachi.

318. Mahnaz Lower Secondary School, Karachi.

319. Orient English Lower Sceondary School, Karachi.

320. Trinity Private Lower Secondary School, Karachi.

321. Hydri Modern Lower Secondary School, Karachi.

322. Mrs. Jennings Lower Secondary School, Karachi.

323. Wendy Englisher Lower Secondary School, Karachi.

324. National Primary School, Shaheed-e-Millat Road, Karachi.

325. Tiny Home Primary School, Maqboolabad, Karacai.

326. Mazhare-e-Islamia Primary School, Moria Khan.

327. St. Christopher Primary School, Malir Cantt., Karachi.

328. St. Rita's Primary School, P.E.C.H.S., Karachi.

329. Colony Boys and Girls Primary School, Drigh Colony No. 5, Karachi.

330. Kings English Primary School, Drigh Colony, No. 1, Karachi.

331. Gosha-e-Itfal Primary School, Drigh Colony, No. 4, Karachi.

332. Drigh Colony No. 2, Primary School, Karachi.

333. New Way Primary School, Drigh Colony No. 1, Karachi.

334. Rosalyn Primary School, Drigh Colony No. 2, Karachi.

335. B.I. Primary School, Drigh Colony, Karachi.

336. Star Gate Primary School, Cheta Gate, Karachi.

337. Air Port Model Primary School, Air Port, Karachi.

338. St. Agnes Primary School, C.O.D., Karachi.

339. Methodist Primary School, Drigh Road Bazar, Karachi.

340. Ehtahsmia Primary School, Teen Hutti, Karachi.

341. Kulsoom New Era, P.I.B. Colony, Karachi.

342. Karachi Central Prison Jail Primary School, Karachi.

343. Little Pupil Primary School, P.C.H.S., Karachi.

344. Martin Primaty School, Martin Quarters, Karachi.

345. Subha Sadiq Primary School, P.I.B. Colony, Karachi.

346. Sabuj Sena Primary School, Jehangir Road, Karachi.

347. Happy Garden Primary School, P.I.B. Colony, Karachi.

348. Mrs. Huqqani Primary School, Bahadurabad, Karachi.

349. St. Lucia's Primary School, P.E.C.H.S., Karachi.

350. Pak. National Primary School, Mahmoodabad, Karachi.

351. Pak. National Primary School, Mahmoodabad, Karachi.

352. Shaheen Primary School, Mahmoodabad, Karachi.

353. Noor-e-Islam Primary, School, Mahmoodabad, Karachi.

354. Evershine Primary School, P.I.C.H.S., Karachi.

355. Hashmi Primary School, Mahmoodabad, Karachi.

356. Union Primary School, Mahmoodabad, Karachi.

357. M.M. Bux Primary School, Mahmoodabad, Karachi.

358. Mariam Primary School, Mahmoodabad, Karachi.

359. New Grammer Primary School, P.E.C.H.S., Karachi.

360. Suraya Primary School, Jacob Lines, Karachi.

361. Samadia Primary School, Jacob Lines, Karachi.

362. St. Rita's Primary School, Motilal Nehru Road, Karachi.

363. Mariam Garden Primary School, Motilal Nehru Road, Karachi.

364. Little Folk's Primary School, Muslimabad, Karachi.

365. Dawn Primary School, P.E.C.H.S., Karachi.

366. Khan Primary, School, Jacob Lines, Karachi.

367. Dawood Mill Primary School, Landhi, Karachi.

368. Mumtaz Primary School, Landhi, Karachi.

369. Urdu Primary School, Landhi, Karachi.

370. Monte Carlo Primary School, Model Colony, Karachi.

371. Young Folk's Primary School, P.E.C.H.S., Karachi.

372. Modern English Primary School, Sharfabad, Karachi.

373. Madrasa Masjid Hajazi, Jacob Lines, Karachi.

374. Moinabad Primary School, Landhi, Karachi.

375. Arman Primary School, Model Colony, Karachi.

376. Pakistan Public Primary School, Model Colony, Karachi.

377. Pakistan Public Primary School, Model Colony, Karachi.

378. Fair Ways Primary School, Model Colony, Karachi.

379. Model Primary School, Model Colony, Karachi.

380. Sir Syed Primary School, Malir *Ex*-Colony, Karachi.

381. Akhtar Primary School, Karachi.

382. D.M.S. Primary School, D.M.S. Colony, Karachi.

383. K.D.A. Primary School, Behind National Stadium, Karachi.

384. Malir Modern Primary School, Malir Colony, Karachi.

385. Muttaqia Primary School, Malir City, Karachi.

386. Madresa Darul Imam, Malir Colony, Karachi.

387. Madresa Islamia, Moolram Compound, Malir City, Karachi.

388. Chaman Primary School, Malir *Ex*-Colony, Karachi.

389. Model Primary School, Malir Colony, Karachi.

390. Islamia Primary School, Malir Colony, Karachi.

391. Sharfabad Primary School, Sharfabad Colony, Karachi.

392. Children Home Primary School, K.M.C.S.H., Karachi.

393. Muhammad Ali Primary School, Muhammad Ali C.H.S., Karachi.

394. Najeeb National Primary School, P.I.B. Colony, Karachi.

395. Happy Nursary Primary School, P.I.B. Colony, Karachi.

396. White Hall Primary School, P.I.B. Colony, Karachi.

397. Mary Green Primary School, P.I.B. Colony, Karachi.

398. Green Wood Primary School, Jamshed Road, Karachi.

399. Qureshi Primary School, Mahmoodabad, Karachi.

400. Grand Folk's Primary School, Mahmoodabad, Karachi.

401. Brok Lines Primary School, S.M.H.S., Karachi.

402. Gulistan Shah Abdul Latif, S.N.C.H., Karachi.

403. Khatya War Primary School, Housing Society, Karachi.

404. Christ The King Primary School, Khudadad Colony, Karachi.

405. Child Edu-Society Centre, Jamshed Road, Karachi.

406. Karsaz Children Primary School, Karsaz, Karachi.

407. New Spring Field, Karsaz, Karachi.

408. Amina Primary School, K.M.C.H.S., Karachi.

409. Bright Home Primary School, Bearer Society, Karachi.

410. Little Folk's Primary School, P.E.C H.S , Karachi.

411. Sherwood Primary School, P.E.C.H.S., Karachi.

412. Childrens Corner, P.E.C.H.S., Karachi.

413. Junior Institute, P.E.C.H.S., Karachi.

414. Accidental P.E.C.H.S., Karachi.

415. Radiant, P.E.C.H.S., Karachi.

416. Twinkle Star, P.E.C.H.S., Karachi.

417. Muslim, Landhi, Karachi.

418. Karachi Day Nursery, P.E.C.H.S., Karachi.

419. Little Bo-Peep, P.E.C.H.S., Karachi.

420. R.B., P.E.C.H.S., Karachi.

421. Qaideen, P.E.C.H.S., Karachi.

422. Shamsi Islamia, Martin Road, Karachi.

423. Modern Public, P.E.C.H S., Karachi.

424. Malir Urdu, Malir Colony, Karachi.

425. Fatmi Boys and Girls, Khudadad Colony, Karachi.

426. Jan Seiminary, P.I.B. Colony, Karachi.

427. Faiz-e-Aam, P.I.B. Colony, Karachi.

428. Happy Home, Shaheed-e-Millat Road, Karachi.

429. Happy Home, P.E.C.H.S., Karachi.

430. Raheemia, Karachi.

431. Shane Islam, P.E.C.H.S., Karachi.

432. Methodist, Mahmoodabad, Karachi.

433. Latif Academy, Landhi, Karachi.

434. Pak. Modern, Landhi, Karachi,

435. Public, Landhi, Karachi.

436. Bokhari, Landhi, Karachi.

437. Islamia, Landhi, Karachi.

438. Qazi, Behind Jacob Lines, Karachi.

439. Fram English, Model Colony, Karachi.

440. Qadaria Malir Extension, Karachi.

441. Millat, Malir Extension, Karachi.

442. Greendale, Malir Colony, Karachi.

443. Roshan, P.I.B. Colony, Karachi.

444. Karachi Montesari, P.E.C.H.S., Karachi.

445. C.E.S., P.E.C.H.S., Karachi.

446. Rozer, Depot Lines, Karachi.

447. Majlis-e-Ilmistan, P.E.C.H.S., Karachi.

448. Firdous, Malir City, Karachi.

449. Delight Modern, Drigh Colony, Karachi.

450. Anjuman-e-Darul Fayyaz, Dalmia, Karachi.

451. Society Model, Sharfabad, Karachi.

452. Rafah-e-Aam Manlessori, Malir Halt, Karachi.

453. Sanshin Primary School, Mahmoodabad, Karachi.

454. Gazali Memorial, P.E C.H.S., Karachi.

455. Madam Montessary Primary School, Block IV, Nazimabad, Karachi.

456. Karachi English Primary School, Block II, Nazimabad, Karachi.

457. Green-Land Primary School 1-N-62, Nazimabad, Karachi.

458. A.C. Model School, 3-B-7/2, Nazimabad, Karachi.

459. Phoenise English School, 5-C-1/2, Nazimabad, Karachi.

460. Globe Primary School, 5-A-9/32, Nazimabad, Karachi.

461. New Method School, 1-A-5/A, Behind Petrol Pump, Nazimabad.

462. Modern Primary School, 16-5-A/2, Nazimabad, Karachi.

463. Crescent Grammer Primary School, Q. No. C-47, Block No. 3, Nazimabad.

464. Hassan Primary School, Q. No. 23, Paposhnagar, Nazimabad, Karachi.

465. Children Guide Primary School, Block No. 4, Nazimabad, Karachi.

466. New Style English School, 1-C-7/2, Nazimabad, Karachi.

467. Sun Light School, 126-Hassan Colony, Liquatabad, Karachi.

468. Little Flower Primary School, 1-C-1/3, Nazimabad, Karachi.

469. Naveed Primary School, 9/23, II-D, Nazimabad, Karachi.

470. Crescent and Star, Near Barkat Market, Nazimabad, Karachi.

471. Pak Cambridge School, V-E-5/4, Barkat Market, Nazimabad.

472. New Cambridge English School, Plot No. 27/3, B-3, Nazimabad.

473. Nazimabad English School, Plot 5/1 C-II-A Road, Nazimabad.

474. Allasense School, 12/10 D-4, Nazimabad, Karachi.

475. Nazimabad English School, II-C 1/6, Nazimabad, Karachi.

476. Rehbar Muslim Primary School, 1-G 4/3, Nazimabad, Karachi.

477. Baloom Land Model School, II/12-D-II, Nazimabad, Karachi.

478. Ahmad Memorial English School, III-H-5/14, Nazimabad.

479. Islamia Primary School, II-E.P.S., Nazimabad, Karachi.

480. Sajjad Memorial Standard Primary School, III-23/16, Nazimabad.

481. Standard Primary School, 1-H-9/2, Nazimabad, Karachi.

482. Merry Land School, B-3, Nazimabad, Karachi.

483. Sunrise Primary School, S-E-21/15, Nazimabad, Karachi.

484. Rosy Land Primary School, 3-G-1/17, Nazimabad, Karachi.

485. Venus English School, 4-G-1/34, Nazimabad, Karachi.

486. Zafar Academy School, 5-D-13/7, Nazimabad, Karachi.

487. Children Education Society, 7—11/2 B-4, Nazimabad, Karachi.

488. Picydale Primary School, 3/F, 13/6, Nazimabad, Karachi.

489. Juricale Star English School, 2-A 7/6, Nazimabad.

490. National School, II-K 3/2, Nazimabad.

491. Children Academy School, 12/16 F-III, Nazimabad.

492. Karachi Cambridge School, 1/C 6/4, Nazimabad.

493. New Land Primary School, 161/3, Nazimabad.

494. Karachi Montessary School, 7/34, Nazimabad.

495. Ghausia Primary School, 5-E 5/23, Nazimabad.

496. Zia-ul-Uloom Primary School, II-D 2/1, Nazimabad.

497. Ashraf Primary School, 2-H 15/6, Nazimabad.

498. Pixydale School, 6/13 III-F, Nazimabad.

499. Globe English School, 5-C 8/17, Nazimabad.

500. Tamir-e-Nau Primary School, 57-Kalab R. Nazimabad.

501. Taleem-ul-Quran School, 3-H 9/14, Nazimabad.

502. Public Welfare Primary School, 5/13 K-II, Nazimabad.

503. New Model Primary School, 5-E. Nazimabad.

504. Nazimabad Primary School, V.C.S., Nazimabad.

505. Maru Colaco School, IV-D/4/5, Nazimabad.

506. Children Academic School, II-D-9/1, Nazimabad.

507. Model Public Primary School, III-C 14/18, Nazimabad.

508. All Saints School, III-F 10/9, Nazimabad.

509. Aurangzeb Grammer School, Paposhnagar, Nazimabad.

510. Children Academic School, II-D 9/I, Nazimabad.

511. New Progressive School, Pak Modern Colony, Karachi.

512. Happy Dale Primary School, Near I Chaurangi, Nazimabad.

513. Rehmania Primary School, P-3 Pak. Mod. Colony, Karachi.

514. Qaid Primary School, Willayatabad, Manghopir Road, Nazimabad.

515. Crescent Grammer School No. 2, Modern Colony, Karachi.

516. Hamdard K.G. Primary School, Manghopir Road, Karachi.

517. Khyber Educational Society, S-23/4 Qasba Colony, Karachi.

518. Grand Public School, Aligarh Colony, Karachi.

519. Khurshid-ul-Islam Primary School, 23/3, Aligarh Colony, Karachi.

520. Al-Hamra Primary School, 27/A, Qasba Colony, Karachi.

521. Jadid Primary School, 27/A, Qasba Colony, Karachi.

522. Syed Iqbal Primary School, Pathan Colony, Karachi.

523. Mujahid Primary School, Aligarh Colony, Karachi.

524. Super K.G. School, Nazimabad.

525. Ideal Primary School, Nazimabad.

526. Shameen Primary School, Nazimabad.

527. Al-Firdous Primary School, Nazimabad.

528. Modern Cambridge School, Nazimabad.

529. Mumtaz Primary School Nazimabad.

530. Zia-ul-Uloom Primary School, Nazimabad.

531. Osmania Primary School, Nazimabad.

532. Bano Primary School, Nazimabad.

533. St. Therisa Primary School, Nazimabad.

534. Kawsar Primary School, Nazimabad.

535. Globe National School, Nazimabad.

536. Liaqat Primary School, (First Shift) Nazimabad.

537. Liaqat Primary School (Second Shift), Nazimabad.

538. Dargah-e-Madni School, Nazimabad.

539. Zahoor Primary School, Nazimabad.

540. Mohammad Ali Primary School, Nazimabad.

541. Tanzeem-e-Nau School, Nazimabad.

542. Anwar-ul-Uloom School, Nazimabad. (English).

543. Gulberg Primary School, Nazimabad.

544. Zaidi Islamia School, Nazimabad.

545. Golimar Primary School, Golimar.

546. Anwar-ul-Uloom School, Nazimabad (Urdu).

547. Rizvia Primary School, Nazimabad.

548. Bassan Primary School, Nazimabad.

549. Bilqees Primary School, Nazimabad.

550. L.K. S.J. Primary School, Nazimabad.

551. St. Judas Primary School, North Nazimabad, Karachi-33.

552. Orangi Hills Primary School, North Nazimabad.

553. Little Citizen Primary School, North Nazimabad.

554. K.D. A. Primary School, North Nazimabad.

555. National Primary School, North Nazimabad.

556. Badri Primary School, North Nazimabad.

557. Children Education Field and Park Primary School, Nazimabad.

558. Nizamia Primary School, N. Nazimabad.

559. Hydri Primary School, N. Nazimabad.

560. Allama Iqbal Town Primary School, N. Nazimabad.

561. Hill Range Heights Primary School, N. Nazimabad.

562. Alleemia Boys Academy, N. Nazimabad.

563. Burhania Primary School, N. Nazimabad.

564. Kareemia P/S, North Nazimabad.

565. Mumtaz Baralin P/S, North Nazimabad.

566. Farzan P/S, North Nazimabad.

567. Ain Noor P/S, North Nazimabad.

568. Children's Paradise, Karachi.

569. Federal Public, Karachi.

570. New Shining Star, Karachi.

571. Sunshine P/S, Karachi.

572. Taleemul Islam, Karachi.

573. New Green Valley, Karachi.

574. Moin Boys' P/S, Karachi.

575. A.V. School, Karachi.

576. Metropolatian, Karachi.

577. Little Friends, Karachi.

578. Modern Primary, Karachi.

579. Universal, Karachi.

580. New English, Karachi.

581. Faran Primary, Karachi.

582. Shaheed-e-Millat, Karachi.

583. Muslim English, Karachi.

584. Ata Turk, Karachi.

585. Pan American, Karachi.

586. Alam Boys, Karachi.

587. Dastgir Welfare, Karachi.

588. Anglo Oriental, Karachi.

589. Decent Quddir, Karachi.

590. Dastgir Public, Karachi.

591. Younus Shahid, Karachi.

592. Ever Shining, Karachi.

593. S. M. Public School, Karachi.

594. Green Home, Block No. 1, Nazimabad.

595. Shoaib Mohammadia, Block V, Nazimabad.

596. Muslim Ideal, Block I, Nazimabad.

597. Mumtaz Baraline, Block 5-G, New Karachi.

598. Farhana Lower, S/S, New Karachi.

599. Anglo Urdu Primary, Karachi.

600. Zainab Bai Primary, Karachi.

601. New Model, Karachi.

602. Sabra Primary, Karachi.

603. Shaheen Primary, Karachi.

604. Madrisa Jamiat Uloom, Karachi.

605. Queen Mary Primary, Karachi.

606. Pearl Primary, Karachi.

607. Deeno Danish, Karachi.

608. Adnan Primary, Karachi.

609. Al-Mukhtar Primary, Karachi.

610. Good Luck Primary, Karachi.

611. Taj Colony Primary, Karachi.

612. Rizvi Primary, Karachi.

613. Nimbus Primary, Karachi.

614. Pak. Delite Primary, Karachi.

615. H. S. H. Prince Ali, Karachi.

616. Itehadul Ghariban, Karachi.

617. Lyari Welfare Primary, Karachi.

618. Chakiwara Kutchi Memon, Karachi.

619. Cutchi Ghauchi, Karachi,

620. Zahid Primary, Karachi.

621. Azim Primary School, Karachi.

622. Fatima Jinnah Primary, Karachi.

623. S.M.A., Karachi.

624. Siddiki Primary, Karachi.

625. Qaid Primary, Karachi.

626. Halari Anjuman, Karachi.

627. Services Primary, Karachi.

628. Children College, Karachi.

629. Rehmania Primary Karachi.

630. Muslim Darakhshan, Karachi.

631. City Primary, Karachi.

632. V.S.V. Primary, Karachi.

633. Hilal Primary, Karachi.

634. Pak. Primary, Karachi.

635. Bantwa Primary, Karachi.

636. Paradise Primary, Karachi.

637. Madressah Gausia, Karachi.

638. K.P.T. Primary, Karachi.

639. Crescent Primary, Karachi.

640. Zareen Primary, Karachi.

641. Goohra Gulistan, Karachi.

642. Gurat Primary, Karachi.

643. Al-Baldia, Karachi.

644. Madrasa Faizul Islam, Karachi.

645. Baptish Church, Karachi.

646. Hussaini Primary, Karachi.

647. Tiny Toys Primary, Karachi.

648. Merry Dale, Karachi.

649. Sultan Primary, Karachi.

650. Halai Ghanchi, Karachi.

651. Modern English, Karachi.

652. Abid Primary School, Karachi.

653. Modern English, Karachi.

654. St. Marry, Karachi.

655. West Pakistan Mubarik, Karachi.

656. Full Bright, Karachi.

657. Unique Primary, Karachi.

658. C.M.A. Primary, Karachi.

659. Alam Memorial, Karachi.

660. Hamidiya Primary, Karachi.

661. Al-Farooq Primary, Karachi.

662. Raunaq-e-Habib, Karachi.

663. Pakistan National, Karachi.

664. Gulaman-e-Abbas, Karachi.

665. Taleemghah, Karachi.

666. P.A.F. Model, Karachi.

667. Kamdas Academy, Karachi.

668. Madrassa Gausiya, Karachi.

669. Fairy Land, Karachi.

670. Dhuvau Primary, Karachi.

671. New Fairy Land, Karachi.

672. Pak. Primary, Karachi.

673. A.P. Patain, Karachi.

674. Madressa-e-Gulzar-e-Punjatan, Karachi.

675. Azad Primary, Karachi.

676. Quaid L/S, Karachi.

677. Zahid L/S, Karachi.

678. P. Night L/S, Karachi.

679. C.M.A. School, Kutchi, Memon, Karachi.

680. Ziaul Uloom L/S, Golimar, Karachi.

681. G. Khai Memon, Kharadar, Karachi.

682. Idara-i-Sharqia, North Nazimabad.

683. Tiny Tots, Kharadar, Karachi.

684. K.M.A. Kharadar, Karachi.

685. Shaheen Babar Colony, Karachi.

686. Shamim L/S, Azizabad, Karachi.

687. S.E. Ghas Mandi, Karachi.

688. Muslim Association, Ramaswami.

689. Ghulam Hussain Primary School, Khaliqdina. Kharadar, Karachi.

690. Bai Fiji Bai Dona Union Naka, Karachi.

691. H.R.H. Agha Khan Jamaat Khana Britto Road, Karachi.

692. Pakistan Navy, Maripur, Karachi.

693. K.N. Volunteer, Kharadar, Karachi.

694. Muslim Association, Ramaswami, Karachi.

695. St. Anthony Primary School, Karachi.

696. Jutpur Memon Primary School, Karachi.

697. Wahida Girls Primary School, Karachi.

698. Aisha Bawany No. 1 Primary School, Karachi.

699. Khatoon-e.Pakistan Primary School, Karachi.

700. B.Y.J. English Medium Primary School, Karachi.

701. Aziz Primary School, Korangi, Karachi,

702. Muslim National Primary School, Karachi.

703. Breton Carry Lower School, Karachi.

704. St. Anthony Lower School, Karachi.

705. Christ The King Lower School, Karachi.

706. St. Anthony Primary School, Karachi.

707. Wahida Girls Primary School, Karachi.

708. Aigha Bawany No. 1 P/S, No, Karachi.

709. Khatoon-e-Pakistan Primary School, Karachi.

710. B.Y.J. English Medium Primary School, Karachi.

711. Aziz Primary School, Korangi, Karachi.

712. B.M.B. Primary School, Karachi.

713. Drigh Town Committee Primary School, Karachi.

714. Aisha Bawany No. II, Primary School, Karachi.

715. Jan-e-Rasheedia Primary School, Karachi.

716. Breton Carry Lower S/S, Karachi.

717. St. Anthony Lower S/S, Karachi.

718. Christ King Lower S/S, Karachi.

719. Jutpur Memon Lower S/S, Karachi.

720. Pakistan Navy Lower S/S, Karachi.

721. Zamani Girls Middle Scool, Bedan Road, Lahore.

722. Rahat Islamia Girls Middle School, Ramgarh, Moghalpura, Lahore.

723. Akhtar Girls Middle School, Sadu Shah, Lahore.

724. Madrasa Liaqat-ul-Banat, Krishan Nagar, Lahore.

725. Punjab Junior Middle Bhamri School, Lahore.

726. New School, Model Town, Lahore.

727. New Muslim School, Prem Nagar, Lahore.

728. Madrasa Islah-ul-Banat, Rehman Park, Lahore.

729. Bona Dia Model Girls Middle School, Samanabad, Lahore.

730. Tabassam Model Girls Middle School, 55-Ihsan Road, Lahore.

731. Milli Dar-ul-Itfal, Rajgarh, Lahore.

732. Junior Model School, inside Mochi Gate, Lahore.

733. Islamia Universal Girls Middle School, Krishan Nagar, Lahore.

734. Noor Ahmad Girls A.V. Middle School, Wasanpura, Lahore.

APPENDIX 'B'

STATEMENT SHOWING THE NUMBER OF STUDENTS ON ROLLS IN EACH OF THE INSTITUTIONS SO REGISTERED IN LAHORE, LYALLPUR AND RAWALPINDI ON 31ST MARCH 1968. THE SCALE OF FEES AND OTHER CHARGES OF EACH CLASS, THE MEDIUM OF INSTRUCTIONS, THE NAME OF THE MANAGEMENT THE STANDARD AND THE INCOME AND EXPENDITURE OF EACH OF THE INSTITUTIONS IN THE YEAR 1966-67 (B. & C.)

S. No.	Name of the institution	Enrolment	KG	I	II	III	IV	V	VI	VII
			Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
	LAHORE									
1	Pak. Standard College, Shah Alam Market	465	...	...	...	...	...	...	6.00	7.50
2	Forward College, McLeod Road, No. 1	235	...	...	...	...	...	...	6.00	7.00
3	Forward College No. 2, Chowk Rang Mahal	278	...	...	...	...	...	...	6.00	7.00
4	Standard College, Shah Alam Market	268	...	...	...	...	...	...	...	...
5	Shibli College, Garhi Shahu	844	...	...	...	...	...	...	5.00	6.00
6	Modern Islamia High School Shadbagh	123	...	...	...	...	...	...	4.00	5.00
7	Mumtaz Nighat High School, Dharmpura	78	...	...	...	...	...	...	...	...
8	Khazana Gata Islamia High School, Lower Mall	523	...	...	...	...	...	...	6.00	7.00

VIII	IX	X	XI	XII	Medium of instructions	Name of the management	Standard	Income	Expenditure
Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.				Rs.	Rs.
8.50	11.50	12.50	...	...	Urdu	S. Maratab Ali	Secondary	40,000	37,000
8.00	10.00	10.00	...	...	do.	Malik Farid-ud-Din	do.	25,000	25,000
8.00	10.00	10.00	...	...	do.	Ditto	do.	28,944	28,944
...	...	...	14.00	14.00	do.	Abdul Majid Khan	Inter	20,000	13,000
7.00	8.00	9.00	12.00	12.00	do.	Iqbal Muzaffar	do.	60,000	60,000
5.00	7.00	7.00	...	...	do.	Muhammad Akhtar	High	60,000	6,000
...	5.00	6.00	10.00	...	do.	Fazal Ilahi	do.	4,000	4,000
8.00	9.00	10.00	...	...	do.	Anjuman Islamia	do.	61,328	61,069

9	Anglo-Punjab College, Temple Road	172	...	...	...	...	...	...	...	...
10	Modern Punjab Higher Secondary School, Anarkali	127	...	...	...	...	...	...	...	...
11	Kamran College, Dharampura (closed)	...	...	...	...	...	...	...	...	...
12	S.H. Model High School, Australia Building	65	...	...	...	...	...	...	...	...
13	Lahore English College, Nabha Road	318	...	...	...	...	...	...	4.75	5.00
14	A-One College, Abbot Road (closed)	...	...	...	...	...	...	...	5.00	5.00
15	Imtiaz High School, Ferozepur Road	125	...	...	...	...	...	...	4.50	6.00
16	Ichhra Model High School, Ichhra	172	...	...	...	...	...	...	4.00	5.50
17	A.D. High School, Amar Siddhu	80	...	...	...	...	...	...	6.00	7.00
18	Najaf High School, Gulberg	138	...	...	...	...	...	...	...	...
19	Mujaddidia College, Australia Building	224	...	...	...	...		...	...	...
20	Badar College, Lahore (closed)	...	...	...	...	...	...	...	...	...
21	Z. B. Junior Model Primary School	70	...	...	..	...	...	...	...	...
22	Kamal Junior Model Primary School	85	...	...	...	...	...	...	...	...

...	...	...	8.00	8.00	do.	Ch. Muhammad Afzal	Intermediate	26,352	21,939
...	...	...	8.00	8.00	do.	S. Akhtar Hussain	do.	15,000	15,600
...	8.50	8.50	...	...	...				...
...	...	...	10.00	10.00	do.	Ch. Nazir Hussain	High	3,000	3,360
6.00	13.00	13.12	...	...	do.	Malik Muhammad Wasif	Intermediate	6,000	5,000
7.00	10.00	10.00	...	...					
6.00	8.00	8.00	...	...	do.	Mr. Imtiaz Ali	High	3,680	10,200
6.00	8.00	9.00	...	...	do.	Mr. Muhammad Sharif	do.	18,000	18,000
7.00	10.00	10.00	15.00	15.00	do.	Mr. Noor Muhammad	do.	7,000	7,560
...	...	...	...	...	do.	S. Tassadaq Hussain	do.	15,000	16,440
...	...	...	...	...	do.	Muhammad Ishtiaq	Intermediate	15,333	14,268
...	...	...	...	...	do.	Muhammad Akram	Primary	...	6,070
...	...	...	...	...	do.	Sh. Mustafa Kamal	do.	...	5,000

23	Pak. Model Primary School, Jinnah Park	61	...	2.00	2.00	3.00	3.00	3.00	...	...
24	Pak. Aziz Primary School	155	...	...	...	...	...	...	...	...
25	Junior Model Primary School, Ishwar Nagar	77	...	...	...	...	...	...	...	...
26	Shaheen Islamia, Primary School,	57	...	...	...	...	...	...	...	...
27	Public Islamia Primary School	93	...	...	...	...	...	...	...	...
28	Arash Park Model School	70	...	...	...	...	...	...	...	...
29	Akbar Model Primary School, Lohari	65	...	...	...	...	...	...	...	...
30	Sobiha Junior Model School	183	...	1.00	2.50	2.50	2.50	2.00	...	...
31	Javed Model Primary School, Nawan Kot	232	...	...	...	...	...	...	...	...
32	Tariq Primary School, Sahowari	50	...	...	...	...	...	...	...	...
33	Noorani Model School	65	Lower	1.00	1.00	Upper	2.00	2.00	...	...
34	Javed Hashmi Model School	60	...	...	...	...	...	...	...	...
35	Nasir Arabia Primary School, Rehmanpura	117	...	1.10	2.00	2.50	3.00	3.00	...	...
36	Noshahi Model Primary School	60	...	...	...	...	...	...	...	...
37	Tanweer Model Primary School	73	...	...	...	...	...	...	...	...
38	Pakistan Central Model Primary School	170	...	Lower	1.00	1.00	...	...	...	...

...	...	...	...	...	do.	Ikramul Haque	do.	8,832	7,980
...	...	...	...	...	do.	Muhammad Sharif	do.	2,500	2,508
...	...	...	...	...	do.	Nusrat Saeeda	do.	4,000	4,500
...	...	...	...	...	do.	Shakir Ahmad	do.	...	1,440
...	...	...	...	...	do.	Abdul Rashid	do.	...	5,000
...	...	...	...	...	do.	Agha Arash	do.	...	5,400
...	...	...	...	...	do.	Muhammad Akber	do.	3,450	5,382
...	...	...	...	...	do.	Kh. Shahabuddin	do.	4,512	3,600
...	...	...	...	...	do.	Abdul Ghafoor	do.	5,000	5,600
...	...	...	...	...	do.	Faqir Ahmad	do.	1,500	1,452
...	...	...	...	...	do.	Ghulam Rasul	do.	1,000	947
...	...	...	...	...	do.	Master Imdad Ali	do.	...	2,000
...	...	...	...	...	do.	Ghulam Fatima	do.	5,000	3,916
...	...	...	...	...	do.	Rafiq Ahmad	do.	2,616	4,248
...	...	...	...	...	do.	M. J. Azam	do.	2,000	1,200
...	...	...	...	...	do.	M. U. Farooqi	do.	3,000	4,600

39	Public Primary School, Hussainabad	86	...	1.00	1.50	2.00	2.50	4.00	...	...
40	Taire Islam Primary School	105	...	...	...	...	...	...	...	...
41	Junior Kindergarton Primary School	142	...	...	...	...	...	...	...	...
42	New Junior Model Primary School	62	...	...	...	...	...	...	...	...
43	Mumtaz Islami Primary School	III	...	...	...	...	...	...	...	...
44	Islamia Primary School, Samanabad	262	...	4.00	4.00	4.00	4.00	4.00	...	...
45	Qamar Junior Model Primary School	97	...	...	...	...	...	...	As prescribed in the Education Code/Department.	
46	Islamia Girls High School, Shadbagh (closed)	65	...	...	...	...	...	...	Ditto.	Ditto.
47	Samanzar High School	157	...	...	...	...	...	...	...	...
48	Zenana Musliam High School, Chaubacha Dharampura.	82	...	...	...	...	...	...	...	...
49	Muslim Girls High School Edward Road	125	...	...	...	...	...	...		
50	High School for Girls, Sant Nagar	949	...	...	...	...	...	...		

...	...	...	...	...	do.	Y. Yaqoob	do.	3,000	4,000	
...	...	...	...	...	do.	M.A. Sabri	do.	3,000	3,600	
...	...	...	...	...	do.	M. Zaheer-ud-Din	do.	10,000	10,160	
...	...	...	...	...	do.	Ch.Khurshid Ali	do.	8,000	7,660	
...	...	...	...	...	do.	Mumtaz Ahmad	do.	...	7,600	
...	...	...	...	...	do.	Mnhammad Khalil	do.	...	7,500	
...	...	...	...	...	do.	Nasrullah Qamar	do.	2,340	3,000	
...	...	...	...	...	do.	Anjuman Raf-i-Am	High	...	...	
...	...	...	...	...	do,	Samanzar Education Association	do.	5,652	7,080	
					do.	Management Zanana Muslim High School.	do.	2,952	3,950	
As prescribed in the Education Code/Depart.					do.	Muslim Women Education, Sant Nagar.	High	4,500	5,600	
	do.				do.	Islamia Education, Sant Nagar	do.	12,618	22,644	

51	Binatul Muslimeen, High School, Shalimar Town	273	...	...	...	...	...	...
52	New English Model Girls High School Samanabad	166	...	...	...	...	...	...
53	Muslim Model Girls High School, Chawk Jhanda	621	...	...	...	...	...	...
54	Muslim Girls High School, Baghbanpura	144	...	...	...	...	...	...
55	Dar-ul Aloom Talibat, Chamberlain Road	170	...	...	...	...	...	...
56	Zamani Girls M/S. Beadon Road	138	...	...	...	...	...	...
57	Rahat Islamia Girls Middle School, Ramgarh, Moghalpura.	186	...	...	...	...	...	...
58	Akhtar Girls Middle School, Sadu Shah	315	...	...	...	...	...	...
59.	Madrasa Liaqat-ul-Banat, Krishan Nagar	113	...	...	...	...	...	...
60	Punjab Junior Middle Dhamri School	116	...	...	...	...	...	...
61	New School Model Town, Lahore	350	...	...	...	...	...	...
62	New Muslim School, Prem Nagar	322	...	...	...	...	...	...

do.	do.	Binatul Muslimeen	do.	8,828	7,160
do.	do.	By New English Model School Management	do.	5,976	6,420
do.	do.	The school has been recognised since 1965.			
do.	do.	Managament of Muslim Girls High School.	do.	5,184	5,760
do.	do.	M. Yasin Butt	do.	6,120	5,600
do.	do.	The school has since been recognized.			
do.	do.	Miss R-Malik	Middle	8,648	9,286
do.	do.	Miss A. Sultana	do.	10,320	11,340
do.	do.	Management of Liaqat-ul-Banat	do.	4,001	4,068
do.	do.	Management Punjab Junior Middle School.	do.	4,070	4,080
do.	do.	The school has since been registered as European Type.			
do.	do.	Management of New Muslim School.	do.	The school has since been recognized.	

63	Madrasa Islah-ul-Banat, Rehman Park	78	...	...	...	...	...	...
64	Bona Dea Model Girls Middle School, Samanabad	107	...	...	...	...	...	...
65	Tabassam Model Girls Middle School, Ihsan Road	212	...	...	...	...	...	...
66	Milli Dar-ul-Itfal, Rajgarh	58	...	...	...	...	...	...
67	Junior Model School, Inside Mochi Gate	269	...	...	...	...	...	...
68	Islamia Universal Girls Middle School, Krishan Nagar.	72	...	...	...	...	...	...
69	Noor Ahmad Girls A.V. Middle School, Wassanpura.	170	...	...	...	...	...	...
70	Muslim Binat School, Farooq Ganj	150	...	...	...	...	...	...
71	Pak Model School, Bhogiwal, Baghbanpura	165	...	...	...	...	...	...
72	English Primary School, Moghalpura	125	...	...	...	...	...	...
73	Primary School, Bazaz Mohallah	133	...	...	...	...	...	...
74	Madrasa Punjab, Bilal Ganj	110	...	...	...	...	...	...
75	Eimar Kindergarden School, Qila Gujar Singh	120	...	...	...	...	...	...

do.	do.	Management of Islah-ul-Banat	do.	2,806	3,430
do.	do.	Management Bona Dea Government Middle School.	do.	3,576	3,852
do.	do.	Management Tabbassam Model School.	do.	6,280	7,632
do.	do.	Anjuman Hamayat Islam	do.	2,088	3,090
do.	do.	Management of Junior Model School.	do.	5,084	5,490
do.	do.	Management Islamia Universal Girls Middle School.	do.	2,408	2,592
do.	do.	The school has been recognized.			
do.	do.	Anwar Saeeda	Primary	2,600	2,000
do.	do.	Anwar Sultana	do.	3,701	2,500
do.	do.	Siffor Kauser	do.	3,105	2,642
do.	do.	Mah-Jahan Ara	do.	3,240	3,992
do.	do.	Muhammad Yaqub	do.	2,328	1,290
do.	do.	Mrs. A. Elmair	do.	3,344	2,880

76	Modern Girls School, Beadon Road	135	...	...	...	...	...	...
77	Rehmania Model School, Bilal Ganj	89	...	...	...	...	...	...
78	Farooq Primary School, Mochi Gate	135	...	...	...	...	...	...
79	Tanvir Primary School, Baghbanpura	117	...	...	...	...	...	...
80	Shaheen Model School, Paisa Akhbar	125	...	...	...	...	...	...
81	New Model School, Bhati Gate	113	...	...	...	...	...	...
82	M.B. School, Delhi Road	187	...	...	...	...	...	...
83	English Primary School, Lahore Cantt	165	...	...	...	...	...	...
84	Islamia Model School, Old Mewa Mandi	127	...	...	...	...	...	...
85	Madras-tul-Banat, Krishan Nagar	119	...	...	...	...	...	...
86	Almas Model School, Bhati Gate	90	...	...	...	...	...	...
87	Iqbal Girls Primary School, Kacha Ravi Road	115	...	...	...	...	...	...

do.	do.	S. M. Hussain	do.	3,643	3,449
do.	do.	S. A. Rehmania	do.	1,354	1,150
do.	do.	Zaib-un-Nisa	do.	3,425	2,625
do.	do.	Khalida Begum	do.	1,200	2,100
do.	do.	Miss Dilshad	do.	3,700	3,250
do.	do.	Muhammad Amin	do.	1,522	1,500
do.	do.	S. Muhammad Sadiq	do.	3,105	2,642
do.	do.	B. M. Khan	do.	3,240	3,992
do.	do.	A. Mirza	do.	1,930	2,146
do.	do.	Arshad Qureshi	do.	2,670	2,565
do.	do.	Zahida Parveen	do.	1,932	1,830
do.	do.	Munawar Islam	do.	1,880	1,410

88	Anjuman Islamia School, Gowalmandi	50	...	...	...	...	...	...		
89	Manzoor Girls School, Empress Road	88	...	...	...	...	...	...		
90	Dil Muhammad Girls Primary School, Faiz Bagh	80	...	...	...	...	...	...		
91	Qureshi Girls Primary School, Rehmanpura	210	...	...	...	...	...	...		
92	Madrasa-tul-Banat, Lake Road	792	...	...	...	...	...	...		
93	Darul Shafqat, Lower Mall	115	...	...	...	...	...	...		
94	Madrasa-tul-Binat, Misri Shah	902	...	...	...	...	...	...		
95	Shaheen Model School, Railway Road	170	...	...	...	...	...	...		
96	National Model School, Lahore Cantt	57	As prescribed in Education Code/Department.					...	...	...
97	English Primary School, Dabbi Bazar	512	Ditto					...	...	...
98	Adbistan-e-Zohra	310	,,					...	...	...
99	Islamia Junior Model School,	915	do.					...	...	...
100	Islamia Girls School, Akbari Gate	136	do.					...	...	...
101	Cambridge School, Usmani Station	90	do.					...	...	...

do.	do.	Muhammad Islam	do.	21,288	14,255
do.	do.	Qasim Ali	do.	1,324	2,078
do.	do.	Dil Muhammad	do.	1,837	5,348
do.	do.	M.K. Asma	do.	4,000	4,800
do.	do.	Abaid-ul-Haq	do.	32,274	32,274
do.	do.	Khan Zulqar Nain	do.	6,120	6,252
do.	do.	Muhammad Hussain	do.	28,332	23,275
do.	do.	Khurshid Jahan	do.	2,400	2,139
... ...	do.	Hamida Kashmiri	do.	2,800	2,500
... ...	do.	H.M. Akram	do.	2,520	1,921
... ...	do.	Ghulam Rasul	do.	2,328	2,339
... ...	do.	Abdul Wahid Khan	do.	68,175	52,692
... ...	do.	Muhammad Yousuf	do.	1,930	2,146
... ...	do.	Mrs. Saeeda	do.	1,968	1,800

102	Shalimar Public School, Baghbanpura	86	do.	...	...	...
103	Mrs. Beig Primary School, Brandreth Road	921	do.	...	...	...
104	New Primary School, Bibi Pak Daman	180	do.	...	—	...
105	Faiz Girls School, Misri Shah	95	do.	...	...	...
106	Public Model School, Kachhu Pura	145	do.	...	...	...
107	Nia School, Kachhu Pura	245	do.	...	...	...
108	Junior School, Model Town	83	do.	...	...	...
109	Hamdard Girls School, Faiz Bagh	86	do.	...	...	...
110	Junior Model School, Welfare Town	411	do.	...	...	...
111	Millat Girls School, Kachhu Pura	90	do.	...	...	...
112	Khurshid-ul-Islam, Mochi Gate	123	do.	...	...	...
113	Junior Model School, Ganj Moghalpura	132	do.	...	...	...
114	Islamia Girls School, Nehru Park	132	do.	...	...	...
115	Model Girls School, Model Town	515	do.	...	...	...

...	...	...	...	...	do.	S. Matloob	do.	8,600	3,000
...	...	...	...	...	do.	Mahmood Beig	do.	9,320	8,400
...	...	...	...	...	do.	N.C. Ghos	do.	6,460	2,440
...	...	...	...	...	do.	Zahida Maryam	do.	948	720
...	...	...	...	...	do.	S. Imam Ullah	do.	2,688	2,690
...	...	...	...	...	do.	Abdul Sami	do.	3,317	3,902
...	...	...	...	...	do.	M.N. S. Naqvi	do.	2,070	1,530
...	...	...	...	...	do.	Muhammad Shafi	do.	1,158	1,680
...	...	...	...	...	do.	Community Development.	do.	4,500	4,500
...	...	...	...	...	do.	Khalid M. Khokhar	do.	3,700	3,510
...	...	...	...	...	do.	Abdus Samad	do.	3,432	5,200
...	...	...	...	...	do.	Khurshid Alam	do.	772	1,370
...	...	...	...	...	do.	Mr. Muhammad Ahmad.	do.	1,315	1,500
...	...	...	...	...	do.	Model Town Society	do.	10,220	10,399

116	M.S. Model School, Qila Gujar Singh	141	do.	...	...	...
117	Ghaus Model School, Chah Miran	95	do.	...	...	...
118	Saeeda Iqbal Girls School, Lohari Gate	115	do.	...	...	...
119	Rashid Ahmad Memorial School, Model Town	92	do.	...	...	...
120	Forward Junior Model School, Mozang	117	do.	...	...	...
121	Shah Girls Model School, Sodiwal	125	do.	...	...	...
122	Shama Model School, Mohni Road	111	do.	...	...	...
123	Standard Children School, Gulistan Colony	135	do.	...	...	...
124	Standard Modern School, McLeod Road	76	do.	...	...	...
125	S.A. Primary School, Gulberg	91	do.	...	...	...
126	Madrasa Tehzib-ul-Banat	201	do.	...	...	...
127	Victory Model School, Ram Garh	82	do.	...	...	...
128	Zia Girls Primary School, Kasurpura	119	do.	...	...	...

...	...	...	...	...	do.	Muhammad Shafi	do.	5,698	5,000
...	...	...	...	...	do.	Ijaz Nabi	do.	1,320	1,200
...	...	...	...	...	do.	Saeeda Khatoon	do.	1,824	1,715
...	...	...	...	...	do.	Zakia Begum	do.	2,400	3,000
...	...	...	...	...	do.	Iqbal Begum	do.	2,572	3,422
...	...	...	...	...	do.	Muhammad Din	do.	512	1,098
...	...	...	...	...	do.	Abdul Hamid	do.	2,100	1,920
...	...	...	...	...	do.	Abdul Saleem Khan	do.	8,200	4,000
...	...	...	...	...	do.	Sardar Muhammad	do.	1,200	955
...	...	...	...	...	do.	Wali Muhammad	do.	600	600
...	...	...	...	...	do.	Muhammad Amin	do.	890	772
...	...	...	...	...	do.	Mrs. S. Shakoor	do.	1,320	1,020
...	...	...	...	...	do.	Miss Zia	do.	2,760	2,600

129	Shuja Girls School, Bhati Gate	82			do.			...	...	...
130	Muhajarabad Girls School	141			do.			...	...	...
131	Islamia Girls School, Bhati Gate	109			do.			...	...	...
132	Madrisa Shams-ul-Banat, Mochi Gate	82			do.			...	...	...
133	Mussarat Model School, G.T. Road	128			do.			...	...	...
134	Iqbal Girls School, Ram Garh	245			do.			...	...	...
135	Khanum Girls School, Gulberg	137			do.			...	...	...
136	Malik Model School, Raj Garh	125			do.			...	...	...
137	Afzal School,, Chah Miran	955			do.			...	...	...
138	Jinnah Girls School, Shahdara	110			do.			...	...	...
139	Azra Girls School, Walton	115			do.			...	...	...
140	Ashraf Model School, Multan Road	141			do.			...	...	...
141	Z.N. School, Harike Road	73			do.			...	...	...
142	Awami Girls School, Rehman-pura	95			do.			...	...	...
143	Khawaja P. Model School	88			1.00 each.			...	...	...
144	Model P/S Model School	150			1.25 each.			...	...	...
145	Arif Model School, Samnabad	51			...			...	...	...
	LYALLPUR									
146	Khawar College, People Colony	233	...	4.00	4.00	4.00	4.00	4.00	...	...

...	...	...	...	...	do.	Shuja Ahmad	do.	1,920	1,830
...	...	...	...	...	do.	Ghulam Fatima	do.	1,100	1,440
...	...	...	...	...	do.	Alhaj Amir Bux	do.	1,920	2,572
...	...	...	...	...	do.	Miss Khurshid Jahan	do.	1,800	2,000
...	...	...	...	...	do.	Malik S. Siraj Din	do.	2,400	2,029
...	...	...	...	...	do.	Mr. Iqbal Majid	do.	950	1,000
...	...	...	...	...	do.	Saeeda Naqvi	do.	1,080	970
...	...	...	...	...	do.	M. Habib Ullah	do.	1,872	1,600
...	...	...	...	...	do.	Miraj Din	do.	728	617
...	...	...	...	...	do.	Mrs. Muhammad Yousaf	do.	2,400	2,450
...	...	...	...	...	do.	W. Hussain	do.	1,316	1,560
...	...	...	...	...	do.	Rahil Ashraf	do.	3,360	2,270
...	...	...	...	...	do.	Zubaida Khatoon	do.	1,838	1,773
...	...	...	...	...	do.	Rehana Qureshi	do.	1,672	1,422
...	...	...	...	...	do.	H. Peer Muhammad	do.	3,000	3,600
...	...	...	...	...	do.	Abdul Hamid	do.	4,800	5,000
...	...	...	...	...	do.	H. Noor Muhammad	do.	...	1,200
...	...	...	...	...	Urdu	Khawar Colony	Primary	Not available.	

147	Public High School, People Colony	312	...	...	...	...	...	...	6.00	6.50
148	Islamia Girls Middle School, Ghulam Mohammadabad	182	...	0.25	0.25	0.25	0.25	0.25	1.75	1.75
149	Iqbal Girls Primary School, Ghulam Mohammadabad	218	...	1.00	2.00	3.00	4.00	5.00	...	...
150	Shamsia Nizamia College, Abdullahpur	217	...	...	...	...	...	...	...	...
	RAWALPINDI									
151	Ideal Cambridge School	672	10.00	11.00	12.00	13.00	14.00	15.00	16.00	17.00
152	Islah-e-Khidmet Primary School, Lunda Bazar	134	...	1.25	1.75	2.25	3.25	3.25	...	...
153	Sadar Primary School, Rawalpindi	125	...	2.50	2.75	3.00	3.00	5.00	...	...
154	Public Model High School, Chah Sultan	168	...	...	...	...	...	...	2.00	3.00
155	Faiz-e-Aam High School, D.A.V. College Road	133	...	2.50	3.50	3.50	4.50	5.50	6.50	7.50

6.50	6.50	6.50	...	...	do.	Public Committee	High	do.	
1.75	...	...	...	...	do.	Ghulam Muhammad-abad	Middle	do.	
...	...	...	...	...	do.	Iqbal	Primary	do.	
7.00	8.00	8.00	...	...	do.	Shamsia Nizamia	High	do.	
18.00	19.00	2.00	...	...	English	Managing Body Ideal Cambridge	do.	80,000	85,000
...	...	...	...	...	do.	Islah-e-Khidmat Committee	Primary	3,197	3259/91
...	...	...	...	...	do.	Sh. Rehmatullah	do.	5,577	5,014
3.00	4.00	4.00	...	...	do.	Sher Zaman	High	4,126	4,106
8.50	8.50	8.50	...	...	do.	Anjuman Faiz-e-Aam	do.	13,530	13,302

156	Iqbal Middle School, Mohalla Niarian	93	...	...	...	...	...	...	4.50	5.50
157	Sardar Night School	158	...	...	...	...	...	...	5.00	6.00
158	Fanzim Middle School, K-316 Committee Mohallah	75	...	1.25	1.25	2.00	2.50	3.00	4.00	...
159	Pakistan Oriental School, Imam Bara Chowk	83	...	1.31	2.31	3.31	3.37	4.37	4.37	5.37
160	Pakistan Model Colony Centre, Ferozepur, Murree Road	30	...	...	...	...	...	...	...	...
161	Shaheen Middle School, Rata Amral	195	...	1.13	1.63	2.13	3.13	3.63	4.13	4.63
162	Abbasi High School, Satellite Town	97	...	...	...	...	...	...	...	3.07
163	Millat Secondary School, Satellite Town	166	8.00	9.00	10.00	11.00	12.00	13.00	14.00	15.00
164	Anglo-Arabic Public Secondary School	77	10.00	11.00	12.00	13.00	14.00	15.00	16.00	17.00

6.50	...	...	...	...	do.	Iqbal Taleemi Society	Middle	5,000	13,809
6.00	8.00	8.00	...	...	do.	Ch. Ali Muhammad	High	17,575	17,466
...	...	...	...	...	do.	Azim Ullah	Middle	617	1,566
5.37	6.37	6.37	...	...	do.	Imdad Hussain Jafri	do.	1,552	1,155
...	...	8.00	...	...	do.	Abdul Rehman	High	3,800	3,800
5.00	...	...	...	...	do.	Anjuman Faragh Taleem	Middle	3,293	3,602
4.07	6.50	6.50	...	...	do.	Taj Muhammad Abbasi	High	The case of recognition is under action.	
16.00	20.00	20.00	...	...	do.	Millat Urdu Committee.	do.	10,000	30,000
18.00	18.00	18.00	...	...	do.	Anglo-Arabic Col. & School Old Boys Association.	do.	6,489.50	36,775.35

165	Holy Purpose School	158	12.00	12.00	12.00	12.00	15.00	15.00	15.00	15.00
166	Jamia Public School	60	10.00	14.00	14.00	14.00	16.00	16.00	18.00	18.00
167	Public Secondary School	250	10.00	11.00	12.00	13.00	14.00	15.00	16.00	17.00
168	New Capital Public School	90	10.00	10.00	12.00	12.00	14.00	14.00	14.00	14.00
169	Satellite Town Secondary School	45	8.00	10.00	10.00	12.00	12 00	14.00	14.00	16 00
170	Shaheen Girls Primary School	340	...	1 00	1.25	1.50	1.75	2.75	...	...
171	Central Girls Primary School	181	...	1.25	2.00	2.12	3.75	4.25	...	...
172	Al-Madrassa-tul-Banat Girls Primary School	96	...	1.12	2.12	3.25	3.50	3.75	...	...
173	New Capital Primary School	115	...	2.00	2.00	3.00	4.00	5.00	...	...
174	New Era Girls Primary School	215	...	2.00	2.00	3.00	4.00	5.00	...	...
175	Kamran Girls Primary School	60	...	1.50	2.00	2.50	3.00	3.50	...	...
176	Ruby Girls Primary School, Morgah	90	...	2.00	2.00	3.00	3.50	4.50	...	...
177	Faiz-ul-Islam Girls Primary School (School closed)									

15.00	15.00	15.00	...	...	do.	Holy Purpose School	do.	11,560.50	13,532
18.00	20.00	20.00	...	...	do.	Jamia Public Committee.	Sec.	Started in April, 1968.	
18.00	19.00	20.00	...	...	do.	Public Sec. Education Committee	do.	20,000	23,000
14.00	16.00	16.00	...	...	do.	H/Pelent Manager	do.	1,42,000	13,973
16.00	18.00	18.00	...	...	do.	Raja Khalid Jamil	do.	500	1,500
...	...	...	...	...	Urdu	Razia Malik	Primary	12,346	14,223
...	...	...	...	...	do.	Razia Malik	do.	4,560	4,075
...	...	...	...	...	do.	Ch. Noor Hussain	do.	2,019	3,050
...	...	...	...	...	do.	P. Roberts	do.	3,096	11,700
...	...	...	...	...	do.	Rashir Ahmed	do.	6,542	7,310
...	...	...	...	...	do.	Saeeda Yasmeen	do.	895	1,012
...	...	...	...	...	do.	Riaz Hussain	do.	4,712	4,874

APPENDIX

(Ref: Starred Question

	A	B	C	D
No.	Name of the Colleges	Date of Estt:	Whether own building or rented.	Enrolment
1.	Abdullah College.	1966	Own	431
2.	Adamjee Science College.	1961	—do—	575
3.	Allama Iqbal College.	1966	Rented	1733
4.	City College.	1964	—do—	2360
5.	M. Abdullah Haroon College.	1963	Own	508
6.	Islamia College	1948	—do—	6429
7.	Islamia Law College.	1961	—do—	230
8.	Jamia Milli College.	1955	—do—	1104
9.	Jinnah College.	1954	—do—	1577
10.	Nabi Bagh Z.M. College.	1963	Rented	1-69
11.	National College.	1956	Own	2941
12.	Premier College.	1966	Rented	1236
13.	S.M. College.	1943	Own	5340
14.	S.M. College.	1947	Own	880
15.	Siraj-ud-Daulah College.	1964	Rented	469
16.	St. Patrick College.	1951	Own	653
17.	Urdu College	1949	Own	966
Private Degree College (Women)				
1.	APWA College.	1954	Own	1045
2.	Islamia College for Women,	1962	Rented	1315

II

No, 12247)

E 1966-67			1967-68 (First Inst.)		
Maintenance	Development	Total	Maintenance	Development	Total
—	—	—	—	20750	20750
1,12,420	—	1,12,420	72500	—	72500
—	—	—	—	—	—
62,790	—	62,790	40500	—	40500
1,21,050	—	1,21,050	70100	43000	113100
—	—	—	—	—	—
3600	—	3600	—	—	—
99100	—	99400	64100	2750	2685
56198	—	56198	36250	—	36250
78388	25000	103383	50550	—	50550
47208	—	47208	30450	—	30450
—	—	—	—	—	—
62792	—	62795	40500	—	40500
8228	—	8228	—	—	—
41500	45000	76000	26750	—	26750
6650	—	6650	—	—	—
230000	—	230000	115000	100000	215000
54648	30000	84648	35250	15000	60250
—	—	—	—	—	—

	A	B	C	D
3.	Karachi College for Women.	1958	Rented	1194
4.	Khurshid Girls College.	1961	Own	205
5.	P.E.C.H.S. College.	1958	—do—	834
6.	Sir Syed Girls College.	1954	—do—	1097
7.	St. Joseph's College.	1948	—do—	840
Private Inter College (Men)				
1.	Aishia Bawani College.	1964	Own	366
2.	Dehli College.	1966	Rented	102
3.	Federal College.	1955	Rented	106
4.	H.I. Usmania College.	1956	Rented	107
5.	Habib Inter College.	1963	Own	63
6.	R.M.C. College.	1966	Rented	132
7.	P.E.C.H.S. Education Found.	1966	Own	160
8.	Baloch Inter College.	1966	Rented	20
Private Inter College (Women)				
1.	Fazlur-ur-Rehman College.	1964	Own	75
2.	H.R.H. Prince Agha Khan College	1966	—do—	47
3.	Islamia Inter College.	1963	—do—	90
4.	Khuddon-e-Pakistan College.	1958	—do—	180
5.	Muslim Girls College.	1965	—do—	71
6.	Rotnaq-e-Islam College.	1965	—do—	73
7.	S.M.B. Fatima Jinnah College.	1963	—do—	204
8.	St. Lawrence College.	1962	—do—	122
9.	Riaz Girls College.	1965	—do—	58

E

85060	—	85060	54850	—	54850
28610	25000	53610	18450	—	18450
140160	50000	190160	90400	—	90400
90400	—	90490	58350	—	58350
—	—	—	—	—	—
21550	—	25550	—	—	—
—	—	—	—	—	—
41940	—	41940	—	—	—
36820	—	36820	23750	—	23750
12350	—	12350	—	—	—
—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—
8920	—	8920	5050	—	5750
33520	—	33520	—	—	—
10300	—	10300	6650	—	6650
6830	—	6830	4400	—	4400
46310	—	46310	21900	—	21900
—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—

F

Name of the College	Budget Allocation	
	1966-67	1967-68
Government Degree Colleges for Boys		
1. D.J. Govt. Science College.	565087	665608
2. Govt. College, Nazimabad.	424990	516881
3. Govt. Superior Science College.	108217	160478
4. Govt. College of Com. & Econ.	189557	212350
5. Govt. Teacher's Training College.	168430	182710
Government Degree Colleges for Girls		
1. Govt. College for Women.	583454	685755
Intermediate Colleges for Boys		
1. Govt. Bengali Inter College.	73507	114728
2. Govt. College of Physical Education	—	37150

APPENDIX III

(Ref : Starred Question No. 12689).

WEST PAKISTAN COLLEGE TEACHERS ASSOCIATION KARACHI REGION

Dated 22nd August, 1967

President :
S. Mustafa Hasnain,
B.A. (Hons), M.A.LL.B.
Phone : 71175

Vice President :
Muhammad Faiq,
B.A. (Hons.) M.A.

Miss Anita Ghulamali,
M.Sc.
Phone : 6222 51864

General Secretary :
Muhammad Tahir,
M.A.M., Com., LL. B.,
Phone : 50753

Joint Secretary :
S. Shaukat Hasan,
M. Sc.
Phone : 223563

Mrs. Zohra Dawoodi,
M.A.

Treasurer :
Khalid Mahmood Malik,
M.A.B. Come ;
Phone : 61663

Memorandum submitted to the Minister of Education, West Pakistan by the West Pakistan College Teachers Association, Karachi Region, on the subject of insecurity of services in the privately managed Colleges.

1. The West Pakistan College Teachers Association (Karachi Region) takes this opportunity to place on record its deep sense of appreciation, satisfaction and gratitude over the endeavours being made by the Central Government under the leadership of President Ayub Khan and also by the Provincial Government under the guidance of your honour to improve the working, and streamline the administration of the privately managed colleges with a view to create an atmosphere in the educational institutions of the province and the country which may be conducive to the healthy training and development of the genius of the people.

2. The Revolutionary Central Government was pleased to appoint the Sharif Commission within a few days of its accession to power. This Commission made a number of valuable proposals and suggested a number of reforms to improve the conditions in the educational institutions. But the growth of authoritarianism in the institutions of the higher learning, especially the privately managed colleges, gave rise to such methods of administration as were surprisingly abominable. The big bosses presiding over the destinies of the privately managed seats of higher learning created conditions which did not allow the reforms, introduced in the University and College administration, to operate properly. There had always been a wide-spread feeling that the extensive powers concentrated in the hands of the managers and heads of these institutions were not being, and were not likely to be, excercised in a just and fair manner. It is an open secret today, that the vested interests that have been commercialized education and were motivated by no incentive other than profit-making, opposed in many a surreptitious ways, the operation of the said reforms. Thus the good efforts of the Government were nullified and the changes introduced did not prove, contrary to expectations, conducive to improving the conditions prevailing before the introduction of the Sharif Commission reforms.

3. The distressing effect of their nefarious activity was that within a short time a general dissatisfaction with what was going on in the educational sphere was engendered not only amongst the students but also amongst the responsible senior teachers. A number of agitations, demonstrations and demands began to crop up.

4. The Government was prompt enough to take note of the situation and to appoint another Commission, under the Chairmanship of Justice

Hamoodur Rahman to probe into the students problems and welfare.

5. The Hamoodur Rahman Commission, took great pains to investigate thoroughly into the state of affairs prevailing in the educational institutions, specially in the private colleges. It was, however, bewildered by the appalling arbitrariness in the private colleges. Comparing the privately managed colleges with the Government ones, the Commission had to remark, "The position in most of the private colleges, other than those run by the Christian Missionary Societies, is much worse. The teachers are poorly paid. They have no service conditions, no security of service and no incentive for good work, although the institutions that employ them have huge students enrolments and a large income from fees".

6. The Commission expressed its most emphatic dissatisfaction regarding conditions obtaining in a "mammoth multi-purpose institution called the Islamia College, in Karachi, which under of dispenses instruction from Kindargarden to the graduation level, but provides little or no common facilities for students and teachers." This institution with an enrolment of over twelve thousand students and running in three shifts from morning till night, is headed in the words of the Commission by "The founder of the College himself an 'uneducated man' who is also its defects chief administrative head'. He openly claims that it is he who maintains discipline amongst the students," as he himself boasted before the Commission, "the staff has not the guts to control students".

7. The Governing Bodies of a number of private colleges are tools in the hands of the despets controlling the whole business as Chairman' or' Secretaries'. Some of the Governing Bodies farcical as in the case of Islamia College and National College, others are irregularly constituted as in the case of the newly founded Abdullah College. Consequently they just rubber-stamp the decisions taken single-handedly by the so-called 'Chairman' or 'Secretary'.

8. The obvious result of all that has been submitted in the preceeding paragraphs is that the services of the poor teachers have always remained insecure. A large number of teachers are every year turned out of the private colleges before the commencement of the long vacations. Notices of termination assigning no reason whatsoever for dispensing with the ser-

vices of the poor teachers (who, in a number of cases, are confirmed hands having to their credit unblemished records of 5 to 18 years of meritorious services) are a usual phenomenon. The real cause in many cases turns out to be some sort of 'victimization'.

9. Islamia College, Karachi, has recently turned out some 12 teachers without assigning any reason for termination. Some of the teachers who thus become jobless were the 'confirmed ones'. They asked the Principal of the college to explain the circumstances that necessitated their ouster, but that request was turned down. If an enquiry is instituted in this regard, some very interesting and revealing facts will come to light. For instance, one Mr. Wasim Fazli joined the Islamia College as a Lecturer in 1961, but he was not confirmed even after serving the institution for full five academic sessions. After 4 years of service he was redesignated as a Junior Lecturer. There is no such position as a Junior Lecturer existing any where in any other college. This is the creation of the whims of the Islamia College management. From 15-2-1967 he was again designated as lecturer and only then was given the full Lecturer's scale on pay. The pleasure of being placed in the full scale was, however, very short lived because on 23-5-1967 he was served with the termination notice.

An other teacher Mr. M. Aijaz Ahmed Khan, appointed on 2-9-64 was confirmed in December, 1966 but no confirmation letter was issued to him. In 1965 he was arbitrarily demeted to the position of the so called Junior Lecturer. In 1966 he was again raised to the status of a Lecturer. He was never granted any increment. He was given the full scale from 15-2-67. His [services were arbitrarily terminated on 22-5-67. No reason was assigned. He has not been paid any salary for the period between May 22 and June 23, 1967.

10. The conditions prevailing in the newly opened Abdullah College are no better. The self-styled Chairman of the Governing Body of this College persuaded two senior teachers of Science, one from Islamia College and the other from S. M. College, to join this new college on handsome salaries. They accepted his offer and served the Abdullah College for one full session with Missionery Zeal and attracted an unusually large number of students to this newly started institution. But one morning, to their surprise and bewilderment, they received notices of termination without any

reason. Similarly, two other teachers whose records of service were unblemished were wantonly removed.

11. The Urdu College, sponsored by the Anjuman-e-Taraqqi-e-Urdu and specially sported and subsidised by the Central and Provincial Governments, and which is said to have been working for an ideal, has embarked upon the policy of closing its departments and removing even such teacher whose service periods range from 12 to 18 years. During the last few years this college has closed the departments of English (optional). Mathematics, Arabic and Philosophy in the Faculty of Arts. The Department of Persian has been closed from the coming sessing. To the best of our knowledge, the college has in no case secured prior permission to do so from the University of Karachi. It is very surprising that of all the departments, Persian and Arabic, which are so akin to our culture and so valuable to our heritage should be denied to the students in a college, that claims to be the champion of our national aspirations.

(12) The Association is justifiably perturbed at the deliberate attempts of the managements of the private colleges to jeopardise and nullify whatever good is accruing or is expected to accrue, from the sincere efforts of the government in emeliorating the lot of the teachers. The activities of those managements create conditions injurious to the cause of education and also to the good name of the government. Their self-seeking and unpatriotic activities have aroused a general feeling of insecurity amongst the college teachers and have created conditions which, in their, turn, are most likely to give rise to a number of problems in the educational sphere. Teachers and students are treated not humanbeings but as commodities that are to be used for more and more profit making. At least some colleges have turned into commercial concerns where no respect is shown to humanity.

(13) The Association is of the firm view that the cause of education will continue to suffer until and unless the commercialization of education, and arbitrariness in the college management and utter disregard for the human element in the utter disregard for the human element in the education field are totally eradicated. For better and fruitful education, security of the service of a teacher is a must.

(14) The Association was happy to learn that the West Pakistan Governor, Mr. Mohammad Musa Khan, was specially interested in the better management of the private colleges and hence a ppointed a special Governor's Committee headed by an eminent scholar like Professor Hamid Ahmad Khan, to probe into the affairs of the Governing Bodies of the private colleges and to submit its proposals by the end of June last. The Association, however, begs to draw your attention, and the attention of the Governor's Committee as well, to the fact that managements of some of the colleges have again sought to destroy the very purpose of the Committee so kindly appointed by the Governor. What makes these destructive activities possible is the lacuna in the existing laws of education. The present ordinances governing the Universities, Boards and Directorates have failed to provide any redress against the actions wantonly and arbitrarily taken by the educational bosses.

(16) (*a*) The University and Board Ordinances be so amended as to ensure orals security to service to the teachers. To remove the lacuna in the present educational laws, it may be unequivocally provided that the services of any teacher, whether probationary or confirmed, shall not be terminated under any circumstances :—

(*i*) Without assigning proper reason,

(*ii*) Without giving him a fair chance of defence,

(*iii*) Without the decision of the Governing Body of the Institution, and

(*iv*) Without the prior approval of the University in case of a Degree College and that of the Board in case of an Intermediate College.

(*b*) An enquiry committed be formed and constituted under the Chairmanship of a Judge of the High Court to hear the complaints and grievances of the teachers, and to suggest remedies for the prevalent malpratices in the local private college.

(*c*) The Universities and the Boards be equipped with more powers for affiliation and disaffiliation of the colleges. The affiliating bodies be directed to be strict in the observance of the procedure laid down for the appointments or removals of the teachers, and if a college is found to violate the rules and fails to comply with the instructious of the affiliating body it

should be disaffiliated or de-recognized.

(*d*) A permanent Board of Appeal consisting of the Vice Chancellor of the University, Chairman, Board of Intermediate and Secondary Education be formed to hear the appeals of the teachers who are not satisfied with the reasons given in the letters of termination or dismissal.

(*e*) All recommendations for the Government grant-in-aid be made by the affiliating authorities. To improve the financial position of the private colleges in Karachi overall maintenance equipment (annual) and development grant-in-aid be increased.

(17) In the end the Association wishes to make it clear once again that it just wants security of service for teachers, and desires that malpractices in the private educational institutions be completely eradicated.

With best regards,

For the Office bearer
Yours most obediently, Office bearers and Members of the West Pakistan College, Teachers Association, Karachi Region.

PRESENTED BY

1.	S.M. Hasnain	President.
2.	Anita Ghulam Ali	Vice President.
3.	Qazi Saghir Alam	Member.
4.	Samsher Khan	Member.

Sd/-
S.M. Hasnain,
President.

[illegible] SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSE[illegible]
WEST PAKISTAN

Friday, the 14th June, 1968.

جمعۃالمبارک - ۱۷ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. [illegible] clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, H.K., in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qa[illegible] the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا
يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۝ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۝ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ
وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ وَالَّذِيْٓ
اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا
مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ
اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝

(پ ۲۲ - س ۳۵ - ع ۱۶ - آیات ۲۸ تا ۳۲)

انسانوں، جانوروں اور چوپایوں کے بھی کئی طرح کے رنگ ہیں۔ اللہ سے تو اسکے بندوں میں
سے وہی ڈرتے ہیں جو صاحب علم ہیں۔ بیشک اللہ غالب بخشنے والا ہے۔ بلاشبہ جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے
ہیں اور نماز بھی قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انکو عطا کیا ہے اسمیں سے پوشیدہ و علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت
کے امیدوار ہیں جو کبھی مندہ نہیں پڑیگی تاکہ انکو بھرپور اجر ملیں اور انکو اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کیا جائے۔ بیشک وہ
بڑا بخشنے والا قدردان ہے اور یہ کتاب جو ہم نے تمہارے پاس وحی کے ذریعہ بھیجی ہے بالکل ٹھیک ہے۔ اور جو اپنے سے پہلے
[illegible] کتابوں کی بھی تصدیق کر رہی ہے۔ اللہ اپنے بندوں کی حالت سے پوری طرح خبردار ہے اور دیکھ رہا ہے پھر ہم
[illegible] کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا جنکو ہم نے اپنے بندوں میں سے پسند کر کے چن لیا پھر [illegible]
[illegible]

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS.

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Mr. Zain Noorani.

DETERIORATION OF ROADS IN KARACHI

*10068. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether the Road Inquiry Commission set up by the Governor to investigate the causes of deterioration of roads in Karachi has submitted its report ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative (*i*) what are the salient features of the said report and (*ii*) what action has the Government taken to ensure that the recommendations contained in the said report are carried out by the K.M.C. and the K.D.A. ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) The matter was inquired into by the Governor's Inspection Team, who have since submitted their report.

(*b*) (*i*) Governor's Inspection Team got 201 test pits dug on 73 damaged roads and took detailed measurements for verifying whether the specifications were strictly followed. Some discrepencies were found in the roads constructed by K.M.C./K.D.A. The Governor's Inspection Team suggested long-term remedial measures in cases of demaged roads.

(*ii*) Under orders of the Governor the Minister for Basic Democracies and Local Government gave on the spot instructions for short-term measures and the roads were repaired promptly by the K.M.C and K.D.A. working round the clock, soon after the rain damage to the pre-rains condition. The recommendations of the Governor's Inspection Team proposed long range measures and their implementations was promptly initiated. Directions have since been issued to K.D.A./K.M.C. and other Agencies including Co-operative Housing Societies and the Tramway Company to put in order all important roads in the city and also make arrangements for long-terms renovation of the roads in accordance with the specific recommendations of the Governor's Inspection Team. The Secretary, Communications and Works Department and Karachi Electric Supply Corporation have also been asked to repair the roads pertaining to them.

SUPPLY OF WATER TO RESIDENTS OF LANDHI UNION COUNCIL

*10010. Mr. Zain Noorani : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government please refer to the assurance given by him while answering a supplementary question to question No. 5351 on the floor of the House on 15th June 1967 and state :—

(a) whether he has vertified that a sum of rupees ten thousand was deposited with the K.D.A. as the share of the residents of Landhi Ui Council, and that this amount remained with the K.D.A. for about two years and as such the answer that "no amount has been paid" was incorrect ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, what action has been taken against the officer concerned for giving wrong information ;

(c) whether the work on laying the lines and supplying water to the residents of Landhi Union Council has been completed ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin KhanWattoo) : (a) Yes; it has been verified that no such amount of rupees ten thousand was ever deposited with the K.D.A. and it can be categorically said that no such amount was paid either out of Union Council funds or by the public in the form of local contribution towards the water supply scheme to the K.D.A.

(b) In view of answer given at (a) above, the question does not arise.

(c) No. However, 80 per cent of the work has been completed. The work is expected to be completed shortly which due to various unforeseen factors such as heavy rain fall in Karachi during last year in July/August, etc., could not be completed earlier.

THATTA WATER SUPPLY SCHEME

*10013. Mr. Zain Noorani : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that some four years back, the Thatta Water Supply Scheme was sanctioned and in fact work was started on its implementation ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, when was the work started and when was it stopped ;

(*c*) what was the total amount sanctioned for the said scheme and how much of it had been spent before the work on the implementation of the said scheme was suspended ;

(*d*) when is the work expected to be restarted and by when can the people of Thatta expect the said scheme to be completed ;

(*e*) whether Government is aware that in Thatta drinking water is stored in ponds, which are full of dirty, saltish and brakish water ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes. The work on the scheme was started during November, 1963.

(*b*) The work was started in November, 1963 and stopped in December 1966.

(*c*) The total amount of administrative approval for the scheme was Rs. 16.00 lacs and the total allotment from 1963-64 to 1967-68 is Rs. 5,75,000. The [expenditure up to the time it was suspended was Rs. 3,90,462, further a sum of Rs. 9,055 were spent on clearance of liabilities during 1966-67 (from January 1967 to June 1967) bringing the total expenditure to Rs. 4,0[illegible],000.

(*d*) The scheme has been classified as urban water supply scheme and according to the formula laid down in Government of West Pakistan, Health Department Order No. S.O (PHE)/134-62, dated 26th January 1963, the scheme is to be financed as under :—

(*a*) 1/3rd of the capital cost of the scheme is to be given as grant by Government.

(*b*) 1/3rd of the capital cost of the scheme is to be given as interest-bearing loan by Government.

(*c*) 1/3rd is to be contributed by the local body concerned from their own resources.

Since Municipal Committee failed to deposit its share, the work was suspended and the Municipal Committee has been asked to deposit its share.

(e) The surroundings of Thatta Town are waterlogged areas where water is found stagnant. This water is brakish as the entire area around the town is kallar effected. The people of Thatta, however, get water from hand pumps and the river for their domestic needs.

TUBEWELL IN MUSA KHEL

*10150. Mr. Hamza : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whe her it is a fact that there is only one tubewell in Musa Khel, District Mianwali, which supplies drinking water to the population of the town ;

(b) whether it is a fact that another tubewell was sanctioned four years ago but the same has not so far been installed ;

(c) whether it is a fact that the existing tubewell remained out of order for some time during the year 1967 ; if so, the duration of the same and the alternative arrangements made by the Department to supply drinking water to the residents of the said Town ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) Yes.

(b) Yes. Another tubewell was sanctioned four years ago. The boring work on this tubewell has been completed and the strainer with blind pipes have been lowered. No foreign exchange has so far been provided for the import of the Machinery required. Consequently, the well has not been commissioned.

(c) Yes, the tubewell has remained out of order since September, 1967, as a result of failure of the Electric Motor attached to the Submersible Pump. This type of Pumping Machinery is a highly specialized, and no standard repair facilities are available. The Public Health Engineering Department is trying to have the Turbine Pump which was working the Tubewell prior to the installation of the Submersible Pump repaired The District Council has undertaken to pay Rs. 9,000/00 for the repair of this Pump.

In case the said Machinery is beyond repair, the District Council shall pay the cost of New Submersible Pump which amounts to Rs 24,000/00. The new Pump shall have to be imported from abroad.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ جناب وزیر بنیادی جمہوریت نے یہ فرمایا ہے کہ ستمبر ۱۹۶۷ء میں یہ ٹیوب ویل بند ہوا اور اس کی مرمت کا خاطر خواہ انتظام اس لئے نہیں کیا جا سکتا کیوں کہ یہ Submersible Pumps ہیں اور ہمارے ملک میں ان کی مرمت کا انتظام نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب ۔ آپ فاضل وزیر کے بیان کردہ جواب کو ہی دہرا رہے ہیں ۔ آپ اپنا ضمنی سوال پوچھیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر بنیادی جمہوریت مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ آپ کے محکمے نے جب یہ مشینری درآمد کر کے یہاں نصب کی کی تھی تو کیا ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ اس ملک میں اس مشینری کو مرمت کرنے کے متبادل انتظامات نہیں ہیں ؟

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ جناب والا ۔ وہاں کی پوزیشن یہ ہے کہ عام پمپ ایک سو دس فٹ کی گہرائی تک ہی کام کر سکتے ہیں ۔ لیکن یہاں کی گہرائی دو سو فٹ سے بھی زیادہ ہے اور عام پمپ اتنی گہرائی میں کام نہیں کر سکتا کیونکہ vibration اور زیادہ ہلنے جلنے کی وجہ سے وہ پھٹ جاتا ہے جس سے نقصان ہوتا ہے ۔ اس کے پیش نظر پانی کے نیچے تک جانے والا پمپ لگایا گیا ہے کیونکہ اس کے حالات خصوصی ہیں ۔ بہر حال میں نے کل ہی ڈسٹرکٹ کونسل اور پبلک ورکس انجینئرنگ کو یہ ہدایت کی ہے کہ ہر وہ ممکن کوشش کریں کہ وہاں پر پانی کی بہم رسانی بحال ہو جائے بہر حال میں معزز رکن کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اتنے اہم معاملے کی طرف میری توجہ دلائی ہے ۔

CLASS I AND CLASS II OFFICERS UNDER THE ADMINISTRATIVE CONTROL OF BASIC DEMOCRACIES AND LOCAL GOVERNMENT DEPARTMENT RETIRED AND GRANTED EXTENSIONS IN SERVICE

*10256. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state the names and designations of Class I and Class II Officers under the administrative control of the Basic Democracies and Local Government Department who were (*i*) retired and (*ii*) granted extensions in service from time to time after attaining the age of retirement, from 1st January 1963 to 31st December, 1966 alongwith reasons for granting extension each time ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : The desired information is contained in the two statements placed on the table of the House.*

NON-PAYMENT OF PENSION TO CH. ABDUR REHMAN AND MRS. FATIMAH, HEADMASTER, M.C. PRIMARY SCHOOL NO. I AND HEADMISTRESS M.C. PRIMARY SCHOOL, PAKPATTAN

*10793. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government please refer to answer to starred question No. 9323, given on the floor of the House on 18th October 1967 and state :—

(*a*) whether it is a fact that despite the statement given in part (*b*) of the said answer no amount has so far been paid to Ch. Abdur Rehman and Mrs. Fatimah as anticipatory pension ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons therefor and the time still required for allowing them pensions ;

(*c*) if answer to (*a*) above be in the negative, (*i*) the monthwise amount of pension paid to each said retired official and (*ii*) the date on which they were paid their pensions ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) No anticipatory pensions were allowed to both the retired employees soon after their retirement from Municipal Service.

(*b*) Question does not arise.

---

*Please see Appendix I at the end.

(c) The required information is as under—

Name of retired employee	Monthly amount of anticipatory pension	Date of pension
	Rs.	
(1) Chaudhry Abdul Rehman	35/36	1st January 1966.
(2) Mst. Fatima Bibi	60	15th June, 1966.

SALE OF GAS METERS AND PIPES BY K.D.A.

*10795. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the K.D.A. received as donation from the U.S.A. a large number of gas meters as well as pipes for use in Korangi and New Karachi quarters ;

(b) whether it is a fact that the K.D.A has recently sold the said meters and pipes ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, whether the said meters and pipes have been sold to some organisations or individuals and for how much alongwith the price of sale per meter and the rate of sale of pipes ;

(d) what was the reason for the sale of the said meters and pipes and will the Government give benefits to the allottees of quarters in the said colonies to the extent of the sale-proceeds of these pipes and meters ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) It is a fact that K.D.A. received 1,000 Nos. Gas Meters and 55,490 RFT of Gas Pipes of 8 different sizes against under Commodities Aid given by U.S. Government on the requirements given by Karachi Gas Company Limited for use in Korangi and North Karachi Townships.

(b) The material mentioned under item (a) was handed over to Karachi Gas Company Ltd. in January, 1964 and not recently against cash payment

on the instructions of Director, Planning, National Housing and Settlement Agency, Government of West Pakistan (Communications and Works Department).

(c) As mentioned in (*a*) above, the entire equipment was handed over to Karachi Gas Company against cash payment of Rs. 4,05,583.22. Issue rate of one Gas Meter was Rs. 106.48 and rates of pipes varied from Rs. 88.00 to Rs. 1,063.00 per 100 RFT.

(*d*) Meters and pipes were handed over to the Karachi Gas Company Ltd. on the clear understanding that they will use same quality of materials in Korangi and North Karachi Townships as and when Gas connections are provided in these townships.

The procedure for accounting of materials is that the cost of the material is charged to a "suspense head" called "stock". The cost is not charged to work and hence the development cost does not include the cost of material which has not been actually utilized on the work. The cost of the material handed over to the Karachi Gas Company was received balance. Hence any question of giving relief does not arise.

Mr. Speaker : Any supplementary, please.

میاں محمد شفیع ۔ جیسا کہ جواب سے ظاہر ہے کہ آٹھ قسم کے گیس پائپ وصول ہوئے تھے جن کے سائز ۵۵۴۹۰ آر۔ایف۔ٹی تھے اور ایک ہزار این ۔ او ۔ ایس گیس میٹر بھی وصول ہوئے تھے جو کہ کمپنی کو دیدیئے گئے تھے ۔ تو میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا کمپنی سے نقد قیمت وصول کی گئی تھی یا ان کے انجام دیئے ہوئے کام کے against اس قیمت کو delist کر دیا گیا تھا ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ جناب والا ۔ آپ نے جواب پڑھنے کی اجازت نہیں دی اور نہ ہی فاضل رکن نے اسے پڑھنے کی زحمت فرمائی ہے ورنہ اگر جواب ملاحظہ فرمائیں تو اس میں درج ہے کہ "جزو (الف) بالا مذکورہ

سامان جنوری ۱۹۶۳ء میں نقد قیمت پر کراچی گیس کمپنی لمیٹڈ کے حوالے کر دیا گیا تھا۔۔۔۔"

CONSTRUCTION OF SEPARATE WATER RESERVOIR FOR NORTH NAZIMABAD (KARACHI)

*10816. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a separate water reservoir for North Nazimabad (Karachi) is being constructed by the K.D.A. ; if so, when the said reservoir is expected to be completed and put in use ;

(*b*) whether it is a fact that originally the said reservoir was to be completed by the end of the year 1967 ; but it has been delayed; if so, what are the causes of the delay and who is responsible for the same ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes. A separate water reservoir is being constructed in North Nazimabad for supply of water to North Karachi, North Nazimabad and contiguous areas. The Reservoir is expected to be completed by December, 1969.

(*b*) Originally the Reservoir was scheduled to be completed by the end of 1968, but tenders invited for this work could not be accepted by the competent authority. Fresh tenders have been received after pre-qualification of the contractors and the work has started, Physical progress achieved is 26.29% so far. The Scheme costing Rs. 1,12.94 lacs was cleared by the Provincial Development Working Party, in the meeting held on 1st August 1964 which was subsequently approved by the National Economic Council in April, 1965. A loan of Rs. 30.71 lacs was received by the K.D.A. from the Government for the implementation of this scheme on 1st July 1967 against which an expenditure of Rs. 29.70 lacs has since been incurred. The progress has been hampered because of non-supply of cement by the contractors according to Schedule. The matter was taken up with the different factories from time to time and they have expressed their inability to supply cement to K.D.A. according to schedule due to export of cement to foreign countries and shipment to East Pakistan ON PRIORITY BASIS. K.D.A. has already approached concerned department for procurement of Cement. However, the position has now slightly eased from 1st June, 1968.

REVISING OCTROI SCHEDULE OF LAHORE MUNICIPAL CORPORATION

***10988.] Malik Muhammad Akhtar** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Lahore Municipal Corporation has revised its Octroi Schedule in accordance with the model Schedule prescribed by Government ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the items in respect of which the rates have been enhanced alongwith the old rates and revised rates thereof ;

(*c*) the total average yearly amount which the said Corporation is likely to realise as a result of the said revision ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) It is correct that Lahore Municipal Corporation has proposed to revise its octroi schedule.

(*b*) A list of the items showing the existing and proposed revised rates is placed on the Table of the House.* The proposal of Corporation was received by Government, but same has been returned to the Lahore Municipal Corporation for re-examination on certain points.

(*c*) An approximate annual additional income of rupees 56 lacs is expected if the proposed revised Octroi Schedule is enforced.

Malik Muhammad Akhtar : Would the Minister be pleased to state as to what are the facts due to which certain items such as wheat, grain, maize, barley, etc., have been included in the revised list whereas other items of luxury goods have not been included in the revised enhanced schedule ?

Minister for Basic Democracies and Local Government : I missed the main point of his question. Will the Member kindly repeat the question ?

Malik Muhammad Akhtar : Would the Minister be kind enough to state that according to the list laid on the Table of the House wheat, grain, maize, barley, etc., and other fodders have been included in the revised schedule for the octroi of Lahore Municipal Corporation whereas so many other luxury goods have not been included in the revised list and their rates have not been revised ?

**Please see Appendix II at the end.*

Minister for Basic Democracies and Local Government : As has already been stated in the answer, we have returned this case to the Municipal Corporation and by chance the Member happens to be a member of the Corporation also. If he has any objection about a particular item he may either point it out to me and let me know what are those items that he wants to be included in the list or he himself being a member of the Corporation may take it up at the proper forum. So far as this is concerned we have given here the existing and the proposed rates. We had raised certain objections on the proposal and in the light of those objections the case has been sent back to the Corporation. If the Member has some particular items in his view he may point them out to me and I may consider the possibility of imposing octroi on those items.

PROVIDING MODERN DRAINAGE SYSTEM IN LAHORE

*10989. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the house-tax was imposed by the Lahore Municipal Corporation in 1948 for the purpose of providing modern drainage system in Lahore ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the amount so levied and collected up to 31st December 1967 ;

(*c*) the amount spent on the construction of the modern drainage system by the Lahore Municipal Corporation till 31st December 1967 ;

(*d*) whether there is any proposal with the Government to transfer the surplus amount of the said house-tax, if any, to the Lahore Improvement Trust for the purpose of extending and maintaining the drainage system ;

(*e*) if answer to (*d*) above be in the affirmative, the date by which the said amount will be transferred ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo) : (*a*) The House Tax was levied for the first time on 1st January 1940 and not in 1938. The providing of sewerage and drainage in certain areas of Lahore was also originally one of the objects of levy of this tax. But in actual it was a part of general revenue of the Corporation,

(*b*) A sum of Rs. 6,56,29,403.00 was levied on account of house-tax with effect from 1st January 1940 to 31st December 1967, out of which Rs. 4,31,03,561.00 was recovered during the same period.

(*c*) A sum of Rs. 1,85,63,794.50 was spent on the re modelling extension of sewerage system in Lahore City upto 31st December 1967 out of the general revenues of the Lahore Municipal Corporation.

(*d*) Yes.

(*e*) No specific date can be given, but appropriate steps would be taken at the earliest.

Malik Muhammad Akhtar : Could the Minister refer to his answer at (*a*) wherein it has been admitted that the house-tax was originally imposed, with one of the objectives, to provide sewerage and drainage in certain areas but in actual practice it was given up ? Could he explain that when a certain tax is imposed with a certain object in view, is there any provision to change the application of those funds to any other item than the one for which it was imposed and which was mentioned in the objects and reasons at the time of imposition of that tax ?

Minister for B.D. and Local Government: Sir, the position is that in this case the tax was imposed and one of the objects was the laying of sewerage and drainage. But according to the Notification issued, in pursuance of which this tax was imposed, this had to be part of the Municipal Fund. All the taxes imposed by the Government are not imposed practically for the specific purposes. For example, the Property Tax, the Land Revenue, the Irrigation charges and all other taxes, do not mention that they will be spent on a particular work or a particular job. The whole amount collectively goes in the General Consolidated Fund in the case of Central and Provincial Governments and in the Municipal Fund in the case of Municipal Committees & Corporations. This tax is also one of the general taxes imposed by the Corporation and was a part of the Municipal Fund. Out of that tax, some amount has been spent as such on sewerage and drainage as I have mentioned.

Malik Muhammad Akhtar : Well Sir, as a matter of fact, the position is that it was only imposed for the purpose of sewerage and drainage. I do not want to quarrel with my friends but the Notification is in my record and I can produce it.

Minister for B. D. & Local Government : Sir, according to my information, the purpose is not mentioned in the said Notification.

Malik Muhammad Akhtar : I will show it to you. Now Sir, I come to the next supplementary.

Would the Minister be pleased to refer to the outstanding arrears amounting to Rs. 2.25 crores, and state the reasons for not recovering this amount of arrears by the Corporation so far ?

Minister for B. D. & Local Government : Sir, this is an intelligent supplementary question and I must compliment my friend on this ; actually I was expecting this in the first instance. Anyhow, the position about this is that a total amount of Rs. 2,25,05,842 has accumulated during the said period and out of this a sum of Rs. 99,44,585 (*i. e.* about one crore) is due from the Settlement Department against the evacuee properties and the balance is due from Muslim property. The payment of arrears of evacuee properties is held up for want of Rules which have to be framed by the Central Government. The matter is under correspondence with the appropriate authorities. Our officers had been going there for pursuing the matter. The arrears of Muslim properties have accumulated mainly due to the transfer of work of assessment and collection of House Tax by the Excise & Taxation Department *w. e. f.* 1st July, 1962. That Department did not issue any Bills for House Tax to Lahore Municipal Corporation for the period from 1-7-62 to 30-6-64, for which period the amount of recoverable House Tax is Rs. 88,06,396. The balance of Rs. 37,74,861 of arrears has been built up from 1st July, 1964, on-wards. The recovery of the arrears of Muslim Property is being made in instalments along with the current demands.

Malik Muhammad Akhtar : Would the Minister be kind enough to state that, as he has mentioned in answer to part (*d*) & (*e*) of the question that there is a proposal for transfer of the surplus amount of the House Tax to Lahore Improvement Trust for the purpose of expanding and maintaining the drainage system, and he has stated that no specific date can be given but appropriate steps would be taken at the earliest, within what period do they propose to transfer this amount to the Trust ?

Minister for B. D. & Local Government : As a matter of fact, many meetings have been held to solve this problem and we have agreed in a meeting of the authorities concerned, presided over by me as the Minister, that 1½% of the tax collected, where it is being collected on 10% of the

rental value, shall be transferred to the Lahore Improvement Trust. Then there are certain other proposals and in the near future a meeting is going to be held in which all these important matters would be sorted out. There may be a little variation about this but up to this time this is the question that 14% of the amount collected from the properties which have been taxed @ 10% of rental value, will be transferred to the Lahore Improvement Trust.

میاں محمد شفیع ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ ملک اختر صاحب نے فرمایا ہے کہ ہاؤس ٹیکس ۱۹۴۰ء میں اسی purpose کے لئے لگایا گیا تھا کہ لاہور کی drainage اور sewerage پر خرچ کیا جائے گا جیسا کہ منسٹر صاحب نے اسے deny کیا ہے اگر یہ ثابت ہو جائے ۔ کہ واقعی یہ اسی purpose کے لئے ہاؤس ٹیکس لگایا گیا تھا تو کیا اب جب کہ کارپوریشن سے یہ sewerage اور drainage سسٹم جو تمام لاہور کا ہے امپروومنٹ ٹرسٹ کو منتقل کر دیا گیا ہے ۔ تو کیا یہ amount جو ٹیکس کی ہے ۔ یہ بھی تمام کی تمام امپروومنٹ ٹرسٹ کو منتقل کر دی جائیگی ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ فاضل ممبر کے ذہن میں ایک بارے میں غلطی کے ازالے کی ضرورت ہے ۔ اصل میں جہاں تک ٹیکس کے بذات خود نوٹیفیکیشن کا تعلق ہے ۔ میری اطلاع کے مطابق اس میں اس کا purpose درج نہیں ہے ۔ اس وقت غالباً کوئی بیان گورنمنٹ کی طرف سے یا اس اتھارٹی کی طرف سے جاری کیا گیا تھا ۔ جس میں اس ٹیکس کی وضاحت کے طور پر یہ بات کہی گئی ہے ۔ میں آپ کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میونسپل ادارے کی جتنی ضروریات ہیں ۔ فرض کر لیجئے اگر یہ سارا ٹیکس آپ کے کہنے کے مطابق لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کو transfer کر دیا جاتا ہے ۔ تو کیا آپ لاہور

شہر کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے لاہور کے شہریوں پر اور زیادہ ٹیکس لگانے کے حق میں ہیں یا اس سے ہم اس طرف بھی استفادہ کر لیں اور باقی چیزوں کے بارے میں استفادہ کرلیں ۔ لاہور کی ضروریات بہرحال اس ٹیکس سے پوری کی جا رہی ہیں ۔ تو جہاں تک ٹیکس کے قانونی طور پر لگائے جانے کا تعلق تھا ۔ یا نوٹیفیکیشن جاری کئے جانے کا تعلق تھا ۔ اس میں صرف ایک purpose mention نہیں کیا گیا تھا ٹیکسیشن کا بنیادی اصول یہ ہے کہ جب بھی کوئی ٹیکس عائد کیا جاتا ہے ۔ پھر اس ٹیکس کو جنرل فنڈ میں transfer کر دیا جاتا ہے اگر یہی چیز کر لی جائے ۔ کہ ایک ٹیکس جہاں سے آئے گا ۔ لاہور کا ٹیکس لاہور پر خرچ ہو ۔ کراچی کا ٹیکس کراچی پر خرچ ہو۔ لس بیلا کا ٹیکس لس بیلا پر خرچ ہو۔ تو جناب والا۔ اس صورت میں ساری جامع ترقی اور مربوط ترقی کسی چیز کی ممکن نہیں ۔ اس لئے میں عرض کروں گا ۔ کہ یہ غلط فہمی ہے ۔ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس میں سے کچھ transfer کرکے لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کو دے دیں ۔ تاکہ یہ جو بہت بڑی سکیم greater واٹر سپلائی کی اور سیوریج کی ہے ۔ اس کا بوجھ بھی لاہور کے شہریوں پر کم سے کم پڑے ۔

Malik Muhammad Akhtar : Would the Minister be pleased to state whether the 1½% of the amount of tax which is proposed to be transferred to the Trust, would be with effect from 1938 or 1940, the date on which the tax was imposed , or from the date of the decision of the Committee ?

Minister for B. D. & Local Government : That will be from the date on which the water supply and sewerage system was transferred to the Lahore Improvement Trust.

SOLING OF GHOREY SHAH ROAD, LAHORE

*11130. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that in 1966 tenders were invited by Lahore Municipal Corporation for the soling of Ghorey Road from Lahore Railway Station to Baghbanpura ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the name of the contractor who was given the contract ;

(*c*) whether it is a fact that tenders for the same work were again invited in the year 1967 ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, the name of the contractor who was given the contract ;

(*e*) the actual amount spent on the soling of the said road in the years 1966 and 1967, separately ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo) : (*a*) No.

(*b*) The question does not arise.

(*c*) and (*d*) Yes, tenders were invited for the soling, etc., of road from Railway Station to Baghbanpura in 1967-68. The road is not known as Ghorey Shah Road but the whole stretch comprises of four different roads namely (*i*) Sultanpura Road and (*ii*) Singhpura Road ; contracts of these two Roads were given to Muhammad Siddique, Contractor, (*iii*) Haq Nawaz Road contract was given to Messrs. Chima and Company and (*iv*) Haq Nawaz Road and Shah Abdul Ghani Road contract was given to Messrs. Bilal and Company.

(*e*) No payment has been made to any of the contractors so far.

DONATIONS ON FIXED DEPOSITS BY LAHORE MUNICIPAL CORPORATION

*11131. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to refer to the answer to the supplementary question to my question No. 9004 given on the floor of the House on 18th October 1967 and state :—

(*a*) whether the sum of rupees twenty lac has since been recovered from the National Commercial Bank Ltd., Lahore ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the negative, reasons therefor and the steps intended to be taken in this behalf ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Deposits amounting to Rs. 20 lacs which had matured for payment were presented to the bank after due discharge. The payment has not been made by the bank so far.

(*b*) Since the Bank was putting off payment on one pretext or the other the matter was reported to the State Bank of Pakistan for action. A reply has since been received that the Central Directorate of the State Bank has taken up the case with the Chairman of National Commercial Bank.

میاں محمد شفیع ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ :۔

"(a) Deposits amounting to Rs. 20 lacs which had matured for payment . . . . . ."

میں جناب سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ رقم کس سال اور کس تاریخ کو جمع کرائی گئی ۔ کس تاریخ کو یہ mature ہوئی اور کس تاریخ سے payment حاصل نہیں کی گئی ۔

وزیر بلدیات ۔ یہ رقم ایک وقت میں جمع نہیں کرائی گئی ۔ بلکہ مختلف اوقات اور مختلف تاریخوں میں جمع کرائی گئی ہے ۔ اب ساری رقم mature ہو چکی ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ date of maturity کیا ہے ۔

وزیر بلدیات ۔ جناب والا ۔ میرے پاس اس کی تفصیل ہے لیکن ذرا لمبی ہے آپ اجازت دیں تو میں ہاؤس کی اطلاع کے لئے پڑھ دوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ صرف تاریخ بتا دیں ۔

وزیر بلدیات ۔ اس میں مختلف تاریخیں ہیں ۔

It is correct that the Lahore Municipal Corporation had invested twenty lakhs in a Bank for a period of one year as per details given below:

Amount	Date of investment.
Three lakhs	17th June, 1965.
Five lakhs.	13th August, 1965.
Three lakhs.	29th August, 1965.
Two lakhs.	31st August, 1965.
Seven lakhs.	30th December, 1965.

آپ دیکھیں یہ مختلف اوقات میں mature ہوتی رہی ہیں -

Mr. Speaker : Next supplementary.

Malik Muhammad Akhtar : I want the date of maturity.

وزیر بلدیات ۔ ایک سال کے لئے deposit کرائی گئی تھی اور مختلف اوقات میں کرائی گئی تھی -

میاں محمد شفیع ۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمام رقم ۱۹۶۵ء میں جمع کرائی گئی تھی - یہ کتنی مدت کے لئے تھی کس تاریخ کو کرائی گئی تھی -

وزیر بلدیات ۔ میں نے عرض کر دیا ہے کہ ایک سال کے لئے - یہ تو کئی رقوم جمع کرائی گئی تھیں - ایک رقم mature ہو گئی اس کے بعد کارپوریشن نے کوشش کی کہ وہ رقم واپس دی جائے لیکن بنک نے اسے avoid کیا - لاہور کارپوریشن کے چیئرمین نے اس وقت کی کنٹرولنگ اتھارٹی کو لکھا کہ بنک کی حالت ٹھیک نہیں ہمیں رقم نہیں دے رہے - لہذا اس کی واپسی کی اجازت دی جائے - باقی رقوم بھی mature ہونے والی ہیں جو اس وقت نہیں ہوئی تھیں - لیکن کنٹرولنگ اتھارٹی نے یہ ریمارک

دیا گیا ہمیں اطلاع دی گئی ہے کہ اس کی مخالفت اس وجہ سے کی جا رہی ہے کہ بنک نے کسی خاص ممبر کی امداد کی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ بینک بیشک سارے ممبران کو قبضہ دے دے ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن چونکہ بنک میں رقوم رکھنا عوام کے اور کارپوریشن کے مفاد میں ہے اس لئے وہ رقم رکھی گئی ۔ یہ ہے اس کی back ground ۔

ملک محمد اختر ۔ اب تو آپ کو سب کچھ بتانا پڑے گا ۔

Malik Muhammad Aslam Khan: Does the Minister know that this Bank has been liquidated ?

Minister for B.D. and Local Government : I don't have official information about it. I have heard as the Member has but I have no official information. Therefore, I cannot say anything with positive certainty.

Malik Muhammad Akhtar : When the amounts deposited became mature in 1966 may I know many reminders were written to the Bank, and on what dates, for the refund of the amount ?

Mr. Speaker : The Member should give a fresh notice for that.

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جب ۱۹۶۶ء میں یہ deposits mature ہو گئے تھے تو encashment کے لئے کب present کئے گئے ۔ اور اس کے بعد کیا کارروائی کی گئی ؟

وزیر بلدیات ۔ جب سے یہ mature ہوئے ہیں ہم کوشش کر رہے ہیں ۔ تحریک التواء کے سلسلہ میں وقفہ سوالات کے دوران میں میں عرض کر چکا ہوں کہ جب سے یہ mature ہوئے ہیں کارپوریشن کی طرف سے ہر ممکن کوشش کی گئی ہے فون پر کہا گیا ۔ تحریری طور پر کہا گیا ۔ ذاتی طور پر کوشش کی گئی ہے ۔ لیکن آخر کار جب کوئی

صورت نہ بنی تو پھر سٹیٹ بنک آف پاکستان کو لکھا گیا۔ اس کا جواب آیا۔ وہ میں نے تحریری طور پر عرض کر دیا ہے۔

میاں محمد شفیع۔ یہ deposits جب mature ہوئے اور اس وقت ہی deposit-receipts کو بنک اکاؤنٹ میں جمع کرا دیا جاتا تاکہ اس بنک سے collection کر لیتے تو میرے خیال میں یہ موقع نہ آتا۔ کیا آپ بتائیں گے کہ وہ receipts جب mature ہوئی تھیں تو کارپوریشن نے اپنے بنک میں deposits کرائیں یا نہیں کرائیں۔

وزیر بلدیات۔ وہاں ان کا کاروبار نیشنل بینک آف پاکستان کرتا ہے۔ اس کے پاس وہ جمع کر دی گئیں۔ اگر آپ پڑھنے کی اجازت دے دیں تو سارے سوالات کا جواب آ جاتا ہے۔

ملک محمد اختر۔ اب اس سے پردہ اٹھا ہے۔ آپ اسے پڑھ دیں۔

مسٹر سپیکر۔ یہ statement بڑی لمبی ہے۔ اگر یہ پڑھی گئی تو باقی سوال رہ جائیں گے۔

ملک محمد اختر۔ پھر میں اپنے بقایا سوالات دریافت نہیں کروں گا۔ معزز وزیر تفصیل پڑھ دیں۔ کیونکہ یہ بڑی ضروری چیز ہے۔

وزیر بلدیات۔ اس سلسلہ میں ایک چیز عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس بنک کے لئے نیشنل بنک کو کہا گیا تھا جب نیشنل بنک کے پاس سے جواب نہیں آیا تو ایک ریمائنڈر میں بھی ہم نے mention کیا ہے۔ کہ نیشنل بنک کو آپ نے رقوم ادا نہیں کیں۔ مہربانی کر کے جلدی ادا کی

جالیں - یہ رقوم ۱۹۶۷ء میں mature ہوئی ہیں - ۱۹۶۶ء میں نہیں -
ممکن ہے اس کے بعد پھر renew ہو گئی ہوں - اس میں ساری detail
دی ہوئی ہے -

Malik Muhammad Akhtar : Just one supplementary. Whether it is a fact that these amounts matured in time of the present Chairman and he has failed to recover them.

Minister for B.D. & Local Government : He has not failed. The amount has not been recovered, that I agree. But to say that he has failed to recover this amount is wrong. He is taking whatever action is possible. He is writing letters. He is sending messages. He is trying to ring up. The Corporation has written to the State Bank of Pakistan off and on. So, when a person has taken all these precautions and action, to say that he has failed to recover is not proper. In this Bank there are amounts of private individuals, there are amounts of registered bodies, there are amounts of official bodies and all these amounts have met the same fate as the amount of the Lahore Corporation.

BUILDING FOR THE MUNICIPAL PRIMARY GIRLS SCHOOL SAMANABAD KNOWN AS "TANKI SCHOOL"

*11143. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there exists a Municipal Primary Girls School at Samanabad which is commonly known as "Tanki School" ;

(*b*) whether it is a fact that the said school has no regular school building and the students have to sit some time in the lower portion of the Municipal Water Storage Tank and some time on the open surface immediately beneath the said tank and the above said situation is continuing for the last over 9 years ;

(*c*) whether it is a fact that a school building constructed some time back near the aforesaid site has been allotted to Boys Municipal Primary School while the students of the said Girls Primary School continue to face extreme inconvenience and hardship for want of suitable accommodation ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Municipal Authorities intend to provide the students of the said Girls Primary School suitable accommodation and the approximate time by which this is likely to be done ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) An estimate for Rs. 72,640 has been prepared and approved for this school by Lahore Municipal Corporation. The work will be carried out in the next financial year.

WATER SUPPLY SCHEME AT GOJRA

*11193. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the total amount earmarked by the Government for the implementation of water supply scheme at Gojra, District Lyallpur alongwith the time table for the allocation of the funds for the plan ;

(*b*) whether the amount has been provided from time to time to the schedule; if not, reasons therefor ;

(*c*) whether the Gojra Municipal Committee also contributed its share to the said water supply scheme ;

(*d*) what remedial action has been taken by the Government to overcome the impasse, if any ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo) : (*a*) (*i*) Total amount earmarked for the implementation of water supply scheme, Gojra, Rs. 10,75,000 (Estimated cost).

(*ii*) Time table for allocation of funds as per P. C. I—

1964-65	1965-66	1966-67
4,00,000	2,00,000	4,75,000

(*b*) No. The year-wise allotment is given as under—

	1964-65	1965-66	1966-67	1967-68
Original grant ...	4,00,000	2,00,000	2,69,000	1,00,000
Modified grant ...	1,00,000	1,000	2,69,000	1,00,000

(*i*) Surrender of Rs. one lac during 1964-65 was due to the reason that administrative approval to rough cost estimate could not be accorded by the competent authority.

(*ii*) Funds frozen from Rs. 2 lacs to 1,000 due to War Emergency during 1965-66.

(*iii*) Allotment for subsequent years was curtailed by the Government.

(*c*) M. C. Gojra has not contributed its full share.

(*d*) The proposal to allocate Rs. 2.50 lacs during current financial year out of "Contingency Item" is under consideration of the Government.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر یہ بتائیں گے کہ آپ نے اپنے جواب کے آخری حصہ میں یہ فرمایا ہے کہ سال رواں سے میزانیہ میں contingency کی item میں اڑھائی لاکھ روپیہ اس کے لئے مختص فرمائیں گے ۔ کیا آپ یہ رقم مختص فرما چکے ہیں ؟

وزیر بلدیات ۔ میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ contingency میں اس سال کے لئے یہ رقم مانگی گئی تھی ۔ تھوڑا وقت رہ گیا ہے ملنے کی توقع کم ہے لیکن آئندہ سال اس غرض کے لئے اور اس کام کے لئے ۳۶۲ لاکھ کی رقم مختص کی گئی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ کی بڑی مہربانی ۔ لیکن ایک حقیقت میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ نے جواب کے حصہ (سی) میں فرمایا ہے کہ گوجرہ میونسپل کمیٹی کا جو حصہ تھا وہ پورا ادا نہیں کیا گیا ۔ جہاں تک مجھے علم ہے وہ اپنے حصہ سے زائد رقم ادا کر چکے ہیں ۔

وزیر بلدیات ۔ میں عرض کروں گا کہ آپ کا سوال بھی درست ہے اور میرا جواب بھی درست ہے ۔ اصل میں پوزیشن یہ ہے کہ گوجرہ میونسپل کمیٹی کا پورا حصہ کا ۱/۳ کے حساب سے ۳ء۹۶ لاکھ بنتا ہے ۔ اس میں سے ۲ء۲۳ لاکھ ادا کر چکے ہیں اور ۱ء۴۳ لاکھ کہ رقم arrears میں ہے ۔ آپ کا سوال اس لئے ٹھیک ہے کیوں کہ گورنمنٹ نے اس سال جو رقم خرچ کی ہے اس کے لئے جتنا اس کمیٹی کا حصہ بنتا ہے اس کے لئے میونسپل کمیٹی گوجرہ اس سے زائد ادا کر چکی ہے ۔ لیکن اس کا جو مجموعی حصہ ہے وہ پورا نہیں ادا کیا جائے گا ۔ میں نے جواب میں صرف یہ عرض کیا تھا کہ ابھی میونسپل کمیٹیاں اپنا پورا حصہ ادا نہیں کر سکیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ ویسے آپ نے فرمایا ہے کہ آپ آئندہ سال اس کے لئے معقول رقم مختص کریں گے ۔

وزیر بلدیات ۔ میں نے رقم بھی عرض کر دی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ کی انتہائی مہربانی ۔ لیکن میں آپ کی اطلاع کے لئے یہ بھی عرض کر دوں کہ ۱۹۶۴ء سے اس سکیم پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے لیکن ابھی تک گوجرہ کی آبادی کو اس سکیم سے ایک قطرہ بھی پانی مہیا نہیں کیا گیا ۔

وزیر بلدیات ۔ انشاء اللہ ہو لگے گا ۔

ALLOCATION OF FUNDS BY MUNICIPAL COMMITTEE JHANG TO UNION COMMITTEES

***11298. Mr. Hamza :** Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the amount spent by the Municipal Committee, Jhang on (*i*) pavement of roads (*ii*) construction of drains in the years 1966-67 and 1967-68 in each Ward separately ;

(*b*) whether it is a fact that 10 per cent of the income has not been allocated to the Union Committees by the Jhang Municipal Committee ; if so, reasons therefor and the action Government intend to take in this respect ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Total amount spent on (i) pavement of roads (*ii*) drains in the year 1966-67 and 1967-68 is given below :—

1966-67		1967-68	
Drains	Roads	Drains	Roads
Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
3,30,047.44	41,333.46	13,519.00	29,235.56

The Ward-wise expenditure statement is placed on the table of the House.*

Besides, in the year 1966-67, further amounts of Rs. 14,773.56 and Rs. 29,702 have been spent on Drains and Roads. In the year 1967-68, an additional amount of Rs. 34,237.21 has been spent on Roads. The above additional sums have been spent in the area which includes various Wards. The Municipal Committee, Jhang has expressed his inability to ascertain Ward-wise expenditure in this respect.

(*b*) The allocation of 10% income from Octroi could not be made to Union Committees by the Municipal Committee, Jhang due to their existing commitments on development side. The required allocation to Union Committee will be made in the next financial year.

In view of the above, the question of any action against the Municipal Committee by the Government does not arise.

**Please see Appendix III at the end.*

مسٹر حمزہ ۔ انہوں نے سوال کے جواب کے حصہ (بی) میں فرمایا ہے کہ چونگی کے محصول کی آمدنی کا دس فی صد حصہ یونین کمیٹی کو نہیں دیا گیا اس کی وجہ یہ ہے کہ میونسپل کمیٹی دوسرے تعمیراتی کاموں پر زیادہ خرچ کر رہی تھی تو کیا میں وزیر بلدیات سے یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ یونین کونسل میں جب یہ فیصلہ ہوا تھا کہ اس سال سے اس تناسب سے یونین کمیٹیوں کو رقم دی جائے۔ کیا اس وقت یہ جائزہ نہیں لیا گیا تھا اور اگر یہ جائزہ لیا گیا تھا تو پھر اس پر عمل درآمد کیوں نہیں کروایا گیا ؟

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ یہ صوبائی حکومت کا مسئلہ ہے ۔ جہاں تک مجھے یاد ہے کہ یہ موجودہ مالی سال کے دوران میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ جتنی رقومات میونسپل کمیٹیوں کے پاس تھیں ۔ اس کا دس فی صد حصہ ان کو دیا جائے۔ ہم ۔ حتی الوسع یہ کوشش کی ہے کہ سال کے دوران میں مختلف یونین کمیٹیوں کو یہ رقم دی جائے اور میرے ذاتی علم میں ہے کہ بہت سی میونسپل کمیٹیوں اور کارپوریشنوں نے رقم یونین کمیٹیوں کو دی ہے لیکن کئی جگہ یہ رقم نہیں دی جا سکی ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یا تو ان کے وسائل ایسے نہیں تھے یا وہ پہلے سے کچھ سکیموں کے لئے رقم مختص کر چکی تھیں اور ان سکیموں پر روپیہ خرچ کرنا مفاد عامہ میں تھا ۔ چنانچہ ان کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ آئندہ مالی سال سے دس فی صد محصول چونگی کا حصہ یونین کمیٹیوں کو دے دیا کریں ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب میں محترم وزیر صاحب کو ۱۹۶۶-۶۷ء میں جو رقم drains پر خرچ کی گئی ہے توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔

یہ رقم ۳۳۰۰۰۷ روپے ہے ۔ تو میں یہ رقم verify کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ صحیح ہے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ جو مجھے اطلاع عملہ کی طرف سے دی جاتی ہے تو میں درست سمجھتا ہوں اور سمجھوں گا جب تک کہ مجھے یہ نہ معلوم ہو جائے کہ یہ غلط ہے ۔ لیکن اگر فاضل ممبر کی اطلاع کے مطابق یہ اطلاع غلط ہے تو میں اس کو verify کرا لوں گا ۔

چودھری محمد ادریس ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ اطلاع نادرست ہے ۔ اس کمیٹی کا بجٹ صرف ۱۱ لاکھ ہے ۔ تقریباً ۹ لاکھ ایڈمنسٹریشن پر خرچ ہو جاتا ہے ۔ باقی دو لاکھ بچتا ہے ۔ تو پھر یہ کیسے اتنی رقم drains پر صرف کر سکتے ہیں ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ میں اس کو verify کرا لوں گا ۔

METALLING OF ROAD FROM LODHRAN TO TIBA SULTANPURA *via* DUNYAPUR

***11499. Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari :** Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the *katcha* road running from Lodhran to Tiba Sultanpur *via* Dunyapur is under the control of District Council Multan ;

(*b*) whether it is a fact that the said road is in a state of utter disrepair as a result of which the Transport Companies are reluctant to ply their buses on the said road although they possess route permits for this route ;

(*c*) whether it is a fact that due to the suspension of bus service on the said road the people of the said area are deprived of travelling facilities ;

(*d*) whether it is a fact that the people of the said area have demandad several times that the said road be metalled ;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative. whether Government intend to take necessary steps to metal the said road ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhd. Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes.

(*e*) Its metalling requires about Rs. 3 lac and 50 thousand. District Council, Multan is not financially sound to take up the huge project due to its meagre resources. The category of this road is third class while the District Council has to metal the second class *katcha* roads which are considered to be more important.

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ میں جناب وزیر صاحب سے یہ درخواست کروں گا ۔ کہ وہ ارشاد فرمائیں کہ سڑکوں کی کن وجوہ کی بناء پر درجہ بندی کی جاتی ہے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ سڑکوں کی درجہ بندی عام طور پر ڈسٹرکٹ کونسل سے متعلق ہوا کرتی ہے اور وہی یہ ترجیحات قائم کرتی ہے کہ کس سڑک کو پہلے تعمیر کیا جائے اور کس سڑک کو بعد میں تعمیر کیا جائے ۔ یہ بنیادی طور پر ان ہی کا کام ہے ۔ کیوں کہ ان کے علم میں وسائل بھی ہوتے ہیں اور چونکہ ممبران بھی ڈسٹرکٹ کونسل کے ان چیزوں سے واقف ہوتے ہیں ۔ اس لئے ان ہی کے ذمہ یہ کام ہے اور ان ہی کو یہ اختیار ہے کہ وہ کس سڑک کو پہلے لیں اور کس کو بعد میں لیں ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا حکومت اس چیز کے لئے تیار ہے کہ وہ ڈسٹرکٹ کونسل کو یہ ہدایت کرے کہ وہ آبادی کے تناسب سے سڑکوں کی درجہ بندی کیا کریں ؟

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ جناب والا ۔ اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ ڈسٹرکٹ کونسل کو ہر جگہ کے حالات کا علم ہوتا ہے کہ کہاں کی سڑکوں کو پختہ کرانا بہت ضروری ہے اور کہاں کی سڑک کو پختہ کرانا ضروری نہیں ہے یہ اختیار دیا گیا ہے ۔ ایسے حالات میں جب کہ عوامی نمائندے بھی اس میں موجود ہوتے ہیں تو ان کے اختیارات کے بارے میں دوبارہ ہدایات جاری کرنا میں ضروری نہیں سمجھتا ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب دیوان صاحب اکثر و بیشتر دنیا پور کے متعلق سوال کرتے ہیں جیسا کہ جناب وزیر صاحب کے جواب سے ظاہر ہے تو بجائے دنیا پور کے اگر ان سے عاقبت پور کے متعلق سوال کیا جائے تو کیا وہ جواب دیں گے ؟

ملک محمد اسلم خان ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ جواب میں کہا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل ملتان کے پاس اتنا سرمایہ نہیں ہے کہ وہ اس سڑک کو بنا سکے تو میں کیا وزیر صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ اگر ڈسٹرکٹ کونسل ملتان غریب ہے اور وہ اس سڑک کو نہیں بنا سکتی تو اس سے بھی جو غریب کونسلیں ہیں ۔ وہ اپنی سڑکیں کیسے بنا سکیں گی ؟

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ یہ غریبی کا مسئلہ مختلف علاقوں کے

حالات پر پرکھا جاتا ہے ۔ مثلاً ملتان کا علاقہ وسیع ہے تو اس کی ضروریات بھی وسیع ہیں اور اس کا بجٹ اگر ایک کروڑ کا بھی ہو تب بھی وہ اس کی وسعت کے لحاظ سے کم ہوگا ۔ لیکن کیمبل پور کا علاقہ اتنا وسیع نہیں ہے لہذا اس کا جتنا بجٹ ہوگا وہ اس کے لحاظ سے کم ہوگا اور کیمبل پور کونسل اس لحاظ سے غریب سمجھی جائے گی ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ میں اپنے ہردلعزیز وزیر صاحب سے درخواست کروں گا کہ جہاں پر آبادی کم تھی اور رقبہ جات زیادہ نہیں تھے ۔ وہاں پختہ سڑکیں بن گئی ہیں اور جہاں پر آبادی زیادہ تھی رقبہ جات زیادہ تھے اور زرخیز تھے وہاں پر سڑکیں نہیں بنیں اس کی وجوہات کیا ہیں ۔ کیا وہ اس کے لئے کوئی کمیشن مقرر فرمائیں گے کہ وہ اس میں تحقیقات کرے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ اگر کسی چیز کو عوامی نمائندے مناسب سمجھتے ہیں اور وہ اس کے لئے حکم دے دیتے ہیں اور اس پر عمل ہونے لگتا ہے تو پھر اس پر کوئی کمیشن بٹھانا مناسب نہیں ہے ۔ کمیشن اس وقت مقرر کیا جاتا ہے کہ کسی چیز کی انکوائری کی جائے کہ کسی شخص کے خلاف زیادتی ہوئی ہے یا بے ایمانی ہوئی ہے ۔ مثال کے طور پر اگر صوبائی اسمبلی کوئی چیز پاس کر دیتی ہے اور اس پر عمل شروع ہو جاتا ہے تو پھر دوسرے دن اس کے لئے ایک کمیشن بٹھا دیا جائے کہ اس نے ایسا قانون کیوں پاس کیا ۔ تو یہ جمہوری روایات کے منافی ہے ۔

Mr. Speaker : No more supplementaries. Next question.

WATER SUPPLY SCHEME FOR DUNYAPUR

*11500. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari :** Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Dunyapur is an important town of District Multan ;

(*b*) whether it is a fact that the local people have been demanding since long the preparation of a water supply scheme for the said town ;

(*c*) whether it is a fact that Government has already sanctioned Rs. 1,75,000 for the purpose ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether any water supply scheme has been drawn up for Dunyapur ; if so, the details thereof and the approximate date by which the said scheme is expected to be implemented ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) No.

(*d*) No scheme drawn.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ جناب دیوان صاحب نے فرمایا ہے کہ جن علاقوں میں آبادی زیادہ ہے وہاں محکمہ بنیادی جمہوریت توجہ نہیں کرتا اور جہاں آبادی کم ہے وہاں یہ محکمہ بہت مراعات دیتا ہے ۔ کیا اس کی وجہ یہ تو نہیں ہے کہ جن علاقوں میں خاندانی منصوبہ بندی پر توجہ نہیں دی جاتی ۔ ان علاقوں پر یہ محکمہ بھی سزا کے طور پر توجہ نہیں دیتا ؟

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ جب سے آپ کی نظر کمزور ہوئی ہے آپ کو بہت دور کی سوجھنے لگی ہے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب والا ۔ میرا یہ سوال ہے کہ واٹر سپلائی سکیم کے سلسلے میں کیا کوئی مقررہ اصول ہیں کہ کس قصبہ کی کتنی آبادی پر واٹر سپلائی کی سہولتیں دی جائیں گی اور اس کے لئے کیا کوئی خصوصی وجوہات ہیں ؟

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ جناب والا ۔ پہلے ایک سکیم تیار کی گئی تھی ۔ اس میں سے بہت سے ایسے علاقے تھے جہاں پانی کی ضرورت تھی ۔ لہذا ان کی ضروریات کے مطابق وہ سکیم تیار کی گئی تھی ۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ جتنی بھی دیہات میں واٹر سپلائی کی سکیمیں ہیں ان کے لئے رقم فراہم کی گئی ہے لیکن نئی سکیموں کے لئے ۱۹۶۵ء کی جنگ کے بعد کوئی رقم گورنمنٹ کی طرف سے مہیا نہیں کی گئی اگر میرے فاضل دوست اس میں دلچسپی رکھتے ہیں تو وہ ضرورت کے مطابق ڈسٹرکٹ کونسل ملتان سے رجوع فرمائیں ۔ اگر کونسل کے پروگرام میں کوئی ایسی سکیم ہو گی اور ان کے وسائل اجازت دیں گے تو اس کی اجازت دے دی جائے گی ۔

RAISING STATUS OF DUNYAPUR DISPENSARY TO CIVIL HOSPITAL

***11503. Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari :** Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Dunyapur is an important Town of Multan District from commercial and agricultural points of view and its population, including that of its adjoining villages, is almost to one lac ;

(*b*) whether it is a fact that only one District Council Rural Dispensary is functioning in the said town to cater for the medical requirements of such a big population ;

(*c*) whether it is a fact that the people of the said area have been demanding since long the opening of a Civil Hospital there ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to raise the status of the existing Dispensary at Dunyapur to that of a Civil Hospital ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes. It is a Town Committee of Lodhran Tehsil with a population of 6148 and its adjoining villages within 5 miles radius is about 30,400 according to the census of 1961.

(*b*) Yes.

(*c*) No.

(*d*) No. Government do not intend to raise the status of existing Dispensary at Dunyapur to that of a Civil Hospital for the present.

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب والا ۔ ہمارے ہردلعزیز وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ وہاں کی آبادی تین ہزار چار سو افراد پر مشتمل ہے تو میرے خیال میں یہاں بچے بھی ہوں گے اور مستورات بھی ہوں گی ۔ ایسی حالت میں کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ یہاں کیوں کوئی ہسپتال نہیں بنایا گیا اور بچوں اور مستورات کے لئے کوئی Health Visitor بھی نہیں رکھی گئی ۔ کیا اس کو ان سہولتوں سے محروم رکھنا انصاف پر مبنی ہے ؟ کیا اس سے زیادہ آبادی والے حصہ یا علاقہ کو سول ہسپتال کا درجہ دیں گے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ جناب والا ۔ radius دو تین میل اور بڑھا دیا جائے تو آبادی بھی بڑھ جائے گی ۔ تو میں عرض کروں گا کہ وہاں فی الحال ڈسپنسری چل رہی ہے اگر میرے فاضل دوست چاہتے ہیں کہ اس ڈسپنسری کو سول ہسپتال کا درجہ دیا جائے تو ظاہر ہے کہ وہ

حکومت کی تحویل میں آئے گا ۔ میں نے آپ کے سوال کے تینوں جزو کا جواب "ہاں" میں دیا ہے صرف ایک آدھ کا جواب نہیں دیا ہے ۔ میں یہ کہنے کے لئے تیار ہوں کہ میں اپنے محکمے کی طرف سے محکمہ صحت سے استدعا کر دوں کہ وہ دیوان صاحب کے ارشادات پر پوری توجہ دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ چھ ہزار کی آبادی کے لئے سول ہسپتال کا مطالبہ کر رہے ہیں ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ میں جناب والا ۔ اس بات کو تسلیم نہیں کر رہا البتہ محکمہ سے اس بات کی سفارش کی جا سکتی ہے ۔ محکمہ صحت دیکھے گا اور فیصلہ کرے گا کہ کس حد تک ان کی یہ ڈیمانڈ پوری کی جا سکتی ہے ۔ فاضل ممبر ۳۰ ہزار کا سوال اٹھا رہے ہیں جس کی بناء پر وہ سول ہسپتال کا مطالبہ کر رہے ہیں ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ پانچ میل کے radius کے اندر طبی سہولتوں کا بھی فقدان ہے ۔ لوگوں کو طبی سہولتیں میسر نہیں ہیں ۔ یعنی ایک ڈسپنسری ہے ۔ تو میں سب سے زیادہ ہردلعزیز وزیر صاحب سے عرض کروں گا کہ اس سال کے لئے وہ جواب "ہاں" میں دیں اور مجھ سے وعدہ کریں کہ وہاں ڈسپنسری کو سول ہسپتال کا درجہ دیا جائے گا ۔ کیوں کہ عورتوں اور بچوں کو بہت زیادہ تکلیف ہے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ جناب والا ۔ جس طریقہ سے انہوں نے سوال کیا ہے اگر آپ میری جگہ منسٹر ہوتے تو آپ کیا کرتے ۔ مجھے جناب والا ۔ اجازت دیں کہ میں محکمہ صحت کو سفارش کر دوں ۔ آگے جو ان کی مرضی ۔

مسٹر سپیکر - آپ نے اس ضمن میں اصول وضع کرنا پسند نہیں کیا -

وزیر بنیادی جمہوریت - جناب والا - اصول تو پہلے ہی وضع ہو چکے ہیں -

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - محترم وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ''آپ ان کی بجائے وزیر ہوتے'' یہ آپ کی انتہائی توہین ہے -

وزیر بنیادی جمہوریت - توبہ ! توبہ ! کیا جناب وزیر ہونا کوئی توہین ہے ؟ اگر میرے فاضل دوست کا نفسیاتی تجزیہ کیا جائے تو آپ پوزیشن مختلف پائیں گے -

چودھری محمد سرور خان - جناب والا - محترم وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ٦ ہزار کی آبادی پر سول ہسپتال کا درجہ دیا جائے گا - اس چیز کو سن کر مجھے خوشی ہوئی - لیکن وہ بعد میں اپنی بات سے انحراف کر گئے - کیا وہ دیوان صاحب کو محض کھلونا دے رہے ہیں -

وزیر بنیادی جمہوریت - ہم نے سول ہسپتال تو نہیں بنانا - وہ تو محکمہ صحت نے بنانا ہے - میں سفارش کرنے کے لئے تیار ہوں وہ مانیں یا نہ مانیں یہ ان کی مرضی ہو گی -

خان اجون خان جدون - جناب والا - پہلے دیوان صاحب نے فرمایا ''ہردلعزیز وزیر'' بعد میں فرمایا ''سب سے زیادہ ہردلعزیز وزیر'' تو کیا آپ زور دار طریقہ سے اس امر کی سفارش کریں گے اور اس پر کیا آپ ہمدردانہ غور کریں گے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ میں اسکی زور دار طریق پر سفارش کرتا ہوں ۔

مسٹر عبدالقیوم (پارلیمنٹری سیکرٹری) ۔ میں جناب والا ۔ ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کی کچھ وضاحت کی جائے ۔ محکمہ صحت کو اگلے بجٹ میں ۱۵ لاکھ روپے ملے ہیں ۔ ایک ڈسپنسری یا ایک رورل ہیلتھ سینٹر پر اڑھائی لاکھ روپیہ خرچ آتا ہے ۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ ان کی فرمائش کس حد تک پوری ہو سکتی ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ فاضل منسٹر یہ سفارش کرنے سے پیشتر سوچ لیں ۔

خان اجون خان جدون ۔ ویسے جناب والا ۔ جس طرح معزز وزراء صاحبان کی درجہ بندی ہوئی ہے ۔ اسی طرح ہمارے سوالات کی درجہ بندی کوئی ہے ۔ میں میاں صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم پہلے یہ سمجھتے تھے کہ وہ خود اس چیز کو کنٹرول کر سکتے ہیں اور عوام کی تکالیف ہو وہ خود رفع کر سکتے ہیں ۔ لیکن آج کے جواب میں میرا جو نظریہ تھا اسے مایوس فرما رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا میاں صاحب آپ قیوم صاحب کی وضاحت کے باوجود بھی سفارش کریں گے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ جناب والا ۔ میں آپ کے ارشادات کا احترام کروں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم صاحب کے ارشاد کے مطابق ۔

WATER SUPPLY SCHEME FOR MAKHDUM RASHID

*11674. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari :** Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Makhdum Rashid is an important town of District Multan ;

(*b*) whether it is a fact that the local residents have been demanding since long for the provision of drinking water facilities in the said town ;

(*c*) whether it is also a fact that the water supply scheme for the above said town has already been sanctioned but it has not been implemented so far ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, when the Government intend to implement the said scheme ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) No new Rural water supply scheme is expected to be executed during 1968-69 under 70—Capital Outlay.

لیکن جناب والا ۔ اس کے لئے ہمارا وہی جواب ہو گا ۔ ہم اس معاملہ کو ڈسٹرکٹ کونسل کے پاس بھجوا دیں گے اگر ان کے مالی وسائل ان کو اجازت دیں گے تو وہ ان دونوں سکیموں پر جو کہ پانی کی فراہمی کے بارے میں ہیں ہمدردانہ غور کر لیں گے ۔

PAYMENT OF PENSION TO SYED AHMED JAFRI RETIRED SECRETARY TOWN COMMITTEE JALALPUR PIRWALA

*11675. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari :** Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Syed Ahmed Jafri, Secretary, Town

Committee Jalalpur Pirwala, District Multan retired from service on 5th October, 1967 ;

(*b*) whether it is a fact that the said retired official was to be granted pension within six months of his retirement as required by the pension rules but his Pension papers have not been prepared so far ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative. reasons for the delay in the payment of pension to the said Syed Ahmed Jafri ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhd. Yasin Khan Wattoo) : (*a*) No. He actually proceeded on leave preparatory to retirement from 6th October to 12th February 1968.

(*b*) Normally the pension is to be granted within 3 months of the retirement of an official. The pension papers of Syed Ahmed Jafri are in the process of the completion and he will be granted his pension shortly.

(*c*) In view of the above, the question does not arise.

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ یہ جناب والا ۔ محترم وزیر صاحب نے تسلیم فرمایا ہے کہ تین ماہ کے بعد پنشن کی ادائیگی کر دی جاتی ہے ۔ لیکن ان کے جواب سے تو یہ ظاہر ہے کہ اس کیس میں دیر ہوئی ہے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ بعض معاملات میں تھوڑی بہت دیر ہو جاتی ہے ۔ ایک آدھ مہینہ کی دیر کوئی زیادہ دیر نہیں ۔ میری اطلاع کے مطابق تازہ ترین پوزیشن یہی ہے جو میں نے عرض کی ہے ۔

Pension has been verified and sanction order is being issued shortly. That is the latest position.

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب والا ۔ پنشن یافتہ لوگوں کے لئے عجیب مرحلہ ہوتا ہے ۔ میں جنرل طور پر عرض کرتا ہوں ۔ پنشن تنخواہ سے کم ہوتی ہے اور جب پنشن یافتگان کی ضعیفی کی عمر ہوتی

ہے ۔ تو ان کی ضروریات بڑھ جاتی ہے ۔ جہاں تک دوسرے اہلکاران کا تعلق ہے انہیں ہر ماہ تنخواہ مل جاتی ہے ۔ تو کیا محکمہ اپنی پالیسی کو واضح کرے گا کہ پنشن یافتہ لوگوں کو ان کی پنشن تاخیر سے نہ ملے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ میں فاضل ممبر کے ارشادات کا احترام کرتا ہوں ۔ یہ حقیقت ہے کہ ہم نے پہلے ہی اس سلسلے میں ہدایات جاری کر دی ہوئی ہیں ۔ پنشن کی ادائیگی میں مراحل ضرور ہوتے ہیں ۔ تو ان کے حل میں دیر لگ جاتی ہے ۔ ہم ہدایات کے مطابق زیادہ دیر نہیں لگاتے البتہ اس کیس میں ایک مہینے کی دیر ضرور ہوئی ہے ۔

LOCAL COUNCIL SERVICE

*11687. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the date on which the Local Council Service was constituted ;

(*b*) the number of vacancies in each class (gazetted) in the service upto 31st March, 1968 ;

(*c*) the number of vacancies, out of those referred to in (*a*) above, filled (*i*) by direct recruitment and (*ii*) by promotion ;

(*d*) whether the seniority list of all Officers in the said service have been finalised ; if not, reasons therefor ?

Minister for Basic Democracies & Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) 6-4-1964.

(*b*) 62 in the Junior Grade of Class I and 39 in the Senior Grade of Class II ;

(*c*) 21 by direct recruitment and 9 by promotion in the Junior Grade of Class-I, 19 by direct recruitment and 10 by promotion in the Senior grade of Class-II.

(*d*) The Seniority List has been finalised and issued.

چودھری محمد ادریس - جناب والا۔ یہ seniorگریڈ درجہ دوم کے ۱۹ آپ نے لئے ہیں - ۱۹ براہ راست بھرتی سے اور دس ترقی دے کر - کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ اس کے لئے آپ نے تناسب کیا مقرر کیا ہے کتنے براہ راست بھرتی سے ہوتے ہیں اور کتنے ترقی دے کر ؟

وزیر بلدیات - senior class one تو ۱۰۰ فیصد ترقی سے ہوتے ہیں - class one کے junior اور class two کے senior ان میں سے ۵۰ فیصد براہ راست بھرتی سے ہوتے ہیں اور پچاس فیصد ترقی سے - یہ آپ نے درست فرمایا ہے کہ یہ تناسب بظاہر درست نظر نہیں آتا اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ہم نے براہ راست بھرتی کا طریقہ پہلی بار اختیار کیا ہے - دوسرے یہ ہے کہ مختلف اوقات پر ترقی دی جاتی ہے لیکن جن لوگوں کا حق بنے گا انہیں مناسب وقت میں ترقی دی جائے گی -

چودھری محمد ادریس - جناب والا - senior class one اور junior class two ابھی ۳۲ اسامیاں باقی ہیں - کیا آپ ان کو ترقی کے ذریعہ پر کر رہے ہیں یا بھرتی کے ذریعہ ؟

وزیر بلدیات - یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم یقیناً انہیں ترقی دے کر پر کریں گے یوں سمجھ لیا جائے کہ آخری تجزیہ میں یہ تناسب برقرار رکھا جائے گا - چونکہ یہ نئی نئی سروس بن رہی ہے اس لئے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس تناسب کو فلاں وقت تک پورا کردیں گے - کچھ لوگ براہ راست بھرتی کئے جائیں گے اور کچھ کو ہم ترقی دیں گے اور آخری تجزیہ میں یہ تناسب پورا کر دیا جائے گا -

چودھری محمد ادریس - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا آخری تجزیہ تک کچھ لوگوں کے ساتھ نا انصافی نہیں ہو جائے گی - مثلاً جو اس آخری تجزیہ سے پہلے ریٹائر ہو جاتے ہیں ان کے ساتھ جو نا انصافی ہوگی اس کا ازالہ کیسے ہوگا ؟

وزیر بلدیات - ہم یہ دیکھیں گے کہ کسی کے ساتھ نا انصافی نہ ہو -

---

CLEANING OF IRABS IN TEHSIL SWABI

***11885. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state the amount allocated for cleaning of *Irabs* in Tehsil Swabi during 1967-68 showing the amount out of that which has since been released and the details of the work done there ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : The information is as follows :—

The amount allocated for cleaning of *Irabs* in Tehsil Swabi during 1967-68, showing the amount out of that which has since been released on the basis of work done is as under :—

S. No.	Name of U.C.	Name of scheme	Amount out of RWP funds.	Amount released.	Remarks.
			Rs.	Rs.	
1.	Tordher ...	Cleaning Irabs Matani Changan.	4,000	4,000	Nil.
2.	Dagai 6	Construction of Irabs Khamacha Karkawand.	11,600	...	Instalments have been received from the Government and

1	2		3	4	5	6
3.	Do.	6	Cleaning Irabs of Dagai.	4,000	...	releases for these works will be
4.	Dhobian	...	Digging Irabs Bazargai.	5,800	...	made soon.

خان اجون خان جدون - جناب والا - میں وزیر بلدیات سے معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ رورل ورکس پروگرام کے تحت ڈویژنل کونسلوں کو رقومات دیتے وقت انہیں یہ ہدایات جاری کریں گے کہ اس وقت چونکہ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ ہم غلہ میں جلد از جلد خود کفیل ہوں اس لئے وہ اعرابوں کی صفائی وغیرہ کے کام کو دوسرے کاموں پر فوقیت دیں ؟

وزیر بلدیات - جناب والا - جہاں تک حکومت کا تعلق ہے ڈویژنل کونسلوں کو مختلف چیزوں کے بارہ میں بتا دیا گیا ہے - حکومت نے اس سلسلہ میں ہدایات بھی جاری کی ہوئی ہیں کہ مقامی اداروں کی ضروریات اور خواہشات کا احترام کیا جائے ایک جگہ اعراب پر زیادہ توجہ دی جائے گی - دوسری جگہ پینے کے پانی پر زیادہ توجہ دی جائے گی مختلف علاقوں کی اپنی اپنی ضروریات اور ترجیحات ہیں عام طور پر میں جہاں کہیں گیا ہوں میں نے لوگوں سے کہا ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں کہ عوام کو زیادہ سے زیادہ اقتصادی فوائد پہنچیں - زرعی ترقی میں فائدہ بنیادی چیز ہے - اگر آپ کا یہ ارشاد ہے تو ہم خاص طور پر یہ احکام جاری کر دیں گے - لیکن بعض جگہ جہاں محکمہ زراعت اس ضرورت پر پورا خرچ کر رہا ہے وہاں اگر ہماری طرف سے بھی یہ ہدایت جاری کردی جائے تو کام کی duplication ہو جائے گی - ہو سکتا ہے وہاں یہ ضرورت ہو کہ

سڑک بنائی جائے۔ بہرحال جہاں زرعی ضرورت زیادہ ہوگی وہاں اسے ترجیح دی جائے گی۔

ملک معراج خالد۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ ان ترجیحات کا تعین کرنے کے لئے رورل ورکس پروگرام کے Directorate کی طرف سے چند ایک بنیادی اصول وضع کئے جا چکے ہیں اور انہی کے مطابق ترجیحات کا تعین کیا جا سکتا ہے؟

وزیر بلدیات۔ یہ درست ہے۔ بات یہ ہے کہ خاصا عرصہ ہوا ہم نے مختلف کمشنر صاحبان سے تجاویز منگوائی تھیں کہ وہ اس سلسلہ میں ترجیحات بھیجیں بعض کی طرف سے تجاویز موصول ہوئی ہیں اور بعض کی طرف سے موصول نہیں ہوئیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ پہلی مقرر کردہ ترجیحات میں مناسب ترمیم کردیں۔ اس وقت تک صورت حال یہ ہے کہ ۵۰ فیصد رقم سڑکوں پر ۲۵ فیصد community عمارات یا سکول اور ہسپتال وغیرہ پر اور ۲۵ فیصد پانی پر خرچ کرنے کی ہدایات ہیں۔ مگر جہاں کہیں ضروری ہوتا ہے اور مقامی کونسل چاہتی ہے ہم اس میں ترمیم بھی کر دیتے ہیں جو بھی سکیم کسی جگہ کی مقامی ضروریات کے مطابق بنائی جائے حکومت اس پر ہمدردی سے غور کرتی ہے۔ اور ہم عام طور پر اس کی اجازت دے دیتے ہیں۔ ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ ہر علاقہ کی ضروریات کو مد نظر رکھا جائے۔

DECLARING ISLAMABAD AS A MUNICIPAL COMMITTEE

*11932. **Mian Nazeer Ahmed** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the question of declaring Islamabad as a Municipal Committee is under consideration with the Government;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, when a decision is likely to be taken in the matter ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo): (*a*) No such proposal is under consideration of the Provincial Government.

(*b*) Question does not arise.

میاں محمد شفیع ۔ جناب والا ۔ جب اسلام آباد ایک ٹاؤن کی حیثیت حاصل کر چکا ہے ۔ تو کیا وجہ ہے کہ اسے میونسپل کمیٹی کا درجہ نہیں دیا گیا ؟

وزیر بلدیات ۔ میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ اسلام آباد مرکزی حکومت کے ماتحت ہے صوبائی حکومت کے ماتحت نہیں ہے ۔ ایسا اقدام مرکزی حکومت کر سکتی ہے ہم قانونی طور پر اس کے مجاز نہیں ہیں ۔

ELECTRIFICATION OF SHAGAI BAWDA TEHSIL SWABI

*11961. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that electricity has been provided to Swabi, Manery Payan, Manery Bala and Swabi Adda situated in Municipal Committee area of Swabi, District Mardan ;

(*b*) whether it is also a fact that Shagai Bawda is also situated within

the limits of Municipal Committee Swabi but electricity has not so far supplied there ; if so, whether the Municipal Committee authorities intend to supply electricity to Shagai Bawda ; if so, action taken by the Municipal Committee authorities in this connection, and if it is not intended to be electrified, reasons therefor ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes.

(*b*) Yes. No electricity has been provided as yet. The work of extension of electricity is the responsibility of WAPDA and the Committee is only bound to provide street lights. Moreover, the financial position of the Committee is so weak that it cannot afford to extend the electric lines to this village which is situated at a distance of about one mile from the Centre of the Town from its own funds.

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ انہوں نے میونسپل کمیٹی صوابی کے متعلق فرمایا ہے کہ اس کے مالی وسائل بہت کم ہیں ۔ اگر اس کے مالی وسائل بہت کم ہیں تو کیا گورنمنٹ اس کے لئے کوئی aid منظور فرمائے گی ۔

وزیر بلدیات ۔ عام طور پر واٹر سپلائی یا drainage کے لئے حکومت ان کمیٹیوں کو جن کی آمدنی ایک کروڑ سے کم ہو خرچ کا ایک تہائی حصہ بطور گرانٹ اور ایک تہائی حصہ بطور قرضہ دیتی ہے ۔ ایک تہائی میونسپل کمیٹی کو خود دینا پڑتا ہے ۔ خاص حالات میں ہم اس چیز پر بھی غور کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ کہ جہاں کسی میونسپل کمیٹی کے وسائل اجازت نہ دیں ہم اس کی گرانٹ کو بڑھا دیں ۔ لیکن ہم اپنے آپ ایسا نہیں کر سکتے ۔ یہ سوال محکمہ مالیات سے متعلق ہے اگر وہ محکمہ رقوم فراہم کر دے تو ہمیں اس کی سفارش کرنے میں قطعاً کوئی اعتراض نہیں ہو گا ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ محکمہ مالیات سے آپ رجوع

کریں کیونکہ میونسپل کمیٹی آپکے ماتحت ہے اور آپکو ان کے متعلق بخوبی علم ہے کہ کون کون سی میونسپل کمیٹیاں ہیں جن کی مالی حالت ایسی ہے ؟

وزیر بلدیات ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں اگر یہ کہا جائے کہ میونسپل کمیٹی کے پاس وسائل کی کمی ہے اور گورنمنٹ گرانٹ کے لئے ہم کوشش کریں تو سب کمیٹیاں اس زمرے میں آ جاتی ہیں ۔ اس سلسلہ میں اس وقت کچھ عرض نہیں کر سکتا کہ آیا میں میونسپل کمیٹی کو اس سلسلہ میں امداد دلا سکوں گا یا نہیں ۔ مالی وسائل سارے صوبہ کی ضروریات کے مطابق جانچے ہوتے ہیں ۔ اگر آپ یہ فرمائیں تو میں میونسپل کمیٹی کو یہ ہدایت کر سکتا ہوں کہ وہ اپنے وسائل کی وسعت کے مطابق کوشش کرے کہ وہاں بجلی کی لائین مہیا کی جائے ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ میونسپل کمیٹی اپنے وسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے گلیوں میں روشنی مہیا کرتی ہے ۔ یہ سڑک کے کنارے علاقہ ہے ۔ گلی میں روشنی مہیا کرنے پر زیادہ رقم کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ وہاں ایسے مخصوص حالات ہیں کہ وہ علاقہ بہت بڑا ہے اور میونسپل کمیٹی کی آمدنی بہت کم ہے ۔ میں آپ سے دوبارہ درخواست کروں گا کہ آیا آپ اس کو aid دینے کے لئے تیار ہیں ؟

وزیر بلدیات ۔ جناب والا ۔ اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ اگر میونسپل کمیٹی اس سلسلہ میں باقاعدہ سکیم تیار کرے اور وہ حکومت سے فنڈز کے لئے استدعا کرے تو میں اس کیس کو محکمہ مالیات کے پاس سفارش کر کے بھیج دوں گا ۔

Mr. Speaker : The Question Hour is over now. Will the Minister place on the Table of the House the rest of the answers.

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ میں بقایا سوالات کے جوابات اس ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS.

Mr. Speaker : There is a short notice question by Sardar Manzur Ahmad Khan Qaisrani. The Member may please read out his question.

WATER CONNECTIONS OF RESIDENTIAL HOUSES IN SIBI

*13572. **Sardar Manzur Ahmad Khan Qaisrani** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that on 23rd May, 1968 or near about some water connections of residential Houses in Sibi were cut off;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the authority under whose orders the said connections were cut off, (*ii*) names of the persons so affected; (*iii*) reasons for cutting off these connections alongwith (*iv*) steps intended to be taken to relieve these persons of this inconvenience ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes.

(*b*) (*i*) Under the orders of the Deputy Commissioner and Controlling Authority.

(*ii*) (1) Muhammad Akhtar.

(2) Malik Dad Khan, Overseer, Public Health.

(3) Seth Ghansham Das.

(4) Seth Oial Mal.

(5) Haji Ghulam Haider.

(*iii*) The connections were cut off because they had been taken without permission and authority.

(*iv*) The persons concerned have been directed by the Deputy Commissioner to put in proper applications for water connections which will be considered sympathetically.

سردار منظور احمد خان قیصرانی ۔ جناب والا ۔ کیا میں وزیر بنیادی جمہوریت سے پوچھ سکتا ہوں کہ کنکشن دینے کا مجاز کون سا ادارہ ہے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ فاضل ممبر صاحب کو یہ علم ہے کہ یہ سوال میرے پاس کل پہنچا ہے ۔ کل سے ہی ہم نے سبی کے افسران سے رابطہ قائم کیا ہے لیکن ہمیں ڈپٹی کمشنر صاحب خود نہیں مل سکے لیکن ٹاؤن کمیٹی کے جو افسر انچارج ہیں ان سے جو اطلاع حاصل کی گئی ہے اسکے مطابق پوزیشن یہ ہے کہ سبی میں پانی سپلائی کرنے کے جو انتظامات ہیں وہ بازار فنڈز ریگولیشن کے تحت کئے جاتے ہیں ۔ ٹاؤن کمیٹی ۱۵ ہزار روپیہ ایم ای ایس کو پانی کے لئے دیتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ بازار فنڈز ریگولیشن منسوخ ہو چکا ہے۔ آپ کی سٹیٹمنٹ درست ہے یا وزیر قانون صاحب کی سٹیٹمنٹ درست ہے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ فاضل ممبر صاحب کے بارے میں احتیاط برتتے ہوئے مجھے اجازت دی جائے کہ میں وہ سٹیٹمنٹ انگریزی میں پڑھ دوں ۔

The water supply arrangements at Sibi are regularised (this is the information received by me) by the Rules issued under the Bazaar Fund Regulations. I am not sure about the repeal of these Regulations. But even if they are repealed even then the Rules are saved and whatever has been done has been done under these Rules. The Member is aware of those provisions which are contained in the enactment.

The Town Committee used to pay Rs. 15,000/- per annum to M.E.S. for distributing water to the inhabitants on payment of water charges. The M.E.S. has been succeeded by the Public Health Engineering Department. According to the old practice which is continuing water connections are sanctioned by the Deputy Commissioner on the recommendation of the Public Health Engineering Department. The five persons whose names have been mentioned in the answer had got their connections in an unauthorized manner.

This is the information which we have received so far. I have tried to get the view point of the Public Health Engineering Department but it has not been possible to contact those people so far.

جو کچھ انفارمیشن اس وقت تک مہیا ہو سکی ہے وہ اس کے جواب میں عرض کر دی ہے ۔

سردار منظور احمد خان قیصرانی ۔ جناب والا ۔ جہاں تک یہ جواب مہیا کرنے کا تعلق ہے میں ان کا بے حد مشکور ہوں لیکن آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ سبی شدید ترین گرم علاقہ ہے ۔ آج کل وہاں گرمی زوروں پر ہے ۔ جن لوگوں پر اس کا اثر پڑتا ہے ان کی اس تکلیف کے پیش نظر کیا آپ مزید یقین دہانی کرائیں گے کہ محکمہ نئی رکاوٹیں دور کر دے اور آپ احکامات جاری کر دیں تاکہ جلد از جلد ان کو کنکشن مل جائیں ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ اس سلسلہ میں حکم جاری کروں گا کہ ان کی ضرورت اور درخواست پر پوری ہمدردی کے ساتھ غور کیا جائے اور فوری اقدامات کئے جائیں ۔

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE.

WATER SUPPLY SCHEMES IN OKARA AND SAHIWAL

*12032. **Miss Nazeer Ahmed** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state the funds sanctioned for the Okara and Sahiwal water supply schemes alongwith the time by which these schemes would be implemented there ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd.

Yasin Khan Wattoo) : Since neither Sahiwal nor Okara water supply schemes were included in 3rd Five Year Plan so no funds were allocated for during any Annual Development Programme of 3rd Five Year Plan. Efforts are being made to get the water supply schemes for both these towns included in 4th Five Year Plan.

DISPENSARIES OPENED BY MUNICIPAL COMMITTEE AND DISTRICT COUNCIL SAHIWAL

*12049. **Mian Nazeer Ahmed** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the number of Dispensaries opened by the Municipal Committee and District Council Sahiwal till 30th June, 1967;

(*b*) whether the said Municipal Committee and District Council intend to open more Dispensaries in their Areas by 30th June, 1968, if so, the localities and the estimated amount to be spent in this regard ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo):

Name of local body	*No. of Dispensaries opened till 30th June, 1968.*	
(*i*) Municipal Committee Sahiwal.	Medical Dispensaries ...	3
	Health Centres ...	3
	Dental Clinic ...	1
(*ii*) District Council Sahiwal.	Medical and Rural Dispensaries. ...	40
	Veterinary Dispensaries ...	41

(*b*) No new Dispensary/Health Centre is intended to be opened by the Municipal Committee, Sahiwal, till 30th June, 1968. The District Council Sahiwal, has already opened the following new dispensaries during the current financial year, 1967-68 and no further new dispensary is intended to be opened till 30th June, 1968 :—

Name of Dispensary opened during 1967-68.	Amount sanctioned to be spent during 1967-68.	Rs.
(1) Rural Dispensary	... Chak No. 16/11-L	5,730
(2) Veterinary Dispensary	(*i*) Chak No. 62/12-L (*ii*) Chak No. 22/A-I A L. (*iii*) Chak Qadirpur Munshian. (*iv*) Chak Mehdi Khan	14,693

BRIDGE ON ROAD FROM TAKHT MAHAL TO SADIQPUR POLICE STATION

*12196. **Pir Muhammad Zaman Chishti** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that 5 or 6 years ago, a service road from Takht Mahal to Sadiqpur Police Station *via* Mominabad and Ahmedpur Chistian was approved by the District Council, Bahawalnagar ;

(*b*) whether it is a fact that even earthwork was completed on the stretch of this road from Mominabad to Sadiqpur ;

(*c*) whether it is a fact that no earthwork has so far been completed from Takht Mahal to Ahmedpur Chishtian ;

(*d*) whether it is a fact that no bridge has been constructed on the said road ;

(*e*) whether it is a fact that a middle school is functioning at Ahmedpur Chistian and no other road exists in this area except the said road due to which this road has become very important ;

(*f*) if answer to (*a*) to (*e*) above be in the affirmative; reasons for showing negligence towards the construction of the said road ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes.

(*b*) No. Only the earth work on the portion of the road from Mominabad to Qasimka was completed.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes.

(*e*) Yes. But there are two approach roads leading to Ahmadpur Chishti, one from Peer Sikandar to Ahmadpur and the other from Mominabad to Ahmadpur Chishti linking Takht Mahal Qasimka main road.

(*f*) In view of (*a*) to (*c*) above, does not arise.

MAINTENANCE OF ROAD FROM MAHARWALI TO JANDWALA

*12197. **Pir Muhammad Zaman Chishti** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the metalled service road running between Gajiani and Jandwala *via* Maharwali is under the control of the District Council ;

(*b*) whether it is a fact that *Beldars* and *Mates* have been appointed by the District Council on the said service road ;

(*c*) whether it is a fact that the *Beldars* are not maintaining the said road from Maharwali to Jandwala ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, reasons therefor and why action is not taken against the said *Mates* and *Beldars* for showing neglect towards their duties ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes.

(*b*) Yes. One *Mate* and four *Belders* have been appointed by the District Council on the said road.

(*c*) No. The *Belders* are maintaining the said road.

(*d*) Question does not arise.

WATER WORKS SCHEME FOR BASTI AHMEDPUR CHISHTIAN

*12199. **Pir Muhammad Zaman Chishti** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a water works scheme was sanctioned for Basti Ahmedpur Chishtian of Union Council 13 Pir Sikander;

(*b*) whether it is a fact that the *Lambardar* of the said village took it upon himself to bear the expenditure of pipes, etc;

(*c*) whether it is a fact that a sum of Rs. 5,000 which has been sanctioned for the said scheme has been credited to the accounts of the Union Council ;

(*d*) whether it is a fact that word "Diggi" has been written in the approved list of schemes instead of Tanki due to a typographical error whereas in the scheme submitted by Union Council the word "Tanki" was written ;

(*e*) whether it is a fact that the Chairman concerned had moved the Department concerned for the rectification of the above error;

(*f*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, whether the said correction has been made and the likely date by which work will start on this scheme ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo): (*a*) No.

(*b*) No.

(*c*) No. But a sum of Rs. 4,815 has been credited to the Union Council for the construction of Pacca Drinking Water Tank.

(*d*) The typed details forwarded by the Development Officer, Basic Democracies, Bahawalpur described the scheme as "Pacca Diggi" Basti Ahmadpur Mauza Ali Goher whereas PDI received from the Union Council recently after the sanction by the District Council names it as "Pukhta Tanki Abnoshi".

(*e*) Yes.

(*f*) Amendment/correction will only be made on receipt of formal covering sanction of District Council. The Chairman is being asked to start the work without further delay.

ALLOCATION UNDER RURAL WORKS PROGRAMME TO EACH UNION COUNCIL

*12200. **Pir Muhammad Zaman Chishti** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that allocation under Rural Works Programme has been made to each Union Council this year *i. e.* 1967-68 on the basis of number of Wards ;

(*b*) whether it is a fact that Rs. 1,500 per Ward have been allocated throughout the District ;

(*c*) whether it is a fact that Union Council No. 10 Panjkasi consists of 7 Wards ;

(*d*) whether it is a fact that the said Union Council prepared and forwarded schemes involving an expenditure of about Rs. 18 or 19 thousand which were sent to the District Council after being sanctioned by the Tehsil Council ;

(*e*) whether it is a fact that the said Union Council was entitled to the grant of Rs. 10,500 whereas only an allocation of Rs. 6,200 was made ;

(*f*) whether it is a fact that the Chairman concerned sent a resolution to the Tehsil Council regarding this unjust distribution of funds which was forwarded to the District Council after being passed ;

(*g*) if answer to (*f*) above be in the affirmative, the reasons for the above injustice done to the said Union Council, and in case answer be in the negative, full details in this regard ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : The Member has not indicated the district or the tehsil to which his question relates. However, it is presumed that the information desired by the Member relates to Bahawalnagar District which is as follows :—

(*a*) Yes ; in Bahawalnagar District the Rural Works Programme allocation has been made to the union council during 1967-68 on the basis of wards.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) Union Council Panjkosi referred two schemes of estimated cost of Rs. 16,550 and not Rs. 18,000 through Tehsil Council for sanction by the District Council for prog. year 1967-68.

(*e*) According to the formula of allocation as explained in 'B' above the union council was required to submit schemes costing Rs. 10,500 The Union Council submitted two schemes for an amount of Rs. 16,550. First priority was given to a Diggi costing Rs. 6,465 and next priority to School costing Rs. 10,085. Since a No Objection Certificate for Primary School was not available and no other eligible scheme was submitted by the Union Council. Union Council was allocated Rs. 6,420 for its priority scheme of Diggi.

(*f*) Yes.

(*g*) No injustice was done to the Union Council. Allocation of funds to the Union Council fell short of their demands for the following reasons ;

(*i*) Union Councils over-estimated their demand by Rs. 6,050 than their entitled share.

(*ii*) Union Council referred two schemes with first priority to Diggi at Village Rohana at the estimated cost of Rs. 6,465 and next priority Primary School at the estimated cost of Rs. 10,085.

(*iii*) Department No Objection Certificate in case of Primary School being not then available allocation of funds for the Diggi was made according to the priority given by the Union Council. The allocation of funds on the basis of demand of the Union Council would have adversely affected share of the other unions.

(*iv*) The Primary School has since been earmarked for inclusion in Development Programme 1968-69.

RURAL WORKS PROGRAMME IN BAHAWALNAGAR DISTRICT

*12204. **Pir Muhammad Zaman Chishti :** Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) amount allocated for Rural Works Programme in Bahawalnagar District during the years 1965-66, 1966-67 and 1967-68 ;

(*b*) the amount, out of that mentioned in (*a*) above, given to each Union Council, the names of schemes for which the amount was given and whether the amount was utilized by the Union Council on the implementation of the scheme and in case allocation could not be utilized in full, reasons therefor ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Allocation for Rural Works Programme to Bahawalnagar District is as follows :—

1965-66	1966-67	1967-68
19,15,000	7,33,630	19,47,000

(*b*) The labour involved in collecting the information is not commensurate with the benefit to be derived therefrom. It is, therefore, not possible to furnish the reply to part 'B' of this Assembly Question.

PROJECTS OF THE PUBLIC HEALTH DEPARTMENT IN HYDERABAD

*12313. **Mr. Muhammad Umar Qureshi :** Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state year-wise amount allocated for the projects of the Public Health Department released each year with (*i*) the name of each project (*ii*) year in which it was prepared ; (*iii*) estimated cost of each project ; (*iv*) actual expenditure incurred on each project ; (*v*) in case the amounts allocated were not actually utilized, reasons therefor alongwith the names of the officials who were responsible therefor and whether any action would be taken against them ; if not, reasons therefor ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : As per statement placed on the table of the House.*

LAHORE AND SAHIWAL IMPROVEMENT TRUST

*12314. **Mr. Muhammad Umar Qureshi :** Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the year in which the Lahore and Sahiwal Improvement Trusts were established alongwith the yearly amount of grant-in-aid given by the Government to them ;

---

*Please see Appendix IV at the end.

(*b*) year-wise grant-in-aid so far given by Government to the Hyderabad Improvement Trust ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the negative, reasons therefor ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo):(*a*) *Year of Establishment—*

Lahore	...	1936
Sahiwal	...	1951
Grant-in-aid—		
Lahore	...	Total Rs. 21,05,000 (1936-47)
Sahiwal	...	Nil
(*b*) Hyderabad	...	Nil

(*c*) The Hyderabad Improvement Trust has been recently constituted and it has not so far forwarded any scheme to Government for approval.

HYDERABAD IMPROVEMENT TRUST

*12315. **Mr. Muhammad Umar Qureshi** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the year in which Hyderabad Improvement Trust was established;

(*b*) number of schemes prepared by the said Trust so far alongwith the following details :—

(*i*) estimated cost of each scheme (*ii*) stipulated period of implementation of each scheme and (*iii*) the actual expenditure incurred thereon and completion dates ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo): (*a*) June, 1966,

(*b*) *Name of scheme*	*Estimated cost.*	*Stipulated period of implementation of each scheme*	*Actual expenditure incurred and completion date*
	(*i*) Rs. lac	(*ii*)	(*iii*) Rs.
1. Deh Sari	15.00		1,486.00
2. North Western side of Wahdat Colony.	52.50		500.00

1	2	3	4
3. Phulleli canal near Haji Dosal Mills.	14.70	Uncertain	Nil.
4. Gunjo Takker	90.34		1,04,511.50
5. Deh Giddu Bunder Latifabad.	16.80		Nil.

N.B. Date of completion uncertain.

(The above schemes are being prepared by the Trust but have not been forwarded to Government officially for approval).

STAFF FOR MATERNITY HOME IN UNIT NO. 22 OF WARD 'G' IN HYDERABAD CITY

*12316. **Mr. Muhammad Umar Qureshi** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the year in which building for maternity home was constructed in Unit No. 22 of Ward 'G' in Hyderabad city alongwith the expenditure incurred thereon ;

(*b*) whether it is a fact that no staff has so far been posted in the said maternity home ; if so, reasons therefor ;

(*c*) whether it is a fact that due to the non-provision of staff at the said maternity centre, the residents of the area are experiencing great difficulty as they are constrained to cover long distances for medical treatment ;

(*d*) if answer to (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, whether necessary staff would be immediately provided in the said maternity home; if so, the time by which the staff would be posted there ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) The construction was started on 12th August, 1967 and completed in March, 1968. The actual expenditure incurred on the building of Maternity Home is Rs. 68,430.

(*b*) The staff could not be posted in the year, 1967-68 as the building was incomplete in that year ;

(*c*) No: One Municipal Dispensary and one Child Welfare Centre are already functioning in the area. Arrangements for opening a Maternity Home in the area is an additional facility.

(*d*) The budget provision for the year, 1968-69 has since been made and the staff will be appointed in the beginning of financial year, 1968-69.

NEW PIPE LINES FOR WARD 'G' OF MUNICIPAL COMMITTEE HYDERABAD

*12317. **Mr. Muhammad Umar Qureshi** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a water-supply line was laid in Ward 'G' of Municipal Committee, Hyderabad prior to Independence when the population of this area was nearly 10 thousand persons only ;

(*b*) whether it is a fact that now the population of that area has risen to nearly 2 lac fifty thousand persons and many ice factories have been set up there ;

(*c*) whether it is a fact that the water-supply arrangements mentioned in (*a*) above have proved inadequate to cater to the present needs of water in the area.;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, whether there is any scheme under consideration for laying the new pipe line ; if so, when the same will be laid and if there be no such scheme with Government, reasons therefor ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes. A scheme has been formulative by the Municipal Committee, Hyderabad for converting the present "9 main into a 16" main at a cost of Rs. 4 lakhs. Due to financial stringency, the Municipal Committee could not allocate any amount for the scheme in the budget for 1968-69. However, the scheme will be taken up by the Municipal Committee at the earliest, subject to the availability of finances.

WATERLOGGING IN PESHAWAR CITY

*12357. **Syed Yusaf Ali Shah** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the waterlogging is increasing tremendously in Peshawar City and the condition of the City is deteriorating day by day ;

(*b*) whether it is also a fact that the said menace is not being checked by Government for lack of funds ; if so, why necessary funds are not being provided for this purpose ;

(*c*) the time by which the work for eradication of waterlogging in Peshawar City will start and whether Government intend to declare this City as calamity affected area ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) No. The Government is alive to the problem and measures have been taken to check the waterlogging problem. All possible steps which could reduce the level of water have been taken within the resources of the Government.

(*c*) The eradication of waterlogging is already under-way and the time required for completely checking the waterlogging depends on the successful completion of the scheme prepared in which several Departments are taking part.

PAYMENT OF DUES TO CONTRACTORS FOR IMPLEMENTING WATER SUPPLY SCHEMES IN BADA AND BEESAK IN MARDAN DISTRICT

*12395. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that work on the implementation of rural drinking water-supply schemes in Bada and Beesak in Mardan District was completed last year ;

(*b*) whether it is a fact that the contract money and the earnest money due to the contractor concerned have not yet been paid to him ; if so,

the amount due to be paid to the said contractor and reasons for the non-payment of the same so far ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes, Rs. 33,428 were due to the contractor which have been withheld to remove the defects in the scheme.

PROVISION OF PRIMARY AND SECONDARY SCHOOLS, DISPENSARIES, ROADS, ELECTRICITY AND WATER-SUPPLY IN MAURIPUR, GABAPAT, AND BALDIA TOWN AREAS

***12404. Mian Saifullah Khan :** Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Union Council of Mauripur, Gabapat, and Baldia Town areas have been requesting the Deputy Commissioner and Chairman, Karachi District Council since 1st July 1965 for providing primary and secondary schools, dispensaries, roads, electricity and water-supply in the said areas out of District and Divisional Council funds ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the number of written requests made so far for each of the said items and the amenities provided so far alongwith the amount spent on each amenity and if no amenity has so far been provided reasons therefor and the steps taken or intended to be taken to provide each of the said amenities in the said areas ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes ; Union Council, Gabapat and Baldia Town Committee requested the District Council/Tehsil Council for the provision of Schools, Dispensaries, Road, Electricity, and Water Supply Scheme.

(*b*) Union Council, Gabapat and Town Committee, Baldia requested for amenities mentioned above in the form of schemes to be implemented out of R. W. P. funds and consequently following schemes have so far been implemented for the amount, mentioned against each. Number of written requests from Baldia Town Committee and Gabapat Union Council being the same as the number of schemes implemented :—

Serial No.	Name and place of scheme	R. W. P. funds	District Council
	BALDIA COLONY TOWN COMMITTEE		
1.	Water-supply scheme in Baldia Colony.	44,900.00	44,900.00
2.	Dispensary building at Baldia ...	40,700.00	...
3.	Primary School building at Baldia	25,000.00	...
	GABAPAT UNION COUNCIL		
1.	Water Tank at Deh Moach ...	11,000.00	...
2.	Community Centre at Mauripur ...	18,200.00	...
3.	Primary School building at P.A.F.	9,000.00	...
4.	Primary School building at Moach	8,500.00	...
5.	Primary School building at Moachko	8,500.00	...

As regards provision of electricity it is stated that this project is not an eligible scheme under R.W.P., however, the Deputy Commissioner is trying to arrange electricity for the said Local Councils.

No scheme for roads has so far been received from either Baldia Town Committee or from Gabapat, Union Council.

CONSTRUCTION OF KHANOT-KANDERA ROAD *via* LAKA COALFIELD

*12407. **Mian Saifullah Khan** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Pakistan Mine Owners Association requested in writing to the Deputy Commissioner, Dadu for construction of Khanot-Kandera road passing through Laka Coalfield under Rural Works Programme ;

(*b*) whether it is a fact that the said road will link coal mines in Laka Coalfield with Khanot Railway Station ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, what steps are being taken to construct a road from Khanot Railway station to coal-mines in Laka coalfield ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo): (*a*) No.

(*b*) No. If constructad, this road will connect coal mines in Laka with Indus High Way and not the Khanot Railway Station.

(*c*) The Scheme was not considered by the District Council Dadu for the reason, that the cost of this road is approximately 10 lacs, and it is not possible to construct the road from the resources of R. W. P. or the District Council.

PROVISION OF AMENITIES IN CENTRAIN AREAS OF KARACHI

*12413. **Mian Saifullah Khan** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state the amount spent during the period from 1st July 1965 to 31st December 1967 on (*i*) construction of drains, (*ii*) construction/repairs of roads and streets, (*iii*) water-supply (*iv*) dustbins and latrines (*v*) primary schools (*vi*) dispensaries and hospitals (*vii*) maternity and child health centres and (*vii*) electrification of streets and roads in each of the following areas of Karachi ;

Agrataj Colony, Bahar Colony, Miran Naka, Mewashah Union Committee, Sher Shah, Site, Kalri, Shah Beglane, Sighoo Lane, Chakiwara and Baldia Town Committee ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo): The amount spent during the year 1-7-65 to 31-12-1967 on all Colonies referred to in the Assembly Question on the various works is given below against each :—

(*a*) Construction of Drains.	Rs. 102753.00
(*b*) Construction & repairs. of Roads & Streets.	Rs. 614931.00
(*c*) Water Supply.	Rs. 127642.00
(*d*) Dustbins & Latrines.	Rs. 31866.00
(*e*) Primary Schools.	Rs. 1025.00
(*f*) Dispensaries & Hospitals.	Rs. 10738.00

(g) Maternity & Child Health Centres. Rs. Nil.

(h) Electrification of streets and roads. Rs. 304400.00

The detailed break up in respect of each of the colonies is given in the statement placed on the table of the House. *

CONSTRUCTION OF DRAINAGE SCHEME PART IV

*12419. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Town Committee, Kila Didar Singh in Gujranwala District paid Rs.47,000 in advance to the Public Health Engineering Department towards the total cost of construction of Drainage Scheme Part IV in the month of May, 1960 ;

(b) whether it is a fact that the work on the implementation of the said scheme has not completed so far even after the passage of eight years ;

(c) whether it is a fact that the disposal drain constructed under the said scheme has not been provided with a cover as was included in the estimate with the result that a child was drowned in it in October, 1957 and the local police recorded this accident ;

(d) reasons for non-completion of the said project in eight years time and the future action proposed to be taken in this behalf ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo): (a) Yes the Town Committee, Kila Didar Singh had deposited Rs. 47,000 against estimated cost of Rs. 49,490.

(b) The work was taken in hand in 1960 and all the drains including disposal works were completed, except for R.C.C. Slab covers for the main drain.

(c) The work of providing R.C.C. Slabs over the main drain was in progress about 40 per cent of the work was completed when in 1963-64 the Town Committee raised certain objections. The Contractor did not complete the job and ran away. No report regarding drowning of a child is available in the record of this Department.

---

*Please see Appendix V at the end.

(*d*) It was not possible to provide the R.C.C. covers because the contractor who had run away had also taken away some Government material with him. This was reported to Police. On the complaint of the Town Committee Deputy Commissioner, Gujranwala ordered an enquiry by a First Class Magistrate. The report of this enquiry is still awaited.

ALLOTMENT OF PLOTS BY KARACHI MUNICIPAL CORPORATION IN LYARI AREA

*12421. **Malik Mir Hazar Khan** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government please refer to parts (*d*), (*e*) and (*f*) of the answer to my starred question No. 6586 given on the floor of the House on 26th May 1967 and state :—

(*a*) whether it is a fact that the work of allotment of plots in Khadda, Nawabad, Memon Society, Miranpur and Baghdadi has not yet been started; if so, reasons therefor ;

(*b*) whether it is a fact that the Karachi Municipal Corporation has acquired the services of a private Architect and Engineering firm of Karachi for conducting an entire survey of the plot holders of Lyari, if so, how long it will take to complete this survey ;

(*c*) whether the water and sewerage scheme formulated for Lyari area has since been cleared by the Provincial Development Working Party and National Economic Council; if not, how long it will take ; if so, what has been done about its execution ;

(*d*) whether it is a fact that a Committee of high officials was set up by the Government in August, 1967 following heavy rains in Karachi to find out the causes of dilapidated roads of the city ;

(*e*) if answer to (*d*) above be in the affirmative. whether any report has been submitted by the said Committee; if so, what are its finding, and how Government proposes to improve the condition of the said roads ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhd. Yasin Khan Wattoo): (*a*) The lay out plan of Moosa Lane and Part Lay out plans of Miranpir, Nawabad, Khadda, Memon Society and Baghdadi have already been approved by the Corporation and the Controlling Authority. The work of allotment of plots to the occupants in these colonies

can only be started after individual holdings have been determined. As the KMC staff engaged for the preparation of plans showing individuals holdings was insufficient to cope up with the work, the KMC has engaged a private Architect and Engineering Firm namely, M/s. Engineering Consultants for this work who are doing the survey and planning of the above colonies including Shah Beg Lane. As soon as M.s. Engineering Consulants submit the plans to KMC the same shall be placed before the Corporation for their sanction and after the approval of Controlling Authority is received, the allotments of plots to the occupants shall be issued accordingly.

(*b*) The Corporation have engaged M/s. Engineering Consultants for the purpose. So far they have been assigned the work of survey and preparation of plans of the above colonies which will be completed by the end of the current year.

(*c*) The Provincial Development Working Party has cleared the Scheme some time back and the Scheme is awaiting clearance by the Central Development Working Party, the Planning Commission and National Economic. After the sanction of the Scheme by these authorities and after the release of funds work, will be taken in hand.

(*d*) Yes, it is a fact that Governor's Inspection Team conducted an enquiry into the causes of road damages that occurred due to heavy rains in July 1967, in Karachi.

(*e*) Governor's Inspection Team got 201 test pits dug on 73 damaged roads and took detailed measurements for verifying whether specifications were strictly followed. Some discrepancies were found in roads constructed by KMC/KDA. The Governor's Inspection Team suggested long term remedial measures in cases of damaged roads.

The recommendations of the Governor's Inspection Team proposed long range measures and their implementations, as well, has been initiated. Directions have since been issued to KDA/KMC and other agencies including Co-operative Housing Society and the Tramway Co. to put in other all important roads in the city and also make arrangements for long terms renovation of the roads in accordance with the specific recommendations of the Governor's Inspection Team. The Communications and Works Department and Karachi Electric Supply Corporation have also been asked to repair the roads pertaining to them.

LYARI RIVER

*12429. **Malik Mir Hazar Khan** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Lyari river overflows during rainy reason and Lyari area is flooded every time ;

(b) whether it is a fact that the bed of Lyari River has risen with silt between points Sher Shah Road to Mauripur bridge which is also a reason for the overflowing of the said River during the rainy season ;

(c) has the Government any Scheme to dredge the bed of the Lyari River to avoid any such situation in future ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo) : (a) No, it is incorrect to say that the Lyari River is flooded every time in rains. It overflows only during the rains with exceptional intensity and long dura ion in case the downpour coincides with high tidal condition in the Sea when the river is unable to discharge the flood at the outfalls.

(b) Yes. The bed of Lyari River has considerably silted up to the diversion road constructed by West Pakistan, P.W.D. disturbing the free flow of floods in the lower sections causing silt deposition. This is also a cause of overflow.

(c) After the removal of the obstructions, due to the diversion road embankment in the river by Pak. P.W D., soon, it is expected that a major portion of the silt deposited in the Lyari River bed will be washed away into the sea. However, in case silt deposits still remain, steps will have to be taken for dredging of the river bed which would involve heavy expenditure. At this stage dredging of river appears unnecessary. It may, however, be added that the protective bund on both sides of the river has been raised to prevent overflow of the water during the rainy season. In fact a length of 2,600 ft. from Atmaram Road to Mauripur bridge has already been raised to 3 1/2 ft. above the road level as against the previous height of 1 1/2 ft.

CONSTRUCTION OF ROADS UNDER RURAL WORKS PROGRAMME

*12488. **Dr. Sultan Ahmed Cheema** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the amount allocated for the construction of roads throughout the Province under the Rural Works Programme during the year 1967-68 alongwith the expenditure incurred therefrom upto 15th May, 1968 ;

(*b*) what amount was spent on the repair and maintenance of the roads in the Province under the said programme during 1967-68 upto 15th May, 1968 ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Amount allocated under R.W.P. during 1967-68 for the construction of roads in the Province. Rs. 3,48,34,290.

Expenditure incurrred thereof upto 15th May, 1968. As the financial year is not over. The final expenditure figures are under completion.

(*b*) Amount spent on the repairs and maintenance of the roads in the Province under R.W.P. during 1967-68 upto 15th May, 1968. Rs. 1,12,008.

WATER PONDS IN DASKA TOWN

*12490. **Dr. Sultan Ahmed Cheema** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the number of water ponds in Daska Town, District Sialkot ;

(*b*) whether it is a fact that the said ponds cause insanitation and mosquito breeding in the said town ; if so, what steps Government intend to make in this behalf and when ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo) : (*a*) 8 ponds.

(*b*) It is a fact that the said ponds are causing insanitation and are a breeding place of mosquitoes. The ponds are not in the possession of

Municipal Committee. The Rehabilitation Department have been requested by Municipal Committee that these ponds be handed over to it so that these may be filled up and finally disposed of in pieces to the public. The Rehabilitaion Department have not transferred these evacuee ponds to the Municipal Committee so far.

REPAIR AND CONSTRUCTION OF ROADS IN SIALKOT CITY

*12493. **Dr. Sultan Ahmed Cheema** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Divisional Council, Lahore recommended to the Government on 11th October 1967 to undertake the repair and construction of roads in Sialkot City ;

(*b*) if answer to (a) above be in the affirmative, the action Government has taken in this respect uptil now and if no action has so far been taken, reasons therefor?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo) : (*a*) No. Mr. Irfanul Haq, Member Divisional Council, Lahore, moved a Resolution regarding repairs to the roads in Sialkot City in the meeting held on 11th October, 1967.

(*b*) Necessary steps are being taken by the Government in this connection.

GRANTING PENSION TO RETIRED SECRETARIES/CHIEF OFFICERS OF LOCAL COUNCILS IN PESHAWAR REGION

*12520. **Khanzada Taj Muhammad Khan Bangash** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Secretaries/Chief Officers of Local Councils in Peshawar Region who retired in 1966 have not so far been granted their pensions;

(*b*) whether it is a fact that the policy of the Government is to grant pension to Officers within three months from the date of their retirement;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to take action in this respect ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes. There are some cases.

(*b*) Yes. There are instructions that the pension cases of the retired officers should be finalised as early as possible on their retirement.

(*c*) The retired officers have to apply for pension well in time before their retirement. These pension applications/Service Books contain some wrong or incomplete entries, therefore, the pension cases remain held up. Efforts are being made to finalize these cases as early as possible.

WATER-SUPPLY SCHEME FOR KOHAT MUNICIPALITY

*12523. **Khanzada Taj Muhammad Khan Bangash** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that in May, 1965 a water-supply scheme was approved for Kohat Municipality ;

(*b*) whether it is also a fact that Kohat Municipality deposited its 1/3 share with the Public Health Engineering Department, Peshawar ;

(*c*) whether it is a fact that inhabitants of Kohat experience difficulty due to scarcity of water particularly in summer season ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to implement the said scheme ; if so, when ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes. Approved as Urban water-supply scheme costing Rs. 13.22 lacs.

(*b*) No. However, Municipal Committee deposited a sum of Rs. 1.00 lac for the installation of a tube-well and a connecting water-supply main for an interim relief. Since the tube-well was not successful so this "Deposit Work" could not be completed other sources for water-supply are being investigated.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes. After obtaining revised Administrative approval of the changed scheme and provided funds are made available.

EXTENSION OF MUNICIPAL LIMITS OF BAHAWALNAGAR MUNICIPAL COMMITTEE

*12593. **Sahibzada Noor Hassan** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Municipal Committee, Chishtian has submitted its proposal to Government for the extension of its limits as to get the Bahawalnagar Sugar Mills included in the Municipal area ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the present stage of the case and when the decision about it is likely to be taken ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) No.

(*b*) Question does not arise.

MAINTENANCE OF ROADS IN SHADBAGH COLONY, LAHORE

*12596. **Malik Ghulam Ali Wagha** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that ro. ds in Shadbagh Colony, Lahore, were constructed in 1948 and no arrangements for the maintenance of the said roads have been made with the result that these are lying in a state of utter disrepair ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative (*i*) reasons for not making arrangements for their proper maintenance, the Officers responsible therefor and the time by which the said roads will be repaired ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) No. Construction of roads in Shad Bagh Colony was started in the year 1952 and completed in December, 1953 by Lahore Improvement Trust. The Shad Bagh Scheme was transferred to Lahore Municipal Corporation on 25th July, 1955. Necessary patch work on these roads has been done from time to time but re-conditioning, re-surfacing, etc., of these roads have not been carried out since then.

(*b*) The Corporation has sanctioned estimates to the tune of Rs. 52,600 for reconditioning of ten roads falling in this area and the works are in progress.

In addition to this, some more roads in this area will be reconditioned during the next financial year out of the provision being made for the maintenance of roads.

MAINTENANCE OF GRASSY PLOTS IN SHADBAGH COLONY, LAHORE

*12597. **Malik Ghulam Ali Wagha** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Lahore Improvement Trust has set up grassy plots in the Shad Bagh Colony, Lahore and has engaged *Malis* for the maintenance thereof ;

(b) whether it is a fact that the said *Malis* are not performing their duties properly and the said plots are in a deplorable condition ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, the steps Government intend to take in this behalf ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) It is correct that grassy plots are provided in Shadbagh Scheme which was transferred by Lahore Improvement Trust to Lahore Municipal Corporation on 25th July, 1955, after necessary development. The Lahore Corporation has engaged on Head *Mali* and 10 *Malis* to look after and maintain grassy plots, green verges and arboriculture in this Scheme.

(b) and (c) This is not correct. The above mentioned *Malis* are exclusively meant for this Scheme and they are regularly attending to their work.

GENERAL BUS STAND FOR GUJRANWALA

*12620. **Chaudhri Sadullah Khan Tarar** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that all the bus stands in Gujranwala were shifted outside the city in 1961 ;

(b) whether it is a fact that the General Bus Stand has not so far been

built by the Municipal Committee, Improvement Trust or the bus owners and the public is experiencing great difficulty ;

(*c*) the action Municipal Committee Gujranwala is taking in this regard and when the General Bus Stand is likely to be constructed ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Consequent to decisions taken in this respect in a High level meeting presided over by MBD, the land for the construction of the General Bus Stand has been allotted to the Municipal Committee, Gujranwala by the Gujranwala Improvement Trust against payment. The scheme has been finalized and design has been approved by the Commissioner, Lahore Division, Lahore, and the Municipal Committee is undertaking the construction work in the near future.

DRAINAGE SCHEMES OF CHAH CHOHANAN WALA, SMADHI WALA AND CIVIL LINES AREAS OF GUJRANWALA CITY

*12623. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that in the year 1964-65 Gujranwala Municipal Committee decided to contribute its 1/3 share for the implementation of Drainage Schemes of Chah Chohananwala, Smadihwala and Civil Lines areas of Gujranwala City and referred the schemes to Government for administrative approval through the Commissioner, Lahore Division ;

(*b*) whether these schemes have since been administratively approved ; if not, reasons therefor and the time by which these schemes will be approved ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) The Municipal Committee, Gujranwala,—*vide* their Resolution No. II, dated 17th March 1964 has approved Phase I of Gujranwala City Sewerage and Drainage Scheme in principle only. This scheme provided for the following items of work :—

(i) Ring sewer running along Circular Road western and eastern sides ;

(2) Out fall sewer along Gondalanwala Road to temporary disposal work.

(3) Sewer from Baghbanpura area.

(4) Sewer from Samadhi Chahappar subsidary pumping station.

(5) Temporary pumping station at Gondalanwala Road.

(6) Subsidiary pumping station at Samadhi Chahappar.

This scheme did not provide for sewerage in Chah Chuhanwala and Civil Lines area of Gujranwala ;

(*b*) (*i*) The sewerage scheme Phase I as explained above has been administratively approved by the Government in November, 1964. The work is in progress.

(*ii*) The General Advisory Services of Public Health Engineering Department is preparing a Master Plan for the Sewerage scheme for Gujranwala. As soon at this Master Plan gets the clearance, from the competent authority, the sewers of Chah Chuhanwala and Civil Line Areas will subsequenitly get the administrative approval after the endorsement of the General Advisory Services about the proper design.

DISTRICT COUNCIL HOSPITALS AND DISPENSARIES IN GUJRANWALA DISTRICT

*12624. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar :** Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :

(*a*) the names of the District Council Hospitals and Dispensaries in Gujranwala District alongwith the details of the staff appointed in each Hospital or Dispensary ;

(*b*) the amount sanctioned by the District Council for each Hospital or Dispensary in the year 1967-68 and actually spent upto 30th April 1968 on the pay of the establishment, on medicines and miscellaneous items, separately ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) and (*b*) There is no Hospital con-

trolled by the District Council, Gujranwala. Information in regard to the dispensaries is contained in the statement placed at the Table of the House.*

IMPLEMENTATION OF RURAL WORKS PROGRAMME IN LAHORE DIVISION

*12625. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the allocations made for the implementation of Rural Works Programme to each District in Lahore Division in the years 1965-66, 1966 67 and 1967-68 ;

(*b*) the amount of the releases of money made to each District alongwith the dates ;

(*c*) the balance of the amounts not released alongwith reasons thereof ;

(*d*) whether it is a fact that some amount was to be distributed among the Districts on the basis of their performance ; if so, the details of such amounts in the years, 1965-66, 1966-67 and 1967-68 and whether this amount has been released to the Districts ; if so, when and if not, reasons therefor ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Information is as follows :—

Name of District	1965-66	1966-67	1967-68
	Rs.	Rs.	Rs.
Lahore	*48,35,000	19,56,733	39,13,000
Gujranwala	24,43,000	12,43,913	24,88,000
Sheikhupura	22,51,000	11,45,593	22,91,000
Sialkot	†53,75,000	14,65,133	29,30,000
Total	1,49,04,000	58,11,372	1,16,22,000

*includes special grant of Rs. 10 lacs.

†includes special grant of Rs. 25 lacs.

**Please see Appendix VI at the end.*

(*b*) Information may kindly be seen in the statement. Placed at the Table of the House.*

(*c*) There was no balance due to any district during 1965-66.

However, during 1966-67, there is difference in the allocation and actual releases made to the districts. This is due to the fact that 25 per cent of the allocation during this year was distributed on the basis of performance. Some districts have got more than their normal share while the others got less according to the performance shown by each.

As regards 1967-68, a sum of Rs. 5,90,00,000 has been released against the allocation of Rs. 10 crores. Efforts are being made to secure the balance allocation from Finance Department and will be distributed to the districts as and when received.

(*d*) During 1965-66, no amount has been distributed on the basis of performance. However, in 1966-67, 25 per cent of the allocation was earmarked to be released on the basis of performance. The allocation of each district in Lahore Division alongwith amount actually released from this share is as follows :

Name of district	*Share earmarked for distribution on performance basis*	*Amount actually released on performance*
	Rs.	Rs.
Lahore	4,89,000	3,76,464
Gujranwala	3,11,000	4,06,318
Sheikhupura	2,86,000	3,46,318
Sialkot	3,66,000	3,69,900

During 1967-68 also 25 per cent of the amount is to be released on performance basis. The details of the performance of the various districts are being worked out and the shares will be determined as soon as the full allocations are received from the Government.

---

*Please see Appendix VII at the end.

UPGRADATION OF HYDERABAD MUNICIPAL COMMITTEE

*12646. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister for Basic Democracies and Local Government please refer to the answer to my starred question No. 8025 given on the Floor of the House or 18th October 1967 and state whether the matter regarding upgradation of Hyderabad Municipal Committee to that of Municipal Corporation has been finally decided ; if not, reasons therefor ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): The matter is under consideration of the Government. The Report of the Special Committee appointed to look into the structure of Basic Democracies on Urban side headed by Mr. Inayatullah, C.S.P. is awaited.

REVISED OCTROI SCHEDULE OF MUNICIPAL COMMITTEE, TANDO ALLAHYAR

*12700. **Mr. Mahmood Azam Farooqi :** Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Commissioner, Hyderabad Division for warded to the Secretary, Basic Democracies and Local Government Department the revised octroi schedule of Municipal Committee, Tando Allahyar on 17th June, 1967 ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in affirmative, whether the said revised octroi schedule has been approved, if not, reasons therefor ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes. The Revised Octroi Schedule of the Municipal Committee, Tando Allahyar has since been approved by Government and notified,— *vide* Notification No. SO III(LG)-5(26)-HYD-67, dated 30th December, 1967.

LAYING OF STEEL PIPELINE FOR WATER SUPPLY IN KARACHI

*12707. **Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that while discussing resolution No. 28 in the meeting of Divisional Council, Karachi on 8th February 1967, the Divisional Council was informed by its President that recommendations have been made to the Provincial Government for the allocation of Rs 14,00,000 in foreign currency for laying steel pipeline for the supply of water to Karachi ;

(*b*) if answer to (a) above be in the affirmative, the action taken by Government on the said recommendations and when the proposed steel pipeline is expected to be laid ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) The steel plates required for the manufacture of 72" diameter Pipes have been received. The work of manufacturing and laying of Pipes is in progress. It is likely to be completed by December 1968.

L. I. T. SCHEMES

*12729. **Dr. Sultan Ahmad Cheema** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government have decided to grant 4 kanal pieces of land under L.I.T. Schemes to Government Servants drawing pay at Rs. 600 p.m. ;

(*b*) other concessions given by Government to its employees to meet the cost of construction of houses on their plots ;

(*c*) whether Government intend to consider the advisability of making its policy more rational in the matter ;

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammae Yasin Khan Wattoo) : (*a*) No. The Government have not decided to 'grant' pieces of land to Government Servants as such. However such Government servants who may be allotted residential plots in a Trust

Scheme under the discretionary quota at reserve price have been divided into categories on the basis of their pay for eligibility to various sizes of plots. Applicants with pay upto Rs. 600 p.m. are entitled to 2-Kanals plots.

(*b*) This part of the question could probably be answered by the S. & G. A. and Finance Departments. Answer so far as this Department is concerned is *Nil*.

(*c*) The present policy in the matter is considered quite rational.

WATER SUPPLY SCHEMES IN KHAIRPUR AND HYDERABAD DIVISIONS

*12730. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the names of towns in Khairpur and Hyderabad Divisions where the Urban Water Supply Schemes are being implemented ;

(*b*) the amount so far spent on each of the said schemes ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) The names of Towns in Khairpur and Hyderabad Divisions where the Urban Water Supply Schemes are being implemented are as under :—

I—KHAIRPUR DIVISION

(1) Jaccobabad.

(2) Sukkur.

(3) Khairpur.

(4) Nawabshah.

II—HYDERABAD DIVISION

(1) Hyderabad.

(2) Tando Allahyar.

(3) Mirpur Khas.

(4) Thatta.

(*b*) The amount spent so far on each of the above schemes are as under—

I—KHAIRPUR DIVISION

		(*Rs. in Lacs*)
(1) Jaccobabad	...	4.23
(2) Sukkur	...	18.97
(3) Khairpur	...	9.14
(4) Nawabshah	...	3.53

II—HYDERABAD DIVISION

		(*Rs. in Lacs*)
(1) Hyderabad, Phase II	...	3.86
(2) Tando Allahyar	...	5.37
(3) Mirpurkhas	...	15.46
(4) Thatta	...	4.00

———

RESOLUTIONS OF DIVISIONAL COUNCILS OF VARIOUS DISTRICTS

*12742. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the annual number of resolutions adopted (*i*) by the Divisional Councils of Karachi, Hyderabad and Khairpur and (*ii*) by the District Councils of Hyderabad, Tharparkar and Sanghar since the year 1965 ;

(*b*) the number of resolutions, which were sent to the Government recommending necessary action ;

(*c*) the number of resolutions, out of those mentioned in (*b*) above, on which action was taken by the Government ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) :

Serial No.	(a) Name of the Local Council	Year	No. of Resolutions adopted	(b) No. of Resolutions sent to Government	(c) No. of Resolutions on which action was taken by Government
1	2	3	4	5	6
1.	Divisional Council, Hyderabad	1965	18	8	3
		1966	63	4	...
		1967	80	24	8
2.	Divisional Council, Khairpur	1965	19	13	13
		1966	40	9	7
		1967	94	14	12
3.	Divisional Council, Karachi	1965	7	46	6
		1966	20	...	...
		1967	126	...	...
4.	District Council, Sanghar	1965	72	3	1
		1966	78	4	1
		1967	52	...	...
5.	District Council, Hyderabad	1965	95	4	...
		1965	327	17	...
		1967	427	17	...
6.	District Council, Tharparkar	1965	97	...	...
		1966	294	...	...
		1967	277	4	...

DEVELOPMENT WORKS SANCTIONED FOR UNIT NO. 3 MAZDOORABAD, DADU

*12746. **Mr. Mazhar Hussain Ghallo** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that sometime ago the following development

works were sanctioned by the Municipal Committee, Dadu for Unit No. 3, Mazdoorabad in the said town :—

(*i*) brick pavement of Station R-AB, (*ii*) brick pavement of Haji Jaffarali Street and (*iii*) brick pavement of the road between two *pacca* roads in three pieces going to Masjid Sharif (Shahdad Leghari House) ;

(*b*) whether it is a fact that the execution of the said works has not yet been started ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to take steps to ensure that the above said works are executed before the current financial year is out ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) 1/half portion of brick pavement station road costing Rs. 2,737 has been completed ; while the works at (*a*) (*ii*) and (*iii*) have not been started. The work at (*a*) (*iii*) has, however, been postponed by the Committee.

(*c*) The Municipal Committee, Dadu, is being advised to take in hand the pending works in the next financial year.

ALLOTMENT OF PLOT FOR CONSTRUCTION OF CINEMA IN NAZIMABAD, KARACHI

*12782. **Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that in the original scheme for Nazimabad, Karachi, one cinema was provided for each block ;

(*b*) whether it is a fact that in the original scheme plot No. 1-K/2, Nazimabad, Karachi, was not intended to be used for the construction of a cinema but later on permission was granted for the same ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, reasons for and circumstances under which plot for construction of the cinema was given in a breach of assurance to the allottees of residential plots contained in the original scheme ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) No.

(*b*) and (*c*) In the original planning of Nazimabad as approved by Government of Pakistan Ministry of Works, block-wise provisions of cinema was not made. Adequate provision for commercial plots was, however, made in each block and according to the planning of Nazimabad, Cinema plots also fell in the category of Commercial Plots. Allottees of the plots had to obtain a NO OBJECTION CERTIFICATE from the Karachi administration for using a commercial plot for constructing a cinema thereon. The Karachi administration however, also consults KDA and other Departments before granting this NO OBJECTION CERTIFICATE Allotment of this plot was made by the Ministry of Works, Government of Pakistan, on 3rd January, 1951, on the basis of an application filed by the original allottee. Mr. Inayatullah, on 13th March 1950 wherein he had specifically mentioned that he wanted a commercial plot for construction a cinema. KDA had given its NO OBJECTION CERTIFICATE for construction of cinema on this plot on 22nd May, 1958 and final sanction of District Magistrate, Karachi was accorded on 19th December, 1960. Later on, this matter was discussed by the Divisional Cinema Committee and permission was granted after the matter was referred to the Government of West Pakistan Information Department. Final NO OBJECTION CERTIFICATE was issued by the District Magistrate, on 29th January, 1968. In the circumstances mentioned above the question of breach of assurance to the allottees of residential plots does not arise.

TYPISTS AND PETITION WRITERS DOING JOBS ON PAVEMENT

*12791. **Malik Miraj Khalid** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government please refer to the answer to my starred question No. 9428 given on the Floor of the House, on 18th October, 1967 and state :—

(*a*) whether it is a fact that some Typists and Petition Writers are still carrying on their business on the pavement along the wall of the Punjab University building on Kachery Road, Lahore ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, with whose permission they are still carrying on their business and whether they are paying regular rent for the space occupied by them ;

(*c*) in case the said Typists and Petition Writers are not paying rent regularly, the officials responsibles for allowing them to sit there and the time by which they will be stopped from carrying on their business on the said pavement ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes, 3 Typists.

(*b*) No permission has been granted to them and they pay no rent for the space occupied by them.

(*c*) Some Typists and Petition Writers (8 in number) were occuping some space over the abandoned city distributary on Katchery Road. They were doing so without any permission or authority from Lahore Municipal Corporation. No teh-bazari fee or rent was ever charged from them. Only penal charges for the un-authorised occupation of the land were recovered from them from time to time. As the space in question, was required for the widening of the road, the abandoned distributary was demolished and the site got vacated. Against this action of Lahore Municipal Corporation, these Typists lodged an appeal before the Controlling Authority which was dismissed. Some of them later filed civil suits and three of them, who are at present sitting on Katchery Road, succeeded in obtaining stay orders.

WIDENING OF GARHI HABIBULLAH-BOI ROAD IN TEHSIL ABBOTTABAD

*12807. **Sardar Gul Zaman Khan** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Garhi Habibullah-Boi Road in Tehsil Abbottabad, District Hazara has been constructed by the general public on self help basis ;

(*b*) whether it is a fact that repeated representations have been made by the general public of the area to the concerned authorities that the said road should be widened after its take over by the Government, but no action has so far been taken by Government on these representations ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to take over the said road and widen it during the next financial year ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) No. This road has been constructed by the District Council.

(*b*) No. However, while preparing the Five Year Road Development Programme for the district, it was proposed by the District Council to widen this road during 1968-69 at an estimated cost of Rs. 80,000, the expenditure is to be met from Rural Works Programme Funds.

(*c*) As explained in part (*b*) above.

CONSTRUCTION OF ROADS IN TEHSIL ABBOTTABAD

*12809. **Sardar Gul Zaman Khan** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state the names and lengths of roads to be constructed in Tehsil Abbottabad, District Hazara, under Rural Works Programme during the year 1968-69 alongwith the estimated cost thereof ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : Names and length of roads to be constructed in Tehsil Abbottabad District Hazara under R. W. P. for the year 1968-69.

Name of the road	*Length in Miles*	*Estimated cost* Rs.
(*i*) Construction of road from Nara Bawali to Perangali.	4	1 lac.
(*ii*) Construction of road from Kalabagh to Bagan.	8	2 lacs.
(*iii*) Construction Improvement of Garhi-Habibullah-Boi Road.	10	80,00

RURAL WORKS PROGRAMME IN DISTRICT HAZARA

*12810. **Sardar Gul Zaman Khan** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the allocations made for the Rural Works Programme in District

Hazara during the year 1967-68 alongwith the names of villages which it was utilized ;

(*b*) the amount to be allocated the under Rural Works Programme for the said District during the year 1968-69 alongwith the names of schemes to be implemented under the Programme ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Allocation for 1967-68 for Hazara District including Special area 42,37,000.

The entire Rural Works Programme grant is to be utilized in the rural areas of the district. 75 per cent of the grant allocated to a districts to be spent on the schemes initiated, planned and executed by the Union Councils and remaining 25 per cent is spent on the schemes by the District Councils in the rural areas. It is not possible to supply the names of the villages on which the Rural Works Programme grant has been utilized/is being utilized, as the labour involved in supplying the information is not commensurate with the benefit to be derived there from.

(*b*) The final allocation for Rural Works Programme for 1968-69 are not known so far. The Annual Development Programme of the district will be prepared after the allocation of 1968-69 are finally determined. It is, therefore, not possible to indicate the names of the schemes to be implemented during the year, 1968-69 under this programme, at this stage.

PAYMENT OF LEAVE SALARY TO DR. MUHAMMAD ASLAM BHATTI

***12871. Malik Miraj Khalid :** Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that licentiate doctors working in dispensaries being run by District Councils and presently undergoing condensed M.B.,B.S. Course in various Medical Colleges in the Province are entitled to certain leave privileges—*vide* Health Department circular letter No. SO (ME-I)-1/62, dated 6th October, 1964 ;

(*b*) whether it is a fact that Dr. Muhammad Aslam Bhatti, Assistant Medical Officer, Rural Dispensary, Tapiala Dost Muhammad, District Sheikhupura is presently undergoing the condensed M.B., B.S., Course at the King Edward Medical College, Lahore ;

(*c*) whether it is a fact that the said Dr. Muhammad Aslam Bhatti was granted leave by the Chief Officer, District Council, Sheikhupura, with effect from 16th October, 1967 to 20th April, 1968,—*vide* his letter No. 320, dated 15th February, 1968 ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether it is also a fact that the said Doctor Muhammad Aslam Bhatti has not been paid his salary for the period of said leave despite the fact that his leave salary bill was submitted to the District Council Office, Sheikhupura on 29th February, 1968 ; if so, reasons for non-payment of the arrears of due salary to the said doctor and the action proposed to be taken against the official responsible for this inordinate delay and the approximate time still required for making payment of the dues to the said doctor ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) Cheque No. 863927 dated 1st June, 1968 for Rs. 864.75 has been issued by the District Council, Sheikhupura, in favour of Dr. Muhammad Aslam Bhatti.

SPEEDY RECOVERY OF TAXES IMPOSED BY THE UNION COUNCILS

*12879. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Lahore Divisional Council passed a resolution on 11th October, 1967, regarding speedy recovery of taxes imposed by the Union Councils ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the action Government has taken in this regard uptil now ; and if no action has so far been taken, reasons thereof ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) The matter is receiving immediate attention of Government.

SENDING OF 10 MEMBERS OF LAHORE DIVISIONAL COUNCIL TO EAST PAKISTAN

*12880. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Lahore Divisional Council passed a resolution on 11th October 1967, regarding sending of 10 members of Lahore Divisional Council on a good will mission to East Pakistan every year ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, further action taken in this respect, and if no action has so far been taken, reasons thereof ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) The matter is receiving attention of Government.

REPAIR AND CONSTRUCTION OF ROADS IN LAHORE DISTRICT

*12885. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Lahore Divisional Council passed a resolution on 8th January, 1968, regarding repair and construciton of roads in Lahore District ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the action Government has taken in this respect ; and if no action has so far been taken, reasons thereof ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) No.

(*b*) No. Does not arise.

REPAIR AND CONSTRUCTION OF ROADS IN GUJRANWALA DISTRICT

*12886. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Lahore Divisional Council passed a re-

solution on 8th January 1968, regarding the repair and construction of roads in Gujranwala District ;

(b) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the action Government has taken in this respect ; and if no action has so far been taken, reasons thereof ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) No.

(*b*) No. Does not arise.

10% OF LOCAL RATE FOR UNION COUNCILS

***12887. Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Lahore Divisional Council passed a resolution on 11th October 1967, regarding giving 10% of Local Rate to the Union Councils ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the action Government has taken in this respect ; and if no action has so far been taken, reasons thereof ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) The matter is being examined.

IMPLEMENTATION OF RURAL WORKS PROGRAMME IN SIALKOT DISTRICT

***12918. Dr. Sultan Ahmed Cheema** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the grant for the implementation of Rural Works Programme in Sialkot District during 1967-68 has not so far been released ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the date by which the said grant will be released ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) No, a sum of Rs. 14,58,000 has so far been released to the Sialkot District on the dates noted below—

Date of release		*Amount released*
2nd December 1967	...	2,68,000
25th March 1968	...	2,97,500
15th April 1968	...	2,97,500
2nd May 1968	...	5,95,000
Total :		14,58,000

(*b*) In view of the position at 'A' above the question does not arise.

WIDENING OF KATCHERY ROAD, LAHORE

*12928. **Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some time ago the Typists and Petition Writers who were carrying on their business on the pavement along the wall of the Punjab University Building on Katchery Road, Lahore, were forcibly ejected for the purpose of widening the said road ;

(*b*) whether it is a fact that the said Typists and Petition Writers have now again started their business on the same pavement ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether they have been allowed to restart their business there ; if not, reasons for not ejecting them again for widening the said Katchery Road ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) No. The space occupied by these persons without lawful authority over the raised city distributory was required for the widening of the Katchery Road. It was, therefore, demolished and these persons were automatically affected.

(*b*) Only three Typists are now carrying on their business on the space,

in question and that too in view of the position that they are in possession of stay orders from the Civil Court.

(c) They have not been allowed to restart their business there, not they could be ejected for widening the said Katchery Road, for the reason, that they are in possession of stay orders issued by the Civil Court.

ANNOUNCEMENT

RE : ELECTION OF M. P.AS. TO P.W.R. LOCAL ADVISORY COMMITTEES, LAHORE AND KARACHI

Mr. Speaker : There is one announcement.

Nominations were invited for holding the election of six representatives of the Provincial Assembly of West Pakistan, four of them to be elected to serve on the P.W.R. Lahore Local Advisory Committee and two to serve on the P.W.R. Karachi Local Advisory Committee. Ten valid nomination papers were received for Lahore Local Advisory Committee and four for Karachi Local Advisory Committee. Out of these, six candidates for Lahore Local Advisory Committee and two for Karachi Local Advisory Committee withdrew their nominations respectively.

As the number of candidates for election to each Committee, after the aforesaid withdrawals, is equal to the number of representatives to be elected, the following members are declared to have been duly elected to serve on the two Advisory Committees :—

LAHORE ADVISORY COMMITTEE.

1. Sahibzadi Mahmooda Begum.
2. Captain Akhtar Ayub Khan.
3. Chaudhri Muhammad Iqbal.
4. Khan Gul Hameed Khan.

KARACHI ADVISORY COMMITTEE.

1. Rais Haji Darya Khan Jalbani.
2. Mr. Muhammad Murad Shah.

مسٹر حمزہ ۔ کیا اس کمیٹی میں اچھوتوں کے لئے نشستیں مقرر نہیں ہیں ؟

Mr. Speaker : The question does not arise.

وزیر بنیادی جمہوریت و اوکل گورنمنٹ ۔ کیا کسی اچھوت نے درخواست دی ہے ؟ (قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Order, Order.

THE WEST PAKISTAN RAILWAY BUDGET FOR THE YEAR 1968-69

DISCUSSION ON THE RAILWAY BUDGET AS A WHOLE (*contd.*)

Mr. Speaker : The House will now resume discussion on the West Pakistan Railway Budget as a whole.

حاجی سردار عطا محمد صاحب اپنی تقریر جاری رکھیں ۔

حاجی سردار عطا محمد (خیر پور ۔ ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ کل میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ چھوٹے صوبوں کے ساتھ ریلوے والے اچھا سلوک نہیں کرتے ہیں ۔ بجٹ میں تو سبز باغ دکھا دیتے ہیں لیکن بعد میں کچھ نہ کچھ خامی پڑ جاتی ہے ۔ جس کی وجہ سے پیسہ واپس ہو جاتا ہے ۔ کل بھی میں نے کافی گزارشات پیش کی تھیں لیکن اب کوئٹہ قلات ڈویژن کے متعلق عرض کرتا ہوں ۔ بابو محمد رفیق صاحب کے سوال نمبر ۲۹۸ کے جواب میں فرمایا تھا کہ ۱۹۶۵-۶۶ء میں کوئٹہ قلات ڈویژن کے لئے ۷۶ لاکھ ۴۶ ہزار روپے کی رقم مختص کی ہے اس میں انہوں نے ۳۱ لاکھ ۱۵ ہزار ایک سو روپیہ خرچ کیا ہے اور باقی ۴۵ لاکھ ۳۱ ہزار روپیہ واپس کر دیا ۔ ان کا رویہ ہمیشہ چھوٹے علاقوں کے ساتھ ایسا رہا ہے ۔

جناب والا ۔ اس لئے میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ یہ لوگوں کو موقع دیتے ہیں کہ وہ ون یونٹ کی مخالفت کریں ۔ یہ لوگوں کے ساتھ انصاف نہیں کرتے ہیں ۔ یہ لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں کہ کچھ بڑی مچھلیاں بن کر چھوٹی مچھلیوں کو کھا جائیں ۔ میں ان سے پھر بھی گزارش کرتا ہوں کہ یہ ہمارے بڑے بھائی بن کر ہمیں اپنا چھوٹا بھائی سمجھیں اور ہمارے ساتھ بڑے بھائیوں جیسا سلوک کریں ۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ

و اذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل

"اور جب فیصلہ کرو درمیان لوگوں کے تو فیصلہ کرو انصاف سے"۔

ان کا انصاف تو یہ ہے اور ان کی کارکردگی کو جب ہم دیکھتے ہیں تو اس کے بعد ہی ہم یہ گزارش کرتے ہیں کہ جو کچھ آپ ہمارے چھوٹے علاقوں کو دیتے ہیں اسے واپس نہ لیں ۔ اس کے علاوہ جو کچھ چھوٹے علاقوں سے وصول کرتے ہیں اسے اسی علاقے کی بہبود پر خرچ کریں میں گزشتہ تین برس سے چیخ رہا ہوں لیکن چونکہ میری گزارشات کی طرف کوئی توجہ ہی نہیں دی جاتی اس لئے میں بار بار گزارش کرنے پر مجبور ہوں کہ حکومت کو چاہئیے کہ وہ پسماندہ علاقوں کی ترقی کی طرف زیادہ توجہ دے ۔

اسکے علاوہ مجھے ریلوے کے انتظام پر ایک اعتراض یہ ہے کہ انہوں نے سواری کے لئے چھ مختلف درجے بنائے ہیں ۔ یعنی درجہ چہارم ، درجہ سوئم، درمیانہ درجہ ، درجہ دوئم، درجہ اول اور وہ بوگیاں جو کہ وزراء صاحبان کے لئے لگائی جاتی ہیں ۔ حالانکہ ان کی آمدنی کا بیشتر حصہ مزدور

طبقے اور ہاریوں سے کمایا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود بھی ان کے آرام و آسائش کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا اور صرف بڑے لوگوں کی سہولت اور ان کی آسائش پر خرچ کیا جاتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے چھ مختلف درجے بنا رکھے ہیں ۔ اس لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان کے لئے یہ امتیاز روا رکھنا نا مناسب ہے اور یہ ان کو زیب نہیں دیتا ۔ لہذا صرف دو درجے رکھے جائیں یعنی ایک بڑوں کے لئے اور دوسرا چھوٹوں کے لئے ۔ اس سلسلے میں میں آپ کی خدمت میں ایک اور آیت پیش کرتا ہوں کہ یہ ناجائز اسراف کرتے ہیں اور لوگوں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم

"نہ کھاؤ مال ایک دوسرے کا آپس میں ناجائز طور پر مگر یہ کہ ہو تجارت رضامندی سے آپس میں"

تو یہ بھی قطعی طور پر ناجائز طریقے سے خرچ کرتے ہیں اور کھاتے ہیں میں آپ کی وساطت سے ریلوے کے حکام سے یہ عرض کروں گا کہ آپ اپنی تنخواہوں کے فرق کو دیکھیں کہ ایک مزدور کو آپ اسی روپے ماہوار تنخواہ دیتے ہیں ۔ لیکن افسروں کو ہزاروں روپے ماہوار دیتے ہیں ۔ آخر آپ ایسی کوئی مثال قرآن یا حدیث سے پیش کر سکتے ہیں یا خلفائے راشدین کی سوانح سے آپ کوئی مثال دے سکتے ہیں ۔ آخر ان لوگوں کے بھی اتنے ہی بچے ہوتے ہیں جتنے کہ بڑی تنخواہیں لینے والوں کے ہوتے ہیں ۔ ان کے بچوں کو بھی تعلیم و تربیت کی ضرورت ہوتی ہے ان کو بھی طبی امداد کی ضرورت پڑتی ہے ۔ لیکن میرا خیال یہ ہے کہ ان غریب لوگوں کو یہ اسی طرح غریب رکھ کر اپنا غلام بنا کر رکھنا چاہتے ہیں ۔

ان گزارشات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔ میں نے ان کی خدمت میں وہ وجوہات پیش کی ہیں جن کی بناء پر چھوٹے علاقے والے وحدت مغربی پاکستان کی مخالفت کرتے ہیں ۔

ملک محمد اختر (لاہور ۔ ۲) ۔ جناب صدر ۔ آج ایک نہایت اہم دن ہے کہ ہمیں ایک ایسے سب سے بڑے کاروباری ادارے پر تنقید کا موقع دیا گیا ہے کہ جسے حکومت چلا رہی ہے ۔

جناب صدر ۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ انہوں نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ آئندہ سال میں ان کی متوقع آمدنی ۶۷ء۲۰ کروڑ روپے ہے اور اس کے مقابلے میں انہوں نے ۵۸ء۹۸ کروڑ کا خرچ دکھایا ہے ۔ اس طرح انہوں نے آٹھ نو کروڑ روپے کا فرق دکھایا ہے ۔ depreciation یا improvement فنڈ میں credit کرنے کے بعد وزیر خزانہ نے پانچ لاکھ روپے کا منافع دکھایا ہے ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ پانچ لاکھ روپے کا یہ منافع مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے دو ارب روپے کی investment پر دکھایا گیا ہے جو کہ شاید کل investment کا ۱/۱۰۰ فیصد ہے ۔ کرمانی صاحب کی بجٹ تقریر کے مطابق اتنے بڑے سرمائے سے اسقدر کم منافع یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ ادارہ اس قابل نہیں ہے کہ اس کو چلایا جائے ۔ اس کے علاوہ ریلوے بجٹ کے جو salient features ہیں وہ ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۸ء تک گزشتہ دس سالوں کی حسن کارکردگی ہے جس کا جشن منایا جا رہا ہے یا جس کا جشن منایا جائیگا ۔ حالانکہ آپ یہ دیکھیں کہ اس دوران میں ان کی آمدنی میں چوالیس فیصد اور ان کے اخراجات میں پچاسی فیصد اضافہ ہوا ہے ۔

Parliamentary Secretary, (Railways) : Sir, I don't want to interrupt the Member, but if you remember the same points were raised by Khawaja Muhammad Safdar yesterday ; they were exactly the same points, and they have appeared in the press today. I will not mind, Sir, because that is for my convenience, but we expect much more from my learned friend. The points, which he is now raising, were raised by Khawaja Safdar yesterday, and he is repeating the same points.

ملک محمد اختر ۔ لیکن میں اس کا حوالہ دے رہا ہوں ۔ آخر میں نے اپنی تقریر کے لئے کوئی خاکہ تو مرتب کرنا ہی ہے ۔ میں نے تو تین چار روز تک آپ کی جان نہیں چھوڑنی ۔ آپ تحاریک تخفیف زر کے لئے double sitting کر لیں ۔

Mr. Speaker : He can discuss those points with different arguments.

Malik Muhammad Akhtar : I have got hundred pages. Let them be bold enough to have two sittings, and I will continue.

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ ان کے پاس تو دو سو پینتیس تقاریر لکھی پڑھی ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ آپ کہیں تو میں آپ کو اپنے notes بھجوا دوں ۔ ۔ ۔ ۔ (قطع کلامی)

جناب صدر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آمدنی میں چوالیس فیصد کے اضافے کے مقابلے میں ان کے اخراجات میں تقریباً نوے فیصد اضافہ ہوا ہے ۔ اب میں کرمانی صاحب کی تقریر کی مدد سے ان اخراجات کو bifurcate کر کے آپ کو بتاتا ہوں کہ ۱۹۶۱-۶۲ء سے اب تک ریلوے کے عام اخراجات میں تیس فیصد کا اضافہ ہوا ہے ۔ اس کے بعد وہ یہ کہتے ہیں کہ ریلوے کے عملے کی تنخواہوں میں بھی اضافہ ہوا ہے ۔ یعنی ۱۹۶۳ء

سے جب سے کہ ریلوے صوبائی حکومت کی تحویل میں آئی ہے تب سے صرف اخراجات میں ہی تیرہ کروڑ روپے کا اضافہ ہوا ہے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ دو ارب روپے کے سرمائے سے چلنے والا ادارہ اگر صرف ۱/۱۰۰ فیصد منافع حاصل کر کے گذشتہ چھ سات سالوں میں اگر اپنے اخراجات میں تیرہ کروڑ کا اضافہ کرتا ہے تو یہ اس ادارے کی اچھی کارکردگی کا ثبوت نہیں ہے ۔ جناب صدر ۔ عام مسافروں کے کرایوں میں جو پانچ فیصد کا اضافہ ریلوے نے کیا ہے اس کے ضمن میں صرف دو نکات عرض کروں گا ۔ ایک تو یہ کہ اسی قسم کا اضافہ ۱۹۶۶ء میں بھی کیا گیا تھا لیکن ان دونوں میں ایک قابل ذکر فرق تھا اور وہ یہ کہ اس وقت بالائی درجے کے کرایوں میں ساڑھے سات فیصد کی شرح سے اضافہ کیا گیا تھا اور وہ موجودہ یکساں اضافے کے بالکل برعکس تھا ۔ اس کے علاوہ کرایوں میں موجودہ پانچ فیصد اضافہ بعض حالات میں پچاس فیصد سے بھی زائد ہو جاتا ہے ۔ کیونکہ باربرداری کے کرایوں کی شرح میں جو اضافہ کیا گیا ہے اس میں عام ضروریات کی چیزیں مثلاً پٹرولیم کی مصنوعات ، اجناس خوردنی ، مصنوعی کھاد ، سیمنٹ ، کوئلہ ، نمک ، فائر سٹون اور بجری وغیرہ بھی شامل ہوں گی ۔ یعنی ایک طرف تو انہوں نے چاروں درجوں کے مسافروں کے کرایوں کی شرح میں پانچ فیصد اضافہ کر دیا ہے اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف ان اجناس پر بھی کرایوں میں پانچ فیصد شرح کے حساب سے اضافہ کر دیا ہے جن میں وہ اجناس خوردنی بھی شامل ہیں جن کو جائے پیداوار سے دوسری جگہوں تک لیجانے کے لئے صرف ریل گاڑی ہی میسر آسکتی ہے اس بناء پر میں اسے جبری وصولی کہوں گا پانچ کروڑ روپے کا اضافہ ۔ ۔ ۔ ۔ کرمانی صاحب کی تقریر اور بجٹ میں پچاس جگہ تضاد ہے ۔

جس کے متعلق میں تحاریک تخفیف پر بحث کے دوران عرض کروں گا۔
جناب والا ۔ یہ پانچ کروڑ روپے کا اضافہ جو کرایوں میں بڑھا کر جب
کہ اس سے قبل یہ پالیسی تھی ریلوے بورڈ یا صوبائی گورنمنٹ کی کہ وہ
کرایہ اوپر کے درجوں پر بڑھایا جائے۔ انہوں نے اس کی بجائے تمام درجوں
پر برابر کا اضافہ کیا ہے ۔ اس طرح سے جناب یہ دو ارب کے reserve
سرمایہ سے چلنے والا ادارہ جس کا $\frac{1}{100}$ فیصد منافع بنتا ہے ۔ یہ عوام کے
لئے روز بروز وبال جان بنتا جا رہا ہے ۔ کرمانی صاحب نے صفحہ ۱۹ پر
وائٹ پیپر کے Annexure A میں ایک نہایت ہی اہم انکشاف کیا ہے۔
میں اسے ''سرمہ چشم بصیرت قرار دونگا'' ۔ آپوزیشن کو اور کیا چاہئے۔
''اندھا کیا چاہتا ہے دو آنکھیں'' اس Annexure کے ذریعے ریلوے نے
تمام کے تمام ایگریکلچر سیکٹر اور ویسٹ پاکستان گورنمنٹ کا جنازہ نکال
دیا ہے ۔ یہ کہتے ہیں کہ commodities کا انہوں نے comparison
کیا یہ justify کرنے کے لئے کہ goods ٹریفک میں انہوں نے کتنے فیصد کا
اضافہ کیا ہے ۔ ان کے مطابق ۱۹۳۹ء میں سیمنٹ ڈیڑھ روپے فی بوری تھا۔
جس کی قیمت ۴۵۰ فیصد سے بڑھ کر سوا آٹھ روپے فی بوری ہو گئی ہے ۔ لیکن
ریلوے نے صرف ۱۴۶ فیصد اس کی بار برداری میں اضافہ کیا ہے۔ جناب والا۔
یہ کہتے ہیں کہ کاٹن فل پریس پہلے ۲۴ روپے per bail تھی اب یہ
۸۰ روپے per bail ہے یعنی ۲۳۳ فیصد اس میں اضافہ کیا ہے ۔ اور ریلوے
والے کہتے ہیں کہ ہم نے تو ۶۳ فیصد اس کی بار برداری میں اضافہ کیا
ہے ۔ جناب والا ۔ وزیر خزانہ کہتے ہیں کہ پہلے fire wood ۸ آنے فی من
تھی اب یہ بازار میں ساڑھے چار روپے فی من ہے ۔ اس میں ۸۰۰ فیصد کا
اضافہ ہوا ہے ۔ جناب والا ۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے صرف اپنے کرایوں

میں ۲۲۹ فیصد اضافہ کیا ہے ۔ اس کے بعد میں ایک important item گندم کو لیتا ہوں ۔ گندم اڑھائی روپے فی من تھی ۱۹۳۹ء میں اور ۱۹۶۸ء میں گندم ۱۸ روپے فی من رہی یعنی سوا چھ سو فیصد کا قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ وہ معصومانہ انداز میں کہتے ہیں کہ ہم نے تو صرف ۷۵ فیصد کرایوں میں اضافہ کیا ہے ۔ کیروسین آئل کے متعلق ان کے مطابق ۳۸۷ روپے فی کنستر ریٹ تھا ۔ اب ۸ روپے فی کنستر ہو گیا ہے ۔ اور ہم نے صرف ۱۳۹ فیصد کا اس میں اضافہ کیا تھا ۔ جناب والا ۔ اس کے بعد وہ شرٹنگ میں کہتے ہیں کہ اس کی قیمت ۲۲ء۰ فی گز ہوا کرتی تھی اب وہ اڑھائی روپے فی گز ہے ۔ یعنی اس پر ۱۰۳۶ فیصد کا اضافہ ہوا ۔ اس طرح ململ کا بھاؤ ۱۶ء۰ فی گز تھا اسکا ریٹ ۱ء۲۵ ہو گیا ۔ یعنی ۶۸۱ فیصد کا اضافہ ہوا ۔ ۱۹۳۹ء میں پٹرول ڈیڑھ روپے فی گیلن تھا ۔ ۱۹۶۸ء میں چار روپے فی گیلن ہے یعنی ۱۶۶ فیصد کا اضافہ ہوا ۔ اور ہم نے صرف ۱۳۰ فیصد باربرداری میں اضافہ کیا ۔ جناب والا ۔ یہ ہے حکومت کا جشن دس سالہ جس کو منانے کے لئے کل اس ایوان میں ایک پروں والی کتاب پیش کی گئی تھی کاش اس کتاب کو پیش کرنے کی بجائے وہ اس اسمبلی سیکرٹریٹ کے الاؤنس بڑھاتے ۔ اس کے بعد میں اس مہنگائی کے زمانے میں ریلوے بورڈ والوں سے یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا قیمتوں میں اس قدر اضافہ ہو جانے سے یعنی جو اضافہ گذشتہ اٹھائیس سال سے ہوا کو مد نظر رکھتے ہوئے انہوں نے تنخواہیں کس قدر بڑھائیں کیا عبدالغفور مرزا عبدالرحیم اور ریلوے مزدور رہنماؤں کو جنہیں نظر بند کیا گیا حق بجانب نہ تھے کہ وہ مزدوروں کو بغاوت پر اکساتے ۔ اسوقت جب قیمتوں میں اضافہ سو دو سو فیصد سے ایک ہزار فیصد بلکہ ۱۲ سو فیصد

تک ہو جائے۔ اور ان کی تنخواہوں میں محض اضافہ ۲۰ یا ۲۵ فیصد ہو۔ جناب والا۔ بھوکا مرتا کیا نہ کرتا۔ جناب والا۔ اس کے بعد اس سٹرائک کا جو نتیجہ نکلا۔ وہ میں آپ کے سامنے عرض کئے دیتا ہوں۔ کہ اس سٹرائک کے طور پر ہمیں گران قدر مفاد عامہ میں نقصان پہنچا۔ اور جناب والا۔ اس سٹرائک کا باعث محض یہ مہنگائی تھی۔ اور اس مہنگائی کی وجہ سے ریلوے کو اس لاک آؤٹ کی وجہ سے جو ۳ فروری ۱۹۶۷ء سے ۹ فروری تک یعنی ۶ دن میں ایک کروڑ ولاکھ ۶۸ ہزار روپے کا نقصان ہوا۔ اور اس کے پس پشت عوامل و محرکات مہنگائی ہی تھی۔ مزدوروں کو کسی نے نہیں اکسایا جب اس نے یہ دیکھا کہ ان کو ۱۸ روپے فی من گندم کا بھاؤ دیا گیا ہے۔ اور اسے اس وقت بازار میں ۸۰ روپے فی من گندم حاصل کرنی پڑ رہی تھی۔ اس وقت مزدور اس بات پر آ گیا تھا کہ وہ ہڑتال کرے اور ان کی گولیوں کی بوچھاڑ نے اور تشدد نے مزدوروں کو crush کر کے رکھ دیا۔ جناب صدر۔ میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ حکومت کو کم از کم ریلوے کی سٹرائک میں ملوث مزدوروں کو اور شہداء کو جو ان کی گولیوں سے شہید ہوئے اور وہ اشخاص جو زخمی ہوئے ان کو compensatory الاؤنس دینا چاہئے۔ سب سے بڑی مجرم اس ہڑتال میں حکومت تھی۔ نہ کہ وہ لیبر کلاس جنہوں نے ہڑتال کی تھی۔ اب جناب والا۔ میں ریلوے کے افسران کی گذشتہ سال کی عیاشی کا خاکہ پیش کرتا ہوں۔ گذشتہ سال ان افسران نے ۲۲ لاکھ میل کا سفر ریلوے سیلون کے ذریعہ کیا ہے اور اس پر ۶۰ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے۔ اب آپ اندازہ فرمائیں کہ ریلوے کے افسران کو کس قسم کی مخصوص facilities دی گئی ہیں اگر انہیں کم کر دیا جائے تو

کم و بیش مجموعی طور پر ۱۰ لاکھ سالانہ کی بچت ہو سکتی تھی ۔ اور اس طرح کرایوں میں اضافہ کرنا پڑتا ۔ اب ان کی efficiency دیکھیں ۔ میرے پاس ایک statement ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ریلوے بھی قاتل ہے ۔ نہ صرف یہ کہ ریلوے نے اپنے مزدوروں پر گولیاں چلائی ہیں ۔ بلکہ بہت زیادہ حادثات میں عوام میں سے کتنے لوگ موت کا شکار ہوئے ہیں ۔ میں آپ کو ۱-۷-۶۶ سے ۳۱-۳-۶۸ تک کے حادثات کی تفصیل عرض کرتا ہوں ۔

وزیر خوراک ۔ گذشتہ سال کتنے حادثات ہوئے ۔

ملک محمد اختر ۔ میرے پاس ۳۱-۳-۶۸ تک کی consolidated figures ہیں ۔

I have not got it in parts.

وزیر خوراک ۔ آپ یہ بتائیں کہ ۶۸-۱۹۶۷ء میں کتنے حادثات ہوئے ۔

ملک محمد اختر ۔ میرے پاس اس period کے اعداد و شمار ہیں ۔

وزیر خوراک ۔ میں صرف اپنی انفارمیشن کے لئے دریافت کر رہا تھا ۔

ملک محمد اختر — اب آپ بتائیں کہ یہ جو ہوائی حادثات ہوتے ہیں کیا اب ٹرینوں کے حادثات بھی ضروری ہو گئے ہیں ۔ یہ کہیں گے کہ متمدن ممالک میں ہوتے ہیں میں مانتا ہوں کہ متمدن ملکوں میں بھی ٹرینوں کے حادثات ہوتے ہیں ۔ یقیناً ہوتے ہیں ۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ ان

ٹرینوں کی سپیڈ کتنی ہوتی ہے اور کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ ٹرینیں خودکار مشینری سے چلائی جاتی ہیں ۔ اس کے بعد میں یہ گذارش کروں گا کہ قوم کی جاہلیت کا اندازہ فرمائیں کہ حادثات میں جو ۷۸ اشخاص مارے گئے ہیں ان میں صرف ۲۰ اشخاص کے لئے claims کئے گئے اور ۸ زخمی ہوئے ۔ ان کے متعلق جو باقاعدہ انکوائریاں ہوئیں ان کی رپورٹیں مجھے مہیا نہیں ہو سکیں ۔ لیکن میرے پاس کچھ اعداد و شمار ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے ریلوے ایکٹ ۱۸۹۰ء کی دفعہ ۱۲۴ (اے) کا حوالہ دیتے ہوئے ایک explanatory note جاری کیا ہے ۔ اس میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ ذمہ داری ہماری نہیں ۔ یہ ذمہ داری ان اشخاص کی ہے جو لائین کراس کرتے ہیں اس دفعہ کے تحت ان اشخاص کا فرض ہے کہ ریلوے لائین کراس کرتے وقت دیکھیں کہ کوئی ٹرین تو نہیں آ رہی ۔ اس کے بعد دوسرا بودا اعتراض کیا ہے وہ یہ تھا کہ یہ موٹر وھیکل ایکٹ کے تحت ڈرائیورز کا کام ہے کہ وہ دیکھے کہ کس صورت میں انہیں cross کرنا چاہئے یا نہیں کرنا چاہئے ۔ جناب والا ۔ ہمارے صوبہ میں جو مسافر ٹرینوں کے حادثات ہوتے ہیں ان کی تعداد ۸ ہے ۔ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کے گذشتہ سوا سال میں جو حادثات ہوئے ہیں وہ ۶ ہیں ۔ جو derailment of passenger trains ہے اس کو میں heinous & serious crime کہوں گا اور محکمہ ریلوے کی criminal negligence کہوں گا ۔ ان کی تعداد ۳۳ ہے یعنی یہ حادثات ان حادثات کے علاوہ ہیں جن میں ۷۸ اشخاص مارے گئے اور ۹۴ زخمی ہوئے ۔ اس کے بعد derailment of goods trains ہے اس کی تعداد ۷۵ ہے ۔ اس کے بعد سب سے بڑی بات یہ ہے کہ collision of trains with rail vehicles کی تعداد ۱۸ ہے جس کی وجہ جواز دی گئی ہے ۔ اس

collision of trains with motor vehicles at unmanned level کے بعد crossing کی تعداد ۲۳ ہے۔

جناب والا ۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ انہوں نے unmanned level crossing بھی رکھے ہوئے ہیں آپ نے اس کے متعلق رولنگ بھی دیا تھا میں claim کرتا ہوں کہ یہ جو ۷۸ اموات ہوئی ہیں ان میں ۹۸ فیصد unmanned level crossing کی جہ سے ہوئی ہیں ۔ میں نے تمام متمدن ممالک کے ریلوے قوانین کا مطالعہ کیا ہے مجھے کہیں بھی unmanned level crossing کا ذکر نظر نہیں آیا ہے ۔

جناب صدر ۔ اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ ریلوے افسران ریلوے کیا کرتے ہیں انہوں نے scrap کی صورت میں سریا حاصل کر کے اپنی کوٹھیاں مکمل کی ہیں اور لنٹل وغیرہ میں جو لوہا استعمال کیا گیا ہے وہ scrap rate پر لیا گیا ہے ۔ بجری کی ویگن بہت ہی کم ریٹ پر حاصل کی ہیں حالانکہ اس چیز کی کسی کو permission نہیں ۔ میرے پاس confidential documents ہیں اور میں بتا سکتا ہوں کہ کس شخص نے کتنی بجری کس ریٹ پر لی ہے اس طرح ساگوان کی لکڑی جو بازار میں ۳۰۰ روپے فی مکعب فٹ کے حساب سے ملتی ہے ۔ scrap کی صورت میں حاصل کی ہے ۔ انہوں نے اسے اپنے بنگلوں کی انگیٹھیوں کی زینت کے لئے استعمال کیا ہے ۔ ان کی کوٹھیوں کے گیراج مزدوروں کے تین چار کوارٹروں کے سیٹ سے بھی بڑے ہیں ۔ سٹاف کاریں ان کی families استعمال کرتی ہیں ۔ کسی دن میو گارڈن کے باہر کھڑے ہو کر دیکھ لیں کہ ریلوے کے بڑے بڑے افسران کی families ان سٹاف کاروں میں ہوتی ہیں ۔ اگر

آپ اس کی چیکنگ کرائیں تو آپ دیکھیں گے کہ تمام سٹاف کاریں ان افسران کی families کے لئے reserve ہوتی ہیں ۔ اس کے علاوہ ریلوے کے جو سکول ہیں ان میں افسران کے بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں یا ایسے ذمہ دار ملازمین کے بچے ہوتے ہیں جن کا ان افسران کے ساتھ ہر روز رابطہ رہتا ہے ۔ اب آپ اس تفاوت کو دیکھیں کہ مزدور کس طرح پس رہے ہیں اور ریلوے کے افسران کس طرح عیاشی میں مبتلا ہیں ۔ اب کرایوں کے ریٹ کو دیکھیں ان میں کس حد تک اضافہ کیا گیا ہے اور تنخواہوں میں جو اضافہ ہوا ہے وہ annexure کی statement کے ساتھ شامل ہے ۔ اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جو foreign loans ہیں میں اس پر زیادہ بات نہیں کروں گا ۔ یہ foreign loans یا یہ ناپاک قرضے امریکہ سے حاصل کئے گئے ہیں ۔ اتنی گراں قدر رقم حاصل کرنے کے بعد بھی ریلوے کی کارکردگی اچھی نہیں ۔ کرمانی صاحب ان قرضہ جات کو justify کرتے ہیں تو کرتے رہیں ۔ آپ ان کے white paper کے صفحہ ۵۶ کو ملاحظہ فرمائیں جس میں یہ بتایا گیا ہے ۔ کہ

in 1965-66	Rs.	198.635 millions loans.
in 1966-67	Rs.	231.040 millions loans.
in 1967-68	Rs.	289.841 millions loans.

total قرضہ جات جو حاصل کئے گئے ۔ وہ ۷۱۹٫۵۱۶ million روپیہ کے تھے۔ یہ رقومات انہوں نے development پر صرف کی ہیں جب کہ انہیں تین سال پہلے ۹۰۰ ملین روپیہ خرچ کرنا چاہئے تھا ۔ لہذا انہوں نے ۷۱۹٫۵۶ million ڈویلپمنٹ پر خرچ کیا ۔ یعنی جناب والا ۔ اگر ریلوے کے حکام یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے قرضہ جات پوری طرح سے استعمال کئے ہیں تو ان کا یہ دعویٰ باطل ہے ان کا دعویٰ جھوٹا ہے ۔ جناب والا ۔ لوکل بالڈیز

سے لے کر بڑے سے بڑے ادارے تک آج اس ملک میں اعداد و شمار کے چکر میں ڈال کر جس کو jugglery آف فیگرز کہتے ہیں وزراء سے اس معزز ایوان میں غلط بیانیاں کراتے ہیں اور اسی کو یہاں ترقی کہا جا رہا ہے۔ جناب والا۔ کیا اسی کا نام ترقی ہے کہ ۱۵ سو million ۵ سال کے لئے دیا گیا اور انہوں نے تین سال میں جو پراویژن مانگا ہے وہ ۱۹۷ million کا ہے اور ۱۸۱ million کا short fall ہوا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ ہم ترقی کر رہے ہیں اور ترقی کرتے رہیں گے۔ جناب والا۔ اب مجھے ایک اور item پر کہنے دیجئے اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے ۱۹۲۴ء سے ایک امپروومنٹ فنڈ بنا کر رکھا ہے۔ اس کو ریزرو فنڈ بھی کہتے ہیں اور مختلف اوقات میں اس کے نام بدلتے رہتے ہیں۔ جناب والا۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اس میں بھی کچھ ایسی رقومات شامل ہیں جن پر مرکزی حکومت نے ۱۹۴۷ء سے لے کر ۱۹۶۲ء تک investment کیا اور ۱۹۶۲ء اور ۱۹۶۵ء میں ہماری صوبائی حکومت نے ان رقومات پر investment کیا جناب والا۔ وہ رقومات جو partition کے وقت ہمیں ورثہ میں حاصل ہوئیں مرکزی حکومت ایسے قرضہ تصور کر کے ہم سے اس پر سود حاصل کر رہی ہے۔ اب آپ فرمائیے کہ کیا ریلوے کا محکمہ ہمیں ہندوستان سے حاصل ہوا تھا کہ ہم سے investment پر اس کا سود حاصل کیا جا رہا ہے اور ہم اس کا سود دیں۔ جناب والا۔ جہاں میں مضبوط مرکز اور ون یونٹ کا زبردست حامی ہوں وہاں میں صوبے پر اس قسم کے سود لگا دینے کا بھی سخت مخالف ہوں۔ جناب صدر۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ ہم ریزرو فنڈ پر سود کیوں ادا کریں اور اس سود کی جو مرکزی حکومت ہم سے وصول کر رہی ہے کیا justification ہے؟ اس کے بعد مہنگے والا۔

مجھے یہ گذارش کرنا ہے کہ ریلوے کا نظام بالکل فرسودہ ہے اور ختم ہو کر رہ گیا ہے - جناب والا - انہوں نے ایک فراڈ چلا رکھا ہے جس کو چیپٹر ۸ میں بیان کیا گیا ہے -

"modernisation of accounting financial and statistical systems."

جناب والا - اس پر انہوں نے کافی زرمبادلہ ضائع کیا - اس پر انہوں نے بیرونی مشیر رکھے کہ وہ ہمارے افراد کو ٹریننگ دیں - اس سے بہتر تو یہ تھا کہ ہم افراد کو باہر بھیج دیتے اور کچھ مشینری منگا لیتے - جناب والا - میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں اور میں نے لیبر قوانین پر تقریر کرتے ہوئے ریلوے کی ایک مثال دی تھی اور متعدد بار میں نے یہ کہا ہے کہ جب مزدوروں کی تعداد بڑھ جائے گی تو ان پر جو ناروا سختیاں اور پابندیاں ہوں گی وہ لاوے کی طرح بڑھیں گی اور وہ لاوا تمام کا تمام ان رکاوٹوں کو جلا کر اپنے ساتھ بہا لے جائے گا - جناب والا - نہ میں کمیونسٹ ہوں اور نہ کمیونزم میں یقین رکھتا ہوں لیکن میں وہ کمزور انسان ضرور ہوں جو کہ اس میں یقین رکھتا ہے کہ طاقتور سے بزور چھیننا چاہئیے - جناب والا - مجھے یہ گذارش کرنا ہے کہ ریلوے ڈیپارٹمنٹ کے لارڈ صاحبان اپنے لئے ہر قسم کی سہولتوں کو جائز قرار دیتے ہیں - جناب والا - انہوں نے irregularities کی ہیں اور کریمنل قسم کی irregularities کی ہیں - یہ جہاں رہتے ہیں اس کو انہوں نے آفیسرز ایسٹیٹ بنا دیا ہے - جناب والا - میرے پاس اس سلسلے میں بہت کچھ مواد ہے لیکن میں کسی کو نقصان نہیں پہونچانا چاہتا انہوں نے زرمبادلہ کا ضیاع کیا ہے اور اس کے متعلق انہوں نے غلط اعداد و شمار دئے ہیں لیکن اس خیال سے کہ کسی کو نقصان نہ پہونچ جائے میں ان چیزوں سے چشم پوشی کر گیا ہوں -

سید یوسف علی شاہ ۔ جناب والا ۔ یہ کسی کو نقصان نہیں پہونچانا چاہتے لیکن اگر کوئی ایسی بات ہے تو اسے ہمیں بھی بتائیں ۔

ملک محمد اختر ۔ یہ پارلیمنٹری سیکرٹری ریلوے بتائیں گے ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ریلوے میں تین نقائص ہیں اور ان کا فوری طور پر علاج ہونا چاہئے ۔

(۱) کرایوں میں اضافہ کے بجائے فرسٹ کلاس ، سیکنڈ کلاس کو ختم کر دیا جائے اس لئے کہ ہم اپنے ساتھ پیدائشی حق لے کر نہیں آئے ہیں کہ ہم فرسٹ کلاس میں لیٹیں اور دوسرا بیٹھا رہے ۔ اس لئے فرسٹ کلاس اور سیکنڈ کلاس کی سہولتیں ختم ہو جانا چاہئیں ۔

(۲) فوراً ہی اس کے لئے ایک بہت بڑی کمیٹی بنائی جائے جو کہ ریلوے کے افسران کی ذاتی املاک کی پڑتال کرے اور انگریزوں نے انگریز افسروں کو جس قسم کی سہولتیں ریلوے میں دے رکھی تھیں وہ سہولتیں ریلوے کے افسروں کو ہونی چاہئیں ۔

تیسری اور آخری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ریلوے کے عام ملازمین کے لئے طبی سہولتیں ہونا چاہئیں اور ان کو تعلیمی سہولتیں بھی عام طور پر ملنی چاہئیں جس سے کہ وہ مطمئن ہو جائیں ۔

سید یوسف علی شاہ (پشاور ۔۱) ۔ جناب والا ۔ وزیر خزانہ نے ریلوے کا بجٹ پیش کرتے وقت رواں سال کو بجا طور پر محکمہ کی کارگذاریوں کا سال قرار دیا ہے اور محکمہ ریلوے کے کارناموں کی جو فہرست ایوان کے سامنے پیش کی گئی ہے اس سے صوبے کا ہر شخص متاثر

ہو گا ۔ حیدر آباد ، میر پور خاص کے درمیان لائنوں کے تبدیل ہونے میں آمد و رفت کی سہولتوں کا مہیا کیا جانا اور کوٹ ادو ڈیرہ غازی خان اور کشمور کے درمیان ریلوے لائن بچھانے کا قابل فخر کارنامہ ریلوے نے انجام دیا ہے ترقیاتی منصوبوں کے لئے اور ان کی تکمیل کے لئے آئندہ مالی سال یعنی ۱۹۶۸ء کے لئے بجٹ میں ۳۰ کروڑ ۳۰ لاکھ کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ اس طرح آئندہ سال میں ترقیاتی منصوبوں پر کام جاری رہے گا اور دوسری طرف کچھ نئے ترقیاتی منصوبوں پر کام شروع ہو گا ۔ اسلام آباد میں مسافر ڈبوں کے بننے کا کام ۷۲-۱۹۷۱ء میں شروع کیا جائیگا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ قابل تحسین کارنامہ ہے ۔ اس کی تکمیل کے بعد ملک کے زر مبادلہ کی ۲ کروڑ ۲۸ لاکھ سالانہ کی بچت ہو گی لیکن اس کے ساتھ ہی ریلوے میں موجودہ آمد و رفت کے کرایوں میں ۵ فیصد کا اضافہ کیا گیا ہے اس کی کم از کم میں تائید نہیں کر سکتا ۔ جناب والا ۔ یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں کہ جب سے یہ محکمہ مرکزی حکومت کی تحویل سے صوبائی حکومت کی تحویل میں آیا تو یہ دوسری مرتبہ ریل کے کرایوں میں اضافہ ہوا ہے ۔ اور اب کے تو تیسری بار ہوا ہے ۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ریلوے کی انتظامیہ اپنے اخراجات میں تخفیف کرتی اور وہ کوشش کرتی کہ ہم اپنے موجودہ ذرائع کے اندر رہ کر اپنے اخراجات کو پورا کریں اور پھر اس کے ساتھ ہی اشیائے باربرداری کی شرح میں یکم مئی ۱۹۶۸ء سے اضافہ کیا گیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اضافہ حکومت کی اس واضح پالیسی کے منافی ہے جس کے تحت گرانی پر قابو پانے کے لئے مثبت اقدامات کئے جا رہے ہیں ۔ محکمہ نے اشیائے باربرداری جو کہ عوام کے استعمال کی ہیں اور جن کا تعلق ملک کی تمام تر معیشت سے ہے اور جن

میں عمارتی سامان مثلاً لوہا ، سیمنٹ ، بجری ، لکڑی وغیرہ ان کے کرایئے بڑھا دیئے گئے ہیں اور میرا یہ خیال ہے کہ ان کرایوں کے بڑھانے سے ہاؤسنگ انڈسٹری پر براہ راست اثر ہو گا ۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ ریلوے کو سب سے زیادہ آمدنی تھرڈ کلاس کے مسافروں سے ہی ہوتی ہے۔ لیکن تھرڈ کلاس کے مسافروں کو وہ سہولت یا آسائش میسر نہیں جو ان کو ہونی چاہئیں اس لئے میں مطالبہ کرتا ہوں کہ ریلوے کی تھرڈ کلاس بوگیوں کی حالت کو بہتر سے بہتر بنایا جائے اور اس کے علاوہ سٹیشنوں کے اوپر تھرڈ کلاس کے مسافروں کے لئے انتظار گاہیں اچھی بنائی جائیں اور جو موجودہ ہیں ان میں اصلاح کی جائے ۔ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کے ویٹنگ رومز میں آسائشیں زیادہ مہیا ہیں لیکن تھرڈ کلاس کے ایسے کمروں میں کوئی بھی آسائش نہیں ہے اور جو ہیں وہ ناکافی ہیں اور ان کے لئے خاطر خواہ انتظام نہیں کیا جاتا ۔ اس طرح جیسا کہ فاضل دوستوں نے اپنی تقاریر میں فرمایا ہے کہ اس چیز کی اشد ضرورت ہے کہ ریلوے کے چھوٹے درجے کے ملازمین کے لئے بھی معیار زندگی کو بڑھانے کے مواقع پیدا کئے جائیں اور اس کے علاوہ بڑے درجے اور چھوٹے درجے کے ملازمین کی تنخواہوں میں جو فرق ہے جو خلیج واقع ہے اس کو کم کیا جائے ۔ وہ طبقہ جس کی contribution ریلوں کے چلانے میں زیادہ سے زیادہ ہوتی ہے ان کو زیادہ سے زیادہ مراعات حاصل ہوں ۔ ریلوے نے اپنے ترقیاتی منصوبہ جات جو اس نے اگلے سال کے لئے بنائے ہیں ان پر مجھے نہایت ہی خوشی اور مسرت ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ مایوسی بھی ہوئی کہ ریلوے کے جتنے ترقیاتی منصوبے جو کہ ہمارے سامنے آئے ہیں ان میں کم از کم میں نے ایک بھی ایسا ترقیاتی منصوبہ نہیں دیکھا

جس کا تعلق سابق صوبہ سرحد سے ہو ۔ چنانچہ میں ریلوے والوں سے پر زور مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ ملک کے اس پس ماندہ علاقے کی طرف اپنی توجہ دیں اور جو اس صوبے کا حصہ ہے وہ اس کو دیا جائے ۔ وہاں کے لوگ اسی طرح ٹیکس ادا کرتے ہیں جس طرح کہ ملک کے دوسرے صوبوں کے لوگ ادا کرتے ہیں ۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ گزشتہ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ہمیں کئی قسم کی مشکلات پیش آئیں وہ اس لئے کہ ہماری ریلوے بیشتر جگہوں پر ہندوستان سے بالکل نزدیک ہے اور بارڈر سے ہو کر گزرتی ہے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ملک کے دفاع کو بہتر اور مستحکم بنانے کے لئے پشاور کی لائن کو ڈی ۔ آئی ۔ خان سے ملایا جائے ۔ گو یہ منصوبہ ذرا قبل از وقت ہے لیکن بہتر ہو گا اگر اس پر عمل در آمد کرنے کی کوشش کو جاری کیا جائے ۔ اس کے علاوہ پشاور والوں کا دیرینہ مطالبہ ہے جس پر ابھی تک غور نہیں کیا جا رہا ۔ ہم چاہتے ہیں کہ تیز گام کو بڑھا کر یعنی اس کی سروس کو بڑھا کر پنڈی سے پشاور تک لایا جائے ۔ پشاور ٹرین ضرور جاتی ہے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ ایک کی بجائے ۲ ٹرینیں چلا کریں ۔ مجھے امید ہے کہ ریلوے کی انتظامیہ اور ریلوے کے وزیر ضرور اس طرف توجہ فرمائیں گے ۔ اس کے علاوہ میرا ایک ذاتی تجربہ ہے کہ جب کراچی میل کراچی سے لاہور پہنچتی ہے تو ڈائننگ کار لاہور سے کاٹ دی جاتی ہے تو جو مسافر لاہور سے آگے جانا چاہتا ہے تو اس کے لئے کھانے کا کوئی انتظام نہیں ہوتا ۔ میرا خیال ہے کہ محترم وزیر خزانہ کو اس بات کا ذاتی تجربہ ہے اور آج سے چند دن پہلے جو کھانا انہوں نے کھایا تھا وہ کھانا انہوں نے خود فرمایا تھا کہ اچھا نہیں ہے ۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ڈائننگ کار کو یہاں لاہور سے کاٹ دیا جاتا ہے اور

ختم کر دیتے ہیں حالانکہ ڈائننگ کار کی اشد ضرورت محسوس کی جاتی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہتر ہو گا اگر کم از کم اس ڈائننگ کار کو گوجرانوالہ تک لے جائیں تاکہ وہ مسافر جو لاہور سے سوار ہوتے ہیں ان کے لئے کھانے کا خاطر خواہ انتظام ہو سکے ۔ اسی طرح جناب والا ۔ میں نے پچھلے سال ریلوے بجٹ پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ریلوے کی انتظامیہ سے درخواست کی تھی کہ پشاور سٹی ریلوے سٹیشن کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور اس کی طرف توجہ کی جائے اور میں نے اس ضمن میں ہاؤس میں ایک سوال بھی کیا تھا لیکن آپ نے اس طرف کوئی توجہ نہیں فرمائی ۔ تو میں تجویز کرتا ہوں کہ اگر انتظامیہ اس ریلوے سٹیشن کو درست نہیں کر سکتی تو بہتر ہو گا کہ اس کو محکمہ آثار قدیمہ کے حوالے کر دیا جائے کیونکہ وہ اس کی دیکھ بھال کی صورت پیدا کر لیں گے اور کوشش کریں گے ۔ یہ ۲۰۰ سال کا پرانا ریلوے سٹیشن ہے آج بھی اس کی ظاہری صورت وہی ہے جو ایک صدی پہلے تھی ۔

وزیر خزانہ ۔ کون سا سٹیشن ؟

سید یوسف علی شاہ ۔ پشاور سٹی ریلوے سٹیشن ۔ کینٹ سٹیشن کا میں ذکر نہیں کر رہا ۔ اور پھر مال کے اتارنے کا خاطر خواہ بندوبست نہیں ہے اور اگر ہے تو وہ ناکافی ہے ۔ صرف ایک شیڈ ہے جو کہ بہت پرانا ہے ۔ چونکہ کاروبار میں اضافہ ہوا ہے اس لئے مزید شیڈوں کا مہیا کیا جانا اشد ضروری ہے اور ساتھ ہی مزدوروں کو اس چیز کا موقع دیا جائے کہ وہ گرمیوں کے موسم میں shelters کے نیچے بیٹھ کر کچھ آرام کر لیا کریں اور وہ اس دھوپ میں کام کرتے ہیں تو ان کے لئے shelters مہیا

کئے جانے ضروری ہیں تاکہ وہ ان کے نیچے کام کر سکیں ۔ دیکھا گیا ہے کہ ہر روز تین چار مزدور گرمی کی وجہ سے بیہوش ہو جاتے ہیں ۔ اس کے لئے ذمہ داری انتظامیہ ریلوے کی ہے کیونکہ مزدوروں نے مال اتارنا ہوتا ہے اور یہ ضروری ہے کہ ریلوے انتظامیہ اس ضمن میں ان کے لئے خاطر خواہ انتظام کرے ۔

چودھری محمد نواز (ساہیوال ۔۲) ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر خزانہ کو ریلوے بجٹ کے پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ جہاں تک اس محکمے کی کارکردگی کا تعلق ہے اور اگر اس بجٹ کو بنظر غور ملاحظہ کریں تو وہ کچھ اچھا نظر آتا ہے ۔ مثال کے طور پر میں وزیر خزانہ کو ریلوے بجٹ کی تقریر کے صفحہ ۹ کی طرف متوجہ کرتا ہوں ۔ اس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ کل کمی تین کروڑ روپے ہونے کی توقع ہے ۔ کرایوں کی شرحوں میں حالیہ اضافہ کی وجہ سے اندازہ ہے کہ یہ کمی گھٹ کر ۲ کروڑ ۶ لاکھ روپے رہ جائے گی ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان دونوں کا فرق اگر نکالیں جو ۹۴ لاکھ بنتا ہے تو ۹۴ لاکھ کی یہ جو رقم ہے وہ اس ڈیڑھ ماہ میں کرایہ اور باربرداری کی شرح میں انہوں نے جو اضافہ کیا ہے اس سے حاصل کی ہے ۔ اگر ہم وائٹ پیپر کے صفحہ تین کے اعداد و شمار کو دیکھیں تو اس میں انہوں نے revenue ٹوٹل دیا ہوا ہے ۱۹۶۶-۶۷ء کا revenue نہیں دیا ہے ۔ وہ ۶۱ کروڑ کچھ لاکھ کے قریب ہے۔ ۱۹۶۷-۶۸ء کی جو رقم ہے نظر ثانی شدہ تخمینہ جات میں وہ ۶۲ کروڑ ۵۷ لاکھ ہے۔ ڈیڑھ ماہ میں اضافہ سے جو آمدنی انہوں نے حاصل کی یہ ۶۱ کروڑ ۶۳ لاکھ کے قریب ہے ۔ ۱۹۶۸-۶۹ء میں تخمینہ جات

بجٹ ۶۷ کروڑ ۲۴ لاکھ ہے۔ اب جو اضافہ کیا ہے وہ سات کروڑ ۲۴ لاکھ بنتا ہے ۔ اب اگر اس میں سے آمدنی منہا کر دی جائے تو net income آ جائے گی ۶۰ کروڑ ۴۰ لاکھ روپے تو ان اعدادو شمار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی آمدنی بتدریج ہر سال کم ہو رہی ہے ۔ اب اگر اس کے ساتھ ان کے اخراجات کو دیکھا جائے تو انہوں نے فرمایا ہے کہ ڈے اور ویگن جو ہیں ان کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے اور اس کے علاوہ دیگر اخراجات میں بھی اضافہ ہوا ہے ۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ یہ ہر دوسرے سال کے بعد اپنے اخراجات کو بڑھا کر انہیں عوام پر بالواسطہ ٹیکس عائد کر کے پورا کرتے ہیں ۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ محکمہ کی اچھی کارکردگی نہیں ہے ۔

دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ جب تک یہ محکمہ سنٹر کے پاس تھا یہ ایک ہی ادارہ کے ماتحت تھا اس کا ایک ہی ہیڈ کوارٹر تھا ۔ اور اب جب یہ صوبہ کو منتقل کر دیا گیا ہے ۔ اس وقت یہ دلیل دی گئی تھی کہ چونکہ اس محکمہ کی کارکردگی اچھی نہیں ہے اس لئے یہ دونوں صوبوں میں تقسیم کر دیا جائے اور ان کو منتقل کر دیا جائے ۔ لیکن اب تجربہ نے یہ ثابت کیا ہے کہ اب تین جگہوں پر خرچ ہو رہا ہے ۔ ایک ویسٹ پاکستان ریلوے پر دوسرے ایسٹ پاکستان ریلوے پر اور تیسرے ابھی سنٹر میں بھی ایک ونگ موجود ہے جس پر اب بھی اتنا ہی خرچ ہو رہا ہے جتنا پہلے ہوتا تھا یہ کہاں کی عقلمندی ہے میں سمجھتا ہوں سنٹر میں جو ونگ ہے اسے ختم کر دینا چاہئے اور اس طرح اخراجات میں کمی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے ۔

حضور والا ۔ جب یہ خود مختار ادارے بنائے گئے تھے تو ان کا مقصد یہ تھا کہ کارکردگی میں اضافہ ہو ۔ مگر دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ جب بھی خود مختار ادارہ بنایا گیا ہے اس نے اچھی کارکردگی ظاہر نہیں کی ۔ اس سے پہلے اس ایوان میں واپڈا کے متعلق بہت کچھ کہا جا چکا ہے ۔ ریلوے کا محکمہ بھی اس کی بہن ہے ۔ وہ بھائی ہے اور یہ بہن ہے اور جہاں تک کارکردگی کا تعلق ہے ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔

حضور والا ۔ اگر آپ ڈیمانڈ نمبر۵ یا ۶ کو دیکھیں تو اس میں ریلوے بورڈ کے اخراجات میں ۱۹۶۶-۶۷ء سے لے کر ۱۹۶۸-۶۹ء تک جو اضافہ ہوا ہے وہ بہت زیادہ ہے ۔ اسی طرح ریلوے کے ہیڈ کوارٹر کی مدوں پر جو خرچ ہوا ہے ۔ اگر اسے آئٹم وائز ملاحظہ فرمائیں تو اس میں ہر آئٹم میں تقریباً ۱۰ سے ۱۵ لاکھ تک کا اضافہ ہوا ہے ۔

Minister for Food & Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : If my friend does not mind I want to make one submission for your consideration. I find that most of the Members are anxious to participate in this discussion and they want time in order to present their point of view and the difficulties that they are experiencing as well as the proposals that they want to make in this behalf. Today, being Friday, we are ending the session at about 12.30 P.M or so and in the evening there is another function at 5.30 P.M. I would submit, through you, to the House that if they agree we can sit from 7.30 P.M. to 9.30 P.M so as to enable the Members to have their view point explained and the view point of Government placed before them. I would request you kindly to agree yourself as well as to have the sense of the House and, if that be the pleasure of the House, direct accordingly.

Members : No objection.

مسٹر حمزہ ۔ مجھے جناب قائد ایوان کی اس تجویز سے اختلاف تو نہیں مگر انہوں نے جس وجہ سے یہ تجویز پیش کی ہے اس سے تھوڑا سا

اختلاف ہے کہ معزز اراکین اسمبلی اپنے علاقوں کے بارہ میں اپنی تجاویز پیش کرنا چاہتے ہیں ۔ یقیناً وہ چاہتے ہونگے لیکن جہاں تک اس ایوان میں کل اور آج کا ان کا طرز عمل رہا ہے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا ۔ ویسے آپ کا حکم تو ہم ہمیشہ مانتے ہیں ۔

Mr. Speaker : I have got fourteen Members on the list who want to take part in this general discussion and, if that is the sense of the House, as suggested by the Leader of the House we could sit from 7.30 P.M. to 9.30 P.M. in the evening.

Members : No objection.

Mr. Speaker : Then we will have a second sitting which will commence at 7.30 P.M. and will continue up to 9.30 P.M.

چودھری محمد نواز ۔ حضور والا ۔ ہمارا ملک ایک زرعی ملک ہے ۔ اور ہم ہر روز دعویٰ کرتے ہیں کہ کاشتکاروں اور زمینداروں کی حالت بہتر بنانا حکومت کا ایک مقصد ہے ۔ لیکن اگر دوسری جانب دیکھا جائے تو ہم خود ہی اس کے برعکس کام کر رہے ہیں ۔ ریڈیو پر ہر روز سننے میں آتا ہے کہ بڑھا دو کھیت کی پیداوار ۔ اس سال اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم ہے کہ ہمارے ہاں فاضل غلہ پیدا ہوا ہے ۔ یہ کس کا نتیجہ ہے ۔ یہ اس بات کا نتیجہ ہے کہ کسانوں اور زمینداروں نے اپنی زمینوں میں ٹیوب ویل لگائے اور ان کی اس محنت کا یہ نتیجہ ہے کہ ہم باہر سے منگوانے کے محتاج نہیں رہے ۔ لیکن ان ٹیوب ویلوں میں جو ڈیزل آئل استعمال ہوتا ہے اس پر ٹیکس میں ہر سال بتدریج اضافہ ہوتا رہا ہے ۔ ابھی سنٹرل گورنمنٹ نے ۱۵ فیصد کا اضافہ کیا ہے ۔ اب ریلوے نے کرایوں میں جو ۵ فیصد کا اضافہ کیا ہے یہ بھی بالواسطہ زمیندار ہی کو ادا کرنا

پڑے گا اب اس تیل کی قیمت میں ۲۰ فیصد کا اضافہ ہوجائیگا ۔ قدرتاً اس کا اثر ٹیوب ویل چلانے پر پڑے گا اور زمیندار اتنا بوجھ برداشت نہیں کر سکیں گے ۔ کہ اتنا مہنگا تیل خرید کر قوم اور ملک کی خدمت کے لئے خود کو پیش کریں ۔ تو میرا عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ریلوے کو چاہئے کہ وہ کوئی ٹیکس یا کرایہ بڑھاتے وقت ان چیزوں کو ملحوظ خاطر رکھے جس پر ہمارا انحصار ہو یعنی ہمارا انحصار غلے کی پیداوار پر ہے ۔ حضور والا ۔ وزیر موصوف نے اپنی تقریر کے صفحہ ۳ پر یہ فرمایا ہے کہ "مرمتوں اور نگہداشت کے اخراجات میں عارضی طور پر کمی کی ہے" یعنی اس کو دو سال کے لئے ملتوی کر دیا ہے ۔ انہوں نے یہ کوئی اچھی مثال قائم نہیں کی ہے ۔ اگر انہوں نے اس کو دو سال کے لئے ملتوی کرنا تھا تو میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ وہ مشینری یا دوسرے assets جن کی اس سال مرمت نہیں کی گئی ان کو دو سال کے لئے معرض التواء میں ڈال دیا ہے اس طرح ان کی دیکھ بھال پر زیادہ خرچ آئیگا ۔ یہ تھوڑی سی بچت کر کے ان پر زیادہ خرچ کرنا یہ کوئی عقلمندی کی بات نہیں ہے ۔

حضور والا ۔ وزیر موصوف نے اپنی تقریر کے صفحہ ۶ پر ریلوے کے عام اخراجات کاروبار میں مجموعی اضافہ کی تقریباً ۱۳ کروڑ کی رقم ظاہر کی ہے ۔ یہ اخراجات ایندھن ۔ ہزاروں سالانہ ترقیوں اور پنشنوں کے اخراجات ہیں ۔ اس کو پورا کرنے کے لئے محکمہ نے کہا ہے کہ دو بار یعنی ۱۹۶۳ء اور ۱۹۶۶ء میں کرایوں کی شرح کو بڑھایا گیا ہے ۔ اس میں تین کروڑ کا خسارہ بھی پورا کریں گے ۔ انہوں نے اس سال جو کرایہ بڑھایا ہے اس سے ۵ کروڑ روپے آمدنی میں اضافہ ہوا ہے ۔ ریلوے اس کو

بہتر نظم و نسق کے ذریعہ اخراجات کی مد میں پانچ کروڑ روپے کے بقیہ اضافے کو جذب کرتی رہے گی بہتر نظم و نسق کا اگر یہی فقدان تھا تو پہلے ان کے ذہن میں نہیں آیا کہ بہتر نظم و نسق بنا کر ۵ کروڑ روپے کی بچت کریں - آپ نے پہلے بچت کیوں نہیں کی جس کی وجہ سے آج آپکو یہ روز بد دیکھنا نصیب نہ ہوتا - یہ بھی محکمہ نے کوئی اچھا کام نہیں کیا ہے -

حضور والا - میں آپ کی توجہ اس محکمہ کے ان افسران کی طرف دلانا چاہتا ہوں جن کو بڑی بڑی مراعات ملی ہوئی ہیں - میں بڑا حیران ہوں کہ ان لوگوں میں اور ہم میں ایسی کلاسسز پیدا کر دی ہیں جس کی ہم کوشش کرتے ہیں کہ ان کلاسسز کو ختم کیا جائے لیکن دیکھنے میں یہ آ رہا ہے کہ یہ افسران آہستہ آہستہ ان کلاسسز کو مضبوط بنا رہے ہیں - ان کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ اس ملک کے دوسرے محکمہ کے افسران خواہ وہ سیکرٹریز ہوں - خواہ کمشنرز ہوں -خواہ ڈپٹی کمشنرز ہوں خواہ دوسرے افسران ہوں وہ تو فرسٹ کلاس میں سفر کریں اور یہ چیئرمین سے لیکر گریڈ سیکنڈ کے افسران تک الگ الگ بوگیاں استعمال کریں ان پر لاکھوں روپیہ ضائع کریں - یہ سہولت جو محکمہ ان بڑے بڑے افسران کو دیتا ہے میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ دوسرے محکمے کے افسران کو یہ حق نہیں پہنچتا ؟ ان میں کون سی زیادہ صفات موجود ہیں جن کی وجہ سے ان کا کلیم ان سے زیادہ ہے -

جناب والا- وزیر موصوف نے اپنی تقریر کے دوران کمپیوٹر کے استعمال کے متعلق ذکر فرمایا ہے - میں ان کی خدمت میں اتنا ہی عرض کروں گا کہ کمپیوٹر کے استعمال سے متعلق ان کو یہ بات بھی پیش نظر رکھنی چاہئے

کہ کہیں اس سے بیکاری بڑھ جانے کا خدشہ تو نہیں ہو گا ۔ یہ کمپیوٹر ان ممالک میں استعمال کئے جاتے ہیں جہاں پر man power کم ہے لیکن ہمارے ملک میں لوگ پہلے ہی بیکار ہیں اگر وہ اس کا استعمال شروع کر دیں گے تو مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ بیکاری میں اور اضافہ ہو گا اور اس کے ساتھ ہی ساتھ جیسے یہ کہتے ہیں کہ کمپیوٹر آ جانے سے ہمارے اخراجات میں کمی آ جائے گی میں ان کے اپنے ہی ریکارڈ سے یہ ثابت کروں گا یہ بھی ان کی بات غلط ہے ۔

جناب والا ۔ Explanatory Memorandum کے صفحہ ۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں ۔ انہوں نے مختلف مدوں کے لئے رقوم مختص کی ہیں ۔ وہاں ایک مد Income-tax payable on behalf of the consultants سے متعلق ہے ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ یہ consultants پچھلے دو سال سے کام کر رہے ہیں جس وقت آپ نے معاہدہ کیا تھا تو یہ مد اس میں شامل تھی ؟ اگر شامل نہیں تھی تو پھر اب یہ مد کیوں شامل کی گئی ہے ۔ اس طرح کل رقم ۲۰ لاکھ ۳۶ ہزار بن جاتی ہے ۔ یہ آپ نے اپنی کارکردگی میں اچھا نام پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی ہے ۔

حضور والا ۔ ان گزارشات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں اور آخر میں میں اپنے جوان سال وزیر خزانہ صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi (P.W. 152-Zone-II). Mr. Speaker Sir I won't take much of the valuable time of this august House because we have seen in the past that year in and year out we have been discussing the same points over and over again. From one side there is a cry about the unproportional debts that we are incurring on Railways and enormous amount

of interest that we are paying over these debts, and from the other side, always comes the justification for these debts and loans. Then we have been talking about the problems that are encountered by the low-paid employees of the Railways Department. Sir, we know it very well that for a budget, no matter whether it is of a house, a commercial concern or a Province or a State, the persons responsible for making it are also responsible for taking into consideration the minute or the major aspects of the income and the expenditure. Today, we are in possession of such a budget of this semi-governmental organisation, or semi commercial concern as we may call it, prepared by experts. Sir, we know it well that the expenditures that are shown in it, though they are very exhorbitant but still from the point of view of its constant expansion, they are justified. Sir, we have got no courage to ask why all that expansion is being made in the Railways, in building up the workshops, in providing more facilities to the passengers and to its low-paid employees. What I mean to say is, afterall what is this expansion that our income stays where it is. Sir, in spite of the increase in fares—I think this is the third time that they were increasing the fares – our income is the same. I think it is a little bit less than 1966-67. I will explain that point afterwards.

So, what I mean to say, Sir, is that there should be at least some improvement in the administration to find out ways and means to check where is leakage of this income and devise ways and means to stop it. Because we have seen in every business and commercial concern if the funds that are being utilised become more then the income also increases proportionately.

Sir, as it is I am not for increasing the fares neither in case of goods nor passengers. But, Sir, I have heard so many of the Members saying that it would have been better if the increase would have been only for the upper classes. But, Sir, I have a different point of view. I know the upper class people. I don't say that they would not be able to pay the increased fares, they would be able to pay the increased fares. You may increase the fares but how can they force those upper class people to travle by train when facilities of air travel are available, when the time factor is important, where they can save their time. The train takes twenty-four hours from Karachi to Lahore whereas the plane takes one and half hours. If you keep on increasing the fares there will be no end to it. That is why I wanted to draw the attention of the railway authorities through you to page 4 of the Railway Budget. Here the income from upper class in 1966-67 is shown as four crores sixty eight lakhs and forty-six thousand and the

Budget Estimates for 1967-68 are four crores and forty lakhs only, whereas the actual income was only three crores ninety-seven lakhs from upper class. This is in spite of the increase in fares in the last month. The estimated income that is shown is only four crores and twenty-three lakhs. That means 45 lakhs less than 1966-67. My point of view is that this increase even in the upper class fares is not justifiable because we have to compete with so many other means of transport-air, taxis and buses and all that Sir.

Sir, my other view point regarding this is that for the carriage of goods there are (so many permits are being issued for the trucks) trucks and these trucks take goods etc from one place to another and deliver the goods at home but by the railway it is not possible. So the authorities will have to take pains to see that they contact the persons to pursuade them to send their goods by train and not that the people should come and contact them. I have seen so many times and so many people have come to me that because they could not get wagons therefore I should do something for them. So many times I have found it difficult to arrange for the wagons. Here in the Budget speech we have seen that the authorities have been complaining that they could not get enough goods to carry from one place to another.

Sir, of course, this is very upsetting that our railway income should decrease day by day. After all we are concerned with it. Therefore I think that some Committee should be formed which should look into why all this is happening. I have heard one of the Members telling that the railway tickets are resold. I personally know it. This is practically happening on all stations. I know that the railway authorities are also in the know of it. I cannot understand why they can't find out ways and means to check all this leakage in the income.

Sir, the other thing that I wanted to bring to your notice and, through you, to the notice of the concerned authorities is the condition of the coaches on the branch lines. Of course, I know that with a little care—if they care to see before they put the coaches on the track, with a little adjustment—they can make them more comfortable. The present position is that when you get into a coach and after sometime when it is night either the electricity is not working, or the bulb is missing or the fan is not working or it is making such a noise that you have to have a sleepless night. One of my friends was travalling sometime back. The poor thing when she reached Multan she could not put off the light. She was not used to

it. She did not know what to do. Nobody could put off the light. Later on somebody came and after great difficulty disconnected that bulb. The result was that she could not put on the light again. These are some little things but if they are looked into the passengers will have some facility otherwise more and more passengers will travel by means of transport other than the Railways.

Sir, the other thing is that in rail cars there is no separate arrangement or compartment for the ladies. I know that because there are only two compartments so they cannot reserve one compartment for ladies alone. But some alternate arrangement can be made. Some hooks could be placed inside the compartment and with just a little string and a piece of cloth you could draw a curtain between the gents and ladies seats and you could pull the curtain according to the number of seats occupied by the ladies. Separate entrance which is not nearer but farther away from the engine can be reserved for the ladies. Otherwise it is difficult for them, with small children, to travel by the rail car.

Mr. Speaker : Please try to conclude.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Sir, I have some suggestions to make as far as as my own region is concerned. I have been asking so many times for the connection of my region with the Karachi Express. I have got one or two more suggestions to make. And, Sir, this is that Rail Car 103 should be connected with Rail Car 114. The people from Larkana are wasting the whole day when they have to go to smaller places where the Express trains do not stop. If RC 103 is connected with RC 114, one can reach before noon, and a lot of time will be saved.

The other suggestion is that Larkana should have one Rail Car exclusively, which should run between Rohri and Larkana. It should start from Larkana and reach Rohri. It should take the passengers of Karachi Express and leave Rohri for Larkana. After reaching Larkana, it should start back from Larkana to Rohri so that passengers coming from Larkana are able to catch the train for coming to Lahore.

The other thing is that I have gone through all the development programme, which is shown in this Demand No.5, but I could not find where the Larkana Station is under construction. I don't find any fund reserved for this. I don't know I might have missed it, but I think this should come to the knowledge of the concerned authorities that it is lying like that for

the last two years, and something should be done about it. As the work has been started, it should be finished.

The other one is a small matter. Sir, Larkana is a big Station, and there the Station Master does not have a phone even. As so many times, we have faced difficulties.

I hope, Sir, these small things would be looked into.

ملک محمد اسلم خان (کیمبل پور-۱) ۔ جناب والا ۔ پیشتر اس کے کہ میں اپنے معزز بھائیوں کی طرح وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کروں مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ آج وزیر خزانہ ایوان میں تشریف نہیں رکھتے اور نہ ہی پارلیمنٹری سیکرٹری (ریلوے) تشریف رکھتے ہیں ۔

Minister of Food & Agriculture : I represent them here Sir.

Mr. Speaker : The Member may please take his seat. The proceedings of the Assembly are suspended till the arrival of the Minister for Finance or the Parliamentary Secretary for Railways. The time, which will be consumed in waiting for the Parliamentary Secretary and the Minister would be deducted from the time which was allotted to the Finance Minister and the Parliamentary Secretary.

(*Proceedings remained suspended till the arrival of the Parliamentary Secretary for Railways*).

Mr. Speaker : Yes, please.

ملک محمد اسلم خان ۔ جناب والا ۔ پیشتر اس کے کہ میں بھی ریلوے بجٹ کی بحث میں حصہ لوں ۔ میں سمجھتا ہوں ۔ کہ آج اس بات کا فیصلہ کیا جائے ۔ کہ آیا محکمہ ریلوے کو ہم ایک تجارتی اور صرف تجارتی ادارہ سمجھتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ منافع کما کر حکومت کے خزانے کو بھرے یا ہم اس کو ایک فلاحی ادارہ بھی سمجھتے ہیں ۔ کہ وہ عوام کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرے ۔ جناب والا ۔

اگر ہم محکمہ ریلوے کو ایک تجارتی ادارہ سمجھیں ۔ تو پھر ہمیں اس بجٹ پر اس بات پر زیادہ زور دینا ہوگا ۔ کہ ریلوے کتنا منافع ہر سال کما کر حکومت کو دیتی ہے ۔ اس سلسلے میں میرے خیال میں یہ سمجھنا غلط ہوگا کہ ریلوے بھی اور تجارتی اداروں کی طرح صرف ایک تجارتی ادارہ ہے اور اس کا کام یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ منافع کمائے لیکن اگر ہم یہ سمجھیں تو پھر میں کسی صورت میں بھی وزیر خزانہ اور ریلوے بورڈ کو مبارکباد کا مستحق نہیں سمجھتا ۔ کیوں کہ جتنی investment حکومت کی طرف سے ریلوے ڈیپارٹمنٹ میں کی گئی ہے ، جتنا capital محکمہ ریلوے میں invest کیا گیا ہے ۔ اگر وہی رقم یا وہی capital کسی اور جگہ پر invest کیا جاتا تو آج حکومت کو اس سے کئی گنا زیادہ منافع ملتا بلکہ اگر یہ رقم صرف بنک میں جمع کردی جاتی تو شاید اس سے زیادہ فائدہ ہوتا ۔ جو آج کل ریلوے بورڈ یا ریلوے کا محکمہ حکومت کو دے رہا ہے ۔ اب اس کے بعد اگر ہم یہ سمجھیں کہ ریلوے کا محکمہ ایک فلاحی محکمہ ہے ۔ ایک قومی ادارہ ہے ۔ جس کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ عوام کی خدمت کرے ۔ اور وہ ملک اور قوم کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرے ۔ اور اپنے مسافروں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں دے ۔ تو پھر ہمیں نفع کی طرف کم توجہ دینی پڑے گی ۔ میں آج اس محکمہ کو ایک فلاحی ادارہ سمجھتے ہوئے اس بجٹ کی بحث میں حصہ لینا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ ریلوے کے محکمہ کو اگر فلاحی ادارہ سمجھا جائے تو پھر بھی اس کے اچھا ہونے یا برا ہونے کو ہم دو نقطہ نظر سے دیکھ سکتے ہیں ایک تو وہ ہوگا ۔ جو کہ اعداد و شمار

وزیر خزانہ نے اس ایوان کے سامنے پیش کئے ہیں ۔ ان کو مدنظر رکھ کر ہم بحث میں حصہ لے سکتے ہیں ، یہ ایک وہ نقطہ ہوگا ۔ کہ اپنے ذاتی مشاہدات کی بناء پر اس محکمہ کے اچھا یا برا ہونے کا فیصلہ کریں ، جناب والا ۔ جو اعداد و شمار وزیر خزانہ نے ہمیں پیش کئے ہیں ، ان میں سے چند ایک میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ۔ اس بجٹ کا ایک خاص پہلو یہ ہے کہ اس سال مال کے کرایوں میں اور مسافروں کی نقل و حمل کے کرایوں کی شرح میں ۵ فیصد اضافہ کیا گیا ہے ، جناب والا یہ اضافہ گذشتہ تمام اضافوں سے زیادہ ہے ۔ اور جو تین وجوہات وزیر خزانہ نے بتائی ہیں ۔ ان وجوہات کی وجہ سے حکومت کو یا ریلوے بورڈ کو اضافہ کرنے کی ضرورت پیش آئی ۔ وہ بھی میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں پہلی وجہ یہ ہے کہ ریلوے کا محکمہ صوبائی تحویل میں آنے کے بعد ایندھن تیل کی قیمت کے اضافے سے اخراجات ۹ کروڑ روپے سالانہ بڑھ گئے ہیں ، دوسری وجہ یہ ہے کہ ۱۹۶۳ء میں ریلوے کے عملے کی تنخواہوں کے اضافہ کی وجہ سے ہر سال خرچ تین کروڑ روپے بڑھ گیا ہے ۔ اور آخری وجہ یہ ہے کہ سالانہ ترقیوں اور پنشن کے اخراجات میں مسلسل اضافہ کی وجہ سے خرچ ایک کروڑ روپیہ بڑھ گیا ہے ، جناب والا ۔ یہ وہ وجوہات ہیں جو ہمیں بتائی گئی ہیں ، جن کی وجہ سے کرایوں میں اضافہ کیا گیا ہے اگر آپ ان وجوہات پر غور فرمائیں تو آپ بھی محسوس کریں گے کہ یہ وجوہات کہ ریلوے کا صوبائی تحویل میں ۱۹۶۳ء میں آنا ۔ تنخواہوں کا بڑھنا سالانہ ترقیوں اور پنشن کے اخراجات میں اضافہ ہونا ایسی وجوہات نہیں ہیں ۔ جو صرف اس سال پیش آئی ہیں یہ وجوہات تو آج سے پانچ ، دس سال پہلے سے محکمہ ریلوے کے سامنے تھیں اور

اگر محکمہ پچھلے پانچ یا دس برس کرایوں میں اضافہ کے بغیر اپنے خرچ کو پورا کرتا رہا ہے۔ تو آج کون سی خاص وجہ پیش آگئی کہ جس کے لئے کرایوں میں اضافہ کیا گیا ہے ؟

جناب والا ۔ اس کے ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ریلوے بورڈ نے گذشتہ سالوں میں انتہائی کوشش کی ہے اور اس کی وجوہات بھی بیان کی ہیں ۔ کہ کرایہ جات کیوں بڑھائے گئے ہیں ۔ اور دوسری طرف یہ بتایا گیا ہے کہ ہم مسلسل کوشش کرتے رہے ہیں کہ اخراجات میں اضافہ نہ ہو بلکہ اسے کم کیا جائے ۔ اخراجات میں کمی کے متعلق جو خاص بات کہی ہے یہ ہے کہ۔

> ریلوے بورڈ نے مختلف اقدامات کئے ہیں تا کہ اخراجات کو کم سے کم حد تک گھٹایا جا سکے ۔ ان میں بعض اقدامات مثلاً مرمتوں اور نگہداشت پر اخراجات کا جزوی طور پر التواء محض عارضی نوعیت کے تھے ۔

جو خرچ ہم ہر روز مرمتوں اور نگہداشت پر کرتے ہیں اگر انہیں کم کر دیں تو کیا یہ صحیح ہوگا ؟ انگریزی کا ایک مقولہ ہے ۔

A stich in time saves nine.

اس موقع پر یہ درست ثابت ہوتا ہے ۔

اگر کوئی خرچ وقت پر مرمتوں پر کیا جائے تو یہ خرچ ہمیشہ کے لئے نہیں ہوتا بلکہ کچھ عرصہ تک ہوتا ہے ۔ اور اس طرح آپ کافی بچت کر سکتے ہیں آخر یہ جو اتنا روپیہ ضائع ہوتا ہے یہ کس کی ذمہ داری ہے ؟

جناب والا ۔ اب میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف دلاتا ہوں کہ وزیر خزانہ نے صفحہ ۷ پر اس ایوان کو بتایا ہے کہ ۔

> ریلوے بورڈ نے اپنے عام اخراجات کاروبار میں ۶۲-۱۹۶۱ء کی سطح کے مقابلہ میں محض ۴ فیصد کا اضافہ ہوا ہے اور جہاں تک ریلوے کے ذرائع نقل و حمل کا تعلق ہے ٹن میل کے حساب سے ۲۶ فیصد اور مسافر میل کے حساب سے ۱۴ فیصد اضافہ ہوا ہے ۔

اگر یہ اعداد و شمار درست ہیں جیسا کہ مجھے یقین ہے کہ درست ہوں گے ۔ تو میں یہ ماننے کو تیار ہوں کہ ریلوے نے گذشتہ چند سالوں میں کاروبار کو وسیع کیا ہے اور اپنے کام کو بڑھایا ہے اور اس میں بہت دلچسپی لی ہے ۔ اس سلسلہ میں میں ان کو مبارک باد کا مستحق سمجھتا ہوں ۔

ایک معزز ممبر ۔ آپ مبارک باد بھی کہتے ہیں اور شرماتے بھی ہیں ۔

ملک محمد اسلم خان ۔ ابھی آپ اور مبارک باد بھی سنیں گے ۔

Mr. Speaker : But the time is very limited.

ملک محمد اسلم خان ۔ میں نے تو بہت سی مبارک باد پیش کرنی ہیں ۔ لیکن وقت کم ہے شاید نہ دے سکوں ۔ اس سلسلہ میں جو ترقیاتی پروگرام شروع کیا ہوا ہے اگر حزب اختلاف کے ممبران اپنی تعصب کی عینک اتار کر دیکھیں تو ان کو بھی ریلوے بورڈ کی کارکردگی پر

مبارک باد پیش کرنا پڑے گی ۔

جناب والا ۔ مجھے اس بات پر بھی ریلوے کو مبارکباد پیش کرنا ہے کہ ایک general policy کو implement کراتے وقت industries کو decentralize کرایا جانا نہایت ضروری تھا ۔ اور یہ بہت اچھا اقدام ہے لاہور اور ایسے بڑے بڑے شہروں کی بجائے دور دراز علاقوں میں انڈسٹریز کا پروگرام ہے ۔ یہ بات دفاعی لحاظ سے بھی اچھی ہے ۔ علاوہ ازیں غیر ترقی یافتہ علاقوں کی ترقی بھی ہو سکے گی ۔ میں آپ کی توجہ کیمبل پور ریلوے سٹیشن کی طرف دلاتا ہوں ۔ وہاں ریلوے سٹیشن کے قریب ہی ریلوے کی ہزاروں ایکڑ زمین خالی پڑی ہے وہاں sub soil water بھی اچھا ہے مزدوری بھی کم ہے اس لئے میری گذارش یہ ہے کہ کیمبل پور میں کوئی انڈسٹری ضروری لگائی جائے ۔ آخر میں اپنے ذاتی مشاہدات کے تحت ریلوے کی کارکردگی پر تبصرہ کرنا چاہتا ہوں ۔ میں یہ ماننے کو تیار ہوں کہ میں نے برانچ لائینوں پر بہت کم سفر کیا ہے ۔ اور جہاں تک مین لائنز کا تعلق ہے اس بات کو ہر معزز رکن مانے گا کہ محکمہ ریلوے نے گذشتہ چند سالوں میں مین لائینز کی بہت زیادہ ترقی ہوئی ہے ۔ اب آپ کو بہت کم سٹیشن نظر آئیں گے جہاں شیڈ نہ ہوں ۔ جہاں پینے کے پانی کی facilities نہ ہوں ۔ اس کے علاوہ ریل گاڑیوں کی رفتار بڑھ گئی ہے اب electrification سے تو اور بھی زیادہ ہو جائے گی ۔

اس کے بعد ایک اور بات کی طرف ان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں اس میں شک نہیں کہ فرسٹ اور سیکنڈ کلاس میں کافی سہولتیں مہیا کی

گئی ہیں ۔ لیکن تھرڈ اور انٹر کلاس کے مسافروں کے لئے اتنی سہولتیں نہیں جن کو ہم سراہا سکیں جہاں یہ درست ہے کہ تھرڈ اور انٹر کلاس کے ڈبوں میں پنکھے لگائے گئے ہیں ۔ وہاں یہ بھی سوچنا پڑے گا کہ جو ڈبہ ۵۰ آدمیوں کے مخصوص ہوتا ہے اس میں ۲۰۰ آدمی بیٹھتے ہیں ۔ ان پنکھوں سے ۲۰۰ آدمیوں کو کس طرح ہوا پہنچ سکتی ہے ۔ آپ ناراض نہ ہوں اگر میں یہ کہوں کہ آپ کو اس وقت ان کی تکالیف کا اور مشکلات کا پتہ نہیں چل سکتا جب تک آپ ان حالات سے نہ گذریں ۔ میری تجویز یہ ہے کہ آپ بڑے بڑے ریلوے کے افسران کے لئے ایک قانون بنا دیں کہ وہ سال میں کم از کم ۵۰۰ میل کا سفر تھرڈ کلاس میں کیا کریں ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔ جب وہ اس میں سفر کریں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ خود محسوس کریں گے کہ صرف پنکھے لگا دینے سے لوگوں کی مشکلات دور نہیں ہو جاتیں ۔

اتنے بڑے بڑے ڈبوں میں دو پنکھے لگ جانے سے گرمی کی تکالیف دور نہیں ہوتیں نہ تو seats اچھی ہوتی ہیں ، نہ کھڑکیاں اچھی ہوتی ہیں تا کہ سردیوں میں ہوا سے بچ سکیں ۔ ان حالات سے واقفیت صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب lower class میں سفر کیا جائے ۔ یہی lower class زیادہ income دیتی ہے ریلوے کی آمدنی فرسٹ اور سیکنڈ کلاس میں سفر کرنے والوں سے کم ہوتی ہے کیوں کہ ان میں زیادہ تر ریلوے کے افسران سفر کرتے ہیں ۔

سردار محمد اشرف خان ۔ میں اس امر کی وضاحت کے لئے عرض

کروں گا کہ آپ نے کبھی عوامی ایکسپریس میں سفر کیا ہوگا اس پر کچھ روشنی ڈالیں ۔

ملک محمد اسلم خان ۔ میں عوامی ایکسپریس کی حد تک یہ بات ماننے کو تیار ہوں ۔

اس کے ساتھ ہی ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ایم پی اے اور ایم این اے حضرات کے لئے بھی پابندی لگا دیں کہ وہ سال میں کم از کم ۵۰۰ میل کا سفر تھرڈ کلاس میں کریں ۔ اس قسم کی تجاویز ہم ہر سال پیش کرتے رہتے ہیں لیکن کبھی کسی نے اس پر غور نہیں کیا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب افسران ریلوے یا پارلیمنٹری سیکرٹری یا سیکرٹری ریلوے بورڈ کبھی تھرڈ کلاس میں سفر کریں تو پھر انہیں محسوس ہوگا کہ تھرڈ کلاس میں کیا مشکلات ہوتی ہیں ۔ ائیر کنڈیشنڈ گاڑیوں میں سفر کرنے سے ایسی تکالیف محسوس نہیں کی جا سکتیں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ مبارکباد قبول کرتے ہیں تجویز قبول نہیں کرتے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ مبارکباد بھی قبول نہیں کرتے ۔

ملک محمد اسلم خان ۔ جناب والا ۔ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتا اور اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

پیر علی گوہر چشتی (ساہیوال ۔ ۶) ۔ محترم سپیکر ۔ ریلوے کے بجٹ میں اس سال جو نئی سکیمیں اور مسافروں کے آرام و آسائش کے لئے جو تجاویز دی گئی ہیں ان پر میں ریلوے بورڈ کے ممبران اور دیگر افسران کو

کی مبارکباد دیتا ہوں ۔ خاص طور پر کوٹ ادو سے ڈیرہ غازی خان اور کشمور برقی ٹرین اور امروکا وساویوالہ لائن کی تکمیل اور مختلف سیکشنوں پر مخصوص ریل کار کے اجراء سے نچلے درجہ کی گاڑیوں میں نہ صرف مسافروں کے ہجوم میں کمی ہو جائے گی بلکہ دیہی سفر کی سہولت بھی میسر آ سکے گی ۔ جناب والا ۔ دنیا کا کوئی ملک اور زندگی کا کوئی شعبہ اور کوئی انسان خواہ وہ کتنی ہی ترقی کر رہا ہو اس کے باوجود بھی اس میں خامیاں رہ جاتی ہیں جس کی اطلاع کے لئے رائے دینا ضروری ہو جاتا ہے ۔ مغربی پاکستان میں کوٹری کے حصہ میں آج سے ۱۰۷ سال قبل ۱۰۵ میل لمبی لائن کا افتتاح ۱۳ مئی ۱۸۶۱ء میں ہوا تھا اور اس طرح مختلف سالوں میں ترقی کرتے کرتے تمام علاقہ میں ریلوے کا جال پھیل گیا ۔ جناب والا ۔ اس کے بعد خاص طور پر پرامن انقلاب کے ۱۰ سال کے درمیان پاکستان میں جو زبردست صنعتی تجارتی اور زرعی ترقی ہوئی ہے اس میں ریلوے کی خدمات نے اہم کردار ادا کیا ہے ۔ جناب والا ۔ ریلوے کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے حکومت جو برقی ٹرینوں کا سلسلہ شروع کر رہی ہے وہ بھی قابل تعریف ہے لیکن اگر اس کے حقائق اقتصادیات کی نظر سے دیکھے جائیں تو یہ چیز ناجائز نظر آتی ہے کیونکہ یہ کروڑوں روپے کا سرمایہ صرف پونے دو سو میل پر خرچ کیا جا رہا ہے ۔ اگر اس رقم کو پشاور سے کراچی تک جہاں سنگل لائن ہے اس کو ڈبل لائن کرنے پر خرچ کیا جاتا تو اس سے صوبے کی آمد و رفت پر گہرا اثر پڑتا اور برقی ٹرین والا سلسلہ ہم نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر قبل از وقت فضول خرچی کی ہے۔ جناب والا ۔ اگر مین لائن کے ڈویلپمنٹ کے بعد اگر برقی ٹرین کا سلسلہ

شروع کیا جاتا تو وہ بہتر ہوتا ۔ بگڑے ہوئے رئیس کی ہر سال اعلیٰ قسم کی سہنگی کار کی طرح ریلوے بھی فرانسیسی اور غیر ملکی کچھ بوگیاں منگا لیتی ہے لیکن غریب عوام کے لئے وہ سہولتیں مہیا نہیں کرتی جو ان کے فرائض میں داخل ہیں ۔ جناب صدر ۔ بات یہ ہے کہ پاکستان کے دو ایسے محکمہ ہیں جن کا عوام الناس سے گہرا تعلق ہے محکمہ ڈاک و تار اور دوسرا محکمہ ریلوے ۔ محکمہ ڈاک و تار یہ ضمانت دیتا ہے کہ اگر منی آرڈر پارسل یا وی پی راستے میں گم ہو جائے تو وہ اس کا نقصان برداشت کرے گا اور محکمہ ریلوے اس کی الٹی چال چلتا ہے اگر کسی آدمی کا سامان کراچی سے لاہور کے لئے چلا ہو اور راستہ میں گم ہو جاتا ہے تو محکمہ اس کا ذمہ دار نہیں ہے خواہ اس میں ریلوے کے محکمہ کی کوتاہی ہی کیوں نہ شامل ہو ۔

جناب والا ۔ اس سال محکمہ ریلوے نے پھر کرایہ بڑھا کر غریب عوام کو ترغیب دی ہے کہ وہ ریلوے میں سفر نہ کریں ۔ جب بجٹ میں خسارہ ہو جاتا ہے یا اگر کسی محکمہ کو روپے کی ضرورت ہوتی ہے تو عوام پر ٹیکس لگایا جاتا ہے ریلوے کے ملازمین اگر صحیح طور پر نگرانی کریں تو اس میں زیادہ آمدنی ہو سکتی ہے ۔ عموماً کاروباری لوگ یہ سوچتے ہیں کہ سفر ایسی سواری پر کیا جائے جس پر ان کا وقت بھی کم خرچ ہو اور کرایہ بھی کم صرف ہو اس لئے لوگ اب ریلوے کے بجائے بسوں کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں اور جب محکمہ کو اس طرح خسارہ ہو جاتا ہے تو ٹیکس بڑھانے کا بہانہ تراش لیتا ہے ۔ جناب والا ۔ امریکہ جیسے ترقی یافتہ ممالک میں ریلوے سے وہاں جہاز کا کرایہ کم ہے اس لئے امریکہ کے لوگ ریلوے

میں بہت کم سفر کرتے ہیں اور امریکہ نے اب عوام کو ریلوے سے سفر کرنے کے لئے ایک نئی ترغیب دی ہے۔ ریل میں ڈاکٹروں بار اور سینما کا بندوبست کیا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود بھی لوگ وہاں ریلوے کو ترجیح نہیں دیتے۔ اگر کرایہ بڑھانے کی یہی شرح رہی تو یہاں لوگوں کا ریلوے پر سے اعتماد ختم ہو جائے گا اور اعتماد اٹھ جانے سے مجھے خدشہ ہے کہ کہیں ریلوے کا دیوالہ نہ نکل جائے اور پھر ان کو لائنیں اکھاڑنا پڑیں گی۔ جناب والا۔ میں ایک دو تجاویز عرض کرتا ہوں کہ ضلع ساہیوال اور بہاول نگر کو ریلوے سے ملانے کا منصوبہ امروکا وساویوالہ براستہ ہیڈ سلیمانکی جو تعمیر ہو رہا ہے اس کی ضرورت آزادی کے بعد محسوس کی جا رہی تھی لیکن تینوں اضلاع لائل پور، ساہیوال اور بہاولنگر کے آدھے کروڑ سے زیادہ عوام کی خواہشات کا احترام نہیں کیا گیا۔ اس ضمن میں جناب والا۔ آپ کی وساطت سے میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ محکمہ ریلوے کے تمام افسران اس کو نوٹ فرمائیں گے اور اس تجویز کی حمایت لائل پور، ساہیوال اور بہاولنگر کے اسمبلی کے ممبران اور ایوان کے تمام ارکان کریں گے۔ لائل پور سے ساہیوال براستہ سمندری تاندلیانوالہ اور ساہیوال سے عارف والہ کو بہاولنگر سے ملایا جاسکتا ہے۔ اس لائن کی تکمیل سے اضلاع کے ہیڈ کوارٹروں کو بھی ملایا جاسکتا ہے۔ محکمہ ریلوے کو اس منصوبے کے لئے تاندلیانوالہ سے ساہیوال کے درمیان دریائے راوی پر ایک پل تعمیر کرنا پڑے گا اور دوسرا پل بہاولنگر کے درمیان چھکہ پتن پر تعمیر کرنا پڑے گا۔ وزیر تعمیرات جونیجو صاحب نے پاکستان کے پہلے پختہ پل چیچہ وطنی کے افتتاح کے موقع پر فرمایا تھا

کہ محکمہ ھائی وے بھکہ پتن پر دو کروڑ کی لاگت سے پختہ پل تعمیر کرے گی ۔ جناب والا ۔ جس طرح دریائے چناب پر شیرشاہ کے مقام پر ھائی وے اور محکمہ ریلوے کے اشتراک سے ایک پل تعمیر کیا جا رہا ہے اسی طرح اگر بھکہ پتن پر محکمہ ریلوے محکمہ ھائی وے سے تعاون کرے تو وھاں بھی پل تعمیر کیا جا سکتا ہے جس کے اوپر سے موٹر بسیں اور نیچے سے ٹرین گزر سکے گی اور پھر بہاول نگر ۔ لائل پور ۔ سمندری غارف والا اور تاندلیانوالہ ۔ ھارون آباد کو براستہ سمہ سٹہ کراچی سے بھی ملایا جا سکتا ہے ۔ ھیڈ سلیمانکی بھارتی سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے اور اگر بھکہ پتن پر ایک نئے پل کی تعمیر کی جائے تو اس سے ذرائع نقل و حمل میں خاصی آسانی ھو جائے گی ۔ مجھے توقع ہے کہ اگر محکمہ ریلوے اور حکومت اس عظیم منصوبے کو اپنانے کے لئے کوئی ٹھوس لائحہ عمل اختیار کرے گی تو اس کے نتائج نہایت اچھے ھوں گے ۔ اب میں اپنے علاقے کی طرف آتا ھوں ۔ وہ یہ کہ لاھور قصور پاکپٹن اور لاھور قصور لودھران سیکشن پر ریل کی پٹری زیادہ وزنی کی جائے ۔ اس ضمن میں لوگوں کی طرف سے درخواستیں کی گئی ھیں اور لوگ چاھتے ھیں کہ تیز رفتار گاڑی چلائی جائے ۔ محکمہ ریلوے نے ستلج ایکسپریس چلائی تھی لیکن خسارہ ھونے کی وجہ سے وہ گاڑی بند کر دی گئی ۔ اس لائین کی طرف پسنجر ٹرین جاتی ہے اور آتی ہے اور اس کے علاوہ ستلج ایکسپریس چلائی جائے تاکہ عوام کی تکالیف دور ھو سکیں ۔ پھر جناب والا ۔ جنگلات کی کمی مغربی پاکستان کے لئے ایک بڑا سنگین مسئلہ ہے ۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ تمام برانچ لائینوں اور مین لائینوں کے ارد گرد زمین ویران پڑی ہے جہاں پر کہ پانی بھی میسر

نہیں ہے ۔ میری گزارش ہے کہ وہاں وسیع پیمانے پر شجرکاری کی جائے اسی طریقہ پر جس طرح کہ خوراک زیادہ اگاؤ کی طرف توجہ دی جا رہی ہے ۔

مسٹر حمزہ (لائل پور - ٦) ــ جناب سپیکر - میرے نقطہ نگاہ سے ریلوے ایک منفرد صنعتی ادارہ ہے - میں حکومت کے دائرہ اختیار کو صنعتی اور معاشی میدان میں زیادہ وسعت دینے کے حق میں ہوں - مجھے یہ انتہائی خوشی ہے کہ حکومت صنعتی اور تجارتی اداروں میں زیادہ دلچسپی لے رہی ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ ادارہ زیادہ تیزی سے ہماری ملکی اور قومی زندگی میں مزید اہم کردار ادا کرے - میں ان اداروں سے محض یہ توقع نہیں کرتا کہ یہ ہماری موجودہ نقل و حمل اور دوسری ضروریات کو پورا کریں بلکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ ہماری اجتماعی انفرادی اور معاشی بلکہ سیاسی زندگی میں یہ ایک خوشگوار انقلاب بپا کریں میں ان صنعتی اداروں کو ایسے ملک میں جہاں کہ بیشتر آبادی سرمایہ داروں کی ریشہ دوانیوں یا ان کی زیادتیوں سے خفا اور نالاں ہے آخری سہارا سمجھتا ہوں - آپ کو علم ہے کہ پاکستان کے بننے کے بعد واپڈا پی آئی ڈی سی اور اے ڈی سی نے ملک کی ترقی میں کافی حصہ لیا لیکن مجھے انتہائی دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان اداروں نے بعض غلطیاں ضرور کی ہیں اور غلطیاں کر کے ہی قومیں اور افراد سیکھا کرتے ہیں مگر جس تیزی سے واپڈا نے تعمیر و ترقی کے میدان میں قدم آگے رکھا ہے ریلوے کا ریکارڈ اس لحاظ سے تہی دامن ہے - مجھے انتہائی دکھ کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہر سال تعمیراتی پروگراموں میں کروڑوں روپیہ کی رقم رکھی گئی اور سابقہ سال ۲۹ کروڑ کی رقم جو رکھی گئی میں اسے انتہائی کم سمجھتا ہوں - محکمہ

نے جو نئی لائنیں صوبہ میں بچھائی ہیں وہ محض برائے نام ہیں ۔ اگر کوئی اس محکمے کی کارگزاری ہے تو وہ محض یہ ہے کہ گاڑیوں کی تعداد میں چاہے وہ باربرداری کے لئے ہوں یا مسافروں کے لئے معتدبہ اضافہ کیا ہے لیکن میں اس کو کافی نہیں سمجھتا کیونکہ ریلوے کا محکمہ ایک ترقی پذیر ملک میں ذرائع آمد و رفت مہیا کرنے میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے اور اس کو ادا بھی کرنا چاہئے ۔ مجھے انتہائی دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس کو جو رول ادا کرنا چاہئے تھا وہ ادا نہیں کر رہا ۔ آپ کو علم ہے کہ میں نے یہ اعداد و شمار حکومت کی مختلف کتابوں سے حاصل کئے ہیں ۔ ۶۸-۱۹۶۷ء یعنی سال رواں کے دوران قومی آمدنی میں ۷ فیصد کا اضافہ ہوا اور ہماری per capita آمدنی میں حکومت کے اعداد و شمار کے مطابق ۲ء۴ فیصدی کا اضافہ ہوا لیکن میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری ریلوے سے دریافت کرتا ہوں کہ آپ کا محکمہ ساکت کیوں ہے ۔ آپ مجھے یہ کہیں گے کہ زیادہ مسافر بسوں میں سفر کرنا پسند کرتے ہیں لیکن میں آج بھی انتہائی یقین اور وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ریلوے کی تمام تر کوتاہیوں یا نالائقیوں کے باوجود جہاں کہیں بھی ریلوے سروسز موجود ہیں لوگ ریلوے میں سفر کرنا بس کے مقابلہ میں زیادہ محفوظ سمجھتے ہیں اور پسند کرتے ہیں بلکہ میں یہ کہوں گا کہ ریلوے کا سفر بسوں کے مقابلہ میں آرام دہ بھی ہے ۔ آپ کو یہ سوچنا چاہیئے کہ اگر ریلوے میں سفر کرنا زیادہ محفوظ بھی ہے اور آرام دہ بھی تو ان تمام خوبیوں کے باوجود لوگ بسوں میں زیادہ کیوں سفر کرتے ہیں ۔ یہ آپ کے لئے لمحہ فکریہ ہے ۔ جناب سپیکر ۔ جو اعداد و شمار مہیا کئے گئے ہیں مسافروں کی تعداد میں ان کے مطابق اس سال ۶۷-۱۹۶۶ء کے مقابلہ میں ۴ء۶ لاکھ ۲۹ ہزار

کا اضافہ ہوا اور کرایوں کی آمدنی نظر ثانی شدہ تخمینے کے مطابق جو مسافروں کی مد سے ہو گی وہ ۲۷ کروڑ ۹۳ لاکھ روپیہ ہو گی ۔ ۶۷-۱۹۶۶ء میں یہ آمدنی ۲۷ کروڑ ۳۰ لاکھ تھی اس میں صرف ۳۳ لاکھ کا اضافہ ہوا اس میں وہ رقومات بھی شامل ہیں جو آپ کو کرایوں میں اضافے کے باعث حاصل ہوئیں ۔ اس سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ اولاً ریل کا محکمہ زیادہ مسافروں کو اپنی جانب مائل کرنے میں ناکام رہا ہے اور دوسرے یہ کہ اگر مسافروں کی تعداد میں اضافہ ہوا تو کرایوں میں اضافہ کے باوجود ریلوے کی آمدنی میں اس حد تک اضافہ نہیں ہوا جتنا کہ ہونا چاہئے تھا ۔ میں ساتھ ہی ساتھ حکومت کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ آپ کا فرمان یہ ہے کہ ہم کرایوں میں اضافہ کرنے پر اس لئے مجبور ہوئے کیوں کہ مرکزی حکومت نے تیل پر ٹیکس میں اضافہ کر دیا ہے ۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ وہ تیل جو محکمہ ریلوے استعمال کرتا ہے بسوں اور ٹرکوں والے بھی وہی استعمال کرتے ہیں ۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۸ء تک ریلوے نے مسافروں کے کرایوں میں ساڑھے اکیس فیصد کا اضافہ کیا ہے ۔ کیا حکومت کو یہ بھی احساس ہے کہ ٹرکوں اور بسوں کے تمام پرزے بونس واؤچر پر درآمد کئے جاتے ہیں اور یہاں کی سڑکوں کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے ۔

جناب والا ۔ جہاں تک باربرداری کے کام کا تعلق ہے ۶۷-۱۹۶۶ء کے مقابلہ میں ۶۸-۱۹۶۷ء میں ۱۷ کروڑ ۷۰ لاکھ ۵ ہزار ٹن کا اضافہ ہوا ہے اور جو زائد آمدنی ہوئی ہے وہ محض ۸۲ لاکھ روپیہ ہے ۔ لیکن اہلکاروں کی تعداد میں ۶۷-۱۹۶۶ء کے مقابلے میں ایک ہزار ۸۳۳ کا اضافہ ہوا ہے ۔ ڈبوں کی

تعداد میں ۶۷-۱۹۶۶ کے مقابلہ میں ۶۸-۱۹۶۷ء میں ۷۹۰ کا اضافہ ہوا ہے۔ جہاں تک انجنوں کی تعداد کا تعلق ہے یہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ ان میں اضافہ کی بجائے کمی واقع ہو گئی۔ محکمہ ریلوے کے منتظمین یا حکومت سے میری یہ درخواست ہے کہ آپ ایک جانب تو یہ فرماتے ہیں کہ ڈبوں میں اضافہ ہوا ہے اہکاروں میں اضافہ ہوا ہے لیکن دوسری طرف میلوں میں اسی تناسب سے اضافہ نہیں ہوا اگر ٹن میلوں میں اضافہ ہوا اور اس کے ساتھ ساتھ کرایہ میں بھی اضافہ کیا گیا اور یہ اضافہ یکم تارچ سے کیا گیا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ اس سال پچھلے سال کے مقابلہ میں صرف ۸۳ لاکھ اس مد سے زائد حاصل ہوئے۔

جناب سپیکر۔ کل سے اس ایوان میں یہ بتایا جاتا رہا ہے کہ اہلکاروں کی فلاح و بہبود پر مناسب اور معقول خرچ نہیں کیا گیا۔ جو اعداد و شمار ہمیں محکمہ ریلوے کی جانب سے مہیا کئے گئے ہیں ان میں یہ بتایا گیا ہے کہ ٹن میل فی اہلکار ۶۶-۱۹۶۵ء میں ۱۱۶ تھے۔ ۶۷-۱۹۶۶ء میں ۱۰۱ تھے ۶۸-۱۹۶۷ء کے اعداد و شمار مہیا نہیں کئے گئے۔ لیکن وہ یقینی طور پر ۶۸-۱۹۶۷ء سے کم ہوں گے۔ جناب سپیکر۔ میں ریلوے کی انتظامیہ یا حکومت سے پوچھتا ہوں کہ اہلکاروں کی کارکردگی میں کیوں کمی ہوئی ہے پھر میرے نقطہ نظر سے اگرچہ انجن انتہائی اہم رول ادا کرتے ہیں۔ مگر وہ انسان اور کم تنخواہ پانے والے اہلکار جو اس محکمہ کو چلاتے ہیں وہ ان سے بھی انتہائی اہم رول ادا کرتے ہیں اگر یہ چاہتے ہیں کہ یہ اہلکار اچھی طرح کام کریں تو سب سے پہلے ضروری ہے کہ بڑے افسران کا کردار بہتر ہو۔ جناب وزیر مالیات نے ۱۹۶۲ء میں تقریر کرتے ہوئے جب

کہ وہ حزب اختلاف کے ایک سرکردہ رکن تھے ۔ فرمایا تھا میں ان کے الفاظ ہو بہو پڑھ کر سناتا ہوں ۔

"اب میں ایک ضروری گذارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ انقلابی حکومت کے وقت تمام محکموں سے بڑے بڑے افسروں کو بد دیانتی کی وجہ سے سکرین آؤٹ کیا گیا تھا مگر ایک محکمہ جو اس سکریننگ کی نعمت سے محروم رہا وہ ریلوے کا محکمہ تھا ۔ یہی وجہ ہے کہ کل ہماری بہن نے کہا تھا کہ ریلوے میں بڑی رشوت ستانی ہے اور میں فنانس منسٹر سے کہوں گا کہ وہ اس رشوت کے دور دورہ کو ختم کرنے کے لئے سکریننگ کے نسخے کو استعمال کریں ۔ انشاللہ فائدہ ہو گا ۔"

میں وزیر مالیات کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اس وقت کے وزیر مالیات کو جو نسخہ تجویز کرنے کے لئے کہا تھا اسے وہ آج خود استعمال کر سکتے ہیں ۔ بلکہ پچھلے ایک سال سے زائد عرصہ سے وہ اس اہم عہدہ پر متمکن ہیں ۔ انہوں نے اب تک یہ نسخہ کیوں استعمال نہیں کیا ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ نسخہ نہ صرف ریلوے کے بڑے بڑے افسران کے لئے ضروری ہے بلکہ ہمارے حکمران کے لئے بھی موزوں اور مناسب ہے ۔ مجھے امید ہے کہ ہمارے حکمران اس نسخے کو اپنے لئے بھی پسند کریں گے اور ریلوے کو چلانے والے بڑے بڑے افسران کے لئے بھی ۔ مجھے اس امر کا یقین ہے اور میں اس پر ایمان رکھتا ہوں کہ اگر حکومت کو چلانے والے اور افسران بالا کا کردار اچھا ہو جائے تو یقینی طور پر ماتحت عملہ کا کردار بہتر ہو جائے گا ۔ جب تک حکومت کے عمال اور بڑے بڑے افسران مثالی کردار پیش نہیں کرتے اس وقت تک ماتحت عملہ سے کسی قسم کی بھلائی یا بہتر کارکردگی کی توقع عبث ہوگی ۔

جناب سپیکر ۔ اب میں وزیر ریلوے کو ان اعداد و شمار کی جانب توجہ دلاتا ہوں جو انہوں نے خود پیش کئے ہوئے ہیں ۔ قرطاس ابیض کے صفحہ ۱۶ پر یہ بتایا گیا ہے ۔ کہ ۱۹۶۶-۶۷ء تک operating ratio ۶۹٫۹ فیصد ہونے کی توقع تھی ۔ پچھلے سال ۱۹۶۷-۶۶ء میں ۷۰٫۳ فیصد کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے کہ آئندہ سال ۱۹۶۷-۶۸ء میں ۶۹٫۶ ہو جانے کی توقع ہے ۔ پھر ۱۹۶۷-۶۸ء میں یہ فرمایا ہے کہ operating ratio ۶۹٫۹ ہے جس کے متعلق یہ توقع تھی کہ وہ ۷۰٫۳ ہوگی ۔ پھر ایوان میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ اگلے سال ۶۹٫۲ ہو گی ۔ جب ۱۹۶۸-۶۹ء آتا ہے تو صفحہ ۱۱ پر یہ بتاتے ہیں کہ operating ratio ۷۲٫۳ ہے اور اگلے سال یہ توقع کی گئی ہے کہ یہ ۷۱ فیصد ہو گی ۔ جناب سپیکر ۔ ان اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ جس operating ratio کی امید یا توقع یا وعدہ ریلوے کی انتظامیہ ہم سے کرتی رہی ہے وہ اس کے مطابق ریلوے کو بہتر طریق سے نہیں چلا سکی ۔ میں ریلوے کی انتظامیہ سے یہ کہوں گا کہ وہ ہمیں وعدہ فردا پر کیوں ٹرخاتے ہیں ۔ قرآن پاک میں بھی آتا ہے کہ انسان بہت جلد باز واقع ہوا ہے آپ یقین کیجئے کہ پاکستان مسلم لیگ کے جو معزز رکن ہیں یہ کل کے سودے کے قائل ہی نہیں ۔ ان کی لغت میں صرف آج کا لفظ ہے ۔ یہ ایسی حکومت ہے جس کو مستقبل کی قطعاً فکر نہیں ہے ۔ میں ریلوے کی انتظامیہ سے پوچھتا ہوں کہ آپ ۱۹۶۶-۶۷ء سے اب تک جو وعدے کرتے رہے ہیں operating ratio بہتر بنانے کا اور ریلوے کے انتظامات کو کم سے کم اخراجات کر کے چلانے کا آپ نے ان وعدوں کو بعد میں ایفاء کیوں نہیں کیا ۔ جناب سپیکر ۔ میرے

نقطہ نظر سے ریلوے کی کارگذاری کو جانچنے کے چار واضح طریقے ہیں ۔

۱۔ اجتماعی قومی مفاد

۲۔ منافع

۳۔ اہلکاروں سے سلوک

۴۔ مسافروں کو سہولتیں ۔

جہاں تک قومی نقطہ نظر کا یا قومی مفاد کا تعلق ہے ۱۹۵۸-۵۹ء میں ریلوے نے جو گاڑیاں چلائی تھیں ان کی تعداد ۵۳۳۵ تھی ۔ اکنامک سروے آف پاکستان جو ہر سال شائع ہوتا ہے اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ۱۹۶۷-۶۸ء میں روٹ پرسٹ میل ۵۳۳۴۸۰ تھے یعنی روٹ میل میں ایک میل کا بھی اضافہ نہیں ہوا ۔ اسی طرح جو ٹریک میل ہیں ۱۹۵۷-۵۸ء میں ۷۴۷۱ تھے اور دسمبر ۱۹۶۷ء کے آخر میں ۷۵۹۹ ہیں یعنی فی سال صرف آٹھ میل کا اضافہ ہوا ۔

جناب سپیکر ۔ اگلے روز جناب کرمانی صاحب نے ہمیں یہ بتایا تھا کہ ترقی کے ساتھ قرضوں کا سوچنا لازمی ہے ۔ میں اپنے حکمرانوں سے یہ کہوں گا کہ اس وقت ہمارا ملک ۲۰ ارب کا مقروض ہے لیکن ریلوے کے ٹریک کی یہ کیفیت ہے کہ ہم فی سال نئی ریلوے لائن آٹھ میل سے زائد نہیں بنا سکتے ۔ اس سے زیادہ ناکامی کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے ۔ میں یہ بات جانتا ہوں کہ چین نے روس سے قرضہ لیا تھا ۔ لیکن کیا آپ کو علم نہیں کہ چین پاکستان کے مقابلہ میں زیادہ پسماندہ تھا اور اب وہ ہر لحاظ سے خود کفیل ہے ۔ جب انہوں نے یہ محسوس کیا کہ روس سے قرضہ لینا ان کی قومی سالمیت اور قومی غیرت کے منافی ہے تو انہوں نے ایک جنبش قلم

قرضہ لینا ختم کر دیا اور روس کے تمام فنی ماہرین کو باہر نکال دیا اور اپنی تعمیر اور ترقی کے کام کو خود سنبھال لیا ۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ چین ایک ایسا ملک ہے جس کو تمام دنیا کے ملک چاہے وہ اس کے مخالف ہوں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ آپ قرضے ہزار بار لیں لیکن میں آپ سے کہتا ہوں کہ ابھی آپ ۲۰ ارب روپے کا قرض لے چکے ہیں لیکن اس کے باوجود آپ نقل و حمل میں اضافہ نہیں کر سکے ۔ انگریزوں نے آج سے سو سال پہلے آپ کو جو ریلوے لائن دی تھی آپ محض اسی لائن پر کبھی سو پونڈ کی لائن بچھا دیتے ہیں کبھی تھوڑی بہت گاڑیوں میں اضافہ کر دیتے ہیں یا غیر ممالک سے آپ اپنا قیمتی زرمبادلہ خرچ کر کے ریلوے کے ڈبے منگوا لیتے ہیں ۔ یہ ایک آزاد ملک کے لئے باعث توہین ہے ۔ یہ ایک آزاد ملک کے لئے باعث بے عزتی ہے ۔ یہ ایک آزاد ملک کے لئے باعث ندامت ہے میں نہیں سمجھتا ان حالات میں ایسا میزانیہ اس ایوان میں پیش کرنے کے بعد بھی آپ کہتے ہیں کہ آپ کو اطمینان حاصل ہے ۔

جناب سپیکر ۔ میں بذات خود زیادہ خرچ کے خلاف نہیں ہوں ۔ آپ سو گنا زیادہ خرچ کیجئے لیکن اگر آپ سو گنا زیادہ خرچ کرتے ہیں تو کیا آپ قوم کو تعمیر و ترقی کی جانب لے جاتے ہیں ؟ اگر آپ سو گنا خرچ کر کے ایک سو ایک گنا آمدنی اس سے حاصل کرتے ہیں تو ہم اس سو گنا خرچ کو قبول کریں گے ۔ آپ کو خوش آمدید کہیں گے لیکن جس طرح حکومت خرچ کر رہی ہے ہم محسوس کرتے ہیں کہ کسی شعبہ زندگی میں ہم نے اتنی ترقی نہیں کی بلکہ یہ ہمارے لئے رکاوٹ بن کر رہ گیا ہے ۔

جناب والا ۔ جس ملک میں ریلوے نہ ہو اور اگر ریلوے ہو اس کے ذرائع آمدنی محدود ہوں میں سمجھتا ہوں وہ بہت بڑا بد قسمت ملک ہے اور پاکستان ان میں سے ایک ہے ۔ میں نے پچھلے چند دنوں سے انتہائی کوشش کی ہے کہ ہندوستان کے اعداد و شمار پیش کروں ۔ مجھے آج سے چار پانچ سال پہلے کا علم ہے پاکستان اور ہندوستان آزاد ہونے کے بعد ہندوستان نے بہت سی نئی لائنیں بچھائیں ان کی ریلوے کی کل mileage پہلے سے دوگنی ہو گئی ہے ۔ میں یہ مثال دیتا ہوں کہ اگر پہلے ان کی بیس ہزار میل ریلوے لائن تھی تو انہوں نے اس میں مزید بیس ہزار میل کا اضافہ کر دیا ہے ۔ لیکن ہماری کیفیت یہ ہے کہ ہم سو یا ڈیڑھ سو میل سے زیادہ نئی ریلوے لائن نہیں بچھا سکے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی محکمہ ریلوے کو یہ احساس نہیں کہ یہ غریب قوم ہے ۔ ہم زرمبادلہ بہت مشکل سے کماتے ہیں ۔ سب سے بڑا احساس ہماری حکومت کو خصوصی طور پر ہونا چاہئے کہ ہماری قوم کی بیشتر آبادی چاہے پڑھی لکھی ہو یا ان پڑھ بے روزگاری کا شکار ہے ۔ جب آپ تمام چیزیں باہر سے درآمد کرتے ہیں تو آپ دوسرے ممالک کو روزگار مہیا کرتے ہیں آپ اپنے بھائیوں کو بے روزگار رکھ کر بھوکے رکھ کر غیر ممالک کو یہ روزگار مہیا کرتے ہیں اس سے زیادہ کوتاہ اندیش حکومت کیا ہو گی ؟

جناب سپیکر ۔ وزیر ریلوے نے اپنی تقریر میں منافع کے بارے میں بتایا ہے ۔ انہوں نے فرمایا ہے

"تاہم میں یہ وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ کرایوں اور

شرحوں میں تازہ ترین اضافے کے بعد جس سے تقریباً پانچ کروڑ روپے کی مزید آمدنی ہوگی"

"ریلوے کا بجٹ خسارہ کا بجٹ نہیں ہے لیکن نظر ثانی شدہ تخمینہ کے مقابلہ میں آئندہ سال کے میزانیہ کے مطابق جو آمدنی ہو گی وہ ۴ کروڑ ۸۴ لاکھ روپے زائد ہے"

اس کا مطلب یہ ہوا کہ آئندہ سال ہماری موجودہ سال کے مقابلہ میں یعنی سال رواں کے مقابلہ میں ۱۶ لاکھ روپیہ کم آمدنی ہوگی - جب وزیر ریلوے خود فرماتے ہیں کہ ہم نے جو کرایوں کی شرح میں اضافہ کیا ہے اس سے ہمیں تقریباً پانچ کروڑ روپیہ مزید حاصل ہوا ہے لیکن آئندہ سال آمدنی میں صرف ۴ کروڑ ۸۴ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے - اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری ریلوے آئندہ سال اس سال کے مقابلہ میں اگر سابقہ کرائے ہی ہوتے ۱۶ لاکھ روپیہ کم آمدن ہوتی -

جناب سپیکر - جناب وزیر ریلوے صاحب نے باربرداری کے معاملہ میں جو عذرلنگ پیش کیا ہے میں ان سے پوچھتا ہوں کہ پچھلے سال جیسا کہ ہمارے حکمران کہتے ہیں کہ قوم بے تحاشا ترقی کررہی ہے - زرعی پیداوار میں بھی اضافہ ہوا - صنعتی پیداوار میں بھی اضافہ ہوا لیکن اس کے باوجود پچھلے سال مسافروں کی مد سے بھی ایک کروڑ ۷ لاکھ روپیہ کی کم آمدن ہوئی ہے - اس کے لئے آپ کے پاس کونسا جواز ہے - یہ اس امر کا بین ثبوت ہے کہ وہ فرائض جو ان کو سونپے گئے یا عام فرائض جو ان کو سونپے گئے ان کو ادا کرنے میں یہ بہت بری طرح ناکام ہوئے ہیں - آپ بھی جانتے ہیں کہ اگر ریلوے بہتر خدمت کرے اور اس کو بہتر خدمت

کرنے کے مواقع میسر ہیں ۔ اس کو اجارہ داری حاصل ہے ۔ اس کو بہت زیادہ سہولتیں حاصل ہیں جو روڈ ٹرانسپورٹ کو قطعاً حاصل نہیں ۔ اس میں انسانی زندگی بھی زیادہ محفوظ رہتی ہے ۔ لوگ اس میں سفر کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں تو پھر کونسا امر یا وہ کون سی وجوہات ہیں جن کی بناء پر ریلوے نے ترقی نہیں کی ۔ آپ جانتے ہیں جوں جوں مادی ترقی ہوتی ہے آمد و رفت کی ضروریات میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے ۔ ساتھ ہی ساتھ آپ کو اس امر کا بھی یقین ہو گا کہ آپ کی حکومت کی شبانہ روز محنت و مشقت کے باوجود آبادی میں ہر سال دو فیصد یا اڑھائی فیصد اضافہ ہو رہا ہے ۔ جب آپ کے گاہکوں میں بھی اضافہ ہوا ہے ۔ جب ملک ترقی بھی کر رہا ہے کیونکہ ترقی کرنے کے لئے آنا جانا انتہائی ضروری ہوتا ہے تو اس کے باوجود بھی آپ کے محکمہ نے پچھلے سال ۱ کروڑ ۷ لاکھ روپے کیوں کم کمایا ۔ پھر آپ یہ کہیں کہ ملک اور قوم ترقی نہیں کر رہی ؟ اگر ملک اور قوم ترقی کر رہی ہے تو آپ کو یہ تسلیم کرنا ہو گا کہ آپ کا محکمہ بہت بری طرح ناکام ہوا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ جہاں تک مسافروں کو سہولت بہم پہنچانے کا تعلق ہے ۱۹۶۵-۶۶ء کے بجٹ میں ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ ہم نے ۲۰ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی ہے اس میں سے ۴ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ۔ آئندہ سال ۱۹۶۶-۶۷ء میں پھر ۲۰ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی اس میں سے ۳ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ۔ ۱۹۶۷-۶۸ء میں ۲۰ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی اس میں سے ۳ لاکھ روپیہ خرچ ہوا اور اب ۱۹۶۸-۶۹ء میں پھر ۱۹ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ میں آپ کی وساطت سے ریلوے

کی انتظامیہ سے پوچھتا ہوں جب ۵۹ کروڑ ۲۹ لاکھ روپے میں سے ۲۰ لاکھ روپے کی گنجائش اس مد میں رکھی تو آج آپ کا بجٹ ۶۷ کروڑ ۲۴ لاکھ روپے ہے اور آپ نے ۱۹ لاکھ روپے کی گنجائش کیوں رکھی ؟ آپ کو کیا یہ بھی علم ہے کہ روپیہ جو ۶۶-۱۹۶۵ء میں چیز خریدتا تھا اس روپے کی intrinsic value کم ہے ۔ آپ کا بجٹ بتاتا ہے آپ کی آمدنی میں اضافہ ہوا ہے لیکن آپ نے مسافروں کو سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے مناسب رقومات مختص نہیں کیں ۔ اس کے لئے جو رقوم مختص کی گئیں اس کے متعلق اعداد و شمار آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں ۔ ۶۶-۱۹۶۵ء میں ۱۵ لاکھ روپے کی رقم مختص کی تھی جس میں سے ۵ لاکھ روپیہ خرچ کیا ۶۷-۱۹۶۶ء میں پندرہ لاکھ روپیہ مختص کیا تھا اور اس میں سے ۴ لاکھ روپیہ خرچ کیا گیا ۔ ۶۸-۱۹۶۷ء میں آپ نے پندرہ لاکھ روپیہ اس مد میں رکھا تھا اور اللہ کا فضل ہے کہ آپ نے سارے کا سارا روپیہ ہی خرچ کر دیا ۔ لیکن جب آئندہ سال آپ کو سڑسٹھ کروڑ چوبیس لاکھ کی آمدنی ہو گی آپ نے اس مد میں محض چودہ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نہ تو یہ محکمہ قوم و ملک کی وہ خدمت کر سکا ہے جو اسے کرنا چاہئیے تھی اور نہ ہی اس نے اپنے وسائل سے وہ مفاد ہی حاصل کیا ہے جو مفاد کہ اسے حاصل کرنا چاہئیے تھا ۔ اسی طرح مسافروں کو جو سہولت اسے پہنچانی چاہئیے تھی وہ بھی ان کو نہیں پہنچا سکا اور نہ ہی اپنے عملے کو وہ سہولت دے سکا ہے جو کہ ان کا حق تھا ۔ تو میرے نقطہ نظر سے یہ جشن دس سالہ منانے کا سال نہیں بلکہ دراصل عوامی حاکمیت کی ناگہانی موت کے سوگ منانے کا سال ہے ۔

وزیر بلدیات ــ آپ یہ فقرہ لکھ کر لائے ہیں اسی لئے اس کو بیان کرنے میں آپ کا دل آپ کی زبان کا ساتھ نہیں دے رہا تھا ۔

چودھری محمد نواز ــ آپ کو تو ہرا ہی ہرا نظر آتا ہے ۔

مسٹر حمزہ ــ مجھے ہرا کیسے نظر آئے ۔ اگر مجھے بھی روٹ پرمٹ دیئے جائیں تو مجھے بھی ہر طرف ہرا ہی نظر آئے گا ۔

خان اجون خان جدون (مردان ۔ ۳) ۔ جناب والا ۔ قابل وزیر خزانہ نے سال ۱۹۶۸-۶۹ء کا جو ریلوے میزانیہ اس معزز ایوان میں پیش کیا ہے انہوں نے اسے نہایت جانفشانی بڑی محنت اور کاوش سے متوازن بنانے کی کامیاب سعی کی ہے ۔ ہمارے ریلوے بورڈ اور وزارت خزانہ نے ہمارے ہردلعزیز گورنر کی رہنمائی میں جن نامساعد اور مشکل حالات میں اس میزانیہ کو متوازن اور ترقی پذیر میزانیہ کی شکل میں مرتب کیا ہے وہ قابل مبارک باد ہے ۔

جناب والا ۔ ریلوے کا ادارہ محض ایک تجارتی ادارہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک اہم ترین قومی ادارہ بھی ہے ۔ اگر اس ادارے کی بہترین کارکردگی پر دوران جنگ میں ملکی دفاع کا بہت حد تک انحصار ہے تو دوسری طرف امن کے دنوں میں ہمارے عظیم ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل اور قومی معیشت کو متوازن رکھنے میں اس عظیم ادارے کی کارکردگی اور صلاحیت کو بے پناہ دخل ہے ۔ اس ادارے کی غفلت اور کوتاہی سے ہمارے ترقیاتی منصوبوں میں رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے اور ہماری معیشت غیرمتوازن ہو سکتی ہے ۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ جب سے یہ ادارہ صوبائی تحویل

میں آیا ہے اس کی حسن کارکردگی کی وجہ سے ہمارے ترقیاتی منصوبوں کی رفتار برقرار رہی ہے اور ہماری معیشت مستحکم سے مستحکم تر ہوتی چلی جا رہی ہے ۔ سال گزشتہ میں جن مالی مشکلات کا سامنا اس محکمے کو کرنا پڑا ہے اور جن طریقوں سے اس نے ان مشکلات پر قابو پایا ہے اس سے انہوں نے نہ صرف یہ کہ اپنی بہترین روایات اور اپنی بہترین کارکردگی کو قائم رکھا ہے بلکہ اس نے ریلوے کے زیر تعمیر ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کی رفتار بھی بر قرار رکھی ہے جو کہ قابل تعریف امر ہے ۔

جناب والا ۔ اس میزانیہ میں درج ترقیاتی منصوبوں کے مطالعہ سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے اور کوٹ ادو اور ڈیرہ غازیخان کے درمیان نئی ریلوے لائین کے وجود میں آنے سے نہ صرف یہ کہ عوام‌الناس کے لئے رسل و رسائل کی سہولتیں بہم پہنچی ہیں بلکہ اس سے ریلوے کی آمدنی میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہو جائے گا ۔ لاہور خانیوال کے درمیان برقی لائین چلانے پر بارہ کروڑ اٹھتر لاکھ روپے کا خرچ بتایا گیا ہے اور اس طرح تینتالیس لاکھ روپیہ سالانہ زر مبادلہ کی بچت کی توقع کی گئی ہے ۔ میرے خیال میں تو بہتر یہ تھا کہ اسلام آباد میں مسافر ڈبے بنانے کے مجوزہ کارخانے کا قیام جلد از جلد کیا جاتا کیونکہ یہ کارخانہ صرف آٹھ کروڑ و لاکھ روپے کی لاگت سے قائم کیا جا سکتا ہے جبکہ اس کے قیام کے بعد دو کروڑ اٹھائیس لاکھ روپے سالانہ کا زر مبادلہ بچایا جا سکتا ہے ۔

جناب والا ۔ منصوبہ بندی یقیناً ایک مشکل اور دقیق کام ہے ۔ میری یہ رائے ہے کہ بجائے اس کے کہ کئی منصوبے ایک ساتھ شروع کئے

جائیں اور ان کو کئی سالوں میں مکمل کیا جائے جس سے کہ منصوبوں کے تخمینہ جات میں بھی فرق پڑتا ہے اور وہ وقت پر مکمل بھی نہیں ہو سکتے تو کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ ایک سالہ یا دوسالہ منصوبے بنائے جائیں اور صرف دو ایک بڑے منصوبے ہی شروع کئے جائیں اور ان منصوبوں کی جلد از جلد تکمیل کے لئے ریلوے اپنے تمام وسائل اور جو دولت ان کے پاس موجود ہے اسکو استعمال کرے ۔ اس طرح ان منصوبوں کی تکمیل سے فوری طور پر فائدہ بھی مل سکے گا ۔

جناب والا ۔ زمانہ جس برق رفتاری سے آگے بڑھ رہا ہے اس لئے ہمیں منصوبہ بندی کے فرسودہ طریق کار کو اب خیر باد کہنا چاہئے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہمیں لمبے منصوبے بھی بنانے چاہئیں لیکن ان کو مکمل کرنے کا جلد از جلد انتظام کرنا چاہئے ۔

جناب والا ۔ میں اس ادارے کے حکام کی توجہ آپ کی وساطت سے آئین کے باب دوئم کی دفعہ ۷ اور ۸ کی طرف مبذول کرانا ضروری سمجھتا ہوں اس میں یہ درج کیا گیا ہے کہ :-

"7.—(1) The Principles set out in this Chapter shall be known as the Principles of Policy and it is the responsibility of each organ and authority of the State, and of each person performing functions on behalf of an organ or authority of the State, to act in accordance with those Principles in so far as they relate to the functions of the organ or authority.

(2) In so far as the observance of any particular Principle of Policy may be dependent upon resources being available for the purpose, the Principle shall be regarded as being subject to the availability of resources."

اس کی دفعہ ۸ کی ذیلی دفعات ۳ اور ۴ کی طرف میں آپ کی توجہ خاص طور پر دلانا چاہتا ہوں ۔ اس کی دفعہ ۴ میں یہ اندراج کیا گیا ہے کہ :۔

"Promotion of Interests of Backward Peoples.

4.—Special care should be taken to promote the educational and economic interests of people of backward classes or in backward areas.

5.—Advancement of Under-privileged Castes, etc.

Steps should be taken to bring on terms of equality with other persons the members of under-privileged castes, races, tribes and groups and, to this end, the under-privileged castes, races, tribes and groups within a Province should be identified by the Government of the Province and entered in a schedule of under-privileged classes".

جناب والا ۔ میں آئین کی ان دفعات کی طرف توجہ مبذول کرانا اس لئے ضروری سمجھتا ہوں ۔ کہ اس آئین کا مقصد یہ ہے کہ غیر ترقی یافتہ علاقوں کو ترقی یافتہ علاقوں کے برابر ترقی دی جائے اور غیرترقی یافتہ علاقوں کے لوگوں کو خاص مراعات دی جائیں تاکہ وہ ملازمتوں میں اور دیگر زندگی کے شعبوں میں ترقی یافتہ علاقوں کے لوگوں کے برابر ہوں ۔ چونکہ ریلوے کا محکمہ ایک بہت بڑا ادارہ ہے ۔ جس میں کم از کم سوا چار لاکھ لوگ کام کرتے ہیں اور یہاں پھر اس ایوان میں عام طور پر شکایت کی گئی ہے کہ پس ماندہ علاقہ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : I don't know who is attentive to the member.

Khan Ajoon Khan Jadoon : I hope the Chair at least is attentive.

Mr. Speaker : Of course I am.

Khan Ajoon Khan Jadoon : I am satisfied as long as the Speaker is attentive.

میں جناب والا ریلوے حکام کے متعلق آئین کی دفعہ کا حوالہ دینا اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ اس آئین کے تحت جو ہمارے عوام کے مساوات پیدا کرنے کے مقاصد ہیں اس میں اس ریلوے اتھارٹی کو بہت کام کرنا ہو گا ۔ جو انہوں نے غالباً بہت حد تک ignore کر رکھا ہے ۔ ایک تو یہ جناب والا ۔ جب یہ ترقیاتی منصوبے بناتے ہیں اس میں اس آئین کی دفعات کو ملحوظ نہیں رکھتے ۔ میں اگر ۱۹۶۲ء سے اندازہ لگاؤں ۔ تو انہوں نے کوئی ایسا منصوبہ سابقہ سرحد کے ریجن میں اگلے سالوں کے لئے مرتب نہیں کیا یہ نا مناسب ہے ۔کیونکہ اس علاقہ میں ایسے ذرائع موجود ہیں، ایسے منصوبے بن سکتے ہیں ۔ کہ وہاں مزید ریلوے لائن بچھائی جائے ۔ جس سے اس پس ماندہ علاقے کو صنعتی ترقی مل سکے ۔ میں ضلع مردان کی طرف ان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ کہ مردان کو صوابی اور صوابی کو جہانگیرہ سے ریلوے لائن سے ملانے کا ایک منصوبہ انگریزوں کے زمانے میں تقریباً تیس چالیس سال پہلے بن چکا تھا ۔ اور وہ سستا بھی تھا ، مفید بھی تھا ۔ لیکن بعض مقامی وجوہات کی بناء پر اس پر عمل در آمد نہیں کر سکے ۔ اس ایوان میں بارہا اس کی طرف توجہ دلائی جا چکی ہے ۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس کے متعلق انہوں نے کوئی وضاحت نہیں کی ۔ کیونکہ وہ اس طرف رجوع کرنے سے قاصر ہیں ۔ جناب والا ۔ میں صرف اس بات پر اکتفا نہیں کرتا ہوں بلکہ ملازمتوں میں جو اکثر اعداد و شمار اس ایوان میں پیش کئے گئے ہیں ۔ اگرچہ میں یہ نہیں سمجھتا ۔ کہ انہوں نے جان بوجھ کر یا کسی سے متاثر ہو کر ان پس ماندہ علاقوں کے لوگوں کو

ملازمتیں نہیں دی ہیں ۔ لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کو ذرا زیادہ کوشش کرنی چاہئے ۔ اگر advertisement کریں ۔ اگر کوئی ملازمتوں کی vacancies ہیں ۔ وہاں کے لوگوں کو جو دور دراز رہتے ہیں ۔ ان کو کمشنروں کے ذریعہ یا ڈپٹی کمشنروں کے ذریعہ اطلاع پہنچائیں تاکہ وہ آ سکیں ۔ اور اپنا حق حاصل کر سکیں ۔ جناب والا ۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے آئین کی ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ دیں گے ۔ جناب والا ۔ میں ریلوے حکام کو اس طرف متوجہ کرانا چاہتا ہوں ۔ کہ جہانگیرہ کے مقام پر High Level Bridges بن چکے ہیں اور صوابی تحصیل اب براہ راست سڑک کے ذریعہ جہانگیرہ ریلوے سٹیشن سے connet ہو چکی ہے ۔ اس لئے جہانگیرہ ریلوے سٹیشن پر مال کی درآمد اور برآمد پر بڑا زور پڑے گا ۔ وہاں پر ایک بہت چھوٹا اور پرانا ریلوے شیڈ ہے ۔ جو ناکافی ہو گا ۔ میں نے اس منصوبہ میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں ۔ کہ آپ ضرور اس بات پر غور فرمائیں گے اور جہانگیرہ کے مقام پر ایک بہت بڑا goods shed اسی سال تعمیر کرنے کا اہتمام کریں گے ۔

Mr. Speaker : Please try to conclude.

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ مسافروں کی سہولتوں کے لئے پشاور اور مردان کے درمیان روزانہ ایک ریل کار چلائی جائے ۔ جناب والا ۔ دوسری طرف میں ریلوے حکام کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں ۔ اور وہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں ریلوے کو سب سے زیادہ آمدنی لوئر کلاس سے ملتی ہے اور خصوصاً لوئر کلاس کی 3rd class ویگنوں کی حالت ناگفتہ بہ ہوتی

ہے ۔ جب سے آزادی ملی ہے ۔ انہوں نے اس طرف کوئی خاص توجہ نہیں کی ہے ۔ تو اس کلاس کو ختم کیوں نہیں کر دیا جاتا ۔ جناب والا ۔ یہ کلاس انگریزوں کی پیداوار تھی ۔ ہمارے ملک میں کم از کم اپر کلاس اور لوئر کلاس ہونی چاہیئے ۔ اور زیادہ سے زیادہ اگر وہ کرنا چاہتے ہیں تو این کر دیں ۔ لیکن یہ چار classes بالکل غیر ضروری ہیں ۔ میں یہ مطالبہ کرتا ہوں ۔ کہ یہ چیز کسی آزاد ملک کے شایان شان نہیں ہے ۔ میں یہ مطالبہ کرتا ہوں ۔ کہ اس طرف توجہ دی جائے ۔ میں ایک اور عرض کرتا ہوں ۔ کہ آمدنی بڑھانے کے لئے مسافروں کو سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے آپ درمیانی کلاس کے لئے ایک ایئر کنڈیشنڈ ریل چلائیں اور آپ دیکھیں گے کہ بہت زیادہ منافع ہو گا ۔ اب پشاور سے کراچی جو مسافر سفر کرتے ہیں ۔ وہ بذریعہ طیارہ جانا پسند کرتے ہیں ۔ بذریعہ بس جانا زیادہ پسند کرتے ہیں ۔ اور بذریعہ ریل جانا پسند نہیں کرتے ہیں ۔ کیونکہ جب ریل گاڑی ریگستانوں میں سے گذرتی ہے ۔ تو ان کی حالت بری ہو جاتی ہے ۔ تو کیا توجہ ہے ۔ دیگر ممالک میں ہم نے دیکھا ہے ایئر کنڈیشنڈ ریلیں چلتی ہیں ۔ آپ کے ملک میں کوئی ایئر کنڈیشنڈ ریل نہیں ہے ۔ تو وہ صرف فرسٹ کلاس کے لئے کیوں ہے ۔ اور باقی لوگوں کو آپ اس سے مستفید نہیں کرنا چاہتے ۔

Chaudhri Anwar Aziz : On a point of order. It is hardly three and a half minute to twelve. When shall I get an opportunity to speak ?

Mr. Speaker : In the afternoon session. The Member arrived just an hour before. Malik Meraj Khalid.

ملک معراج خالد (لاہور ۔ ۵) : جناب والا ۔ فاضل دوستوں نے اس

میزانیہ کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں بہت کچھ فرمایا ہے اور مسائل پر گفتگو اس طرح کی ہے کہ اگر میں ان تمام پہلوؤں کے متعلق کچھ عرض کروں تو محض تکرار اور اعادہ ہوگا ۔ جناب والا ۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ ریلوے ایک کاروباری ادارہ ہے اور اس کی کامیابی بھی ان معروف کاروباری اصولوں کے مطابق ہی ہو سکتی ہے ۔ جن کو دوسرے ادارے بروئے کار لاتے ہیں ۔ تو اس سلسلے میں میری گذارش ہے کہ ایک کاروباری ادارہ کی کامیابی کے لئے پہلا اصول تو یہ ہے کہ اس کے اخراجات میں بچت کی جائے ۔ دوسرا اصول یہ ہے کہ وہ متواتر اور مسلسل اپنے کاروبار میں توسیع کرتا رہے اور تیسرا اصول یہ ہے کہ جن گاہکوں کو وہ اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہو یا ان کا تعاون حاصل کرنا چاہتا ہو ان کے لئے وہ خدمات مہیا کرے ۔ جن کو سامنے رکھتے ہوئے وہ اس کا ساتھ دیں گے اور چوتھا اصول یہ ہے کہ اس ادارہ کے کارکن تمام سطحوں پر تمام درجوں پر یہ محسوس کریں کہ ان کے ساتھ ان کی خدمت کے معاوضہ میں پورا انصاف کیا جا رہا ہے ۔ جہاں تک اس اصول کا تعلق ہے کہ اخراجات میں بچت کی جائے ۔ اس کے متعلق وزیر خزانہ کی تقریر کے جواب میں اتنے اعداد و شمار تنقیدی رنگ میں پیش کئے گئے ہیں کہ اب میں ضرورت محسوس نہیں کرتا کہ ان کا اعادہ کروں ۔ اتنا ضرور عرض کروں گا کہ یہ محض فاضل بجٹ دکھایا گیا ہے ۔ میں نے اسے سمجھنے کی کوشش کی ہے ۔ مجھے تو یہ سراسر اعداد و شمار کا ہیر پھیر نظر آتا ہے ۔ یہ جو کرایوں میں اضافہ کیا گیا ہے ۔ یہ خود اپنے مقصد کی نفی کرتا ہے ۔ اس کے بعد یہ توقع کرنا کہ لوگ ان کی خدمات کو قبول کریں گے یا مسافروں کے لئے روڈ ٹرانسپورٹ کو ترک کر دیں گے ۔ مجھے تو

ناممکن نظر آتا ہے ۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ محض فاضل بجٹ دکھانے کی خاطر ایسے اقدامات نہ کرتے ۔ بلکہ ان کے سامنے جو مشکلات آئی تھیں وہ صوبہ کے اس معزز ایوان کے سامنے رکھتے ۔ حقائق پیش کرتے اور پھر ان کے لئے صحیح تجاویز پیش کی جاتیں جن کے پیش نظر مناسب اقدامات کرکے کاروبار میں توسیع ہو سکتی تھی اور اخراجات میں بچت ہو سکتی تھی ۔ جہاں تک کاروبار میں توسیع کا سوال ہے اس کے دو پہلو ہیں ۔ اول یہ کہ نئی لائنیں بچھائی جائیں ۔ جہاں سنگل لائن ہے ۔ وہاں ڈبل لائن کی جائے ۔ مسافر گاڑیاں ایسی ہونی چاہئیں کہ ان میں سفر کی سہولتیں زیادہ ہوں ۔ کاروبار میں توسیع ہو جائے گی ۔ پھر باربرداری کے سلسلہ میں ضروری سہولتیں میسر آئیں ۔ تو زیادہ سے زیادہ آمدنی ہو سکتی ہے ۔ یہ ماننا پڑے گا اور یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ اس وقت یہ دونوں چیزیں ناپید ہیں اور انہیں حاصل نہیں کیا گیا ۔ اس معزز ایوان میں دوستوں نے یہ چیزیں پیش کی ہیں اور کہا گیا ہے کہ برانچ لائن ناکافی ہیں اور گاڑیاں سست رفتار ہیں ۔ اس طرح ان کی کارکردگی قابل تحسین نہیں اور جہاں تک مسافروں کو سہولتیں بہم پہنچانے کا تعلق ہے وہ بھی ناکافی ہیں اور تسلی بخش نہیں ہیں ۔ ان کے مقابلہ میں بسوں کی سروس اچھی ہے اور کافی سہولتیں ہیں ۔ جیسا کہ حمزہ صاحب نے فرمایا ہے ۔ ریلوے کا سفر اگرچہ محفوظ ہے اور اچھا ہے پھر بھی لوگ مجبوراً بسوں میں سفر کرنے کو ترجیح دیتے ہیں ۔ اس کے مقابلہ میں روڈ ٹرانسپورٹ مسافروں کے لئے اور کاروبار کے لحاظ سے اچھی ہے ۔ ان چیزوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعی اعداد و شمار کا ہیر پھیر ہے ۔

میں زیادہ بحث نہیں کرنا چاہتا ۔ دوسری چیز یہ ہے کہ اخراجات میں بچت کس طرح کرنی چاہیئے ۔ ہمیں اپنی کاروبار کو وسیع کرنا چاہیئے لیکن نہیں کر سکے ۔ اس کی کیا وجوہات ہیں ۔ میں اس امر کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور آپ کی وساطت سے متعلقہ منتظمین کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اگرچہ یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس سال انتظامیہ اور عملہ کے درمیان تعلقات نہایت خوشگوار رہے اور اس پر فخر کیا جا رہا ہے ۔ لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ اس کاروباری اصول کے تحت اس اہم اصول کو قطعی طور پر نظر انداز کیا جا رہا ہے اور بظاہر جو سکون اور ٹھہراؤ ہمیں ان کے تعلقات میں نظر آ رہا ہے وہ مصنوعی اور عارضی ہے اور اس حقیقت سے انکار کرنا ناممکن ہے ۔ موجودہ مہنگائی کے دور میں جو معاشی حالات درپیش ہیں ۔ اس کے ہوتے ہوئے 1½ لاکھ کے قریب ملازمین اور کارکنوں کے معاشی حالات ابتر ہیں ۔ انہوں نے آج تک خاموشی اور پر امن طریقہ سے یا دوسرے طریقوں سے جس طرح بھی اپنے مطالبات پیش کئے ۔ ان کو کسی صورت میں بھی رد نہیں کیا جا سکتا ۔ اگر کسی مالی مجبوری کی وجہ سے انتظامیہ یا حکومت ان کو منظور نہیں کر سکی ۔ تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان کے مطالبات ناجائز اور بے بنیاد تھے ۔ اگر وہ بے بنیاد نہیں ۔ تو یہ قطعی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ ان کی کوئی فی صد بھی منظور کئے بغیر ریلوے کی کارکردگی اچھی ہو سکتی ہے یا مطلوبہ نتائج حاصل ہو سکتے ہیں ۔ وزیر خزانہ نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے کہ انہوں نے کارکنوں کے لئے سکولوں کا انتظام کیا ہے ۔ بجلی اور پانی کی سہولتیں بہم پہنچائی ہیں اور ان کے لئے صحت اور صفائی کا انتظام کیا ہے ۔ لیکن

میری دیانت دارانہ رائے ہے کہ یہ قطعی طور پر ناکافی ہیں۔ ان کے مطالبات کی روشنی میں محض مذاق ہے۔ اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ انتظامیہ کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ان کے مطالبات کو اپنی تمام پالیسیوں کا مدار بنائیں۔ اگر نہیں بنائیں گے تو اس کے نتائج بھگتنے کے لئے تیار رہیں جو کسی وقت بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ یہ تنقید اور یہ جرح تعمیری رنگ میں ہے۔ اس پر غور فرمائیں اور ان پر غفلتوں کے پردے نہ ڈالیں اور اپنی آنکھیں حقائق سے بند نہ کریں۔ کیوں کہ اس وقت جو بھی مختلف طریقوں سے رپورٹیں مل رہی ہیں اور لوگوں کے ملنے جلنے سے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ میں نہایت وثوق کے ساتھ اور یقین کے ساتھ عرض کرتا ہوں۔

Mr. Speaker : The Member may please take his seat. The Ministers are not in order. (*a short pause*) Yes please.

ملک معراج خالد : جناب والا۔ میں گذارش کر رہا تھا کہ درجہ سوم اور درجہ چہارم کے ملازمین کے مطالبات کے پیش نظر یہ قطعی طور پر توقع نہیں کی جا سکتی کہ اگر دوسرے کاروباری اصولوں کو اپنا بھی لیا جائے اور منتظمین حقیقت پسندی کا ثبوت دیں اور نتائج حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ تو بھی یہ توقع عبث ہے۔ جب تک درجہ سوم اور چہارم کے ملازمین کی معاشی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش نہیں کریں گے۔ ایسے نتائج برآمد نہیں ہو سکیں گے۔

یہ حقیقت ہے کہ اس وقت ریلوے کے تمام شعبوں میں رشوت ستانی اور بدعنوانی کا دور دورہ ہے۔ اگرچہ یہ لعنت بلاشبہ زندگی کے دوسرے شعبوں میں بھی موجود ہے۔ لیکن چونکہ یہ کاروباری ادارہ ہے۔ اس میں

یہ برائی کھٹک رہی ہے - یہ تو اب عام چیز ہو گئی ہے کہ ٹکٹ بلیک مارکیٹ میں بکتے ہیں - برتھ وغیرہ کی reservation کے لئے پیسہ خرچ کرنا پڑتا ہے - ورکشاپوں سے مختلف قسم کی چیزیں چوری کی جاتی ہیں اور اس وقت کم و بیش اندازہ یہ ہے کہ پانچ لاکھ روپیہ کا مال روزانہ چوری کیا جاتا ہے - اس سلسلہ میں گڈز کلرک جس طرح ویگن reserve کرتے ہیں - یا مال بک کرنے کے لئے رشوت لیتے ہیں - اب یہ کوئی چھپی ہوئی چیز نہیں اور یہ تاثر عام ہے اور یقین کی حد تک ہے کہ ان تمام بدعنوانیوں اور رشوت ستانیوں میں تمام بڑے افسر اور boss شریک ہیں - یہ چیز بے بنیاد نہیں بلکہ قابل غور ہے کہ منتظمین کے متعلق عوام میں یہ تاثر کیوں ہے - یہ کہا گیا ہے کہ چونکہ ویگن میسر نہیں آتیں اس لئے بار برداری کے سلسلے میں متوقع آمدنی نہیں ہو سکی - لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب تاجر لوگ عام شکایت کرتے ہیں اور مایوس ہو کر ٹکٹوں کی سروسوں سے اپنا مال بھجواتے ہیں اور ان کو تکلیف بھی بیش آتی ہے - تو پھر ان کی کارکردگی کیا ہے - ان کو خود اپنی کارکردگی پر غور کرنا چاہیئے اور اس کا جائزہ لینا چاہیئے کہ وہ کون سی خرابیاں ہیں جن کی وجہ سے ریلوے کے کاروبار میں تمام بدعنوانیاں درآئی ہیں - جناب والا - میں عرض کروں گا کہ یہ ادارہ کارکنوں کا جتنی تعداد بڑی ہے - سب سے بڑا employer ہے اس کو اس طرف توجہ کرنا چاہیئے - جناب وزیر خزانہ جو ایک عرصہ تک ٹریڈ یونین موومنٹ سے وابستہ رہے ہیں اور ٹریڈ یونین تحریک کو پروان چڑھانے اور اس کی آب یاری کرنے میں انہوں نے کافی حصہ لیا ہے تو میں ان کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ ٹریڈ یونین تحریک

جو ہر حال میں اور ہر ملک میں مفید گردانی گئی ہے اور مفید تسلیم کی گئی ہے ۔ اس کے ذریعے کارکنوں کے مطالبات کو تعمیری انداز میں قبول کرنا یا ان پر غور و فکر کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی وہ اقدام کریں ۔ اس کے بعد جناب والا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یہاں بعض دوستوں نے چند تجاویز پیش کی ہیں اور ایک مسئلہ یہ ہے کہ mechanisation of accounts کے سلسلے میں کثیر زر مبادلہ کے ذریعہ کوئی سکیم زیر غور ہے یا اس پر عمل ہو رہا ہے ۔ تو میں ان دوستوں سے متفق ہوں جنہوں نے کہا ہے کہ یہ محض زر مبادلہ کا ضیاع ہے اور افرادی قوت کو استعمال کرنے سے یہ ایک فرار کے مترادف ہے جو کسی طرح بھی ہم قبول نہیں کر سکتے اور نہ اس کو مفید قرار دے سکتے ہیں ۔ آخری بات میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جو electrification کیا جا رہا ہے ۔ یہ میرے نقطہ نظر سے قطعی طور پر مفید نہیں ۔ اس کی بجائے یہاں کچھ اس کا بدل پیش کیا گیا ہے اور بار بار پیش کیا گیا ہے اور سارے دوستوں کی طرف سے پیش کیا گیا ہے کہ پشاور سے کراچی اور ڈیرہ غازی خان کو ملانے کی کوئی تجویز پرونے کا [illegible] جاتی یا برانچ لائن کو بہتر بنایا جاتا یا جہاں سنگل لائنیں ہیں ان کو ڈبل بنایا جاتا یا دوسری چیزیں جو ضروری تھیں ان کو مکمل کیا جاتا ۔ لیکن یہ سراسر معاشی ضیاع ہے جو ہمارے جیسے کسی ملک کے لئے ضروری نہیں ہے ۔ آخری بات یہ کہوں گا کہ یہاں کہا گیا ہے کہ درجہ بندی کو ختم کیا جائے ۔ اس کے لئے میں عرض کروں گا کہ ریلوے ایک کاروباری ادارہ ہے اور اس کو ہوائی سروس اور بسوں سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے اس کو ختم کرنے سے لازمی طور پر ریلوے کا کاروبار متاثر ہوگا

اور پھر یہ کہ جب قومی زندگی میں درجہ بندیاں ہیں تو آپ ریلوے میں درجہ بندی کیسے ختم کر سکتے ہیں ۔ اگر قومی زندگی سے درجہ بندی نہیں ختم ہو سکتی تو ریلوے سے درجہ بندی کیسے ختم ہو سکتی ہے ۔

میاں سیف اللہ خان (کراچی - ۴) - جناب سپیکر - اس معزز ایوان میں ریلوے بجٹ پر کافی تقریریں ہوئی ہیں اور ممبر صاحبان نے اپنے علاقوں کے مسائل اور خواہشات کو پیش کیا ہے - اور ساتھ ساتھ ریلوے پر نکتہ چینی بھی ہوئی ہے - ہر ممبر کو حق ہے کہ وہ اپنے علاقہ کے مسائل اس ایوان میں پیش کرے اور جہاں پر ریلوے کی کوتاہی ہو اس پر نکتہ چینی بھی کرے مگر ساتھ ساتھ میرا یہ یقین ہے کہ کوئی اگر اچھا کام کرے تو اس کے اچھے کام کا پورا اعتراف ہونا چاہئیے- جناب سپیکر - میرے خیال میں محکمہ ریلوے حکومت کے محکموں میں سے بہترین محکمہ ہے - امتحان تو صحیح جب ہوتا ہے جب مشکل وقت ہو - جنگ کے دوران ریلوے نے جو اپنے کام سر انجام دئے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں - اس معزز ایوان کے ممبر صاحبان نے اس بات کا اعتراف کیا تھا- میرے خیال میں جناب وزیر خزانہ نے جو ریلوے کا بجٹ اس ایوان میں پیش کیا ہے وہ قابل تعریف ہے - ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئیے کہ ریلوے کتنی مشکلات کا سامنا کر رہی ہے - پچھلے دو سالوں میں لاکھوں ٹن گندم کراچی سے لاہور لایا گیا - روزانہ تین ساڑھے تین سو گاڑیاں کراچی سے لاہور آتی تھیں مگر چونکہ لاہور میں اتنا کافی سامان نہیں ملتا تھا تو ٹرینوں کی ٹرینیں خالی واپس کراچی لیجانا پڑتی تھیں - پھر cost آف میٹیریل اور cost of spare parts اور ڈیزل کی قیمتیں سب بڑھ گئی ہیں

اور مرکزی حکومت نے جو ڈیزل آئل پر ایکسائز ڈیوٹی لگا دی ہے اور ٹیکسز بھی بڑھا دیئے ہیں جو ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں ۔ ایک طرف تو ہم یہ کہتے ہیں کہ محکمہ ریلوے کاروباری طریقہ سے چلایا جائے اور اسکو تجارتی اصولوں پر چلنا چاہیئے اور ساتھ ہی ساتھ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ پس ماندہ علاقوں میں لائنیں بچھائی جائیں ۔ ہمیں ٹرک ٹرانسپورٹ سے ریلوے کا مقابلہ نہیں کرنا چاہیئے ۔ مثال کے طور پر ٹرک ٹرانسپورٹ کبھی بھوسہ بجری ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں لیجائیگا مگر ریلوے مجبور ہے کہ وہ ہر قسم کا سامان اٹھائے ۔ میرے خیال میں ریلوے کو کبھی بھی مکمل طور پر تجارتی کاروبار کے اصولوں پر نہیں چلایا جا سکتا اس سلسلے میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو قیمتیں ریلوے نے بڑھائی ہیں اس میں شک نہیں کہ وہ کافی عرصہ کے بعد بڑھائی ہیں ۔ مگر کوئلے پر جو انہوں نے قیمت بڑھائی ہے اسکے متعلق میں خاص طور پر محکمہ ریلوے کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اچانک انہوں نے ۲۵ فی صد over all کرایہ کوئلے پر بڑھا دیا ہے اس سے لازمی ہو گا کہ اینٹوں کی قیمتیں بڑھ جائیں گی اور ہمارے تعمیراتی کام جو ہیں ان پر اس کا کافی اثر پڑیگا ۔ جناب سپیکر ۔ میں کوئی لمبی تقریر کرنا نہیں چاہتا مگر میں آپ کی خدمت میں دو ایک پوائنٹ پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ ایک کراچی کی سرکلر ریلوے کے متعلق ہے ۔ کراچی کی سرکلر ریلوے کے متعلق عرض ہے کہ مزدور طبقہ کے گھر ان کے کارخانوں کے قریب نہیں ہیں انکو سرکلر ریلوے کے ذریعہ ہی سے کارخانوں تک جانا ہوتا ہے ۔ ان کی رہائش شہر کے مختلف حصوں میں ہے ۔ سرکلر ریلوے کے ذریعہ وہ اپنی فیکٹریوں تک پہنچتے ہیں ۔ سرکلر ریلوے جو سروس دے رہی ہے وہ کافی نہیں ہے لہذا

تھوڑے وقفہ کے بعد ٹرینوں کو چلنا چاہئیے ۔ اس سلسلے میں میں عرض کروں گا کہ شفٹ کے شروع اور آخر میں ریلوے ٹرین بڑھا دی جائیں ۔ پھر میرا دوسرا پوائنٹ جس کی طرف میں محکمہ ریلوے کی توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ کوئٹہ سے تھرو فاسٹ ٹرین کے ذریعے جو مسافر لاہور آنا چاہتے ہیں ان کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور وہ گاڑی راستے میں کئی سٹیشنوں پر کھڑی ہوتی ہے ۔ اس کو لاہور آنے کے لئے ۳۶ گھنٹے لگتے ہیں تو میں درخواست کرونگا کہ کوئٹہ سے لاہور تک ایک تھرو خاص ٹرین ریلوے کا محکمہ چلانے کے متعلق غور فرمائیے ۔ آخر میں میں ایک دفعہ اور محکمہ ریلوے کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ کس طریقہ سے مشکلات کا سامنا کر رہا ہے اور وہ کس طریقہ سے ملک کی خدمت کر رہا ہے ۔

میر ولی محمد خان تالپور (حیدر آباد - ۵) - جناب سپیکر - ایک میزانیہ کا محاسبہ کرتے وقت یہ امر لازمی ہوتا ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ وہ میزانیہ کس قسم کے ادارے کے لئے پیش کیا گیا ہے ۔ ایک کاروباری ادارے کے میزانیئے کے لئے خسارہ قابل تصور بھی نہیں ہوتا لیکن ایک رفاہی کاروباری ادارے کے لئے کسی حد تک منافع کم یا زیادہ بھی ہو سکتا ہے ۔ میں اپنی صوابدید کے مطابق ریلوے کے ادارے کو ایک فلاحی کاروباری ادارہ سمجھتا ہوں اور اس کو خالص کاروباری ادارے کا درجہ کبھی نہیں دے سکتا ۔ فلاحی کاروباری ادارے کے دو پہلو ہیں ۔ ایک فلاحی اور دوسرا کاروباری ۔ جہاں تک کاروباری پہلو کا تعلق ہے اس میں ریلوے کا محکمہ ناکام ہے۔ اس کے وجوہات ان کے اپنے اعداد و شمار میں موجود ہیں۔ سب سے پہلی وجہ یہ ہے کہ کرایوں کے اس وقت بڑھ جانے سے یہ بات

ظاہر ہوتی ہے اور یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ ریلوے کا محکمہ اپنے اخراجات کو قابو میں نہیں رکھ سکتا ۔ دوسرا ثبوت یہ ہے کہ کرایوں یا باربرداری کے rates میں اضافہ کوئی خاص وجوہات کی بناء پر ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ ریلوے حکام بیٹھے بٹھائے ایک نوٹیفیکیشن جاری کر دیں کہ کرایہ بڑھایا جاتا ہے ۔ ان بڑھے ہوئے کرایوں میں وہ چیز بھی شامل ہو جاتی ہے جو انسانی ضروریات زندگی کے لئے اشد ضروری ہوتی ہیں ۔ وائیٹ پیپر میں گوشوارے دئے ہوئے ہیں اور ان میں دکھایا گیا ہے کہ قیمتیں اتنی تھیں اور اس لئے ان قیمتوں کے لحاظ سے کرایوں میں اس قدر اضافہ کرنا پڑا ۔ حیرت اس بات کی ہے کہ پاکستان ویسٹرن ریلوے کی مشابہت انڈین ریلوے سے دی گئی ہے ۔ میں سوال کرتا ہوں کہ جن چیزوں کی قیمت جس سطح پر موجود ہے کیا ان چیزوں کی قیمتیں پاکستان اور انڈیا میں اس کے برابر ہیں؟ اگر بڑھی ہوئی ہیں تو بڑھی ہوئی قیمتوں کے برابر وہ چیز نہیں ہے جو وائیٹ پیپر میں دیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ انہوں نے اپنا وضاحتی پمفلٹ بھی دکھایا جس میں کچھ دستوری اخراجات ہیں جو کہ routine اخراجات کہلاتے ہیں ۔ وہ دو سالوں سے نہیں کئے اور اس کا سبب یہ ہے کہ ہمیں اپنے اخراجات میں کمی کرنی پڑی ۔ کوئی بھی کاروباری ادارہ یہ تسلیم نہیں کریگا کہ اس کے معمول کے اخراجات میں کمی کی جائے ۔ تو یہ دوسرا سبب ہے جس کی وجہ سے یہ کاروباری ہونے کی حیثیت سے ناکام رہے ہیں اور تیسرا سبب یہ ہے کہ باوجود کافی تعمیراتی اخراجات کے اب تک ریلوے کی آمدنی بڑھنے نہیں پائی ۔ یہ مقابلے کی وجہ ہے یا اس کی اور بہت سی وجوہات ہیں لیکن میں ان کی تہہ میں جانے کے لئے تیار نہیں ہوں ۔ لیکن جہاں اخراجات بڑھتے رہتے ہیں وہاں آمدنی بھی

بڑھنی چاہئیے نہ یہ کہ آمدنی ہمارے غریب لوگوں سے وصول کی جائے۔ اس کے بعد فلاحی پہلو کو مد نظر رکھنا چاہئیے اور اس چیز کا سب سے اہم نکتہ یہ ہے کہ public amenities یا عوامی سہولتوں اور تیسرے اور چوتھے درجے کے ملازمین کا جو عملہ ہے ان کی طرف خیال کرنا عین ضروری ہے۔ گذشتہ ۴ سالوں سے وہی رقم ان دو پہلوؤں کے لئے مختص کی جا رہی ہے جو اب بھی مختص کی گئی ہے اور اس سے پہلے بھی مختص کی گئی ہے۔ جب ہم لوگ اپنی طرف سے ۵ کروڑ ایک سال میں کرایہ زیادہ دیتے ہیں تو کیا ہمیں یہ حق حاصل نہیں ہے کہ ہم مراعات میں سے کچھ حصہ لیں لیکن اس چیز کو بھی نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد میں کچھ اپنے علاقے کی دو ایک باتیں کروں گا۔ زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ یہ ہر ایک فاضل ممبر صاحب نے اس ایوان میں ظاہر کیا ہے کہ برانچ لائینوں کی جو خستہ حالت ہے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جا رہی۔ شائد میں ان سب سے زیادہ حقدار ہوں جو چھوٹی پٹری والی لائن سے واسطہ رکھتا ہوں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں بڑی پٹری دی جائے۔ ہماری چھوٹی پٹری میر پور خاص سے جھڈو۔ جھڈو سے نو کوٹ۔ نو کوٹ سے بتھارو اور میر پور خاص سے نواب شاہ اور میر پور خاص سے ٹنڈو آدم پہی جاتی ہے۔ ان لائنوں کی اتنی خستہ حالت ہے اگر میں ایک ایک کر کے بیان کروں تو شاید آدھا گھنٹہ لگ جائیگا۔ اس لئے میں اتنا کہنے پر اکتفا کرتا ہوں کہ جہاں اتنے اخراجات کئے جاتے ہیں وہاں علاقائی ضروریات کا کا بھی خیال کرنا چاہئیے۔ اس وقت وہ لوگ بھی وہی کرایہ ادا کرتے جو مین لائینوں والے کرتے ہیں۔ مین لائین والوں کے لئے چند ایک مراعات موجود ہیں تو برانچ لائین والوں کو کیوں ان سے محروم کیا جا رہا ہے۔

جناب والا ۔ آخر میں ایک گزارش ہے جو میں تین سال سے کر رہا ہوں ۔ غلام محمد بیراج میں ۵۰ کروڑ کی لاگت سے آبپاشی کا نظام قائم کیا گیا ہے یقیناً اس ۵۰ کروڑ کے نظام کی وجہ سے زراعت میں اتنی ہی زیادہ آمدنی ہوئی ہو گی تو اس تمام علاقے کو جو ٹھٹھہ ضلع اور نصف حیدر آباد ضلع پر مشتمل ہے اس تمام علاقے کے لئے ۶۰ میل کی ریلوے لائین ہے ۔ کبھی کسی سال میں ٹنڈو محمد خان سے مغل بین کی سروے کی گئی تھی لیکن وہ مقاصد بخش ثابت نہ ہوا لہذا اس لائین کو چھوڑ دیا گیا ۔ میں پھر اعادہ کرتا ہوں اور مطالبہ کرتا ہوں کہ مجاول اور ٹھٹھہ کے مابین دریا پر پل بن رہا ہے اور وہ پل ریلوے والوں کے لئے ایک inducement ہے اگر جنکشن سے براستہ ٹھٹھہ اور جاکو سے نوکوٹ تک براستہ بدین ریلوے لائین بچھانے کا انتظام ہو تو وہ تمام املاک جو ۵۰ ہزار روپیہ کی لاگت سے تیار ہو رہی ہیں ان سے زراعت پیشہ لوگوں کو کچھ نہ کچھ سہولتیں میسر ہو سکیں گی ۔ جناب والا ۔ شکریہ ۔

مسٹر محمد اکبر خان کانجو (رحیم یار خان ۔ ۴) ۔ جناب والا ۔ ویسے تو ایک منٹ باقی رہ گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کانجو صاحب آپ کی تقریر شام کے سیشن میں جاری رہے گی ۔

مسٹر محمد اکبر خان کانجو ۔ بہت اچھا جناب ۔

چودھری محمد نواز (ہوائٹ آف آرڈر ۔ کیا جناب والا ۔ ان کی تقریر اس بریک کے بعد بھی جاری رہے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس وقت جتنا ٹائم باقی ہے اس میں بھی اور شام کو بھی جاری رہے گی ۔

مسٹر محمد اکبر خان کانجو ۔ جناب والا ۔ سال رواں اور آئندہ مالی سال کو بجا طور پر محکمہ کی کار گزاری کا سال قرار دیا جا سکتا ہے۔ ۱۹۶۸-۶۹ء کے اس بجٹ میں ۳۰ کروڑ ۳۰ لاکھ روپیہ ترقیاتی کاموں کے لئے رکھا گیا ہے ۔ اس طرح آئندہ سال ایک طرف موجودہ ترقیاتی منصوبے جاری رہیں گے ۔ اور دوسری طرف نئے منصوبے بھی شروع کئے جائیں گے۔ جناب والا ۔ ریلوے کے محکمے نے حیدر آباد اور میر پور خاص کے درمیان والے سیکشن میں ایک چھوٹی لائین کی بجائے بڑی پٹری لائین بچھائی ہے یہ اس کا قابل فخر کارنامہ ہے اور اس کے علاوہ کوٹ ادو سے ڈیرہ غازی خان تک ساڑھے ۴۸ میل لمبی نئی ریلوے لائن بنانا بھی ریلوے کی ایک کار گزاری ہے اور اس کی یہ واضح دلیل ہے ۔ پھر ڈیرہ غازی خان کو کشمور تک ملانے والی ۴۲ میل لمبی ریلوے لائین اور اس کے بچھانے کا کام شروع کر دیا گیا ہے اور اسلام آباد ڈویژن پر نئی ریلوے لائین کا کام شروع کر دیا گیا ہے امروکا اور وساوے والا کی ریلوے لائین کے لئے منظوری دی جا چکی ہے اس لائن کے بن جانے کے بعد بہاولنگر کے علاقہ کے لوگوں کے لئے بہت بڑی سہولت ہو جائیگی اور ان کے سفر میں کئی میلوں کی تخفیف ہو جائیگی ۔

Mr. Speaker : The House now stands adjourned till 7.30 p.m.

The Assembly then adjourned (at 12.30 p.m.) till 7.30 p.m. the same evening.

EVENING SITTING

The Assembly met at 7.30 p.m. Mr. Speaker in the Chair.

THE WEST PAKISTAN RAILWAY BUDGET FOR THE YEAR 1968-69

DISCUSSION ON THE RAILWAY BUDGET AS A WHOLE (*concd.*)

Mr. Speaker : Mr. Muhammad Akbar Khan Kanjoon to resume his speech please.

مسٹر محمد اکبر خان کانجو ۔ جناب سپیکر ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ وزیر خزانہ نے جس وقت ریلوے بجٹ پیش کیا تو انہوں نے سال رواں اور آئندہ مالی سال کو ریلوے کی کارگزاریوں کا سال قرار دیا ۔ جہاں تک ان کی اس بات کا تعلق ہے یہ درست ہے ریلوے کے محکمہ نے بڑے اہم پراجیکٹس کی تکمیل کی ہے یا ان پر کام شروع کیا ہے جن میں سے قادرآباد میرپور خاص کے درمیان کی چھوٹی لائن کو بڑی لائن میں تبدیل کیا گیا ہے ۔ کوٹ ادو ڈیرہ غازی خان نئی ریلوے لائن جو ساڑھے اڑتالیس میل لمبی ہے مکمل کر دی گئی ہے ۔ ڈیرہ غازی خان کو کاشمور سے ملانے والی ایک سو بیالیس میل لمبی ریلوے لائن پر کام شروع ہو گیا ہے ۔ سال رواں میں اسلام آباد لائن کا کام شروع کر دیا گیا ہے ۔ امروکا اور وساوے والا کو بذریعہ ریل ملانے کی منظوری حاصل ہو چکی ہے ۔ لاہور اور خانیوال کے درمیان برقی ریل چلانے کا کام شروع ہے ۔ ریل کے مسافر ڈبے اور ویگن بنانے کا کارخانہ بنانے کا کام اس سال شروع کر دیا گیا ہے یہ قابل فخر کارنامہ ہے ۔

جناب والا ۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے کے متذکرہ قابل فخر کارناموں کے باوجود میرے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں مسافروں اور باربرداریوں

کے کرایوں میں اضافہ کا خیر مقدم کرنا مشکل ہو گا ۔ خاص طور پر اس لئے بھی کہ محکمہ ریلوے جس وقت سے صوبائی حکومت کے زیر انتظام آیا ہے یہ تیسری بار ہے کہ مسافروں اور باربرداری کے کرایوں میں اضافہ کیا جا رہا ہے ۔ جناب والا ۔ محکمہ ریلوے کی دیکھا دیکھی روڈ ٹرانسپورٹ والے بھی اپنا کرایہ بڑھائیں گے اور مال برداری کا کرایہ بھی بڑھ جائیگا اور اس طرح تمام بوجھ جو ہے وہ غریب اور متوسط طبقہ پر پڑے گا یہ کوئی اچھی چیز نہیں ہے ۔ یہ جو بوجھ ہے یہ عوام پر پڑے گا ۔ جناب والا ۔ بار برداری میں تعمیرات کے سامان کا کرایہ بھی بڑھایا گیا ہے ۔ مکان اور رہائشی سہولتیں انسان کا بنیادی حق ہے ۔ اور آپ جانتے ہیں کہ مکانات بنانے کا میٹریل پہلے ہی کس قدر مہنگا ہے ۔ جب سیمنٹ بجری اور پتھر وغیرہ کا کرایہ بھی بڑھا ہے تو اس سے رہائشی سکیمیں جو ہیں وہ متاثر ہوں گی اور انسان اپنے بنیادی حق سے کسی حد تک محروم رہے گا ۔

جناب والا ۔ تھرڈ کلاس کے مسافر ریلوے کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں مگر میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ ان کے لئے بنیادی سہولتوں اور آسائشوں کا اہتمام کرنے میں ریلوے ناکام رہا ہے ۔ مجھے افسوس ہے کہ تھرڈ کلاس کے مسافروں کی سہولتوں کے لئے کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں کیا گیا ۔ جناب والا ۔ اگر کرائے بڑھانے ضروری تھے تو تعمیرات کے سامان کی بجائے تعیش کے سامان پر کرائے بڑھائے جاتے اور تھرڈ اور انٹر کلاس کی بجائے فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کے کرائے بڑھائے جاتے تاکہ اس کا بوجھ امیر طبقہ پر پڑتا اور غریب طبقہ اس سے محفوظ رہتا ۔ جناب والا ۔ ریلوے کو آمدنی بڑھانے کے لئے مثبت تدبیریں

سوچنی چاہئیں ۔ محکمہ کو چاہئیے کہ وہ اپنے اخراجات کم کرے ۔ جناب والا ۔ پارٹیشن سے پہلے ہمارے ویسٹ پاکستان میں ڈویژنل آفس ایک یا دو تھے ۔ اب پتہ نہیں کتنے ہو گئے ہیں ۔ ان کا اتنا بوجھ محکمہ ریلوے خواہ مخواہ برداشت کرتا ہے ۔ جناب والا ۔ ریلوے ورکشاپ اور ریلوے سٹوروں سے چوری کی وارداتوں کے متعلق پچھلے دو تین مہینوں میں اخبارات میں بہت کچھ چھپتا رہا ہے ۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے ۔ اگر ہم ان سٹوروں اور ورکشاپوں میں چوری کا انسداد کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو لاکھوں روپے بچ سکتے ہیں ۔ علاوہ ازیں یہ جو ریلوے کی ٹکٹیں ہیں یہ بھی دوبارہ فروخت ہوتی ہیں ان کا انتظام کیجئے ۔ اب میں تھوڑا سا اپنے علاقے کے مسائل کے متعلق عرض کرتا ہوں ۔ رحیم یار خان اپنے ضلع کا صدر مقام ہے اور یہ تجارتی صنعتی اور زرعی علاقہ ہے ۔ ہم پچھلے کئی سالوں سے چیخ رہے ہیں کہ تیز رو اور تیزگام کو وہاں ٹھہرایا جائے۔ ہمارے اخبارات نے اس پر ایڈیٹوریل لکھے ہیں ہمارے بنیادی جمہوریتوں کے اداروں نے اس کے متعلق ریزولیوشن پاس کئے ہیں ۔ مگر محکمہ ریلوے کے ناخداؤں کے کان پر جوں تک نہیں رینگی ۔ میں آپ کے توسط سے محکمہ ریلوے کی خدمت میں ایک شعر پیش کرتا ہوں ۔

مانا کہ تیری دید کے قابل نہیں ہوں میں
تو میرا شوق دیکھ ، میرا انتظار دیکھ

جناب والا ۔ محکمہ ریلوے کے تساہل کی دوسری سب سے بڑی مثال وہاں پر ریلوے کراسنگ کی ہے ۔ یہ پھاٹک کافی عرصہ تک بند رہتا ہے ۔ لوگوں کو بڑی تکلیف ہے ۔ کئی کئی گھنٹہ ٹریفک رک جاتا ہے ۔ میں

چیئرمین ریلوے بورڈ کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ رحیم یار خان کے کراسنگ کی طرف توجہ دیں ۔ جناب والا ۔ اس کے علاوہ رحیم یار خان کے سٹیشن کے ویٹنگ روم کی جو حالت ہے وہ نہایت ہی قابل رحم ہے ۔ مجھے ۱۰ تاریخ کی شام کو یہاں آنا تھا ۔ میں رحیم خان کے سٹیشن پر دس پندرہ منٹ پہلے آ گیا ۔ ویٹنگ روم میں آپ یقین جانیں ایک کرسی تھی جس کی سیٹ ٹوٹی ہوئی تھی اور ایک لوہے کا بنچ تھا ۔ رحیم یار خان کے سٹیشن پر فرسٹ کلاس کے ویٹنگ روم کا جو باتھ تھا اس میں پانی بھرا ہوا تھا ۔ وہاں روشنی نہیں تھی ۔ میں بڑے ادب سے گزارش کروں گا کہ مہربانی فرما کر رحیم یار خان کے سٹیشن کے ویٹنگ روم کی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کریں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ ممبر صاحبان کو چاہئیے کہ وہ افسران کو خطاب نہ کریں ۔ یہ پارلیمانی روایات کے خلاف ہے ۔ آفیسر تو آفیشیل گیلری میں بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ آپ کے توسط سے خطاب وزیر صاحب کو ہونا چاہئیے افسران کو نہیں ہونا چاہئیے ۔

وزیر خوراک و زراعت ۔ جناب والا ۔ میں ان کی تائید کرتا ہوں ۔ (تالیاں)

چودھری محمد سرور خان (سیالکوٹ ۔ ۳) ۔ جناب سپیکر ۔ کل سے اس ایوان میں تقریریں سننے کے بعد مجھ میں یہ سکت اور ہمت باقی

نہیں رہی کہ میں محکمہ ریلوے کی کارکردگی کو سراہا سکوں ۔ جناب والا ۔ میں وزیر خزانہ صاحب کی معاملہ فہمی اور ان کی سیاسی بصیرت کے لئے انہیں مبارکباد ضرور پیش کروں گا کہ انہوں نے محکمہ ریلوے کے زنگ آلود بت کی نقاب کشائی اس انداز سے کی ہے یا اس کے مقررہ خد و خال اور اس کی زیبائش کو اس انداز سے پیش کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ جاذب نگاہ بن سکیں ۔

جناب والا ۔ اس بجٹ میں جو پہلو ہمارے پیش نظر ہیں اور جن پر غور کرنا مطلوب ہے وہ یہ ہیں کہ کیا یہ بجٹ عوامی نقطہ نگاہ سے کاروباری نقطہ نگاہ سے ۔ فائدے کے نقطہ نگاہ سے ۔ عوامی جذبات کے نقطہ نگاہ سے یا عوامی خواہشات کے نقطہ نگاہ سے اس کا حامل اور متحمل ہے یا یہ بجٹ صرف محکمہ ریلوے کی ہیئت حاکمہ اور خصوصی مفادات کا مظہر ہے اور اس کا آلہ کار ہے ؟

جناب والا ۔ اس بارے میں ہمیں ایک بڑی مشکل درپیش ہے ۔ میں اس معاملہ میں آپ کی دستگیری کا بہت خواہش مند ہوں ۔ اگر میں جھوٹ بولوں گا تو مجھے خدا سے ڈر لگتا ہے ۔ اگر میں سچ بولوں گا تو اپنے ہونہار پارلیمنٹری سیکرٹری سردار محمد اشرف صاحب کے متعلق مجھے بہت احساس ہے کہ ریلوے کے محکمہ کی عدم تعاون کی وجہ سے ان کو بہت مشکل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (ریلوے) ۔ جناب والا ۔ میں اپنے فاضل دوست

کو یقین دلاتا ہوں کہ محکمہ نے میرے ساتھ کوئی عدم تعاون نہیں کیا ہے میرے ساتھ ان کا پورا پورا تعاون ہے ۔ ان کی کارکردگی وقفہ سوالات میں آپ دیکھتے رہے ہیں ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب سپیکر ۔ میں بجٹ کی تقریر کے مطالعے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ محکمہ نے اس انداز سے کام کیا ہے کہ

ذرا دست و بازو ہلانے لگے ہیں
جو سوئے ہوئے کو جگانے لگے ہیں

کچھ نہ کچھ اصلاح احوال کی طرف قدم اٹھایا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مجھے بہت پرانا احساس ہے کہ تقسیم ملک کے بعد جو محکمہ جات یا جو ادارے پاکستان کے حصہ میں آئے تھے ان میں سب سے زیادہ توانائی جس محکمہ کو حاصل تھی وہ محکمہ ریلوے تھا لیکن اس محکمہ کی جو ہیئت ترکیبی تھی اسکے پیش نظر اس بیس سال کے عرصہ میں اگر اس کی ترقی کا اندازہ لگائیں تو میں سمجھتا ہوں یہ معاملہ ہنوز روز اول سے بھی بدتر ہے ۔ انہوں نے جو معمولی سی ترقی کی ہے اس کے متعلق بجٹ کی تقریر کے حوالے سے عرض کروں گا کہ اس کے خد و خال میں سمجھتا ہوں شائد اس لئے ہیں کہ چونکہ اس محکمہ کے انچارج گورنر صاحب ہیں اور وہ عملی طور پر کام کرنے کے عادی ہیں اس لئے میں اس ترقی کو اس بات پر تعبیر کروں گا کہ وہ عملی طور پر اقدامات کرتے ہیں ۔ وہ جذبہ عمل کے ساتھ کام کرتے ہیں جو باتیں محکمہ کی حمایت میں کر سکتا ہوں وہ یہ

ہیں ۔ بجٹ کی تقریر میں انہوں نے فرمایا ہے کہ انہوں نے تعلیمی اداروں کی تعمیر و ترقی کی طرف توجہ کی ہے یعنی اس سال کے عرصہ میں انہوں نے ۱۴۹ سکولوں کی بجائے ۱۵۱ سکول بنا دیئے ہیں لیکن اعداد و شمار میں ہمیں ایسا احساس کرایا گیا کہ جیسا محکمہ نے اس سال بھی ۱۵۱ سکول بنائے ہیں ۔ جناب والا ۔ اسکے بعد محکمہ نے طلباء اور متعلمین کے وظائف کا تناسب جو رکھا ہے وہ بھی اس سے ذرہ بھر مختلف نہیں ۔ سب سے زیادہ اہم کام جو میری ذاتی پسند کا ہے وہ یہ ہے کہ اس صوبہ میں پانچ کروڑ عوام میں سے جو لوگ سفر کے قابل ہیں ان کی بہبود اور آسائش کے کے لئے محکمہ نے ۵۰ لاکھ روپیہ کی رقم مخصوص کر کے بہت بڑا تیر مارا ہے ۔ اور چھوٹے درجہ سوئم اور چہارم کے عملہ کی بہبود کے لئے سوا کروڑ روپیہ خرچ کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگرچہ بہت شان بے نیازی کے ساتھ محکمہ نے اس معاملہ میں خصوصی طور پر کچھ نہ کچھ ترقی کی طرف اپنا قدم بڑھایا ہے ۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ امر بھی میرے لئے دل خوش کن ضرور ہے کہ محکمہ نے ایک برقی ریل چلائی ہے جس کے نتائج خدا جانے کیا ہوں گے لیکن سر دست اس پر خوشی ضرور کر سکتے ہیں ۔ محکمہ نے برقی ریل کا کامیاب منصوبہ بنایا ہے ۔ انجنوں اور ڈبوں کی فراہمی کے پروگرام کے تحت ڈیزل ریل کاریں اور ٹریلرز حاصل کئے گئے ہیں ۔ مسافر ڈبے بنانے کا کارخانہ قائم کیا گیا ہے ۔ نیز نئے پلوں کی تعمیر ۔ پری اسٹریسڈ کنکریٹ تیار کرنے کے کارخانے کی تنصیب یہ سب باتیں اطمینان بخش حالات کی نشان دہی کرتی ہیں ۔

جناب والا ۔ جب پلوں کا مسئلہ میرے سامنے آیا تو میں نے اپنے ڈویژن کے ایک انتہائی اہم پل کی تلاش کی لیکن وہ مجھے نہ ملا ۔ شائد میں غلط ہوں اور میں اسکو تلاش نہیں کر سکا ۔ لیکن وہ پل دفاعی نقطہ نگاہ سے ۔ عوامی نقطہ نگاہ سے ۔ آبادی کے نقطہ نگاہ سے گوجرانوالہ سیالکوٹ کے درمیان پل ہے ۔ میں تو اس پل کو تلاش نہیں کر سکا شائد سردار محمد اشرف صاحب اسکو تلاش کر کے میری تسلی کرا دیں کہ انہوں نے اس دفعہ اس پل کے منصوبہ کو تکمیل کرنے کا ارادہ کر لیا ہو لیکن میں سمجھتا ہوں شاید دفاعی نقطہ نگاہ سے سارے ملک میں اس سے زیادہ اہم پل کوئی نہ ہو گا ۔ یہ پل گوجرانوالہ پھاٹک سیالکوٹ کو جانے والی سڑک پر واقع ہے ۔ میں نے اتنی تعریف کی ہے اس کے باوجود مجھے انتہائی مایوسی ہوئی ہے کہ اس پل کے متعلق شائد تمام ملک میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں اس سے زیادہ اہم پل کوئی نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں آپکی اطلاع کے لئے یہ عرض کر دوں کہ وہ پل شامل ضرور کیا گیا ہے لیکن اس کے لئے پانچ ہزار روپے کی رقم رکھی گئی ہے ۔ (قہقہہ) چودھری صاحب ممکن ہے میں غلط ہوں ۔ سردار محمد اشرف صاحب اپنی تقریر میں اس کی وضاحت فرمائیں گے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ کیا وہ اپنی تقریر میں اس کی وضاحت فرمائیں گے ؟ ان کو اس کے متعلق زبانی یاد ہو گا وہ ابھی بتا دیں تاکہ ہاؤس کے تمام فاضل ممبران کو اس کے متعلق پتہ چل سکے ۔

صاحبزادہ نور حسن ۔ جناب کے کہنے کے باوجود انہوں نے ابھی اس بات کی وضاحت نہیں فرمائی ۔ کیا وہ تقریر کے ختم ہونے پر وضاحت فرمائیں گے ؟

مسٹر سپیکر ۔ وہ اپنی تقریر میں اس کی وضاحت فرمائیں گے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ وہ پل کاغذ پر بنا ہو گا اور اس کا نقشہ موجود ہو گا ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب والا ۔ ریلوے ایک کاروباری ادارہ ہے اور اس کاروباری ادارہ کے لئے میں سمجھتا ہوں یہ اتنا بڑا اہم اور اتنا بڑا کاروباری ادارہ ہے کہ یہ ملک کی اقتصادی ساکھ پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ فی الواقع میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ محکمہ اپنی قابلیت اپنی دیانتداری سے اپنے آپ کو اس انقلاب سے ہم آہنگ کر سکتا ہے جو انقلاب اس ملک میں زرعی طور پر برپا ہوا ۔ جو انقلاب اس ملک میں ذہنی طور پر برپا ہوا جو انقلاب اس ملک میں اقتصادی طور پر برپا ہوا جو انقلاب اس ملک میں انڈسٹریز کے لئے برپا ہوا ۔ میں اس کارگزاری کے بعد اور بجٹ کی تقریر کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ عرض کروں گا کہ محکمہ ریلوے پر کلی طور پر وہی جمود طاری ہے جو کہ آج سے دس سال پہلے طاری تھا اور اس محکمے نے اپنے آپ کو ملکی اور عوامی جذبات و خواہشات سے ہم آہنگ نہیں کیا اور نہ ہی آئندہ سال کے بجٹ کے مطالعہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ محکمہ عوام اور ملک کے جذبات اور ان کی خواہشات کے ساتھ ساتھ چلنے کی کوشش کرے گا ۔

جناب والا! جناب وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ تین سالوں میں محکمے نے کرایوں میں اضافہ کر کے نو کروڑ روپیہ وصول کیا ہے جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ ایک تجارتی ادارہ اگر اپنے گاہک سے اپنا منافع کمانے کی غرض سے نو کروڑ روپیہ منافع کماتا ہے تو وہ سوائے اسکے کہ اپنے گاہکوں کی جیب تراشی کرے اور کسی اصول کے تحت ایک تجارتی ادارہ یا ایک دکاندار یا کسی بھی کاروبار کا اور کوئی بھی ایسا طریقہ نہیں ہے جس سے اس قسم کا منافع کمایا جا سکے کیونکہ تجارت یا دکانداری یا کاروباری طریقہ یہ ہے کہ وہ زیادہ منافع کمانے کے لئے اپنے کاروبار کے سلسلے میں اپنے گاہکوں کو زیادہ سہولتیں مہیا کرے ان کے آرام و آسائش کے پیش نظر اپنی طرح کے دوسرے اداروں کے درمیان صحت مند مقابلہ پیدا کرے۔ جن معمولی آسائشوں کا ذکر اس بجٹ کی تقریر کے دوران کیا گیا ہے یہ اس محکمے کا فرض ہے کہ وہ اپنے گاہکوں کے لئے ایسی آسائشیں پیدا کرے۔ پی۔آئی۔اے والے اس قسم کی سہولتیں اپنے گاہکوں کو دیتے ہی رہتے ہیں اور بدنام ترین بس ٹرانسپورٹ والے بھی اپنے مسافروں کے آرام و آسائش کا خیال رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بدنام ترین روڈ ٹرانسپورٹ سروس بھی مقابلتاً ریلوے سے زیادہ منافع کما رہی ہے لیکن اس کے برعکس یہ اتنا بڑا محکمہ گزشتہ تین سال کے عرصہ میں کرایوں کی شرح میں اضافہ کر کے نو کروڑ روپے عوام سے وصول کرتی ہے اور اس مرتبہ بھی اس طریقے سے مزید پانچ کروڑ روپے کی آمدنی اس محکمے کو ہوگی حالانکہ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ گورنر صاحب ذاتی طور پر ٹیکس عائد کرنے کے خلاف ہیں۔ اس کے باوجود اگر ریلوے کے کرایوں میں اضافہ کیا گیا

ہے تو آپ بھی اندازہ لگائیں کہ کس قدر ناگزیر حالات کا سامنا اس محکمے کو کرنا پڑا ہو گا ۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اس محکمے کی ساکھ ہی بالکل ختم ہو گئی ہو گی جس کی وجہ سے گورنر صاحب راضی ہو گئے ہوں گے کہ یہ مزید ٹیکس عائد کیا جائے ۔ ورنہ میں ذاتی طور پر اس امر سے واقف ہوں کہ وہ کسی قسم کا ٹیکس لگانے کی کبھی حمایت نہیں کرتے ۔ تو ان تمام حالات کے باوجود اور ان تمام خصوصی مراعات کے حاصل ہونے کے باوجود یہ محکمہ روز بروز روبہ انحطاط ہے اور تنزل اور زوال کی طرف جا رہا ہے ۔ اس کی وجہ شاید یہ بھی ہو کہ اس محکمے کی بنیاد اور ہیئت ترکیبی میں کوئی نقص پیدا ہو گیا ہو آپ کی وساطت سے جناب وزیر خزانہ اور محترم قائد ایوان کے علاوہ اسفند یار پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے میری یہ استدعا ہے کہ وہ اس ملک کی بہتری کے لئے اور اس ملک کے عوام کی بہتری کے لئے اور اس قابل فخر ادارے کی بہتری کے لئے ایک تحقیقاتی کمیشن قائم کریں جو یہ دیکھے کہ آیا یہ محکمہ عوامی اور سرکاری مطالبات کا کوئی ناجائز مصرف تو نہیں کر رہا ہے اور یہ کہ کیا اس محکمے میں کچھ زیادہ عملہ تو متعین نہیں ہے اور آیا یہ کہ اس محکمے نے خرد برد کا کام تو روا نہیں رکھا اور آیا اس میں اقربا نوازی اور خویش پروری کا سلسلہ تو جاری نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ یہ کمیشن اس بات کی بھی تحقیقات کرے کہ آیا اس محکمے کا کام معیاری ہے یا اس کو معیاری کہا جا سکتا ہے اور اگر اس کے کام کو معیاری نہیں کہا جا سکتا تو پھر اس بات کی اطلاع عوام کو دیدی جائے تاکہ وہ ان سے اس بات کی توقع ہی نہ رکھیں ۔

Mr. Speaker : The Member may please try to conclude his speech now.

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب والا۔ آج صبح جب قائد ایوان یہ فرما رہے تھے کہ یا یوں کہئیے کہ وہ آپ سے استدعا فرما رہے تھے کہ آج ریلوے بجٹ پر عام بحث کا دن ہے جو کہ معزز اراکین کے لئے عید کے دن کے مترادف ہے اور انہوں نے اپنا حق نمائندگی ادا کرتے ہوئے اپنے جذبات اور احساسات اور خیالات کےمطابق اپنے اپنے حلقہ نیابت اور اپنے اپنے عوام کے مطالبات کے بارے میں کچھ نہ کچھ ضرور کہنا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر خوراک و زراعت ۔ جناب والا ۔ میرے نیازمندانہ خیالات تو یہی تھے لیکن الفاظ چودھری صاحب کے خوبصورت ہیں ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب والا ۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں محترم قائد ایوان سے بھی زیادہ خوبصورت الفاظ بول گیا ہوں۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ عوامی نمائندے ہونے کی حیثیت سے ہمارے تحت‌الشعور میں یہ بات جاگزیں ہوتی ہے کہ بجٹ کا دن آئے گا اور ہمیں اپنے عوام کا احساس ہوتا ہے کہ بجٹ کے دن ہم ان کے مطالبات حکومت کے سامنے پیش کریں گے ۔ اسی لئے ہم بجٹ پر عام بحث کے لئے متعین دن کے بارے میں پوچھ گچھ کرتے ہیں اور اپنی کمریں کستے ہیں تاکہ ہم اس روز اپنے عوام کے مطالبات یہاں پیش کر سکیں ۔ لیکن ہماری تقاریر اور مطالبات سننے کے بعد محکمہ صرف یہ کہہ دیتا ہے کہ

ہے کیا جو کسی کے باندھئیے میری بلا ڈرے
کیا جانتا نہیں ہوں تمہاری کمر کو میں

میں یہ مانتا ہوں کہ معزز اراکین کے جذبات اور مطالبات اتنے زیادہ ہوں گے کہ جو اس محکمے کی طاقت اور استطاعت سے باہر ہوں لیکن ہم نے تو یہی دیکھا ہے کہ اگر کوئی جائز بات بھی کسی رکن نے کی ہو تو بھی اس پر عملدر آمد نہیں کیا جاتا ۔ اسی لئے میزانیے کے بارے میں ہمارا یہ تاثر ہے کہ جناب وزیر خزانہ اس بات کے لئے تیار ہوتے ہیں کہ ہم لوگوں نے تو یہاں پر vomitting کر دینی ہے اور ان کو اس سے اپنے کپڑے بچانے چاہئیں اور یہاں پر تقریر کرتے ہوئے ہمیں بھی اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ ہماری باتوں کی طرف کسی نے دھیان تو دینا نہیں البتہ صبح پریس میں ہماری تقاریر چھپ جائیں گی اور بس ۔ اس لئے میں آپ کی وساطت سے حکومت کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ ہماری باتوں پر غور کر کے اس سلسلے میں ضرور کچھ نہ کچھ کرے ۔

جناب والا ۔ اب ایک معمولی سی گزارش میں اپنے علاقے کے متعلق بھی کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ۱۹۶۵ء سے یعنی جب سے میں اس اسمبلی میں آیا ہوں میں نے کسی بھی بجٹ تقریر میں اپنی اس ریلوے لائن کو فراموش نہیں کیا لیکن

اڑتے اڑتے آس کا پنچھی دور افق میں ڈوب گیا
روتے روتے بیٹھ گئی آواز کسی سودائی کی

اور اس محکمے پر اس کا کچھ بھی اثر نہیں ہوا جس کی وجہ سے اب تو میں احساس کمتری کا شکار ہو گیا ہوں ۔ انہوں نے گاڑیاں تو بہت سی

چلائی ہیں اور ان کے نام بھی بڑے رومانٹک قسم کے رکھے ہیں ۔ مثلاً غزالہ اور یاسمین وغیرہ ۔ لیکن اب میں یہ محسوس کرنے لگا ہوں کہ شاید اس ترقی کے دور میں ہمارا کچھ حق اور حصہ ہی نہیں ہے ۔ آپ کو معلوم ہے کہ لاہور سے نارووال کا درمیانی فاصلہ باون میل ہے ۔ اس لائن پر ہماری ریلوے نے یہ ترقی کی ہے کہ جہاں پہلے اس باون میل کے فاصلے پر بارہ سٹیشن ہوا کرتے تھے اب وہاں پر بیس سٹیشن ہیں جسکے نتیجے کے طور پر گاڑی ہر دو تین منٹ کے بعد کسی نہ کسی سٹیشن پر کھڑی ہو جاتی ہے ۔ اس کا اثر یہ ہوا ہے کہ ۱۹۴۷ء سے قبل ایک ڈیزل گاڑی اس فاصلے کو دو گھنٹے میں طے کیا کرتی تھی اور دوسری گاڑیاں اڑھائی گھنٹوں میں اس سفر کو طے کر لیا کرتی تھیں لیکن ۱۹۶۸ء کے اس ترقیاتی دور میں جو گاڑیاں لاہور سے نارووال جاتی ہیں وہ اس باون میل کے سفر کو چار گھنٹوں میں طے کرتی ہیں ۔ سردار محمد اشرف خان صاحب نے بڑی مہربانی فرما کر وہاں پر ایک فاسٹ پسنجر چلائی تھی لیکن چونکہ ایوان میں اس کے متعلق چیخ و پکار ہوئی تھی اس لئے انہوں نے اس گاڑی کو الٹا چلا دیا ۔ یعنی بجائے اسکے کہ دو بجے دن کو گاڑی لاہور سے چلتی اور پانچ چھ بجے شام کو وہ نارووال پہنچتی انہوں نے لاہور سے اس گاڑی کے چھوٹنے کا وقت سوا سات بجے رات مقرر کر دیا ۔ ۔ ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ جناب والا ۔ یہ بجا نہیں ہے ۔ بلکہ اب تک ان کا ایک ہی مطالبہ تھا اور اس گاڑی کو بند کرنے کے بعد بھی ان کے مطالبے کے پیش نظر دوبارہ چلایا گیا ۔ البتہ جو کچھ وہ اب فرما رہے ہیں وہ ہمارے محکمے کے نوٹس میں نہیں آیا ۔

بہر حال اب تک ان کا ایک ہی مطالبہ تھا جسے کہ پورا کر دیا گیا ہے ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ مجھے ان کی قابلیت ، ان کی لیاقت کار اور ان کی مجھ سے ہمدردی سے کوئی شکوہ اور کوئی شک نہیں ۔ میں تو صرف یہ عرض کر رہا ہوں ۔ کہ یہ مطالبہ چونکہ اس ایوان میں پیش کیا گیا تھا ۔ اس لئے اس کو اثنے طریقے سے منظور کر لیا ۔ لیکن بجائے گاڑی دو بجے چلانے کے ۔ ۳ بجے چلا دی ۔ تاکہ یہ لوگ جب گاڑی پر سفر کریں ۔ تو جہنم میں پہنچیں اور رات کے بارہ بجے نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے ۔ لاہور بھی چھوڑ دیا اور کسی گاؤں میں جا کر کھڑے رہے وہاں آپ کو کوئی چاقو مار دے یا جیب تراشی لے ۔ جناب والا ۔ تو میں سردار محمد اشرف خان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا ۔ کہ وہ اس گاڑی کے متعلق بڑی خصوصی توجہ دیں ۔ کیونکہ اس علاقے میں ریلوے لائن کے متوازی کوئی سڑک نہیں اور ریلوے لائن کے علاوہ وہاں پر کوئی ذریعہ نہیں ہے ۔ اور پھر یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے ۔ کہ یہ دنیا کی واحد ریلوے لائن ہے ۔ جس میں بغیر کسی تہوار ، بغیر کسی میلے کے لوگ گاڑی کی چھت پر سفر کرتے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں ۔ کہ ۱۹۶۵ء سے یہ مطالبہ لگاتار جاری ہے ۔ اور اس دفعہ میں نے عاجزانہ انداز میں منت کی ہے ۔ اور میں سمجھتا ہوں ۔ کہ آپ اس کو شرف قبولیت بخشنے کی زحمت گوارا کریں گے ۔ جناب والا ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

میجر محمد اسلم خان (راولپنڈی ۔ ۲) ۔ جناب والا ۔ ریلوے کی

نا اہلی ، بد عنوانی ، بد انتظامی ، اور کوتاہاندیشی کی وجہ سے آمدنی
ہر سال اور روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے ۔ جب کہ ان کی مال گاڑیاں ،
ان کی سواری گاڑیاں دن بدن یا ہر سال زر مبادلہ کے عوض خریدی جا رہی
ہیں ۔ اور بڑھ رہی ہیں ۔ جناب والا ۔ اس لئے یہ بجٹ قابل تحسین نہیں
ہے ۔ یہ قابل تعریف تب ہوتا اگر ہمیں یہ دکھا سکتے کہ ملک کے خزانہ
میں انہوں نے کس قدر منافع حاصل کر کے داخل کیا ہے ۔ اور جو یہ
منافع دکھا رہے ہیں یا دکھانے کی کوشش کر رہے ہیں وہ کبھی نہ ہوتا
اگر یہ حالیہ کرایوں میں اضافہ نہ کر دیتے ۔ ورنہ یہ بجٹ خسارے کا بجٹ
ہوتا ان کے اخراجات دن بدن بڑھ رہے ہیں اور آمدنی دن بدن گھٹ رہی ہے
مسافروں کو سہولتیں کم سے کم دی جا رہی ہیں ۔ اور ہم سے ہر سال
یہ وعدے کئے جاتے ہیں ۔ کہ مسافروں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں دی
جائینگی ۔ ریلوے کی انتظامیہ اس خالص کاروباری ادارے کو منافع بخش
بنانے کی اہل نہیں رہی ۔ کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے کاروباری
اصولوں پر عمل کرنا بند کر دیا ہے جناب والا ۔ آپ کو یاد ہو گا کہ
یہاں حال ہی میں ایک قرار داد پیش ہوئی تھی ۔ وہ یہ تھی کہ واپڈا کو
پرائیویٹ اونر شپ میں دے دیا جائے ۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہاں
بد انتظامی اور بدعنوانی بہت ہو گئی تھی ۔ ریلوے کی بھی بالکل یہی
حالت ہے ۔ حالانکہ عام طور پر یہ کہا جاتا ہے ۔ کہ یہ جو بڑی بڑی
انڈسٹریز ہیں ۔ ان کو nationalise کر دیا جائے نہ کہ چند سرمایہ داروں
کے ہاتھوں میں دے دیا جائے ۔ لیکن حالات اس وقت اس قدر خراب ہوتے
ہوئے نظر آ رہے ہیں ۔ عوام کے مطالبات جو انکے نمائندوں نے یہاں پر

پیش کئے گو کہ یہ ایک طنز تھی کہ واپڈا کو نجی شعبہ میں دے دیا جائے تو یہی کچھ اس وقت احساسات ریلوے کے متعلق بھی ہیں ۔ کہ کیوں نہ ریلوے کو بھی کسی پرائیویٹ اونر شپ میں دے دیا جائے ۔ اگر یہ ان کو چلانے کے اہل نہیں رہے ۔ جناب والا آپ دیکھیں گے ۔ ان کا مقابلہ اگر روڈ ٹرانسپورٹ کے ساتھ کیا جائے ۔ تو روڈ ٹرانسپورٹ کی ہر چیز کو بونس وؤچر پر حاصل کیا جاتا ہے ۔ یعنی جو چیز سو روپے کی ہے ۔ وہ تقریباً ۲۶۰ یا ۲۷۰ روپے میں ملتی ہے ۔ جبکہ ریلوے کے لئے کوئی چیز بھی بونس وؤچر پر لانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ حکومت انہیں ہر قسم کی مراعات دیتی ہے ۔ ہر قسم کی فارن ایکسچینج دیتی ہے ۔ ان کو اتنی سہولتیں ہیں کہ وہ روڈ ٹرانسپورٹ کا بخوبی مقابلہ کرسکتے ہیں ۔ کل یہ جو روڈ ٹرانسپورٹ میں معمولی معمولی آدمی تھے وہ اپنی محنت یا اور وجوہات کی بناء پر لاکھوں اور کروڑوں روپے کے مالک ہیں ۔ گو ان کا مقابلہ دوسری روڈ ٹرانسپورٹ کمپنیوں سے ہے ۔ ریلوے کا competition کسی اور ریلوے کے ساتھ نہیں ہے ۔ ریلوے کو اگر آپ دیکھیں ۔ تو ان کے اخراجات روڈ ٹرانسپورٹ سے کم ہیں ۔ مثلاً ۱۳ یا ۱۴ ڈبے ایک انجن کھینچتا ہے ۔ اور یہ عموماً کہتے ہیں کہ آئل ، ایندھن وغیرہ کی قیمت زیادہ ہو گئی تھی ۔ اس لئے کرائے بڑھا دیئے گئے تھے اس لئے خسارہ ہو رہا ہے ۔ اسی قسم کا تیل روڈ ٹرانسپورٹ استعمال کرتی ہے ۔ لیکن وہ دن بدن بجائے خسارہ دکھانے کے منافع دکھا رہے ہیں ۔ ان کو چاہئیے تو یہ تھا کہ کرایہ کم کر کے سفر کرنے کی سہولتیں زیادہ دیتے ۔ جن کی ان کے پاس گنجائش ہے اور سفر لوگوں کا آرام دہ کرتے ۔ مگر حالات بالکل اس کے

ہو عکتی ہیں ۔ جناب ۶۸-۱۹۶۷ء کے revised estimated بجٹ کا مقابلہ جب انہوں نے estimated بجٹ ۶۹-۱۹۶۸ء سے کیا ۔ تو اس میں چار کروڑ ۶۷ لاکھ کی زائد آمدنی کی گنجائش دکھائی ہے ۔ اب آپ دیکھئے ۔ کہ یہ حالیہ کرایوں کی شرح میں اضافہ ہونے کے بعد ہوا ہے ۔ جیسا کہ جناب کرمانی صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا تھا ۔ کہ اس شرح کے اضافہ سے پانچ کروڑ روپے کی مزید آمدنی ہو گی اگر کرایہ کی شرح میں یہ حالیہ اضافہ نہ ہوتا تو تینتیس کروڑ روپے کا ہمیں خسارہ ہوتا بجائے اس کے کہ بجٹ surplus ہوتا ۔ جناب والا ۔ کرایوں کے متعلق یہ عرض کروں گا کہ یہ جو حالیہ پانچ فیصد کرایہ بڑھایا گیا ہے ، اس کو چھوڑ کر آپ دیکھیں گے کہ لائلپور اور سرگودھا کے درمیان تھرڈ کلاس کا کرایہ تقریباً تین روپے ہے ۔ (پہلے دو روپے ستر پیسے تھا ۔ اس پر پانچ فیصد اور لگا دیجئے) بس کا کرایہ ہے ایک روپیہ پچاسی پیسے ۔ کوہاٹ اور بنوں کا کرایہ چھ روپے انونے پیسے ہے اور بس کا کرایہ تین روپے ہے ۔ پنڈی لاہور کا کرایہ ہے نو روپے اٹھہتر پیسے ۔ اور بس کا کرایہ ہے پانچ روپے ۔ لاہور سیالکوٹ کا تھرڈ کلاس کا کرایہ ہے تین روپے پینتالیس پیسے ۔ ساڑھے تین کے قریب ہے اور انٹر کلاس کا پانچ روپے پاسٹھ پیسے (یہ پانچ فیصد چھوڑ کر) بس کا کرایہ ہے دو روپے پچاس پیسے ۔ یعنی آپ دیکھئے گا کہ آدھے سے کچھ زائد یا آدھے کے قریب بس کا کرایہ ہے ۔ اور اڑھائی گنا کے قریب ریلوے کا بن جاتا ہے ۔ تو یہ ڈیڑھ گنا کرایہ دے کر لوگوں کو کیا ضرورت ہے کہ وہ بجائے تیز رفتار گاڑی کے ایک سست رفتار گاڑی پر جائیں ۔ جناب والا ۔ ریلوے کی تیز رفتاری تو ختم ہو گئی

ہے - میں بس کی اور ریلوے کی تیز رفتاری کا مقابلہ کر کے بتاتا ہوں ایک دو سٹیشنوں کا - پسنجر ٹرین جو لاہور سے پنڈی جاتی ہے وہ قریباً قریباً گیارہ گھنٹے میں پنڈی پہنچتی ہے یا پنڈی سے لاہور پہنچتی ہے جبکہ بس ساڑھے پانچ گھنٹے میں پہنچتی ہے - لاہور اور لائل پور کا وقت چار گھنٹے بیس منٹ ہے (اگر لیٹ نہ ہو) اور بس تین گھنٹے میں پہنچتی ہے - انہیں یہ بھی دیکھنا چاہئیے کہ بسوں کے علاوہ ان کا competition پی آئی اے کے ساتھ بھی ہے - اب ان کا فرسٹ کلاس کا جتنا کرایہ ہے وہی پی آئی اے کا ہے - تو بجائے اس کے کہ لوگ دو یا تین دن کا سفر کریں وہ کیوں نہ تین چار گھنٹے کا سفر کر کے کراچی پہنچیں - یا پنڈی پہنچیں بجائے اس کے کہ یہاں دو دن لگائیں کراچی کے لئے یا ایک دن لگائیں پنڈی کے لئے اور پھر کھانا بھی مفت لگائیں -

جناب والا - انہوں نے ۲۷ نومبر ۱۹۶۷ء سے ۳ دسمبر ۱۹۶۷ء تک پابندیٔ وقت کا ہفتہ (جو وہ ہر سال مناتے ہیں) منایا - اور دوران ہفتہ انہوں نے کوشش یہ کی کم از کم دکھلانے کے لئے کہ سال بھر تو گاڑیاں بے شک ٹھیک نہیں چلتی رہیں لیکن یہ اس ہفتے میں بالکل punctual ہونگی اور وقت پر جائیں گی - لیکن ہوا اس کے بر عکس - اور جناب والا - ان کی کوششوں کے باوجود تیز رو - تیز گام اور عوامی ایکسپریس ایک ایک گھنٹہ ، ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ دیر میں پہنچتی رہیں - اور یہی نہیں بلکہ اس ہفتے کے اندر تین derailments ہوئیں - ایک main line پر derail-ment ہوئی جس کی وجہ سے لائن بارہ گھنٹے تک بند رہی -

جناب والا ۔ اب دیکھئے ان کا number of passengers جو یہ carry کرتے ہیں ۔ ۱۹۶۳-۶۴ء میں انہوں نے ۱۲,۴۹,۶۲,۰۰۰ پسنجر carry کئے ۔ ہر سال ان کی تعداد پسنجر لی جانے کی بتدریج کم ہوتی جا رہی ہے ۔ ۱۹۶۴-۶۵ء میں ۱۲,۴۷,۴۳,۰۰۰ — ۱۹۶۵-۶۶ء میں ۱۱,۶۷,۹۰,۰۰۰ یعنی تین برس میں ایک کروڑ کم مسافروں نے ان کی گاڑیوں میں سفر کیا ۔ اب اگر یہ گاڑیاں آرام دہ ہوں ۔ ٹھیک وقت پر چلیں اور تعداد میں زیادہ ہوں تو لوگ ریل پر سفر کرنے کی بجائے بسوں پر کیوں سفر کریں ۔ جن کے متعلق وہ سمجھتے ہیں کہ سڑکیں تنگ ہونے کی وجہ سے آئے دن accident ہوتے ہیں ، سفر خطرناک ہے اور لوگ prefer کرتے ہیں ریل پر جانے کو لیکن ان سب چیزوں کے باوجود وہ بسوں پر جاتے ہیں اور ریلوے کی جو آمدن ہے وہ لامحالہ کم ہوتی جائیگی۔ جبکہ وہ سہولتیں نہیں دیں گے کرائے ان کے کم نہیں ہوں گے تو لوگ بسوں پر سفر کریں گے ۔

جناب والا ۔ ریل گاڑیوں کی سست رفتاری بھی قابل ذکر ہے ۔ میں ۱۹۶۳ء اور ۱۹۶۷ء کے ریلوے ٹائم ٹیبل سے ایک دو گاڑیوں کے متعلق عرض کروں گا ۔ ۱۹۶۳ء میں تیزگام آٹھ بجکر پینتالیس منٹ پر پنڈی سے چلتی تھی اور دس بجے صبح کراچی پہنچتی تھی ۔ یعنی پچیس گھنٹے اور پندرہ منٹ کا سفر کرتی تھی ۔ ۱۹۶۷ء میں تیزگام پنڈی سے آٹھ بجکر پندرہ منٹ پر چلتی ہے اور دس بجکر بیس منٹ پر کراچی پہنچتی ہے یعنی چھبیس

گھنٹے پانچ منٹ میں ۔ گویا پچاس منٹ زیادہ لیتی ہے ان کے اپنے ٹائم ٹیبل کے مطابق اور ویسے جو لیٹ ہو جاتی ہے وہ علیحدہ ہے ۔ جناب والا ۔ تیزرو پشاور سے چلتی ہے ۔ وہ ۱۹۶۳ء میں چھ بجے پشاور سے چلتی تھی اور تیرہ بجے کراچی سٹی پہنچتی تھی یعنی اکتیس گھنٹے میں یہ سفر کرتی تھی ۔ ۱۹۶۷ء میں یہ تیزرو آٹھ بجکر پینتالیس منٹ پر پشاور سے چلتی ہے اور سترہ بجے کراچی پہنچتی ہے یعنی بتیس گھنٹے اور پندرہ منٹ لیتی ہے ۔ ایک گھنٹہ اور پندرہ منٹ ان کے ٹائم ٹیبل کے حساب سے یہ گاڑی اب سست ہو گئی ہے ۔ اسی طرح جناب والا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : The Member may please try to conclude now.

Major Muhammad Aslam Jan : A few minutes more, Sir.

جناب والا ۔ ان کی پسنجر ٹرین لاہور اور کیمبلپور کے درمیان بارہ گھنٹے پچپن منٹ میں پہلے چلتی تھی ۔ اور اب چودہ گھنٹے پینتالیس منٹ میں چلتی ہے ۔ جناب والا ۔ آپ یہ دیکھئے کہ لاہور سے کیمبلپور کا فاصلہ دو سو تیس میل ہے اور وقت لگتا ہے چودہ گھنٹے پینتالیس منٹ ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ گاڑی ایک گھنٹے میں پندرہ میل کی رفتار سے چلتی ہے کون لوگ ہوں گے جو اس قدر سست رفتار گاڑیوں پر سفر کریں گے ؟ اور یہی نہیں ہے بلکہ جیسا کہ آپ کو یاد ہو گا کہ گذشتہ مئی یا جون میں ڈاچی ایکسپریس جو لائلپور سے چلتی ہے وہ راستے میں چک نمبر ۹۰ میں آ

کر اس لئے کھڑی ہو گئی کہ اس کا پانی ختم ہو گیا تھا ۔ اور وہ وہاں سے کچھ دور بھی نہیں تھی ۔ لوگوں نے بالٹیوں میں پانی بھرا ۔ انجن میں ڈالا اور پھر انجن چلا ۔ یہ تو ان کا انتظام ہے جناب والا ۔

کرایوں کے متعلق جناب والا ۔ آپ دیکھئے کہ انہوں نے ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۸ء تک چار دفعہ کرائے بڑھائے ہیں ۔ پسنجر کا کرایہ ۱۹۵۸ء میں فرسٹ کلاس کا بارہ فیصد بڑھا ۔ لوئر کلاس کا ساڑھے چھ فیصد اور پھر ۱۹۶۴ء میں دس فیصد ۔ جولائی ۱۹۶۶ء میں پانچ فیصد اور پھر ۲۱ مئی کو پانچ فیصد ۔ یعنی اس دس برس کے عرصہ میں پسنجر کا کرایہ بتیس فیصد بڑھایا فرسٹ کلاس کا اور ساڑھے اکیس فیصد لوئر کلاس کا بڑھایا اس کے علاوہ پارسل کا ۱۹۶۶ء اور ۱۹۶۸ء میں دو دفعہ بڑھا ۔ پہلے ۱۹۶۶ء میں پانچ فیصد اور ۱۹۶۸ء میں دس فیصد ۔ یعنی پندرہ فیصد پارسل کا اور پچیس فیصد goods کا بڑھایا ۔ اب آپ دیکھئے کہ goods اور پارسل جن کی ملک میں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کی انتہائی ضرورت ہے ۔ انہوں نے دو برس میں پچیس فیصد اس کا کرایہ بڑھا دیا ہے ۔ اب لوگوں کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ اس قدر زیادہ کرایہ دیں اور اس قدر زیادہ کرایہ دے کر اپنا مال کراچی سے لاہور یا پشاور لائیں جبکہ اس سے قریباً نصف کرائے اور کم وقت میں وہ مال منگوا سکتے ہیں اور یہ بھی خطرہ نہیں کہ چوری ہو جائے گی ۔ یہ بھی معلوم ہے کہ میرا مال صحیح پہنچے گا ۔ یہ بھی معلوم ہے کہ میں نے کسی کو بکنگ آفس میں رشوت نہیں دینی اور یہ بھی معلوم ہے کہ بکنگ آفس والے یہ نہیں کہیں گے کہ

صاحب یہ صرف میں نہیں کھاتا بلکہ میرے افسران بالا بھی کھاتے ہیں۔ میرا تو حصہ روپیہ میں ایک پیسہ آتا ہے۔ ان حالات میں لوگ کیوں نہ بسوں اور ٹرکوں میں مال لائیں۔ آپ دیکھئے گا کہ ریلوے کی آمدن کے کم ہونے کے جو سبب ہیں، ان کے متعلق کبھی انہوں نے سوچا ہے کہ اس کے کیا سبب ہیں؟ گاڑیاں وقت پر نہیں چلتی ہیں۔ نیز ان کی رفتار بسوں اور ٹرکوں سے بھی سست ہے۔ جیسا کہ خواجہ صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ ریل گاڑیوں کے ڈبے جو پولیس کے لئے ریزرو ہوتے ہیں ان میں بغیر ٹکٹ لوگ سفر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ریل کے ٹکٹ دوبارہ بکتے ہیں۔ مال کے ڈبے وقت پر نہیں ملتے۔ اور وزیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ بعض اوقات مال گاڑی کے ڈبے خالی جاتے ہیں جب وقت پر نہیں ملتے۔ تو آڑھتی رشوت دے کر لے لیتے ہیں ایسا بھی ہوا ہے۔ کہ بیس پچیس دن سامان لاد کر goods carriage کھڑی رہتی ہیں۔ اور اس طرح مال چوری ہو جاتا ہے۔ اگر ان میں fruit وغیرہ ہو تو خراب ہو جاتا ہے۔ اس بات سے ریلوے کے حکام با خبر ہیں۔ لیکن وہ کوئی action نہیں لیتے۔

صاحبزادہ نور حسن (بہاولنگر۔م)۔ جناب والا۔ سب سے پہلے میں جناب کا شکر گزار ہوں۔ کہ آپ نے مجھے اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا ہے۔ محکمہ ریلوے کا یہ میزانیہ ملک کے ایک پبلک سیکٹر کے بہت بڑے ادارہ کا میزانیہ ہے۔ اور ملک کے اقتصادی استحکام اور ملکی معیشت کا جو اس میں عمل دخل ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں پچھلی دفعہ جب کہ ہڑتال ہوئی تھی۔ ریلوے کے ملازمین نے

کام چھوڑ دیا تھا ۔ اور ملک کا سارا نظام مفلوج اور معطل ہو کر رہ گیا تھا ۔ اس لئے اس میزانیہ پر بحث کرتے وقت اس کی اہمیت کو بھی پیش نظر رکھا ہوگا ۔

جناب والا ۔ اگر نقاد کی حیثیت سے اس بجٹ کے اعداد و شمار کا تجزیہ کیا جائے ۔ تو بیشتر نقاط ایسے نکلیں گے ۔ جو انتہائی حوصلہ شکن ہوں گے ۔ اور اگر سطحی پہلو سے اس پر غور کیا جائے ۔ تو جیسا کہ اس کو متوازن بجٹ کہا جاتا ہے ۔ اس میں توازن نام کو بھی نہیں اور اس کو جو متوازن کرنے کی کوشش کی گئی ہے وہ بجائے خود قابل اعتراض ہے ۔ اور یہ انہیں معلوم ہی نہیں ۔ صرف اس سلسلہ میں ہی گوش گذار نہیں کر رہا ۔ بلکہ اس ایوان کے معزز ارکان نے بھی جو تقریریں کی ہیں ۔ اور انہوں نے جو عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے ۔ میں بھی ان کا ہمنوا ہوں اور جناب پر یہ اچھی طرح واضح ہے ۔ اگر اعداد و شمار کی percentage کا موازنہ شروع کر دیا جائے تو تضیع اوقات ہوگا ۔ پھر وقت بھی قلیل ہے ۔ اس لئے میں چند ایک گذارشات پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ بیشتر معزز ارکان نے اپنی تقریروں کے آغاز میں مبارک باد پیش کی ہے ۔ اور دوران تقریر تین چار بار اس کا اعادہ کیا ہے ۔ صرف مبارک باد کے الفاظ کے اعادے کے بغیر اگر دیکھیں تو تمام تقریروں میں تنقید ہی تنقید تھی ۔ شروع میں تو پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کو مبارک باد دی جاتی ہے ۔ اور پھر انداز گفتگو بدل جاتا ہے ۔ اس میں تغیر آجاتا ہے ۔ یہ امر اس بات کی غمازی کرتا ہے ۔ کہ جملہ ارکان موجودہ میزانیہ سے خوش نہیں ۔

جناب والا ۔ پیش شدہ ریلوے بجٹ پر حقیقت پسندانہ اعداد و شمار کا تجزیہ کرنے سے اس کی بعض باتوں پر تنقید ضروری ہو جاتی ہے ۔

سب سے پہلے اس بجٹ میں جو کرایوں میں ۵ فیصد اضافہ کیا گیا ہے ۔ بنیادی طور پر یہ قابل اعتراض چیز ہے ۔ اس اضافہ کا اثر متوسط الحال طبقہ پر پڑے گا ۔ امراء کے طبقہ پر نہیں ۔ یہ اس طبقہ پر ہوگا جو اکثریت میں ہے وہ غریب طبقہ ہے ۔ اور اس بار کا متحمل نہیں ہوسکتا ۔

جناب والا ۔ اگر اس سے بھی زیادہ اضافہ کر دیا جائے ۔ تو ذاتی طور پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔ بشرطیکہ عوام کو سفر کی وہ بنیادی سہولتیں مہیا کی جائیں ۔ جن کے وہ مستحق ہیں ۔ میں جناب کی توجہ ریلوے بجٹ کی تقریر کے صفحہ ۳ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ وزیر خزانہ نے ارشاد فرمایا ہے :۔

"The increase in passenger fares has been made keeping in view the interest of the common man...."

مجھے اس جملہ پر اعتراض ہے ۔ اور یہ منطق میری سمجھ میں نہیں آیا ۔ کہ :۔

How is it the interest of the common man ?

۵ فیصد اضافہ کا اثر تھرڈ کلاس کے مسافروں پر زیادہ پڑا ہے ۔ اسی طرح جب مال گاڑیوں کے charges زیادہ ہو جائیں گے ۔ تو اشیاء کی قیمتیں گرانی ہوں گی ۔ اس کے بعد وہ فرماتے ہیں ۔

"I am sure that these small increases will not constitute any burden in view of the growing prosperity of the common man due to economic development of the country, and especially the bumper food crop of the current year."

یہ بھی پریشان کن بات ہے ۔ اور اب یہ لمحہ فکریہ بن گیا ہے ۔ ہماری تو کوشش ہے کہ ملک کی غذائی حالت بہتر ہو ، اور اگر جیب میں زیادہ پیسہ ہوگا ۔ تو عوام خوشحال ہوں گے ۔ پھر اگر بتدریج کرایوں میں اضافہ کریں گے ۔ تو انہیں محسوس نہیں ہوگا ۔ اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا ۔ کہ بجٹ کے اعداد و شمار میں زیادہ تجسس کیا جائے تو یہ نتیجہ اخذ کیا جائے گا ۔ کہ ریلوے نے اپنے وسائل سے پورے طور پر استفادہ نہیں کیا ۔ اگر ان وسائل کو properly utilize کیا جائے ۔ اپنے ورکشاپ کی production capacity کو increase کیا جائے تو خسارہ برداشت کرنے کے لئے اس قسم کا عذر لنگ تلاش نہ کیا جائے ۔

Mr. Speaker : The Member may please try to conclude his speech.

صاحبزادہ نور حسن ۔ اس ترقی یافتہ دور میں اپنی ریلوے کا اگر غیر ملکی ریلوے سے موازنہ کریں تو معلوم ہوگا کہ ہم بہت پیچھے ہیں وہ لوگ کسی جذبہ کے تحت کام کرتے ہیں ۔

جناب والا ۔ ہمارے ہاں برانچ لائین کی بری حالت ہے ۔ اس سلسلہ میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ یہ کہ ایک ٹرین بہاولنگر سے چلتی ہے ۔ اور سماسٹہ تک ساڑھے پانچ گھنٹہ میں ۱۰۰ میل کا سفر طے کرتی ہے ۔ وقتاً فوقتاً ریلوے اتھارٹیز کی خدمت میں عرض کیا گیا ہے ۔ اور معزز ارکان نے اپنی تقاریر میں اس بات کی طرف حکام کی توجہ دلانے کی کوشش کی ہے ۔ لیکن ابھی تک کوئی نتیجہ برآمد نہیں

ہوا ۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہاں ایک fast train چلائی جائے ۔ کیونکہ ۲۰ میل فی گھنٹہ کے حساب سے سفر کرتے وقت مسافر محفوظ نہیں ہو سکتے اور یہ سفر ان کے لئے آج کل ایک سزا ہو جاتا ہے میری مودبانہ التماس ہے کہ آپ نظر کرم فرماتے ہوئے وہاں ایک تیز رفتار گاڑی چلائیں جس سے عوام کا وقت بچ سکے ۔ کیوں کہ برانچ لائین سے سفر کرنے والوں کا بھی اتنا ہی قیمتی وقت ہے جتنا کہ مین لائن سے سفر کرنے والوں کا قیمتی وقت ہے ۔

جناب والا ۔ پچھلے دنوں ہمارے ایک معزز رکن نے ایک سوال کے ذریعہ دریافت کیا تھا تو معزز پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا تھا کہ قط العمارہ سے فورٹ عباس تک ایک ریلوے لائن کی تعمیر ہو تو اس کے متعلق جواب دیا گیا تھا کہ اس کی feasibility پر غور کیا گیا ہے اور یہ اس لحاظ سے قابل عمل سکیم نہیں ہے کہ اس سے متوقع منافع کی امید نہیں ہے ۔ ایک طرف تو ہم ریلوے کو فلاحی ادارہ کہتے ہیں اور دوسری طرف اس سے یہ توقع کرتے ہیں کہ اگر وہاں سے خاصا منافع نہ ہو تو اس کاروبار کو نہ شروع کیا جائے ۔ جناب والا ۔ وہاں ہر چیز موجود ہے earthwork موجود ہے بلڈنگ مکمل ہے ۔ اور یہ اس علاقہ کی ایک بڑی ضرورت ہے جس کی طرف پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کو توجہ دینا چاہئے ۔ یہ وہاں کے لوگوں کا اہم ترین مسئلہ ہے ۔

چودھری انور عزیز (سیالکوٹ ۔ ۳) ۔ جناب والا ۔ زندگی کے تجربہ

کی مثال بھی کچھ اندھوں اور ھاتھی والی مثال کی طرح ھے ۔ ھم نابینا ایم ۔ پی ۔ اے گورنمنٹ کے ھاتھی کو مختلف طرف سے ٹٹولتے ھیں اور کوئی اس کو دیوار کہہ بیٹھتا ھے اور کوئی اس کو درخت سمجھتا ھے ۔ جناب والا ۔ کسی کو معلوم نہیں کہ در حقیقت یہ کیا چیز ھے ۔ زندگی کچھ ایسی چیز ھے کہ کوئی آدمی یہ نہیں کہہ سکتا کہ جو بات میں کہہ رھا ھوں وہ حرف آخر ھے ۔اپنے فہم اپنے علم اور اپنے ادراک کے مطابق جیسی بات سمجھ میں آئی وہ کہہ دی ۔

جناب والا ۔ آپ کو یاد ھوگا کہ میں نے پچھلے ریلوے بجٹ کے دوران چند معروضات اس ھاؤس میں پیش کی تھیں ۔ میرے بہت سے بھائیوں نے ریلوے کی کارکردگی پر تنقید کی ھے میرا تجربہ ان سے مختلف ھے ۔ ریلوے بجٹ کے متعلق جو کچھ تقریریں کی گئی ھیں اس کے متعلق میں تو یہی کہہ سکتا ھوں ۔

عرض نیاز شوق کا اس سے ھو بڑھ کے کیا صلہ
ھم نے کہا بچشم نم اس نے سنا بچشم تر

جناب والا ۔ میں نے پچھلی دفعہ کئی درخواستیں کی تھیں اور میں اس ھاؤس میں یہ عرض کرنا چاھتا ھوں کہ میرے علاقہ کی تکالیف کو ریلوے کے محکمہ نے بڑے ھمدردانہ طریقہ سے اور بڑی محبت سے حل کر دیا ھے ۔ انہوں نے جسڑ سے لے کر چک امرو تک بجری بچھادی ھے جس پر

۱۵ لاکھ روپیہ خرچ آیا ہے ۔ انہوں نے لاہور سے لے کر چک امرو تک کراسنگ سٹیشن بڑھا دیا ہے اور زیادہ ٹرینیں چلائی ہیں ۔ انہوں نے ہفتہ کے روز ایک نئی تیز رفتار گاڑی بھی چلائی ہے اس سے اگر ہم سات بجے بھی چلیں تو رات کو ۱۰ بجے شکر گڑھ پہنچ جاتے ہیں ۔ انہوں نے ایک یہ بھی پراویژن کیا ہے کہ ایک تیز رفتار گاڑی چک امرو تک چلائی جائے اور جیسی جیسی تیز رفتار گاڑیاں آ رہی ہیں ویسے ویسے وہ اپنے وعدہ کو پورا کریں گے اور ریل کار بھی چلائیں گے ۔ اس کے بعد انہوں نے شکرگڑھ ریلوے سٹیشن کا درجہ بھی بڑھا دیا ہے ۔ میں اپنے علاقہ کی طرف سے اور اپنی طرف سے ریلوے کے افسران اورخاص طور پر چیئرمین اور وائس چیئرمین صاحب اور اپنے ہونہار پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کا شکر گذار ہوں کہ انہوں نے میری معروضات پر بڑی محبت سے غور کیا اور انہوں نے ہماری مصیبتوں کا حل کیا ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ زندگی کی مثال وہ ہاتھی اور اندھوں والوں کی سی ہے ۔ اس میں سے میرے حصہ میں خوش قسمتی سے ریلوے کا جو احساس آیا ہے اس میں اور جو کچھ ریلوے بجٹ پر تقریریں ہوئی ہیں اس میں بہت فرق ہے جس کے لئے میں ریلوے کا بہت شکر گذار ہوں ۔ اگر کوئی آدمی وعدہ پورا کرتا ہے تو وہ اچھا دوست ہوتا ہے اور ایک اچھے دوست کی قدر کرنا چاہئے ۔

مسٹر نثار محمد خان (پشاور—۵) ۔ جناب سپیکر ۔ ریلوے کا جو

آئندہ سال کے لئے میزانیہ پیش ہوا ہے میں اس پر جناب وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور وہ اس لئے کہ سابق صوبہ سرحد کے لئے اس میں کوئی پیغام نہیں ہے اور جیسے کہ انگریزی کی مثل ہے ۔

No news is good news.

جناب والا ۔ میں نہیں سمجھتا کہ ایسا کیوں ہوا ہے ۔ کم سے کم اس میں ایک وہاں کے سٹیشن کا نام ہی لے لیا جاتا کہ اور نہیں تو وہاں پر ٹھنڈے پانی کا انتظام کیا ہے لیکن وہ بھی نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ میں اس سے یہ سمجھوں گا کہ ہمارا علاقہ جو ہے وہ ریلوے کی مد میں شاید پاکستان بھر میں ترقی کر چکا ہے ۔

جناب والا ۔ اگر کچھ نہیں ہو سکتا تھا تو کم سے کم چار سدہ سے تنگی اور تنگی سے پشاور کو ریلوے لائن سے ملا کر ریلوے کی آمدنی کافی بڑھائی جاتی ۔ کیوں کہ یہ علاقہ جو کہ تحصیل چار سدہ اور ہشت نگر کا ہے یہ اپنی زرخیزی کے لئے بہت مشہور ہے اور پھر چار سدہ ہی میں ایک شوگر مل موجود ہے ۔ اگر یہ ریلوے لائن ہو جائے تو زمیندار طبقہ اپنا گنا آسانی سے شوگر مل میں پہنچا سکتا ہے ۔ دوسری چیز وہاں کی جو ہے وہ تنباکو ہے جسے زیادہ تر منڈی میں لے جایا جاتا ہے اگر یہ ریلوے لائن ہوتی تو زمیندار اس لائن سے فائدہ اٹھاتے اور ریلوے کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ۔ اسی طرح پشاور کو اگر کوہاٹ بنوں ڈیرہ اسمعیل خان اور کوئٹہ

سے ملایا جاتا تو ڈیرہ اسمٰعیل خان کی جو زمین بنجر پڑی ہوئی ہے اور اس کے لئے گورنمنٹ کی ایک سکیم بھی بنائی گئی ہے اگر اس سکیم کے تحت زمین جب سیراب ہو جائے گی تو وہاں پھر لوگ کاشت کرنے لگیں گے اور پھر وہاں لوگ زیادہ جائیں گے اور اس ٹرین سے اپنے آپ کو وہاں آسانی سے پہنچائیں گے اور اپنے مال اور زمین کا زیادہ خیال رکھ سکیں گے اور اس طرح ریلوے کی آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا۔ جناب والا۔ ۱۹۲۲ء میں یہ سکیم تھی کہ مردان کو صوابی اور جہانگیرہ سے ملایا جائے لیکن ابھی تک اس پر عمل درآمد نہیں ہوا ہے۔ اسی طرح اگر حویلیاں سے لائن کو بڑھایا جائے اور اس کو ایبٹ آباد اور بالا کوٹ تک لایا جائے تو وہاں کے لوگوں کو جو اپنے ایک من غلہ کا ۲۰ روپے کرایہ دینا پڑتا ہے۔ کہ اسے وہ کاغان ویلی میں پہنچائے اسے اس مصیبت سے نجات ملے گی۔

جناب والا۔ جن علاقوں کا میں نے ذکر کیا ہے یہ ایسے علاقے ہیں جو کہ قدرتی معدنیات اور جنگلات کی دولت سے مالا مال ہیں۔ اگر ان میں ریلوے لائن بچھائی جائے۔ تو وہ لوگ بہ آسانی اپنے کاروبار کو ترقی دے سکیں گے اور اس ترقی کا اثر خواہ مخواہ ریلوے کی آمدنی پر بھی پڑے گا لیکن جناب والا۔ جب ریلوے کی آمدنی کی طرف توجہ کرتے ہیں تو وہ ہمیں کم نظر آتی ہے اور وہ خود بھی کہتے ہیں کہ کم ہے تو کرایوں میں اضافہ بھی کر دیا جاتا ہے اور اس طرف زیادہ زور ہو جاتا ہے۔ جناب

والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ کرایوں میں اضافہ سے ریلوے کی آمدنی اور کم ہو جائے گی ۔ پشاور سے لاہور تک کرایہ موٹر بس میں ۹ روپیہ اور کچھ آنے لگتا ہے ۔ مگر ریلوے ٹرین کی تھرڈ کلاس کا کرایہ ۱۳ روپے اور کچھ آنے لگتا ہے ۔ اب مسافروں کو موٹر بس میں سیٹ بھی مل جاتی ہے اور وہ ۸ گھنٹوں میں پہنچ بھی جاتی ہے تو پھر وہ کیوں نہ موٹر بس میں سفر کریں اور ٹرین میں ان کو سیٹ بھی نہیں ملتی اور کرایہ بھی ۱۳ روپیہ خرچ کریں اور سفر بھی ۱۲ ۱۳ گھنٹوں میں طے ہوتا ہے ۔ تو جناب والا ۔ میری ایک گذارش ہے کہ بجائے اس کے کہ ریلوے مختلف علاقوں میں بجلی کی ٹرینیں چلائے اس کو چاہئے کہ وہ سنگل لائینوں کو ڈبل کردے تو میرا خیال ہے کہ ٹرینوں کی سست رفتاری ختم ہو جائے گی ۔ جناب والا۔ ہمارے ہاں ٹرین کی رفتار ۱۶|۱۷ میل فی گھنٹہ ہے اور دوسرے یورپی ممالک اور انگلینڈ میں اوسط رفتار ۱۹۶۰ء تک ۴۰ میل فی گھنٹہ ہے ۔ تو جناب والا ۔ جب ہم اپنے مسائل کی طرف گورنمنٹ کی توجہ دلاتے ہیں تو ہم پر آوازیں کسی جاتی ہیں کہ ہم غدار ہیں ۔ پہلے میں سمجھتا ہوں بہتر ہوگا اگر غدار کی definition کر دی جائے کہ غدار کون ہوتا ہے ۔ بہر حال میں کسی اور ٹائم پر اس موضوع پر گفتگو کروں گا ۔

Mr. Speaker : No discussion about that. Time is limited. The Member may please conclude his speech.

مسٹر نثار محمد خان ۔ جناب والا ۔ اگر ریلوے کی آمدنی میں اضافہ کرنا ہے اور مشکلات کا مقابلہ کرنا ہے تو برائے مہربانی ان تجاویز پر غور کیا جائے۔

صاحبزادی محمودہ بیگم (پی ڈبلیو۔ ۱۵۳-زون—۳)۔ صدر محترم۔ ریلوے کا میزانیہ جب پیش کیا گیا اور اس میں تھوڑی سی ٹیکسیشن کی گئی تو میں بہت ڈری ۔ میں نے سوچا کہ حزب اختلاف کے قائد جو سیاست میں بہت منجھے ہوئے ہیں اور بہت بلند پایہ پارلیمنٹیرین بھی ہیں وہ نہ معلوم کیا حشر بپا کریں گے لیکن میں نے یہ محسوس کیا کہ شاید انہوں نے میزانیہ کو بہت توجہ سے پڑھا ہو اور قائل ہوگئے ہوں کہ تعمیر و ترقی کے لئے جو ٹیکسیشن کیجائے اس میں بہت وزن ہوتا ہے ۔ اس لئے پہلے بھی جو ان کی تقریر تھی اس میں زور نہ تھا اور میں نے محسوس کیا کہ وہ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر ۵ فیصد ٹیکسیشن جو بہت معمولی ہے اگر کسی ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے کی جائے تو وہ قابل عمل اور قابل قبول ہونا چاہئے میں اس لئے جناب گورنر اور وزیر خزانہ صاحب کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ یہ پہلا موقع ہے کہ آپوزیشن کی تقاریر میں وزن نہ تھا ۔ مولانا صاحب نے ایک مشینی طریقہ سے خدا جانے کیا کہا ہے سمجھے تو صرف یہی سمجھ آئی کہ "کراچی میں کچھ انڈر گراؤنڈ ہو جانا چاہئے" ۔ میں نے بہت کان لگائے اور سمجھنے کی کوشش کی لیکن مشین کی طرح وہ چلتے چلے گئے اور

ایک ہی بات سمجھ آئی کہ "انڈر گراؤنڈ کچھ کر دیا گیا ہے"۔ اب حمزہ صاحب تشریف لائے۔ میں نے ان کی بھی تقریر بہت توجہ سے سنی۔ انہوں نے ایک بہت دل چسپ پہلو کو اجاگر کیا اور انہوں نے کہا کہ میں محکمہ ریلوے سے سماجی اور سیاسی توقعات وابستہ رکھتا ہوں جو انہوں نے پوری نہیں کیں۔ مجھے بہت تعجب ہوا۔ حمزہ صاحب اس وقت موجود نہیں ورنہ میں ان سے پوچھنا چاہتی تھی کہ سماجی تو صحیح ہیں لیکن سیاسی توقعات ریلوے سے وابستہ کرنے کی وجہ وہ مجھے ضرور سمجھائیں۔ جناب والا۔ میں سمجھتی ہوں کہ ریلوے کا موجودہ میزانیہ ترقی کا حامل ہے۔ اس میں کئی ایک چیزیں ایسی ہیں جن کو اگر غور سے دیکھا جائے تو وہ گزشتہ سال کے مقابلہ میں بہت قابل قدر ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ گذشتہ سال یا اس سے پہلے سال جب یہ ۵ فیصد کرایہ بڑھایا گیا تھا تو میرے بہت قابل احترام لیڈر آف اپوزیشن نے جب تقریر کی تو اس ہاؤس کی فضا تبدیل ہو گئی اور ہمارے ممبروں نے اتنی زہر آلود تقاریر کی تھیں کہ میں حیران تھی کہ یہ ان کے دل کی آواز ہے اور یا یہ خواجہ صاحب کا جادو ہے جو ان کو ہو گیا تھا لیکن اس دفعہ خواجہ صاحب نے تقریر کی جس میں جان نہیں تھی۔ اس لئے ممبران نے اس دفعہ مردہ دلی سے تقاریر کیں جیسے کہ وہ ایسے ہی دل سے کہے جاتے ہیں کہ ہائے ۵ فیصد اضافہ لیکن میں یہ سمجھتی ہوں کہ ریلوے کی کار کردگی قابل اطمینان ہے اور یہ خوشی کا مقام ہے کہ کچھ نہ کچھ نکتہ چینی بھی اس کی ہوتی ہے

جو ہونی بھی چاہئے - یہ بڑی خوشی کا مقام ہے - کہ ریلوے کا بجٹ اسمبلی میں آتا ہے - آپ لوگ اور ہمارے قابل احترام لیڈر آف آپوزیشن اور دوسرے ارکان اس کو پوری توجہ اور انہماک سے دیکھتے ہیں اور اپنی تجاویز پیش کرتے ہیں اور تنقید کرتے ہیں اور وہ چیز جس پر تنقید کی جائے وہ بہت اچھی ہوتی ہے - کچھ ہمارے ممبران بھی تجاویز پیش کرتے ہیں اور کچھ ممبران آپوزیشن بھی کارآمد تجاویز پیش کرتے ہیں - ریلوے کے موجودہ بجٹ میں جو کچھ دیا گیا ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے گذشتہ سال میں جو کچھ کیا اگر میں ان کی تفصیلات دوں تو مجھے تھوڑی دیر کے بعد سپیکر صاحب فرمائیں گے کہ میں بیٹھ جاؤں - جہاں تک ریلوے کے سالانہ بجٹ کا تعلق ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو سب نے پڑھا ہے ہر شعبہ میں اس نے قابل قدر اور قابل عمل ترقی کی ہے -

مسٹر سپیکر - بیگم صاحبہ معلوم یہ ہوتا ہے کہ آپ کسی اور کو ایڈریس کر رہی ہیں -

صاحبزادی محمودہ بیگم - جناب میں آپ ہی کو ایڈریس کر رہی ہوں - میں اس طرف صرف دیکھنے لگی تھی -

مسٹر سپیکر - تو پھر آپ کو یہ نہیں کہنا چاہئے تھا کہ سپیکر صاحب مجھے یہ کہیں گے کہ آپ بیٹھ جاؤ -

صاحبزادی محمودہ بیگم ۔ میں جناب معافی کی خواستگار ہوں۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ جناب احتراماً کہا گیا ہے ۔

صاحبزادی محمودہ بیگم ۔ میں معافی کی خواست گار ہوں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ غائب کا صیغہ احتراماً استعمال کیا گیا ہے ۔

صاحبزادی محمودہ بیگم ۔ ریلوے نے چھوٹے درجے کے ملازمین کے لئے کافی حد تک سہولتیں بہم پہنچائی ہیں لیکن میں سمجھتی ہوں ان میں اضافہ ہونا چاہئیے ۔ میرا پرانا مطالبہ ہے جس کو میں دوبارہ عرض کروں گی ۔ میں سمجھتی ہوں کہ جو افسران بالا محنتی اور دیانتدار ہیں وہ اس طرف اپنی توجہ دیں گے اور وہ یہ ہے کہ ریلوے کے صرف تین درجے ضرور کئے جائیں میں سمجھتی ہوں کہ تھرڈ ۔ سیکنڈ اور ائیر کنڈیشنڈ کلاسیں ہونی چاہئیں ۔ یہ جو موجودہ ۵ درجے ہیں یہ بالکل غلط ہیں ۔ گزشتہ ۳ سالوں سے جب سے یہ ریلوے کا محکمہ صوبائی حکومت کی تحویل میں آیا ہے میں ہمیشہ یہ کہتی رہی ہوں کہ پانچ درجوں کی بجائے تین درجے کر دئے جائیں تو یقینی طور پر ریلوے کی آمدنی میں اضافہ ہو سکتا ہے اور ریلوے کے تھرڈ کلاس ڈبے میں تھوڑی سی اصلاح کی ضرورت ہے اور یہ جو انٹر کلاس کے ڈبے ہیں ان کو تھرڈ کلاس کے کرایوں کے ساتھ ملا دیا جائے اور تین درجے ہوں کیوں کہ ملک میں ویسے بھی تین کلاسیں موجود ہیں

ایک لوئر کلاس ۔ دوسری مڈل کلاس اور تیسری اپر کلاس اور جو فرسٹ کلاس میں سفر کرتا ہے وہ اپنے آپ کو احمق سمجھتا ہے کہ وہ ۱۱ روپے زیادہ صرف کرکے ائیر کنڈیشنڈ میں کیوں نہ سفر کرے ۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ائیر کنڈیشنڈ ڈبے اور منگوائے جائیں اور فرسٹ کلاس کو درمیان سے اڑا دیا جائے ۔ صرف تھرڈ ۔ سیکنڈ اور ائیر کنڈیشنڈ ہونے چاہئیں ۔ جناب والا ۔ ریلوے کی انتظامیہ کے متعلق نکتہ چینی ہوئی ہے وہ اپنی جگہ پر درست ہے ۔ میں سمجھتی ہوں کہ چھوٹی موٹی خامیاں ہر محکمہ میں ہوتی ہیں ۔ ایک صاحب مجھے کہہ رہے تھے کہ وہ ائیر کنڈیشنڈ میں سفر کر رہے تھے اور corridor میں گداگر بھرے ہوئے تھے ۔ تو یہ چھوٹی موٹی خامیاں جو ہیں ان کو میں افسران بالا کی خدمت میں لکھ کر دوں گی کہ وہ ان کو دور کریں تاکہ پبلک کو سہولت ہو اور پبلک کی تکالیف میں کمی ہو ۔ ایک صاحب مجھے کہہ رہے تھے کہ چٹخنیاں پاکستانی بنی ہوئی ہیں اور بالکل خراب ہیں ۔ ویسے میں سمجھتی ہوں کہ ساری چیزیں بہتر ہو رہی ہیں اور امید ہے کہ وہ اچھی بھی ہو جائیں گی لیکن بہرحال خواتین چونکہ سفر کرتی ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ اس چیز کی طرف توجہ دینی چاہئیے ۔ لائیٹ کا بند و بست ٹھیک ہو ۔ چٹخنیاں درست ہوں ۔ ریلوے کی ان خامیوں کی وجہ سے بدنامی ہوتی ہے اور تھوڑی سی توجہ کرنے سے یہ خامیاں دور ہو سکتی ہیں ۔

Minister for Basic Democracies : Lady - like point.

صاحبزادی محمودہ بیگم ۔ خواتین کے ڈبوں کا جہاں تک تعلق ہے اس کے متعلق متعدد شکایات موجود ہیں ۔ خواتین کے ڈبے زیادہ ہونے چاہئیں اور ان میں حفاظت کا بندوبست بھی زیادہ بہتر ہونا چاہئیے ۔ کیونکہ جب خواتین سفر کرتی ہیں تو ان کے ساتھ چھوٹے چھوٹے بچے بھی ہوتے ہیں اور اکثر خواتین جب سفر پر جاتی ہیں تو اپنے زیورات اور کپڑے بھی ساتھ لے جاتی ہیں ۔ کبھی راستہ میں چوری ہو جاتی ہے کبھی چٹخنیاں نہیں لگتیں ۔ اس لئے ریلوے کے افسران بالا کو ان چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے اپنے ماتحت عملہ کو توجہ دلانے پر اصرار کرنا چاہئیے ۔ علاوہ ازیں میں یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ ریلوے ملازمین کا رویہ مسافروں کے ساتھ زیادہ بہتر ہونا چاہئیے ۔ کچھ لوگ مسافروں کے ساتھ ٹھیک طریق سے پیش نہیں آتے اس کی بھی اکثر لوگ شکایت کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب اپنی تقریر ختم فرمائیے گا ۔

صاحبزادی محمودہ بیگم ۔ امروکا وساوے والا لائن ۔ اسلام آباد میں جو فیکٹری قائم ہو رہی ہے نیز جو اور بھی متعدد لائنیں بنی ہیں ۔ میں ان پر ریلوے کے حکام اور ریلوے کے محکمہ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں ۔

امروکا وساوے والا لائن کی نسبت ہمارا مطالبہ گذشتہ پانچ سال سے

چلا آتا تھا خدا کا فضل ہے کہ اب انہوں نے یہ کہا ہے کہ وہ منظور ہو گئی ہے ۔ محسوس ایسا ہوتا ہے کہ اب انشاءاللہ اس سال میں یہ لائن آ جائے گی ۔ شکریہ ۔

راجہ غلام سرور خان (راولپنڈی ۔ ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ ریلوے بجٹ سال ۱۹۶۸-۶۹ء جو وزیر خزانہ جناب احمد سعید کرمانی صاحب نے اس معزز ایوان میں پیش کیا ہے اس کی میں جناب وزیر خزانہ ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب اور ریلوے کے متعلقہ افسران کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے چند گذارشات عرض کروں گا ۔ جناب والا ۔ یہاں بہت سی تقریریں ہوئی ہیں لیکن میں ایک کوہستانی ہوں اور ایک ہی رخ جانتا ہوں ۔ مجھے صرف نثار صاحب کی تقریر پر بڑی خوشی ہوئی ہے کیونکہ وہ بھی ہماری طرح کوہستانی علاقہ کے رہنے والے ہیں ۔ اگرچہ یہاں ان تقریر پر کوئی خاص توجہ نہیں کی گئی مگر میں نے ان کی تقریر بڑی دلچسپی سے سنی ہے ۔ ان کے مطالبات بالکل صحیح تھے ۔

جناب والا ۔ دس سال سے یعنی ۱۹۵۸ء سے پورے ملک میں ہر پہلو سے جو بے مثال ترقی ہوئی ہے ۔ اس کے ساتھ ہی ریلوے نے بھی اپنی بساط کے مطابق ہر پہلو میں بے حد ترقی اور کامیابی حاصل کی ہے ۔ ان کی طرف سے بحفاظت اور تیز سفر اور پابندیٔ وقت نیز کئی قسم کے ڈبے تیار کرنے اور ہر لحاظ سے عوام کو سہولتیں پہنچانے کا خاطر خواہ بندوبست

کیا گیا ہے ۔ ہر سٹیشن پر ہر لحاظ سے اعلیٰ درجہ کا انتظام موجود ہے یہ ریلوے کی نمایاں کارکردگی ہے ۔

جناب والا ۔ جو اخراجات یہاں پیش ہوئے ہیں وہ میرے خیال کے مطابق عوام کی بہتری کے لئے نہایت مناسب ہیں اور اب عوام پہلے کی نسبت ریلوے کے سفر کو زیادہ پسند کرتے ہیں کیونکہ یہ زیادہ آرام دہ اور محفوظ ہے نیز تیسرے درجہ کے مسافروں کی سہولتوں کے لئے توجہ دے کر عوام کی بے حد حوصلہ افزائی فرمائی گئی ہے ۔ اس انقلابی حکومت نے تیسرے درجہ میں سونے کے لئے نہایت اعلیٰ انتظام کیا ہے اور وہاں پر ہر قسم کی سہولتیں موجود ہیں ۔ ۱۹۵۸ء سے پہلے تو تیسرے درجے کے مسافروں کو انسان ہی نہیں خیال کیا جاتا تھا ۔ تیسرے درجے کے ڈبے بھیڑوں کی طرح بھرپور ہوتے تھے اور سونا تو در کنار وہاں بیٹھنے کی جگہ بھی نصیب نہیں ہوتی تھی ۔ اب بفضل ایزدی ہر قسم کی سہولتیں موجود ہیں ۔ اور عوام کو ان کا پورا پورا اعتراف ہے اور اکثر ممبران نے محکمہ ریلوے کو مبارکباد پیش کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ محکمہ واقعی اس مبارکباد کا مستحق ہے ۔

جناب والا ۔ ہمارے ملک میں ہر جگہ کی زندگی اپنی اپنی نوعیت کی ہے جب کبھی میں یہاں اپنے علاقے کے حالات پیش کرتا ہوں تو اس معزز ایوان کے چند ممبران ہمارے علاقے سے ناواقفیت کی وجہ سے اپنی

ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہیں ۔ میرے خیال میں میرے ان دوستوں کو دیہاتی اور کوہستانی زندگی کا پتہ ہی نہیں وہ صرف مال روڈ کے کیفوں اور عیش کی زندگی کو پسند کرتے اور جانتے ہیں ۔ ہماری دنیا ان کو بالکل پسند نہیں ہے اس لئے میں ان کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ پہلے وہ اس علاقہ کو دیکھ لیں ، خاص طور پر جب وہاں برف پڑی ہو اور پھر اس کے متعلق اپنی رائے قائم کریں ۔ جناب والا ۔ سابقہ سیشن میں ایک فاضل ممبر نے میرے اس مطالبہ پر کہ مری میں ریلوے لائن بنائی جائے مخالفت کی تھی ۔ عالیجاہ وہ میرے ساتھی ہیں اور میں ان کو صحیح طور سے جانتا ہوں ۔ میں ان کی موجودہ زندگی اور پہلی زندگی کا تقابل بھی جانتا ہوں ۔ اگر میں نے مری کے لئے ریلوے لائن کا مطالبہ کیا ہے تو ان کو کیا تکلیف ہے ۔ ریلوے لائن تو وہاں قائم ہو گی یا نہ ہو گی مگر انہیں کیوں ابھی سے درد پڑنا شروع ہو گیا ہے ۔ شاید انہوں نے اپنے گھر سے یہ رقم دینی ہے ۔ عرصہ دو سال سے انہوں نے اس ایوان کے اندر یا اس کے باہر کوئی مطالبہ نہیں کیا ہے ۔ میں نے مباحثات باقاعدہ دیکھے ہیں ۔ انہوں نے کبھی اپنے علاقے کے کوئی حالات یہاں پیش نہیں کئے وہ صرف دوسروں کی تقریروں پر سر ہلا دیتے ہیں ۔

جناب والا ۔ ہمارے علاقہ کی پسماندگی کی انتہا یہ ہے کہ ہمارے ۸۰ فیصد عوام نے ریلوے دیکھی ہی نہیں اور نہ ہمیں آج تک اس محکمہ

سے کوئی فائدہ حاصل ہوا ہے ۔ میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر ریلوے کی خدمت میں التماس کروں گا کہ شملہ سے کالکا کی طرح ریلوے لائن ہمارے علاقے میں بھی قائم کر کے ہماری ضروریات زندگی کو آسان بنایا جائے جس علاقہ میں ریلوے لائن ہوتی ہے وہاں competition کی وجہ سے بسوں کے کرائے کم ہو جاتے ہیں اور اس مقابلہ سے عوام کو بڑی رعایت ہو جاتی ہے ۔ جیسا کہ بہت سے ممبران نے اپنی تقاریر میں فرمایا بھی ہے ۔ اس لئے میں یہ التجا کروں گا کہ ریلوے کے ذریعے منڈیوں میں ہر وقت مال پہنچ جاتا ہے اور وہاں کے مقامی لوگ اپنی پیداوار کو بیرونجات بھیج کر کافی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں ۔ کیونکہ ٹرک وغیرہ ہر وقت دستیاب نہیں ہو سکتے جس کی وجہ سے کافی نقصان ہو جاتا ہے ۔

جناب والا ۔ اب تو محکمہ ریلوے نے مری میں ایک بڑا ہی شاندار بنگلہ تعمیر کر لیا ہے ۔ تو اس بنگلے کو آباد کرنے کے لئے اگر اپنی ریل کے ذریعے ہی وہاں پر جائیں تو کتنا اچھا ہو گا ۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ میرے اس مطالبے پر ضرور غور فرمایا جائے ۔ کیونکہ گوجر خان ۔ سہالہ اور اسلام آباد کا فاصلہ بمشکل پندرہ بیس میل ہے اور اس تھوڑے سے فاصلے کے لئے ریل مہیا کرنا اتنے بڑے ادارے کے لئے کوئی بڑی بات نہیں ہے تاکہ ہم کوہستانی بھی ریل کے سفر سے مستفید ہو سکیں ۔ یہ آپ کی بڑی مہربانی ہو گی ۔ اس کے علاوہ میں ۱۹۶۲ء سے التجا کر رہا ہوں کہ

ہماری روزی کا واحد ذریعہ ملازمت یا مزدوری ہے جس پر ہمیں فخر ہے۔ لیکن جب سردی میں سات آٹھ فٹ برف پڑے تو وہاں پر مزدوری کے ذرائع مسدود ہو جاتے ہیں۔ ہم آپ سے ہیلی کاپٹر وغیرہ نہیں مانگ رہے ہیں ہماری مقامات ضروریات تو پوری ہو جاتی ہیں۔ لیکن محکمہ ریلوے میں ہمارا کوئی بھی ملازم نہیں ہے۔ جبکہ ان کی زندگی کا دارو مدار ہی مزدوری پر ہوتا ہے آپ ان کو ضرور سہارا دیں۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

رائے منصب علی خان کھرل (شیخوپورہ - ۳) - جناب والا - اس معزز ایوان کے معزز اراکین نے محکمہ ریلوے کے حسن انتظام حسن کارکردگی اور کارہائے نمایاں کا ذکر مختلف انداز میں کیا ہے اور ان تمام تقاریر کو سننے کے بعد بھی مجھ میں یہ سکت باقی ہے کہ میں بھی اس محکمے کے بارے میں کچھ عرض کروں۔

جناب والا۔ میں آپ کی وساطت سے محکمہ ریلوے کے ارباب بست و کشاد کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ قیام پاکستان کے بعد جس بے سروسامانی کے عالم میں آپ نے اپنے سفر کا آغاز کیا تھا اور اس محکمے کو چلانے کا عزم کیا تھا اور پھر اس کے بعد ۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ نے جس جذبہ حب الوطنی سے سرشار ہو کر اور جس محنت اور تندہی سے قوم وملک کی خدمت کی تھی اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے قوم کو آپ سے بیشمار توقعات

وابستہ ہو گئی تھیں اور اس صوبے کے عوام یہ سوچنے لگے تھے کہ آپ نے جس طرح شاندار کردار ماضی میں ادا کیا تھا اسی طرح آپ مستقبل کی طرف بھی پورے جوش و خروش اور جذبہ عمل کے ساتھ بڑھیں گے اور ان تمام مسائل کو حل کریں گے جو بازو پھیلائے آپ کو بلا رہے ہیں اور ان توقعات کو پورا کریں گے جو قوم نے آپ کے ساتھ وابستہ کی ہیں ۔ لیکن اگر آپ سے یہ سوال کیا جائے کہ کیا آپ نے یہ توقعات پوری کی ہیں ۔ تو جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں تو یہ کہوں گا کہ آپ نے یہ توقعات پوری کی ہیں اور اگر پوری نہیں کی ہیں تو کم از کم آپ نے ان کو پورا کرنے کی کوشش ضرور کی ہے ۔ لیکن اس ایوان کے اندر اور اس ایوان کے باہر آپ کے متعلق جو باتیں کہی جاتی ہیں اور جب یہ کہا جاتا ہے کہ آپ کے سٹور اور گوداموں سے ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے کا مال چوری ہو جاتا ہے یا غبن ہو جاتا ہے اور جب یہ کہا جاتا ہے کہ گوجرانوالہ کی فیکٹریاں آپ ہی کے گوداموں کے مسروقہ لوہے سے چلتی ہیں اور گلبرگ کی کوٹھیاں آپ ہی کے عمارتی سامان سے تعمیر ہوتی ہیں اور یہ کہ آپ برانچ لائنوں پر مسافروں کے لئے سہولتیں پیدا نہیں کرتے اور اس کے علاوہ یہ کہ آپ کی گاڑیاں اپنے اوقات کی پابند نہیں ہیں تو پھر یہ حسن انتظام اور حسن کارکردگی محض الفاظ تو تک ہی محدود ہو کر رہ جاتا ہے ۔

Minister for Finance : We are thankful to you that you are paying us good compliments.

رائے منصب علی خان کھرل - میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ ان شکوک و شبہات کو رفع کرنے کی کوشش کریں - میں یہ سب کچھ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ میرا انداز فکر مثبت ہے اور مجھے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا نظر نہیں آتا - میں اس ملک اور اس قوم کے مستقبل سے پر امید ہوں اور آپ کے بارے میں بھی میرے یہی خیالات ہیں - لیکن مجھے یہ سن کر دکھ ہوتا ہے کہ جب آپ کے بارے میں لوگ ایسی باتیں کہتے ہیں - مجھے یہ باتیں گوارا نہیں ہیں - بلکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ کے بارے میں لوگ یہ کہیں کہ آپ نے اس محکمے کو بہترین انداز میں چلایا ہے اور یہ کہ آپ نے اس محکمے کو چلانے میں حسن کارکردگی کی ایک بہترین مثال قائم کی ہے اور آپ نے عوام کی خدمت اور جذبہ حب الوطنی کا مظاہرہ کیا ہے - اس لئے میں آپ کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ ان تمام اعتراضات کا جواب محض آپ کا عمل ہے ، گفتار نہیں ہے - آپ کوشش کریں کہ یہ تمام اعتراضات دور ہو سکیں - آپ برانچ لائنوں پر مسافروں کے لئے مزید سہولتیں فراہم کریں - جو چھوٹے سٹیشن ہیں کہ جن میں سایہ نہیں ہے - وہاں آپ سائے کا بندوبست کریں - جہاں پانی نہیں ہے وہاں پانی فراہم کریں اور جہاں جہاں تیز چلنے والی گاڑیاں نہیں ہیں وہاں وہاں تیز رفتار گاڑیاں فراہم کریں - کیونکہ ان لائنوں پر بسنے والے بھی اسی ملک کے باشندے ہیں اور وہ بھی اسی طرح ٹیکس ادا کرتے ہیں جس طرح کہ دوسری لائنوں پر بسنے والے لوگ ادا کرتے ہیں۔

یہ غیر انصاف ہے کہ آپ عوام کے ایک طبقے کو سفر کی بہترین سہولتیں میسر کریں اور دوسرے طبقے کو آپ ان سہولتوں سے محروم رکھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ ریلوے کے جو مزدور ہیں اور جو کم تنخواہ پانے والے ملازمین ہیں ان کے بارے میں آپ کے انداز فکر میں مثبت تبدیلی آنی چاہئیے۔ آپ حالات کے تیور دیکھیں۔ آپ فضا میں بکھری ہوئی سرگوشیاں سنیں۔ آپ اپنے کان کھول کر ان کی آواز سنیں اور اس کے بعد حقائق پر مبنی پالیسی مرتب کریں اور ان کے مسائل کو حل کریں۔

جناب والا۔ اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ وار برٹن ریلوے سٹیشن کی یہ حالت ہے کہ ایک طرف شہر ہے اور ریلوے لائن کی دوسری طرف سٹیشن ہے وہاں لوگوں کو ریلوے لائن پار کر کے ایک طرف سے دوسری طرف گذرنا پڑتا ہے جو کہ ریلوے کے قواعد و ضوابط کے مطابق جرم ہے۔ لیکن لوگ اس جرم کا ارتکاب کرنے پر مجبور ہیں۔ اس لئے آپ کو چاہئیے کہ اس طرف اپنی فوری توجہ دیں۔ اس کے علاوہ ننکانہ صاحب کے پلیٹ فارم پر نہ تو سائے کا کوئی انتظام ہے اور نہ ہی وہاں پر کوئی چھت بنائی گئی ہے۔ اس کا فوری انتظام ہونا چاہئیے۔ علاوہ ازیں آپ نے لاہور شور کوٹ براستہ جڑانوالہ ایک گاڑی چلائی تھی جس کا نام آپ نے راوی ایکسپریس رکھا تھا لیکن اسے آپ نے نہ معلوم وجوہات کی بناء پر

بند کر دیا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کو دوبارہ چلانا چاہئیے کیونکہ آپ دریائے راوی کی طرح ناقابل یقین نہیں بنیں گے ۔ دریائے راوی کی ماہیت کو اپنانا چاہئے ۔ دریائے راوی بہتا رہا ہے ۔ بہتا ہے اور بہتا رہے گا ۔ آپ کو دریائے راوی کی طرح چاہئیے کہ جو لوگ وہاں بستے ہیں ان کو سہولتیں فراہم کریں ۔ وہاں تیز رفتار گاڑی کی ضرورت ہے ۔

مسٹر عارف حسین (لائل پور—۵) ۔ جناب سپیکر ۔ سید احمد سعید کرمانی صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں کیونکہ انہوں نے ریلوے کا بجٹ نہایت ہی عمدہ طور پر پیش کیا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ جس طرح ملک میں پچھلے دس سالوں میں زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی ہوئی ہے ۔ اسی طرح ریلوے نے بھی پچھلے دس سالوں میں نہایت ہی شاندار ترقی کی ہے ۔ جناب سپیکر ۔ جس طرح صدر ایوب نے ملک اور قوم کے نہایت ہی اہم امور کے سلسلہ میں راہنمائی کی ہے ۔ اسی طرح ریلوے نے بھی ان کی عظیم راہنمائی سے استفادہ حاصل کیا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ کراچی سرکلر ریلوے ۔ اس کے بعد حیدر آباد سے میرپور خاص کے درمیان چھوٹی لائن کو بڑی لائن میں تبدیل کرنا ۔ لاہور سے خانیوال کے درمیان برقی ریل چلانے کا منصوبہ ۔ یہ عظیم کارنامے ہیں جس پر ریلوے والے اور عوام بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں ۔ لیکن جناب والا ۔ ریلوے بنیادی طور پر ایک کاروباری ادارہ ہے اور جب تک

ریلوے والے اس امر کو مدنظر نہیں رکھیں گے وہ زیادہ ترقی نہیں کر سکیں گے ۔

جناب سپیکر ۔ Main لائنوں پر ریلوے نہایت ہی عمدہ قسم کی گاڑیاں چلا رہی ہے لیکن برانچ لائنوں پر ان کی زیادہ اچھی گاڑیاں نہیں چل رہی ہیں ۔ میری گزارش اس سلسلے میں یہ ہے کہ جہاں وہ Main لائنوں کی طرف توجہ دے رہی ہے وہاں برانچ لائنوں کو بھی ایسی سہولتوں سے استفادہ اٹھانے کا موقع دینا چاہئیے ۔

جناب سپیکر ۔ آخری گزارش جو آپ کی وساطت سے محکمہ ریلوے سے کرنی چاہتا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ جڑانوالہ لائلپور ریلوے لائن ۱۹۴۲ء میں جنگی ضروریات کے تحت اکھاڑ لی گئی تھی ۔ اس کے بعد اب تک وہ بند پڑی ہے ۔ اس میں earthwork سٹیشن اور پل وغیرہ سب چیزیں مکمل ہو چکی ہیں ۔ اگر اس کی طرف تھوڑی سی توجہ دی جائے تو یہ ایک اچھی لائن بن سکتی ہے اور اس سے محکمہ ریلوے کو بھی فائدہ ہو سکتا ہے ۔ شکریہ ۔

چودھری عبدالغنی (بہاول نگر ۔۳) ۔ جناب والا ۔ میں بھی اپنے دوسرے بھائیوں کی طرح وزیر خزانہ صاحب اور پارلیمنٹری سیکرٹری سردار محمد اشرف صاحب اور محکمہ ریلوے کو مبارک باد پیش کرتا

ہوں کہ انہوں نے یہ بجٹ میرے علاقہ کے لئے نہیں بلکہ دوسرے علاقوں کے لئے اچھا پیش کیا ہے ۔ جناب والا ۔ میرا علاقہ ہارون آباد ہے ۔ وہاں سے ریلوے لائن ۳۰ میل ہے ۔ متحدہ ہند و پاکستان کے وقت جنگ عظیم میں یہ ریلوے لائن اکھاڑ لی گئی تھی ۔ وہاں سٹیشن موجود ہے بلکہ سوائے ٹریفک کے ہر چیز موجود ہے ۔ وہاں سے سمہ سٹہ ۱۱۰ میل ہے ۔ وہاں نہ کوئی سڑک ہے اور نہ کوئی ٹرانسپورٹ کا انتظام ہے ۔ اس لئے میری ریلوے کے حکام سے گزارش ہے کہ جب بھی کوئی منصوبہ بنائیں میرے حلقہ کی ضروریات کو بھی مدنظر رکھیں ۔ وہاں کے لوگ پہلے ہی بہت غریب ہیں ۔ آپ کو ان کا بھی خیال رکھنا چاہئے ۔

جناب والا ۔ اس کے علاوہ بہاولنگر سے سمہ سٹہ کوئی تیز رفتار گاڑی نہیں ہے ۔ اس کے متعلق میں عرض کروں گا کہ وہاں ایک ریل کار چلائی جائے ۔ جب ون یونٹ معرض وجود میں آیا تھا تو اس وقت ہم سے بہت وعدے کئے گئے ۔ ان میں ایک یہ بھی وعدہ تھا کہ یہ پسماندہ علاقہ ہے ۔ اس کو پنجاب کے برابر لایا جائے گا ۔ اس وقت ۷ کروڑ روپیہ بہاول پور گورنمنٹ نے پنجاب کے خزانہ میں جمع کرایا تھا ۔ لیکن وہاں ایک انچ بھی ریلوے لائن نہیں بنی ۔ مہربانی کرکے جب کوئی منصوبہ

بنائیں ۔ خدارا غریب عوام کی ضروریات کو بھی مدنظر رکھیں ۔ اور ان کو بھی پورا کریں ۔ اگر کوئی بجٹ میں گنجائش ہے تو مہربانی کرکے میرے علاقہ کی طرف بھی توجہ فرمائی جائے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ جناب سپیکر ۔ ۶۸-۱۹۶۷ء کی رپورٹ اور ۶۹-۱۹۶۸ء کا میزانیہ موجودہ حکومت کی دس سالہ ترقیاتی پروگرام کا آئینہ دار ہے ۔ اس میں وہ تمام باتیں تفصیل کے ساتھ عرض کر دی گئی ہیں جو تمام ملکی ضروریات اور اہم تقاضوں کو پورا کرتی ہیں ۔ ہمیں یہ امید تھی کہ ہمارے معزز دوست کم از کم اس بجٹ کو اس حد تک ضرور سراہیں گے ۔ جناب محمود اعظم فاروقی صاحب کو اس بات پر اتفاق ہے کہ حکومت نے یا محکمہ ریلوے نے جس طریق سے اس بجٹ کو ایوان کے سامنے پیش کیا ہے وہ قابل تعریف ہے ۔ جہاں تک قائد حزب اختلاف خواجہ محمد صفدر صاحب کے اعتراضات کا تعلق ہے اس کا جواب جناب وزیر خزانہ صاحب ہی دیں گے ۔ جناب فاروقی صاحب نے جو چند عجیب و غریب اعتراضات کئے ہیں میں ان کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں ۔ جناب فاروقی صاحب نے ایک یہ اعتراض کیا ہے کہ گزشتہ دس سالوں میں موجودہ حکومت نے development پر ۲۲۳

کروڑ روپیہ خرچ کیا ہے ۔ حالانکہ ان سے پچھلے دس سالوں میں سابقہ حکومتوں نے صرف ۴۸ کروڑ روپیہ خرچ کیا ہے ۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ موجودہ حکومت نے اس کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے اور وہ development اور ترقیاتی منصوبوں پر بہت زیادہ اخراجات کر رہی ہے ۔ لیکن جو نتائج میرے فاضل دوست نے اخذ کرنے کی کوشش کی ہے ۔ وہ نتائج نہایت ہی عجیب اور مضحکہ خیز ہیں ۔ جناب فاروقی صاحب نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ جہاں ترقیاتی اخراجات میں ۳۶۰ فی صد اضافہ ہوا ہے وہاں اتنی آمدنی نہیں ہوئی ہے ۔ میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ۲۲۴ کروڑ روپیہ میں سے ۵۰ فی صد صرف development expenditure ہے جسے بحالیات اور replacement پر خرچ کیا جانا ضروری تھا ۔ یعنی یہ اہم اخراجات تھے جو پہلے دس سالوں میں خرچ کئے جانے مطلوب تھے ۔ لیکن ان حکمرانوں کی غفلت کی وجہ سے یہ اخراجات ملتوی ہوتے چلے آئے ہیں ۔ اور وہ بروقت خرچ نہیں کئے گئے ہیں ۔ لیکن ان اخراجات کو موجودہ حکومت کے دور میں پورا کیا گیا ہے اور ان کو صحیح معنوں میں خرچ کیا گیا ہے ۔ اس کے علاوہ بقایا ۱۱۲ کروڑ جو کہ capital expenditure بنتا ہے

اس کو expansion of the plans اور ایسی سکیموں پر خرچ کیا گیا ہے جس میں زر مبادلہ کی ہمیں محتاجی نہ رہے اور ملک زیادہ سے زیادہ حد تک خود کفیل ہو۔

جناب والا ۔ میں مختصراً اس دس سالہ زرین دور کی achievement کا ذکر اس موقع پر ایوان میں کر دینا ضروری سمجھتا ہوں اور اس کا فیصلہ اس ایوان کے معزز اراکین اور عوام پر چھوڑتا ہوں کہ وہ اس بات کا اندازہ لگائیں کہ موجودہ حکومت نے صدر محمد ایوب کی قیادت میں اور موجودہ ریلوے انتظامیہ نے جو ترقی کی ہے وہ کس حد تک قابل تحسین ہے۔

جناب والا ۔ سکھر کے مقام پر ایک فیکٹری قائم کی گئی ہے ۔ یہ بر صغیر میں یعنی ہندوستان اور پاکستان میں ایک واحد مثالی ادارہ ہے ۔ اس میں دو لاکھ سلیپر سالانہ بنائے جائیں گے اور ان کی عمر سب سے زیادہ ہو گی اور مقابلتاً قیمت سب سے کم ہو گی ۔ جناب والا ۔ آپ کو سن کر خوشی ہو گی کہ اس کارخانے پر کل لاگت چالیس لاکھ روپے آئی تھی ۔ اور اس سے سالانہ زر مبادلہ کی بچت ۴۳ لاکھ روپیہ ہو گی ۔ علاوہ ازیں مغلپورہ ورکشاپ میں ریلوے ویگن کا جو انتظام کیا گیا ہے اور جس کی سالانہ capacity ۱۵۰۰ ویگن ہے ۔ اس میں اب تک ۱۱,۰۰۰ ویگن تیار کئے

جا چکے ہیں اور اس سے دس کروڑ روپے کا زر مبادلہ بچایا گیا ۔ اس کے علاوہ اسلام آباد میں جو carriage فیکٹری ۸ کروڑ روپے کے سرمائے سے زیر تعمیر ہے ۔ جو انشاء اللہ آئندہ تین سالوں میں پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گی ۔ اس کے مکمل ہو جانے سے دو کروڑ ۲۵ لاکھ روپیہ سالانہ زر مبادلہ کی بچت ہو گی ۔ اس کے علاوہ ایک اور نہایت ہی اہم چیز Spin Shop ہے ۔ جس کی تعمیر کے اوپر محکمہ ریلوے نے صرف ۱۹ لاکھ روپیہ خرچ کیا ہے ۔ اور اس سے سالانہ ۳۲ لاکھ کے زر مبادلہ کی بچت ہو گی ۔ اس کے علاوہ بہت سی اور باتیں ہیں ۔ جن کا ذکر کرنا ضروری ہے ۔ لیکن میں وقت کی کمی کی وجہ سے اس سٹیج پر ایوان میں بیان کرنے کے لئے ضروری نہیں سمجھتا ۔ جہاں تک سگنل اور replacement of track کا تعلق ہے ۔ اس کو بھی ریلوے نے پوری اہمیت دی ہے ۔ تاکہ رفتار کو جس حد تک ممکن ہو بڑھایا جا سکے ۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب والا ۔ میں لاہور تا خانیوال چلنے والی برقی گاڑی کا بھی ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں ۔ میرے بعض دوستوں نے اس چیز کو luxury شمار کیا ہے اور ایوان کو بڑھکانے کی کوشش کی ہے کہ یہ اخراجات جو اس وقت کئے جا رہے ہیں ۔ یہ برانچ لائنوں یا کسی اور جگہ کئے جاتے ۔ اس کی

پوزیشن یہ ہے کہ لاہور تا خانیوال سیکشن کو برقیانے میں ۱۲ کروڑ روپے خرچ ہونگے ۔ اس میں سات کروڑ روپیہ زر مبادلہ خرچ ہوتا ہے ۔ اس میں ہمارے پاس option تھی کہ ہم ۵ کروڑ روپے سے ڈیزل لوکو موٹو حاصل کر لیں یا ان کے عوض میں ہم الیکٹرک لوکو موٹو حاصل کر لیں ۔ میں آپ کی وساطت سے معزز ایوان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ڈیزل لوکو موٹو ایک نہایت ہی پیچیدہ چیز اور ایک نہایت ہی مہنگی چیز ہے ۔ ظاہری طور پر الیکٹرک لوکو موٹو اور ڈیزل لوکو موٹو کی قیمتیں برابر ہیں ۔ لیکن جو روپیہ اس کے فاضل پرزہ جات حاصل کرنے پر خرچ کرنا پڑتا ہے ۔ وہ ایک بہت وسیع تعداد میں چلا جاتا ہے اور برقی لوکو موٹو کی نسبت دوسرے لوکو موٹو کے فاضل پرزہ جات پر بہت کم خرچ ہوتا ہے ۔ علاوہ ازیں اس بات کو خاص طور پر ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے کہ ہمارے ملک میں ایک heavy electrical complex قائم ہو رہا ہے ۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ انشاء اللہ ہماری تمام ضروریات وہاں سے پوری ہو جائیں گی ۔ اور اگر اللہ کو منظور ہوا تو آئندہ دس سالوں میں ہم خود الیکٹرک لوکو موٹو بنانے کے قابل ہو جائیں گے ۔ اس کے علاوہ اس کو برقیانے سے جہاں تک ڈیزل کے اخراجات ہیں اور جن

پر کافی حد تک زر مبادلہ خرچ ہوتا ہے - وہ بھی بہت کم جائیں گے اور عام حالات میں اس کو برقرار رکھنے میں بھی تقریباً ۱۱۰۵ فی صد اخراجات میں کمی ہو گی - تو میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ یہ ایک luxury نہیں ہے ، بلکہ یہ ایک نہایت ہی اہم ضرورت تھی - اس کے بعد میرے فاضل دوستوں نے اس بات پر نہایت ہی غلط تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ محکمہ ریلوے اپنے ملازمین یعنی درجہ سوم اور چہارم کے ملازمین کی نگہداشت کی طرف پوری توجہ نہیں دے رہا - جناب والا - میں ان چند اعداد و شمار سے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کروں گا کہ محکمہ ریلوے اپنے تیسرے اور چوتھے درجے کے ملازمین کا مثالی طور پر خیال رکھ رہا ہے - جس کی مثال پاکستان میں کم از کم کسی اور صنعتی تجارتی ادارے میں نہیں مل سکتی - جہاں تک جناب محمود اعظم فاروقی نے ریلوے کے تیسرے اور چوتھے درجے کے ایمپلائز کے کوارٹرز یا رہائشی سہولتوں کا ذکر کیا تھا - تو اس سلسلے میں میں ان کی خدمت میں عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ ریلوے ملازمین کی کل تعداد ایک لاکھ ۳۴ ہزار ہے - اس میں سے ۳۴ فی صد ملازمین کو کوارٹرز مہیا کئے گئے ہیں - حالانکہ گورنمنٹ کے صنعتی اور تجارتی اداروں میں مقرر شدہ حد ۳۴ فیصد

ہے - اور مجھے یقین ہے کہ کسی نجی ، سرکاری یا نیم سرکاری ادارے میں اس حد تک پہنچنے کی کوشش نہیں کی - لیکن محکمہ ریلوے نے ۲۵ فی صد کی بجائے ۳۷ فی صد ایمپلائز کو کوارٹرز مہیا کئے ہیں - اور اس کے بعد آئندہ مالی سال میں مزید درجہ سوم کے ملازمین کے لئے ۸۸ کوارٹرز اور درجہ چہارم کے ملازمین کے لئے ۲۷۳ نئے کوارٹرز بنانے کی گنجائش رکھی گئی ہے - اس کے علاوہ اسال سٹاف ویلفیئر پروگرام میں ایک کروڑ ، ۲۵ لاکھ روپے کی پروویژن رکھی گئی ہے - جس میں کوارٹروں کی تعمیر ، ہسپتال ، سکول ، رہائشی سٹر اور کینٹین وغیرہ کی تعمیر شامل ہے اور ۷۷۰ کوارٹروں میں بجلی مہیا کی جانی مقصود ہے - اس کے بعد میں ریلوے کے ملازمین کے بچوں کی تعلیمی سہولتوں کے متعلق تذکرہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں - ریلوے میں اس وقت ۵۲ سکول ریلوے کے ملازمین کے بچوں کے لئے ہیں اور اس وقت طلبہ کی تعداد ۲۶۲۹۸ ہے - اس کے علاوہ کالج میں تعلیم پانے والے بچوں کے لئے لاہور اور کراچی میں ایک ہوسٹل قائم کیا گیا ہے - اور اس پر ۳۰ ہزار روپیہ سالانہ خرچ آتا ہے - یہ رقم اس ایک کروڑ ، ۲۵ لاکھ کی پروویژن کے علاوہ ہے اور درجہ سوم اور چہارم کے ان ملازمین کے ان بچوں کو جو کہ میڈیکل کالجز ،

انجنیئرنگ کالجز یا دوسرے ڈگری کورسز میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ان کو ۴۳ ہزار روپے سالانہ کے وظائف دئے جاتے ہیں۔ تو اس سے یہ صاف واضح ہو جاتا ہے۔ کہ محکمہ ریلوے اپنے ادنیٰ ملازمین کے بچوں کی تعلیم کے اوپر پوری توجہ دے رہا ہے۔ جہاں تک صحت کا تعلق ہے۔ ریلوے کے ملازمین کے لئے مختلف مقامات پر ۶۴ ہسپتال اور ڈسپنسریاں قائم کی جا چکی ہیں اور اس کے علاوہ پچھلے سال سے ۱۵ موبائیل ڈسپنسریاں بھی کام کرنے لگ گئی ہیں۔ اس وقت beds کی تعداد ۱۰۱۳ ہے اور اس میں ۱۳۷ ڈاکٹر، ۱۳ لیڈی ڈاکٹر اور پانچ dentists موجود ہیں۔ پچھلے سال in-door مریضوں کی تعداد جن کا علاج کیا گیا ہے۔ ان کی تعداد ۱۶۶۰۴ ہے اور out-door مریضوں کی تعداد ۲۵ لاکھ، ۳۶ ہزار ہے۔ جناب والا۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ریلوے کے تمام ملازمین کو ادویات مفت مہیا کی جاتی ہیں اور اس کے لئے ۵۵ لاکھ روپے کی رقم سالانہ اس مد میں خرچ کی جاتی ہے اور اس سال جو سب سے اہم تبدیلی کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ریلوے کے ادنیٰ ملازمین کو ہسپتال میں مفت خوراک مہیا کرنے کی حد سو روپیہ ماہوار لینے والے ملازم سے ۱۵۵ روپے ماہوار لینے والے ملازم تک بڑھا دی ہے اور اس میں ۸۰ فی صد ریلوے

ملازمین آ جاتے ہیں ۔ تو لہذا جناب والا ۔ اس بات سے یہ بھی عیاں ہو جاتا ہے کہ محکمہ ریلوے اپنے ملازمین کی صحت کے متعلق بھی اپنی پوری توجہ دے رہا ہے ۔ اس کے متعلق میں یہاں یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ملک اختر صاحب نے آج اس بات پر زور دینے کی کوشش کی ہے اور انہوں نے آج کی تنخواہوں کے سکیل کو ۱۹۳۹ء کے سکیل سے مقابلہ کرنے کی کوشش کی ہے ۔ ۱۹۳۹ء میں کلاس چار کا ایک ملازم دس یا بارہ روپے ماہوار لیتا تھا ۔ لیکن آج درجہ چہارم کا ایک ملازم کم از کم ستر روپے ماہوار سے پچھتر روپے ماہوار لیتا ہے ۔ اس میں (بقول ان کے) پچیس فی صد اضافہ نہیں ہوا بلکہ پانچ سو فی صد اضافہ ہوا ہے ۔

اس کے بعد جناب والا ۔ کچھ اعتراض کرانے کے بڑھائے جانے پر کیا گیا ہے ۔

Mr. Speaker : The time of the House is extended by half an hour.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ مجھے قطعاً اعتراض نہ ہوتا لیکن ذرا اتنا خیال رکھ لیجئے کہ ہمیں بھی کچھ وقت مل جائے تاکہ ہم بھی رات کو کچھ پڑھ کر صبح اپنی گذارشات پیش کر سکیں ۔ دس بجے اگر یہاں سے جائیں گے تو کھانا کھانے اور دوسرے فرائض سے فارغ

ہونے تک میرا خیال ہے سو جانے کا وقت تو ضرور ہو جائے گا ۔ اتنا ذرا خیال رکھ لیا کریں ۔ ورنہ بے شک ٹائم بڑھاتے جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ عام بحث کا دن تھا اور اس میں تمام ممبران حصہ لینا چاہتے تھے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ بالکل ٹھیک ہے لیکن میں نہایت ہی ادب سے عرض کروں گا کہ یہ اوقات ہمیں suit نہیں کرتے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ، میں جناب خواجہ صاحب کی خواہشات کے پیش نظر اس مسئلہ کو وزیر خزانہ کے لئے چھوڑتا ہوں ۔ اس کے علاوہ چند اور ضروری باتیں ہیں ، ان کے متعلق عرض کرتا ہوں ۔

جناب والا ۔ یہ کہا گیا ہے کہ تیسرے درجہ کے مسافروں کی سہولیات کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا گیا ۔ میں اس سلسلہ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ محکمہ ریلوے اپنی زیادہ سے زیادہ توجہ تیسرے درجہ کے مسافروں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں مہیا کرنے پر دیتا ہے ۔ پچھلے چند سالوں میں جو ۱۱۱۱ نئے ڈبے مہیا ہوئے ہیں ، ان میں سے ۵۵۵ ڈبے لوئر کلاس کے مسافروں کے لئے مہیا کئے گئے ہیں ۔ اس کے علاوہ پچھلے چند سالوں میں محکمہ ریلوے تھرڈ اور انٹر کلاس کے ڈبوں میں اکسٹھ فیصد

تک پنکھے مہیا کر چکا ہے ۔ جب کہ ۱۹۵۷ء اور ۱۹۵۸ء میں ان کی ratio صرف انیس فیصد تھی ۔ پچھلے دس سالوں میں انیس فیصد سے بڑھا کر پنکھوں کی نسبت کو اکسٹھ فیصد کر دیا گیا ہے ۔

جہاں تک برانچ لائنوں کا تعلق ہے ، میں اپنے معزز دوستوں کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ درست ہے کہ جس قدر توجہ مین لائن کو دی جاتی ہے اس حد تک برانچ لائن کو توجہ دینی ممکن نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ آپ کو اس بات کا احساس ہوگا کہ جتنی اہمیت مین لائن کی ہے ، برانچ لائن کی اہمیت اس حد تک نہیں ہو سکتی ۔ لیکن اس کے باوجود replacement of the track اور ان کی رفتار کو بڑھانے کے سلسلہ میں بھی اچھے خاصے اقدامات کئے جا رہے ہیں ۔ میرے پاس تمام تفصیلات موجود ہیں ۔ لیکن مین وقت کی کمی کی وجہ سے آپ کی خدمت میں پیش نہیں کرسکتا ۔

Mr. Speaker : Please try to conclude now.

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ اس کے بعد level crossings اور accidents کا کچھ ذکر کیا گیا ہے جس کا جواب دینا میں ضروری سمجھتا ہوں ۔ جناب والا ۔ محکمہ ریلوے کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے

کہ جس حد تک بھی ممکن ہو سکے level crossings کو man کیا جائے ۔ اور ان میں security arrangements کو زیادہ سے زیادہ effective اور موثر بنایا جائے۔ پچھلے سال ۱۹۶۶-۶۷ء میں پندرہ un-manned level crossings کو man کیاگیا اور چار level crossings کو upgrade کیا گیا ۔ اس کے علاوہ انتیس level crossings کو additional gatemen provide کئے گئے ۔ اسی طریقہ سے ۱۹۶۷-۶۸ء میں تیرہ un-manned level crossings کو man کیا گیا اور تینتیس کو upgrde کیا گیا ۔ جناب والا ۔ اس سلسلہ میں ایک چیز نہایت وضاحت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت مغربی پاکستان میں ۲,۹۲۵ C. class unmanned railway level crossings ہیں جن میں سے صرف ۹۶۲ railway crossings ایسی ہیں جن پر سے کچھ motors کا یا دوسری vehicles کا گذر ہوتا ہے ۔ اگر ان تمام کو بیک وقت man کر دیا جائے جو کہ کسی صورت ممکن نہیں ہے ، تو اس صورت میں محکمہ ریلوے کو ۲۰۸ لاکھ non-recurring اور ۳۴ لاکھ recurring اخراجات کا بوجھ اٹھانا پڑے گا ۔ لیکن اس کے باوجود جس حد تک ممکن ہو سکتا ہے ، ان پر ضرورت کے مطابق پوری توجہ دی جاتی ہے ۔ اور ان کو man کیا جاتا ہے ۔ جہاں تک ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ سردار صاحب ۲۰۸ لاکھ اور ۳۳ لاکھ ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جی ہاں دو کروڑ آٹھ لاکھ روپیہ ۔

مسٹر سپیکر ۔ مغربی پاکستان کے تمام crossings کو man کرنے پر ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ نہیں جناب ۔ یہ ۹۶۲ جو ہیں ان کے متعلق میں نے عرض کیا ہے ۔ کل ۲،۹۲۵ ہیں

مسٹر سپیکر ۔ ۹۶۲ کون سے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ ۹۶۲ ایسے ہیں ۔ جن پر سے ٹریفک گذرتی ہے ۔

جہاں تک level crossings پر accidents کا تعلق ہے ۔

جناب والا ۔ ان کے متعلق میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ۱۹۶۱-۶۲ء میں ۔

Number of persons killed in traffic accidents including road and rail is 840.

جن میں سے railway crossings کی وجہ سے ایسے آدمیوں کی تعداد صرف ۹ تھی ۔ اسی طریق سے ۱۹۶۷ء میں ۔

The total number of persons killed in accidents in rail or road is 1258 and due to railway crossings the number was only 11.

تو جناب والا ۔ ان باتوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ accidents کی تعداد جو ہے وہ اس کے علاوہ بھی بہت زیادہ ہے لیکن جہاں تک ریلوے کی level crossings کا تعلق ہے ، ریلوے کی انتہائی کوششوں کی وجہ سے اس نوعیت کے accidents کی تعداد بہت کم ہے ۔ جہاں تک ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : What about the demand of Chaudhri Muhammad Sarwar Khan ?

Parliamentary Secretary, (Railways) : I am coming to that Sir.

Mr. Speaker : The Parliamentary Secretary may please conclude now. He is taking the time of the Finance Minister.

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جہاں تک accidents کا تعلق ہے جناب والا ۔ اس کے متعلق بھی محکمہ ریلوے کی کارکردگی نہایت ہی قابل تحسین ہے ۔ ۱۹۶۶ء کے اعداد و شمار آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ۔ National Japanese Railway میں ۱۹۶۶ء میں level crossings کے accidents جو تھے ، ان کی تعداد دو ہزار کے لگ بھگ تھی ۔ جب کہ اس کے مقابلہ میں اسی سال میں ہمارے سو سے بھی کم تھے ۔ اس بات سے یہ صاف ظاہر ہے کہ accidents کا ہونا ضروری ہے ۔ لیکن ہماری احتیاط کی بدولت ہمارے accidents کی تعداد باقی railways کی نسبت بہت ہی کم ہے ۔

اب جناب والا ۔ میں چودھری محمد سرور خان کے گوجرانوالہ railway overbridge کے متعلق یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس بجٹ میں جو پانچ ہزار کی provision رکھی گئی ہے ، وہ token provision ہے ۔ جیسا کہ جناب والا کو معلوم ہے اس میں ریلوے کے علاوہ دو اور ایسے ادارے ہیں جن کے اوپر اس کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور انہوں نے اپنے حصے کی رقم ادا کرنی ہوتی ہے ۔ وہ ہیں پی ڈبلیو ڈی اور میونسپل کمیٹی ۔ اگر ان دو اداروں نے اپنے حصے کی ادائیگی کر دی اور زمین کے حصول میں وہ کامیاب ہو گئے تو ریلوے کا محکمہ اس میں provision کرلے گا ۔ اس میں محکمہ کی provision پندرہ لاکھ روپیہ ہے ۔ محکمہ capital accounts سے اس کی provision کر لے گا ۔ اور فوری طور پر اس میں کام شروع کردے گا بشرطیکہ باقی دو اداروں نے اپنے حصے کی رقوم کی ادائیگی کردی ۔

مسٹر سپیکر۔ لیکن سردار صاحب ۔ وہ دونوں ادارے محکمہ ریلوے کو پیسے تو نہیں دیں گے ۔ وہ اپنا اپنا کام کریں گے ۔ وہ اپنا اپنا کام کرنے کے ذمہ دار ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ یہ درست ہے لیکن جب انہوں

نے محکمہ ریلوے کو اس بات کی اطلاع دے دی کہ انہوں نے اس مقصد کے لئے روپیہ مختص کر دیا ہے تو محکمہ ریلوے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ میونسپل کمیٹی نے روپیہ مختص کر دیا ہے ۔ پی ڈبلیو ڈی نے working party کو لکھ دیا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ تو جناب والا ۔ اگر یہ صورت حال ہے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کے لئے provision کر دی جائے گی اور کام شروع کر دیا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ گذشتہ سال میرا خیال ہے کہ پانچ لاکھ کے قریب روپیہ مختص کیا گیا تھا لیکن اس دفعہ صرف پانچ ہزار ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میں نے عرض کیا ہے جناب والا ۔ کہ یہ ایک token رقم ہے ۔ اگر دوسرے اداروں نے رقم مختص کردی تو محکمہ ریلوے فوری طور پر کام شروع کر دے گا ۔

Mr. Speaker : The Minister for Finance.

وزیر خزانہ (سید احمد سعید کرمانی) ۔ جناب والا ۔ اس معزز ایوان

میں پچھلے دو دن میں تین قسم کی تقاریر ہوئی ہیں ۔ ایک تو اس قسم کی تقریریں کی گئیں جن میں بجٹ پر کڑی نکتہ چینی کی گئی ۔ دوسری قسم کی تقریروں میں جہاں انہوں نے ریلوے کے حکام کے حسن انتظام کی تعریف کی وہاں انہوں نے کچھ ڈھیلے سے انداز میں تنقید بھی کی تیسری قسم کی تقریریں ان حضرات نے فرمائیں جنہوں نے آغاز سے لے کر تقریر کے اختتام تک ریلوے بجٹ کو سراہا اور ریلوے حکام کے کام کی تعریف کی ۔ میں اس مختصر موقعہ پر صرف ان تقریروں کا جائزہ لینے کے لئے کھڑا ہوا ہوں جن میں ریلوے بجٹ اور ریلوے حکام کے کام پر کڑی تنقید کی گئی ہے ۔ وقت کی قلت کے پیش نظر شاید میرے لئے یہ ممکن نہ ہو کہ تمام تقاریر کا فرداً فرداً جواب دوں ۔ لیکن اپنی گزارشات کو جناب خواجہ محمد صفدر جو حزب اختلاف کے لیڈر ہیں ۔ کے اعتراضات کے جواب تک محدود رکھوں گا ۔ کاش زیادہ وقت ہوتا تو میں ان دوستوں کے سوالات اور اعتراضات کا جواب بھی دیتا ۔ جن کے اعتراضات تقریباً وہی ہیں ۔ جو قائد حزب اختلاف کے ہیں ۔

جناب والا ۔ اگر میں غلط نہیں سمجھا ۔ اور میرے حافظے نے بے وفائی نہیں کی ۔ تو میرا خیال ہے ۔ خواجہ صاحب نے ۵ بنیادی اعتراضات اٹھائے

ہیں ۔ پہلا عترض یہ ہے ۔ کہ ۲ ارب کی investment پر ریلوے نے صرف ۵ لاکھ کا منافع دکھایا ہے ۔ اور یہ منافع بھی صحیح نہیں ۔ کیونکہ اعداد و شمار کی شعبدہ بازی سے تین کروڑ تین لاکھ کے خسارہ کو چھپایا گیا ہے ۔ دوسرا اعتراض یہ تھا کہ ریلوے کی آمدنی اس سال گر گئی ہے ۔ اور جو وجوہات بیان کی گئی ہیں ۔ وہ فہم سے بالا ہیں ۔ اور حقائق ان کا ساتھ نہیں دیتے ۔ تیسرا اعتراض یہ ہے ۔ کہ ریلوے کے ادارہ کو بہت زیادہ منافع دکھانا چاہئے تھا ۔ چوتھا نقطہ یہ بیان کیا تھا ۔ کہ ریلوے کے اخراجات متواتر بڑھ رہے ہیں اور آمدنی کے مقابلہ میں اخراجات زیادہ ہو رہے ہیں ۔ نیز پچھلے سال کی آمدنی کی شرح سے اخراجات کی شرح بڑھ گئی ہے ۔ آخری اعتراض یہ تھا ۔ کہ ریلوے کی کارکردگی میں تنزلی آتی رہی ہے ۔ جیسا کہ engine utility اور wagon usages کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے ۔ ان major اعتراضات کے اردگرد ان کے خیالات گھومتے رہے ہیں ۔ جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے ۔ میں یہ عرض کردوں ۔ کہ ریلوے بورڈ کے متعلق ان کے فکر اور سوچ کا مرکزی نقطہ یہ رہا ہے ۔ کہ دو کروڑ ۱۶ لاکھ روپیہ depreciation reserve fund سے نکالا گیا ہے ۔ اور ۹۶ لاکھ روپیہ کرایہ کے اضافہ سے حاصل کیا ہے ۔ اس طرح

یہ رقم تین کروڑ ۸ لاکھ روپیہ بنتی ہے ۔ اور جو ۵ لاکھ کا فاضل بجٹ دکھایا گیا ہے ۔ اس طرح اصل تین کروڑ تین لاکھ روپے کا خسارہ ہے ۔

میں نہایت ادب سے ان کی خدمت میں عرض کروں گا ۔ کہ انہوں نے تمام ریلوے بجٹ کے کاغذات کا جلدی میں مطالعہ کیا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ وہ شکایت فرما رہے ہیں ۔ کہ اس ہاؤس سے آج شام انہیں جلدی فارغ کر دیا جائے ۔ تاکہ وہ اپنی توجہ ان کاغذات کی طرف پوری طرح دے سکیں ۔ اور کل اس کا عملی ثبوت دیں ۔ حقیقت یہ ہے ۔ کہ depreciation reserve fund میں سے یہ رقم (دو کروڑ ۱۶ لاکھ) نہیں نکالی گئی ۔ بلکہ ریلوے ہر سال جو contribution کرتی ہے اس میں بقدر دو کروڑ ۱۶ لاکھ کم contribute کیا گیا ہے ۔ ان دونوں باتیں میں فرق ہے ۔ اور یہ تاثر دینا درست نہیں کہ depreciation fund سے رقم نکالی گئی ہے ۔ اور کرایہ میں اضافہ کیا گیا ہے ان دونوں رقموں کو ملاکر تین کروڑ ۸ لاکھ کی جو رقم بنتی ہے یہ ہمارے ملک کو جو خسارہ تھا وہ دراصل تین کروڑ تین لاکھ کے خسارہ پر مشتمل تھا ۔ حالانکہ واقعہ یہ نہیں ہے ۔ reserve fund میں کئی برسوں سے اضافہ ہو رہا ہے ۔ ریلوے نے یہ سوچا کہ اگر ہم اس میں کم contribute نہ کریں یا پہلی contribution کی مقدار

ھی رکھیں تو اس کا نتیجہ یہ ھوگا کہ کرایوں میں غیر معمولی اضافہ کرنا پڑے گا ۔ اس لئے مفاد عامہ اور پبلک کی بہبود کی خاطر ھم نے اس فنڈ میں contribution کم کی ھے اوراس طرح کرایوں میں زیادہ اضافہ نہیں کیا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا یہ کمی depreciation fund میں کی گئی ھے ۔

وزیر خزانہ ۔ ھم نے جو کمی کی ھے وہ بحالیات کے لئے ھے اور اس میں کوئی فرق نہیں پڑتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ depreciation fund نسبتاً وھی ھوگا ۔

وزیر خزانہ ۔ جی ھاں ۔ ھم نے اس بات کی پوری تسلی کر لی ھے کہ جس مقصد کے لئے یہ فنڈ قائم کیا گیا تھا اس کو گزند نہ پہنچے ۔ اور بہتر یہ سمجھا گیا ھے کہ اس کا بار contribution پر کم پڑے اور reserve fund محفوظ رھے ۔ کرایوں میں ۹۴ لاکھ کا اضافہ کرنے سے کل رقم تین کروڑ ۸ لاکھ بنتی ھے ۔ اس رقم کے متعلق خواجہ صاحب نے فرمایا ھے کہ اسے reserve fund میں سے نکال لیا گیا ھے ۔ قصہ یہ ھے اتنی کہ راقم کم داخل کی ھے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ایک ہی بات ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ ایک ہی بات نہیں ۔ بڑا فرق ہے ۔ آپ قرطاس ابیض ملاحظہ فرمائیں آپ دیکھیں گے کہ کتنی رقومات جمع ہو گئی تھیں ۔ تو ریلوے نے سوچا کہ فرسودگی فنڈ کو کس حد تک کم کریں ۔ جیسا کہ آغاز میں کہا گیا ہے ۔ میں پھر دہراتا ہوں کہ یہ غلط ہے کہ ریلوے کے فرسودگی محفوظ فنڈ میں سے رقمیں نکالی گئی ہیں بلکہ اس فنڈ میں contribution نہیں کی گئی ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جتنی ہونی چاہیے تھی وہ کم کر دی ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ تیسری بات جو انہوں نے فرمائی تھی یہ تھی کہ آمدنی کم ہو رہی ہے ۔ اس کے متعلق میں عرض کر چکا ہوں کہ پچھلے سال کے مقابلہ میں آمدنی میں کمی نہیں ہوئی بلکہ ریلوے کی آمدنی میں اضافہ ہوا ہے ۔ اگر کمی ہوئی ہے تو تخمینہ میں ہوئی ہے ۔ اور ہماری توقعات پوری نہیں ہو سکیں ۔ یہاں ہر روز یہ تاثر دیا گیا ہے کہ آمدنی میں کمی ہوئی ہے اور اخراجات پچھلے سال کے مقابلہ میں زیادہ ہوئے ہیں

حالانکہ بات یہ ہے کہ جس حد تک تخمینہ کے مطابق ہماری توقعات تھیں وہ پوری نہیں ہوئیں ۔ اس میں بڑا باریک سا فرق ہے ۔ the difference is subtle میں نہیں چاہتا کہ کوئی غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کروں ۔ یہاں negative sense میں تاثر یہ دیا گیا ہے کہ آمدنی کم ہو رہی ہے ۔ آمدنی کم نہیں ہوئی بلکہ زیادہ ہوئی ہے ۔ البتہ جو تخمینہ جات تھے ان کے مقابلہ میں کم ہوئی ہے ان دونوں باتوں میں فرق ہے ۔ پھر خواجہ صاحب نے فرمایا کہ گیہوں کی نقل و حمل میں کمی ہوئی ہے یہ بات بھی غلط ہے کہ پچھلے سال ۱۲ لاکھ ٹن گیہوں کی نقل و حمل کم ہوئی ہے ہمارا یہ case نہیں کہ پچھلے سال اتنی کم نقل و حمل کیوں ہوئی بلکہ ہمارا case تو یہ ہے کہ ہمارے تخمینہ یا estimate کے مطابق اس سال ۵ لاکھ ٹن گیہوں کی نقل و حمل زیادہ ہونا تھی وہ نہیں ہوئی ۔ جو ہو نہ سکی اور جس کے نتیجہ میں جو تخمینہ بنایا گیا تھا اس کی مناسبت سے آمدنی کم ہوئی ہے ۔ لیکن پچھلے سال کے مقابلہ میں نہ گیہوں کی نقل و حمل میں کمی ہوئی ہے اور نہ اس کی آمدنی میں کمی واقع ہوئی ہے ۔ حضور والا ۔ دوسرا اعتراض جو میں نے کیا تھا اور جس کا خواجہ صاحب نے ہاؤس

میں تمسخر اڑایا تھا تو واقعی میں بھی ان کی باتوں میں آ گیا اور جب وہ تقریر ختم کرکے بیٹھ گئے تو میں نے اپنے دماغ پر بوجھ ڈالا کہ وہ واقعی جلدی میں یہ پڑھ کر آئے ہیں ۔ انہوں نے فرمایا کہ کیمیاوی کھاد کی نقل و حمل سے کمی سے آمدنی کم ہوئی ہے یہ میرا اعتراض تھا ۔ وہ فرماتے ہیں کہ پچھلے سال تو آپ کا یہ موقف تھا کہ چونکہ کیمیاوی کھاد کی نقل و حمل زیادہ ہوئی ہے اور اس کی وجہ سے آمدنی کم ہوئی اور اب آپ یہ کہتے ہیں کہ چونکہ کیمیاوی کھاد کی نقل و حمل کم ہوئی تو اس لئے آمدنی کم ہوئی ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں اب بھی یہی کہوں گا ۔

وزیر خزانہ ۔ پچھلے سال پوزیشن یہ تھی کہ کیمیائی کھاد کافی تعداد میں ملک میں آئی اور ضرورت بھی تھی ۔ وہ قلیل مدت میں آ گئی ۔ وہ سارے سال پر spread نہیں ہوئی جس کے نتیجہ کے طور پر جو دیگر سامان پورٹ پر تھا اور دیگر مقامات پر تھا اس کو ہمیں نظر انداز کرنا پڑا اور کیمیائی کھاد کو ملک کے مختلف گوشوں میں پہنچانا پڑا اور ریلوے کو کیمیائی کھاد کی طرف سے جو آمدنی ہوئی تھی وہ اتنی نہیں تھی ۔ لیکن

اس سال کیا ہوا کہ کیمیاوی کھاد میں کمی بھی ہو گئی اور سامان بھی تواتر سے نہ آیا جس کے نتیجہ میں دوسرے سامان کی نقل و حمل میں بھی فرق پڑ گیا اور اس بار واقعی گیہوں کی وجہ سے فرق پڑ گیا ۔ اور اس وجہ سے آمدنی میں ۲ء۱۲ لاکھ تخمینہ کی نسبت کمی واقع ہوئی ہے ۔ یہ بنیادی نکتہ ہے ۔ جب ہم کمی کا ذکر کرتے ہیں تو ہم اس کو co-relate کرتے ہیں to the estimates not to the income that we derived in the previous year پچھلے سالوں کے مقابلہ میں ریلوے کی آمدنی میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اضافہ ہوا ہے لیکن جو تخمینہ بنایا گیا اسکی وجوہات جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ایک تو گیہوں کی وجہ سے اور دوسرے کیمیاوی کھاد کی وجہ سے آمدنی میں تخمینہ کی نسبت کمی واقعی ہوئی ہے ۔ تیسری چیز عرض ہے کہ نقل و حمل میں ہمارا اندازہ تھا کہ کیمیاوی کھاد کوئی سوا چھ لاکھ ٹن کے قریب نقل و حمل میں آئی لیکن ہوا یہ کہ اس میں اس سال تین لاکھ ٹن کے قریب کمی ہوئی ۔ تیسری وجہ جو خواجہ صاحب نے بتائی ہے اس کو اپنے ڈھنگ میں اور معنی پہنا دیئے کہ نقل و حمل کی ہیت میں (pattern of traffic) میں تبدیلی کی وجہ سے خالی ویگنوں اور ڈبوں کو توقع سے زیادہ چلانا پڑا خواجہ

صاحب کہتے ہیں کہ آپ کا pattern تو ہمیشہ ایک ہی رہا ہے اور اس دفعہ آپ کہتے ہیں کہ pattern میں تبدیلی ہوئی ہے - حضور والا - pattern کے بنیاد نقوش وہی رہتے ہیں لیکن detail میں فرق پڑ جاتا ہے اور اس فرق سے خرابی پیدا ہوتی ہے - - جناب ہوا یہ کہ جب ہمیں خالی ڈبے چلانا پڑے - مثال کے طور پر ہمارا گہیوں کراچی میں پڑا ہوا یا کیمیاوی کھاد پڑی ہوئی تھی تو ہمیں کراچی خالی ڈبے لیجانا پڑتے ہیں - پھر وہاں سے سامان لاتے ہیں تو جب ہم وہاں خالی ڈبے لے گئے تو اس کے اخراجات ہوئے اور اس کی وجہ سے ہمیں یہ نقصان اٹھانا پڑا اور ہماری آمدنی میں اضافہ نہ ہو سکا - کاش حالات یہ ہوتے کہ ہم خالی ڈبے پورٹ کی طرف نہ لے جاتے اور اگر یہ صورت نہ ہوتی تو واقعی ریلوے کی آمدنی زیادہ ہوتی لیکن اس بے بسی کا کیا علاج ہے کہ جن دنوں میں ہمیں وہ سامان وہاں سے اٹھانا تھا تو ان ہی دنوں میں ہمارے کوئی ایسا سامان نہیں تھا جسے ہم up country سے پورٹ کی طرف لے جاتے - ہم خوشی سے پورٹ کی طرف نہیں گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آمدنی میں اضافہ نہیں ہوا - اگر وہ ڈبے پر ہو کر جاتے تو آمدنی میں اضافہ ہوتا - تو ان ہی وجوہات کو میں نے اپنی تقریر بھی میں عرض کیا تھا- خواجہ صاحب نے اس کو حقیقت

سے عاری اور اعداد و شمار کے خلاف قرار دیا لیکن میں امید کرتا ہوں کہ مختصر سی وضاحت کے بعد وہ اپنے خیالات میں تبدیلی پائیں گے اور وہ مطمئن ہو جائیں گے کہ ریلوے کی آمدنی پچھلے سالوں کے مقابلہ میں کم نہیں ہوئی ہے ریلوے کی آمدنی تخمینہ کے مقابلہ میں کم ہوئی ہے جو ہم نے تخمینہ لگایا تھا ۔ حضور والا ۔ ان کا تیسرا اعتراض یہ ہے کہ ریلوے کے ادارے کو بہت منافع دکھانا چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا فرق بھی تخمینہ سے کم ہے ؟

وزیر خزانہ ۔ میں اس پر بھی آتا ہوں ۔ جناب والا ۔ جہاں تک ریلوے کے ادارہ کا تعلق ہے اس کا نصب العین خدمت ہے منافع بازی نہیں ہے منافع خوری نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ آپ دنیا کے کسی ملک کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھیں پچھلے دس سالوں میں بے پناہ کرایہ میں اضافہ ہوا ہے۔ مجھے کل ہی بتایا گیا ہے کہ جاپان جیسے ترقی یافتہ ملک میں ۳۳ فیصد کرایہ میں اضافہ ہوا ہے اور انڈیا میں بھی ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : In how many year ?

خواجہ محمد صفدر ۔ ۱۰۰ سال میں ۔

وزیر خزانہ ۔ سو سال میں نہیں ۔ کہنا میں یہ چاہتا ہوں کہ اضافہ ہر ملک میں ہوتا ہے لیکن اگر کسی ملک میں اضافہ دیر سے ہوا ہے یا کم ہوا تو وہ پاکستان کا ملک ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ریلوے کا ادارہ ایک رفاہی ادارہ ہے اور اسکا نصب العین خدمت ہے لوگوں کو سہولتیں پہنچانا ہے لوگوں کی کھال اتار کر اپنی تجوریوں کو نہیں بھرنا ہے ۔ خواجہ صاحب اگر یہ تلقین کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کے دل میں عوام جو ریلوے سے سفر کرتے ہیں ان کا درد نہیں ہے ۔ ریلوے کی میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک رفاہی حیثیت برقرار رہنا چاہئے اور اسکی آمدنی کی طرف توجہ کم ہو اور خدمت اور سہولتیں مہیا کرنے کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہئے ۔ چوتھا نکتہ جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ریلوے کے اخراجات آمدنی کے مقابلہ میں زیادہ ہو رہے ہیں اور کہا گیا ہے کہ پچھلے سالوں میں ریلوے کی آمدنی کی شرح کم بڑھی ہے اور اخراجات زیادہ بڑھے ہیں ۔ اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا اور یہ بنیادی بات ہے جو میں نہایت ادب سے عرض کرنا چاہتا ہوں اور آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ریلوے کے اخراجات پچھلے چند سالوں سے جو بڑھ رہے ہیں اس میں بیرونی اسباب کا زیادہ دخل

ہے ۔ مثال کے طور پر ۱۳ کروڑ روپے کی حد تک ہمارے اخراجات اس لئے بڑھ گئے کہ ایندھن کی قیمت میں اضافہ ہوا جس کی وجہ سے ۹ کروڑ روپے کا بوجھ اور بار ہمیں برداشت کرنا پڑا اور اس کے بعد ریلوے کے عملہ کی تنخواہوں اور ان کے الاؤنسز میں ۴ کروڑ کی حد تک کا اضافہ کیا گیا تو اسطرح سے ۱۳ کروڑ کا اضافہ جو ہوا ہے اسمیں ہمارا کوئی اختیار نہیں ہے ۔ اگر ہم ریلوے کے عملہ کی تنخواہیں نہ بڑھائیں اور الاؤنسز میں اضافہ نہ کریں تو بھی ہمارے بھائی کہنے لگیں گے کہ آپ ان کے ساتھ سنگدلانہ سلوک کر رہے ہیں اور جب اضافہ کرتے ہیں تو شکوہ کرتے ہیں کہ اخراجات بڑھ رہے ہیں ۔ میں نہیں سمجھتا کہ آخر یہ چاہتے کیا ہیں ۔ دونوں چیزیں تو نہیں ہو سکتیں کہ تنخواہوں میں اضافہ بھی کریں اور اخراجات بھی نہ بڑھیں ۔ جہاں تک ایندھن کا تعلق ہے اس میں ریلوے کا محکمہ بے بس ہے اس لئے کہ مرکزی حکومت نے ایکسائز ڈیوٹی کو increase کیا ہے اسے خواجہ صاحب بھی جانتے ہیں اور اس معزز ایوان کے ارکان بھی جانتے ہیں لیکن ۱۹۶۱-۶۲ء کے مقابلہ میں ۱۳ کروڑ کے اضافے کا مطلب یہ ہے کہ عام کاروباری اخراجات میں تقریباً ۴۰ فیصد کا اضافہ ہوا ہے اور اس کے برعکس

اسی اثنا میں کرایوں میں اضافہ جو تین دفعہ ہوا اس سے ۸ کروڑ کی مزید آمدنی ہوئی جو ۶۲-۱۹۶۱ء میں ۱۷ فیصد اضافہ کے مترادف ہوئی تو ایسے عناصر ہیں جن پر ریلوے کا کنٹرول نہیں ہے ۔ اب میں آمدنی اور خرچ کی طرف آتا ہوں ۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ operating ratio ۶۲-۱۹۶۱ء میں ۶۱ فیصد تھی ۔ غالباً جلدی میں وہ کچھ کہہ گئے ۔ اگر وہ دوبارہ کاغذات کا مطالعہ کریں گے تو وہ اس فگر کو غلط پائیں گے بلکہ صحیح فگر ۶۵ فیصد ہے ۔ امسال بقول خواجہ صاحب وہ ratio ۶۱ سے جو اصل میں ۶۵ فیصد ہے وہ بڑھ گئی ہے اور اب ۷۲ فیصد ہو گئی ہے ۔ خواجہ صاحب کے مطابق ۱۱ فیصد بڑھوتری ہے لیکن ہمارے حساب کے مطابق وہ ۷ فیصد بڑھوتری ہوئی ہے جس سے وہ ظاہر کرنا چاہتے تھے کہ خرچہ آمدنی کی نسبت تیزی سے بڑھ رہا ہے ۔ حضور والا ۔ حقائق اس کے برعکس ہیں ۔ ریلوے کی operating ratio ۶۲-۱۹۶۱ء میں ۶۵ فیصد اور امسال یہ ۵۴ فیصد ہے ۔ جناب والا ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ذرا پڑتال کر لوں کہیں مولانا فاروق صاحب privilege motion نہ لے آئیں میں تقابل کے لئے اسے ضروری سمجھتا ہوں تو جناب ریلوے as such جو خرچ کر رہی ہے

اسکو ہم نے دیکھنا ہے ۔ جو factors ریلوے کے کنٹرول میں ہیں ان کو مدنظر رکھ کر فیصلہ کرنا ہے کہ اب کیا اخراجات ہیں تو تب وہ operating ratio ۶۵ فیصد ہے اور اس سال ۶۵ فیصد سے کم ہو کر ۵۴ فیصد رہ جاتی ہے ۔ تو حضور والا ۔ اب آپ انصاف فرمائیں کہ کیا یہ تنزل ہے یا ترقی ہے کیا ریلوے کا کام اس قابل ہے کہ اس کی تعریف کی بجائے برائی کی جائے ۔ اگر ہم انصاف سے کام لیں تو ہمارے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ ریلوے کے کام کی تعریف کریں اور اس کی کارکردگی پر اس کی حوصلہ افزائی کریں ۔ حضور والا ۔ اب میں تصویر کا دوسرا پہلو پیش کرتا ہوں ۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ پچھلے دس سالوں میں آمدنی ۴۴ فیصد بڑھی اور اخراجات ۸۵ فیصد بڑھے یعنی operating expenses جس سے انہوں نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ اخراجات تیزی کے ساتھ بڑھ رہے ہیں لیکن حضور والا ۔ گزشتہ دس سالوں میں آمدنی ۵۰ فیصد بڑھی ہے ۔ اگر تین سال کے کرایوں کے اضافہ کو نکال دیا جائے تو پھر ۴۴ فیصد ہے ۔ یہ ایک بنیادی سی چیز ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ کے calculations کچھ غلط معلوم ہوتے ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ آپ اس بات کی طرف توجہ دیں کہ اخراجات ۸۵ فی صد بڑھے ہیں ۔ لیکن ان کا یہ ایک redeeming feature ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کے سامنے رکھنا ضروری ہے ۔ ۱۳ کروڑ میں سے ۹ کروڑ ایندھن کا خرچ ۔ تو پھر نسبت بنتی ہے ۷۳ فی صد اور آپ سن کر خوش ہوں گے کہ جب سے ریلوے صوبائی تحویل میں آئی ہے ریلوے کے خرچ میں نسبتاً کمی واقع ہوئی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اخراجات ۸۵ فی صد کی حد تک بڑھے ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ اخراجات آپ کہتے ہیں کہ ۸۵ فی صد کی حد تک بڑھے ہیں ۔ لیکن میں نے جناب سپیکر کے وسیلے سے عرض کیا ہے کہ بیرونی اسباب کو نکال دیا جائے ۔ جس کی وجہ سے ہمیں ۱۳ کروڑ زائد دینے پڑ گئے ہیں ۔ تو پھر یہ پرسینٹیج ۸۵ فی صد نہیں رہتی ۔ پھر یہ رہتی ہے ۳۳ فی صد ۔ آگے جا کر میں نے ایک اور مثردہ سنایا کہ جب ریلوے صوبائی حکومت کی تحویل میں آئی ۔ پچھلے چھ

سال کے عرصے میں صرف ۳فی صد اخراجات میں اضافہ ہوا جو کہ nominal چیز ہے کوئی معمولی بات نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ جن حالات پر ریلوے کا کنٹرول ہے ۔ اگر آپ ان کو سامنے رکھ کر فیصلہ کریں تو پھر آپ کو یہی رائے قائم کرنی پڑے گی کہ ریلوے نے جو اخراجات میں اضافہ کیا ہے وہ ان کے کنٹرول سے باہر تھا ۔ دیکھنا یہ ہوتا ہے کہ جو حالات کسی ادارہ کے اختیار میں ہوں وہ ان کو کیسے manipulate کرتا ہے ۔ کس طرح ان کو وہ interplay کرتا ہے ۔ ایسے عناصر جو ان کے دائرہ اختیار سے باہر ہوں تو حضور والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ الزام ریلوے پر نہیں لگایا جا سکتا ۔ اس لئے میں نے ان عناصر کو نکالا ہے اور نسبت نکالی ہے ۔ تو یہ صرف ۳ فی صد اخراجات میں بڑھوتری ہوئی ہے ۔ اور یہ کوئی معمولی بات نہیں ۔ ریلوے کی انتظامیہ اپنے اخراجات پر پوری نگہداشت رکھتی ہے ۔ جو شخص انصاف پسند ہو اور اس کو حق عزیز ہو یہ رائے نہیں رکھ سکتا کہ ریلوے نے اپنے اخراجات پر پوری نگہداشت نہیں رکھی ۔ حضور والا ۔ اگلا سوال جو خواجہ صاحب نے اٹھایا ۔ وہ یہ تھا کہ ویگنوں کے استعمال میں کارکردگی کا کوئی اچھا ثبوت فراہم نہیں

کیا گیا اور یہ کہ کارکردگی میں تنزل ہو رہا ہے ۔ وہ شکوہ ان کا پرانا ہے ۔ انہوں نے کل چند اعداد و شمار کا تذکرہ کیا اور بدنام سیاست دانوں کے الفاظ انہوں نے خود استعمال کئے کہ بدنام سیاست دانوں کے دور میں ایک ویگن ۵ء۸ دنوں میں مکمل ہوتی تھی اور اب ۵ء۱۱ دنوں میں تیار ہوتی ہے اور اس طرح ایک بٹہ تین کا اضافہ ہوا اور آپ نے یہ نتیجہ نکالا کہ بدنام سیاست دانوں کے دور میں ۲۶ ہزار ڈبے کام کرتے تھے جو کہ اب ۳۹ ہزار کام کر رہے ہیں ۔ حضور والا ۔ حقائق کو ہمیں نظر انداز نہیں کرنا چاہئے ۔ ویگن ٹن میل میں سب سے اہم عنصر فاصلہ کا ہے ۔ اگر ایک ڈبہ لاہور سے پچاس میل تک جاتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ شام تک واپس آ جائے گا ۔ لیکن اگر ایک ڈبہ پشاور سے کوئٹہ تک جاتا ہے تو اسے واپس آنے میں کچھ دن لگیں گے ۔ اگر مسافت تھوڑی ہے تو اس کے واپس آنے کے دن کم ہوں گے ۔ اور اگر لیڈ لمبی ہے تو اس صورت میں ظاہر ہے کہ دن زیادہ لگیں گے ۔ اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ نہیں کر سکتے کہ ریلوے نے نا اہلی کا ثبوت دیا ہے ۔ پیشتر اس کے کہ میں خواجہ صاحب کے سوالات کے سلسلہ میں اپنی گذارشات ختم کروں ۔ میں آپ کی وساطت سے

یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ گذشتہ ۶ سال میں ٹن میل ۲۶ فی صد بڑھے جب کہ مال گاڑیوں کے میل صرف ۷ فی صد بڑھے ہیں ۔ حضور والا ۔ اگر یہ حسن کارکردگی نہیں تو پھر حسن کارکردگی کس جانور کا نام ہے ۔ اگر خواجہ صاحب اور ان کے ساتھی اپنے ذہن میں یہ وجوہات رکھتے تو مجھے قوی امید تھی کہ جناب خواجہ صاحب نے اس ایوان میں جو خیالات پیش کئے ہیں ان کو وہ ہرگز پیش نہ کرتے ۔

اب میں دو منٹ میں اپنے ایک فاضل دوست کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں ۔ آج چودھری ادریس صاحب نے بڑے عجیب انداز میں یہاں گفتگو کی ہے ۔ آپ کو علم ہے کہ ہم بھی اس ہاؤس کے مختلف گوشوں میں برسوں بیٹھتے رہے ہیں ۔ لیکن یہ طرز تخاطب نہ ہم نے سنا ہے اور نہ ہمارے مشاہدے میں آیا ہے ۔ تقریر کا آغاز انہوں نے مبارک باد اور تعریفی کلمات سے کیا لیکن جو کچھ اس کے بعد کہا گیا ۔ اس سے یوں معلوم ہوا جیسے ۔ اگر آپ اجازت دیں ۔ وہ غالب کے روائیتی معشوق کا کردار ادا کر رہے ہیں ۔ کاش وہ اس وقت یہاں ہوتے تو میں ان سے کہتا

صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں
کیسا پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں

انہوں نے فرمایا ہے کہ ۵ فی صد کرایہ جو بڑھایا جا رہا ہے یہ یونیفارم اضافہ نہیں ہے ۔ حالانکہ ایک موٹی عقل کا شخص بھی یہ بات سمجھنے میں دقت محسوس نہیں کرے گا ۔

چودھری انور عزیز ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ چونکہ چودھری ادریس صاحب یہاں موجود نہیں ہیں ۔ اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ کی توجہ اس امر پر مبذول کراؤں کہ وہ بڑے باریک بین ہیں ۔ انہیں موٹی عقل کا کہنا صحیح نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ آپ نے خود ہی اس بات کو ان سے منسوب کر دیا ہے ۔ ورنہ میں تو ان کے متعلق یہ نہیں کہتا ۔

حضور والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جب کرایوں میں ۵ فی صد اضافہ کیا جاتا ہے تو ایک شخص جو تھرڈ کلاس میں لاہور سے ملتان جاتا ہے اسے بمشکل چند آنے زیادہ دینے پڑتے ہیں ۔ لیکن جو لاہور سے ملتان فرسٹ کلاس میں جاتا ہے ۔ وہ ۵ فی صد کے اضافہ پر چند روپے زائد دیتا ہے ۔ چودھری صاحب نے فرمایا تھا کہ یہ اضافہ امیر اور غریب پر یکساں بار ہے ۔ یہ بات نہیں ہے ۔ غریب پر کم بار ہے اور رئیس پر زیادہ بار ہے ۔

دوسرے انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ درجہ بندی کی طرف توجہ دینی چاہئیے ۔ اس سلسلہ میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ درجہ بندی کے بارہ میں برانچ لائنوں پر کوشش کا آغاز ہو چکا ہے ۔ اب وہاں صرف سیکنڈ ، تھرڈ اور انٹر کے ڈبے ہیں ۔ فرسٹ کو وہاں سے اڑا دیا گیا ہے ۔ اگر باقی لائنوں کے متعلق بھی قوم ، عوام اور ہاؤس نے یہ مطالبہ کیا تو ہم ان کی آواز پر لبیک کہیں گے ۔ باقی حضور والا ۔ انہوں نے یہ بھی شکوہ فرمایا ہے کہ ریلوے کی رفتار میں کمی آ رہی ہے ۔ لیکن ستم ظریفی ملاحظہ فرمائیں کہ خود ان کے علاقہ میں جو دو سیکشن ہیں ۔ ایک جھنگ سے بندے والی ۔ وہاں ریلوے کی رفتار ۳۵ میل سے بڑھا کر ۴۵ میل کر دی گئی ہے ۔ ان کے علاقے میں ایک اور سیکشن چک جھمرہ سے بندے والی میں ریلوے کی رفتار ۲۰ میل سے ۳۵ میل کر دی گئی ہے ۔ اس کے باوجود شکوہ ہے کہ وہاں رفتار نہیں بڑھائی گئی ۔ کاش وہ یہاں ہوتے تو میں تفصیل سے کچھ اور عرض کرتا ۔

مجھے امید ہے کہ میری ان گزارشات سے جو غلط تاثر خواجہ صاحب کی تقریر سے پیدا ہونے کا خدشہ تھا وہ نہیں رہے گا ۔ میں نے ان تقریروں کا عملاً ذکر نہیں کیا جو اسی انداز میں بعض اور حضرات نے یہاں کی ہیں۔

کیوں کہ انہوں نے بھی انہیں باتوں کو دہرایا ہے جو خواجہ صاحب نے اپنی تقریر میں بیان فرمائی تھیں ۔ اور جو کچھ میں نے عرض کیا ہے وہ ایک حد تک نہیں بلکہ بڑی حد تک ان کے تمام نکات اور تنقید کا بھی جواب ہے جوخواجہ صاحب کے پاس بیٹھنے والے چند دوستوں نے جوش خطابت میں فرمائی تھی ۔ میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے میری گذارشات کو توجہ اور سکون سے سنا ۔ (تالیاں) ۔

Mr. Speaker : The House is adjourned for tomorrow to meet at 8.00 a.m.

The Assembly then adjourned (at 10.15 p.m.) till 8.00 a.m. on Saturday, the 15th June, 1968.

APPENDIX I

(Ref : Starred Question No. 10256)

STATEMENT SHOWING THE NAMES AND DESIGNATIONS OF OFFICERS UNDER THE ADMINISTRATIVE CONTROL OF B.D.S.W. & L.G. DEPARTMENT, RETIRED AND GRANTED EXTENSION IN SERVICE

S. No.	Name of Officer.	Designation.	Retired or granted extension.	Reasons for the grant of extension.
A (B.D. WING)				
1.	Major Muhammad Waliullah	Assistant Director, Basic Democracies.	Extension in service for the period from 4th September, 1966 to 7th November 1966.	The officer was not relieved by the Deputy Commissioner on 4th September 1966 and the period from 4th September, 1966 to 7th November, 1966 has been regularized with the approval of the Governor.
2.	Major Aftab Ali Shah	Do.	Retirement from 15th September, 1966.	—

1	2	3	4	5
3.	Major Mir Hafizullah	Senior Instructor, BD Training Institute Lalamusa.	Retirement from 12th August, 1966.	—
4.	Major Saadullah Khalil	Assistant Director, Basic Democracies.	Extension in service from 1st October, 1966 to 11th January, 1968.	Extension granted in view of good record of service.
5.	Captain Raja Muhammad Afzal	Do.	Retirement from 12th February 1967.	—
6.	Major Ahmed Ali	Do.	Retirement from 11th March, 1967.	—
7.	Ch. Khurshid Ahmed	Development Officer, Basic Democracies.	Extension in service for a period of three years w.e.f. 1st October, 1968.	Extension granted by the Board of Revenue as Tehsildar.

8.	Ch. Abdur Rashid	Do.	Retirement from 8th May, 1967.	—
9.	Ch. Muhammad Abdullah	Do.	Granted extension upto 30th June, 1967.	—
10.	Ch. Muhammad Shafi	Do.	Extension in service from 23rd May, 1967 to 22nd May, 1969.	Granted extension in view of good record of service.

(SOCIAL WELFARE WING)

	Nil	Nil.	Nil.	Nil

CENTRE WING

CLASS-1 OFFICERS.

1.	Mr. A.G. Sheikh	Formerly Chief Engineer. P.H.E.D. Later O.S.D. in Health Department.	Retired as O.S.D.	—

1	2	3	4	5
2.	Mr. Muhammad Ayub Qureshi	Health Department Offg. S.E.	Retired.	—
	CLASS-II OFFICERS.			
1.	Mr. Ghulam Chishti	Offg. E.E.	Retired.	—
	GRANTED EXTENSION IN SERVICE CLASS-I OFFICERS.			
1.	Mr. A.R. Qureshi	Chief Engineer, West Pakistan, P.H.E.D.	Granted extension *vide* S & GAD No. SO (S-14-4/66, dated 26th May, 1966.	Due to his good work and duarth of Engineers.
2.	Mr. Nazir Ahmed Jiabajee	PSE-I. Offg. S.E. working as D.W.S. in P.H.E.D.	Since retired.	—
	CLASS-II OFFICERS			
1.	Ch. Rehmatullah.	Offg. S.E. in P.H.E.D.	Granted extension *vide* C&W Notification No. 1/11-7/66, dated 22nd July, 1966.	Do.

SUPPLEMENTARY INFORMATION.

(in respect of officers who held posts equivalent to Class-II)

1.	Mr. Sardar Shah	Offg. S.D.Os.	Retired.	—
2.	Mr. Farid Ahmed.			
3.	Mr. A.R. Abbasi.			
4.	Mr. Fazal Ellahi.			

APPENDIX II

(Ref : Starred Question No. 10988)

LIST OF ITEMS IN RESPECT OF WHICH EXISTING OCTROI RATES HAVE BEEN ENHANCED IN ACCORDANCE WITH THE MODEL OCTROI SCHEDULE.

S. No.	Description of Articles	Existing Rates Per MD.			Proposed Rates Per MD According to Model Schedule	
		Rs.	As.	Ps.	Rs.	Ps.
1.	Bhoosa, Phak, Grass Fooder, Chokar (Brain), Oil oakes and other fooder for animals not specified elsewhere.	0	1	0	0	15
2.	Cotton seeds and seeds of all kinds not specified elsewhere, including till seeds and dom nuts.	0 0	1 4	0 0	1	20
3.	Unhusked rice, paddy or dhan and rice.	0 0	1 2	0 0	0	20

4.	Wheat, grain, maize, barley and other food grains not specified elsewhere.	0	1	0	0	10
5.	Pulses of all kinds including crushed grain (Dalia, Dana and Wand).	0	2	0	0	15
6.	Maida, Suji, Basin, Sattu, Rawa.	0	2	0	0	20
7.	Wheat flour and flour of all kinds other than sanghara flour.	3	2	0	0	10
8.	Fresh vegetables not other-wise scheduled.	Free of tax.			0	10
9.	Fresh fruits including sarda melons, narial tar, petha and other fresh fruits not specified elsewhere.	0	6	0	0	60

1	2	3			4	
10.	All other dry and dried fruits, tapico flour and kernels of all kinds including chahar maghaz and nuts including singhara flour and ground nuts.	0	10	0	2	00
11.	Sugar cane juice.	0	2	0	0	20
12.	Bacon, Ham, Game (not bottled or canned) meat and fresh fish, eggs and poultry.	0	10	0	1	20
13.	Exciseable Liqtor (foreign).	5	0	0	20	00
14.	Exciseable Liquor (country).	0	8	0	10	00
15.	Opium, Charas, Ganja and other narootios.	1	0	0	1	20

16.	Pakistani confectionery not tinned, canned bottled packed in boxes or otherwise preserved.	0	10	0	2	00
17.	Picckles, sauces and condiments of all kinds not tinned carried, or packed in boxes or otherwise preserved.	0	10	0	1	00
18.	Aerated water and other beverages.	Free of tax.			0	20
19.	Ice.	Do.			0	05
20.	Milk	Do.			0	20
		CLASS III				
21.	Petrol, Kerosine oil.	0	2	0	0	15
22.	High Speed light diesel oilorude oil.	0	4	0	0	40

1	2	3			4	
23.	Lubricating oils including motor oil.	0	4	0	0	40
24.	Paraffine wax.	0	4	0	1	00
25.	Oils used as insecticides (disinfectants)	0	4	0	0	60
26.	Greases of all kinds (excluding petroleum Jelly)	0	4	0	0	80
27.	Char coal.	0	1	0	0	15
28.	Sarkanda and thatching grass.	0	0	6	0	15
29.	Toilet soaps of all kinds not used for washing.	2	8	0	3	20
30.	All wrapped soaps used for washing as well as toilet and not specified elsewhere.	0	4	0	2	00

31.	Refined salt-petre.	0	10	0	0	80
32.	Onrefined salt-petre.	0	2	0	0	40
33.	Commercial acids in jars and drums or bags (e.g. suplhuric acid nitric acid. Hydrochloric acid Carbolic Acid).	0 0	1 8	0 0	0 1	06 20
34.	Naphtholenes balls, disinfectants (including bleaching powder chloride of lime and maxo clor, solignum and other chemicals used for preservation of wood and weed killars, manganese.	0	8	0	0	60
35.	Amber.	0	8	0	8	00
36.	Matches and candles.	1	4	0	2	40
37.	Motor spirit.	—	—	—	0	40
38.	Vaperising oil.	—	—	—	0	30
39.	Gasses.	—	—	—	0	01
40.	Electricity.	—	—	—	0	01

1	2	3			4	
41.	Wood (Swan & unswan) including timber, balas, beens, bamboos lathis.	0	2	0	0	15
42.	Manufactured articles of wood not otherwise scheduled doors and windows, ventilators, chicks for doors and windows, plywood, sheets and wooden ladders and other wooden materials used in the construction of building.	0	4	0	0	40
43.	Wooden electric casing, caping, blocks, gutties and electric fittings and goods required for the construction of buildings.	0	4	0	2	40
44.	Brick tiles including chaukas.	0	0	6	0	15
45.	Surkhi (Brick dust).	0	0	2	0	05
46.	Earth.	Free.			0	01
47.	Porcelain.	—			1	20
48.	Kacha Bricks.	—			0	15 per thousand.

49.	Paint, Varnish, Saresh (glue), Rosin.	0	10	0	1	20
50.	Sheets of glass of all kinds.	0	15	0	1	00
51.	Zeera, pepper, alachi, laung and other species not specified elsewhere.	1	0	0	2	30
52.	Salt.	Free			0	05
53.	Harhar, Behera, Amla (Dry) Amaltas, Imli, Kath, Harmal. Dheep, Agar Bati, Loba, Saunf, Tejpattar, ratanjet, barhami, ajwaian, camphor, dandasa, kesu flower, black salt, and similar herbs, roots, flowers, leaves and seeds used for medicinal purposes or as incense and not otherwise scheduled, Mehndi, Wasma, Rai, Jawar flowers including other crude and raw drugs.	1	0	0	1	20
54.	Katha, Betal nuts.	1	0	0	2	40
55.	Gums of all kinds not specified elsewhere.	1	0	0	1	20

1	2	3			4	
56.	Scents, ittars and fumeries of all kinds.	2	8	0	5	00
57.	Hair dyes.	2	8	0	3	20
58.	Shaving soap, sticks and paste, hair oil and hair cream, face powder, cream for hands, nail polish, lip sticks and other cosmetics and other toilet requisites of all kinds not specified elsewhere petroleum jelly (Vasciline).	2	8	0	3	20
59.	Chemicals, drugs manugactured, tinctures, lotions, vaccines, syrups, tablets, and medicines. distilled water, chemists and druggist's steres of all kinds, essences, colours, dyes and chemicals not specified elsewhere.	2	8	0	2	10
60.	Gold and silver leaves, Zaffarn leaves, Kasturi, musk, pearls and abresham.	0	0	0	[illegible]	00
61.	Laundry goods not specified elsewhere.	0	4	0	[illegible]	40

62.	Biri leages and leaves used for manufacturing of biries.	0	4	0	1	20
63.	Snuff.	1	4	0	2	80
64.	Tobacco manufactured including tobacco for eating & chewing.	1	4	0	0	80
65.	Tobacco manufactured and tobacco dust.	0	4	0	0	80
		CLASS VII				
66.	Wool for knitting.	1	4	0	3	20
67.	Yarn (other than cotton yarn) silken threads and other threads not specified elsewhere.	1	4	0	2	40
68.	Cotton thread.	1	4	0	1	60
69.	Muni, Jute, Hemp, Pattha and other fibres and articles made of pattha, wan, chatai of dib, tili dib and Dib.	0	2	0	0	20
70.	Cotton cloth.	1	14	0	2	00
71.	Date leaves.	0	2	0	0	15

1	2	3			4	
72.	Raw hides and skins.	0	1	0	0	30
73.	Cured hides and tinned leather.	1	0	0	0	20
74.	Country sad lery, harness and other equipments and accessories for animals and animal driven vehicles.	1	4	0	0	40
75.	Boots and shoes and other articles of footwear.	2	8	0	5	00
76.	Country made boots and shoes.	1	4	0	5	00
77.	Desi Shoes.	1	4	0	0	40
78.	Country skins of animals fit for use and mats and rugs and other articles of country leather, suit cases, bags and other goods of leather.	1	4	0	2	00
79.	Artificial limbs.	—			5	00
		CLASS VIII				
80.	Iron bars, girders, sarya, rails and other heavy material made of iron and used in the construction of buildings.	0	4	0	0	30

81.	Prefabricated material for the construction of buildings such as angle iron, the iron, iron flat, heep iron, iron sheets, galvanized iron sheets.	0	4	0	0	40
82.	Iron scrap.	0	2	0	0	15
83.	Tools (with or without handles) including steel pillars, iron sledge hammers, spades, showel, and pick-axes.	— 0	10	0	1	20
84.	All tools, goods, appliances and apparatus to be used for mechanical purposes not specified elsewhere.	—			2	40
85.	Articles made of iron steel, zinc, lead and tin not otherwise scheduled (such as iron furniture made entirely of iron and without upholstery, pots and pans of galvanized iron, bath tubs and buckets) tonga channels and other household goods and utensils made of iron and tin.	0	10	0	1	20

1	2	3			4	
86.	Brass and other metal not otherwise scheduled and wire-rod, sheets and pipes made of these metals and other metals and mixed metal dust.	1	4	0	2	40
87.	Cutlery made wholly or partly of brass and other metals except as otherwise scheduled including house hold utensils made of metal and other material other than iron.	1	14	0	2	00
88.	Articles of decorations.	—			5	00
89.	Dyes (including natural indigo), hira-kasis, maju majith, boot polish.	2	8	0	2	80
90.	Brushes.	1	14	0	3	20
91.	All articles used for in-door games, balls, footballs, cricket tennis requisites, bad-minton requisities, shuttle cocks and all other sports goods for out door games and sports including kites.	1	14	0	2	40

92.	Articles made of wood, such as furniture except as otherwise scheduled.	1	14	0	2	00
93.	Ivory and articles made thereof.	1	14	0	5	00
94.	Cellulide (excluding film), bacolite, plastic and similar other materials not specified elsewhere and articles made thereof.	1	14	0	5	00
95.	Toys made of metals and wood, and of other materials playing cards.	1	14	0	2	40
96.	Umbrellas, walking sticks, tobacco, pipes, huqqas and parts thereof.	1	14	0	3	20
97.	Cinematographic films.	2	8	0	10	00
98.	Old and unservicable rubber goods including old tyres and tubes.	0	6	0	0	40
99.	Bangles other than those of preciousmetals.	0	12	0	2	40
100.	Crockery including goods made of China clay and glass wares and glass wares for house hold use except empty bottles otherwise scheduled.	1	4	0	2	40

1	2	3			4	
101.	Enamelled wares.	0	12	0	2	00
102.	Solid and pneumatic rubber tyres and tubes manufactured and ready for use on vehicles of all kinds.	1	0	0	2	40
103.	Paste, mill board, card board.	0	8	0	1	20
104.	Papers including newsprint, printing papers, cinema tickets.	0	8	0	0	60
105.	Art papers, drawing paper, carbon paper, blotting paper, stancils and fervo paper (but excluding printing books) newspaper and catalogues).	0	8	0	1	20
106.	Photographic printing paper.	0	8	0	5	00
107.	Printing and other inks and inkpots.	0	8	0	1	20
108.	Nibs, pen holders, pencils and pins.	1	14	0	2	00
109.	Fountain pen.	1	14	0	5	00
110.	Envelopes, writing pads, Eid Cards, Blank Invitation Cards and similar other cards.	0 1	8 14	0 0	2	00

111.	Pictures without frames.	1	14	0	2	40
112.	Pictrues goods of all kinds not specified elsewhere.	—	—	—	2	00
113.	Cane for seating chairs.	0	4	0	1	20
114.	Baskets, chairs, stools and tables of cane work and similar other furnitures of cane.	0	4	0	2	00
115.	Railway wagons, tramways, rail-cars Railway Carriages.	—	—	—	60	0 each.
116.	Railway Engines.	—	—	—	100	each.
117.	Plants.	Free			0	20
118.	Flowers.	Free (except Roses)			0	40
119.	Boats.	—	—	—	15	00 each.

APPENDIX III

(Ref : Starred Question No. 11298)

STATEMENT SHOWING EXPENDITURE DURING 1966-67 AND 1967-68 ON PAVEMENT OF ROADS AND DRAINS WARD-WISE, OF THE MUNICIPAL COMMITTEE JHANG-CUM-MAGHIANA

No. of Wards.	1966-67 Drains Rs.	1966-67 Roads Rs.	1967-68 Drains Rs.	1967-68 Roads Rs.
1	—	1441-73	3206-27	259-22
2	927-42	2833-84	1668-35	5612-49
3	1011-68	1071-36	—	—
4	108-24	—	—	—
5	306-74	—	—	—
6	—	748-68	—	—
7	—	—	—	—
8	—	—	—	—
9	—	—	—	—
10	267-30	1156-85	1144-82	—
11	—	101-65	—	—
12	—	—	—	—
13	660-97	1324-90	—	—
14	594-66	1020-50	—	—
15	—	—	—	—
16	—	—	—	—
17	—	—	—	—
18	267-97	—	—	—
19	—	—	—	—

20	—	—	—	—
21	520-62	—	—	—
22	1573-09	243-18	116-28	—
23	—	—	158-62	—
24	1945-90	951-16	2355-36	156-31
25	—	—	—	—
26	—	—	—	—
27	—	—	—	—
28	—	—	116-08	—
29	—	2673-34	—	—
30	719-06	—	48-00	—
31	—	—	—	—
32	—	3004-46	—	—
33	—	—	—	—
34	—	—	—	—
35	2111-02	—	254-31	—
36	772-50	—	719-09	1217-04
37	233-76	2158-13	233-76	—
38	—	1099-37	—	—
39	—	—	218-86	—
40	—	122-81	139-78	—
41	—	—	—	—
42	—	—	—	—
43	—	—	—	1571-00
44	1127-79	—	—	172-33
45	1637-20	—	565-72	—
46	3772-05	—	—	—
47	—	—	—	666-16

48	654-54	600-00	—	—
49	—	—	—	—
50	2328-35	—	—	1783-15
51	—	2129-69	—	—
52	—	—	—	—
53	—	—	—	—
54	—	1935-93	1133-60	—
55	—	—	487-26	—
56	1783-73	—	—	—
57	—	—	—	2681-15
58	1389-72	—	217-39	—
59	1878-69	—	—	—
60	710-08	—	—	—
61	—	—	—	—
62	1994-00	—	—	—
63	—	331-98	—	—
64	—	—	—	778-71
65	—	—	—	—
66	2016-94	403-20	363-45	—
67	—	—	—	—
68	—	1	—	—
69	—	—	—	—
70	—	—	—	—
71	—	—	—	—
72	—	—	—	—
73	—	—	—	—
74	—	—	—	—
75	—	—	—	—

76	—	—	—	—
77	1650-74	—	—	—
78	—	—	—	—
79	—	—	—	—
80	—	—	—	—
81	—	5968-34	—	1914-09
82	—	—	—	—
83	—	—	—	—
84	—	—	—	—
85	—	—	—	—
86	—	—	—	—
87	82-68	—	—	—
88	—	—	—	—
89	—	11327-26	372-00	13564-00
Total :	33047-44	41333-46	13519-00	29235-56

This amount has been spent in the area which includes various wards. Correct amount in each ward cannot be ascertained.

Rs.	14773-56	29702-54	—	34237-21
Grand Total.	47821-00	71036-00	13519-00	63472-77

APPENDIX

(Ref: Starred Question

S. No.	Name of project.	Year in which it was Prepared.	Estimated cost of each project.	Year of allotment.
1.	Bulk water supply at Hyderabad Phase-I.	1954	Rs. 80.30 lacs	1962-63
		—do—	—do—	1963-64
		do—	—do—	1964-65
		—do—	—do—	1965-66
		—do—	—do—	1966-67
		—do—	—do—	1967-68
2.	Hirabad Distribution system in Hirabad Town.	—do—	Rs. 11,55,000	1962-63
3.	Drainage Scheme at Hyderabad.	1953	Rs. 46.65 lacs	1962-63

IV

No. 12313)

Year-wise allotment	Actual exp: incurred on each project	Reasons for not using the full allocation	Action if any to be taken against the officials responsible etc.
5,07,800	1,60,505	**1962-63** The lapses of Rs. 347295 is mainly due to non-delivery of possession of land by the Cantonment authorities.	No action required against any official.
1,00,000	50,263	**1963-64** Land acquisition proceedings were not finalized by the Revenue and Cantonment authorities during this year.	—do—
11,84,850	10,98,781	**1964-65** Lapse is negligible.	—do—
—	—	—	—
—	—	—	—
—	—	—	—
1,00,000	1,15,804	No lapses. The work was completed in full during this year after incurring a total expenditure of Rs. 11,00,870.	
1,50,000	—	The scheme was entrusted to consultants. No expenditure could be incurred during the year 1962-63 as the feasibility report was not prepared.	No action required against any official.

1	2	3	4	5
		1953	392.00 lacs (revised by consultants)	1963-64
		—do—	—do—	1964-65
		—do—	—do—	1965-66
		—do—	—do—	1966-67
		—do—	—do—	1967-68
4.	Hyderabad water supply scheme Phase-II.	—	—	1962-63
			30.00 lacs	1963-64
			—do—	1964-65
			—do—	1965-66
			40.70 lacs (revised by GAS)	1966-67
			—do—	1967-68

6	7	8	9
3,50,000	2,04,598	Loss expenditure incurred by consultants on preparation of feasibility report.	No action required against any official.
35,590	4,798	—	—
—	—	—	—
22,590	22,590	Lapse is negligible	No action required against any official.
—	—	—	—
—	—	—	—
3,75,000	1,36,663	For the want of land for L.S.R. from the Cantonment, the full funds could not be utilized.	No action required against any official.
1,23,100	1,17,450	The lapses are minor	—do—
15,000	16,410	No lapse	—do—
1,00,000	99,564	Lapse is small	—do—
5,00,000	4,01,000	Work is in progress.	—do—

Note :—GAS i.e. General Advisory Services—Consultants of Public Health Engineering Department.

APPENDIX

(Ref : Starred Question

AMOUNT SPENT FROM 1ST JULY, 1965 TO 31ST DECEMBER, 1967

Sr. No.	Head of Expenditure	Agra Taj Colony	Bihar Colony	Miran Naka	Newa Shah	Sher Shah
1.	Const. of Drains.	36552/-	14019/-	5973/-	—	—
2.	Const. & repairs of roads and St.	126973/-	79489/-	61593/-	42438/-	58669
3.	Water Supply.	10669	9602	Included in Sher Shah.	2605	91574
4.	Dust Bins & Latrines.	3425	4784	5193	13641	—
5.	Primary Schools	1025	—	—	—	—
6.	Dispensaries and Hospitals.	—	2175	2063	—	—
7.	Maternity & Child Health Centre.	—	—	—	—	—
8.	Electrification of Streets & Roads.	10000	42400	32000	10000	15000

V

No. 12413)

ON VARIOUS AREAS OF LYARI QUARTERS

SITE	Kalri	Shah Beg Lane	Singhoo Lane	Chakiwara U.C.	Baldia Town Comm.	Remarks
Sewerage work still being undertaken by the SITE.	8045	14538	3941	19685	Outside KMC limit except Mauripur village.	Technical feasibility for construction of Drains in the entire Lyari area as proposed by M/S Litchfield is under study.
—do—	59766	64689	59714	61600	—do—	
—do—	Included in Agra Taj Colony.	Included in Chakiwara.	9590	3602	—do—	
—do—	—	3308	—	1515	—do—	
—do—	—	—	—	—	—do—	
—do—	—	6500	—	—	—do—	4 Dispensaries already exist in the area of Lyari and a new one is nearing completion at Miranpir at a cost of Rs. 1.5 lacs.
—do—	—	—	—	—	—do—	One Maternity Home already exists in the Area of Lyari at New Kumbharwara. A New Hospital is under construction in Lyari at Shah Beg Lane at a cost of Rs. 3 lacs.
—do—	Included in Agra Taj Colony.	74000	30000	90000	1000 for Mauripur Village.	

APPENDIX

(Ref: Starred Question

Sr. No.	(a) Name of Dispensary	(b) Staff appointed in each Dispensary		The amount sanctioned for the salaries of the staff of each of the Dispensary during the year 1967-68.
1.	Noshera Virkan. (Civil)	1. A.M.O.	=1	Rs. 9600
		2. Dispensers	=2	
		3. Bahishti	=1	
		4. Sweeper	=1	
2.	Eminabad (Civil)	1. A.M.O.	=1	Rs. 7360
		2. Dispenser	=1	
		3. Bahishti	=1	
		4. Sweeper	=1	
3.	Qila Didar Singh	1. A.M.O.	=1	Rs. 15000
		2. Dispensers	=2	
		3. Dai	=1	
		4. Bahishti	=1	
		5. Sweeper	=1	
4.	Talwandi Muse Khan	1. A.M.O.	=1	Rs. 8220
		2. Dispenser	=1	
		3. Sweeper	=1	
		4. Bahishti	=1	
5.	Sohawa Dillwan	1. A.M.O.	=1	Rs. 6220
		2. Dispenser	=1	
		3. Bahishti	=1	
		4. Sweeper	=1	

VI

No. 12624)

Actual amount spent on salaries of the staff upto 30-4-68	The amount sanctioned for the purchase of medicines etc. during the year 1967-68.	Actual amount spent on the purchase of medicines etc. upto 30-4-1968
Rs. 8150	Rs. 67,110 A lumpsum amount for the purchase of medicines and equipments etc. is made and the expenditure is also incurred collectively for all the dispensaries.	Rs. 54,405
Rs. 6120		
Rs. 9750		
Rs. 6900		
Rs. 3200		

1	2	3	4
6.	Dhillanwali	—do—	Rs. 4920
7.	Arrop	—do—	Rs. 6060
8.	Thatha Dad	—do—	Rs. 4940
9.	Harchoke	—do—	Rs. 6240
10.	Rasulnagar (Civil)	—do—	Rs. 7536
11.	Bhoman Bath	—do—	Rs. 5820
12.	Kot Inayat Khan	—do—	Rs. 6020
13.	Hazrat Kallianwala	—do— Dai one in addition.	Rs. 6900
14.	Pindi Bhattian (Civil)	1. A.M.O. =1 2. Dispensers =2 3. Bahishti =1 4. Sweeper =1	Rs. 9880
15.	Vanike Tarar (Civil)	1. A.M.O. =1 2. Dispenser =1 3. Bahishti =1 4. Sweeper =1	Rs. 7200
16.	Rasulpur Tarar	—do—	Rs. 7080
17.	Dohta Azmat	—do—	Rs. 5340
18.	Gajor Gola	1. Dispenser =1 2. Bahishti =1 3. Sweeper =1	Rs. 3130

5	6	7
Ks. 2930		
Rs. 3200[c1]		
Rs. 3090		
Rs. 3310		
Rs. 6120		
Rs. 2990		
Rs. 2930		
Rs. 3840		
Rs. 7360		
Rs. 7200		
Rs. 2900		
Rs. 2990		
Rs. 1930		

APPENDIX

(Ref: Starred Question

LAHORE

1965-66

Name of Distt:	25-8-65	23-10-65	20-11-65	31-12-65	11-2-66
Lahore	783000	400000	1000000	216000	400000
Gujranwala	498000	255000	500000	137700	255000
Sheikhupura	559600	235000	500000	126900	235000
Sialkot	587000	300000	2095000	—	390000
Total	2328400	11900 0	4095000	480600	1190000

1966-67

Name of Distt:	4-2-67	17-4-67	3-8-67	16-8-67	Total
Lahore	376800	1000000	325750	141464	1844014
Gujranwala	240500	637500	333935	127318	1339253
Sheikhupura	221700	587500	268995	127318	1205513
Sialkot	282800	750000	252050	183900	1468750
Total	1121800	2975000	1180730	580000	5857530

1967-68

Name of Distt:	2-12-67	8-3-68	25-5-68	15-4-68	2-5-68
Lahore	358000	—	397500	397500	795000
Gujranwala	227500	—	252500	252500	505000
Sheikhupura	209500	357000	232500	232500	65000
Sialkot	268000	—	297500	297500	595000
Total	1063000	357000	1180000	1180000	2360000

VII

No. 12625)

DIVISION

Details of Releases with dates

7-5-66	13-5-66	6-6-66	27-6-66	Total	Balance
2036000	—	—	—	4835000	Nil
—	—	250000	546500	24 3000	Nil
—	694500	—	—	2251000	Nil
2093000	—	—	—	5375000	Nil
4129000	694500	250000	546500	14904000	Nil

Balance
—112719
+ 95340
+ 59920
+ 3617
+ 46158

*This amount was placed at the disposal of Commissioner Lahore Division on 16-8-67 which has been distributed him to the Districts on.

Total	Balance
1948000	1965000
1237500	12505000
1496500	794500
1458000	1472000
6140000	5482000

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

SEVENTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Saturday, the 15th June, 1968

شنبہ - ۱۸ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, H.K., in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا
وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ
عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ
اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ
مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

(پ ۱۲- س ۱۱- ع ۱- آیات ۶ تا ۸)

اور زمین پر چلنے والا نہیں مگر اس کا رزق اللہ کے ذمے ہے وہ جہاں بھی رہتا ہے وہ اسے جانتا ہے اور جہاں سونپا جاتا ہے اسے بھی۔ یہ سب کچھ کتاب مبین میں لکھا ہوا ہے۔ اور وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا۔ اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا مقصود یہ ہے کہ وہ تم کو آزمائے کہ تم میں عمل کے لحاظ سے کون بہتر ہے۔ اور اگر تم کہو کہ مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو کافر کہیں گے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔ اور اگر ہم ایک معین مدت تک ان سے عذاب روکے رکھیں تو کہیں گے کہ کونسی چیز عذاب کو روکے ہوئے ہے۔ دیکھو جس روز وہ اُن پر واقع ہوگا۔ پھر ٹل نہیں سکتا۔ اور جس چیز کے ساتھ وہ استہزا کیا کرتے ہیں وہ ان کو گھیرے گی۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Mr. Hamza.

TRANSFER OF GAZETTED OFFICERS WHOSE STAY EXCEEDS FOUR YEARS IN LAHORE

***11229. Mr. Hamza** : Will the Minister for Social Welfare be pleased to state :—

(*a*) whether it is the policy of the Government to transfer out of Lahore, those Gazetted Officers whose stay is more than four years ;

(*b*) the number of Officers of the Social Welfare Department whose stay in Lahore exceeds four years alongwith their names, dates from which they were posted and their period of stay in Lahore ;

(*c*) in case the stay of the said Officers is more than 4 years in Lahore, whether Government intend to transfer them out of Lahore ; if so, when ; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) Yes.

(*b*) The following Officers have been in Lahore for more than four years :—

(*i*) Mr. Munir Ahmad, Senior Family and Child Welfare Officer since 1959.

(*ii*) Mr. Naimullah Qureshi, Assistant Director since 1959.

(*iii*) Miss Aqeela Sultana, Statistical Officer since 1962.

(*c*) Mr. Naimullah Qureshi has already been transferred as Assistant Director, Rawalpindi and will be leaving Lahore shortly. The post of Mr. Munir Ahmad is a special one and no equivalent post is available any where in West Pakistan. Similarly Miss Aqeela Sultana, Statistical Officer can also not be transferred in view of the fact that this post is only available in the Headquarter. So they have been allowed special exemption.

CONSTRUCTION OF A RURAL HEALTH CENTRE AT AMBAR KUNDA IN TEHSIL SWABI

***11877. Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the construction of a rural health centre at Ambar Kunda in Tehsil Swabi, District Mardan was approved during

the preceding Five Year Plan Period and the inhabitants of the said area donated 100 kanals of costly land for the purpose ;

(*b*) whether it is a fact that the said scheme has been carried over to current Five Year Plan period ; if so, the date by which construction of the same will be started ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) Yes for the first part ; 40 and not 100 Kanals were donated for the Centre by the local people, for the second part.

(*b*) Yes for the first part ; sanction for the construction of the Rural Health Centre has already been issued and the construction work will start as soon as funds have been placed at the disposal of the Buildings Department by Finance Department.

صاحبزادہ نور حسن - جناب والا - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں آپکی طرف سے محکمہ مالیات کو یاد دہانی کرائی گئی ہے اور کب تک اسکی تعمیر متوقع ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - یہ منظوری ۱۶-۴-۶۸ کو جاری ہوئی ہے اسکے بعد کچھ زیادہ عرصہ نہیں ہوا بہرحال محکمہ اسکے لئے پوری کوشش کر رہا ہے کہ محکمہ مالیات جلد از جلد اسکی منظوری دے -

---

CONSTRUCTION OF 500 BED HOSPITAL FOR KHYBER MEDICAL COLLEGE PESHAWAR.

***11878. Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister for Health be pleased to state whether it is a fact that a scheme for the construction of a 500 bed Hospital for Khyber Medical College, Peshawar has been approved ; if so, the estimated cost thereof and the date by which the same will be completed ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : Yes. A Scheme for establishment of a 500 bedded teaching Hospital for Khyber Medical College, Peshawar (building construction and equipment) at a total estimated cost of 150 lac has been approved. The scheme is expected to be completed by December 1970, subject to availability of funds.

SHIFTING OF CIVIL DISPENSARY FROM VILLAGE KAPGANI TO VILLAGE BADA

*11879. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister for Health be pleased to state whether it is a fact that the shifting of Civil Dispensary from village Kapgani of Tehsil Swabi District Mardan to village Bada in the said Tehsil was sanctioned sometime ago but the shifting has not taken effect so far ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : No. The shifting of Civil Dispensary from village Kapgani to village Bada has not so far been sanctioned.

HOSPITALS ATTACHED TO MEDICAL COLLEGES

*12107. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) the names of the hospitals attached to the Medical Colleges in the Province alongwith the number of beds in each of the said hospitals ;

(*b*) the grant given to each of the said hospitals during the years 1964-65, 1965-66 and 1966-67 ;

(*c*) whether it is a fact that the grant given to Lady Reading Hospital, Peshawar is not sufficient ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to increase the amount of grant given to the said hospital, if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) and (*b*)

(*a*)		(*b*)		
Name of Medical College	Name of Hospital attached	1964-65	1965-66	1966-67
		Rs.	Rs.	Rs.
1. King Edward Medical College, Lahore.	(1) Mayo Hospital, Lahore, Beds 867.	40,93,590	42,27,390	42,25,900
	(2) L. W. Hospital, Lahore.	7,48,870	7,95,410	7,93,450
2. Dow Medical College, Karachi.	Civil Hospital, Karachi, Beds 975.	48,87,140	43,69,850	45,43,730

(a)		(b)		
Name of Medical College	Name of Hospital attached	1964-65	1965-66	1966-67
3. Khyber Medical Colege, Peshawar	(1) L. R. Hospital, Peshawar Beds 560.	15,49,100	17,67,410	17,39,090
	(2) Zenana Hospital, Peshawar Beds 80.	1,00,000	1,00,000	1,00,000
	Total 640	16,49,100	18,67,410	18,39,090
4. Nishtar Medical College, Multan.	Nishtar Hospital, Multan, Beds 527.	21,37,180	20,99,100	20,55,680
5. F. J. Medical College, Lahore.	Ganga Ram Hospital, Lahore.	12,14,100	12,01,874	10,24,880
	Narain Dass Moolchand Hospital. Beds 500.	1,56,640	1,62,580	1,64,640
	Total ...	13,70,650	13,64,454	11,89,520
6. L. M. C. Hospital, Jamshoro.	L. M. C. H. Jamshoro City Hospital. Eye Hospital.	21,91,390	22,53,940	23,65,430

Beds—

1964-65 ... 588

1965-66 ... ...

1966-67 ... 750

(c) Yes. It is a fact.

(d) A case for increase of budget grant of all the Teaching Hospitals is under the consideration of Government and when the case is finally decided, Lady Reading Hospital, will get its due share.

صاحبزادہ نور حسن - جناب والا - سوال کے جواب میں جو فہرست مہیا کی گئی ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف ہسپتالوں میں جن کے نام فہرست میں دیئے گئے ہیں ان کے بستروں کی تعداد لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور کے مقابلہ میں زیادہ ہے - ان کو مراعات بھی زیادہ دی گئی ہیں اور ان کو جو رقومات دی گئی ہیں وہ بھی زیادہ ہیں اسکی وجہ کیا ہے ؟

وزیر صحت (بیگم زاہدہ خلیق الزمان) - جناب والا - ہم نے لیڈی ریڈنگ ہسپتال کی گرانٹ کو بڑھانے کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو لکھا ہے جس وقت اسکی منظوری آجائے گی ہم اس ہسپتال کو گرانٹ دے دیں گے -

صاحبزادہ نور حسن — جناب والا - آپ جواب جزو (الف) میں نمبر شمار (۳) کو ملاحظہ فرمائیں وہاں لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں بستروں کی تعداد ۵۶۰ ہے اور اس کو ۶۶-۱۹۶۵ء میں جو aid دی گئی ہے وہ ۱۷,۶۷,۳۱۰ روپے ہے - اسکے مقابلہ میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے ساتھ نشتر ہسپتال کو ۲۰,۹۹,۱۰۰ روپے ملے ہیں جبکہ ان کے بستر کی تعداد ۵۲۷ ہے - یہ بہت زیادہ فرق کیوں ہے ؟

وزیر صحت — جناب والا - جیسا کہ میں عرض کر چکی ہوں کہ تحقیقاتی کمیٹی نے لیڈی ریڈنگ ہسپتال کے متعلق رپورٹ بنا کر ہمیں بھیجی ہے وہ ہم نے محکمہ مالیات کو سفارش کر کے بھیج دی ہے کہ مزید گرانٹ دی جائے - امید ہے گرانٹ جلد بڑھ جائے گی -

صاحبزادہ نور حسن — جناب والا - وزیر صحت صاحبہ سے میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جو گرانٹ دی جاتی ہے اسکے لئے کوئی اصول وضع نہیں کئے جاتے - کہ بستروں کی تعداد اتنی ہے - اسکے متعلق کیا طریق کار ہے ؟

وزیر صحت — جناب والا ۔ اسکے لئے طریق کار بنا ہوا ہے لیکن بعض جگہ ۱۵ روپے خرچہ ہوتا ہے کہیں ۸ روپے اور کہیں ۱۰ روپے فی مریض خرچہ ہوتا ہے اسکے حساب سے ہی گرانٹ ملتی ہے ۔

SHORTAGE OF DOCTORS IN HOSPITALS AND DISPENSARIES IN RURAL AREAS

***12487. Dr. Sultan Ahmed Cheema :** Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is an acute shortage of doctors in the hospitals and dispensaries in rural areas of the Province ;

(*b*) whether it is a fact that the M.B., B.S. doctors are reluctant to serve in the said areas ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, what immediate steps Government intend to take in this respect ;

(*d*) whether Government intend to open medical schools in the Province ; if so, when and if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) Yes.

(*b*) No. A number are serving in the rural areas. However, doctors prefer not to join Government service as a whole under the present terms of service.

(*c*) (*i*) Government is trying to improve the condition of service of doctors so that they can serve in the rural areas. Government with the approval of the Governor, sent their suggestions to the Finance Department for making jobs of the doctors more attractive and the case is under examination of the Finance Department. Recruitment of doctors by Public Service Commission is going on.

(*ii*) The compulsory internship scheme for all the fresh M.B., B.S. Graduates is under the active consideration of the Government and will be put up into operation by October, 1968. Under this scheme all the fresh graduates will be required to undergo one year's internship period for training and practice of art of Medicine in various teaching hospitals, district hospitals and rural areas. As such, every year nearly 600 doctors in addition to regular Government employees, will be available for service in the Province and the situation will be greatly improved.

(*d*) The answer is no. Reasons are as follows :—

(*i*) Medical Schools were closed as a result of the decision made in the Governor's Conference. They could be re-opened only with the approval of the President of Pakistan.

(*ii*) The Central Ministry of Health was, therefore, requested to kindly re-examine the whole issue in the light of the unanimous resolution of the Provincial Assembly. The whole issue was discussed at the meeting of the Health Co-ordination Committee comprising of the Central Ministry of Health, West Pakistan Government and East Pakistan Government and inspite of the best efforts of the representatives of the West Pakistan Government, the Committee did not agree to re-open the Medical Schools. The issue was discussed once again in the Governors' Conference and it was finally decided to close this chapter. Therefore, it was felt that there was no use going to the Governors' Conference on this issue.

(*iii*) The educationists in this country are of the opinion that Medical Education should be of one standard only and this is also the opinion of the Medical Council. Moreover, the Licentiate Doctors, no sooner they qualify as Licentiates ask for Condensed Courses and get themselves converted into Medical Graduates through a process of back door admission. It will thus be seen that even if we open Medical Schools, the Licentiates will never be available, because, they soon get themselves converted into Graduates through Condensed Courses.

ڈاکٹر سلطان احمد چیمہ - جناب والا - پاکستان کے قیام سے پہلے انگریزی دور حکومت میں ہر ایک دیہاتی شفاخانہ میں ڈاکٹر تعینات تھے اس دوران حکومت نے ڈاکٹروں کو مزید مراعات دی تھیں - اب حکومت کے زیر تحویل دیہاتوں میں کافی تعداد میں شفاخانے کھولے گئے ہیں - ڈسٹرکٹ کونسل اور لوکل باڈیز کے شفاخانے تقریباً تمام کے تمام ڈاکٹروں سے خالی پڑے ہیں اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - اس بارے میں کئی دفعہ اس ہاؤس میں تذکرہ ہو چکا ہے کہ ڈاکٹر کافی نہیں ہیں اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ان کی شرائط ملازمت اور تنخواہ وغیرہ زیادہ attractive نہیں ہیں - جیسا کہ سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ہم نے محکمہ مالیات

کو تجویز بھیجی ہے ڈاکٹر بالخصوص جو دیہاتی علاقے میں تعینات کئے جاتے ہیں ان کی شرائط ملازمت کو improve کیا جائے ۔ وہ تجویز محکمہ مالیات کے زیر غور ہے ۔ گورنر صاحب بھی اس میں خاص دلچسپی لے رہے ہیں اُمید ہے کہ جلد از جلد اس معاملہ میں کوئی فیصلہ ہو جائے ۔

دوسرے جواب کے حصہ ''سی'' (ii) میں بتایا گیا ہے کہ ہم ایک سال کے لئے internship سکیم جاری کرنے والے ہیں ۔ غالباً اس کا فیصلہ ہو گیا ہے کہ جو نئے ڈاکٹر پاس ہوں وہ ایک سال compulsory سروس رورل ایریا یا باقی ہسپتالوں میں کریں اس سے اُمید کی جاتی ہے کہ ڈاکٹروں کی کافی کمی پوری ہو جائے گی ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ کیا جناب وزیر صحت صاحبہ مجھے یہ بتائیں گی کہ اس وقت صورت حال اس حد تک خوفناک ہے کہ ۵۰ فیصد ہسپتال اور ڈسپنسریاں بغیر ڈاکٹروں کے چل رہی ہیں اور جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے مرکزی حکومت کا اس سے کوئی واسطہ نہیں ۔ یہ کام بھی صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے ۔ کیا اس کے پیش نظر آپ پسند نہیں کریں گی کہ اس معاملہ کو دوبارہ گورنر صاحب کے نوٹس میں لائیں اور ان سے خاص طور پر درخواست کریں کہ میڈیکل سکولوں کا دوبارہ اجرأ کیا جائے ۔

وزیر صحت (بیگم زاہدہ خلیق‌الزمان) ۔ جناب والا ۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس سے پہلے سوالوں میں بھی اسی قسم کے سوالات پوچھے گئے تھے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ہم دو دفعہ اس معاملہ کو گورنر کانفرنس میں لے جا چکے ہیں ۔ کچھ وجوہات تھیں جس کی وجہ سے سکول قائم نہیں کر سکے لیکن ہماری کوشش جاری ہے ۔ اگر ممکن ہو سکا اور ہماری کوشش بارآور ثابت ہوئی تو ہم ضرور کوشش کریں گے جیسا کہ آپ فرماتے ہیں آپ لوگوں کی خواہشات گورنر صاحب کے علم میں لائیں گے ۔

ڈاکٹر سلطان احمد چیمہ - جناب والا - ایم بی بی ایس ڈاکٹر غیر ممالک میں دو دو تین تین ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے ہیں - ہمارے گریجوایٹ کا مطالبہ یہ ہے کہ ان کو class one دی جائے - ان کا یہ مطالبہ جائز بھی معلوم ہوتا ہے - فرض کر لیجئے حکومت ان کا یہ مطالبہ منظور کر لیتی ہے - حکومت کے زیر تحویل شفاخانوں میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر تعینات ہو جاتے ہیں - ڈسٹرکٹ کونسلوں اور لوکل بورڈوں میں بھی ایم بی بی ایس ڈاکٹر تعینات ہو جاتے ہیں اور اس کی وجہ سے حکومت کے اخراجات میں کئی گنا زیادہ اضافہ ہو جائے گا - کیا ہماری حکومت اس بوجھ کو برداشت کرنے کے قابل ہے - اگر نہیں ہے تو کیا دیہاتی عوام طبی سہولتوں سے محروم رہیں گے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - ان کا ضمنی سوال اتنا لمبا ہے کہ اس کو سمجھنا مشکل ہو گیا ہے -

مسٹر سپیکر - وہ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ اگر تمام ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں میں ڈاکٹر مہیا کریں تو آپ کی حکومت ان اخراجات کی متحمل ہو سکتی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - شرائط ملازمت کے متعلق آگے سوال آرہا ہے - اگر ہم بہتر شرائط ملازمت رکھیں گے تو زیادہ ڈاکٹر آسکیں گے اور اس پر تقریباً ۸ لاکھ روپے کا خرچ ہو گا -

مسٹر سپیکر - ۸ لاکھ روپیہ ماہانہ کا خرچ ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - ۸ لاکھ روپیہ سالانہ ہے- محکمہ مالیات کو یہ case refer کیا ہوا ہے -

مسٹر سپیکر - کیا یہ سارے مغربی پاکستان کے لئے ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - سارے مغربی پاکستان میں شرائط کو attractive بنانے کے لئے ۸ لاکھ ۳۲ ہزار روپے کا خرچ ہے یہ کسی اور سوال کے جواب میں ہے -

Mr. Speaker : It is very meagre amount, I think.

پارلیمنٹری سیکرٹری - rural area کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ۸ لاکھ ۳۲ ہزار روپے کی رقم ہے -

مسٹر سپیکر - قیوم صاحب آپ کا خیال ہے کہ ۸ لاکھ روپے کی رقم کی وجہ سے اتنی دیر سے اتنی دقت محسوس کی جارہی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - یہ سوال نمبر ۱۲۶۵۶ مسٹر محمد بخش خان نریجو کا ہے - اس سوال کے جزو (اے) میں کہا گیا ہے :-

"Whether it is a fact that Government has been considering a proposal for giving 40 per cent allowance of basic pay to the qualified doctors working in the rural areas."

اور اس کے جواب میں یہ کہا ہے -

"The proposal, it is anticipated, will involve an annual expenditure of Rs. 8,40,802, if it is agreed to."

مسٹر سپیکر - جو تخمینہ لگایا ہے یہ ان اسامیوں کے لئے ہے جن پر کام کر رہے ہیں - یا جتنی ضرورت ہو گی ؟

I think this was hardly five per-cent.

پارلیمنٹری سیکرٹری - جو کام کر رہے ہیں -

مسٹر سپیکر - rural area کے لئے اسٹیمیٹ آپ نے ۸ لاکھ روپے کا دیا ہے اور وہ ان اسامیوں کے لئے ہو گا جو اس وقت کام کر رہے ہیں یعنی

جو رورل ایریا میں اس وقت ڈاکٹر موجود ہیں ۔ جیسا کہ ہر ڈسپنسری میں اس وقت مطالبہ یہ ہے کہ آپ ان کو ڈاکٹر مہیا کریں تو اس کے لئے یہ رقم کم ہے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ جو یہ ایک سال کی سروس لیں گے اس کے لئے الگ ۱۲ لاکھ کی رقم بجٹ میں مہیا کی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ مجھے اسکے لئے نیا نوٹس درکار ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اگر آپ ایم بی بی ایس ڈاکٹر کو بہتر شرائط ملازمت دیں اسکے باوجود بیشتر میڈیکل کالجز سے جس تعداد میں ڈاکٹر تعلیم حاصل کر رہے ہیں طبی سہولتوں کے میدان میں جتنا بڑا خلا ہے وہ تمام کی تمام اسامیاں جو آج سول ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں ہیں اور وہ اسامیاں جو آج سے دس سال کے بعد ہوں گی ان پر ایم بی بی ایس ڈاکٹر تعینات کرنے کے لئے کم از کم ۲۰ سال کا عرصہ درکار ہے؟

مسٹر سپیکر ۔ ۲۰ سال کس حساب سے درکار ہیں ؟

مسٹر حمزہ ۔ اگر تمام ڈسپنسریوں میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر تعینات کرنے ہیں تو جس رفتار سے نئی ڈسپنسریاں کھولی جا رہی ہیں اور جس رفتار سے اس وقت doctors qualify ہو رہے ہیں آئندہ ہر ڈسپنسری اور ہسپتال میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر تعینات کرنے کیلئے ۲۰ سال کا عرصہ درکار ہو گا ؟

مسٹر سپیکر ۔ ان کی ضرورت کے مطابق تعیناتی ہو گی ۔

مسٹر حمزہ - جی ہاں - اگر یہ بہتر شرائط ملازمت بھی مہیا کریں تو بھی اس صورت حال کے پیش نظر ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ میڈیکل سکولوں کا دوبارہ اجرا کریں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جو اس وقت اسامیاں ہیں وہ تقریباً ۵۰۰ ڈاکٹروں کے لئے ہیں -

مسٹر سپیکر - rural ایریا کے لئے یا تمام مغربی پاکستان کے لئے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - تمام مغربی پاکستان کے لئے ۵۰۰ اسامیاں ہیں - ۵۰۰ اسامیاں اتنی زیادہ نہیں ہیں - آئندہ کے لئے جو نئے ہسپتال یا ڈسپنسریاں کھولیں گے میرے خیال میں اگلے سال بجٹ کا جو تخمینہ ہو گا اس میں ہماری ڈیمانڈ اتنی زیادہ ہو گی کہ ہم ان نئی سکیموں کو meet کر سکیں گے - میڈیکل سکول کے متعلق اس دن بھی معاملہ اٹھایا گیا تھا اس کے متعلق چھان بین کی گئی ہے - یہ حقیقت ہے کہ میڈیکل تعلیم ایک صوبائی معاملہ ہے - مثلاً میڈیکل کالجز صوبائی حکومت کے ذریعہ سے govern کئے جاتے ہیں - وہاں جتنے اخراجات ہوتے ہیں وہ صوبائی حکومت دیتی ہے - ان کے داخلے اور پروفیسر وغیرہ کی تعیناتی بھی صوبائی حکومت کرتی ہے - لیکن جہاں تک standard lay down کرنے کا تعلق ہے اس میں اس بات کی ضرورت ہے کہ مشرقی اور مغربی پاکستان میں co-ordination قائم کریں - اس سٹینڈرڈ کو fix کرنے کا معاملہ مرکزی حکومت نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے اور اس کی آپ بھی ضرورت محسوس کریں گے - فرض کیجئے اسلام آباد کی یونیورسٹی جو مرکزی حکومت کے ماتحت

ہے وہاں اگر داخلہ کے لئے وہ اس قسم کا سٹینڈرڈ رکھ لیتے ہیں کہ وہاں انٹر سائنس ہو صوبائی حکومت فیصلہ کر دیتی ہے کہ میڈیکولیٹ بھی میڈیکل کالج میں داخلہ لے سکتے ہیں - فرض کریں اسی طرح سے سرجری کا سٹینڈرڈ ہے جو وہاں مختلف ہو اور یہاں مختلف ہو . . .

مسٹر سپیکر - ان کا سوال یہ ہے کہ اس رفتار سے جس رفتار سے تعیناتی ہو رہی ہے اس کو ۲۰ سال لگیں گے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - ۲۰ سال نہیں لگیں گے - میں نے عرض کیا ہے کہ ۵۰۰ ڈاکٹروں کی ضرورت ہے - نئے ہسپتال یا نئی ڈسپنسریاں اس تیزی سے نہیں کھول رہے ہیں - سوال یہ ہے کہ جو گریجوایٹ نکلیں گے ان کی شرائط ملازمت attractive ہوں ان کو ہم نوکریاں دے سکیں اس طرح اس خلا کو پورا کر سکتے ہیں -

مسٹر حمزہ - آپ نے فرمایا ہے کہ اس اطلاع میں وہ ڈسپنسریاں بھی شامل ہیں جو میونسپل کمیٹیوں کی تحویل میں ہیں - کیا یہ صحیح نہیں کہ ایسی ڈسپنسریوں کی تعداد صرف پانچسو نہیں بلکہ ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے -

مسٹر سپیکر - کیا آپ کی مراد ڈسٹرکٹ کونسل کی ڈسپنسریوں سے ہے -

مسٹر حمزہ - جی ہاں - یہ ہماری خواہش نہیں بلکہ ہمارا جائز مطالبہ ہے چاہے ڈسٹرکٹ کونسل کی ڈسپنسریاں ہوں یا میونسپل کمیٹی کی - ان میں باقاعدہ ڈاکٹر تعینات کئے جائیں - اگر آپ کے پاس سند یافتہ ڈاکٹروں کی کمی ہے تو کیا L.S.M.F. ڈاکٹروں کو وہاں پر تعینات کرنے سے صورت حال بہتر نہیں ہو سکتی ؟

مسٹر سپیکر - یہ پانچسو کی جو figure آپ نے دی ہے کیا یہ حکومت کے تحت ڈسپنسریوں کی تعداد ہے اور ڈسٹرکٹ کونسل کی ڈسپنسریاں اس میں شامل نہیں ہیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جی نہیں - لیکن چھ سو ڈاکٹر ہر سال مختلف کالجوں سے پاس ہوتے ہیں -

مسٹر سپیکر - کیا آپ کے پاس یہ اعداد و شمار بھی ہیں کہ ان میں سے کتنے ڈاکٹر سرکاری ملازمت اختیار کرتے ہیں؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - میرے پاس اس وقت یہ اعداد و شمار موجود نہیں ہیں -

ڈاکٹر سلطان احمد چیمہ - جناب والا - طبی سہولتوں کی نہ تو میڈیکل کونسل کو ضرورت ہے نہ Health Co-ordination Committee کو اور نہ ہی مشرقی پاکستان کو اس کی ضرورت ہے بلکہ اسکی ضرورت صرف دیہات میں ہے اب یہ کہنا کہ ڈاکٹروں کی کمی نہیں ہے یہ صرف میڈیکل کالج نہ کھولنے کا بہانہ ہے - آپ کو معلوم ہے کہ تقسیم ملک سے پہلے صرف دو میڈیکل کالج تھے - ایک امرتسر میں اور دوسرا لدھیانہ میں . . .

مسٹر سپیکر - آپ تقریر نہ کریں بلکہ اپنا ضمنی سوال پوچھیں -

ڈاکٹر سلطان احمد چیمہ - یہی میں عرض کر رہا ہوں کہ جو Medical Licenciate تھے ان کو condensed course میں داخلے کی اجازت نہیں تھی لیکن اب اسکی اجازت مل جاتی ہے - تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ان کو میڈیکل کالج میں داخلے کی اجازت نہ ملے تو یہ سارا مسئلہ حل ہو سکتا ہے - تو کیا حکومت اس پر غور کرنے کے لئے تیار ہے -

ڈاکٹر بیگم اشرف عباسی - اگر آپ اجازت دیں تو میں اس سلسلے میں ایک اطلاع دینا چاھتی ھوں -

مسٹر حمزہ - بشرطیکہ کل کو آپ یہ مطالبہ نہ کریں کہ آپ کو وزیر صحت بنا دیا جائے کیونکہ آپ بھی ڈاکٹر ھیں -

ڈاکٹر بیگم اشرف عباسی - نہیں یہ اتنی attractive post نہیں ھے -

میں یہ گزارش کرنا چاھتی ھوں کہ دیہاتوں میں ڈاکٹروں کی کمی کی وجہ یہ ھے کہ وہ وھاں پر نہیں جانا چاھتے ھیں لیکن یہ میرا ذاتی تجربہ ھے کہ اگر ان کی تنخواھوں میں اضافہ کر دیا جائے تا کہ وہ با عزت طور پر اپنی گزر بسر کر سکیں تو پھر وھاں بھی یہ کمی محسوس نہیں ھو گی - اس کی وجہ یہ ھے کہ اس وقت بھی کئی کئی علاقوں میں تو آبادی سے بھی زیادہ ڈاکٹر موجود ھیں - لیکن کئی جگہوں سے وہ ملازمت چھوڑ کر اس لئے جا رھے ھیں کہ مہنگائی زیادہ ھے اور وہ دو تین سو روپے ماھوار میں اپنا گذارہ نہیں کر سکتے اور وہ یہ بھی سوچتے ھیں کہ بھاری تعلیمی اخراجات کے مقابلہ میں ان کو تنخواہ بہت کم دی جا رھی ھے - اس لئے اگر ان کی تنخواہ بڑھا دی جائے تو یہ کمی باقی نہیں رھے گی - اس کے علاوہ دو قسم کے ڈاکٹر ھیں ایک L.S.M.F. اور دوسرے M.B.B.S. - تو اس طرح بھی ان میں احساس کمتری اور احساس برتری پیدا ھو جاتی ھے -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - مجھے بھی وضاحت کی اجازت دی جائے - ابھی ابھی ڈاکٹر بیگم اشرف عباسی صاحبہ نے فرمایا ھے کہ بعض جگہوں میں آبادی سے بھی زیادہ تعداد میں ڈاکٹر موجود ھیں - تو شاید

لاڑکانہ کے بارے میں ان کا یہ تاثر ہو ۔ اگر وہ تمام ملک کے متعلق فرما رہی ہیں مجھے افسوس ہے یہ درست نہیں ہے ۔ وہ اپنے علاقے کے متعق تو شاید درست طور پر یہ فرماسکتی ہیں ۔ لیکن میرے علاقے کے متعلق وہ یہ نہیں فرماسکتیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب ۔ یہ وقفہ سوالات ہے ۔آپ کو تقریر نہیں کرنا چاہئے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ آج وزیر صحت کی جان چھوٹ گئی ہے ۔

وزیر صحت (بیگم زاہدہ خلیق الزمان) ۔ معلوم ہوتا ہے کہ آج ہم لوگوں کی ضرورت نہیں ہے اور معزز اراکین آپس میں ہی بحث کر کے سوالات کے جواب دے دیں گے ۔

جناب والا ۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ہمارے ملک میں ڈاکٹر کافی تعداد میں موجود ہیں لیکن یہ صحیح ہے کہ ہمارے وسائل اتنے نہیں ہیں کہ ان کو دیہات میں جانے کے لئے اتنی سہولتیں دے سکیں کہ وہ وہاں پر آرام سے رہ سکیں ۔ لیکن یہ درست نہیں ہے کہ ہمارے پاس ڈاکٹروں کی کمی ہے جس کی وجہ سے دیہات کے شفاخانوں میں ڈاکٹر تعینات نہیں کئے جا سکتے ۔ جیسا کہ ڈاکٹر بیگم اشرف عباسی صاحبہ نے فرمایا ہے ہمارے پاس پرائیویٹ ڈاکٹر بہت زیادہ تعداد میں موجود ہیں لیکن وہ ہماری ملازمت میں نہیں ہیں ۔ اگر ہم ان کو مطلوبہ سہولتیں دے سکیں اور ان کی تنخواہوں میں اضافہ کر دیں تو وہ ضرور ملازمت اختیار کر لیں گے اور دیہات میں بھی کام کریں گے ۔ میں نے گذشتہ اجلاس اسمبلی میں بھی عرض کیا تھا

کہ ہم نے یہ تجویز محکمہ مالیات کے پاس بھیجی ہے اور جونہی ان کی جانب سے اس کی منظوری آ گئی ہم اس پر عمل درآمد کر دیں گے ۔ اس کے علاوہ ایک تجویز یہ بھی ہے کہ جب تک ڈاکٹر دیہات میں کام کرنے پر راضی نہ ہوں ہم ان کو ڈگریاں نہ دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ اس کے متعلق آپ کو یقین ہے ۔ اگر فنانس ڈیپارٹمنٹ ۸ لاکھ کی گرانٹ دے دے تو پھر جو ۵۰۰ posts ہیں ان کو آپ fill بھی کر لیں گے اور اس ۸ لاکھ روپے سے آپ کے تمام شفاخانوں میں ڈاکٹر بھی مہیا ہو جائیں گے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ آٹھ لاکھ روپیہ صرف موجودہ ڈاکٹروں کے لئے ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آٹھ لاکھ روپے کی رقم صرف موجودہ ڈاکٹروں کے لئے ہے یا جو آپ نے فرمایا ہے کہ جو ۵۰۰ ڈاکٹر نہیں ہیں ان کے لئے بھی ہے کیونکہ آٹھ لاکھ کی رقم تو کوئی ایسی رقم نہیں ہے جس کو حاصل کرنے میں دقت ہو کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ آپ کو نہ دے بشرطیکہ آپ تمام ہسپتالوں میں ۵۰۰ ڈاکٹر مہیا کر دیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو reference کیا ہوا ہے ابھی تک تو گرانٹ ملی نہیں . . . . . .

مسٹر سپیکر ۔ لیکن سوال تو یہ ہے ۔ کہ کیا آپ کے موجودہ ڈاکٹروں کی conditions of services کو بہتر بنانے کے لئے ۸ لاکھ روپیہ درکار ہے ۔ تو وہ پھر ایک علیحدہ بات ہے ۔ لیکن اگر آپ اسی ۸ لاکھ روپے سے ۵۰۰ ڈاکٹر مہیا کر دیں گے ۔ تو اس مقصد برآری کے لئے تو وہ بہت مختصر سی رقم ہے ؟

مسٹر حمزہ - آٹھ لاکھ روپے سے تو جناب ۵۰۰ چپڑاسی بھی بھرتی نہیں ہو سکتے - یہ تو ان کی لا علمی کا شاہکار ہے -

وزیر صحت - آٹھ لاکھ روپیہ کے علاوہ ہم نے تنخواہوں میں اضافے کے لئے مزید ۱۲ لاکھ روپیہ مانگا ہے -

مسٹر سپیکر - کس مقصد کے لئے ؟

وزیر صحت - جناب والا - ڈاکٹروں کو زیادہ تنخواہیں دینے کے لئے ۸ لاکھ روپے کے علاوہ ہم نے ۱۲ لاکھ روپیہ مزید مانگا ہے -

مسٹر سپیکر - ۸ لاکھ روپیہ کے علاوہ ۱۲ لاکھ روپیہ اور مانگا ہے - یہ جو موجودہ ڈاکٹر ہیں ان کے لئے - ان پانچ سو ڈاکٹروں کے لئے نہیں جو آپ کو چاہئیں ؟

وزیر صحت - جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا ہے کہ آپ جیسے معزز اشخاص یہ کہتے ہیں کہ پانچ سو ڈاکٹر دیہاتوں کے لئے رکھے جائیں گے ڈسٹرکٹ Councils بھی دیہاتوں میں اپنی ڈسپنسریاں کھول رہی ہیں اور وہ انشاء اللہ.....

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے کہ آپ کی جو ۵۰۰ ڈسپنسریاں ہیں - ان کے لئے بھی آپ نے کچھ مانگا ہے -

وزیر صحت - میرا خیال ہے کہ اس سے ہم اس کی کمی کو پورا کر لیں گے ان کو اگر زیادہ تنخواہیں دینا شروع کریں گے تو وہ دیہاتوں میں جا کر کام شروع کر دیں گے -

مسٹر سپیکر - یہ جو آپ نے رقم مانگی ہے یہ تو ان ڈاکٹروں کے لئے ہے جو آپ کے پاس اس وقت ہیں -

وزیر صحت - جی ہاں - اگر ہم ان کو ہی زیادہ تنخواہیں دیں گے تو وہ دیہاتوں میں کام کرنا شروع کر دینگے -

مسٹر سپیکر - وہ تو ایک مقرر شدہ تعداد ہے آپ کے ہسپتالوں کی -

چودھری محمد ادریس - جناب والا - یہ آٹھ لاکھ کی رقم صرف ان موجودہ ڈاکٹروں کے لئے ہے جو دیہاتوں میں کام کر رہے ہیں -

مسٹر محمد ہاشم لاسی - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ بتائیں گے کہ دیہاتوں میں کتنے ہسپتال یا ڈسپنسریاں ہیں جن میں ڈاکٹر نہیں ہیں -

مسٹر سپیکر - لاسی صاحب آپ کے یہ دو سوال ہیں - ایک ہے Minister for B.D. کے لئے اور ایک ہے ان کے لئے گورنمنٹ جو ڈسپنسریاں یا ہسپتال چلا رہی ہے آپ ان کے متعلق ان سے پوچھ سکتے ہیں کہ کتنی ایسی ڈسپنسریاں یا ہسپتال ہیں - جن میں ڈاکٹر موجود نہیں ہیں -

مسٹر محمد ہاشم لاسی - جناب والا - ان کے متعلق ان کے پاس کوئی مکمل لسٹ ہے - کہ کتنے ہسپتال ہیں جن میں اس وقت تک ڈاکٹر نہیں ہیں -

مسٹر سپیکر - انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ ڈاکٹروں کی پانچ سو posts خالی ہیں -

میاں محمد شفیع - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری فرمائیں گے - کہ دیہاتوں میں بڑی ڈسپنسریوں کی کمی ہے - اور ڈاکٹروں کی بھی کمی ہے - کیا ان کے پاس کوئی پروگرام ہے ڈسپنسریاں کھولنے کا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - نہیں جناب کوئی ایسا پروگرام نہیں ہے -

چودھری محمد نواز - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے - کہ ۸ لاکھ کی جو proposal انہوں نے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھیجی ہے، وہ کونسے مہینے کو اور کونسی تاریخ کو بھیجی تھی ؟

وزیر تعلیم - وہ سوال آگے آرہا ہے - جب وہ آئیگا تو میں جناب والا جواب دے دونگا -

مسٹر محمد ہاشم لاسی - کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری یہ مطلع کر دیں گے - کہ رورل ورکس پروگرام کے تحت یہ ڈسپنسریاں تعمیر کی گئی ہیں ان کو محکمہ ہیلتھ اپنی تحویل میں لینے کا کوئی پروگرام رکھتا ہے ؟

مسٹر سپیکر - آپ کا مطلب ہے کہ رورل ورکس پروگرام کے تحت جو ڈسپنسریاں بنتی ہیں - ان کو حکومت تحویل میں لینے کا کیا کوئی پروگرام رکھتی ہے -

مسٹر محمد ہاشم لاسی - کیا ان کے پاس کوئی ایسا پروگرام ہے - جس کے تحت جو ڈسپنسریاں بن گئی ہیں - حکومت اپنی تحویل میں لے لے وہاں ڈاکٹر B.D. ڈیپارٹمنٹ دے رہا ہے اور محکمہ ہیلتھ کوئی ڈاکٹر نہیں دے رہا ہے -

مسٹر سپیکر - ابھی تو ان کی اپنی ۵۰۰ ڈسپنسریوں میں ڈاکٹروں کی کمی ہے -

مسٹر محمد ہاشم لاسی - جناب والا - اگر ایسی صورت حال رہی اور ڈاکٹر مہیا نہ کئے گئے تو یہ تمام ہسپتال اور ڈسپنسریاں بیکار ہو کر رہ جائیں گی -

وزیر صحت - جناب والا - دیکھیں کہ یہ ہم پر کتنا اعتماد رکھتے کہ وہ B.D. کی ڈسپنسریوں وغیرہ کو بھی ہمارے ذمہ لگانا چاہتے ہیں - حالانکہ جیسا کہ آپ نے ابھی فرمایا ہے کہ ہمارے پاس ۵۰۰ ڈاکٹر نہیں ہیں وہ محکمہ صحت پر کس قدر اعتماد رکھتے ہیں -

مسٹر حمزہ - جیسا کہ لاسی صاحب نے فرمایا ہے - کہ بہت سے ایسے شفاخانے ہیں ، عمارتیں ہیں ڈاکٹر نہیں ہیں ، کیا محکمہ صحت کے سامنے کوئی اس قسم کا پروگرام ہے - کہ ان عمارتوں کو ڈاکٹروں کی تربیت دے دی جائے کہ وہ مریضوں کا علاج کر لیا کریں ؟

ملک محمد اسلم خان - کیا یہ حقیقت ہے کہ گورنمنٹ کی یہ پالیسی ہے کہ ہر یونین کونسل کے ہیڈ کوارٹر پر ایک ہیلتھ سنٹر بنایا جائے جہاں تک ہمیں معلوم ہے - حکومت نے یہ پالیسی lay down کی ہوئی ہے اس وقت بھی رورل ڈسپنسریوں میں ڈاکٹروں کی بہت زیادہ کمی ہے - جب یہ ایسی پالیسی بنائیں گے تو ڈاکٹروں کی تو اور بھی کمی ہو جائیگی یا پھر ہم یہ سمجھیں کہ یہ وعدہ بھی ان کے ان وعدوں میں سے ایک ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - ہیلتھ سنٹر ہر یونین کونسل میں قائم کئے جائیں گے - لیکن

establishment, that will be subject to the availability of funds.

مسٹر سپیکر - ہسپتال قائم ہوئے ہیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - ہر یونین کونسل میں ایک ہیلتھ سنٹر قائم کیا جائیگا -

Mr. Speaker : The Parliamentary Secretary has said that establishment will be subject to the availability of funds.

Parliamentary Secretary : Yes Sir, the establishment of the rural health centres will depend upon the availability of funds.

ملک محمد اسلم خان - میں نے یہ پوچھا ہے - کہ گورنمنٹ نے یہ پالیسی lay down کر دی ہے یا نہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - یہ پالیسی lay down کر دی ہے کہ ہر یونین کونسل میں ہیلتھ سنٹر قائم کیا جائیگا -

مسٹر سپیکر - میں آپ کا جواب سمجھا نہیں کہ آپ rural centre قائم کر دیں گے - لیکن عملہ جو ہوگا وہ آپ کو پیسے ملنے پر - - - - -

پارلیمنٹری سیکرٹری - میرے خیال میں میں نے عرض کیا ہے -

Establishing of the rural health centres will depend upon the availability of fund.

مسٹر سپیکر - آپ کا مطلب ہے کہ آپ کو پیسے ملیں گے تو آپ کھولیں گے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جی ہاں -

چودھری محمد ادریس - جناب والا - میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ہر یونین کونسل میں ہیلتھ سنٹر قائم کرنا چاہتے ہیں - سکیم کے تحت آپ نے اس کو کئی حصوں میں تقسیم کر دیا ہے - 'A'، 'B' اور 'C' category - 'A' اور 'B' میں آپ ڈاکٹر provide کریں گے اور 'C' میں صرف ڈسپنسر provide کریں گے - کیا یہ ٹھیک ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - غالباً صرف 'A' میں ڈاکٹر ہیں اور جو سب سنٹر ہونگے ان میں ڈسپنسر ہوں گے -

ملک محمد اسلم خان - جناب والا - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب مجھے بتائیں گے کہ ہیلتھ سنٹر کی جو تین categories مقرر کی گئی ہیں- ان 'A' اور 'B' میں کیا فرق ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - آبادی کے لحاظ سے ہو گا۔

مسٹر سپیکر - آپ بالکل ایک مختلف سوال پر چلے گئے ہیں ، اس وقت اگر آپ پالیسی کو دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ رورل ہیلتھ سنٹر کھولنے کیلئے گورنمنٹ کی کیا پالیسی ہے اور کیسے عملہ دیا جائیگا۔ کیسے اخراجات کئے جائیں گے۔ تو آپ ایک علیحدہ سوال دے دیں اس وقت صورت حال یہ ہے کہ دیہاتی علاقوں میں ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی کمی کے متعلق معاملہ زیرغور ہے اور وہ سوال چل رہا ہے۔

میاں محمد شفیع - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جو یہ فرمایا ہے کہ حکومت نے کافی ڈسپنسریاں کھولی ہوئی ہیں۔ ڈاکٹروں کی اتنی کمی کے پیش نظر ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کو سروس میں کیوں نہیں لینا چاہتے۔ کیا آپ اس طریق علاج پر rely نہیں کرتے ؟ کیا بات ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - ہمارے ہاں ایلوپیتھک طریق علاج ہے۔ محکمہ ہیلتھ نے ہومیو پیتھک سسٹم پر کبھی غور نہیں کیا۔

صاحبزادہ نور حسن - جناب والا - متعدد بار یہ معاملہ اس ایوان میں زیر بحث آیا ہے کہ medical schools کی re-opening پرغور کیا جائے کیونکہ ڈاکٹروں کی کمی ہے۔ میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا انہوں نے اس ایوان کے جذبات سے جناب گورنر صاحب اور صدرمملکت کو آگاہ کیا ہے۔ اگر کیا ہے تو کیا ان کی طرف سے کوئی فرمان موصول ہوا ہے یا نہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - یقیناً آپ کا ریزولیوشن مختلف stages سے ہو کر سنٹرل گورنمنٹ تک پہنچا ہے۔ چونکہ سکول کھولنے کا فیصلہ

گورنرز کانفرنس میں ہو چکا ہے کہ سکول نہ کھولے جائیں اور جو موجود ہیں ان کو بند کیا جائے۔ اس معاملہ کے بارے میں غور کرنے کی مختلف stages ہیں مثلاً Co-ordination Committee ہے اس میں ایسٹ اور ویسٹ پاکستان کے ہیلتھ کے نمائندے ہوتے ہیں اور W H O کے ماہرین ہوتے ہیں اس کے علاوہ ہماری کئی دوسری کونسلوں اور کمیٹیوں کے ماہرین بھی ہوتے ہیں ان سب نے غور کر کے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ڈاکٹروں کا ایک uniform standard ہونا چاہئے اس uniformity کے پیش نظر یہی فیصلہ کیا گیا تھا کہ میڈیکل کونسل کی ضرورت نہیں ہے یہ معاملہ چونکہ Co-ordination Council سے clear نہ ہو سکا اس لئے آگے نہیں جا سکا۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی - آپ نے جواب میں فرمایا ہے کہ میڈیکل سکول نہ کھولے جائیں اور دلیل یہ دی ہے کہ medical qualification میں uniformity ہونی چاہئے۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کیونکہ اس میں uniformity تو نہیں ہے۔ اگر کوئی M.B.,B.S. ہے تو اس کے بعد وہ پوسٹ گریجوایٹ ہو جاتا ہے یا M.D. یا F.R.C.S. بھی ہو جاتا ہے۔ مختلف فنون میں اعلیٰ ڈگریاں حاصل کر سکتا ہے یہ کیا وجہ ہے کہ M.B.,B.S. کے اوپر تعلیم حاصل کرنے میں تو uniformity ہے لیکن M.B.,B.S. سے نیچے اگر کوئی سکول ہو تو کیا وہ uniformity سے out ہو جاتا ہے۔

پارلیمنٹری سیکرٹری - کسی ڈاکٹر کیلئے minimum qualification M.B.,B.S. ہے اور حکومت کا یہ فیصلہ ہے کہ اس ملک میں کم از کم M.B.,B.S. ڈاکٹر ہونے چاہئیں۔ اس سے آگے وہ تعلیم بڑھا سکتے ہیں۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی - کیا کالج کے بغیر ہی M.B.,B.S. ہو گا -

پارلیمنٹری سیکرٹری - کالج ہیں ؟

وزیر صحت (بیگم زاہدہ خلیق الزمان) - مولانا صاحب تو چاہتے ہیں کہ انسان پیدا ہو تو بچہ ہی رہے - آپ اب مولانا ہیں کل کو مفتی یا کچھ اور ہو سکتے ہیں - ہم چاہتے ہیں کہ M.B.,B.S. ڈاکٹر ہوں - اس کے بعد مختلف ڈگریاں حاصل کر کے تعلیم بڑھا سکتے ہیں نہ کہ گھٹتے رہیں - M.B.,B.S. پاس کر کے مختلف چیزوں میں specialise کرتے ہیں - پھر سائنس میں جتنی ترقی ہوتی ہے - وہ پڑھ پڑھ کر M.D. یا F.R.C.S. کی ڈگریاں حاصل کرتے ہیں - آپ کیوں چاہتے ہیں کہ وہ M.B.,B.S. پر رک جائیں - کیا آپ کا یہی مطلب ہے نا مولانا -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - محترمہ آپ بات سمجھتے ہوئے بھی نہیں سمجھتی ہیں یہ خواتین کی عادت ہے کہ جب عرض مدعا کو جانتی ہیں تو یہ بہانہ کرتی ہیں کہ سمجھ میں نہیں آیا -

---

B.C.G. VACCINATION CAMPAIGN

***12494. Dr. Sultan Ahmed Cheema** : Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) the districtwise names of rural and urban areas where B.C.G. vaccination has been carried out alongwith the yearwise expenditure in this behalf since the said vaccination campaign has been started ;

(*b*) the total number of persons so far given B.C.G. vaccination in the said areas during the said period ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : Sir, it is a very lengthy answer.

Mr. Speaker : Yes, it is a lengthy answer.

وزیر صحت - اگر آپ اجازت دیں تو جواب ہاؤس میں پیش کردیا جائے تاکہ پوراء ہاؤس مطلع ہو جائے اور وزراء کو سوالات نہ کرنے پڑیں کہ کتنے انجکشن لگائے گئے اور کہاں کہاں کیا کچھ ہوا - اس میں ہر گاؤں کی تفصیل ہے - میں چاہتی ہوں کہ پورا ہاؤس اس سے واقف ہو جائے - ڈاکٹر چیمہ صاحب تو کہتے تھے کہ ان کو ۲۰ صفحات کی انفارمیشن دی جائے -

مسٹرحمزہ - پھر تو وقفہ سوالات ختم ہو جائے گا -

Mr. Speakar : The answer may be placed on the table of the Assembly.

Parliamentary Secretary : Sir, I place the answer on the table of the Assembly.*

T.B. CLINICS

*12495. **Dr. Sultan Ahmed Cheema** : Will the Minister for Health be pleased to state : —

(*a*) the total number of T.B. Clinics in West Pakistan and their location ;

(*b*) the yearwise number of different types of T.B. patients treated in each of the said Clinics from 1951 to 1967?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) There are 34 Government T.B. Clinics functioning in West Pakistan, and location as indicated below:—

Peshawar Region

1. T. B. Clinic Nowshera.
2. T. B. Clinic Haripur.
3. T. B. Clinic Lakki.
4. T. B. Clinic Sawabi.

**Please see Appendix I at the end.*

Lahore Region

5. T. B. Clinic Jhelum.
6. T. B. Clinic Wazirabad.
7. T. B. Clinic Hafizabad.
8. T. B. Clinic Daska.
9. T. B. Clinic Pattoki.
10. Model Chest Clinic, Lahore.

Sargodha Region at Multan

11. T. B. Clinic Chiniot.
12. T. B. Clinic Dera Ghazi Khan.
13. T. B. Clinic Muzaffargarh.
14. T. B. Clinic Mianwali.
15. T. B. Clinic Jhang.
16. T. B. Clinic Leiah.
17. T. B. Clinic Isa Khail.
18. T. B. Clinic Pakpattan.
19. T. B. Clinic Toba Tek Singh.

Khairpur Region at Bahawalpur

20. T. B. Clinic Sukkur.
21. T. B. Clinic Bahawalpur.
22. T. B. Clinic Jacobabad.
23. T. B. Clinic Bahawal Nagar.
24. T. B. Clinic Larkana.
25. T. B. Clinic Nawab Shah.
26. T. B. Clinic Khairpur.
27. T. B. Clinic Khanpur.

Hyderabad Region

28. T. B. Clinic Sanghar.
29. T. B. Clinic Thatta.
30. T. B. Clinic Dadu.
31. T. B. Clinic Hala.

Quetta/Kalat

32. T. B. Clinic Lora Lai.
33. T. B. Clinic Turbat.
34. T. B. Clinic Chaman.

(*b*) Details of number of different types of T. B. patients treated year-wise in all the Clinics from 1961-1967 are given in a statement as Annexure (A). *

It may be mentioned that data from 1951-1960 is not available.

MEDICAL SPECIALISTS FOR VARIOUS HOSPITALS IN WEST PAKISTAN

***12507. Syed Inayat Ali Shah** : Will the Minister for Health be pleased to state : —

(*a*) whether it is a fact that some posts of Medical Specialits in various headquarters hospitals in West Pakistan are lying vacant ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the names of the hospitals and the number of posts lying vacant in each Hospital ;

(*c*) whether it is a fact that a number of doctors serving in the West Pakistan Health Department are specialists but they are not posted as such ; if so, their names, present posting and the reasons for which they are not being posted against the posts of specialists ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) Yes.

(*b*) The names of the Hospitals and the posts lying vacant in each are given below :—

Serial No.	Name of District Headquarter Hospital	No. of Posts
1	Lyallpur	1

**Please see Appendix II at the end.*

(c) (i) The requisite information with regard to Class I Officers is given below :—

Serial No.	Name	Present posting	Reasons
1	Dr. M.A.H. Siddiqui, M.S. (Pb.)	Medical Superintendent, Jhelum.	Promoted as Class I on basis of seniority and did not opt for Specialist cadre in Class I.
2	Dr. Rehmat Ullah Ch., D.O. (London), F.I.C.S. (Eng.)	Medical Superintendent, B.V. Hospital, Bahawalpur.	Ditto
3	Dr. K.Y. Ansari, F.R.C.S.	Medical Superintendent, Hyderabad.	Ditto
4	Dr. Abdul Majid, D.O. (Lond.)	Administrative Officer, Mental Hospital, Lahore.	Promoted in General line and has not opted for Specialist cadre.
5	Dr. Inayat Ullah, M.D. (Pb.)	Assistant Director, Health Service, Quetta Kalat.	Promoted in General Line. Will be posted as Physician.
6	Dr. Ghulam Awan. D. O. (London).	Medical Superintendent, Khairpur.	Promoted in General Line and has not opted for Specialist cadre.
7	Dr. Muhammad Hayat Malik, M.S. (Pb.), D.M.R.E. (Pb.)	Medical Superintendent, Lyallpur.	Ditto
8	Dr. Abdul Rashid, M.S. (Pb.)	Medical Superintendent, Dera Ghazi Khan.	Ditto
9	Dr. M. A. Malik, D.M.R.E. (Pb.)	Medical Superintendent, Gujrat.	Ditto
10	Dr. Muhammad Amin, T.D.D. (Pb.)	Medical Superintendent, Bannu.	Ditto
11	Dr. S. Muhammad Anwar, T.D.D. (Pb.)	District Health Officer, Peshawar.	Ditto
12	Dr. Muhammad Sharif Khan, D.L.O. (Pb.), D.O. (Pb.)	A. D. (P.H.) Lahore Region.	Ditto

Serial No.	Name	Present posting	Reasons
13	Dr. Muhammad Siddiq Faridi, D.O. (Lond.), D.T.M. (Lond.)	Medical Superintendent, Multan.	Promoted in General Line and has not opted for Specialist cadre.
14	Dr. Ch. Muhammad Iqbal, D.O. (Lond.), D.O.M.S. (Lond.)	District Health Officer, Bahawalnagar.	Promoted in the General line.
15	Dr. Ikram-ul-Haq, M.S. (Pb.)	Medical Superintendent, Gujranwala.	Promoted in the General line and opted as Medical Superintendent.
16	Dr. Muhammad Ali Khan, M.D. (Pb.)	Medical Superintendent, Sheikhupura.	Recruited as Medical Superintendent and opted as Medical Superintendent.

(*ii*) The requisite information with regard to Class II Officers is given below :—

Serial No.	Name	Present posting	Reasons
1	Dr. Abdul Rahim Baloch, D.M.R.D.	Medical Officer I/c B.C.G. Team, Quetta/ Kalat Region.	He holds the qualifications of D.M.R.D.- but there is no Classt II post of Radiologi in this Region.
2	Dr. Abdul Rahman Khan, D.C.P.	Medical Officer, Civil Hospital, Harnai, Quetta Region.	He holds the qualifications of D.C.P. but there is no Class II post of Pathologist available for him.
3	Dr. Muhammad Rafiq, D.C.H.	Medical Officer, Civil Hospital, Naushki, Quetta Region.	He holds the qualifications of D.C.H., for which there is no separate post in the children speciality.
4	Dr. Kamal Khan Mandokhel, D.P.H.	Medical Officer, I/c Civil Hospital, Quetta.	He holds the qualifications of D.P.H. (Beruit) by virtue of which he can be utilised anywhere.

Serial No.	Name	Present posting	Reasons
5	Dr. Muhammad Ahmed Siddiqui, D.L.O.	Medical Officer, Civil Hospital, Abbottabad.	Non-availability of Specialist post in the Class II cadre. These qualifications, however, enable them to function in a better way at their present station of duty as general practitioners.
6	Dr. Faseh Ullah Khan, D.O. M.S.	Medical Officer, Civil Hospital, Dikhah, Peshawar Region.	
7	Dr. Abdul Shakoor, D.C.P.	Medical Officer, Civil Hospital, Abbottabad.	
8	Dr. Noor Muhammad, D.C.H.	Medical Officer, Civil Hospital Dispensary, Rehana, Peshawar Region.	
9	Dr. Mehraj-ud-Din, D.O.	Medical Officer, School Health Service Unit, Multan.	
10	Dr. Ihsan-ul-Haq, F.C.P.S.	Demonstrator, Anatomy, Dow Medical College, Karachi.	By virtue of F.C.P.S. since he has been trying in bases sciences, he is of help to the students as a Demonstrator and the posting is in order.

DOCTORS PROCEEDING ABROAD

***12510. Sahibzada Noor Hassan :** Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) the number of doctors who proceeded abroad after getting No Objection Certificates from the Health Department in 1967 and 1968 upto 15th May 1968 ;

(*b*) the grounds for the issuance of the said certificates ?

Parliamentery Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) The Provincial Health Department do not issue any No Objection Certificates to the doctors proceeding abroad.

(*b*) Nil in view of the reply at (*a*) above.

صاحبزادہ نور حسن - یہ نہایت ہی مختصر الفاظ ہیں "No" کہہ دیتے ہیں - مجھے ذاتی طور پر علم ہے کیا آپ اس کی صحت کرنے کو تیار ہیں - مجھے معلوم ہے کئی باتوں میں آپ کے محکمہ سے No Objection Certificate لیا گیا ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جہاں تک No Objection Certificate کا تعلق ہے - No Objection Certificate صوبائی حکومت نہیں دیتی - بلکہ سنٹرل گورنمنٹ دیتی ہے - جہاں تک محکمہ نے معلومات فراہم کی ہیں وہ تو عرض کر دیا ہے - اگر آپ کے خیال میں کوئی case ہو بتا دیں تاکہ اس کی تحقیقات کر لیں - اب ۱۹۶۶ء سے اس پر کوئی ban نہیں -

Even the Central Government does not issue any No Objection Certificate. Before that, the No Objection Certificates were issued by the Central Government. The Provincial Government does not come into the picture at all.

ملک محمد اسلم خان - کیا یہ درست ہے کہ جب محکمہ کا ملازم abroad جاتا ہے - تو وہ محکمہ سے No Objection Certificate لیتا ہے -

Parliamentary Secretary : No Objection Certificate within the country but if it is forgoing outside the country then it is the responsibility of the Central Government.

مسٹر سپیکر - جب آپ کے محکمہ کا کوئی ملازم باہر جاتا ہے تو کیا وہ آپ سے No Objection Certificate حاصل کرتا ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - وہ کس لئے جائے گا ؟

ملک محمد اسلم خان - training کے لئے یا higher studies کے لئے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جب ہم approve کریں گے تب جائے گا -

صاحبزادہ نور حسن - جناب والا - یہ فرماتے ہیں کہ No Objection Certificate جب محکمہ نہیں دیتا تو پھر جو آپ کے ملازم ہیں کیا ان کو سنٹرل گورنمنٹ دیتی ہے -

وزیر صحت (بیگم زاہدہ خلیق الزمان) - جو ہمارے محکمہ میں ہیں وہ ٹریننگ وغیرہ کے لئے ہماری اجازت سے جاتے ہیں - یا وہ ہم سے اجازت مانگتے ہیں -

مسٹر سپیکر - ملازمت چھوڑنے کے بعد یا ملازمت کے دوران ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - ملازمت کے دوران -

مسٹر سپیکر - ملازمت کے دوران تو وہ ملازم ہی رہیں گے -

صاحبزادہ نور حسن - میں یہ عرض کرتا ہوں کہ انہوں نے No Objection Certificate طلب کئے ہیں اور ان کو دئیے گئے ہیں -

مسٹر سپیکر - دوران ملازمت کس چیز کا No Objection Certificate دیا گیا ہے -

صاحبزادہ نور حسن - باہر جانے کے لئے -

مسٹر سپیکر - اگر دوران ملازمت ہے تو ظاہر ہے کہ higher studies کے لئے ان کی اجازت سے جائے گا -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - اس کی یہ صورت ہوتی ہے کہ ایک تو دوران ملازمت حکومت خود بھیجتی ہے اس کے لئے No Objection Certificate کی ضرورت نہیں - کیوں کہ حکومت سکیم approve کرتی ہے - دوسرے یہ ہے کہ کوئی ملازم پرائیویٹ طور پر کسی کورس وغیرہ کے

لئے جانا چاہتا ہے یا کسی بیرونی ملک میں داخلہ حاصل کرتا ہے اور ملازمت چھوڑ کر باہر جاتا ہے اس صورت میں محکمہ No Objection Certificate issue کرتا ہے۔

پارلیمنٹری سیکرٹری - ایسا تو کوئی case نہیں ہے۔ جیسا کہ سپیکر صاحب نے ابھی وضاحت فرمائی ہے وہ deputation پر جائے گا یا study leave پر جائے گا تو high level یا foreign office سے اس کو requisition آئے گی۔ عدن۔ شرق اردن یا کہیں بھی جائیگا تو finally ہماری permission ہو گی لیکن No Objection Certificate سنٹر ہی issue کرے گا۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔

Malik Muhammad Aslam Khan: If I am a doctor working in a Departement and I want to go abroad for further studies I would apply to my parent Department and they have to give me a No Objection Certificate so that I could get a Passport.

میرے خیال میں آپ چٹ پڑھیں تو پھر آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

پارلیمنٹری سیکرٹری - answer تو وہی ہے۔

If anybody wishes to go abroad we do give permission considering the merits of the case and even in that case the final No objection certiffcate for leaving the country is issued by the Central Govt.

ملک محمد اسلم خان - میں leaving country کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ میرا تو مطلب یہ ہے کہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ سے No Objection Certificate کتنے آدمیوں کو ملے ہیں؟

وزیر صحت - ہم نے کہا ہے کہ ملازمت کے دوران میں جب وہ ہم سے درخواست کرتے ہیں کہ ہم جانا چاہتے ہیں اور جب ہم منظوری دیتے ہیں تب وہ جاسکتے ہیں۔

مسٹر سپیکر - بیگم صاحبہ صاحب زادہ نورحسن نے بھی دریافت کیا تھا کہ وہ ڈاکٹر جو باہر گئے ہیں ان میں سے کتنے ڈاکٹر ایسے ہیں جنہوں نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے No Objection Certificate حاصل کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ انہوں نے پرائیویٹ ڈاکٹروں کے لئے نہیں پوچھا تھا۔

صاحبزادہ نورحسن - میرا سوال ان ہی ڈاکٹروں کے لئے تھا جن کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اجازت نہیں دی اور انہوں نے درحقیقت اجازت دی ہے لہذا یہ ان کی تعداد بتائیں۔ میں نے سوال میں پوچھا تھا

(*a*) the number of doctors who proceeded abroad after getting No Objection Certificate from the Health Department.....

پارلیمنٹری سیکرٹری - آپ نے پوچھا ہے

(*a*) the number of doctors who proceeded abroad after getting No Objection Certificates from the Health Departmant in 1967 and 1968.

اس سے تاثر یہی ہے کہ

The intention is what number of doctors have left the country for good.

Mr. Speaker : Private Doctors ?

Parliamentary Secretary : Private Doctors. Normally the discussion in this House usually is that the doctors are leaving this country in search of emipoyment abroad.

Mr. Speaker : Does not the Government consider that those are the doctors who are in its employment ?

Parliamentary Secretary : They go to improve their educational qualifications. I think that is the only purpose.

Mr. Speaker : The Parliamentary Secretary should furnish the answer on the next turn about the doctors who are in service with the Health Department and who have obtained this No Objectoin Certificate.

ملک محمد اسلم خان - میرے خیال میں جیسا کہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ اس سوال کا یہ مطلب سمجھتے رہے ہیں کہ جو ڈاکٹر ہمیشہ کے لئے چلے گئے ہیں - اور صاحبزادہ صاحب نے جو سوال کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے اپنے ڈیپارٹمنٹ سے کتنے ڈاکٹر باہر گئے ہیں -

مسٹر سپیکر - شاید آپ کچھ اور سوچ رہے تھے جب میں نے بھی قیوم صاحب سے یہی کہا تھا - (قہقہہ) -

---

ADMISSION TO MEDICAL COLLEGES

***12571. Mr. Hamza :** Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the rules of admission to Medical Colleges in West Pakistan give preference to F.Sc. passed Students over B.Sc. passed students ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons thereof ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum): (*a*) Yes.

(*b*) The decision to give preference to F.Sc. students over B.Sc. was made at the Governor's Conference in the year 1963. A similar decision was made also in a Conference on Medical Education held at Dacca in the same year. Such a decision was made because the educationists felt that the real calibre and aptitude of a student for medical studies is determinable at the F.Sc. level. A student who secures a better division in the F.Sc. proves to be a good career student in the medical field than the one who secures a low position in the F.Sc. and subsequently gets admission in a medical college on basis of his B.Sc. result.

It was also felt that to give preference to B.Sc. students over F.Sc. students will be putting a premium on the students financial resources, seeking admission to a medical college because then almost every one will go on for B.Sc. studies, leading to 2 years more of study. Such a situation will not be in the interest of lower class and people of this country.

T. B. CLINICS

*12655. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister for Health please refer to the answer to my starred question No. 7992 given on the floor of the House on 26th October, 1967 and state the number of T.B. Clinics opened in the Province during 1967-68 alongwith the dates on which they actually started functioning ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum): Eight T.B. Clinics have been opened in the Province in the year 1967-68. The actual date on which they started functioning are as follows : —

(1) T.B. Clinic, Sawabi	...	28th November 1967.
(2) T.B. Clinic,District Headquarters Hospital, Gujranwala	...	4th Sepetember 1967.
(3) T.B. Clinic, Jhelum	...	29th July 1967.
(4) T.B. Clinic, Isa Khel	...	1st July 1967.
(5) T.B. Clinic, Pakpattan	...	1st July 1967.
(6) T.B. Clinic, Toba Tek Singh	...	1st July 1967.
(7) T.B. Clinic, Khanpur	...	9th August 1967.
(8) T.B. Clinic, Hala	...	25th December 1967.

GRANT OF ALLOWANCE TO THE QUALIFIED DOCTORS WORKING IN RURAL AREAS

*12656. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government has been considering a proposal for giving 40 per cent allowance of basic pay to the qualified doctors working in the rural areas ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, when the matter is expected to be decided alongwith the annual expenditure the Government will have to bear if the said proposal is implemented ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) Yes.

(*b*) The case is being processed in the Finance Department but it is not possible to give exact date for decision.

The proposal, it is anticipated, will involve an annual expenditure of Rs. 8,40,802, if it is agreed to *in toto* by the Finance Department according to proposal submitted by the Health Department.

حاجی سردار عطا محمد - محکمہ مالیات کب سے غور کر رہا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - یہ تجویز حال ہی میں بھیجی گئی ہے -

حاجی سردار عطا محمد - اس حال ہی سے میں مطمئن ہوں -

OPERATIONS OF FEMALE PATIENTS

*12657. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) the number of Hospitals in the Province where lady doctors have also been posted ;

(*b*) whether it is a fact that in the said hospitals even the minor operations of female patients are performed by the male doctors ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, reasons therefor and whether Government intend to take steps to ensure that operations on female patients are not performed out by the male doctors ; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) 187.

(*b*) No.

(*c*) Question does not arise.

حاجی سردار عطا محمد - آپ نے (بی) میں کہا ہے کہ چھوٹے آپریشن بھی مرد ڈاکٹر نہیں کرتے - کیا یہ آپ نے تحقیق سے کہا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - ہاں تحقیق کرکے ہی جواب دیا جاتا ہے -

حاجی سردار عطا محمد - میری معلومات اس کے برعکس ہیں اور اگر یہ غلط ہو تو کیا آپ اس کی انکوائری کرائیں گے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - ضرور انکوائری کرائیں گے -

FEMALE NURSES

***12658. Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that at the time of operations of female patients by lady doctors, the male assistants are deputed to help these lady doctors in Government hospitals ;

(*b*) whether it is a fact that the said assistance work can easily be done by female nurses if they are given such training ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to give such training to female nurses ; if so, when and if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) It varies from place to place. However a lady doctor at the time of operation of a female patient is assisted by a female worker either a nurse or a dai alongwith a Theatre Assistant, a Sweeper/Sweepress etc.

(*b*) Yes.

(*c*) A large number of nurses are being trained in this Province but still it is difficult to provide nurses to the institutions in the Rural Areas where the work of a nurse is being carried out by a trained *dai*.

However, the females in this country do not come out for training as technical female Theatre Assistant, etc. and as such most of the Theatre Assistants are male. The Government would love to utilise the female population for a number of workers in the Health Department provided they were forthcoming for training purposes of all kind.

حاجی سردار عطا محمد - اس کی کیا وجوہات ہیں کہ خواتین ٹیکنیکل تھیٹر اسسٹنٹ کے طور پر تربیت حاصل کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں ؟

وزیر صحت (بیگم زاهدہ خلیق الزمان) ۔ جناب والا ۔ اگر حاجی صاحب کوشش کریں تو ہم لوگ ان کی خدمات لینے کے لئے تیار ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ حاجی صاحب کوشش نہیں کرتے ؟

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ یہاں عورتوں کی ایک نمائندہ خاتون موجود ہیں اور وہ خود بھی ڈاکٹر ہیں لیکن حاجی صاحب ہمیشہ اس قسم کے سوالوں سے دلچسپی اور دلبستگی رکھتے ہیں تو جب یہ دلچسپی رکھتے ہیں تو یہ ان کی نمائندگی فرمائیں یہ زیادہ بہتر ہوگا ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں جناب محترمہ کی پیشکش کو قبول کرتا ہوں ۔

وزیر صحت ۔ یعنی آپ عورتوں کی جگہ پر کام کرنے کے لئے تیار ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جی ہاں یہ تو ایک خدمت ہے ۔

FIXATION OF STRENGTH AND PAY SCALE OF STAFF OF T. B. CENTRE, KARACHI

***12786. Mr. Mahmood Azam Farooqi :** Will the Minister for Health please refer to answer to my starred question No. 6930 given on the floor of the House on 26th June 1967 and state whether case regarding fixation of strength and pay scale etc., of the staff of T.B. Centre, Karachi, which is outstanding since 1962, has been decided ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : The case regarding fixation of cadre strength of the staff of T. B. Centre, Karachi, has since been finalized,—*vide* Finance Department's Notification No. F.D. (SR II) VII (B)-2/67 (1292), dated the 23rd November, 1967.

مسٹر محمود اعظم فاروقی - مجھے جناب والا یہ پوچھنا ہے کہ ۱۹۶۲ء کا مسئلہ ہے اور ۱۹۶۷ء میں فیصلہ کیا - پانچ چھ سال آپ کے لگے ہیں فیصلہ کرنے میں - کیا یہ کارکردگی آپ کی اچھی ہے کہ اس فیصلہ کے کرنے میں اتنے سال لگ گئے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - عمل درآمد تو اس پر ہو گیا ہے - فائننس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے نوٹیفیکیشن ہو گئی ہے تو میں خیال کرتا ہوں کہ اس پر عمل درآمد ہوگیا ہوگا -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - ہو گیا ہوگا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - نومبر ۱۹۶۷ء میں نوٹیفیکیشن جاری ہوا تھا -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - یہ اس کی دلیل نہیں ہے - میں دریافت کرتا ہوں کہ اس پر عمل درآمد ہو گیا ہے یا نہیں ہوا یا آپ کو ۶ سال اس کے لئے اور چاہئیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - عمل درآمد تو اس پر ہوگیا ہوا ہے - باور تو ایسا ہی کیا جاتا ہے کہ نوٹیفیکیشن ہونے کے بعد ایک آدھ مہینے میں اس پر عمل درآمد ہو جاتا ہے -

Mr. Speaker : The answer should be definite.

پارلیمنٹری سیکرٹری - میں معلوم کرکے بتا سکتا ہوں ویسے جب ایک آدمی کی تقرری کے احکام صادر ہو جاتے ہیں تو

Supposing a posting order is issued we take it for granted that it has been implemented. Now a notification has been issued naturally we take it that it has been implemented.

نوٹیفیکیشن جاری ہو چکا ہے -

SELECTION TO THE POST OF PROFESSOR OF SURGERY BY THE WEST PAKISTAN PUBLIC SERVICE COMMISSION

***12793. Malik Miraj Khalid :** Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the experience of a candidate carried fifty marks for selection to the post of Professor of Surgery by the West Pakistan Public Service Commission in April 1965 and May 1967 ;

(*b*) whether it is a fact that the formula for selecting Professors of Surgery mentioned in (*a*) above is being changed and according to the proposed changed formula experience would carry only 10 marks ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for the change in the original formula ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) No.

(*b*) No.

(*c*) Question does not arise.

ملک معراج خالد - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرمائیں گے کہ پروفیسر آف سرجری کی سیلیکشن کرتے وقت کیا اس کے تجربہ کو مد نظر رکھا جاتا ہے - جن سرجنوں کا تجربہ ۱۰ سال کا ہوتا ہے مشاہدے میں آیا ہے وہ ۲ سال کے تجربہ والے کے مقابلے میں رہ جاتا ہے - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب اس پر روشنی ڈالیں گے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - یہ ضمنی سوال تو اس سے نہیں پیدا ہوتا لیکن میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ تجربے کا ضرور خیال رکھا جاتا ہے اور میں عرض کر دوں کہ ساتھ ہی تعلیمی یا ایکیڈیمک کوالیفیکیشن کا خیال ضرور رکھا جاتا ہے -

---

DISPENSARIES FOR VILLAGES IN TEHSIL ABBOTTABAD

***12808. Sardar Gul Zaman Khan :** Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) names of villages in Tehsil Abbottabad, District Hazara where dispensaries were opened during 1967-68 alongwith the expenditure incurred thereon ;

(*b*) names of villages in Tehsil Abbottabad where dispensaries would be opened during 1968-69 alongwith the estimated expenditure to be incurred thereon ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) Nil

	Estimated cost Rs.
(*b*) (*i*) Dispensary at 'B' Type Rural Health Centre at Havelian, Tehsil Abbottabad.	3,05,000
(*ii*) 'C' Type Rural Health Centre at village Birote, Tehsil Abbottabad.	83,000

ANALYSIS OF FOODSTUFF

***12823. Haji Sardar Atta Muhammad :** Will the Minister for Health please refer to the answer to my starred question No. 10596 given on the floor of the House on 8th May 1968 and state :—

(*a*) the varieties of samples of foodstuffs acquired from the Districts of Khairpur and Tharparkar for analysis since the year 1960 ;

(*b*) whether any adulteration was detected in the said samples ; if so, the action taken against the persons responsible for the adulteration ;

(*c*) whether the foodstuffs, i.e., ghee, salt, flour, etc., are also analysed; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) All varieties of food and drinks such as Atta, Basin, Milk, Ghee, Banaspati, Gur, Sugar, Dhania, Chillies, Spices, Syrups, Edible Oils, Maida, Biscuits, Tea and Tea Waters, Butter Cake, Misry, Sweetmeat, Khoya, Rice Flour, Salts, etc.

(*b*) Yes. They were challaned in courts of law for decisions as provided in the West Pakistan Pure Food Ordinance, 1960.

(*c*) Yes. These are also analysed.

حاجی سردار عطا محمد - جناب میں صرف یہ گذارش کرتا ہوں . .

مسٹر سپیکر - کیا اس کا جواب کتاب میں چھپا ہوا نہیں ہے ؟

آپ سپلیمنٹری پوچھئے -

حاجی سردار عطا محمد - جناب میرے پاس اردو میں چھپا ہوا جواب ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کا انتظام ناقص کیوں ہے کہ باوجود چالان ہونے کے اس قسم کی ملاوٹ ہوتی ہے اور کوئی چیز خالص نہیں ملتی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - ساری چیزیں نا خالص ملتی ہیں آپ کو ایسا نہیں کہنا چاہئے - کچھ تو خالص ملتی ہیں -

حاجی سردار عطا محمد - آپ نے فرمایا ہے کہ کچھ چیزیں ملاوٹ کے بغیر ملتی ہیں اس کے معنی ہیں کہ کچھ میں ملاوٹ ضرور ہے -

وزیر بنیادی جمہوریت - جو ملاوٹ کرتے ہیں ان کا ہم چالان کر دیتے ہیں -

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب ان سے آپ کوئی اطلاع حاصل کرسکتے ہیں لیکن ان پر آپ جرح نہیں کر سکتے -

حاجی سردار عطا محمد - میں نے اطلاع لینے کی خاطر پوچھا ہے کہ کون سی چیزیں ہیں جن میں ملاوٹ ہوتی ہے اور وہ ملوث نہیں ہوتیں میں سمجھتا ہوں کہ گھی آٹا مسالے خالص نہیں ملتے -

وزیر صحت - پھر آپ جی کیسے رہے ہیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - بہت سی چیزیں خالص ملتی ہیں - جو ناخالص بیچتے ہیں ان کا چالان کیا جاتا ہے -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - جواب تک تو خالص ملتا نہیں اردو انگریزی ملا ہوا جواب ہے - (قہقہہ)

REDUCTION IN QUOTA FIXED FOR CANDIDATES FROM TRIBAL AREAS FOR ADMISSION IN M.B.,B.S. IN VARIOUS COLLEGES

*12861. **Haji Saadullah Khan**: Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the quota previously fixed for the candidates from tribal areas for admission to M.B., B.S. Class in various Colleges of the Province has now been reduced to one-half;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum): (*a*) No.

(*b*) Question does not arise.

OPENING OF EYE HOSPITAL IN SHEIKHUPURA

*12909. **Chaudhri Idd Muhammad**: Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a resolution regarding opening of an Eye Hospital in Sheikhupura was passed by the Divisional Council, Lahore, on 11th December 1967 and was forwarded to the Health Department;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the date of its receipt in the Health Department and the action taken or intended to be taken thereon?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum): (*a*) Yes.

(*b*) The said resolution was received by the Health Department on 15th December 1967. There is no intention on the part of the Government to establish an Eye Hospital in the Province, on the lines approved by the Divisional Council.

چودھری عید محمد - جو ڈویژنل کونسل نے ریزولیوشن پاس کیا۔ کیا ان کو اختیار ہے کہ وہ اس ریزولیوشن کو نامنظور بھی کر لے اور وہاں پر آنکھوں کا ہسپتال نہ کھولا جائے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - اس محکمہ پر کنٹرول ڈویژنل کونسل کا نہیں ہوسکتا - یہ سفارش تھی ہم نے سمجھا کہ ہمارے مالی وسائل اتنے ہیں کہ ہم اس پر عمل درآمد کر سکیں -

رائے منصب علیخان کھرل - اگر پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب آنکھیں بند کر کے جواب نہ دیتے تو میرا خیال ہے کہ جواب مختلف ہوتا - میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وجوہات ہیں جن کی بناء پر ریزولیوشن نامنظور ہوا - میں سمجھتا ہوں کہ یہ جواب کافی نہیں ہے - آپ نے کہا ہے کہ ہسپتال نہیں کھول سکتے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ ٹھیک جواب نہیں ہے -

ملک محمد اختر - پوائنٹ آف آرڈر - یہ پارلیمنٹری سیکرٹری کے متعلق کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے آنکھیں بند کر لیں - تو یہ کون سی بلی تھے جس کو دیکھ کر انہوں نے آنکھیں بند کر لیں؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - مجھے ان کی آنکھوں سے روشنی نہیں مل سکی - میں نے عرض کیا ہے کہ ڈویژنل کونسل کا ریزولیوشن ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ پر binding نہیں ہے ہمارے پاس مالی وسائل نہیں ہیں کہ ہم اس ریزولیوشن پر عمل کر سکیں اور ان کے لئے ہسپتال کھول سکیں -

---

OPENING OF DISPENSARIES IN THE PROVINCE

*12911. **Chaudhri Idd Muhammad**: Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a resolution regarding opening of Dispensaries in the Province, passed by the Divisional Council, Lahore, on 22nd April 1968, was forwarded to the Health Department;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the date of its receipt in the Health Department and (*ii*) action taken thereon upto now;

(*c*) if no action has so far been taken, reasons thereof?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum): (*a*) Meetings of the Divisional Council, Lahore, have been held only at three occasions so far during the year 1968, *i.e.*, on 8th January 1968, 6th February 1968 and 4th May 1968. No such meeting was held on 22nd April 1968.

(*b*) Question does not arise.

(*c*) Question does not arise.

رائے منصب علیخان کھرل - کس تاریخ کو ہمارے پاس سے گیا ہے -

OJHA SANATORIUM, KARACHI

***12922. Begum Ashraf Burney**: Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Ojha Sanatorium, Karachi is at present under the administrative control of Health Department;

(*b*) whether it is a fact that the said Sanatorium was founded in memory of a distinguished practitioner of eastern system of medicine, *viz*. Mr. Deepchand Ojha, who made a will and donated one of his bungalows for the benefit and welfare of the patients suffering from tuberculosis ;

(*c*) whether it is a fact that hithertofore the patients in the said Sanatorium were at full liberty to get treatment from the practitioners of eastern or allopathic systems of medicine;

(*d*) whether it is a fact that the eastern system of medicine is no longer practised in the said Sanatorium;

(*e*) if answer to (*d*) above be in the affirmative, reasons therefor and if the answer be in the negative, the details of staff engaged for the treatment of patients by eastern ssytem of medicine and the number of patients who have been given this treatment during the last three years in the said Sanatorium?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) No.

(*d*) Yes. All along Allopathic System of Medicine has been practised since partition.

(*e*) Does not arise.

Begum Ashraf Burney : Will the Parliamentary Secretary of Health kindly state when he mentioned that the eastern system of medicine is not being practised after Partition, was it being practised before Partition?

Parliamentary Secretary : Yes, it was being practised partly.

Begum Ashraf Burney : Will he then kindly tell me why he has discontinued this practice?

Parliamentary Secretary : Since we took over the department, they have spent a lot of money on it—about Rs. 70 lacs—on equipment and building—and so we have considered that we should only allow allopathic system because Vedic system and the Unani System are not as efficacious as allopathic system.

Begum Ashraf Burney : Will he kindly state whether it was a part of the will of the gentleman, who had made the will, that this sort of system should also be practised?

Parliamentary Secretary : Not to our knowledge Sir.

Begum Ashraf Burney : As far as I know, it was a part of his will and they have already admitted it in the question here.

وزیر صحت (بیگم زاهد خلیق الزمان) ۔ جناب والا ۔ ہم نے ایسی کوئی وصیت نہیں دیکھی ۔ اگر انہوں نے ملاحظہ فرمائی ہے تو ہمیں لا کے دکھا دیں ۔ پارٹیشن سے بعد وہاں کوئی وید حکیم یا ہومیوپیتھک یا اس قسم کا آدمی نہیں بیٹھتا رہا ۔ پارٹیشن سے پہلے ضرور اس قسم کے لوگ وہاں بیٹھتے تھے اب وہاں ڈاکٹر دق کے مرض کا علاج کرتے ہیں ۔

بیگم اشرف برنی - وزیر صحت نے فرمایا ہے کہ انہوں نے ایسی وصیت نہیں دیکھی - لیکن اس سوال کے جواب میں انہوں نے اقرار کیا ہے کہ ایسی وصیت تھی - کیا میں ان سے پوچھ سکتی ہوں کہ جب ایک شخص یہ وصیت کرتا ہے کہ یہاں اس قسم کا Sanatorium بنایا جائے جس میں مشرقی طریق علاج ہو تو کیا وجہ ہے کہ اس میں مشرقی طریق علاج جاری نہیں کیا گیا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - کوئی ایسی وصیت نہیں ہے جب ہندو یہاں سے چلے گئے تو یہ ایک شخص جمشید نوشیرواں جس کے تحت دیا گیا تھا - اس سے اسے مرکزی حکومت نے لے لیا اور ایلوپیتھک لائنوں پر اس میں علاج کا بندوبست کیا گیا - اور اسی طریق سے یہاں علاج ہو رہا ہے - ہمیں کسی قسم کی وصیت کی خبر نہیں ہے - اگر وہ produce کریں گی تو ضرور دیکھیں گے -

Mr. Speaker : The Question Hour is over.

Parliamentary Secretary, (Health) : Sir, I place the remaining Answers on the Table of the House.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

OPENING OF A T.B. CLINIC AND A DENTAL CLINIC IN THE CIVIL HOSPITAL DASKA

***12971. Dr. Sultan Ahmed Cheema :** Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a T.B. clinic and a dental clinic were opened in the Civil Hospital Daska, District Sialkot ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the year in which the clinics mentioned in (*a*) above were opened ;

(*c*) whether any extension of Civil Hospital building has been made to provide accommodation for the clinics mentioned in (*a*) above; if not, reasons therefor ?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) Yes.

(*b*) During 1966 and 1968 respectively.

(*c*) Not so far for the reason that this Hospital was a District Council Hospital upto 30-6-64. As such, there was no allocation for it in the 3rd Five Year Plan which was formulated prior to 1965-66. However, because of urgent need for improvement of this hospital, the Director, Health Services has been requested to submit a proposal for removing essential deficiencies in equipment and out-door and in-door facilities at this hospital. The administrative approval for the proposal will be issued when the scheme is received from the Director of Health Services and necessary allocation is proposed to be made for it in the budget 1969-70 subject to approval by the Provincial Assembly.

DR. NOOR AHMAD NOOR

***12976. Mr. Hamza** : Will the Minister for Health please refer to answer to my starred question No. 11652 given on the floor of the House on 28th May 1968 and state :—

(*a*) whether Dr. Noor Ahmad Noor is presently serving the Provincial Government ; if not, the date on which he resigned from service alongwith reasons, if any, cited by him in his notice of resignation ;

(*b*) academic qualifications and academic distinctions in gold medal, etc., of each of the following candidates and the name of University/Institute which conferred these on them :—

(*i*) Dr. Noor Ahmad Noor ;

(*ii*) Dr. Mukhtar Ahmad Chishti ;

(*iii*) Dr. Muhammad Moazzam Elahi ; and

(*iv*) Dr. Rab Nawaz ?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) *Ist part* : Yes but is on deputation with the Saudi Arabian Government at the moment;

2nd part : Does not arise.

(*b*) Academic qualifications and the academic distinction in gold medal, etc., of the candidates and the names of the University/Institutions which conferred these on them is given below :—

(1) *Dr. Noor Ahmad Noor* : M.B., B.S. (Pb)., M.D. (Pb)., F.C.P.S. (Karachi).

(*i*) Awarded Government Merit Scholarship of Rs. 30 per mensem for one year 1953-54 from Nishtar Medical College, Multan.

(*ii*) Awarded Government Merit Scholarship of Rs. 45 for eight months in 1956-57 from Nishtar Medical College, Multan.

(*iii*) Awarded Academic Colour 1953-54 from Nishtar Medical College, Multan.

(*iv*) Awarded Academic Colour 1955-56 from Nishtar Medical Colge Multan.

(*v*) Awarded Academic Colour 1956-57 from Nishtar Medical College, Multan.

(*vi*) Stood 1st in Anatomy and 3rd in Physiology in 1st Professional Examination 1954 and awarded silver medal for Anatomy.

(*vii*) Stood 1st in Hygiene and 1st in Pathology in 3rd Professional Examination M.B., B.S., 1956 in Nishtar Medical College, Multan.

(*viii*) Awarded Silver Medal for Medicine, Midwifery, Surgery and Eye in Final M.B., B.S. Examination of Nishtar Medical College, Multan.

(*ix*) Awarded Gold Medal for being Best Graduate for the year 1957.

(*x*) Awarded Rosenhiem Silver Cup for standing 1st in Medicine 1957.

(2) *Dr. Mukhtar Ahmad Chisti*, M.B., B.S. (Pb)., D.M.R.E. (Pb)., D.T.M. & H (London), M.R.C.P. (Edin).

(3) *Dr. Muhammad Moazzam Elahi*, M.B., B.S. (London), M.R.C.P. (London).

(*i*) Awarded medal in Physiology for standing 1st in K.E. Medical College, Lahore in the 1st Professional Examination.

(*ii*) Distinction in Medicine in Final M.B., B.S., Examination of University of London.

(*iii*) Honours in Final M.B., B.S. Examination in the University of London.

(4) *Dr. Rab Nawaz*, M.B., B.S., M.D. (Pb).

(*i*) Stood 1st in the Pathology in 3rd Professional M.B., B.S. Examination and was awarded Mackenzie Memorial Silver Medal.

(*ii*) Stood 1st in Medicine in the Final M.B., B.S. Examination of the Punjab University and was awarded Sutherland Memorial Gold Medal.

(*iii*) Stood 1st in Surgery in Final Professional Examination and was awarded Neil Memorial Silver Medal.

POST OF LADY DOCTOR IN CIVIL HOSPITAL, CHITRAL

*12977. **Ataliq Jafar Ali Shah** : Will the Minister for Health be pleased to state : —

(*a*) whether it is a fact that there is a post of Lady Doctor in Civil Hospital, Chitral ;

(*b*) whether it is a fact that this post remains vacant generally ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to take effective steps in the matter so that a lady doctor stays in the said hospital ?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Apart from over-all shortage of Lady Doctors in Government service, a Lady Doctor normally avoids being posted to Chitral. On 20th July 1967 a Lady Doctor was posted to Chitral, who took over there but proceeded on leave on medical grounds. She asked for extension, which has not been granted and she has been asked to present herself before a Medical Board, whether she is really ill or not. However, if leave is refused to her, we feel she would prefer to resign rather than to go to Chitral.

Government is considering the question of better emoluments and facilities to attract Doctors to Government service.

COMPOUND WALL AND ADDITIONAL ROOMS FOR HOSPITAL IN VILLAGE KAULO TARAR, DISTRICT GUJRANWALA

*13006. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar** : Will the Minister for Health be pleased to state : —

(*a*) whether it is a fact that there is no compound wall around the Hospital in village Kaulo Tarar, District Gujranwala ;

(*b*) whether it is a fact that no addition or alteration has been made in the said hospital building since its construction to meet the growing demand of increase in population ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to provide a compound wall and additional rooms to the said hospital ; if so, when, if not, reasons therefor ?

Minister for Heath (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) No for the compound wall, yes for the additional buildings/rooms and in the due course subject to availability of funds. Owing to financial stringency, priorities have to be assigned and the provision of a compound wall, when there are needs for other urgent improvements particularly for equipment and out-door and in-door facilities, has a very low priority. A good پھلاہی hedge may serve the purpose for the present.

HOSPITALS IN LESS DEVELOPED AND UNATTRACTIVE AREAS IN PROVINCE

*13027. **aji Sardar Atta Muhammad** : Will the Minister for Health be pleased to state : —

(*a*) the average annual per capita expenditure incurred on medicines, hospital buildings, beds and the doctors' salaries in the Province from the year 1961-62 to 1967-68 ;

(*b*) the names of less developed and unattractive areas in the Province alongwith the basis on which these areas have been so declared and the population and total area thereof ;

(*c*) the number of hospitals functioning in the areas mentioned in (*b*) above alongwith the annual expenditure incurred on those hospitals ;

(*d*) the total area and population of desert areas of each of the Districts of Tharparkar, Sanghar, Nawabshah, Khairpur and Sukkur as well as of the Mahal Kohistan areas of each of the Districts of Thatta, Dadu and Larkana ;

(*e*) the number of hospitals functioning in the areas mentioned in (*d*) above and the dates on which they were established ;

(*f*) if no Government hospital exists in the areas mentioned in (*d*) above, reasons therefor ?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : Information is being collected from the Services & General Administration Department and others and will be supplied to the Member as soon as it is available.

EXTENSION IN TIME FOR THE PRESENTATION OF SELECT/ STANDING COMMITTEES' REPORTS.

Mr. Speaker : There are a few motions for extension of time. First is from Malik Muhammad Aslam.

Maik Muhammad Aslam Khan . Sir, I beg to move –

> That the time for presentation of the Report of the Select Committee on the Karachi Hotels and Lodging-Houses (Control) (West Pakistan Extension) Bill, 1967 (Bill No. 68 of 1967) be extended upto 31st December, 1968.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is —

> That the time for presentation of the Report of the Select Committee on the Karachi Hotels and Lodging-Houses (Control) (West Pakistan Extension) Bill, 1967 (Bill No. 68 of 1967) be extended upto 31st December, 1968.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion by Malik Aslam Khan.

Malik Muhammad Aslam Khan : Sir, I beg to move —

> That the time for presentation of the Report of the Select Committee on the West Pakistan Prohibition of Walver (Amendment) Bill, 1965 (Bill No. 33 of 1965) be extended upto 31st December, 1968.

Mr. Speaker : Can the Member please give reasons for this extension of time ?

Malik Muhammad Aslam Khan : Sir, we held only one or two meetings during the last period, and then we wanted that a few more meetings should be held. We are trying to get views from the public. We held a meeting in order to get reports and recommendations or objections from the public, and, therefore, we want another meeting to be held so that we can get further reports from the public.

Mr. Speaker : I think the report should be expedited, and if we go on extending the time, then waiting for the reports, in that case we not only incur so much expenditure but the purpose of moving the bill is also defeated. So early reports should be submitted by the Standing Committees.

The question is —

> That the time for presentation of the Report of the Select Committee on the West Pakistan Prohibition of Walver (Amendment) Bill, 1965 (Bill No. 33 of 1965) be extended upto 31st December, 1968.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion.

Malik Muhammad Aslam Khan : Sir, I beg to move —

> That the time for presentation of the Report of the Standing Committee on Home Affairs on the West Pakistan Juvenile Smoking Ordinance (Amendment) Bill, 1968 (Bill No. 33 of 1968) be extended upto 31st December, 1968.

Mr. Speaker : The question is —

> That the time for presentation of the Report of the Standing Committee on Home Affairs on the West Pakistan Juvenile Smoking Ordinance (Amendment) Bill, 1968 (Bill No. 33 of 1968) be extended upto 31st December, 1968.

The motion was carried.

THE WEST PAKISTAN RAILWAY BUDGET FOR THE YEAR 1968-69

DISCUSSION OF EXPENDITURE CHARGED UPON THE PROVINCIAL CONSOLIDATED FUND (RAILWAY)

Mr. Speaker : We will now take up the Orders of the Day. The first item is Discussion on Expenditure Charged upon the Provincial Consolidated Fund (Railway).

Mr. Mahmood Azam Farooqi

(At this stage Mr. Senior Deputy Speaker, Syed Yusuf Ali Shah occupied the Chair).

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی - ۸) — جناب والا - آج ریلوے میزانیہ ۶۹ - ۱۹۶۸ء کے اخراجات کی ایسی مد پر ہم نے گفتگو کرنی ہے جو اس ایوان کے اختیارات کے لئے بذات خود ایک چیلنج ہے - نہیں بلکہ اگر میں یہ کہوں تو شاید غلط نہ ہو گا کہ یہ اخراجات کی مد جس پر آج ہم گفتگو کرنے والے ہیں یہ اس پورے ایوان نمائندگان کے اختیارات پر ایک بھرپور طنز ہے - اور ٹیڑھی لکیروں کے اندراج جو چارجڈ اخراجات کے نام سے یہاں درج ہیں - یہ ہمارا منہ چڑا رہے ہیں اور پکار پکار کے کہہ رہے ہیں - اے ایوان نمائندگان تم بزعم خود عوام کے نمائندے ضرور ہو - لیکن تمہیں یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ اس ۵ کروڑ ۷۶ لاکھ کی رقم میں سے ایک پائی کی ترمیم کر سکو - اس میں تنسیخ کر سکو یا اضافہ کر سکو - درآں حالیکہ ریلوے کی انتظامیہ یا وزیر خزانہ یا اس صوبے کا سربراہ اگرچہ ان میں سے کوئی بھی عوام کا نمائندہ نہیں ہے - لیکن ان میں سے ہر ایک کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ بیک جنبش قلم اس پورے کے پورے خرچ کو پانچ کروڑ ۷۶ لاکھ کی اس رقم کو چاہیں تو صفر میں تبدیل کر دیں - اور چاہیں تو دس کروڑ بنا دیں - یہ ہے تفاوت ایوان نمائندگان کے اختیارات میں اور ان لوگوں کے اختیارات میں جو کہ اس صوبے کے عوام کے نمائندگان نہیں ہیں - بلکہ صوبے کے تنخواہ دار ملازم ہیں - جناب والا - ۵ کروڑ ۷۶ لاکھ کی یہ رقم دراصل دو رقموں پر مشتمل ہے - اس میں دو کروڑ ۸۴ لاکھ روپے اس قرضہ کی ادائیگی کی رقم ہے جو ریلوے اپنے اخراجات کے لئے گذشتہ سالوں میں بیرونی ممالک سے حاصل کرتی رہی ہے - میں

یہاں پر یہ بات عرض کر دوں کہ ریلوے کے ترقیاتی خرچ کا بہت سا حصہ قرض پر مشتمل ہے ۔ لیکن جس رقم پر ہم یہاں گفتگو کر رہے ہیں یعنی ۲ کروڑ ۸۴ لاکھ کی ادائیگی کی یہ صرف بیرونی قرضہ جات ہیں ۔ اس کے ساتھ ہی ۲ کروڑ ۹۳ لاکھ روپے کی ایک اور رقم ہے جو ان قرضوں پر سود ہے ۔ یعنی وہ قرضے جو ریلوے بیرونی ممالک سے حاصل کرتی رہی ہے ۔ بیرونی ممالک کے اس قرضہ کو اس ملک کے کمائے ہوئے زرمبادلہ سے ادا کیا جائے گا وہ ۲ کروڑ ۸۳ لاکھ روپے ہیں اس طرح ۱۹۶۸-۶۹ء کا charged expenditure ۵ کروڑ ۷۷ لاکھ روپے کا ہے ۔

جناب والا ۔ قرضوں کے سلسلہ میں یہ بات اس ایوان میں اکثر دہرائی گئی ہے کہ ایک ترقی پذیر ملک کو یا کسی صنعتی ادارے کو اپنے ادارے کی ترقی کے لئے یا بعض اوقات اس ادارے کو چلانے کے لئے قرضوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ یا قرضہ لینا ناگزیر ہو جاتا ہے میں اس سے قطعاً انکار نہیں کرتا ۔ میں معاشیات کا بہت ہی حقیر سا طالبعلم ہوں۔ میں اس بات کو اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ انسان کو انفرادی زندگی میں ۔ خاندان کو خاندانوں میں ۔ صنعتی یا تجارتی اداروں کو یا حکومتوں کو بھی قرضوں کی ضرورت پڑتی ہے اور پڑتی رہی ہے اور آئندہ بھی ضرورت پڑتی رہے گی ۔ قرض لینے پر ہم نے کبھی احتجاج نہیں کیا ۔ قرض کے حصول کی اس نہج سے کبھی اعتراض نہیں کیا کہ قرض لینا ہے یا نہیں بلکہ ہماری طرف سے جو اعتراض ہوتا رہا ہے وہ ہماری حقیر رائے میں یہ ہے کہ قرض لینے سے پہلے اس بات کو دیکھنا چاہئے کہ جو ادارہ قرض لے رہا ہے وہ اس کی ادائیگی کی صلاحیت کتنی رکھتا ہے۔ نمبر ایک یہ چیز ہے اور نمبر دو یہ چیز ہے کہ قرض جس ضرورت کے لئے لیا جا رہا ہے اس ضرورت کو پورا کرنے

کے لئے وہ ادارہ خود اپنی آمدنی میں سے اپنے اخراجات میں سے کمی کرکے اس پر کتنا صرف کرتا ہے ۔

جناب والا ۔ پہلے میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ریلوے نے اپنی ترقیاتی ضروریات کے لئے جتنی بھی رقوم اس کو درکار ہوتی رہی ہیں وہ آخری چند سالوں میں اس کا بہت بڑا حصہ قرضوں سے حاصل کرتی رہی ہے ۔ نہ صرف ریلوے ہی نے بلکہ ہم نے بھی کوئی کوشش نہیں کی کہ اپنے ترقیاتی اخراجات کے لئے خود اپنی آمدنی میں سے یا اپنے اخراجات میں سے کفایت شعاری کر کے ۔ اپنے اخراجات کو کم کر کے اپنی ترقیاتی ضروریات کو پورا کیا جائے ۔ میں اس سلسلے میں پچھلے دو سالوں کے اعداد و شمار اس ایوان میں پیش کرتا ہوں تاکہ جو بات میں نے عرض کی ہے اس کے تحت آپ اندازہ کر سکیں ۔ ۱۹۶۷-۶۸ء میں ریلوے کا ترقیاتی منصوبہ ۲۹ کروڑ روپے کا تھا اور اس میں ۲۲ کروڑ ۸ لاکھ روپیہ قرض سے حاصل کیا جانے والا ہے یعنی کل ترقیاتی خرچ ۷۶ فیصد قرضوں پر مشتمل تھا ۔ پھر نئے سال کا منصوبہ ۱۹۶۸-۶۹ء میں بجائے اس کے کہ اس میں کوئی بہتری کی طرف قدم اٹھاتے حالات اور deteriorate ہوئے یعنی ۱۹۶۸-۶۹ء میں ریلوے کا جو ترقیاتی خرچ کا منصوبہ ہے وہ ۳۰ کروڑ روپے کا ہے اس میں قرض کی رقم ۲۵ کروڑ ۲۵ لاکھ شامل ہے یعنی کل خرچ کا ۸۳ فیصد قرضوں پر مشتمل ہے ۔ واضح رہے کہ ۱۹۶۷-۶۸ء کے ترمیم شدہ بجٹ میں ترقیاتی خرچ کے لئے ۷۶ فیصد رقم قرض سے حاصل کی تھی اور ۱۹۶۸-۶۹ء کے منصوبہ پر ترقیاتی خرچ کے لئے ۸۳ فیصد رقم قرض سے حاصل کی جائے گی گویا کہ قرض کا بار بڑھتا جا رہا ہے ۔ قرض کی رفتار میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہوتا جا رہا ہے ۔ ترقیاتی خرچ کے لئے ریلوے نے اس بات کی فکر

نہیں کی کہ اپنے اخراجات میں کمی کر کے اپنی جیب سے بھی زیادہ سے زیادہ رقم دی جائے تاکہ قرض کا بار آہستہ آہستہ کم ہو۔

جناب والا۔ اس سلسلہ میں دوسری بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ قرضہ لیتے وقت کسی ادارے کو یہ دیکھنا چاہئے کہ اس میں اس کی ادائیگی کی صلاحیت کتنی ہے۔ میں یہاں بھی اپنی سٹیٹمنٹ کے جواز میں چند اعداد و شمار آپ کے توسط سے اس ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ریلوے نے جو قرطاس ابیض مہیا کی ہے یہ بات مجھے اسی کے صفحات سے ملی ہے۔ ریلوے کا پہلا پانچ سالہ منصوبہ ۱۹۵۵ء سے ۱۹۶۰ء پر مشتمل تھا۔ اس میں ریلوے کا کل ترقیاتی خرچ ۶۳ کروڑ روپے کا تھا اس میں زرمبادلہ کا خرچ (میں قرض نہیں کہہ رہا ہوں کیونکہ ریلوے کا سارے کا سارا ترقیاتی خرچ قرض سے ہے) زرمبادلہ کا خرچ ۳۲ کروڑ روپے تھا۔ پہلے پانچ سالہ منصوبے میں ۶۳ کروڑ روپے میں سے ۳۲ کروڑ روپیہ زرمبادلہ سے خرچ کیا جانا تھا یعنی جو رقم بیرونی ممالک سے قرضوں کی صورت میں حاصل کی جانی تھی یہ کل ترقیاتی خرچ کا ۵۱ فیصد تھا۔ جناب والا کو یاد رہے کہ ۱۹۵۵ء تا ۱۹۶۰ء کا وہ زمانہ تھا جسکا بیشتر حصہ بد نام سیاستدانوں کا تھا۔ جس میں ہمارے موجودہ وزیر خزانہ صاحب بھی شامل تھے۔ وہ بھی زمانہ ان کا تھا اور یہ بھی زمانہ ان کا ہے اس لئے اس منصوبہ میں اگر کوئی خامی ہے تو اس کی ذمہ داری ان پر ہے یعنی اس کی ذمہ داری پرانے سیاستدانوں پر ہے شائد موجودہ حکومت اپنی بریت کا اعلان کر دے چلئے میں ان کو بری کرتا ہوں۔ ۱۹۶۰ء سے ۱۹۷۰ء تک دوسرا اور تیسرا پنجسالہ منصوبہ تھا۔ دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں ۱ ارب ۱۲ کروڑ ۶۰ ہزار روپیہ کا منصوبہ تھا۔ ۱ ارب ۱۲ کروڑ ۶۰ ہزار روپے کے منصوبہ میں ۷۳ کروڑ ۲۰ ہزار روپیہ زرمبادلہ صرف ہونا تھا۔ تیسرے

پنجسالہ منصوبہ میں ۱ ارب ۵۰ کروڑ کے ترقیاتی خرچ میں سے ۸۲ کروڑ ۲۰ لاکھ روپیہ زرمبادلہ کا خرچ تھا اس طرح دونوں منصوبوں کے کل ترقیاتی خرچ میں زرمبادلہ کا عنصر ۶۰ فیصد شامل ہے ۔ اس کا تقابل ایک اور طرح کریں کہ ۱۹۶۰ء تک زرمبادلہ ۵۱ فیصد قرضوں کی صورت میں حاصل کئے ہیں اس کے بعد ہم نے دس سالوں میں زرمبادلہ کا تناسب اپنے اخراجات میں ۵۱ فیصد سے ۶۰ فیصد تک بڑھایا ہے یعنی ۹ فیصد زائد ہو گیا ۔ نتیجہ یہ ہے کہ ان تینوں منصوبوں کا کل خرچ ۳ ارب ۲۵ کروڑ روپے تھا جس میں ۱ ارب ۸۷ کروڑ روپے زرمبادلہ شامل ہے اس کے مقابلہ میں اب تک یعنی ۶۸-۱۹۶۷ء تک ریلوے ۱ ارب ۲۷ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ زرمبادلہ کی صورت میں بیرونی ممالک سے قرض حاصل کر چکی ہے ۔ قرطاس ابیض کے مطابق ریلوے پر بیرونی ممالک کے قرضوں کا بار ۱ ارب ۸۷ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ ہے اور بیلنس تقریباً ۶۰ کروڑ روپیہ اگلے دو سالوں میں حاصل کیا جائے گا ۔

جناب والا ۔ اس کثیر زر مبادلہ کی رقم کا اگر آپ اندازہ لگانا چاہتے ہیں تو میں آپ سے یہ ضرور عرض کروں گا کہ اگر ریلوے اپنی کل آمدنی کا یا ساری کی ساری آمدنی کا ۲۵ فیصد یعنی ۱/۴ حصہ زر مبادلہ کے قرضوں کی ادائیگی میں دینا شروع کر دے یا یہ بھی فرض کر لیا جائے کہ صوبائی اور مرکزی حکومت ریلوے کے قرضوں کو بطور احسان معاف کردیں گے پھر بھی ریلوے کی آمدنی کا ۱/۴ حصہ بیرونی زر مبادلہ کی ادائیگی میں صرف ہوگا یعنی ۱۵ سال کے عرصہ میں یہ قرضہ ادا ہوگا ۔ اس صورت میں اگر تمام باقی خرچ روک دیا یا ریلوے کے تمام ترقیاتی خرچ کو ایک دم روک دیا جائے ۔

صوبائی اور مرکزی حکومتوں کی رقوم کی ادائیگی روک دی جائے پھر ریلوے کے recurring اور running اخراجات میں اتنی کفایت کر لی جائے کہ پندرہ کروڑ روپیہ سالانہ اس سے ادا کیا جاسکے تو اس کے بعد کہیں جا کر زر مبادلہ کا یہ قرضہ ادا ہو سکتا ہے لیکن ایسا کرنا تقریباً نا ممکن ہے ۔ اور یہ سود کے علاوہ ہے ۔ اور اب یہ واضح رہے کہ ہم سود کی رقم اصل سے زیادہ ادا کر رہے ہیں ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ اس سال قرض کی ادائیگی دو کروڑ چوراسی لاکھ روپے ہو گی اور سود کی ادائیگی دو کروڑ چورانوے لاکھ روپے یعنی اصل رقم سے دس لاکھ روپے زائد ہوگی اور یہ تناسب آئندہ سالوں میں بڑھتا ہی رہے گا ۔ کیونکہ سود کی مقدار بڑھتی رہے گی اور سود کی اقساط تقریباً اتنی ہی رہے گی اور توقع یہ ہے کہ جس طرح پچھلے میزانیہ اور پچھلے اخراجات کی مدات سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ آئندہ سالوں میں ریلوے کی آمدنی کا ایک بڑا حصہ اصل رقم کی ادائیگی کی طرف نہیں بلکہ زر مبادلہ کے سود کی طرف ادا ہوتا رہے گا جو کہ اس ملک کے ذرائع زر مبادلہ کا ایک مستقل drain ہے ۔

جناب والا ۔ قرضوں کے سلسلے میں یہ بات بھی کہی جاتی رہی ہے بلکہ اس بات کو قرض لینے کے ثبوت کے طور پر پیش کیا گیا ہے کہ بیرونی ممالک میں ہماری ساکھ اتنی زیادہ ہے کہ ہم قرضے حاصل کر سکتے ہیں اور پھر یہ کہ قرضوں کی رقوم کو خرچ کرنے میں ہماری کارکردگی کا مظاہرہ اتنا عظیم الشان ہے کہ جس کو دیکھ کر دوسرے ممالک اس سے متاثر ہو کر سونے کی قاب میں ہمیں

قرض کی رقومات پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آئیے حضور - یہ لیجئے - چونکہ آپکی بڑی ساکھ ہے - آپ بڑے لائق اور ہونہار ہیں اور آپ قرض کو بڑی خوبصورتی سے خرچ کرتے ہیں اور آپ قرض کی ادائیگی کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں - اس لئے یہ قرض حاضر ہے - اگر کوئی شخص اس غلط فہمی میں مبتلا رہنا چاہتا ہو تو اس کا میرے پاس کوئی علاج نہیں ہے - لیکن اگر کوئی اس غلط فہمی میں مبتلا ہو تو قرض کا پس منظر یہ ہے کہ بیرونی ممالک ان ملکوں کو قرض دیتے ہیں کہ جن کی ساکھ اچھی ہو اور جن کی ادائیگی کی صلاحیت بہتر ہو اور جو قرض کو صحیح معنوں میں خرچ کرنے کے اہل ہوں تو یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے جس کو میں رفع کرنا چاہتا ہوں -

جناب والا - میں آپ کو یاد دلانے کی غرض سے آج سے بیس سال پہلے کی طرف لے جاتا ہوں - دوسری جنگ عظیم سے پہلے بڑے ملکوں کا چھوٹے ملکوں کو قرض دینے کا کوئی رواج نہ تھا - کہیں کہیں قرض کی transaction ہو جایا کرتی تھی - لیکن بین الاقوامی دنیا میں بڑے ملکوں کا چھوٹے ملکوں کو قرض دینے کا رواج نہ تھا - لیکن جنگ کے بعد جن چھوٹے ممالک کی معیشت اور صنعتیں اور کارخانے تباہ و برباد ہو گئے تھے اور جو بڑے ممالک کے اتحادی ممالک تھے- ان کے مددگار تھے تو ان بڑے ممالک نے پیش قدمی کر کے ان چھوٹے ممالک کو قرض دیا - چنانچہ انگلستان کو امریکہ سے قرض لینا پڑا تاکہ وہ اس قرض سے اپنے ملکی ذرائع اور وسائل اور معیشت کو ازسرنو rehabilitate کر سکے - اور یہیں سے بین‌الاقوامی دنیا

میں ایک ملک سے دوسرے ملک کو قرض دینے لینے کی راہ پڑی - اس جنگ کے بعد دنیا کے حالات ایسے بدلے اور دنیا کے طرز فکر میں یہ تبدیلیاں پیدا ہوئیں کہ بڑے ممالک نے یہ محسوس کیا کہ اب نوآبادیاتی نظام کا دور ختم ہو چکا ہے اور اب چھوٹے ممالک کے عوام کے پیروں میں آہنی زنجیر ڈالنے کی بجائے ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کی گردنوں میں سونے کی خوبصورت زنجیر ڈالکر ان کو گرفتار کیا جائے - یہی وہ زمانہ تھا جب بیرونی ممالک نے یہ محسوس کیا کہ یہ چھوٹے چھوٹے ممالک اب نیند سے کلبلا رہے ہیں اور اب ان کی پیٹھ پر لوہے کا بوجھ نہیں رکھا جاسکتا اور اگر ان کی گردنوں کو جھکانا ہی ہے تو ان کی گردنوں پر ڈالر - روبل اور سٹرلنگ کا بوجھ رکھیئے - یہ ہے قرض کا وہ پس منظر جس سے کہ ترقی یافتہ ممالک نے ترقی پذیر ممالک کو قرض دینے کی ابتدا کی . . .

وزیر خزانہ - کیا آپ نے ڈالر کا نام بھی لیا ہے ؟

خواجہ محمد صفدر - ڈالر کا نام انہوں نے سب سے پہلے لیا ہے -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ ہے وہ پس منظر جس سے کہ ترقی یافتہ ممالک نے ترقی پذیر ممالک کو قرض دینے کی نہ صرف یہ کہ ابتدا کی بلکہ قرض دینے میں ایک دوسرے سے مسابقت کرنے کی سعی میں بھی لگے رہے تا کہ قرض دار ممالک میں ان کا اثر قائم رہے - یہی وہ پس منظر ہے اور یہی وہ عوامل تھے جن سے ترقی یافتہ ممالک سے ترقی پذیر ممالک میں قرض دینے کی راہ پیدا ہوئی - اگر کسی کو میری اس بات سے اتفاق نہ ہو اور اگر

کسی کو یہ غلط فہمی ہو کہ صرف humanitarian grounds پر ہی قرض دیا جاتا ہے اور بڑے ممالک چھوٹے ممالک کو قرض دینا اپنا اخلاقی فرض سمجھتے ہیں اور بڑے ممالک چھوٹے ممالک کو اپنا بھائی سمجھ کر قرض دیتے ہیں اور بین الاقوامی دنیا میں محض امداد کے طور پر یہ قرض دیا جاتا ہے تو میں ان سے یہ پوچھونگا کہ اگر بڑے ممالک صرف humanitarian grounds پر ہی قرض دیتے تو پاکستان کے خلاف جنگ میں پاکستان کے مقابلے میں امریکہ اور روس سے ہندوستان کو امداد نہ ملتی اگر اس قرض کی بنیاد یہی ہوتی تو پھر مشرق وسطیٰ میں عرب مسلمانوں کے خلاف اسرائیل کو امداد نہ ملتی ۔ اگر یہ قرض humanitarian grounds پر ہی دیا جا رہا ہوتا تو ۱۹۶۶ء میں کنسارشیم نے پاکستان کی امداد نہ روک لی ہوتی ۔ دنیا کے یہ واقعات اور قرض کی یہ تاریخ میرے اس دعویٰ کی دلیل ہیں کہ قرض ساکھ کی بنیاد پر نہیں ملتا ۔ قرض ادائیگی کی صلاحیت کی بنیاد پر نہیں ملتا ۔ قرض اس کے خرچ کرنے کی اہلیت پر نہیں ملتا بلکہ قرض دینے والے ممالک کا اپنا مفاد ہوتا ہے ۔ اس میں ان کے اپنے vested interests ہوتے ہیں ۔ یہ ان کو اپنی مصنوعات اور تیار کردہ اشیاء کے لئے بیرونی منڈیوں کی تلاش کی ضرورت ہے جو کہ ان کو مجبور کرتی ہے کہ وہ دوسرے ممالک کو قرض دیں اور میں اپنے اس دعویٰ اور دلیل کی حمایت میں خود حکومت کے کئی ذمہ دار لوگوں کے چند ارشادات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔

> ''صدر ایوب نے یہاں آج اس رائے کا اظہار کیا کہ ترقی یافتہ ممالک کی طرف سے ترقی پذیر ممالک کو جن شرائط اور حالات کے تحت اقتصادی امداد

دی جاتی ہے وہ ان کی امداد کرنے کی بجائے وہ
ان پر بے پایاں بار ڈالتی ہے - جن قرضوں پر آٹھ
سے دس فیصد تک سود ادا کرنا پڑتا ہے ان کو
اقتصادی امداد گردانا سخت مضحکہ خیز بات ہے -
مزید برآں قرض کی واپسی کی شرائط اس قدر سخت
ہیں کہ کوئی بھی ترقی پذیر ملک انہیں پورا نہیں
کر سکتا ہے''

بحوالہ پاکستان ٹائمز دو نومبر ۱۹۶۷ء - پھر

جناب والا - امریکہ کی جو Aid Giving Agency ہے اس کے سر براہ ایک بیان میں کہتے ہیں (میں جناب وزیر خزانہ سے درخواست کروں گا کہ قرض کے اس پس منظر کو قرض دینے والے ادارے کے ایک نگران کی زبانی سنیئے جو انہوں نے ۱۹۶۵ء میں اپنی رپورٹ میں تحریر کیا ہے) وہ یہ کہتے ہیں کہ

''دوسرے ممالک کو امداد دینا امریکہ کی برآمدی اشیاء
میں فروغ کا ذریعہ ثابت ہوا ہے اور ۱۹۶۰ء تک امریکہ
جو دوسرے ممالک کو قرض دیتا رہا ہے اس قرض کا
صرف بیس فیصد حصہ امریکہ کے حصے میں آتا تھا -
یعنی اس تناسب سے امریکہ سے خام مال کی برآمد ،
مشینری ، ماہرین کے تناسب سے حاصل کی جاتی تھی -
مگر ۱۹۶۴ء میں یہ تناسب اسی فیصد تک بڑھ گیا ہے
اور اس بات کی قوی توقع ہے کہ ۱۹۶۵ء کے اواخر
میں یہ تناسب اسی فیصد تک ہی رہیگا''

نوائے وقت - ۱۱ مئی ۱۹۶۵ء -

یعنی اس کا مطلب یہ ہوا کہ بیرونی ممالک کی امداد سے اور بالخصوص امریکہ جو کہ آپ کا سب سے بڑا قرض دینے والا ملک ہے - جہاں سے زر مبادلہ کی صورت میں جو قرض ہمیں ملتا ہے intrinsic money value میں

پاکستان میں بیس فیصد رہ جاتا ہے اور اس کا اسی فیصد قیمتوں میں اضافے کی صورت میں اُن کو واپس چلا جاتا ہے ۔

وزیر خزانہ - حوالہ جو آپ نے دیا ہے کون سا اخبار تھا ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی - ''نوائے وقت'' یہ جو A.I.D. کے نگران ہیں ان کے خیالات ہیں جو کہ ''نوائے وقت'' میں شائع ہوئے تھے - اس کے مطابق آپ کو زرمبادلہ کا جو قرض کی صورت میں آپکو بیرونی ممالک سے حاصل ہوتا ہے وہ آپ کو intrinsic money value میں صرف بیس فیصد ملتا ہے یعنی اگر آپ سو روپے کا قرض لیتے ہیں تو در اصل مال کی صورت میں وہ چیز صرف بیس روپے کی ہوتی ہے - اور کیونکہ اس کا اسی فیصد حصہ قیمتوں کے اضافے کی صورت میں امریکن flag کی صورت میں زیادہ قیمتوں کی شکل میں امریکی سفارتخانہ آپ سے واپس لے لیتا ہے جو کہ اس قرضے کی نگرانی کرتا ہے وہ اپنے اخراجات اور contribution کی صورت میں اسی فیصد آپ سے واپس سے لے لیتے ہیں - اور آپ کو صرف اس میں سے ۲۰ روپے ملتے ہیں جس پر آپ تالیاں بجا رہے ہیں کہ ہم نے بڑا قرضہ حاصل کیا ہے - میں ایک اور حوالہ پیش کرتا ہوں - عقیلی صاحب نے فرمایا - کہ علاوہ ازیں مشینری اور مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا رہا ہے اور اس کی وجہ سے امداد کی سطح کا معیار در حقیقت کم ہوتا گیا ہے - یعنی جو بات میں نے عرض کی ہے - کہ intrinsic value میں وہ امداد کم سے کم ہوتی جا رہی ہے اُس کو عقیلی صاحب اپنے بیان میں confirm کر رہے ہیں جو کہ وزیر مالیات مرکزی ہیں - علاوہ ازیں مشینریوں میں اور مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا رہا ہے اور اسی کی وجہ سے امداد کی سطح کا معیار در حقیقت کم ہوتا گیا ہے

بحوالہ پاکستان ٹائمز ۲۹ جنوری ۱۹۶۷ء - یکم نومبر کو صدر مملکت لے قرض دینے والے ممالک سے شدید ترین الفاظ میں گلہ کرتے ہوئے فرمایا کہ قرض دینے والے ملکوں نے اپنے سارے سامان کی قیمتیں بڑھانے کی پالیسی جاری رکھی ہے - میں ایک اور حوالہ پیش کرتا ہوں - جس میں امریکہ کے ایک بہت ذمہ دار آدمی جس کا نام اس ایوان کا ہر شخص جانتا ہو گا - وہ ہیں ڈین رسک - انہوں نے اپنے قرض کی پالیسی وہاں کے لوگوں کو بتائی - ڈین رسک کے الفاظ میں انہوں نے امریکی صنعت کی بیرونی امداد کی کمیٹی کے سامنے صدر جانسن کی بیرونی امداد کی بل کی حمایت میں کہے - انہوں نے کمیٹی کو متنبہ کیا کہ اگر بیرونی امداد میں کمی کی گئی تو عالمی معاملات میں امریکہ کی قیادت میں اور امریکہ کے اثر و رسوخ کو نقصان پہنچے گا - بحوالہ نوائے وقت ۲۵ نومبر ۱۹۶۷ء - اس کے بعد میں ایک آخری حوالہ دیتا ہوں - صدر مملکت کا جس میں انہوں نے فرمایا - کہ اگر میں اس حقیقت کو نظر انداز کر دوں - کہ غیر ملکی امداد کے سلسلے میں سیاسی مفادات بھی یقیناً وابستہ ہوتے ہیں - تو میں بخل سے کام لونگا - ترقی کا راز خود کفالت میں مضمر ہے - معاشی خود کفالت سیاسی میدان میں آزادی کی کنجی ہے -

بحوالہ پاکستان ٹائمز ۳۰ جنوری ۱۹۶۷ء -

جناب والا - میں نے یہ حوالے آپ کے توسل سے اس ایوان میں اس لئے پیش کئے کہ یہ بات لوگوں کو معلوم ہو سکے - کہ بیرونی قرضہ جات کے سلسلے میں ہماری نہیں خود ان حکومت کے اکابرین کی کیا رائے ہے - اور پھر وزیر خزانہ کس جرأت کے ساتھ اس ایوان میں فرماتے ہیں کہ ہم قرض اس لئے لے رہے ہیں کہ ہماری ساکھ بہت اچھی ہے

ہم قرض کو ادا کر سکتے ہیں ۔ اور ہم اس کو خرچ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں ۔ میں ان کی غلط فہمی رفع کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ آپ اس پس منظر کو اپنے ذہن میں رکھیں ۔ کہ قرض آپ کو آپ کے مفاد کے لئے نہیں ملتا ہے ۔ قرض دینے والا ملک اپنے مفاد کے لئے قرض دیتا ہے ۔ اپنی مصنوعات کی منڈی کے لئے ، اپنے اثرو رسوخ کو قائم کرنے کے لئے ، اپنے اثر و رسوخ کے نفوذ کے لئے اور ملکوں کے عوام کو سونے کی زنجیروں میں گرفتار کرنے کے لئے اور اگر آپ اس حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے ۔ تو میں صرف یہ کہوں گا کہ جو ''شے حقیقت کو نہ دیکھے وہ نظر کیا ہے'' ۔ جناب والا ۔ پھر یہ عرض کرونگا ۔ کہ آپ اتنی بڑی قربانی دے کر اور اتنی بڑی قیمت دے کر ملک کی معاشیات کو قرض کے بوجھ سے مفلوج کرکے یہ جو ایک ارب روپے کا قرض حاصل کیا ۔ اس سے آپ نے دراصل کیا فائدہ اٹھایا ہے ۔ اس کو آپ نے خرچ کہاں کیا ہے ۔ میں صرف دو مثالیں دینا چاہتا ہوں ۔ کہ اس سلسلے میں خرچ کی پالیسی محکمہ ریلوے کی کتنی نظر ثانی کی محتاج ہے ۔ جناب والا ۔ اس قرطاس ابیض میں صفحہ ۴۱ پر ہم کو یہ بتایا گیا ہے کہ ریلوے کے سامنے دو سکیمیں ہیں ۔ میں صرف دو سکیمیں پیش کرتا ہوں ۔ ایک لاہور سے خانیوال بجلی کی ریل چلانا اور دوسرے اسلام آباد میں گاڑیوں کے ڈبے بنانے کی فیکٹری لگانا ۔ لاہور سے خانیوال تک کی سکیم پر برقیاتی ریل چلانے کی سکیم پر ۱۲ کروڑ ۷۸ لاکھ روپے کے خرچ کا منصوبہ ہے ۔ جس میں سے تقریباً ۸ کروڑ روپیہ زرمبادلہ ہے ۔ اور اس سکیم سے ۴۵ لاکھ روپے سالانہ کے زر مبادلہ کی بچت ہوگی ۔ آپ سوچئے کہ وہ ۷ کروڑ ۷۶ لاکھ روپے جو تقریباً ۸ کروڑ

بنتا ہے - جو آپ زر مبادلہ کی صورت میں خرچ کر رہے ہیں وہ ۴۵ لاکھ روپے کی سالانہ اقساط میں - - - -

پارلیمنٹری سیکرٹری (ریلوے) (سردار محمد اشرف خان) - فاروق صاحب کی اس فاضلانہ تقریر سے کچھ حیرانگی آتی ہے - اور افسوس ہو رہا ہے - جناب والا - انہوں نے یہ فرمایا کہ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا کہ یہ اخراجات کہاں کئے جا رہے ہیں اور بالخصوص جو facts and figures کو وہ quote کر رہے ہیں - کہ ۸ کروڑ کے اخراجات کے بعد ۴۵ لاکھ کا زر مبادلہ سالانہ بچے گا - وہ ۴۵ لاکھ نہیں وہ دو کروڑ ۲۵ لاکھ روپے کی سالانہ کی رقم ہے -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - پھر آپ کو یاد نہیں رہا -

پارلیمنٹری سیکرٹری - آپ اسلام آباد کی - - - - -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - جی نہیں - جناب والا - میں الیکٹرک ٹرین کی بات کر رہا ہوں آپ کر غلط فہمی ہوئی ہے -

جناب والا - یہ برقیاتی ریل کا منصوبہ جس پر ۱۲ کروڑ ۷۸ لاکھ کے خرچ سے یعنی تقریباً ۸ کروڑ روپے کے زر مبادلہ کے خرچ سے ۴۵ لاکھ روپے سالانہ کی بچت ہو گی - - - - - -

مسٹر حمزہ - جناب بات خانیوال کی ہے - اور ان کو سیاسی کعبہ کا خیال آتا ہے جناب اس کی کیا وجہ ہے -

Mr. Senior Deputy Speaker: The Member may please take his seat.

مسٹر محمود اعظم فاروقی - اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ آج جو sterling, dollar وغیرہ کی صورت میں ۸ کروڑ روپیہ خرچ کریں گے -

وہ آپ کو ۴۷ لاکھ روپیہ سالانہ کی اقساط میں آئندہ بیس سالوں میں واپس ملے گا - یہ بات کسی دلیل کی محتاج نہیں ہے کہ

"A pound today is a better than a pound of tomorrow"

آج کا ایک روپیہ کل کے ایک روپیہ سے بہتر ہے - آج دنیا کی money value, commodity value کی مارکیٹ میں ۸ کروڑ روپے کا قرض لے رہے ہیں - اور ۴۵ لاکھ روپے سالانہ کے حساب سے آپ آئندہ ۲۰ سال میں اس رقم کو واپس دیں گے - چلیئے یہ بھی کر لیجئے - اب دوسری سکیم کو لیجئے - دوسری سکیم اسلام آباد carriage فیکٹری کی ہے - یہ پہلے چار کروڑ میں فیکٹری بننے والی تھی صرف آپ کے التوأ کی وجہ سے آپ کے اخراجات کی غلط منصوبہ بندی کی وجہ سے آپ کی نا عاقبت اندیشی کی وجہ سے یہ سکیم التوأ میں پڑتی رہی - یہ ملک کے لئے بڑی اہم اور ضروری سکیم تھی - جس کو تمام سکیموں سے اولیت حاصل ہونی چاہئے تھی - اس لئے کہ چار کروڑ روپے اگر آپ زرمبادلہ اس وقت خرچ کرتے - جس وقت کہ اس کی سکیم کو پہلے پہلے سوچا گیا تھا - تو اس سے گاڑی کے ڈبوں کی درآمد کے اخراجات کی بچت کی صورت میں ۲ کروڑ ۲۸ لاکھ سالانہ کا زرمبادلہ بچتا - تو یہ سکیم جو چار کروڑ روپے سے وجود میں آتی اور دو کروڑ ۲۸ لاکھ روپے سالانہ آپ کو زرمبادلہ کی بچت کی صورت میں اس ملک کو دیتی - یہ آپ کی غلط منصوبہ بندی ، ناعاقبت اندیشی بلکہ مجرمانہ غلط منصوبہ بندی کی وجہ سے کتنے سالوں سے التوأ میں پڑی رہی - نتیجہ یہ ہوا کہ اس دوران میں دنیا آپ کے انتظار میں بیٹھی نہیں رہتی ہے - دنیا میں قیمتوں کا اضافہ وقت کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے - وہ اس انتظار میں اپنی چیزوں کو نہیں روک رکھتے ہیں - کہ آپ کی سکیم construction stage میں ہے - جناب والا - اس

زمانے میں اس دوران میں دنیا میں اشیاء کی قیمتیں بڑھتی رہیں - چنانچہ وہی فیکٹری جو کہ آج سے چند سال پہلے چار کروڑ روپے میں جس کے بننے کا منصوبہ تھا - اب ۸ کروڑ میں وہ بنے گی - اب اس کی لاگت ۸ کروڑ روپیہ ہے - میں جانتا ہوں کہ اس اضافے میں ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے - کہ اب وہ بجائے لاہور کے اسلام آباد میں بننے والی ہے - لیکن اس اضافے میں آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ ایک بڑی وجہ سکیم کے التوأ کی بھی ہے - جس کے دوران دنیا کے بازار میں اشیاء کی قیمتوں میں غیر معمولی اور بے پناہ اضافہ ہو چکا ہے - پھر میں آپ کی خدمت میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ سکیم جو ۸ کروڑ روپے سے وجود میں آئیگی - اور ۲ کروڑ ۲۸ لاکھ روپے کا سالانہ زرمبادلہ آپ کو دے گی - وہ ۷۲ - ۱۹۷۱ء میں مکمل ہو گی یعنی آج سے تین سال کے بعد آپ اس قابل ہونگے - کہ اس سکیم سے فائدہ اٹھا سکیں - اور سالانہ دو کروڑ روپیہ بچا سکیں - اور وہی سکیم جو کہ ۱۲ کروڑ روپیہ میں بنتی ہے - جو کہ آپ کو زرمبادلہ کا صرف ۴۵ لاکھ روپیہ سالانہ بچت دے گی - وہ سکیم جس میں ۸ کروڑ روپے صرف زرمبادلہ کا خرچ ہے - وہ جون ۱۹۶۸ء میں یا اس سال کے آخر تک تیار ہوگی - میں پوچھتا ہوں کہ priorities مقرر کرنے کا آخر یہ کونسا منصوبہ ہے - ہم چھوٹے لوگ ہیں - ہماری نظر بہت دور تک تو شاید نہ جا سکتی ہو ہماری نظر میں تو صرف یہ آتا ہے کہ وہ سکیم جس پر خرچ بھی کم ہو اور اس سے بچت بھی زیادہ ہو - پہلے اس کو وجود میں لانا چاہیئے تھا - اور وہ سکیم جس پر خرچ بھی زیادہ ہو اور بچت بھی کم ہو - اس کو بعد میں لانا چاہئے - لیکن آپ کی priorities کا باوا آدام ہی نرالا ہے - جس کو آپ ہی سمجھ سکتے ہیں - ہماری عقل تو اسے سمجھنے سے قاصر ہے - کہ

آخر اس priority کی وجہ کیا ہے ۔ جناب والا ۔ میں آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ یہ ایک ارب ۲۷ کروڑ روپے کا جو ریلوے نے پچھلے سالوں میں قرضہ لیا ہے ۔ اس میں سے ۸۴ کروڑ روپے locomotives اور rolling stock پر خرچ ہوا ہے ۔ یہ اعداد و شمار انہوں نہیں دیئے ۔ کہ اس میں لوکو موٹو کا خرچ کتنا ہے اور rolling stock پر کتنا ۔ جس سے میری مراد ڈبے وغیرہ ہیں ۔ جو کہ سواری کے لئے آتے ہیں ۔ فرض کرلیجئے کہ اگر نصف ، نصف بھی سمجھ لیا جائے ۔ اگر ایک ارب ۸۷ کروڑ میں اگر یہ سمجھ لیا جائے ۔ کہ ۸۴ کروڑ کا صرف آدھا حصہ ۴۲ کروڑ روپیہ اگر ان گاڑیوں پر خرچ ہوا ہے ۔ تو میں اس بات کو بلا خوف و تردید کہہ سکتا ہوں کہ پاکستان کے عوام مغلپورہ کے بنے ہوئے چھکڑوں میں چلنے میں فخر محسوس کریں گے ۔ لیکن یہ آپ کے زرمبادلہ سے درآمد کی ہوئی ناایرکنڈیشنڈ French "Cars" Coaches ، German "Cars" کو اپنی ورکشاپوں میں بنی ہوئی carriages پر ترجیح دیتے ہیں ۔

جناب والا ۔ locomotives اور engines کی امپورٹ تو ضروری ہے کیونکہ یہ ہماری ورکشاپ میں نہیں بن سکتے ۔ لیکن ریلوے کے پاس carriages کے منگوانے کے لئے کوئی وجہ جواز نہیں ۔ ہم کیوں اپنے خون اور پسینے کی کمائی ہوئی آمدنی آپ کے ان تعیش پسندانہ اخراجات پر صرف کریں ۔ ہم ایئرکنڈیشنڈ گاڑیوں میں نہیں ہم معمولی چھکڑوں پر سفر کر لیں گے پرانے ڈبوں میں سفر کرلیں گے ہم بغیر ایئرکنڈیشنڈ گاڑیوں کے سفر کر سکتے ہیں ۔ اس ملک کے عوام اس چیز کو ترجیح دیں گے ۔ اگر آپ لوگوں سے کہہ دیں کہ آپ ان ڈبوں میں سفر کریں کیونکہ ہمارے پاس زرمبادلہ نہیں تو ہمارے لئے یہ باعث قبول ہے ۔ میں ۱۹۶۳ء میں ہندوستان گیا تھا ۔ وہاں فرسٹ کلاس کے ایئرکنڈیشنڈ ڈبے دیکھے ۔ وہ ہمارے ڈبوں سے بہت

خراب تھے - میرے ساتھ اور لوگ بھی تھے - انہوں نے کہا دیکھو یہ ملک اتنی ترقی کر گیا ہے لیکن ڈبے کتنے خراب ہیں - پھر جب میں نے وہیں سے معلومات کیں اور جب گفتگو کی تو معلوم ہوا کہ اس میں خوبی یہ ہے کہ یہ ان کے اپنے ملک کے بنے ہوئے ہیں- اپنے ملک کی بنی ہوئی coach چاہے وہ crude ہے چٹخنیاں خراب ہیں یا اس کی seats خراب ہیں لیکن ان کے اپنے ملک کی بنی ہوئی ہے جس پر زرمبادلہ خرچ نہیں ہوتا - اسی پر وہ فخر کرتے ہیں - لیکن ہمیں ان ایئر کنڈیشنڈ گاڑیوں میں بیٹھ کر سفر کرنے میں کوئی خوشی محسوس نہیں ہوتی - کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اس کی بجائے ہم بندوق اور ہتھیار بھی منگا سکتے تھے ہم جانتے ہیں کہ ہم ان کی بجائے اپنے آپ کو مسلح بھی کر سکتے تھے - ہم جانتے ہیں کہ ہم ان ڈبوں کی بجائے دوسری بے شمار ضروریات پوری کر سکتے تھے اور balance of payments improve کر سکتے تھے - جناب والا - میں اس قرضہ کے سلسلہ میں تین باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں -

۱ - ریلوے نے جو ترقیاتی اخراجات کے لئے قرضے حاصل کئے ہیں ان سے اپنی آمدنی اور خرچ کے تناسب کو دن بدن کم کیا ہے اور قرضوں میں ترقیاتی اخراجات کا تناسب دن بدن بڑھتا گیا ہے -

۲ - جتنا قرض آپ نے حاصل کیا ہے وہ ریلوے کی آمدنی کا نہیں بلکہ مجموعی زرمبادلہ کی آمدنی کا جو درآمد اور برآمد کا balance of payments ہے اس سے کہیں تجاوز کر گیا ہے -

۳ - قرض کے بارے میں یہ سمجھنا کہ یہ ہمارے مفاد میں حاصل ہو رہا ہے یہ صحیح نہیں- قرض دینے والے ممالک کے اپنے مفادات ہیں اس کی اپنی ضروریات ہیں اگر کسی مجبوری کے تحت آپ قرض لے رہے ہیں تو

لیں لیکن اس بات کو اپنے ذھن میں رکھیں اور اس بات کو نظر سے اوجھل نہ ھونے دیں کہ یہ قرض آپ کو بیرونی ممالک کے مفاد میں مل رھا ھے - ان کے اثر و رسوخ کو بڑھانے کے لئے ، ان کے نقوش کو بڑھانے کے لئے، ان کی منڈیوں اور مصنوعات کے لئے مل رھا ھے۔

میرا وقت کم ھے لیکن میں ایک بات عرض کرونگا کہ ۵،۷۶ کروڑ میں دو رقوم شامل ھیں - ایک ۲،۸۲ کروڑ کی رقم قرض کی ادائیگی کی ھے - اور ایک ۲،۹۴ کروڑ کی رقم سود کی ادائیگی کے لئے ھے - سود کے سلسلہ میں آج نہیں اس ایوان کے پچھلے بجٹ سیشن میں گفتگو ھوتی رھی لیکن میری مشکل یہ ھے کہ مجھے میرے نبی صلعم نے فرمایا ھے کہ جب تم کسی برائی کو دیکھو تو اس کو ھاتھ سے درست کر دو اگر ھاتھ میں قوت نہ ھو تو زبان سے منع کر دو اگر زبان میں بھی قوت نہ ھو تو برائی کو دل میں رکھو برائی کو دل میں برا سمجھنے کا کمزور ایمان کا آخری درجہ ھے - یہ میرے نبی صلعم کا حکم ھے - اس لئے میرے لئے ممکن نہیں کہ جب کوئی برائی میرے سامنے آئے اور میں اس پر گفتگو بھی کر سکتا ھوں تو میں اپنی زبان گونگے شیطان کی طرح بند رکھوں -

جناب والا - میں ھاتھ سے اسکو درست نہیں کر سکتا - کیونکہ میرے پاس صرف دو ھاتھ ھیں اور میرے مقابلہ میں میرے سامنے ۳۰۰ ھاتھ ھر وقت کھڑے ھیں - خواہ وہ حق کے خلاف ھوں یا ناحق کے خلاف ھوں تو میں اس برائی کو بنانے کے لئے ھاتھ میں قوت نہیں رکھتا - اللہ کا شکر ھے کہ مجھے اتنی ایمانی جرات بخشی ھے

توفیق دی ہے کہ میں برائی کو برا کہنے کی بلا خوف کسی سے ڈرے بغیر کسی کے رعب میں آئے بغیر برائی کو برا کہہ سکتا ہوں اور برائی کرنے والوں کے منہ پر برا کہہ سکتا ہوں ۔ اس لئے میں اپنی زبان کو بند نہیں کر سکتا ۔

جناب والا ۔ ۲۰۹۴ کروڑ کی رقم سود کی رقم ہے قطع نظر اس کے کہ سود اسلام میں حرام ہے ۔ قطع نظر اس کے کہ آج کی معاشی دنیا میں خود سرمایہدار یورپ اور امریکہ میں نیا معاشی فلسفہ ابھر رہا ہے کہ معاشی نظام میں سود معاشی نظام کو burden کرتا ہے ۔ اور سود کو ایک ناگزیر برائی سمجھتے ہیں کیونکہ اس سے نجات حاصل نہیں کر سکتے ۔ اس زمانہ میں بہت سے معاشی مفکرین نے اس پر کتابیں لکھی ہیں اور اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ سود معاشی اور اقتصادی نظام کے لئے ناگزیر مجبوری ہے ۔ اگر اس کو دور کیا جائے اور اس سے بچا جائے تو دنیا کو ایک معاشی اور اقتصادی بہتر نظام دے سکتا ہے ۔ لیکن میں صرف یہ عرض کروں گا کہ پرسوں وزیر خزانہ نے اپنی تقریر میں یہ فرمایا تھا اور ٹھیک فرمایا تھا کہ وہ سود کو حرام سمجھتے ہیں اور ان کی حکومت سود کو حرام سمجھتی ہے ۔ اور سودی نظام کو ختم کرنے کی سعی کر رہی ہے ۔ میں پوچھتا ہوں اوز وزیر خزانہ کے ذمہ میرا جواب قرض ہے کہ وہ بتائیں کہ پچھلے دس سالوں میں ان کی حکومت نے اس ملک سے تمام تر ضمانتوں کے باوجود اسلام کے واضح احکام کے باوجود سود کو ختم کرنے کی کیا سعی کی ہے ۔ کتنے قدم اٹھائے گئے ہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ آپ نے اس نظام کو مضبوط کر دیا ہے اور آپ نے اس نظام کی جڑوں

کو معاشرہ کی رگوں میں پیوست کو دیا ہے۔ آج اس زہر سے فضا مسموم ہے۔ آج ہم ہوا سے سانس لیتے ہیں تو ہوا سے ہمارے پھیپھڑے مسموم ہو رہے ہیں ۔ آج غذا کے ذریعہ ہمارے خون کی نالیوں میں ہماری رگ و پے میں سود کا زہر دوڑ رہا ہے ۔ یہ اس نظام کی بدولت ہے جسے آپ نے دس سال سے اس ملک میں تقویت بخشی ہے ۔ میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں اور دل سوزی سے کہنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے پارٹی پالیٹکس سے بالاتر ہو کر یہ بھول کر کہ میں کدھر ہوں اور آپ کدھر بیٹھے ہیں صرف میں آپ کو خدا کا حکم یاد دلاتا ہوں کہ

"کبر مقتاً عند اللہ ان تقولو لا تفعلون"

یعنی اللہ کے غضب کو یہ بات بھڑکانے والی ہے کہ تم زبان

سے کچھ کہو اور عمل تمہارا کچھ ہو ۔

جس طرح خشک لکڑی شرارے کو شعلہ بنا دیتی ہے بالکل اسی طرح قول و فعل کا تضاد خدا کے غضب کو بھڑکاتا ہے ۔ میں اس ملک کے استحکام اور بقا کے لئے خود آپ جس کی سربراہی کرتے ہیں اس کے استحکام کے لئے ملک کی بقا اور سلامتی کے لئے التجا کرتا ہوں کہ آپ اس رویہ پر اس معاشی اور اقتصادی پالیسی پر اس سود کے نظام پر غور کریں ۔ اس پر توجہ دیں کہ آپ کس کو خوش کرنا چاہتے ہیں کونسی کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ اگر دنیا میں بھی آخرت کا سامان حاصل کرنا چاہتے ہیں تو وہ صرف اسلام ہی میں مل سکتا ہے ۔ اسلام ہی میں اس ملک کی بنیاد ہے ۔ اسلام ہی اس ملک

کو ترقی کی راہوں پر ڈال سکتا ہے اور یہ چیز اسلام کے واضح احکام کے خلاف ہے ۔ اس لئے خدا کے لئے اپنے اس نظام پر نظر ثانی کیجئے اور قوم اور ملک کو اس لعنت سے نجات دلانے میں ہماری مدد فرمائیے ۔

Khawaja Muhammad Safdar : No other speech from this side Sir.

جناب والا ۔ ہمارے پاس ۵ demands ہیں ہم نے اپنی جانب سے اس طرح ان کی adjustment کی ہے کہ ہر ایک demand پر ہماری طرف سے دس بارہ منٹ تقریر ہو گی اور اس طرح یہ ۵ demands زیر بحث آجائیں گی ۔

Minister of Finance : If some point is left over by Sardar Ashraf, then I will stand up, otherwise I won't. And even if I stand, I will not take more than seven or eight minutes.

پارلیمنٹری سیکرٹری (ریلوے) (سردار محمد اشرف خان) جناب والا ۔ مجھے اس بات کی خوشی ہوئی ہے کہ میرے فاضل دوست جناب محمود اعظم فاروقی صاحب نے بیرونی قرضہ جات کی افادیت اور انکے حصول کی ضرورت کا احساس فرمایا ہے ۔ پہلے مجھے شک تھا کہ جناب محمود اعظم فاروقی صاحب یا معزز ارکان حزب اختلاف انکی افادیت پر شاید کچھ نکتہ چینی کریں لہذا جیسا کہ فاروقی صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ اکاؤنٹس میں کافی مہارت رکھتے ہیں اس لئے انہوں نے ان قرضہ جات کے سلسلہ میں اور ان کی افادیت پر کچھ اعتراضات نہیں کئے ۔ جناب والا ۔ ہر ملک کی ترقی اور ترقی یافتہ پروگراموں کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے سب سے اہم چیز زر مبادلہ کا حصول اور خود کفیل ہونے کے سلسلے میں جو پروگرام حکومت مرتب کرتی ہے ان کے لئے ہمیں زرمبادلہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں جناب فاروقی صاحب نے فرسٹ پلان اور سیکنڈ پلان کا بھی حوالہ دیا تھا

فرسٹ پلان میں جس قدر قرضہ جات ہیں وہ ہمیں جلد مہیا نہیں ہوتے تھے ۔ اور اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ اس وقت کے دور حکومت میں قرضہ جات کا ملنا نہایت ہی مشکل تھا لیکن سیکنڈ پلان اور تھرڈ پلان میں موجودہ حکومت کی ساکھ کا یہ نہایت ہی اہم اور واضح ثبوت ہے کہ اس حکومت کی ساکھ کیوجہ سے اور اس حکومت کے حسن نظام کیوجہ سے اور قرض کے صحیح استعمال کیوجہ سے اسے قرضہ جات کے حصول میں آسانی پیدا ہو گئی ہے لیکن پھر بھی فاروق صاحب نے فرمایا ہے اور اس پر بہت زور دینے کی کوشش کی ہے کہ قرضہ جات ساکھ پر نہیں ملتے ہیں ۔ جناب والا ۔ سیکنڈ پلان میں ۱۱۲ کروڑ کے قرضہ جات تھے اور تیسرے پلان میں انشاء اللہ ۱۵۰ کروڑ کے قرضہ جات حاصل کئے جائیں گئے ۔ میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ جس قدر قرضہ جات ریلوے کے محکمہ کو دیئے گئے ہیں ان کو صحیح طریقہ پر خرچ کیا گیا ہے اور اس سے جو اچھے مقاصد تھے ان کو حاصل کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ جناب والا ۔ فاروق صاحب نے فرمایا ہے کہ ریلوے میں قرضوں کی ادائیگی کی صلاحیت موجود نہیں ہے ۔ اس سلسلے میں میں عرض کروں گا کہ اس وقت جو قرضہ جات ہم لے رہے ہیں اس کا تقریباً ۲۷ کروڑ سود ہمیں سالانہ ادا کرنا پڑیگا ۔ اس میں سے نصف سے زیادہ قرضہ on replacement account میں ہوا ہے یا وہ قرضہ جات ہیں یا یہ قرضے ان کاموں کے لئے لئے گئے تھے جو میرے فاضل دوست کے بقول اس تاریک دور میں کئے جانے چاہئے تھے لیکن اس زمانے میں اور اس دور میں ان کی اہمیت کو نظر انداز کیا گیا اور وہ ضروری کام جو اس دور میں کئے جانا چاہئے تھے ان کو پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچایا گیا اور اس وجہ سے ہمیں ان کی نصف سے زیادہ رقم ادا کرنی پڑی ۔ جہاں تک ان قرضہ

جات کی ادائیگی کا تعلق ہے اس میں ہمیں اس سال ۲۰۱۹ کروڑ روپیہ ادا کرنا پڑیگا اس کی پہلی ادائیگی سنہ ۶۲-۱۹۶۱ میں کی گئی تھی جو کہ تقریباً ۱۰۳ کروڑ روپیہ تھی اور وہ ان قرضہ جات کے اوپر تھی جو کہ پہلے ۱۰ سالہ دور میں حاصل کئے گئے تھے ۔ اور جہاں تک ریلوے کے قرضہ جات کا تعلق ہے آپ کو اور آپ کے توسط سے اس ایوان کو خوشی ہوگی کہ ریلوے اس وقت تک ۱۳ کروڑ روپیہ ادا کر چکی ہے اور جہاں تک اس کے اخراجات اور قرضہ جات کی افادیت کا تعلق ہے میرے فاضل دوست فاروق صاحب نے فرمایا ہے کہ ان قرضہ جات کی جو return ہے وہ بھی مناسب نہیں ہے ۔ مثال کے طور پر انہوں نے خانیوال لاہور سیکشن کے electrify کئے جانے کے متعلق فرمایا ہے کہ اس پر ۷۰۶ کروڑ زرمبادلہ خرچ ہوا ہے ۔ جناب والا ۔ اگر ہم اس سیکشن کو نہ برقاتے تو پھر اس میں سے ۵ کروڑ روپے کے انجن آنا تھے تو ہمارے پاس یہ option تھا کہ ہم اس پانچ کروڑ روپے سے ڈیزل انجن حاصل کریں یا electric locomotive حاصل کریں ۔ جہاں تک ان انجنوں کی قیمت کا تعلق ہے ان کی قیمتیں برابر ہیں لیکن ڈیزل انجن ایک نہایت ہی پیچیدہ چیز ہے اس کے فاضل پرزے حاصل کرنے میں ہمیں نہایت ہی دشواریاں پیش آتی ہیں اور اس پر کثیر زرمبادلہ صرف کرنا پڑتا ہے اور یہ مخصوص ڈیزل انجن دنیا کے ایک ہی ملک میں بن رہے ہیں ۔ ان کے فاضل پرزوں کے حصول میں ہمیں تمام تر انحصار اسی ملک پر کرنا پڑتا ہے اور ڈیزل لوکو موٹو کے spare parts حاصل کرنے میں بھی کثیر زرمبادلہ ہمیں صرف کرنا پڑتا ہے ۔ اس کے برعکس یہاں تک electric locomotive کا تعلق ہے وہ نہایت ہی سادہ سی چیز ہے اور اس کے جتنے پرزے ہوتے ہیں ان کی اکثریت ہم اپنے ورکشاپ میں بنائیں گے علاوہ ازیں فاروق صاحب کو شاید معلوم ہو کہ

حکومت اب heavy electric complex اس ملک میں بنا رہی ہے جس سے ہمارے فاضل پرزہ جات کی ضرورت پوری ہو جائیگی اور ہمارا یہ بھی پروگرام ہے کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ۱۰ سالوں میں اس قابل ہوجائیں گے کہ لوکوموٹو کو تمام تر پاکستان میں بنانا شروع کردیں۔ لہذا ان تمام پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ ضروری تھا کہ ہم تیزی سے اس پر گامزن ہوں۔ جہاں تک میرے فاضل دوست نے اس کی سالانہ بچت کے متعلق کہا ہے تو اس کے اوپر ہمیں ۴۳ لاکھ روپیہ کے زرمبادلہ کی بچت ہوگی اور ہمارے فاضل دوست اس کا ایک اہم پہلو بھول رہے ہیں کہ اس سے ۱۱۰۳ فیصد فی میل جو operating expenses ہیں اس میں بھی بچت ہوگی۔ ان حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارے لئے یہ ضروری تھا کہ ہم اس پالیسی پر گامزن ہوتے۔ علاوہ ازیں ہمارے فاضل دوست فاروق صاحب نے اس بات پر بھی اعتراض فرمایا ہے کہ آپ نے ویگن کیرج فیکٹری اسلام آباد قائم کرنے میں تاخیر کی ہے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ صوبائی حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ ایسے تمام ترقی یافتہ پروگراموں کو جن کی افادیت ملک کے لئے زیادہ ہے ان پر جس قدر جلد ہوسکے عمل کیا جائے اور ان کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے اور جہاں تک ایسی رکاوٹوں کا تعلق ہے جو ہمارے بس سے باہر ہیں ان کا لحاظ کرنا ہمارے لئے بعض اوقات محال ہوجاتا ہے۔ جناب والا۔ اس کی ایک خاص وجہ تھی۔ پہلے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ اس فیکٹری کو لاہور میں مغل پورہ کے مقام پر قائم کیا جائے لیکن سنہ ۱۹۶۵-۶۶ کی لڑائی کے بعد ہم نے یہ مناسب سمجھا کہ اس کو لاہور کے باہر قائم کیا جائے۔ یہ چیز دفاعی نقطہ نظر سے بھی بہتر ہوگی اور دوردراز کے علاقوں میں اگر یہ فیکٹری قائم کی جائیگی تو وہاں کے عوام کو بھی اس سے مستفیض ہونے کا موقع

مل جائے گا ۔ جناب والا۔ ہمارے فاضل دوست نے ریلوے کے متعلق یہ جو اعتراضات کئے ہیں کہ اس پر جو بیرونی قرضہ جات ہیں ان کی ادائیگی کی صلاحیت اس میں نہیں ہے ۔ تو میں عرض کروں گا کہ ان واقعات سے جو میں نے عرض کئے ہیں ان کے یہ صاف ہو جاتا ہے کہ یہ اعتراضات بالکل بے بنیاد ہیں ۔ اس کے علاوہ میرے فاضل دوست نے یہ فرمایا ہے کہ ہم نے اس سلسلے میں کوئی خاص قدم نہیں اٹھایا ۔ انہوں نے ہندوستان کا حوالہ دیا ۔ ہم نے ریل کے ڈبوں اور ایئر کنڈیشنڈ ڈبوں کے لئے جو رقم خرچ کی انہوں نے فرمایا کہ یہ تصرف بیجا ہے ۔ میں فاروقی صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ ہم اور حکومت پاکستان اپنی مادی وسائل پر پوری توجہ دیتے رہے ہیں ۔ پھر انہوں نے کیرج کے ڈبوں کے متعلق فرمایا اور طعنہ دینا شروع کیا ۔ ویگنوں کے متعلق میں نے کل بھی عرض کیا تھا کہ اس وقت ہماری مغل پورہ ورکشاپ میں گیارہ ہزار ویگنیں تیار کی جا چکی ہیں اور اس کے نتیجہ کے طور پر ۱۰ کروڑ روپیہ کے زرمبادلہ کی بچت کی جا چکی ہے ۔ جہاں تک ایئر کنڈیشنڈ ڈبوں کے متعلق میرے فاضل دوست نے فرمایا ہے اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ جو ڈبے امپورٹ کئے گئے ہیں ان میں ۹۰ فیصد تھرڈ کلاس کے ڈبے ہیں جو عوام کی سہولت کے لئے ہیں اور ان کا مہیا کیا جانا انتہائی ضروری تھا ۔ علاوہ ازیں اور چیزیں بھی ہیں ۔ ٹریک کی replacement ۔ سگنلز کا نظام اس کا بہتر ہونا جن پر توجہ دیجانی نہایت ضروری تھی لیکن مجھے رنج ہوتا ہے کہ اس محکمہ کے ساتھ پہلے ۱۰ سالوں میں جو بے توجہ کی گئی اس کا تمام تر خمیازہ اس حکومت کو بھگتنا پڑا ہے ۔ آپ ریلوے کی اہمیت کا اندازہ لگا لیں ۔ ملک کی جتنی بھی ترقیاتی سکیمیں ہیں ان کا زیادہ تر انحصار ریلوے کی efficiency, equipment اور کارگردگی پر ہے تو

ان تمام priorities کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام انتظامات جو مناسب تھے ان کو کم سے کم خرچ سے پورا کرنے کی کوشش کی گئی - میں جناب والا آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ ریلوے نے جو بیرونی قرضہ جات حاصل کئے وہ ریلوے کی آمدنی کو بڑھانے کے لئے ضروری تھے - کیپیٹل پراجیکٹس پر بھی خرچ کرنا تھا اور ہماری خواہش ہے کہ زرمبادلہ کے معاملے میں ہم تھوڑی سے تھوڑی مدت میں خود کفیل ہوں - ریلوے میں اس بات کی پوری صلاحیت ہے کہ وہ ان قرضوں کی ادائیگی ہمیشہ وقت سے پہلے کرتی رہے گی - ریلوے کی انتظامیہ کی کارکردگی اور موجودہ حکومت کی پالیسی جو ہے وہ یہ ثابت کرتی ہے کہ ریلوے کی کارکردگی درست رہی ہے - میرے فاضل دوست کسی طریقہ سے بھی اس بات کو چیلنج نہیں کر سکتے - مجھے امید ہے کہ میری ان تفاصیل کے بیان کرنے کے بعد جو فاروقی صاحب نے بیانات اس ایوان میں فرمائے تھے ان کا تاثر ختم ہو گیا ہوگا -

وزیر خزانہ (سید احمد سعید کرمانی) - حضور والا - جیسا کہ میں نے آغاز میں آپ کو یقین دلایا تھا کہ میں صرف ان باتوں کا تذکرہ کروں گا جو باتیں جواب کے قابل بھی ہیں اور جن کا تذکرہ مولانا صاحب مناسب نہ سمجھیں گے - حضور والا - پہلی بات جو بڑی شد و مد کے ساتھ فاروقی صاحب نے اپنی تقریر کے دوران اٹھائی ہے وہ یہ ہے کہ یہ ایوان بے بس ہے charged expenditure کے بارے میں - ہم سوائے بحث کرنے کے اور کچھ نہیں کر سکتے اور انہوں نے یہ تاثر دینے کی نہایت ناکام کوشش کی ہے کہ پبلک کے نمائندے اس خرچ کے بارے میں نہایت بے بس ہیں اور وہ لوگ اس خرچ کو چارج کر رہے ہیں جو نہ صرف پبلک کے

نمائندے نہیں بلکہ وہ تنخواہ دار ملازم ہیں - کچھ اس قسم کا ان کا لہجہ تھا - کچھ اس قسم کے خیالات تھے - پہلے تو مجھے یہ خیال ہوا کہ وہ شاید غیر سنجیدہ انداز میں یہ بات کہہ رہے ہیں لیکن جب ان کی بات نے کافی طوالت پکڑی اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی تقریر میں جوش کا پہلو بھی نمایاں ہو گیا تو انہوں نے مجھے یہ سوچنے پر واقعی مجبور کر دیا کہ کیا یہ واقعی اتنا برا کام ہے جو حکومت کر رہی ہے - حضور والا - پیشتر اس کے کہ میں انہیں اس نکتہ کا جواب دوں وضاحت کے طور پر اور پس منظر کے طور پر یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ان کا تعلق اس وقت ایسی قوت سے ہے جس کو پی ڈی ایم کہا جاتا ہے اور ان کا ایک مطالبہ یہ بھی ہے کہ ۱۹۵۶ء کا آئین بحال کیا جائے The Restoration of 1956 Constitution اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ کیا ۱۹۵۶ء کے آئین میں یہ تصور موجود ہے یا نہیں ہے۔کیا اس آئین میں کوئی expenditure چارج ہوتا تھا یا نہیں - حضور والا - آپ بھی ملاحظہ فرمائیں سن ۵۶ کے آئین کے آرٹیکل ۶۴ کو Charged expenditure کا تصور ۵۶ کے آئین میں بھی موجود ہے جس کی بحالی کے لئے یہ دن رات کوشاں ہیں - اگر یہ کوئی اتنی بری بات تھی تو یہ کم از کم ۵۶ کے آئین کی بحالی کا مطالبہ نہ کرتے - مجھے سمجھ نہیں آتی اگر آپ اپنے آپ کو نمائندہ سمجھتے ہیں تو پھر وہ تمام لوگ جو اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی قوم کے نمائندے ہیں - اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ نمائندے نہیں تو پھر اس بات میں وزن ہے کہ یہ نمائندے نہیں ہیں -

حاجی سردار عطا محمد - فرق صرف اتنا ہے کہ وہ لیگ کے نمائندے ہیں اور یہ قوم کے نمائندے ہیں -

وزیر مال - واہ - واہ !

وزیر خزانہ - مولانا نے اپنے انداز میں بات کہی -

خان اجون خان جدون - یعنی وہی لیگ جس نے پاکستان حاصل کیا ہے -

خواجہ محمد صفدر - کونسچن - یہ یونینسٹ پارٹی ہے -

سردار محمد احمد خان - یہ مسلم لیگ قائد اعظم کی جماعت ہے جس نے قربانی کی اور ہم ہی ملک کی آزادی کی خاطر قربان ہونگے -

حاجی سردار عطا محمد - یہ جماعت پاکستان کو تباہ کرنے والی ہے -

سردار محمد احمد خان - آپ تخریبی بات کرتے ہیں - انشاء اللہ وقت آئے گا جب ہم قربانی دیں گے - ہم ہی قربان ہونگے -

خواجہ محمد صفدر - دودھ پینے والے مجنوں دکھائی دے رہے ہیں -

وزیر خزانہ - یہ تو دنیا جانتی ہے کہ قیام پاکستان کی جدوجہد میں ہم لوگ کہاں تھے اور وہ لوگ کہاں تھے - یہ تو تاریخ کا فیصلہ ہے -

خواجہ محمد صفدر - roles تبدیل بھی ہو جاتے ہیں -

وزیر خزانہ - جب غریب مسلمان کشمیر کی آزادی کی خاطر آگے بڑھ رہا تھا تو چند لوگوں نے کشمیر کی آزادی کی جدوجہد کو جہاد اسلام کہنے سے انکار کر دیا تھا - میں اس مسئلے میں الجھنا نہیں چاہتا -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - انہوں نے ایسی بات کہی ہے جو سپریم کورٹ کے فیصلے کے خلاف ہے -

وزیر خزانہ - بہر حال مولانا الجھتے ہیں - ڈالر کے قصے پر بھی اور جہاد کشمیر کے مسئلے پر بھی وہ الجھتے ہیں -

حضور والا - میں نہایت ادب سے یہ عرض کر رہا تھا کہ چارجڈ اخراجات کا جو تصور ہے وہ ۱۹۵۶ء کے آئین میں بھی موجود ہے - اور وہ اس دور میں بھی موجود تھا جسے یہ پارلیمانی نظام حکومت کا دور کہتے ہیں - اور جس کی بحالی کے لئے میرے فاضل دوست بیتاب ہیں - اگر چارجڈ اخراجات کا یہ تصور اتنا ہی برا تھا تو وہ اسے ۱۹۵۶ء کے آئین میں داخل نہ کرتے - اور اگر وہ اس میں داخل ہو چکا تھا تو کم از کم آج یہ کہہ دیتے کہ جب ہم اقتدار میں آئیں گے تو اسے نہیں رہنے دیں گے - لیکن آپ جانتے ہیں میں بھی جانتا ہوں اور تمام اراکین جانتے ہیں کہ یہ ۱۹۵۶ء کے آئین کو کالعدم بحال کرنا چاہتے ہیں -

حضور والا - ایک اور غور طلب بات یہ ہے کہ یہ قرضے ہم نے لئے ہیں اور انہیں ادا کرنے کی ذمہ داری ہم پر ہے - اسے اسمبلی کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑا جا سکتا - کل یہ اسمبلی یہاں پاس کر دیتی ہے کہ نہ ہم نے سود دینا ہے اور نہ قرضہ دینا ہے تو اس سے نہ صرف یہ کہ آئندہ ہمیں کہیں سے قرضہ نہیں ملے گا بلکہ ڈپلومیٹک سطح پر بھی الجھاؤ پیدا ہو جائیں گے - میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ چارجڈ اخراجات سے اس ایوان کی نمائیندگی اور اختیارات میں کوئی

فرق نہیں آتا کیونکہ یہ دنیا کا مسلمہ اور طے شدہ اصول ہے جس پر ہر جگہ بجٹنگ کرتے وقت عملدرآمد ہوتا ہے ۔

دوسری بات جس کی طرف میں اختصار سے اشارہ کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ آج مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ فاروقی صاحب نے اپنی تقریر کی ابتدا میں اس امر کا کھلم کھلا اعتراف کیا کہ قرضہ لینا برا نہیں ۔ اب میں ان سے پوچھتا ہوں کہ اگر قرضہ لینا برا نہیں ۔ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ قرضہ کے بغیر ملک میں ترقی ممکن نہیں ہے جیسا کہ انہوں نے ارشاد فرمایا ہے تو پھر وہ کون سا ملک ہے جو ان کو بغیر سود کے قرضہ دے گا ۔ اگر وہ احمقوں کی دنیا میں رہنا چاہتے ہیں تو بخوشی رہیں ۔ لیکن آپ دنیا کے کسی ایک ملک کا بھی نام نہیں لے سکتے جو آپ کو قرض حسنہ دے ۔ اور کہے کہ آپ بخوشی اس پر سود ادا نہ کریں ۔ یہ ناممکن ہے ۔

ایک آواز ۔ کئی ممالک ان کی جماعت کو پیسے دیتے ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ یہ راز کی بات ہے راز کی باتیں آپ جانتے ہیں ۔ کہاں سے لیتے ہیں کہاں سے نہیں لیتے ۔ کہاں بھیجتے ہیں ہمیں اس راز میں شامل نہ کیجئے ۔ ہم غریب اور مسکین آدمی ہیں ۔ لیجئے نہ لیجئے دیجئے نہ دیجئے ہمیں اس سے کوئی تعلق نہیں ۔

حضور والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ قرضہ کے بغیر ترقی ممکن نہیں اور دنیا میں کوئی بھی ایسا ملک نہیں ۔ وہ کسی ایسے ملک کی نشاندھی نہیں کر سکتے جو پاکستان کو قرضہ بھی دے اور اس سے سود بھی نہ مانگے ۔ یہ

کیسے ہو سکتا ہے - سود دینا ہی پڑے گا خواہش یہ ہوسکتی ہے
لیکن ایسا ممکن نہیں پھر حیرت کی بات یہ ہے کہ اپنی تقریر کے
آغاز میں تو انہوں نے اس بات کا اعتراف کر لیا لیکن تقریر کے اختتام
پر سارا زور اس پر صرف کر دیا کہ قرضے لینے سے بچو - ان ممالک کی
خواہش یہ نہیں ہے کہ ہمارا ملک ترقی کرے - ان کی نیت یہ ہے
کہ وہ ہمیں اپنے زیر اثر کریں - اور اپنی مصنوعات کے لئے ہمارے
ملک کو منڈی بنائیں - کسی مسخرے نے آپ کے کان میں کہہ دیا ہے
Let us be serious sometime. (قطع کلامی) کہ وہ ہمارے بھائی بند ہیں
تو حضور والا - میں عرض کر رہا تھا کہ انہوں نے اپنی تقریر کے آخری
حصہ میں فرمایا ہے کہ جو ممالک ہمیں قرضے دیتے ہیں - وہ یہاں اپنا
اثر و رسوخ قائم کرنا چاہتے ہیں - ہم بھی قرضہ دینے والے ممالک کی
نیت کے بارہ میں کوئی خوش کن جذبات اور خیالات نہیں رکھتے -
سوال یہ ہے کہ کیا ہم اس نیت سے قرضے لے رہے ہیں کہ ان ممالک
کے اثر و رسوخ کو قبول کریں، یا ان کی مصنوعات کے لئے نئی منڈی
پیدا کریں - ہم تو اس لئے قرضے لے رہے ہیں کہ آئندہ چل کر قرضوں
کی لعنت سے بے نیاز ہو جائیں - حقیقت یہی ہے کہ ہماری حکومت کا
یہ نصب العین ہے کہ ہمارا ملک ترقی یافتہ ہو جائے اور ایسا موقع آ
جائے کہ ہم کہہ سکیں کہ ہمیں اب قرضوں کی کوئی ضرورت نہیں
ہے (قطع کلامی) صدر مملکت نے ہمارے ملک کی صحیح ترجمانی کی ہے
جب انہوں نے کہا ہے کہ قرضہ کی شرائط نرم ہونی چاہئیں - قرضے اس
قسم کے ہونے چاہئیں کہ ہم انہیں بہتر انداز میں تصرف میں لا سکیں
یہ صدر مملکت نے کوئی ایسی بات نہیں کی بلکہ انہوں نے یہ ثابت کر
دیا ہے کہ ہم دل و جان سے یہ چاہتے ہیں کہ ان قرضوں کو حاصل

کریں جو پاکستان کی معیشت کو کمزور نہ کریں ۔ بلکہ مستحکم کریں ۔ یہ ان کی اچھی بات ہے جس کا آپ نے تذکرہ کیا ہے ۔ یہ ایک اصول ہے جسے صدر مملکت تمام قرضوں کے حصول کے سلسلہ میں اپنے سامنے رکھتے ہیں ۔ وہ کوئی ایسا قرضہ حاصل نہیں کرنا چاہتے ۔ نہ کرتے ہیں جو ملک کی معیشت کو مستحکم کرنے کی بجائے کمزور کر دے ۔ اور جیسا کہ میں نے اگلے دن بھی کہا تھا کوشش کی جاتی ہے کہ ان قرضہ جات کو اس طرح تصرف میں لایا جائے کہ ہم ان سے اپنی پیداواری صلاحیت بڑھا لیں ۔ مولانا نے نہایت سادگی سے فرمایا ہے کہ ہماری ادائیگی کی قوت دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے ۔ میں اکانومسٹ نہیں ہوں ۔ میں اکاؤنٹنٹ بھی نہیں ہوں ۔ نہ ارادہ ہے ایک اکانومسٹ یا اکاؤنٹنٹ کی حیثیت سے زندگی گزارنے کا ۔ مگر ایک عام آدمی کی حیثیت سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اگر قرضہ دینے والے ملکوں کا پروگرام بھیک دینے کا نہیں ہے ان کی نیت خراب ہے ہمارے ساتھ ان کا کوئی رشتہ کا تعلق نہیں ہے تو پھر کون سا ملک ہمیں قرضہ دے گا اگر اسے یہ بھی علم ہے کہ ہم قرضہ کی ادائیگی کے قابل نہیں ہیں ۔ حضور والا ۔ میں ایک بات خاص طور پر دھرانا چاہتا ہوں ، مولانا کی خدمت میں اسے پھر دھراتا ہوں کہ کوئی قرضہ دینے والا ملک اس وقت تک پاکستان کو قرضہ دینے کے لئے آمادہ نہیں ہوتا جب تک اسے اس بات کی پوری تسلی اور تشفی نہ ہو جائے کہ پاکستان مقررہ مدت کے اندر نہ صرف سود بلکہ اصل رقم کو بھی واپس کرنے کے قابل ہے ۔ یہ ایک بنیادی نقطہ ہے جو ذہن میں رکھنا چاہئے ۔ یہی وجہ ہے کہ میں بار بار کہتا رہا ہوں اور آج بھی کہتا ہوں

کہ اگر پاکستان کو دنیا کے ممالک اس آسانی سے قرضہ دیتے ہیں تو یہ اس امر کی دلیل ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستان کی معیشت میں قوت ہے اور وہ مستحکم ہے۔ ان ملکوں کو یقین ہے کہ نہ صرف ہم ان قرضوں کو صحیح طور پر استعمال میں لا رہے ہیں بلکہ مقررہ مدت کے اندر ہم ان کی ادائیگی بھی کر سکیں گے۔

بھوکے کو، بے ضرر کو، بے ساکھ کو، ایسے شخص کو۔ ایسے ملک کو جس میں قرضہ ادا کرنے کی صلاحیت نہ ہو دنیا کا کوئی ملک قرضہ دینے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ پاکستان کی اقتصادیات، پاکستان کی ساکھ، پاکستان کی معاشیات کے بارے میں آپ کی یہ رائے ہے۔ ایک interested پارٹی کی رائے ہے۔ لیکن آپ ان آراء کو کون سے سمندر میں پھینکیں گے جو آراء وقتاً فوقتاً دنیا کے نامور اکانومسٹ ہماری معاشیات کے بارے میں کہتے ہیں۔ انہوں نے ایک بار نہیں کئی بار اس حقیقت کا اعلان کیا ہے کہ ترقی پذیر ممالک میں پاکستان ایک مثالی ملک ہے۔ جس نے نہ صرف بیرونی قرضہ جات کو خوش اسلوبی سے استعمال کیا بلکہ یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ وہ قرضوں کی ادائیگی باقاعدگی سے کرتا ہے۔

جناب والا۔ مجھے امید ہے کہ میری ان گزارشات کے ساتھ مولانا فاروقی صاحب دوبارہ یہ بات کہنے کی جسارت نہیں فرمائیں گے کہ پاکستان قرضوں کے بوجھ تلے دبا جا رہا ہے۔ میں ایک بار پھر مسرت سے اعلان کرتا ہوں کہ مولانا فاروقی صاحب نے آج اس معزز ایوان کے معزز اراکین کے سامنے اس بنیادی حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ بیرونی ممالک سے پاکستان کے لئے قرضہ لینا ضروری ہے اور اشد ضروری ہے۔

DISCUSSION ON DEMANDS FOR GRANTS FOR EXPENDITURE OTHER THAN NEW EXPENDITURE (RAILWAY)

Mr. Senior Deputy Speaker : The House will now have discussion on Demands for Grants for Expenditure other than New Expenditure (Railway). The first cut motion is from Malik Akhtar. Yes, Malik Sahib.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move —

> That the item of Rs. 12,97,000 on account of Ordinary Working Expenses-General Administration—1—Administration —
>
> (*a*) Railway Board—Other than New Expenditure be reduced by Rs. 12,96,999/-

Mr. Senior Deputy Speaker : The motion moved is —

> That the item of Rs. 12,97,000 on account of Ordinary Working Expenses—General Administration—1—Administration—
> (*a*) Railway Board—other than New Expenditure be reduced by Rs. 12,96,999.

Chaudhri Muhammad Nawaz : Opposed Sir.

ملک محمد اختر (لاہور ۔ ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے ریلوے بورڈ کے ۱۲ لاکھ ۹۷ ہزار کے اخراجات کو مجموعی طور پر کٹوتی کے ذریعہ کم کرنے کی ایک موشن دی ہے اور اس موشن کے ذریعہ میرا مقصد یہ ہے کہ ریلوے بورڈ کی بدعنوانیوں اور نا اہلیت کو زیر بحث لایا جائے ۔

جناب صدر ۔ جیسا کہ اس ایوان میں بار بار دہرایا گیا ہے کہ Presidential Order نمبر ۳۳ آف ۱۹۶۲ء کے تحت ریلوے بورڈ کا قیام عمل میں لایا گیا ۔ اس کی دفعہ ۷ کے تحت یہ قرار دیا گیا ہے :۔

Principles to be observed by Board etc :

> In discharging its functions, the Board shall —
>
> (*a*) act on business principles, due regard being had to the interest of agriculture, industry, commerce and general public, and shall, in particular, make proper provisions for meeting out of its receipts on revenue against all such expenditure as is prescribed by the existing rules.

جناب سپیکر ۔ میری مراد یہ ہے کہ ریلوے بورڈ ایک ایسا ادارہ ہے جس نے تمام انتظامی امور جو ریلوے سے متعلقہ ہوں ان کو بجا طور پر چلانے کے لئے تمام پالیسیوں کو مرتب کرنا ہے ۔ اس طرح سے ریلوے

بورڈ کے جو فرائض ہیں وہ بہت اہم ہیں ۔ اتنی لمبی چوڑی بحث جو صبح سے جاری تھی یعنی میں ان کروڑوں لاکھوں کے چکر سے نکل کر عوامی مسائل کی طرف آتا ہوں ۔ اس کے لئے مجھے یہ گزارش کرنی ہے کہ ریلوے بورڈ میں اگرچہ زیادہ نہیں کچھ ایسے افسران بھی ہیں جن کی وجہ سے ریلوے بورڈ اپنی پالیسی میں بہت بری طرح ناکام رہا ہے ۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ ریلوے بورڈ کے قیام کے بعد بلکہ قیام پاکستان کے بعد ہم نے جو اضافہ بلکہ بے پناہ اضافہ اپنے سٹاف میں کیا ہے اس کے متعلق اگرچہ یہ باتیں گزشتہ سال کے بجٹ کے موقع پر بھی آئی تھیں لیکن ان امور کا ازالہ نہیں کیا گیا ۔ ان شکایات کو رفع نہیں کیا گیا اس لئے جب تک یہ شکایات رہیں گی یہ مطالبہ بار بار ہم کو دہرانا ہو گا ۔

جناب والا ۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے جسکو پاکستان ویسٹرن ریلوے کا نام دیا گیا ہے ان کے پاس ایک چیف انجینئر پشاور سے کراچی اور کراچی سے دھلی تک operate کرتا تھا ۔ اب ریلوے بورڈ کے تحت جو چیف انجینئر کام کر رہے ہیں ان کی تعداد ۴ کر دی گئی ہے ۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ۹ ڈپٹی چیف انجینئرز ہیں ۔ اس کے علاوہ Personnel آفیسرز کی تعداد بھی بڑھا دی گئی ہے ۔ ہر محکمہ میں ڈپٹی چیف انجینئر کی تعداد ایک سے چار کر دی گئی ہے ۔ چیف انجینئیر کا بالخصوص اس لئے ذکر کرنا پڑا ہے کہ انگریز چند اچھی باتیں اس ملک میں چھوڑ گیا ہے ۔ اس نے چند اچھی pieces of legislations چھوڑی ہیں لیکن ہمارے صدر مملکت کی کتاب "Friends Not Masters" کے مطابق یہ چاہتے ہیں کہ یہاں پر Jirga cum Judicial سسٹم ہو ۔ عدالتی داد رسی کا خون کر دیا گیا ۔ دوسری بات جو انگریز چھوڑ گیا ہے وہ ذرائع آمد و رفت ہیں ۔

انگریز نے اپنا پنجۂ استبداد کو مضبوط رکھنے کے لئے اس ملک میں سڑکوں اور ریل میں نقل و حمل کے معتدبہ وسائل مہیا کئے ۔ لیکن میں جناب احمد سعید کرمانی صاحب سے سوال کرتا ہوں اور اس کا جواب ان سے طلب کرتا ہوں کہ وہ مجھے بتائیں کہ ۱۹۴۷ء کے بعد کتنے ہزار میل لائن بچھائی ہے ۔ کس قدر رولنگ سٹاک میں اضافہ کیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں آج یہ ایک بہت بڑا پولیٹیکل issue ہے جو مغربی پاکستان کے صوبہ کو درپیش ہے اور یہ ریلوے کی نا اہلی کی وجہ سے ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میری مراد یہ ہے کہ ہم نے کوئٹہ لاز کو پاس کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ وہاں ہمارے پاس ٹرانسپورٹ کا سسٹم نہیں ہے ۔ ٹرائبل ایریا میں Chiefs پر انحصار کرنا ہو گا ۔ جہاں متمدن ممالک عام نظم و نسق میں ordinary laws کا سہارا لے رہے ہیں وہاں ہماری حکومت مغلوں کے وقت کے طریق کار یعنی ٹرائبل Chiefs کے ذریعہ سے حکومت کرنے کی پالیسی پر گامزن ہے ۔

جناب والا ۔ ان قوانین کا نفاذ کرتے وقت جناب وزیر قانون نے فرمایا تھا کہ وہاں پر ذرائع نقل و حمل نا کافی ہیں ۔ تو اگر کوئٹہ اور قلات میں ذرائع نقل و حمل نا کافی ہیں تو آپ کے ریلوے کا محکمہ ان بیس سالوں میں کیا کرتا رہا ہے ۔

جناب والا ۔ اب مجھے ایک انتہائی افسوس ناک واقعہ کی طرف اس ایوان کی توجہ دلانی ہے اور وہ یہ ہے کہ حال ہی میں محض پولیس اور ذرائع نقل و حمل کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے کوئٹہ میں ستائیس اور اٹھائیس مئی کو جو نسادات ہوئے . . . .

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member is not relevant.

Malik Muhammad Akhtar : I am quite relevant because they are depending on the Tribal Chiefs and the Tribal Chiefs are agents of Pakhtoonistan and Abdul Ghaffar Khan.

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member is not relevant at all.

ملک محمد اختر - جناب صدر - اب میں اس نقطے کو چھوڑ کر یہ عرض کرونگا کہ قبائلی علاقوں کی ترقی کے سلسلے میں ریلوے مکمل طور پر قاصر رہی ہے اور اس طرح سے قبائلی علاقوں کا نظام اور عام نظم و نسق قبائلی علاقوں کے سرداروں کے حوالے کیا گیا اور گورنر کے قبائلی مشیر کے بیان کے مطابق یہ anti state activities میں indulge کرتے ہیں اور وہ پختونستان کے حامی ہیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) - جناب والا - انکی ان تمام باتوں کا ریلوے کے مطالبات زر سے کیا تعلق ہے ؟

Minister for Revenue : He is repeating the same thing.

ملک محمد اختر - آپ بھی تو ان فسادات کو مٹانے کے لئے وہاں ریل کے ذریعے ہی گئے تھے اور ان تمام culprits کو آزاد کروا آئے تھے جن خونیوں نے طلبا پر حملے کئے تھے - بہرحال میں اس وقت اس بحث کو چھوڑتا ہوں کیونکہ عام میزانیہ پر بحث کے دوران ان باتوں کے عرض کرنے کا کافی موقع ملے گا - لیکن میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ میں اس ملک میں ون یونٹ کا قیام چاہتا ہوں - میں پاکستان کی سالمیت کا حامی ہوں - میں کسی بھی قبائلی سردار کا حامی نہیں ہوں اور میں یہ چاہتا ہوں کہ ایسی قوتوں کو پیس کر رکھ دیا جائے جو کہ اس ملک میں انتشار کرنا چاہتے ہیں - (تالیاں)

مسٹر حمزہ - جناب والا - ملک اختر صاحب نے ابھی ابھی فرمایا ہے کہ وہ اس ملک میں ون یونٹ کا قیام چاہتے ہیں تو میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ون یونٹ کا قیام اگر اس وقت تک نہیں ہوا تو کب ہو گا -

ملک محمد اختر - میں اس کی continuity چاہتا ہوں - اس کا استحکام چاہتا ہوں -

جناب صدر - آپ کہیں گے کہ میں غیر متعلقہ باتیں کر رہا ہوں اس لئے میں اسے چھوڑ دیتا ہوں لیکن میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ وہاں پر ریلوے اور نقل و حمل کا انتظام نہ ہونے کے باعث مقامی اور غیر مقامی کا سوال اٹھایا گیا تھا جس کی وجہ سے وہاں پر لاکھوں افراد مجروح ہوئے -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر — آپ اپنا اگلا نقطہ بیان فرمائیں -

ملک محمد اختر - جہاں تک ریلوے کی ترقیات کا تعلق ہے اور جہاں تک درآمد کے مسئلہ کا تعلق ہے اس سلسلے میں ریلوے کی کارکردگی تو درست ہے - میں اب تک تو کوئی حوالہ دینے سے گریز کرتا رہا ہوں لیکن اب حوالہ دینا ناگزیر ہے - درآمد کے متعلق میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ریلوے بورڈ کا ایک بڑا افسر کسی ٹیم کے ساتھ جاپان گیا تھا جہاں اس نے ویگنوں اور ڈبوں کی خرید کے سلسلے میں گفت و شنید کی تھی - میں یہ چاہتا ہوں کہ ریلوے کو کچھ اس طریقے سے چلایا جائے کہ یہ اپنے قواعد و ضوابط کے مطابق کام کرے اور اس کی کارکردگی میں اضافہ ہو - اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ عرض کروں گا کہ جہاں ریلوے بورڈ اس بات میں ناکام ہوا ہے کہ وہ اپنے عملے کو غیر ضروری طور پر بڑھنے سے بچائے وہاں انہوں نے اپنے عملے میں اس قدر زیادہ اضافہ کر دیا ہے کہ یہ اس صوبائی حکومت کا کارنامہ ہے کہ ریلوے بورڈ گذشتہ پانچ سالوں سے متواتر تیرہ کروڑ روپیہ سالانہ زائد خرچ برداشت کر رہا ہے - اس کے بعد میں ریلوے کی آمدنی کے متعلق یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ریلوے بورڈ نے اکانومی کمیٹی کی رپورٹ پر عمل نہیں

کیا جس میں یہ کہا گیا تھا کہ ریلوے کا محکمہ over staffed ہے ۔ ریلوے نے آمدنی کے سلسلے میں سپیشل ٹکٹ ایگزامینر اور ٹکٹ ایگزامینر یعنی دو قسم کا سٹاف بھرتی کر رکھا ہے جو کہ ایک طرح سے دو عملی نظام ہے یا متوازی نظام ہے ۔ سپیشل ٹکٹ ایگزامینر کا یہ کام تھا کہ وہ periodical چیکنگ کرے لیکن انہوں نے مستقل طور پر ان کو راولپنڈی لاہور اور پشاور کے سٹیشنوں پر متعین کر دیا اور وہاں سے انہیں پندرہ پندرہ سال سے کسی دوسری جگہ بھی تبدیل نہیں کیا جو کہ ان کی تقرری کے اصول کی روح کے منافی ہے ۔ اس سپیشل ٹکٹ ایگزامینر کے تین squads ہیں ۔ ایک وہ جو کہ ریلوے بورڈ کے تحت تھے اور ایک وہ جو کہ اکاؤنٹس کے تحت کام کرتے تھے اور اس کا تیسرا squad سٹیشنوں پر سو فیصد چیکنگ کرنے کی غرض سے رکھا گیا تھا اور ان کی تقرری محض اسی غرض کے پیش نظر کی جاتی ہے ۔ لیکن اگر ہم ان کی فراہم کردہ رقوم کا مقابلہ ان کی تنخواہوں سے کریں تو اس سے یہ ظاہر ہو گا کہ ان کا یہ نظام بالکل فرسودہ اور ختم ہو کر رہ گیا ہے ۔ اس کے بعد ٹکٹوں کی دوبارہ فروخت کا مسئلہ آتا ہے ۔ انہوں نے صرف لاہور سٹیشن پر درجہ اول، درجہ دوم، اور درمیانے درجے کی کھڑکیوں پر اس سپیشل سٹاف کو ایک دن کے لئے بٹھا دیا تھا جس کے نتیجے میں صرف چوبیس گھنٹوں کی آمدنی نو ہزار کی بجائے انیس ہزار روپے ہوئی لیکن اس تجربے کا اعادہ نہیں کیا گیا ۔ اگر آپ اس leakage کا حساب کریں تو کم و بیش دس ہزار روپے روزانہ کے حساب سے تین لاکھ روپے ماہوار اور چھتیس لاکھ روپے سالانہ بن جاتا ہے اور اگر آپ overall calculation کریں تو آمدنی کی مد میں تقریباً دس کروڑ روپے کی leakage ہوئی ہے ۔ آپ شاید یہ کہیں کہ میں پچھلے سال کی باتیں کر رہا ہوں ۔ لیکن میں آپ

کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان کا ایک آڈٹ نوٹ ان کی اپنی فائل میں موجود ہے جس میں صرف لاہور کے پلیٹ فارم پر ٹکٹوں کی دوبارہ فروخت سے دو لاکھ روپے کی وصولی کا ذکر ہے۔ تو جس محکمے میں اس قدر leakage ہو اس محکمے کی مدح سرائی صرف کرمانی صاحب کو ہی زیب دیتی ہے۔ ویسے تو وہ میرے بھائی اور بزرگ ہیں لیکن خدا جانے انہوں نے گذشتہ چار سال سے یہ مدح سرائی کہاں سے سیکھ لی ہے۔

وزیر خزانہ - آپ بچئے - کہیں آپ پر بھی یہ الزام نہ عائد ہو جائے۔

ملک محمد اختر - جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے۔ بہر حال میں عرض کر رہا تھا کہ اس قدر leakage ہونے کے بعد آپ ان مراعات کی طرف آئیے جو اس محکمے کو حاصل ہیں۔ میں اس سلسلے میں ایک معمولی سے نقطے کو آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ان کے ملازمین vending contractors سے مل جاتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پلیٹ فارموں پر پینے کا پانی بھی نایاب ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے تیسرے درجے کے ڈبوں میں پنکھے لگا دیئے ہیں۔ آپ ہی ان کے اس دعوے کی صحت اور مناسبت کو ملاحظہ فرمائیں کہ کیا وہ ایسا دعویٰ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ جب ایک ڈبے میں پچاس مسافر کی گنجائش ہو اور اس میں اس گرمی کے موسم میں دو سو مسافروں کو دھکیل دیا جائے اور اس کے باوجود ان کا یہ دعویٰ ہو کہ انہوں نے مسافروں کو مراعات فراہم کی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب تک ریلوے کو درجہ اول اور درجہ دوم کی مصیبت سے نجات نہ دلائی جائیگی تب تک accommodation کا مسئلہ حل نہیں ہوسکتا۔ یہ

کہاں کے اقتصادیات کے ماہرین ہیں جو یہ نہیں جانتے کہ دو دن کی میٹنگ کرنے سے اس مسئلے کو حل کیا جا سکتا ہے کہ زرمبادلہ کا جو خرچ یہ ڈبوں کی درآمد کے سلسلے میں کرتے ہیں اسکو بچایا جاسکتا ہے ۔ یہ تمام کے تمام اخراجات بچائے جاسکتے ہیں اگر وہ سارے کے سارے ملک میں یک لخت ہی درجہ سوم کے ڈبے ہی رائج کر دیں ۔ آپ کو معلوم ہے کہ درجہ سوم میں جگہ بھی مل جاتی ہے ۔ آپ ان کی کسی لمبی سی گاڑی کو ملاحظہ کریں تو اس میں ایک طرف تو کیڑوں کی طرح رینگتے ہوئے انسان ملیں گے اور دوسری طرف ایسے انسان ملیں گے جو کہ ائیر کنڈیشنڈ ڈبوں میں بیٹھے ہوتے ہیں ۔ جناب والا ۔ یہ ہے پاکستان ، یہ ہے اسلامی مساوات، یہ ہے ہماری سوسائٹی میں برابری ۔ جس کا ہم دعویٰ کرتے ہیں اب جناب والا مجھے ذرا سا اور تقابل کرنا ہے کہ گاڑیوں میں درجہ سوم کے مسافروں کے لئے ایک منہ چڑاتی تصویر جو ہوتی ہے وہ وزیروں کے سیلون ہوتے ہیں جن کی کوالیفیکیشن ہی کوئی نہیں ۔ یعنی کسی کو بھی پریذیڈنٹ یا گورنر کسی جگہ سے اٹھا کر منسٹر بنا دے ۔ اور جناب یہ ان کے سیلون ہوتے ہیں اس کے بعد ریلوے کے افسران کے سیلونز ہوتے ہیں ۔ اور جناب والا وہ سلونز ایک اچھے بھلے چلتے پھرتے مکان ہوتے ہیں یا یوں سمجھ لیں کہ گلبرگ کے ائیر کنڈیشنڈ کمرے ہوتے ہیں ۔ یہ تھا مین لائن کا ذکر ۔ اب برانچ کی طرف آیئے ۔ ان لائینوں پر گاڑیاں عموماً مقررہ وقت پر نہیں چلتیں اور حالت یہ ہوتی ہے کہ لوگ گاڑیوں کی چھتوں پر چڑھے ہوتے ہیں ۔ جناب والا ۔ مجھے اس سے غرض نہیں ۔ کہ ریلوے کے افسران کس قدر رشوت لیتے ہیں اور کس قدر زرمبادلہ ان کی جیبوں میں جاتا ہے مجھے اس سے غرض نہیں ۔ کہ یہ بیرونی قرضہ کن consideration

پر حکومت حاصل کرتی ہے ۔ اور اس میں بڑے بڑے اقتصادی ماہروں کا کیا حصہ ہوتا ہے ۔ مجھے صرف ایک غرض ہے ۔ کہ عوام کو سہولتیں بہم پہنچاؤ ۔ جناب والا ۔ ریلوے کا یہ فرسودہ نظام جس میں عام سفری سہولتوں کا فقدان ہو چکا ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ موجودہ سوسائٹی کے لئے ایک عبرت کا مقام ہے ۔ بلکہ موجودہ سوسائٹی جس کو آزاد پاکستان کہا جاتا ہے ۔ اس کے منہ پر ایک تھپڑ کی حیثیت رکھتا ہے ۔ جناب والا ۔ اس کے بعد میں کمرشل side کی طرف آتا ہوں ۔ ہر ریوے کی دو sides ہوتی ہیں ایک مسافروں کی carriage اور ایک مال کی نقل و حمل ۔ جناب والا جناب کرمانی صاحب نے ۵ کروڑ کے اضافے کا اعلان فرماتے ہوئے چند چلتی چلتی باتوں میں کہہ دیا کہ ہم amenities دے رہے ہیں ۔ اس کا ذکر میں کسی اور موقع پر کرونگا ۔ اب اس وقت میں باربرداری کی مشکلات کی طرف آتا ہوں ۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ ریلوے کی انتظامیہ نے ویگنز کو priority دے رکھی ہے ۔ اس priority نے رشوت کے دروازے کھول دئے ہیں ۔ بکنگ کلرک یا سٹیشن ماسٹر کو اگر کوئی شخص جس نے مال بک کرانا ہو چاہے اسکا مقصد اتنی اہمیت نہ رکھتا ہو جتنا کسی دوسرے شخص کا ان کو رشوت دیکر priority fix کروا لیتے ہیں ۔ اس کے علاوہ یہی ریلوے کے سٹیشن ماسٹر ۔ کلرک وغیرہ ویگنز کا اندراج کئے بغیر ریلوے آفیسرز کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے بجری اور لکڑی لاتے رہے ہیں ۔ اور جس کا ریکارڈ محکمہ انسداد رشوت ستانی میں موجود ہے اور مہیا کیا جا سکتا ہے ۔ اور یہ ایسے ہی لوگوں کو اہم سٹیشنوں پر لگاتے ہیں ۔ جناب والا ۔ یہ ان افسران اور افراد کی لسٹیں دیں جو گذشتہ دس سال سے بادامی باغ ۔ کراچی ۔ لاہور ۔ ملتان ۔

راولپنڈی جیسے اچھے اچھے سٹیشنوں پر لگاتار کام کر رہے ہیں ۔ آخر ان کو وہاں سے تبدیل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں اور پھر وہ یہ بھی بتائیں کہ ان کے کتنے پلیٹ فارم covered ہیں اور کتنے uncovered ۔ جناب والا ۔ میں یہ کہنے میں بھی حق بجانب ہوں کہ ریلوے کا محکمہ ایک کمرشل ادارے کی حیثیت رکھتے ہوئے اپنے کاروباری لین دین میں ناکام ہو کر رہ گیا ہے ۔ اس کے بعد جناب والا مجھے ریلوے کے محکمہ انجینئرنگ کے متعلق عرض کرنا ہے ۔ کہ وہ رشوت ستانی میں بازی لے گیا ہے رشوت ستانی دنیا کے اکثر ممالک میں بھی پائی جاتی ہے مگر ریلوے کے ہر شعبہ انجینئرنگ میں رشوت کا بازار حد سے زیادہ گرم ہے ۔ ریلوے کی اکثر ورکشاپوں میں بعض ملازمین کا انچارج افسران سے باضابطہ رابطہ رہتا ہے اور وہ ریلوے کا سامان ناجائز طور پر باہر لے جاکر فروخت کر دیتے ہیں ۔ اس کے علاوہ ہم نے اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں ورکشاپ سے چور ایک ٹرک سامان کا بھرا لے جاتے ہوئے پکڑے گئے ۔ ایسے عادی چوروں کا ریکارڈ آپ مقامی پولیس سٹیشنوں سے منگوا کر بھی دیکھ سکتے ہیں ۔ جناب والا ۔ بات یہ ہے ۔ کہ اگر سو بار جرم کا ارتکاب کیا جائے ۔ تو habitual offenders جو ہیں وہ ایک بار آشکارا ہوتے ہیں ۔ جناب والا ۔ آپ اندازہ کریں کہ لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں روپے کا میٹریل ہر سال چوری کی نذر ہو جاتا ہے ۔ اور ریلوے کے سٹاک میں اس کا اندراج مکمل طور پر ہوگا ۔ اگر وہ افسران خود مل کر یہ چوری نہیں کراتے تو آخر اس کے بعد اپنے ریکارڈ کو reconcile کیسے کرتے ہیں ۔ اور اسے مکمل کیسے رکھتے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے یہ عرض کرنا ہے ۔ کہ ریلوے کے کم و بیش ۳۰ فیصد ملازمین ایسے ہیں ۔ میرا مطلب ان ملازمین سے ہے جن کا status بڑا ہے ۔ جو کم از کم ڈپٹی چیف انجینئر

کے rank کے ہیں یا ڈپٹی چیف پرسنل آفیسرز کے ہیں ۔ ان میں سے ۳۰ فیصد ایسے ہیں جو گلبرگ میں اپنی کوٹھیاں بنا چکے ہیں ۔ لیکن تا حال یہ لوگ میو گارڈن میں مقیم ہیں اور اپنی کوٹھیوں کے گران قدر کرائے وصول کر رہے ہیں ۔ آپ یہ اندازہ فرمائیں کہ ریلوے کے نظم و نسق کا یہ حال ہے ۔ فاروقی صاحب کی تو عادت ہے کہ وہ کروڑوں کی باتیں کرتے ہیں ۔ لیکن میں کروڑوں کے جھگڑے میں نہیں جانا چاہتا ۔ کیونکہ ہمالیہ سے ٹکرانا بے سود ہے ۔ اگر کروڑوں روپیہ کے اخراجات ہیں تو لاکھوں روپیہ رشوت میں ضرور جاتے ہوں گے ۔ جو لوگ رشوت حاصل کرتے ہیں یہ اس وقت تک حاصل کرتے رہیں گے جب تک کہ اس ملک میں انقلاب نہ آئے ۔ اس وقت تک ان پر پنجہ ڈالنا ناممکن ہے ۔ جس ملک میں A سے لے کر Z تک کرپشن ہو ۔ وہاں پر بڑے لوگ کی کرپشن کو آشکار کرنا جوئے شیر لانا ہے ۔ میں تو سیدھی سی بات کرتا ہوں وہ مجھے اس کا جواب دیں کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ commercial amenities پلیٹ فارم کی موجودہ accommodation amenities کی amenities جو ملازمین کو ملنی چاہئے ۔ اُن کو نہ دینے کے کیا عوامل اور کیا اسباب ہیں ؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ rolling stock کی replacement کی جائے گی ۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اُن کو facilities نہ دیتے ہوئے ریلوے کے حالات بگڑ رہے ہیں ۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ روڈ ٹرانسپورٹ دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے ۔ حکومت کی بد دیانتی کی وجہ سے اور اپنے عوامل سے آپ روڈ ٹرانسپورٹ کو لوگوں کے ہاتھ میں دے رہے ہیں ۔

مسٹر سنیئر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ روڈ ٹرانسپورٹ کو discuss نہیں کر سکتے ۔

ملک محمد اختر - I can compare that بہر حال میں نہیں کرتا - Let me complete the sentence. اعلیٰ عہدہ داروں کے عزیز و اقارب بےنامی کی صورت میں روڈ ٹرانسپورٹ پر کنٹرول کر رہے ہیں - اس طرح اس ملک میں جو نقل و حمل کے ذرائع ہیں - موجودہ حکومت آن کو برقرار رکھنے میں ناکام ہو گئی ہے - انگریز جو یہاں کچھ سامان اور مشینری چھوڑ گیا تھا میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ ۱۵ یا ۲۰ سال میں وہ تمام machinery depreciation کی نظر ہو جائے گی تو ریلوے کا سارا نظام فرسودہ ہو کر رہ جائے گا -

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - غالباً آپ تک میرا مطالبہ پہنچا ہوگا کہ ہم ایک demand پیش کریں گے - اور پھر میرے دوست اس کی تائید میں اپنے خیالات کا اظہار کریں گے - یعنی ہم ایک ایک cut motion پیش کریں گے - اور اس پر اظہار خیال ہو جائے گا - اس طرح وقت بھی بچ جائیگا اور ہم زیادہ contribution کر سکیں گے - آج کے دن کے لئے ۵ demands ہیں -

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی-۱) - جناب والا - میرے ایک نہایت ہی عزیز اور مہربان دوست نے بتایا ہے - کہ میں نے کافی مدت ہوئی ایک فلم دیکھی تھی - جس کا نام Blue Train تھا - انہوں نے بتایا کہ وہ فلم روس کی زندگی کے متعلق تھی - وہ ٹرین ولاڈی واسٹک سے سینٹ پیٹرز برگ جا رہی تھی اس میں کافی امراً بیٹھے تھے - اس گاڑی کے ساتھ ساتھ کچھ ایسی carriages اور بوگیاں بھی تھیں جن میں اس وقت کے غریب روسی بیٹھے ہوئے تھے - جب وہ ٹرین جا رہی تھی تو راستہ میں ان کو ہرنوں کا ایک غول دکھائی دیا - چنانچہ ٹرین ٹھہر گئی - اور امراً کے دو تین

دن شکار میں گزر گئے - اور جو غریب روسی تھرڈ کلاس میں سفر کر رہے تھے - وہ بھوک پیاس اور فاقوں سے مر رہے تھے - کچھ بیماریوں سے تڑپ رہے تھے - کچھ عورتیں ایسی تھیں جن کے بچے پیدا ہوئے - اور اُن کو کوئی دوا دارو یا medical aid نہ ملی - اسطرح وہ اور اُن کے بچے بھی وہیں مر گئے - جب وہ ٹرین سینٹ پیٹرز برگ پہنچی - تو وہاں کچھ خوبصورت ترین عورتیں ہیرے اور جواہرات پہنے ہوئے تھیں - جو شاید اپنے خاوندوں کا انتظار کر رہی تھیں - اتنے میں وہاں کچھ آدمی جن میں بعض مزدور بھی تھے - آئے اور انہوں نے اُن خوبصورت عورتوں کی گردنیں قلم کرنا شروع کر دیں - بعض اوقات ہم لوگوں میں سے جو اس قسم کے واقعات اور اس قسم کی revolution کے حالات پڑھتے ہیں - اور جب اپنی ٹرینوں میں بیٹھتے ہیں - تو خیال آتا ہے کہ یہاں پر بھی اس قسم کے حالات پیدا نہ ہو جائیں - کیونکہ ریلوے کی بد انتظامی نااہلی اور نظم و نسق کی خرابی اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ ان کا اپنے کارکنوں کے ساتھ مخلصانہ تعاون نہیں رہا - حالانکہ یہ تعاون نہایت ہی ضروری ہے - درجہ سوم اور درجہ چہارم کے ملازمین ویسے ہی تڑپ رہے ہیں - ان کی demands یا requirements جو کچھ بھی تھیں یا جو مطالبات تھے - وہ ویسے کے ویسے ہی ہیں - ان کی طرف کچھ توجہ نہیں دی گئی - اس وقت جو بے انصافی اور بدعنوانی جاری ہے اور جو لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہے (اگرچہ اور جگہوں پر بھی ہے) اس سے وہ غریب کارکن متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے - وہ یہ سوچتے ہیں کہ گنگا بہ رہی ہے - کیوں نہ ہاتھ دھولیں - جن کا داؤ لگتا ہے وہ داؤ مارتا ہے - اسی لئے وہ کام چوری کرتا ہے - رشوت ستانی اور بدعنوانی کا دور دورہ ہر طرف ہے - ہر شخص کی کوشش ہوتی ہے

کہ جس طرح بھی ہو جائز و ناجائز طریقہ سے اپنی ضروریات پوری کر لیں ۔ ریلوے کے ملازمین خواہ بڑے ہوں یا چھوٹے ہوں عوام کو اور مسافروں کو باربرداری کے سلسلہ میں لوٹنے پر تلے ہوئے ہیں ۔ فضا خراب ہو چکی ہے ۔ اور یہ لاوا کسی وقت بھی پھٹ سکتا ہے ۔ یہ حالت تو اس ربڑ کے گیند کی مانند ہے ۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے ۔ Harder you hit harder it bounces ۔ جناب والا ۔ wagons کو جب load کرتے ہیں ۔ ان کے متعلق اس brochure سے جو ہمیں دیا گیا ہے ایک مثال پیش کرتا ہوں ۔ ان کی بد انتظامی بد دیانتی اور نااہلی کی مثال یہ ہے کہ ۱۹۵۷-۵۸ء میں ان کے پاس ۲۴۵۳۸ ویگن تھے اور ۱۹۶۷ء میں ان کے پاس ۳۷۱۱۴ ویگن ہو گئے یعنی ۱۰ برسوں میں ۷۴۲۴ ویگن ان کے پاس زیادہ ہوئے ۔ اب آپ دیکھئے کہ انہوں نے کتنے ٹن مال load کیا ۱۹۵۷-۵۸ء میں جو ٹوٹل ویگن ۲۴۵۳۸ تھے تو انہوں نے ۱,۱۸,۵۵,۰۰۰ ٹن سامان کی نقل و حمل کی یعنی ایک ویگن سے ایک سال میں انہوں نے ۴۸۳ ٹن سامان لادا اور اسکو ٹرانسپورٹ کیا ۱۹۶۷-۶۸ء میں ۳۷۱۱۴ wagons تھے اور انہوں نے ۱۴ کروڑ ۲۲ لاکھ ۸۸ ہزار ٹن سامان لادا ۔ یعنی فی ویگن سال میں ۳۷۶ ٹن سامان کی نقل و حمل ہوئی ۔ یعنی اگر اس کا حساب لگایا جائے تو ۱۹۵۷-۵۸ کے حساب سے ۱۹۶۷-۶۸ء میں یہ ۱۲۷ ٹن کم سامان فی ویگن ایک جگہ سے دوسری جگہ لے گئے ۔ یعنی ایک سال میں انہوں نے ۴۷۱۳۴۷۸ ٹن وزن کی کم نقل و حمل کی ۔ اس سے انکی بد انتظامی اور نااہلی ظاہر ہوتی ہے ۔ لوگ کہتے ہیں خدا جانے اس میں کتنی سچائی ہے کہ افسروں کے سامان کو یہ ویگن ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے ہیں اور ایسے بھی ویگن ہوتے ہیں جو load کئے جاتے ہیں لیکن ان کا سامان دیکھا نہیں جاتا تو اس قسم کی بد دیانتی ریلوے کے revenue میں ہو رہی ہے ۔

جناب والا ۔ ریلوے بورڈ کے متعلق میری عرض ہے کہ ریلوے بورڈ جس پر کہ اگلے سال ۱۵ لاکھ ۵۷ ہزار روپیہ صرف ہو گا جس میں سے ۵۵ ہزار کا زرمبادلہ بھی شامل ہے اور سال رواں میں اس پر ۱۲ لاکھ ۵۴ ہزار روپے خرچ ہونے تھے یا خرچ ہو رہے ہیں اور ۳۲ ہزار کا زرمبادلہ بھی خرچ ہونا تھا ۔ نئے میزانیہ میں خرچ زیادہ دکھایا گیا ہے یعنی ۳ لاکھ ۴۳۔ ہزار روپیہ ریلوے بورڈ پر معمولی روپیہ اور ۲۳ ہزار روپیہ کا زرمبادلہ زیادہ دکھایا ہے ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ ہر شخص کہتا ہے کہ یہ بالکل ثابت ہو چکا ہے کہ یہ ریلوے بورڈ ایک بالکل بیکار ادارہ ہے اور اس پر عوام کا روپیہ ضائع کیا جا رہا ہے ۔ جناب والا ۔ تقسیم ہند و پاکستان سے پہلے یعنی پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے پہلے اس پورے برصغیر میں ۱۵-۱۶ ریلوے سسٹم تھے اور ان سارے ۱۵-۱۶ سسٹم کے لئے صرف ایک ریلوے بورڈ تھا ۔ ۱۹۴۷ء میں جب ہمیں آزادی ملی تو پاکستان کو دو Railways ملیں اور وہ دونوں تقسیم شدہ تھیں یعنی کوئی سالم ریلوے سسٹم نہیں تھا ۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے جو مغربی پاکستان میں ملی وہ بھی تقسیم شدہ ریلوے تھی ۔ اور مشرقی پاکستان میں بھی تقسیم شدہ ریلوے ملی ۔ چنانچہ ۱۹۴۷ء میں دونوں صوبوں کو علیحدہ علیحدہ ریلوے دے دی گئی ۔ ہمارے پہلے وزیر ریلوے سردار عبدالرب نشتر تھے ۔ اس وقت سنٹر میں ایک ریلوے ڈویژن بنایا گیا جس نے دونوں صوبوں کی ریلوے کو کنٹرول کیا اور اس طرح سے کوئی خرابی اس میں نہیں پائی جاتی تھی جب کہ ایک ہی ریلوے ڈویژن دونوں صوبوں کی ریلوے کو کنٹرول کر رہا تھا ۔ مارشل لاء کے بعد ۱۹۶۹ء میں سنٹر میں ایک ریلوے بورڈ قائم کیا گیا تاکہ دونوں صوبوں میں coordination کر سکے اور دونوں صوبوں کی

ریلوے کے لئے ایک پالیسی مرتب کر سکے - بعد میں پاکستان ویسٹرن ریلوے اور ایسٹرن ریلوے دونوں صوبوں کو علحیدہ علحیدہ سونپ دی گئیں - پاکستان ویسٹرن ریلوے نے فیصلہ کیا کہ وہ کوئی ریلوے بورڈ نہیں بنائیں گے- انہوں نے یہ کیا کہ جنرل مینجر کو چیئرمین کہا اور دونوں اختیارات چیئرمین اور جنرل مینجر کے اس ایک شخص کو سونپ دئے - چیف انجنیئر کی جگہ کو بدل کر ممبر انجنیئرنگ کر کے re-designate کر دیا - ڈپٹی فائننشل ایڈوائزر کی جگہ کو منسوخ کر کے اسے ممبر فائننس مقرر کر دیا اور ڈپٹی جنرل مینجر کی جگہ کو re-designate کر کے سیکرٹری ریلوے بورڈ کر دیا - اس طرح جیسا کہ آپ نے دیکھا ہے کہ بغیر کسی مزید خرچ کے ریلوے بورڈ اور ریلوے کا محکمہ ایک جگہ کر دیا تا کہ کام میں کوئی duplication نہ ہو سکے اور کسی کام میں دیر یا اندھیر نہ ہو سکے - جناب والا - آپ Demands for Grants ویسٹرن ریلوے کے صفحہ ۷ کو ملاحظہ فرمائیں کہ یہاں ہم نے ایک چیئرمین، ایک وائس چیئرمین، ایک فائننس ممبر ایک ممبر ٹریفک ، ایک مینئر اور ایک جونیئر ایڈمنسٹریٹر ، ایک غیر مستقل دو مستقل مینئر ایک غیر مستقل اور مستقل اور جونیئر ایڈمنسٹریٹر ایک غیر مستقل دو مستقل مینئر سکیل تین غیر مستقل دومستقل جونیئر سکیل ۶ غیر مستقل ایک مستقل - سیکشن آفیسر ۶ غیر مستقل - ۸ : مستقل اس کے علاوہ کلاس ۳ کا سٹاف جس میں اکاؤنٹس اسسٹنٹ کلرک اور سٹینوگرافرز ۲۲ غیر مستقل اور ۷۳ مستقل اور کلاس ۴ کے سٹاف میں ۱۴ غیر مستقل اور ۴۲ مستقل یعنی انکا کل سٹاف ۳۶ غیر مستقل اور ۱۱۵ مستقل پر مشتمل ہے - یعنی انہوں نے ایک بادشاہی محکمہ بنا لیا ہے - جناب والا یہ ریلوے بورڈ کوئی خاص کارآمد کام

نہیں کرتا سوائے اس کے کہ اسی کام کی duplication ہوتی ہے - یہ ایک ہی دفتر میں بیٹھ کرفائلوں کو آگے پیچھے کرتے رہتے ہیں - اس کے متعلق میں عرض کرونگا کہ اگر فرض کیجئے چیئرمین کو وائس چیئرمین سے کام ہے تو وہ ایک فائل پر نوٹنگ کر کے جب وہاں بھیج دیتا ہے تو وہاں پر اس کے اوپر ایک فائل اسی قسم کی کھول دیجاتی ہے بجائے اس کے اسی فائل پر وہ اپنی رائے یا فیصلہ دیکر بھیج دے - مشرقی پاکستان نے چونکہ انہوں نے ریلوے بورڈ نہیں بنایا اسلئے وہاں ایک ہی فائل پر اس قسم کی نوٹنگ ہوتی ہے اور اسی نوٹنگ پر جواب آ کر کوئی فیصلہ ہوجاتا ہے اور اسی طریقہ سے جتنا کام جلدی ہو سکتا ہے وہ ہوتا ہے لیکن یہاں پر اس کام کا الٹا اثر ہوتا ہے - جتنی تاخیر ہوسکتی ہے وہ ہو رہی ہے یہاں ملازمین کی تنخواہوں پنشن اور دیگر contracts میں مہینوں نہیں بلکہ سالوں لگ جاتے ہیں اور ان پر کوئی فیصلہ نہیں ہونے پاتا - جناب والا - یہ نہایت ہی غیر ضروری ادارہ ہے جس پر عوام کا لاکھوں روپیہ سالانہ ضائع کیا جا رہا ہے اور وہ صرف اس لئے کیا جا رہا ہے کہ چونکہ مشرقی پاکستان میں ان اصحاب کو لینے سے انکار کر دیا گیا تھا اور ہمیں ان اصحاب کے لئے کہیں نہ کہیں ملازمت ڈھونڈنی تھی اس لئے ان چند انسران کی ملازمت کے لئے ہم نے اتنا بڑا ادارہ یہاں پر قائم کیا ہے اس طرح ریلوے کی یہ دو rival organizations ہو گئیں - جناب والا - میں نے کل عرض کیا تھا لیکن میرے نہایت ہی محترم دوست احمد سعید کرمانی صاحب نے اس پوائنٹ پر پہلے ہی ایک تقریر فرمائی تھی - میں نے عرض کیا تھا کہ گزشتہ ۱۰ سال میں سن ۵۸ سے ۶۸ تک ہمارے کرایوں کی شرح میں ۳۲ فیصد کا اضافہ ہوا ہے - کرمانی صاحب نے کل فرمایا تھا کہ جاپان کی ریلوے کے کرایوں میں ۳۰ فیصد

اضافہ ہوا ہے - میں کرمانی صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جاپان کی ریلوے میں صرف دو درجے ہوتے ہیں - ایک upper اور ایک lower اور بہت سی گاڑیوں میں صرف upper کلاس ہوتی ہے - انکی تمام گاڑیاں ائیرکنڈیشنڈ ہیں - جیسا کہ کرمانی صاحب کو معلوم ہو گا کہ وہاں کی جو سہولتیں ہیں وہ ہمارے ہاں سے کہیں زیادہ ہیں - وہاں اپر کلاس کے ڈبوں میں خاص cabin بیٹھنے کے لئے بنے ہوئے ہیں جیسا کہ سمندری جہازوں میں ہوتے ہیں - ان cabins میں ٹیلیفون ریڈیو وغیرہ اس قسم کی چیزیں لگی ہوئی ہوتی ہیں - میگزین اخبارات نری ملتے ہیں اور ان کی جو تیز رفتاری ہے وہ کسی سے ڈھکی چھپی ہوئی نہیں ہے - یہ تمام چیزیں ہمارے ہاں نہیں ہیں - مگر ہمیں معلوم نہیں کہ ان کا کرایہ ہمارے کرایہ سے زیادہ ہے یا کم - انہوں نے فرمایا ہے کہ جاپانیوں نے ریل کا کرایہ بڑھا دیا ہے -

Minister for Finance: 31% in one year and U.K. from 4½ to 10% in one year.

میجر محمد اسلم جان - میں اتفاق کرتا ہوں مگر عرض یہ ہے کہ جاپان کا نظام دنیا کے سب ریلوے سسٹموں سے بہتر اور اچھا ہے -

It is supposed to be the best in the whole world. The Railway of England, I think, is one of the worst in Europe.

Minister for Finance: And Japan is better than U.S.A. even?

Major Muhammad Aslam Jan: It is the best.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: The finest in the world.

میجر محمد اسلم جان - لیکن جناب والا یہاں پر آپ دیکھئے کہ جس وقت کرمانی صاحب نے اپنے ذمے یہ کام نہیں لیا تھا - اس وقت جناب تمن صاحب وزیر ریلوے تھے اور وہی اس چیز کا جواب دے

رہے تھے - اس وقت بھی یہ تجویز پیش ہوئی تھی کہ نمازیوں کے لئے گاڑیوں میں ایک علیحدہ ڈبے کی ضرورت ہے - ہم چاہتے ہیں کہ نمازیوں کے لئے ٹرین میں ایک علیحدہ ڈبہ ہونا چاہیئے - اسی طرح گزشتہ بجٹ کے دوران بھی اس کے متعلق یہ کہا گیا تھا - جناب والا کرمانی صاحب کو یہ علم ہو گا کہ جرمنی میں بھی چند ایسی ریل گاڑیاں ہیں جن میں کہ نمازیوں کے لئے علیحدہ ڈبے کا انتظام کیا ہوا ہے حالانکہ وہ عیسائی ملک ہے مگر انہوں نے انتظام نماز کا کیا ہوا ہے کیونکہ وہاں ٹرکی اور ایران کے مزدور ہیں جو وہاں کام کرتے ہیں - اور بھی چند ریلوے ایسی ہیں جہاں کہ نمازیوں کے لئے نماز پڑھنے کا خاص انتظام ہے - جب میں جرمنی میں سفر کر رہا تھا تو میں نے خود دیکھا کہ ٹرین میں ایک ڈبے پر لکھا ہوا تھا "for prayers"

وزیر خزانہ - ہر ڈبے میں نماز پڑھی جاسکتی ہے -

میجر محمد اسلم جان - جناب والا - عوام کی سہولتوں کا خیال رکھنا چاہئے - بار بار کہا جا رہا ہے کہ برانچ لائنوں کی حالت خراب ہے ٹرین جو برانچ لائنوں پر چلتی ہیں ان کی حالت نا گفتہ بہ ہے - کھڑکیاں اگر کھلی ہوئی ہیں تو وہ بند نہیں ہوتیں اگر بند ہیں تو کھلتی نہیں - غسل خانوں کے دروازے ٹوٹے ہوئے ہیں - حفاظتی چٹخنیاں بھی نہیں ہوتیں -

وزیر خزانہ - یہ افسانہ نگاری ہو رہی ہے یا حقیقت نگاری ہو رہی ہے -

میجر محمد اسلم جان - آپ پہلے مزدوروں کے لیڈر تھے آپ کو ان کے احساسات سے آگاہی ہے اب بھی آپ لیڈر ہیں لیکن مجھے افسوس تو نہیں ہے خوشی ہے کہ آپ ائیر کنڈیشنڈ کوچوں میں جاتے

لیکن اگر آپ وہاں مزدوروں کے ڈبوں میں جائیں یا برانچ لائنوں پر جائیں تو آپکو ان کی تکالیف کا احساس ہو جائیگا - میں جناب احمد سعید کرمانی سے درخواست کروں گا کہ وہ ان ڈبوں میں سفر کر کے دیکھ لیں -

وزیر خزانہ - ہم دونوں چلیں گے -

میجر محمد اسلم جان - ضرور چلیں گے - کیونکہ میں نے آپ سے بہت کچھ سیکھنا ہے - افسران میں رشوت ستانی کی حد ختم ہو گئی ہے -

وزیر خزانہ - شکر ہے کہ اس کے بعد تو نہیں ہوسکے گی -

میجر محمد اسلم جان - یہ آپ سمجھتے ہیں کہ ختم ہو گئی ہے - رشوت کا یہ عالم ہے کہ رشوت لینے والے ریلوے افسران کے بنگلے اور مکانات اسلام آباد اور مری میں ریلوے ٹھیکیدار ہی بناتے ہیں اور ریلوے کا ہی لوہا اور بجری استعمال کی جاتی ہے - مزدوروں کی جگہ ریلوے کے مزدور استعمال کئے جاتے ہیں - جناب والا - آج کل کی تنخواہوں سے تو ایک کمرہ نہیں بنایا جاسکتا لیکن عام طور پر افسران کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ ان کی بیگمات جہیز میں روپیہ لائی تھیں اس لئے یہ بنگلے بن گئے - رشوت تو جناب والا ہر طرف بڑھی ہے - بڑے آدمی بڑی اور چھوٹے آدمی چھوٹی رشوت لیتے ہیں - بکنگ آفس میں آپ جائیں تو وہاں بھی آپ دیکھیں گے کہ ہر آڑھتی کو اپنے سامان کے لئے رشوت دینی پڑتی ہے - اس کو وہ اپنی زبان میں ''مقدمی'' کہتے ہیں - کرمانی صاحب کو اس کا علم ہونا چاہئے کیونکہ وہ خود ریلوے لیڈر رہے ہیں -

وزیر خزانہ - میں ان دھندوں میں نہیں پڑتا کہ ''مقدمی،، کیا ہوتی ہے -

میجر محمد اسلم جان - جناب والا - ''مقدمی،، روپیہ میں ۲ آنہ ہوتی ہے اور اس میں یہ ضروری نہیں ہے کہ اس میں جس جس کا حصہ ہے وہ وہاں پر موجود ہو - اس میں گارڈ کی کچھ پرسنٹیج بھی ہوتی ہے - کارکنوں کا بھی حصہ ہوتا ہے اور بکنگ آفس پر جو قلی ہوتے ہیں ان کا بھی اس میں کچھ حصہ ہوتا ہے - اگر گارڈ موجود نہیں ہے تو اس کو اسکا حصہ مل جائے گا - بڑی ایمانداری سے وہ اس چیز کو دے دیتے ہیں - پھر فرض کیجئے کہ کوئی آڑھتی کہتا ہے کہ میں ''مقدمی،، نہیں دیتا تو بکنگ آفس کلرک کہہ دے گا کہ ویگن موجود نہیں ہے - آڑھتی اگر ۱۰۰ ٹن گھی لاہور بھیجنا چاہتا ہے تو ایک تو وہ یہ کہہ دے گا بکنگ کلرک سے کہ تم تین پیسے روپیہ لے لو - مگر جو ۶ پیسے گارڈ کے ہیں وہ میں نہیں دیتا - اور جو قلیوں کا ڈیڑھ پیسہ ہے وہ میں دے دیتا ہوں وہ بکنگ کلرک اس کا سامان بک کر کے وہاں بھیج دے گا - قلی سامان اٹھا لے گا - لیکن وہ ایک خاص سگنل کے ذریعہ گارڈ کو بتا دیں گے کہ تمہاری ''مقدمی،، نہیں ملی ہے - فرض کیجئے کسی کے گھی کے ۱۰۰ ٹین ہیں تو وہ گارڈ یہ کرے گا کہ پچاس گاڑی میں لوڈ کرا دے گا اور پلیٹ فارم پر رکھے رہیں گے - اور وہ گاڑی چلا دے گا - جب وہ پچاس ٹین کراچی پہنچیں گے تو وہ ان کی delivery نہیں دیں گے وہ کہیں گے پورے ۱۰۰ ٹین آ جائیں گے تو پھر delivery دیں گے - ۵۰ ٹین لاہور میں پڑے ہیں اور ۵۰ کراچی میں - اگر فرض کیجئے اس کے بکنگ کلرک کو ''مقدمی،، دے دی ہے لیکن قلی کو نہیں دی تو وہ قلی ان میں سے ایک

ٹین گرا دیں گے اور وہ ٹین ٹوٹ جائیگا - تو اس طریقے سے اس شخص کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ اس شیطانی چکر سے نکل نہیں سکتا - اسے ہر حالت میں وہ ''مقدمی'' دینی پڑتی ہے - یہ تو ایک چھوٹی سی مثال تھی جو بڑے بڑے افسران ہیں ان کی ''مقدمی'' نہیں بلکہ بڑے بڑے مقدمات ہوتے ہیں - اس طریق سے فرض کیجئے کہ کوئی شخص کوئٹہ سے لاہور کے لئے فروٹ بک کراتا ہے اور وہ ''مقدمی'' نہیں دیتا یا کسی ویگن کے اس نے پیسے نہیں دیئے ہیں - تو اس کا سامان وہاں سے لوڈ ہو جائیگا - مگر شنٹنگ سٹیشن پر آ کر ذرا سی غلطی سے کسی اور سٹیشن پر چلا جائیگا - اب ۱۵ دن کے بعد ان کو اپنی غلطی معلوم ہو گی اور وہ پھر سے صحیح سٹیشن پر آئیگا - اور اتنے عرصہ میں وہ فروٹ گل سڑ چکا ہو گا - ریلوے کے manual میں ایسی غلطی کی کوئی سزا نہیں - وہاں صاف لکھا ہوا ہے کہ اس قسم کی غلطی ریلوے کی ذمہ داری نہیں ہے -

جناب والا - جیسا کہ بار بار کہا جا چکا ہے ان کی ورکشاپوں سے سامان چوری ہوتا ہے - ان کے سٹور کیپر سالہا سال سے ایک جگہ پر ہیں - ان کی ورکشاپوں میں لوہے اور پیتل کا سامان لایا جاتا ہے اور ڈھالا جاتا ہے - پھر اسے سکریپ میں دکھایا جاتا ہے اور باہر جا کر بک جاتا ہے - ان معروضات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

حاجی سردار عطا محمد (خیر پور - ۲) - بسم اللہ الرحمن الرحیم - رب اشرح لی صدری - و یسرلی امری - واحلل عقدۃ من اللسانی یفقہو قولی -

جناب سپیکر - اپنی تقریر شروع کرنے سے پہلے میں یہ گذارش کروں گا کہ اس ہاؤس میں جو بائیں طرف ہیں وہ چار ہیں اور دوسری

طرف سے چھ ہیں - ان کے دوستوں کی دلچسپی اور ایوان کی نمائندگی کی یہ مثال ہے - میں اس پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں اٹھاتا صرف اپنا فرض ادا کرنے کے لئے چند گذارشات کر دیتا ہوں -

Mr. Senior Deputy Speaker : If the Member wishes, he can raise a point of order.

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر کا ان کے دماغوں پر کچھ اثر نہیں ہوتا - X X X X X X * کہ ان کے بارے میں جو کچھ کہا جاتا ہے یہ قطعی طور پر اس سے بے نیاز ہیں - ہماری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ یہ حکومت ہے یا کیا ہے - یہ بار بار کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کے نمائندہ ہیں - لیکن لوگوں کے مسائل میں ان کی دلچسپی کی یہ حالت ہے - یہ انقلابی حکومت ہے - یہ ان کا کردار ہے -

وزیر خزانہ - حضور والا - انہیں کہیں گے تو یہ مان لیں گے - ان سے کہا جائے کہ وہ ''ڈھٹائی'' کا لفظ واپس لیں -

مسٹر حمزہ - میرے خیال میں تو اس سے بھی سخت الفاظ استعمال ہونے چاہئیں - دس دن میں متعدد بار اس بارے میں کہا جا چکا ہے . . .

وزیر خزانہ - آپ ممبر صاحب سے کہیں کہ وہ اس لفظ کو واپس لے لیں یا آپ اسے ایوان کی کارروائی سے حذف کرا دیں -

Mr. Senior Deputy Speaker : The remark is expunged from the proceedings of the Assembly.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, there was nothing unparliamentary.

مسٹر حمزہ - ''ڈھٹائی'' پر اعتراض کر رہے ہیں لیکن اس کردار پر اعتراض نہیں -

---

**Expunged as ordered by the Senior Deputy Speaker.*

Minister for Finance : Who are you ? It is the responsibility of the Speaker and that's all. You have pointed out and that's the end of the matter. Why are you assuming so much that you are trying to usurp the powers of the Speaker.

مسٹر حمزہ - آپ کو اس بات پر اعتراض ہے لیکن آپ کی پارٹی کا اس ایوان میں یہ کردار ہے جس سے آپ قطعاً انکار نہیں کر سکتے - یہ مسلم لیگ کے صدر ہیں مغربی پاکستان کے - اگر آپ کو احساس ہوتا تو شرم سے نگاہیں نیچی کر لیتے -

Minister for Finance : You do your duty and that's all. I am sorry that you don't know manners at all ; I must say. It is not, Sir, his function to usurp the powers of the Speaker.

خواجہ محمد صفدر - میرے خیال میں جناب وزیر خزانہ نے good manners کا بڑا اچھا ثبوت دیا ہے -

Minister for Finance : I am speaking, he is interrupting ; and I am speaking, he is interrupting.

خواجہ محمد صفدر - میں جناب والا کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ ہاؤس میں کورم نہیں ہے -

Mr. Senior Deputy Speaker : Let there be a count (*count was taken*). The House is not in quorum ; let the bells be rung (*bells were rung*). The House is now in quorum.

Yes, Haji Sahib.

حاجی سردار عطا محمد - جناب سپیکر - میں نے اس مطالبہ زر پر کٹ موشن اس لئے دی ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارا پاکستان ڈوبنے کی طرف جا رہا ہے - بجائے ترقی کے جسکو ہم ترقی تصور کرتے ہیں یہ تنزل کی طرف جا رہا ہے - میں پاکستانی ہوں - مجھے بھی حق ہے - میرا بھی ملک ہے - اس میں میرا بھی حصہ ہے - اس لئے میری عرض ہے کہ میں بھی چند گزارشات اس ایوان میں پیش کروں - یہاں

معزز ایوان میں عوام کے چنے ہوئے نمائندے ہیں - جس طریقے سے بھی چنے ہوئے ہیں بہر حال یہ ہاؤس چنے ہوئے ممبران کا ہاؤس ہے - ہمارے وزراء صاحبان بہت معزز ہیں اور وہ اچھی خاصی صلاحیتوں کے مالک ہیں - میں ان سب کی عزت کرتا ہوں - میں ان سب کو معزز سمجھتا ہوں - سب کو اپنے آپ سے زیادہ ایماندار سمجھتا ہوں - ہمیں قرآن حکیم سبق دیتا ہے ہم قرآن حکیم پڑھتے ہیں - احادیث پڑھتے ہیں - قرآن حکیم ہمیں بتاتا ہے کہ دوسروں کی عزت کرو - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دوسروں کی عزت کرو اس لئے پہلے اگر مجھ سے کوئی ایسی زیادتی یا گستاخی ہوئی ہو میں اس کے لئے آپ سب حضرات سے معافی مانگتا ہوں - عموماً ہاؤس کا مشغولہ ہو گیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو طعنے دیں - ہمارا حکمران طبقہ یعنی وزراء صاحبان اول تو سنتے نہیں ہیں اگر کوئی لفظ سن لیتے ہیں تو فوراً اٹھ کر کہتے ہیں کہ پہلی حکومتیں ایسی تھیں - - - - -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - حاجی صاحب - آپ موضوع زیر بحث پر تقریر کریں -

حاجی سردار عطا محمد - جناب سپیکر - جو ہاؤس میں ہوتا ہے اس کے متعلق بھی بات کرنی ہے - ان کو یہ بات زیب نہیں دیتی ہے جتنا کوئی بڑا آدمی ہو اس کا جگر بھی اتنا ہی بڑا ہونا چاہئے - اگر آج ہم سبق حاصل نہ کریں گے تو کب اس کی دوستی ہوگی - اب میں قرآن شریف کی آیات پڑھ کر سناتا ہوں اس سے برکت بھی حاصل ہوگی اور سبق بھی حاصل ہوگا - اللہ تبارک تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے کہ

لا یحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم

جناب والا ۔ میرے دوستوں نے ریلوے کے نظم و نسق سے متعلق وضاحت کی ہے میرے علم میں اتنی معلومات نہیں ہیں ۔ جیسا کہ جناب فاروق صاحب نے ریلوے کے تمام پرزوں کو کھول کر ۔ ان کی قلعی کھول کر ۔ ان کی آنتوں کو کھول کر بیان کیا ہے اس سے زیادہ بات کرنا ہاؤس کا وقت ضائع کرنا ہے اس طریقے سے ملک اختر صاحب نے بھی اور دوسرے دوستوں نے بھی وضاحت فرمائی ہے ۔ میں صرف ایک نکتہ پر آتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ریلوے کے ملازمین کے طبقہ کی تنخواہوں کا جو تناسب رکھا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ایک طرف چار ہزار روپیہ ہے اور دوسری طرف میرے اندازہ کے مطابق کلاس چہارم کے جو ملازمین ہیں ان کی تنخواہ ۱۲۲ روپے بنتی ہے ۔ میں نے اوسط ۴۵ ہزار روپیہ سال کا رکھا ہے ۔ یہ اندازہ ۱۹۵۶ء سے لگایا ہے ان کی اوسط ۱۲۲ روپے ہوتی ہے ۔ بہر حال ان کی گزر اوقات کا میں نے اندازہ لگایا ہے کہ ایک کنبہ میں اوسطاً سات آدمی ہوتے ہیں ۔ ان سات آدمیوں میں کبھی باپ یا ماں بھی زندہ ہوتے ہیں ان کے تین چار بچے بھی ہوتے ہیں اس لئے میں نے اوسط سات افراد کی رکھ لی ہے ۔ آپ سات افراد کو دیکھیں ۔ تین پاؤ روزانہ ایک آدمی کا آٹے کا خرچ ہے ۔ اس طرح چار من آٹا مہینے کا بن جاتا ہے جس کی قیمت ۲۰ روپیہ من رکھی ہے حالانکہ آج کل ۲۰ روپیہ من آٹا نہیں ملتا بلکہ اس کی قیمت ۲۲ روپیہ ہے ۔ یہ ۸۰ روپے کا سات آدمیوں کا آٹے کا خرچ ہے ۔ سات آدمیوں کے لئے ایک چائے کی پیالی ایک صبح اور ایک شام رکھی ہے ۔ اس کے ساڑھے باون روپے بنتے ہیں ۔ اس حساب سے بھی ایک سو ساڑھے بتیس روپے بن گئے ۔ خواجہ صاحب نے فرمایا ہے ۱۷۰ روپے وہ بھی چھوڑئیے وہ بھی صحیح ہیں ۔ صرف ان دو چیزوں پر سات آدمیوں کا خرچہ ایک سو ساڑھے بتیس روپے آتا ہے ۔ ان کے پہننے کے لئے کپڑے

چھوڑ دیئے گئے ہیں وہ ننگے ہی چلتے رہیں گے ۔ جس لکڑی سے آگ جلانی ہے وہ بھی چھوڑ دی جائے ۔ بچے کی تعلیم بھی ضروری ہے کیونکہ تعلیم کے بغیر ان کی خود داری قائم نہیں ہو سکتی ہے ۔ ان کو بھی یہ ہوس ہے کہ میں بھی پاکستانی ہوں ۔ میں بھی ایسا ہی سانس لیتا ہوں جیسے وزیر صاحب سانس لیتے ہیں ۔ میری بھی خود داری کو بحال ہونا چاہئے ۔ ان کے لئے تعلیم بھی ضروری ہے ۔ تعلیم بھی میں نے شامل نہیں کی ہے ۔ شادی غمی کا خرچ بھی میں نے شامل نہیں کیا ہے ۔ جو میڈیکل کا خرچ ہے وہ بھی اس میں شامل نہیں ہے صرف ایک مہینے کا کھانے کا خرچہ ہے ۔ آپ اندازہ فرمائیں میرے محترم دوست جو اس ہاؤس کی نمائندگی کرتے ہیں ان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اس کے متعلق سوچیں کہ ایک طرف یہ حالت ہے اور دوسری طرف چار ہزار روپیہ بلکہ جتنی بھی تنخواہ لیتے ہیں یعنی تین چار پانچ ہزار روپیہ تنخواہ لیتے ہیں اس کے ساتھ ہی ساتھ وہ اور مراعات بھی حاصل کرتے ہیں ۔ مثلاً بارہ سو افراد کو appoint کیا ہر ایک سے پندرہ سو روپیہ لے لئے ۔ میں ان کو بھی شمار نہیں کرتا ۔ ہم لوگ ان غریب سٹیشن ماسٹروں ، گارڈز اور کنڈکٹروں پر تنقید کرتے ہیں لیکن ان کی تنخواہوں کو نہیں دیکھتے ۔ اگر ان کی تنخواہیں بڑھا دیں اور پھر وہ کسی قسم کا غلط کام کریں تو پھر جائز ہے کہ ہم ان پر تنقید کریں ۔ اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے کہ سور کا گوشت اور کسی مردہ چیز کا گوشت اور شراب قطعاً حرام ہے لیکن ان کی اجازت بھی اس صورت میں دی گئی ہے کہ اگر اس کے استعمال سے کسی کی جان بچ سکتی ہو ۔ تنخواہوں کا جو معیار انگریز چھوڑ کر گئے ہیں کہ ایک آدمی تو چار ہزار روپے تنخواہ لے اور دوسرا ستر روپے ماہوار تنخواہ لے اب اس کو ترک کر دینا چاہئیے اور میری دانست میں تنخواہوں

چھوڑ دیئے گئے ھیں وہ ننگے ھی چلتے رھیں گے - جس لکڑی سے آگ جلانی ھے وہ بھی چھوڑ دی جائے - بچے کی تعلیم بھی ضروری ھے کیونکہ تعلیم کے بغیر ان کی خود داری قائم نہیں ھو سکتی ھے - ان کو بھی یہ ھوس ھے کہ میں بھی پاکستانی ھوں - میں بھی ایسا ھی سانس لیتا ھوں جیسے وزیر صاحب سانس لیتے ھیں - میری بھی خود داری کو بحال ھونا چاھئے - ان کے لئے تعلیم بھی ضروری ھے - تعلیم بھی میں نے شامل نہیں کی ھے - شادی غمی کا خرچ بھی میں نے شامل نہیں کیا ھے - جو میڈیکل کا خرچ ھے وہ بھی اس میں شامل نہیں ھے صرف ایک مہینے کا کھانے کا خرچہ ھے - آپ اندازہ فرمائیں میرے محترم دوست جو اس ھاؤس کی نمائندگی کرتے ھیں ان پر یہ فرض عائد ھوتا ھے کہ وہ اس کے متعلق سوچیں کہ ایک طرف یہ حالت ھے اور دوسری طرف چار ھزار روپیہ بلکہ جتنی بھی تنخواہ لیتے ھیں یعنی تین چار پانچ ھزار روپیہ تنخواہ لیتے ھیں اس کے ساتھ ھی ساتھ وہ اور مراعات بھی حاصل کرتے ھیں - مثلاً بارہ سو افراد کو appoint کیا ھر ایک سے پندرہ سو روپیہ لے لئے - میں ان کو بھی شمار نہیں کرتا - ھم لوگ ان غریب سٹیشن ماسٹروں ، گارڈز اور کنڈکٹروں پر تنقید کرتے ھیں لیکن ان کی تنخواھوں کو نہیں دیکھتے - اگر ان کی تنخواھیں بڑھا دیں اور پھر وہ کسی قسم کا غلط کام کریں تو پھر جائز ھے کہ ھم ان پر تنقید کریں - اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ھے کہ سور کا گوشت اور کسی مردہ چیز کا گوشت اور شراب قطعاً حرام ھے لیکن ان کی اجازت بھی اس صورت میں دی گئی ھے کہ اگر اس کے استعمال سے کسی کی جان بچ سکتی ھو - تنخواھوں کا جو معیار انگریز چھوڑ کر گئے ھیں کہ ایک آدمی تو چار ھزار روپے تنخواہ لے اور دوسرا ستر روپے ماھوار تنخواہ لے اب اس کو ترک کر دینا چاھئیے اور میری دانست میں تنخواھوں

میں ایک اور چار کے تناسب سے زیادہ فرق نہیں ہونا چاہئیے - آپ اندازہ کیجئے کہ وہ بھی تو پاکستانی ہی ہیں جنہوں نے کہ ۱۹۶۵ء میں جہاد کیا تھا - ان میں قلی بھی شامل تھے اور سٹیشن ماسٹر بھی - لیکن کتنی شرم کی بات ہے کہ ایک آدمی تو ایئر کنڈیشنڈ کمرے میں سوتا ہے اور دوسرا اس کمرے سے جو ہوا خارج ہوتی ہے اس ہوا کی ٹھنڈک سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کمرے کے باہر پڑا رہتا ہے - میں اپنی تقریر ختم کرنا چاہتا ہوں کیونکہ زیادہ مشورہ دینے پر بھی ان کی حالت صم بکم عمی فہم لا یرجعون کی سی ہے - جو لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے پاکستان کے قیام کے وقت قربانیاں دی تھیں میں ان کو کہتا ہوں کہ وہ اب کیوں قربانیاں نہیں دیتے - آپ ہم سے قربانیاں مانگیں - مانگئے کیا مانگتے ہیں - ہم اس کے لئے تیار ہیں - کیا کسی میں اتنی ہمت ہے کہ وہ اتنی تنخواہ کم کر دے - کیا کسی میں ہمت ہے کہ وہ غریبوں کے لئے ایثار اور قربانی سے کام لے - ہمیں تو یہ کہتے ہیں کہ یہ پاکستان کے خلاف ہیں اور یہ لوگ خود پاکستان کے وفادار بنتے ہیں - میں کسی کی دل آزاری نہیں کرنا چاہتا بلکہ میں تو خود کو نصیحت کر رہا ہوں - لیکن جس بنیاد پر پاکستان معرض وجود میں آیا ہے میں اس بنیاد کا حوالہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ ان کے دستور میں بھی یہ بات شامل ہے کہ قرآن اور سنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا - میں وزیر صاحب کو یہ سب کچھ سنا رہا ہوں لیکن چونکہ وہ اس ایوان کے سامنے جواب دہ نہیں ہیں اس لئے وہ میری گزارشات نہیں سن رہے ہیں - اس لئے میں معزز ایوان کو ہی سناتا ہوں کہ

قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم المومن مرآۃ المومن والمومن
اخو المومن یکفہ عنہ فیکن ویحوطہ من ورایہ

(مشکواۃ شریف)

''سرور دو عالم نے فرمایا ہے کہ مومن مومن کا آئینہ ہے اور مومن مومن کا بھائی ہے ۔ آئینہ دیکھنے والے اپنا منہ بھی دیکھیں ۔،، آپ آئینے میں اپنا منہ بھی دیکھیں اور ان مزدوروں کا منہ بھی دیکھیں جو کہ ستر روپے ماہوار تنخواہ لیتے ہیں ۔ آپ اپنا لباس بھی دیکھیں اور ان کا لباس بھی دیکھیں ۔ آپ جن کوٹھیوں میں رہتے ہیں ان کو بھی دیکھیں ۔ اپنے باورچی خانوں کو بھی دیکھیں اور ان غریبوں کے بچوں کو بھی دیکھیں جو اس طرح بیٹھے رہتے ہیں جس طرح کہ آپ کے کتے بیٹھے ہوتے ہیں ۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم قال المسلم اخو المسلم
لا یظلمہ ولا یسلمہ ومن کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ
فی حاجتہ ومن فرج عن مسلم کربہ فرج اللہ عنہ
کربہ عن کربات یوم القیامۃ ومن شر مسلماً شرہ اللہ
یوم القیامۃ (متفق علیہ)

''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اس کو بے یارو مدد گار چھوڑتا ہے اور جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں مصروف ہوگا اللہ اس کی حاجت روائی کرے گا اور جو اپنے مسلمان بھائی کی تکلیف کو دور کرے گا اللہ قیامت کے دن اس کی تکلیفوں کو دور کرے گا اور جو کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالے گا اللہ قیامت کے دن اس کے عیب کسی پر ظاہر نہیں کرے گا ۔

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده
لا یومن عبد حتیٰ یحب لا خیه ما یحب لنفسه

''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ انسان مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند نہیں کرتا''۔ آپ اندازہ لگائیے کہ اس وقت تک کوئی مومن ہی نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ دوسروں کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ کیا آپ اپنے بچوں کے لئے اسی تعلیم کا انتظام کرتے ہیں جو کہ ایک چپڑاسی کے بچوں کے لئے کرتے ہیں۔

قال النبی صلی الله علیه وسلم فی حجه
الو داع الا ان الله حرم علیکم دماء
کم و آموا لکم کحرمة یو مکم هذا
فی بلد کم و اموا لکم کحرمة یو مکم
هذا فی بلد کم هذا فی شهر کم هذا
الا هل بلغت ؟ قالو نعم قال اللهم
شهد ثلا ثا و یلکم او ویحکم انظروا
لا ترجعو البعدی کفاراً یضرب بعضکم
رقاب بعض۔

''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے تم پر ایک دوسرے کا جان مال اس طرح حرام کر دیا ہے جس طرح کہ یہ حج الوداع کا دن ہے۔ یہ شہر اور یہ مہینہ حرمت والا ہے۔ سنو میں نے تم تک پہنچا دیا۔ لوگوں نے کہا۔ حضور آپ نے پہنچا دیا۔ آپ نے تین مرتبہ یہ الفاظ دہرائے کہ اللہ گواہ رہنا۔ یاد رکھو میرے بعد دوبارہ اسی طرح

کفر نہ کرنا اور ایک دوسرے کی گردن نہ اڑانا" ۔

اور میں اس کو گردان اڑانے کے مترادف سمجھتا ہوں کہ ایک آدمی تو چار ہزار روپے تنخواہ لے اور دوسرا ستر روپے تنخواہ لے ۔ اللہ کا یہ حکم ہے کہ قرآن کی تلاوت سنو تو چپ رہو تاکہ تم پر رحمت ہو ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ نے تخفیف زر کی تحریک کے بارے میں کچھ نہیں فرمایا ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ یہ سب لوگ صدر صاحب کی باتوں کا حوالہ دیتے ہیں تو آپ کچھ نہیں کہتے ۔ اور میں یہ کہہ رہا ہوں کہ مساوات قائم کی جائے اور تنخواہوں میں اس قدر زیادہ فرق نہیں ہونا چاہئیے آپ مجھے اس سے نہیں روک سکتے ۔

وزیر خزانہ ۔ کیا ہم یہ سمجھیں کہ آپ کمیونزم کا پرچار کر رہے ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ اگر آپ اسلام کی باتوں کو کمیونزم سمجھتے ہیں تو یہ آپ کی مرضی ہے ۔ مجھے آپ کا بڑا احترام ہے ۔ لیکن افسوس ہے کہ آپ میری بات نہیں سمجھ سکے ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کہتا ہے کہ ۔

وھوا سرع الحسبین ۔

"وہ وقت جلد آرہا ہے کہ تم سے حساب لیاجائے گا" ۔

آپ کو پتہ ہے کہ لوگ تو چلتے چلتے مر جاتے ہیں ۔ اس کے علاوہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ

ان وعد اللہ حق فلا تغرنکم
الحیوۃ الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور

"بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے ۔ زندگی تمہیں دنیا میں دھوکہ نہ دے اور نہ تم کو شیطان اللہ کے بارے میں دھوکہ دے" ۔

و انا الی ربنا لمنقلبون -

ہم تو اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں - خیال کیجئے ہم سب کو لوٹنا ہے - حساب دینا ہے - ہم قوم کے رہنما اور قوم کے معمار بنے بیٹھے ہیں - بڑی ذمہ داری اپنے کندھوں پر اٹھائی ہے -

لا مبدل لکلمت اللہ -

نہیں کوئی بدلنے والا - بس

اللہ تعالے کے قرآن کو کوئی بدلنے والا نہیں - آپ اسی لحاظ سے اپنا بجٹ پیش کیجئے - اور اسی لحاظ سے تمام لوگوں کے ساتھ مساوات کا تناسب رکھیئے - اور ہمارے اوپر فرض ہوتا ہے -

اطیعو اللہ واطیعو الرسول -

اور حکم ہے اللہ اور اللہ کے رسول کا (پارہ چار سورۃ العمران) اس سے زیادہ میرے پاس کوئی مواد نہیں ہے جو میں پیش کروں - بس میں ان الفاظ کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں -

مسٹر حمزہ (لائلپور - ٦) - جناب سپیکر - کہتے ہیں کہ محکمہ ریلوے ایک سرکاری کاروباری اور صنعتی ادارہ ہے - ہماری خواہش اور دعا ہے کہ یہ ایک کاروباری اور صنعتی ادارہ ہو - اور آپ کو یہ علم ہو گا کہ جناب محمد امیر خان نواب آف کالا باغ کو جب گورنر کے عہدہ سے علیحدہ کیا گیا - اس کے بعد اخبار میں ایک اعلان شائع ہوا تھا کہ محکمہ ریلوے یا P.W.R. کو آپ کا ایک خود مختار یا نیم خود مختار ادارہ قرار دیا گیا ہے - اور اس وقت سے اس ایوان میں وزیر ریلوے کی تعیناتی نہیں ہوئی یا نامزدگی نہیں ہوئی - ویسے حکومت کا جو منشاء تھا - اس میں محض میرے خیال میں ملکی آئین حائل تھا - اس مجبوری کے تحت

اس کو خود مختار ادارہ قرار نہیں دیا گیا ۔ اور جب کوئی محکمہ خود مختار ادارہ قرار دیا جاتا ہے تو اس کا بیشتر اوقات جواز یہ ہوتا ہے کہ اس صنعتی اور تجارتی ادارے کو سیاست سے ہٹا کر محض کاروباری لائنوں پر چلایا جائے ۔ جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ محکمہ ریلوے کو جہاں ایک عوامی خدمت کا ذریعہ بنتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سنیئر ڈپٹی سپیکر ۔ حمزہ صاحب آپ پورے محکمہ ریلوے کو زیر بحث نہیں لا سکتے کٹ موشن کے متعلق ۔ ۔ ۔ ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میں عرض کروں گا کہ

Railway Board is responsible for all the activities of the Railway in this Province. Therefore, all these things can be discussed.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ ریلوے کا محکمہ ذرائع آمدورفت اور باربرداری کا کام کرتا ہے ۔ جسے کسی بھی معاشرے میں اور اس مہذب دنیا میں بہت ہی اہمیت حاصل ہے ۔ چاہئیے تو یہ تھا کہ کاروبار کو وسیع تر پیمانے پر چلائے ۔ بہتر خدمت کرے ۔ کم سے کم اخراجات سے ان تمام فرائض کو سر انجام دے ۔ اور خصوصی طور پر میرا یہ بھی مطالبہ ہے کہ اس کو اپنے ملکی وسائل پر انحصار کرنا چاہئیے ۔ جناب سپیکر ۔ میں انتہائی دکھ کے ساتھ یہ حقیقت آپ کو بتاتا ہوں کہ ہمارے حکمران جب ریلوے کو ایک خود مختار تجارتی اور صنعتی ادارہ قرار دیتے ہیں ۔ وہ اسے ایک سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہے ہیں ۔ اور مزید کرنا چاہتے ہیں ۔ اس کا ثبوت میرے پاس یہ ہے کہ ڈائریکٹر جنرل ریڈیو پاکستان کی ایک چٹھی جو ۶ اپریل ۱۹۶۸ء کو موصول ہوئی ہے ۔ محکمہ ریلوے کو یہ ہدایت کی گئی ہے ۔ کہ گاڑیوں میں گورنرز کانفرنس کے فیصلہ کے مطابق نغمہ و سرور کا اہتمام کریں ۔ اور

محض یہاں تک ہی محدود نہیں بلکہ ساتھ ہی یہ فرمایا ہے کہ پریذیڈنٹ یا صدر مملکت کی جو ماہانہ نشری تقریر ہوتی ہے ۔ اس کو نشر کرنے کے انتظامات کریں ۔ میں اس کے متعلقہ حصے کا لفظ بہ لفظ پڑھ کر سناتا ہوں ۔:

> .....and to request you to inform us of the further progress made towards providing necessary equipmeat in railway trains for play-back of the President's first-of-the-month broadcasts and music."

جناب سپیکر ۔ ہمیں اور اس معزز ایوان کے بیشتر ارکان کو محکمہ ریلوے سے شکایت رہی ہے کہ وہ فرائض وہ واضح فرائض جو اسے آج تک سونپے گئے ہیں ۔ ان کو بطریق احسن سر انجام نہیں دے سکا ۔ لیکن جیسا کہ حکومت کی اس چٹھی سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت اسے بحیثیت ایک خودمختار کاروباری اور صنعتی ادارہ چلانا ہی نہیں چاہتی بلکہ میں کہتا ہوں کہ اس بیشتر خرابیوں کا باعث بذات خود حکومت ہے ۔ جناب سپیکر ۔ آپ یہ جانتے ہیں کہ محکمہ ریلوے کسی پارٹی یا کسی سرکاری پارٹی کا محکمہ نہیں ۔ یہ پاکستان کا مغربی پاکستان کے عوام کا ہے ۔ اور اگر کوئی حکومت اس محکمہ کے وسائل کو پروپیگنڈا مشینری کے طور پر استعمال کرنا چاہے تو وہ کس حد تک صحیح ہو گا ۔ جناب والا ۔ ان کے پاس روڈ ٹرانسپورٹ کی بہت سی کمپنیاں ہیں ۔ جو ان کے بعض بڑے سرکردہ لیڈران کرام کی ذاتی ملکیت ہیں ۔ ان میں اس قسم کا پروپیگنڈا کرنے کا اہتمام کر سکتے ہیں ۔ لیکن ایک جانب تو ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ ملک عوام کا ہے یا یہ عوامی جمہوریہ پاکستان ہے یا یہ مسلمانوں کی مملکت ہے ۔ لیکن میرے نزدیک کوئی شخص بڑے سے بڑا ہی کیوں نہ ہو ۔ اس کو یہ حق نہیں پہنچتا ۔ اگر اس ملک کے لوگوں نے

بالامر مجبوری اس کو کوئی امانت سونپی ہے ۔ تو وہ اس میں خیانت کرے ۔ جناب سپیکر۔ یہ خیانت کا منہ بولتا ثبوت ہے ۔ میرے اس اعتراض کے جواب میں یہ بھی کہا جا سکتا ہے ۔ کہ جناب صدر مملکت پاکستان کے منتخب صدر ہیں ۔ اس لئے ان کے خیالات سے مستفید ہونا ہر ایک شہری کیلئے ضروری ہے ۔ اور محکمہ ریلوے اس قسم کی سہولتیں بہم پہنچاتا ہے ۔ یہ اس کے فرائض میں سے ایک ہے ۔ لیکن ان کی رائے یا ان کے خیالات سے آگاہ کرنا محکمہ ریلوے کے فرائض میں ہے ۔ محکمہ ریلوے میرے اور اس مملکت اور صوبہ کے تقریباً ۲ / ۱ ۵ یا ۶ کروڑ لوگوں کے کرایہ سے چلتا ہے ۔ اگر محکمہ ریلوے کے فرائض میں سے یہ بھی ہے کہ جناب صدر مملکت کی نشری تقاریر سنانے کا اہتمام کرے ۔ تو اس کیلئے یہ لازمی ہے کہ وہ حزب اختلاف کے لوگوں یا عام انسانوں کی مصیبتیں بھی جو کہ اکثر اوقات گلی کوچوں میں نہیں بلکہ گاڑیوں میں لوگ کرتے رہتے ہیں سنانے کا اہتمام کرے ۔ جناب سپیکر۔ ہمیں تو جناب پارلیمنٹری سیکرٹری ریلوے نے بتایا تھا کہ یک طرفہ ٹریفک جو کہ صوبے کے اندرونی حصوں سے کراچی کی جانب جا رہی ہے ۔ اس سے ریلوے کے محکمہ کو کافی نقصان ہوا ہے ۔ اس لئے باربرداری سے جو آمدنی حاصل ہوئی ہے ۔ پچھلے سالوں سے کافی کم ہے ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں ۔ وہ جو جناب صدر کی نشری تقریر کو سناتے ہیں کیا یہ one way traffic نہیں ۔ انصاف کا تو یہ تقاضا ہے کہ ریلوے کو ان کاموں میں نہ الجھایا جائے ۔ ریلوے میں جتنی خرابیاں ہیں وہ سب حکومت کی پیدا کردہ ہیں ۔ آپ ریلوے کی تمام دولت کو اور اس کے تمام مسائل کو

اپنے آپ کو برسراقتدار رکھنے کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں - یہی وجہ ہے کہ وہ ادارے جو حکومت کی تحویل میں ہیں وہ درست طور پر نہیں چل رہے -

جہاں تک اس بجٹ کا تعلق ہے یہ اعداد و شمار کا ہیر پھیر ہے - ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ آئندہ سال کوٹ ادو سے ڈیرہ غازی خان تک ریل گاڑی چلائی جائے گی - یہ گاڑی ۱۹۶۸-۶۹ء میں چلے گی - ساتھ ہی ساتھ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ریل کاریں کافی تعداد میں موصول ہو گئی ہیں - ان سے آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ہو جائے گا - ریلوے کے کرایوں میں جو اضافہ کیا گیا ہے - اس سے ۵ کروڑ روپیہ حاصل ہو گا - یہ جو بہتر کارگزاری کا دعویٰ کیا جاتا ہے اور ریل کاروں کے چلانے کا اعلان کیا جاتا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کے باوجود ریلوے کی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہو گا -

جناب سپیکر - ایک جانب تو ریلوے کی آمدنی میں اضافہ کی کوئی امید نہیں اور دوسری طرف آئندہ سال کے میزانیہ میں اس کی گنجائش ہی نہیں رکھی گئی - پچھلے مالی سال کے مقابلہ میں موجودہ مالی سال کی آمدنی میں تقریباً ۵ کروڑ زائد دکھایا گیا ہے - یہ رقم کرایہ جات میں اضافہ کی وجہ سے وصول ہو گی - عام نظم و نسق کے لئے محکمہ ریلوے نے پچھلے سال کے مقابلہ میں ۲۷ لاکھ کی زائد گنجائش کیوں رکھی ہے ؟

۱۹۶۸-۶۹ء اور ۱۹۶۶-۶۷ء کی آمدنی قریباً قریباً برابر ہے - ۱۹۶۶-۶۷ء میں عام نظم و نسق ۸ کروڑ ۲۸ لاکھ کا خرچ دکھایا گیا ہے - امسال اس مد میں ۸ کروڑ ۸۰ لاکھ کا مطالبہ کیا گیا ہے وہ ۱۹۶۶-۶۷ء کے

مقابلہ میں ۹۵ لاکھ زیادہ ہے ۔ یہ صورت حال کہ ہمارے عام نظم و نسق کے اخراجات میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے بہت تشویش ناک ہے بعض اوقات اخراجات ایسے ہوتے ہیں کہ محکمہ ریلوے جو کہ صنعتی ادارہ ہے اگر اس کی turn over زیادہ یا پیداوار زیادہ ہو اور اس میں زیادہ لوگ کام کرتے ہوں تو اس کے اخراجات آمدنی کے ساتھ ساتھ بڑھتے جاتے ہیں لیکن جہاں تک fixed capital یا fixed overhead charges کا تعلق ہے ریلوے کے کرایہ میں اضافہ کو مد نظر رکھتے ہوئے میں کہتا ہوں کہ ان میں قطعاً کوئی اضافہ نہیں ہوا اور نہ ہی تبدیلی ہوئی ہے ۔ آپ جنرل ایڈمنسٹریشن کی مد کو دیکھیں ۔ پچھلے سال کے مقابلہ میں آئندہ سال ۲ء۵ لاکھ زیادہ کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ اس کے لئے آپ کے پاس کیا جواز ہے ۔ جہاں تک ریلوے کی کارگذاری کا تعلق ہے کرمانی صاحب برا نہ مانیں ۔ ریل گاڑیاں چلتی ہیں تو مجھے خوشی ہوتی ہے ۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہوں ۔ میں بہ حیثیت ایک عام پاکستانی اور اس اسمبلی کا حقیر رکن ہونے کی حیثیت سے عرض کرتا ہوں کہ اس محکمہ ریلوے کو بہت سی خطرناک بیماریاں لاحق ہیں ۔ اس کے باوجود اگر ریل کا پہیہ گھومتا ہے تو یہ باعث طمانیت ہے ۔ لوگ کہتے ہیں کہ خدا کے وجود کی یہ ایک نشانی ہے کہ پاکستان کی حکومت چل رہی ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ اللہ کی یہ بھی ایک نشانی ہے کہ اس صوبہ میں ریلوے کام کر رہی ہے ۔ جہاں تک کارگذاری کا تعلق ہے اس محکمہ کو اتنے برے طریقے اور ڈھب سے اور غلط طریقوں سے حکومت چلاتی ہے کہ شاید ہی اس کی مثال کسی محکمہ یا دنیا کے کسی اور حصہ میں ملتی ہو ۔ برانچ لائن کے بارے میں اس ایوان کے معزز رکن اور میرے معزز بھائی نے جو اس دنیا سے کوچ کر گئے ہیں برانچ لائن کی گاڑیوں کی رفتار کے متعلق ایک اچھی مثال دی تھی بلکہ انہوں نے ثابت

کیا تھا کہ برانچ لائن پر گاڑیوں کی تیز رفتاری کی یہ حالت ہے کہ ریلوے کا محکمہ میرے ساتھ شرط لگا لے میں اپنے گھوڑے کو ریل گاڑی کے انجن کے ساتھ دوڑاؤں گا تو میرا گھوڑا آگے نکل جائے گا -

سردار محمد اشرف خان - میں حمزہ صاحب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ ہم اس ڈیمانڈ کے تحت تمام مسائل کو نہیں لا سکتے - ابھی اور بھی demands ہیں اس ڈیمانڈ پر operational expenses کا تذکرہ کر سکتے ہیں - میں استدعا کرتا ہوں کہ اگر وہ صرف اس بات کا ذکر کریں جو اس ڈیمانڈ میں شامل ہے تو ان کے لئے آسانی ہوگی -

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب تمام تر تجربہ اور قابلیت کے باوجود ابھی تک یہ نہیں سمجھ سکے کہ جب ریلوے بورڈ پر بحث ہوگی تو اس کے بڑے بڑے افسر یا چیئرمین سے لے کر اس کے قلی تک کو بحث میں لا سکتے ہیں - اس میں ہر پہلو آسکتا ہے - اس کی میں ایک مثال دیتا ہوں کہ اگر آپ charged expenses میں گورنر صاحب کی تنخواہ یا ان کے الاؤنس پر بحث کریں گے تو پھر صوبہ کے ہر شعبہ پر بحث ہو سکتی ہے -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - وہ تو حمزہ صاحب سے request کر رہے ہیں -

خواجہ محمد صفدر - یہاں کچھ اس قسم کی تقسیم کار ہوگئی ہے اور ہم نے کوشش کی ہے کہ مزید demands زیر بحث آئیں - ڈیڑھ بجے وقت ختم ہو جائے گا اور گلوٹین لگ جائے گا - اس لئے میرے دوستوں نے یہ خیال کیا ہے کہ اگر ہم ریلوے بورڈ پر بحث کرتے ہیں تو ریلوے کے تمام پہلوؤں پر اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں -

وزیر خزانہ - دوسری ڈیمانڈ پر بھی کہا جا سکتا ہے -

خواجہ محمد صفدر - ٹھیک ہے -

مسٹر حمزہ - میں عرض کر رہا تھا کہ محکمہ ریلوے کی کارگذاری مین لائن پر بھی اتنی تسلی بخش نہیں ہے لیکن خصوصی طور پر جو برانچ لائنیں ہیں ان کی حالت یا ان کی کار گذاری غیر تسلی بخش ہے اور قابل اعتراض حد تک کم ہے - میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کی توجہ خاص طور پر اس امر کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ آپ کے محکمہ کو برانچ لائنوں پر گاڑیاں چلانے میں خصوصی دلچسپی لینی چاہئے اور ان سے یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ بعض برانچ لائنیں ایسی ہیں جو محض برائے نام برانچ لائنیں ہیں لیکن عملاً وہاں سے جو آمدنی ہوتی ہے وہ آپ کی بعض مین لائنوں کی آمدنی سے بھی زیادہ ہے - مثال کے طور پر جس علاقہ کی نمائندگی اس ایوان میں میں کرتا ہوں یعنی لائل پور شورکورٹ سیکشن کے بارے میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ مغربی پاکستان کی ریلوے اتنے چھوٹے علاقہ میں یا اتنے چھوٹے علاقہ کی برانچ لائن سے جو آمدنی حاصل کرتی ہے اس کی مثال شاید مغربی پاکستان کے کسی اور حصہ میں نہ ملتی ہو - لیکن میں حیران ہوں اور یہ معمول بن گیا ہے کہ محکمہ ریلوے اگر کوئی سہولت بہم ہے پہونچاتا ہے تو وہ بھی مین لائن کے سٹیشنوں کو اگر بھاری پٹری بچھائی جاتی ہے تو وہ بھی وہیں اور اگر مسافروں کو کچھ سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں تو مین لائن پر مہیا کی جاتی ہیں - میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ کا محکمہ اس علاقہ کی جانب خصوصی توجہ دے گا بلکہ وہاں مزید گاڑیاں لوگوں کی ضروریات کے مطابق چلائے گا تو آپ یقین رکھئے کہ آپ کے محکمہ کو اس علاقہ سے

نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ملے گی - یہ ایک ایسا علاقہ ہے جہاں اگر آپ بہتر سے بہتر اور زیادہ سے زیادہ ریلوے کی سہولتیں بہم پہنچائیں گے تو آپ کو اس سے بھی زیادہ آمدنی حاصل ہوگی - میں نے کل اپنی تقریر میں ریلوے کی انتظامیہ پر اعتراض کیا تھا کہ اس محکمہ نے یا محکمہ ریلوے نے نئی لائنیں بچھانے پر خصوصی توجہ نہیں دی میں اس کو غفلت سمجھتا ہوں لیکن بعض لوگ نئی لائنیں بچھانے کا ذکر کرتے ہیں اور خواہش اور تمنا کرتے ہیں اور بعض لوگ نئی لائن بچھانے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ وہ فرض کی ادائیگی ہے اگر شکریہ ادا کر دیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں - لیکن محکمہ ریلوے کو یہ احساس ہونا چاہئے کہ یہ محکمہ کے اپنے مفاد میں ہے اور ملک و قوم کے مفاد کا یہ تقاضا ہے لیکن مجھے یہ یقین ہے کہ ہو سکتا ہے کہ کچھ سالوں کے لئے ڈیرہ غازی خان کوٹ ادو سیکشن سے آپ کو وہ آمدنی نہ ہو جس کی آپ کو توقع ہے یا جس قدر آپ نے سرمایہ وہاں صرف کیا ہے لیکن اس کے مقابلہ میں محکمہ ریلوے کے افسران کو یقینی طور پر احساس ہے اور اگر احساس نہیں ہے تو وہ بہت زیادتی کر رہے ہیں کہ لائل پور جیسے ضلع میں ایک ایسا علاقہ بھی ہے جہاں دوسری جنگ سے پہلے ریلوے لائن بچھی ہوئی تھی اور دوسری جنگ کے دوران انگریزوں نے اپنی بعض جنگی مجبوریوں کے پیش نظر اسے اکھاڑ دیا - وہ جڑانوالہ لائل پور سیکشن ہے - آپ یقین کریں کہ اگر محکمہ ریلوے اس سیکشن پر آج یہ فیصلہ کرے کہ وہاں ریلوے لائن بچھانی ہے اس پر جو بھی خرچ ہوگا اس سے تناسب کے لحاظ سے بہت سے زیادہ آمدنی حاصل ہوگی - میں نہیں سمجھتا کہ وہ کونسی وجوہات ہیں کہ محکمہ ریلوے اس طرف متوجہ نہیں ہے - اس ایوان میں میں نے سنا ہے اور ہماری حکومتی پارٹی کے بعض معزز ارکان فرماتے رہے ہیں کہ

ہم ساہیوال بہاولنگر کو ضلع لائل پور سے ملا دینا چاہتے ہیں لیکن ضلع لائل پور کی اپنی کیفیت یہ ہے کہ سنہ ۱۹۳۹ سے پہلے جن علاقوں میں ریل کے سفر کی سہولتیں مہیا تھیں یا ریل کے ذریعہ مال کی باربرداری کا کام ہو سکتا تھا وہ آج سنہ ۱۹۶۸ میں وہاں یہ سہولتیں موجود نہیں ہیں اور ہم نے اگلے سال کے بجٹ میں یا اگلے سال کے لئے یہ گنجائش نہیں رکھی کہ وہاں ریلوے لائن بچھا دیں اور خصوصی طور پر اس حقیقت کے پیش نظر کہ اگر وہاں ریلوے لائن بچھائی جائے تو آپ کو نہ زمین حاصل کرنا پڑے گی اور نہ مٹی ڈالنا پڑے گی - بیشتر چھوٹے چھوٹے سٹیشنوں کی عمارتیں آج بھی موجود ہیں ان پر تھوڑا بہت روپیہ خرچ کرکے آپ ان سے استفادہ کر سکتے ہیں -

اس کے بعد میں جناب وزیر مالیات کی توجہ سٹیل شاپ کی کار گذاری کی جانب دلانا چاہتا ہوں - انہوں نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ ہم غیر ممالک سے جو قرضہ جات وصول کر رہے ہیں اس سے محکمہ ریلوے پوری طرح استفادہ کر رہا ہے بلکہ اس کا سرٹیفیکیٹ اگر پاکستانی نہیں دیتے تو غیر جانبدار غیر ملکی متعدد بار دے چکے ہیں - کہ انہوں نے قرضہ جات کی رقم بہت اچھے طریقہ سے استعمال کی ہے اور محکمہ ریلوے نے قوم کی تعمیر و ترقی میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے - جناب سپیکر - سنہ ۶۷-۱۹۶۶ کے قرطاس ابیض کے صفحہ ۲۹ پر ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ ۵ ٹن کی فولاد کی بجلی سے چلنے والی ایک بھٹی نصب کی گئی ہے جس پر ۱۲٫۷۳ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا - جس پر ۶ لاکھ ۷ ہزار روپیہ زر مبادلہ کی صورت میں خرچ ہوگا - اس میں ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس سٹیل شاپ کی کل پیداوار ۷ ہزار ۲ سو ٹن سے بڑھ کر ۱۸ ہزار ٹن تک پہنچ جائے گی - اور آئندہ اس بھٹی کے چل جانے سے ہمیں ہر

سال ۴۰ لاکھ روپے کے زر مبادلہ کا فائدہ ہوگا - یعنی ۴۰ لاکھ روپے زر مبادلہ کی بچت ہوگی - دعوے تو بہت بلند بانگ تھے اور ہم خوش تھے کہ محکمہ ریلوے - ایک ایسا قدم اٹھایا ہے جس سے ہمیں غیر ممالک پر انحصار نہ کرنا پڑیگا اور زر مبادلہ کے بچانے میں کافی مدد ملے گی - لیکن مجھے یہ جان کر انتہائی دکھ ہوا اور میں نے اسی سال بلکہ اسی اجلاس کے دوران ۱۰ مئی کو ایک سوال کے ذریعے یہ دریافت کیا تھا کہ جون سنہ ۱۹۶۶ سے لے کر مئی سنہ ۱۹۶۷ تک سٹیل مل کی بھٹی میں کتنا فولاد بنایا گیا مگر مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ ۱۳ ہزار نو سو ۹۴ ٹن فولاد تیار کیا گیا جو کہ ان کے بتائے ہوئے target سے صرف ۷ ہزار ٹن کم ہے - اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ وعدہ جو کہ سنہ ۱۹۶۶-۶۷ میں اس ایوان کے ساتھ یا اس قوم کے ساتھ یا اس صوبہ میں رہنے والوں کے ساتھ ریلوے نے کیا تھا وہ پورا نہیں ہوا اور آج کیفیت یہ ہے کہ اس سٹیل شاپ کو ٹھیک طریقہ سے نہ چلانے سے محکمہ ریلوے نے محض اس صوبے کا نقصان ہی نہیں کیا بلکہ ۱۶ لاکھ روپے کا زر مبادلہ کا بھی نقصان ہوتا ہے جو کسی لحاظ سے بھی موزوں یا مناسب نہیں - جناب سپیکر - میرا مقررہ وقت ختم ہو گیا ہے اس لئے میں اپنی تقریر یہاں پر ختم کرتا ہوں - اگر پھر کبھی موقع ملا تو پھر اپنی معروضات پیش کروں گا -

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) — جناب والا - مجھے اس بات کا شدید احساس ہے کہ محترم وزیر خزانہ نے ہمارے ان اعتراضات کا بھی جواب دینا ہے اس لئے میں اپنی گزارشات نہایت اختصار کے ساتھ اس ایوان میں پیش کروں گا اگرچہ میرا خیال یہ تھا کہ میں مختلف تخفیف زر کی تحاریک پر اپنی گذارشات پیش کرونگا - لیکن میں اپنی تمام

گزارشات اس وقت اسی ایک کٹ موشن پر مجتمع کرنے کی کوشش کرتا ہوں ۔ جناب والا ۔ محترم وزیر خزانہ نے کل میری چند گزارشات کے جواب میں ارشاد فرماتے ہوئے کہا تھا کہ میں نے جو اعتراضات کئے تھے کہ ریلوے بورڈ کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے یا اگر اسے اختیار حاصل ہے تو اسے دانستہ طور پر محفوظ سرمایہ سے کثیر رقم نکالی اور ان مدات پر صرف کی ہے جس کا بار دراصل ان کے محاصل پر ہونا چاہئے تھا ۔ انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے نکالی نہیں بلکہ اس قدر رقم کم داخل کی ہے لیکن میں جناب وزیر خزانہ کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ریلوے کے قواعد کے مطابق محفوظ سرمائے میں capital at large کا ایک بٹہ ۳۰ حصہ ہر سال جمع کرنا یا کرانا لازم ہے ۔ اس کا ذکر انہوں نے خود قرطاس ابیض میں بھی کیا ہے ۔ شائد اگر میں دو سطریں پڑھ دوں تو زیادہ مناسب ہو گا ۔ یہ صفحہ ۳۱ پر ہے :-

> "This fund is credited with an annual contribution from revenue calculated according to the rules at 1/30th of the capital at charge."

تو اس سے آگے انہوں نے بتایا کہ رولز میں کوئی ایسی تبدیلی نہیں ہوئی جس سے ہم اندازہ یہ کر سکیں کہ یہ ایک بٹہ ۳۰ کا تناسب کیوں کر دیا گیا ہے یا ایک بٹہ ۵۰ یا ۶۰ کر دیا گیا ہے ۔ اگر ایسا نہیں کیا گیا تو ریلوے بورڈ کو کون سا اختیار حاصل ہے جس کو استعمال کرتے ہوئے ریلوے بورڈ نے ہمارے ان قواعد کی خلاف ورزی کی ۔ میری پہلی گزارش تو یہ ہے اور مجھے امید ہے کہ محترم وزیر خزانہ اس پوائنٹ کے متعلق وضاحت فرمائیں گے کہ قواعد میں کب تبدیلی ہوئی وہ کم از کم اس میں درج نہیں ہے بلکہ اس کے پیراگراف ۹ / ۱۰ کے آخر میں یہی لکھا گیا ہے کہ قواعد کو سامنے رکھتے ہوئے اگرچہ

ہم نے پوری کی پوری رقم اس میں داخل کرنی ہوتی ہے لیکن ہم پوری کی پوری رقم اس سے مجرأ کریں گے لیکن داخل کم کریں گے تو اس قسم کی بات میری سمجھ سے بالا تر ہے اس کے علاوہ جناب والا میں ان کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ انہوں نے کل ارشاد فرمایا تھا کہ میں نے operating ratio ۶۱ / ۶۲ کے متعلق کہا ہے کہ وہ ۶۱ فیصد نہیں - میں نے یہ عرض کیا کہ ۶۰ / ۶۱ کی ratio یعنی جس سال سے دوسرا پنج سالہ منصوبہ شروع ہوا اس سال کی ratio ۶۱٫۶ تھی اور میں نے اس حساب سے عرض کیا تھا کہ گذشتہ ۸ سال میں یعنی دوسرے پنج سالہ منصوبے اور تیسرے پنج سالہ منصوبے کے تین سالوں کی یہ ratio ۳۷٫۲ یعنی ۱۱ فیصد ہے اور اس میں اضافہ ہو گیا ہے - جناب والا - ایک مسئلہ جس کے متعلق انہوں نے ارشاد فرمایا تھا وہ یہ تھا کہ ریلوے محض تجارتی ادارہ نہیں بلکہ ایک رفاہی ادارہ ہے - کیونکہ سماجی بہبود کا اس سے خیال رکھا جاتا ہے اور اس چیز کو مد نظر رکھا جاتا ہے - اگر یہ محض ایک تجارتی ادارہ ہے تو پھر ریلوے بورڈ کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے حسابات کو اس طور پر رکھے کہ اپنے اخراجات اور وہ اپنی آمدنی پر وہ زیادہ منافع ظاہر کرے - چونکہ یہ عام بہبود کا ادارہ ہے اس لئے ان کے منافع کی طرف زیادہ توجہ نہیں دی جاتی بلکہ عام بہبود کی طرف توجہ دی جاتی ہے - مجھے خوشی ہے کہ جناب وزیر خزانہ نے ایسا ارشاد فرمایا ہے - اگر ان کا خیال یہ ہے تو پھر اس ادارے کو عام بہبود کے لئے کام بھی کرنا چاہئے- لیکن عمل میں یہ چیز بالکل اس کے برعکس آتی ہے - مثال کے طور پر ابھی حال ہی میں ۵ کروڑ روپیہ کا اضافہ جو کرایہ جات کی شرح کے ذریعے آئندہ سال ریلوے وصول کرے گی کیا یہ اضافہ بھی عوام کے مفاد کی خاطر کیا گیا ہے - اس میں سے میں صحیح تناسب تو نہیں بتا سکتا نہایت قلیل رقم ہو گی جس کا آمرأ پر بار پڑے گا اور میں سمجھتا ہوں

کہ اس کا بیشتر و کثیر حصہ کا بار عوام پر ہی پڑے گا۔ مسافروں کے کرایہ کو لے لیجئے۔ باربرداری کے کرایوں کو لے لیجئے آپ حساب کر لیجئے تو آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ اس کا بار زیادہ تر غریب عوام کے کندھوں پر پڑے گا۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی عرض کر دوں کہ بسا اوقات ہر تیسرے اور چوتھے روز ارباب اقتدار آج سے ۲ ماہ سے قبل فرماتے رہے ہیں تقریراً اور تحریراً کہ قیمتوں پر کنٹرول رکھا جا رہا ہے تاکہ لوگوں کو اشیائے صرف سستے داموں پر ملیں۔ بار بار ہدایات جاری کی گئیں کہ قیمتوں کو اعتدال پر رکھا جانا چاہئے۔ لاہور اور دیگر بڑے شہروں میں قیمت کم کرنے کے لئے کمیٹیوں کا قیام عمل میں لایا گیا لیکن اس میں کامیابی نہیں ہوئی حالانکہ جناب گورنر صاحب اور انکی حکومت کی یہ declared policy ہے اور گذشتہ سال بھی یہی رہی ہے کہ اشیائے صرف کی قیمتوں کو اعتدال پر رکھا جائے اور ان میں کمی پیدا کی جائے۔ اگرچہ اس میں ذرہ بھر کامیابی نہیں ہوئی۔ اس لئے کہ ایک طرف کرائے بڑھا دئے گئے ہیں۔ کیا اس سے قیمتوں کو اعتدال پر رکھنا ممکن تھا۔ کیا یہ کرایوں میں اضافہ اس پالیسی کے مطابق ہے۔ یا تو وہ یہ کہیں کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔ ایک طرف حکومت کا زبانی دعویٰ یہ ہے کہ قیمتوں کو اعتدال پر رکھا جائے اور دوسری طرف کرایوں میں اضافہ کیا گیا ہے اور یہ بات اس ادارے نے کی ہے۔ جس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ عوامی بہبود کا ادارہ ہے۔ غالباً غریب عوام پر زیادہ بوجھ ڈالنا عوامی بہبود کے عین مطابق ہے۔

وزیر خزانہ کو ضرور یاد ہو گا (انکی اپنی تقریر ہے کوئی وجہ نہیں کہ ان کو یاد نہ ہو) اس لئے میں اسے quote نہیں کرتا۔ تو میں یہ سمجھنے سے بالکل قاصر رہا ہوں کہ ریل کے کرایوں کی شرح میں اضافہ عوامی مفاد میں کیسے ہے۔ اگر شرح

میں اضافہ ہوا ہے تو پھر عوام کی اشیائے صرف کی چیزوں میں بھی اضافہ ہو گا ۔ اور وہ کس طرح عوامی مفاد میں ہے ۔ مجھے امید ہے کہ محترم وزیر خزانہ اپنی جوابی تقریر میں اس طرف ضرور توجہ فرمائیں گے اور ارشاد فرمائیں گے کہ وہ اسے کس لحاظ سے عوامی مفاد کے مطابق کہتے ہیں ۔

جناب والا ۔ کل میں نے کچھ ریلوے بورڈ کی کارگزاریوں کے متعلق گذارشات کی تھیں ۔ لیکن میں عمداً ایک پہلو چھوڑ گیا تھا کہ اگر آج موقعہ ملا تو اس کے متعلق کچھ گذارشات کرونگا ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر خزانہ کی تقریر کے پورے صفحات ۱۸ تا ۲۱ ریلوے بورڈ کی کارگزاریوں کے ذکر کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں ۔ یعنی کل تقریر کا چھٹا حصہ انکی کارگزاریوں کے بیان پر صرف کیا گیا ہے ۔ اس بات کو عوام کے ذہن نشین کرانے پر بہت زور ڈالا گیا ہے تاکہ ریلوے کی کارگزاریاں ہم پر پوری طرح آشکار ہو جائیں اور ہم ان کی کارکردگی پر انہیں مبارکباد پیش کریں ۔ میں انکی صرف ایک کارگزاری کا تھوڑے سے وقت میں تجزیہ کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ ان کی نمبر ۲ کارگزاری یہ ہے کہ کوٹ ادو سے ڈیرہ غازی خان تک نئی ریلوے لائن تعمیر ہو گئی ہے ۔ میں جناب والا ۔ جناب وزیر خزانہ کی تقریر ۶۸-۱۹۶۷ء کا حوالہ دیتا ہوں ۔ اس میں انہوں نے ارشاد فرمایا تھا —

"کہ سال رواں میں یہاں ریل گاڑیاں چل پڑیں گی"

لیکن اب ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ ۱۹۶۸ء کے اختتام یعنی آئندہ مالی سال کے نصف گزر جانے پر یہاں مال گاڑیاں چلیں گی ۔ وہ فرماتے ہیں کہ یہ لائن اس ماہ کے آخر تک مال گاڑیوں کی آمد و رفت کے لئے کھول دی جائینگی ۔ لیکن جناب والا ۔ ابھی دو تین روز ہوئے جب انہوں نے بجٹ پر بحث شروع

کی تھی تو میں نے انکی خدمت میں یہ عرض کیا تھا کہ اس مد پر جو رقم مخصوص کی گئی تھی اس میں سے ۴۰ لاکھ روپے کم خرچ کئے گئے ھیں - ۴۰ لاکھ روپے جو خرچ کئے جانے تھے وہ خرچ نہیں کئے گئے - وہ اس لئے خرچ کرنے تھے کہ اس پٹری پر کنکر بچھائے جاتے - اب اس پٹری پر کنکر نہیں بچھائے گئے محض ان کے تساھل اور نا عاقبت اندیشی کی بناء پر یہی ۴۰ لاکھ روپے بچ گئے ھیں - اگر یہ صرف کئے جاتے تو یہ ریلوے لائن سال رواں میں مسافر گاڑیوں کے لئے کھولی جاسکتی تھی - اس پر وزیر خزانہ کہتے ھیں کہ انکی اس نااھلی کو بھی کارگزاری تصور کیا جائے اور اسے نااھلی نہ کہا جائے -

دوسری کارگزاری جناب وزیر خزانہ نے اس موضوع کو اس طرح شروع کیا ھے -

''جہاں تک ترقیاتی سرگرمیوں کا تعلق ھے ۶۸-۱۹۶۷ء مغربی پاکستان ریلوے کی کارگزاریوں کا سال رھا ھے'' -

اس کے بعد انہوں نے تمام کارگزاریاں گنوائی ھیں -

'' (۳) ڈیرہ غازی خان کو کاشمور سے ملانے والی ۱۴۲ میل لمبی لائن پر کام شروع کردیا گیا ھے - اور اسکے ۱۹۷۰ء میں مکمل ھو جانے کی توقع ھے'' -

جناب والا - آپ انکی ۶۸-۱۹۶۷ء کی تقریر ملاحظہ فرمائیں - اس میں بھی انہوں نے یہی الفاظ استعمال کئے ھیں - یہ الفاظ اُن الفاظ کی ھوبھو نقل ھیں میرے پاس انکی وہ تقریر موجود ھے - سابقہ سال اس ریلوے لائن پر کام نہیں کیا گیا - یہ بھی انکی کارگزاری ھے - کارگزاری اسے کہتے ھیں جب ایک کام کی تکمیل ھو جائے اور اس سے فائدہ حاصل ھونا شروع ھو جائے - لیکن ایک کام ابھی شروع ھی نہیں ھوا تو وہ بھی انکی کارگزاری ھے -

کارگزاری کا یہ معیار وزیر خزانہ کے نزدیک تو ہو سکتا ہے لیکن ایک عام آدمی غالباً اسے کارگزاری نہیں سمجھے گا - پچھلے سال اس ریلوے پر صرف کی جانے والی ۸۴ لاکھ ۸۰ ہزار روپے کی رقم صرف نہیں کی گئی - پھر بھی یہ ہم سے یہ کہتے ہیں کہ ہمیں کارگزاری کا سرٹیفکیٹ دے دیجئے -

This is a service done.

سروس تو ابھی شروع ہی نہیں ہوئی خدمات شروع ہی نہیں کیں - تو اسے ہم کارگزاری میں کیسے شامل کر لیں -

"(نمبر ۴) سال رواں میں اسلام آباد لائن پر کام شروع کر دیا گیا ہے" -

قرطاس ابیض ۱۹۶۶-۶۷ء میں بھی بعینہ یہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں کہ کام شروع ہو گیا ہے منظوری ہو گئی ہے آج سے دو سال قبل - لیکن ہوا کیا کہ جو راستہ اس سال انہوں نے تجویز کیا تھا اسکے نیچے تیل کی پائپ لائن آگئی - اس لئے انہیں وہ راستہ چھوڑنا پڑا - انکی سروے غلط نکلی - ہر سال جو روپیہ کسی مد کے لئے مختص کیا جاتا ہے اگر اسے استعمال نہ کیا جائے - تو وہ ضائع ہو جاتا ہے - لیکن یہ کہتے ہیں کہ اسے بھی انکی کارگزاریوں میں شامل کیا جائے - جو لوگ اسلام آباد جاتے آتے رہتے ہیں - اگر انہوں نے وہاں کوئی ریلوے لائن دیکھی ہے تو مجھے بتا دیں تاکہ میں اسے ان کی کارگزاریوں میں شامل کر سکوں - لیکن اگر وہاں ریلوے کا نام و نشان نہیں - دو سال دیر سے وہاں کام شروع ہو رہا ہے تو اسے میں ان کی کارگزاری میں شامل کر لوں ؟ کیسے کر لوں ؟

جناب والا - اس کے بعد نمبر ۵ آتا ہے -

"امروکا اور وساوے والا کو ایک کروڑ ۱۲ لاکھ روپے کی تخمینی لاگت سے بذریعہ ریل ملانے کی منظوری قومی اقتصادی کونسل کی طرف سے حاصل ہو چکی ہے ...

اس کام کو شروع کرنے کے انتظامات کر لئے گئے ہیں "۔

لیکن ہے یہ بھی کارگزاری ۔ جن دوستوں نے مبارکباد دی ہے اس ریلوے لائن کے بنانے پر ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے وہاں کیا دیکھا ہے ۔ یہ کارگزاری کیسے ہوئی جب میں نے جناب وزیر خزانہ کی ۱۹۶۵-۶۶ء کی تقریر کا مطالعہ کیا تو مجھے اس تقریر میں بعینہ یہی الفاظ درج نظر آئے جو آج انہوں نے اپنی اس تقریر میں اس ریلوے لائن کے متعلق درج کئے ہیں ۔ تین سال سے ایک کام شروع ہی نہیں کیا جاتا ۔ نقشہ شاید ان میں سے کسی کے ذہن میں ہو ۔ لوگوں کو "لارا لپا" پر رکھنا مقصود ہے ۔ اور کہتے ہیں اسے بھی کارگزاری میں شامل کر لیں ۔ اور فرماتے ہیں کہ یہ سال رواں جو ہے یہ ہمارا کارگزاریوں کا سال ہے ۔

آگے چلئے ، یہ ایک بڑا مزیدار منصوبہ ہے ۔ لاہور سے خانیوال تک ریلوے کو برقانے کے سلسلہ میں بہت سے دوستوں نے بات کی ہے ۔ یہ منصوبہ عظیم کارگذاریوں میں شامل ہے جب اس کی تکمیل ہو جائیگی اس وقت میں بھی کہوں گا ۔ شائد میں تب بھی نہ کہوں ۔ اس کے متعلق انہوں نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اس پر پونے تیرہ کروڑ روپے صرف ہونگے ۔ اور جس میں پونے آٹھ کروڑ زر مبادلہ ہو گا ۔ ہمارے پاس پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کی تقریر بھی موجود ہے ۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس منصوبے کی تکمیل کے بعد ہر سال ۴۳ لاکھ روپے کے زر مبادلہ کی بچت ہو گی لیکن اگر جناب صدر مملکت کے اس ارشاد گرامی کے مطابق جس کا حوالہ میرے دوست جناب فاروقی صاحب نے صبح دیا تھا کہ ہمیں قرضہ جات پر ۸ سے ۱۰ فیصد تک سود ادا کرنا پڑتا ہے اگر سود ۱۰ فیصد ہو گا تو اس کے مطابق ۷۷ لاکھ روپیہ سالانہ زر مبادلہ کی شکل میں سود دینا ہو گا لیکن میں تھوڑے سے تھوڑا سود لگاتا ہوں کہ اگر سود ۶ فیصد ہو گا تو آپ کو ۴۵ لاکھ روپیہ سالانہ

سود ادا کرنا ہو گا یعنی اس منصوبے کی تکمیل کے بعد ۳۳ لاکھ روپیہ کے زر مبادلہ کی بچت ہو گی مگر ۳۵ لاکھ روپیہ سالانہ سود زر مبادلہ کی شکل میں ادا کرنا ہو گا۔ کیسی اچھی بچت ہے۔ وہ محکمہ جو اپنی ریلوں کو محض ۲۹ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلاتا ہے اس سے زیادہ احمق میں کس کو سمجھوں جو یہاں برقی ریل چلانا چاہتا ہے۔ اگر ریلوے اپنے ڈیزل انجنوں کی رفتار کو درست کرے تو وہ ۷۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چل سکتے ہیں۔ ڈیزل انجن جو ریلوے کے پاس موجود ہیں وہ ۷۰ میل کی رفتار سے چل سکتے ہیں تو اگر وہ نہیں چل سکتے ہیں تو برقی ریل چلانے کا فلسفہ میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ لیکن یہاں تو صورت حال یہ ہے کہ اکثر برانچ لائنوں میں رات کے وقت گاڑیوں کے اندر روشنی نہیں ہوتی۔ میں نے خود سفر کے دوران مشاہدہ کیا ہے۔ آپ کسی برانچ لائن پر چلے جائیں وہاں ابھی تک انٹر کلاس کے کئی ڈبے ایسے ہیں جن پر پنکھے نہیں ہیں۔ میں ایک سالم گاڑی کا حوالہ دیتا ہوں جو سیالکوٹ سے لاہور چلتی تھی اسکی پوری انٹر کلاس کی بوگیوں میں پنکھے نہیں تھے۔ میں نے ریلوے کی انتظامیہ کے سربراہ کو چٹھی لکھی کہ صورت حال یہ ہے کہ آپ لوگ کہتے ہیں کہ تھرڈ کلاس میں پنکھے ہیں لیکن یہاں تو انٹر کلاس میں بھی پنکھے نہیں ہیں۔ جب مجھے مہینے دو مہینے کے بعد سفر کرنے کا اتفاق ہوا تو وہ گاڑی تبدیل ہو چکی تھی۔ جب انتظامیہ یہ نہیں کر سکتی کہ معمولی سی سہولتیں بھی مسافروں کو مہیا کر دے (یعنی گرمیوں میں محض بجلی کے پنکھے ہی مہیا کر دے) تو یہ اور کیا کر سکتی ہے۔ یہ عیاشی اور تعیش ہے کہ ہمارے غریب ملک کا

پونے تیرہ کروڑ روپیہ لاہور اور خانیوال کے درمیان برقی ریل چلانے پر صرف کر دیا جاوے ۔ یہ انتہائی ظلم ہے اسکو وزیر خزانہ صاحب کہتے ہیں کہ یہ کارگزاری ہے.....

Minister for Finance : We want to save foreign exchange.

Khawaja Muhammad Safdar : I am telling you that you are going to pay more in foreign exchange.

آپ نے میری بات کی طرف غالباً اس وقت توجہ نہیں دی ۔ میں نے ۶ فیصد کا حساب لگایا ہے اس حساب سے پونے آٹھ کروڑ روپیہ زر مبادلہ کے قرضہ پر ۴۷ لاکھ روپیہ سالانہ سود بنتا ہے ۔ مجھے اس کو دھرانا پڑتا ہے اگر جناب وزیر خزانہ صاحب اس طرف متوجہ ہوتے اور وہ سن لیتے تو وہ اعتراض نہ کرتے ۔ جناب صدر مملکت نے ارشاد فرمایا تھا کہ ہمیں بیرونی قرضہ جات پر ۸ سے ۱۰ فیصد سود دینا پڑتا ہے اگر اس حساب سے سود لگائیں تو ہمیں ۷۵ لاکھ روپیہ سالانہ سود دینا ہے جو یقیناً زر مبادلہ کی صورت میں ہو گا کیونکہ وہ زر مبادلہ کا قرضہ ہے ۔

جناب والا ۔ مسافر ڈبے بنانے کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ یہ کارخانہ دو سال کے بعد اسلام آباد میں اپنا کام شروع کر دے گا اور دو سال کے بعد ۱۵۰ ڈبے سالانہ تیار کرنے کے قابل ہو جائیگا ۔ میں وزیر خزانہ کی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ کیا کارگزاری کے معنی یہی ہیں ۔ جو کام ختم ہو گیا وہ تو کارگزاری ہے ۔ جو کام شروع نہیں کیا گیا وہ کارگزاری نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ میں نے سب آئٹمز پر نشان لگائے ہوئے ہیں اور میں سب کے متعلق عرض کر سکتا ہوں کہ کیا کیا کارروائی انہوں نے کی ہے میں فی الحال ان سب چیزوں کو چھوڑتا ہوں کیونکہ میرے پاس صرف پانچ منٹ ہیں ۔

I must leave half an hour for the Finance Minister.

جناب والا - آخر میں Mid Plan Review of Third Five-Year Plan سے ریلوے بورڈ کی کارگزاری کے متعلق آپکی خدمت میں یہ گزارش کروں گا - جناب والا - ان کی کارگزاری سنیں - انہوں نے تیسرے پنجسالہ منصوبہ کے دوران یعنی پانچ سالوں میں ۸۵۱ میل نئی لائن بچھانے کا کام کرنا تھا - سو پونڈ کی لائن بھی اس میں بچھائی جا رہی ہے - ان ۸۵۱ میلوں میں سے تین سال میں صرف ۲۳۲ میل لمبی لائن بچھائی گئی ہے یعنی چوتھائی حصہ ان تین سالوں میں کام ہوا ہے اور تین حصے کام بقایا پڑا ہے - اور دو سال صرف باقی رہ گئے ہیں ان کی کارگزاری کا ایک تو یہ ثبوت ہے - دوسری کارگزاری ان کی یہ ہے کہ انہوں نے ۱۱۱۸ میل میں نئے سلیپر اس پنجسالہ منصوبہ کے دوران ڈالنے تھے لیکن تین سالوں میں صرف ۲۸۰ میل میں سلیپر ڈالے گئے ہیں - یعنی تین سالوں میں ۱/۵ حصہ کام ہوا ہے اور ۳/۵ مدت گزر گئی ہے - جناب والا - ان پانچ سالوں میں ۱۶۱ ڈیزل انجن خریدنے تھے لیکن ان تین سالوں میں صرف ۲۶ ڈیزل انجن خریدے گئے - آگے مال گاڑیاں ان پانچ سالوں میں ۹۲۳۲ بنائی جاتی تھیں لیکن ان تین سالوں میں ۱۶۳ بنائی گئیں یعنی ۳ فیصد کام ہوا ہے - اس کے علاوہ مسافر ڈبے ۴۷۵ کی بجائے ان تین سالوں میں ۲۸۷ بنے ہیں - جناب والا - اس کے متعلق ان اعداد و شمار کی دو لائنیں اگر آپ اجازت دیں تو پڑھ دوں - اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۱ پیرا ۱۳ (۲) میں فرماتے ہیں -

> "The programme both in financial and physical terms is thus somewhat behind schedule while progress is expected to be accelerated in 1966-67 nevertheless it is unlikely that the plan....."

اپنے آپ کو کوئی نہیں کہتا کہ میں برا کام کر رہا ہوں لیکن یہ اپنے آپ پر تنقید ہے اس لئے بڑے پیارے الفاظ میں - بڑے نرم الفاظ

میں کہا گیا ہے شائد اس سے نرم الفاظ اور مل نہیں سکتے تھے - جو میں نے عرض کیا ہے اسکے متعلق یہ گوشوارہ دیا ہوا ہے - بہر حال الفاظ یہ ہیں کہ

.....targets will be achieved.

پاکستان گورنمنٹ نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ مغربی پاکستان کی ویسٹرن ریلوے کسی صورت میں بھی تیسرے پنجسالہ منصوبہ کے target کو پورا نہیں کر سکتی - ان تمام حقائق کے پیش نظر میں جناب وزیر خزانہ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ اگر وہ صفحہ نمبر ۱۸ پر اس سطر کو اس طرح شروع کرتے جیسا کہ انہوں نے شروع کیا ہے - میں وہ پہلے پڑھ دیتا ہوں اور پھر اپنی وہ ترمیم شدہ سطر پڑھوں گا -

''جہاں تک ترقیاتی سرگرمیوں کا تعلق ہے ۶۸-۱۹۶۷ء
مغربی پاکستان ریلوے کے لئے کارگزاری کا سال رہا'' -

تو میں اسے اس طرح پڑھوں گا کہ

''جہاں تک ترقیاتی سرگرمیوں کا تعلق ہے ۶۸-۱۹۶۷ء
مغربی پاکستان ریلوے کے لئے ناکامیوں اور نامرادیوں
کا سال رہا'' -

پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کی تقریر سے پہلے میں یہ عرض کر دوں کہ قاعدہ یہ ہے کہ ڈیڑھ بجے باقی کٹوتی کی تحریکیں guillotine ہو جائینگی اور آج ایک منٹ کے لئے بھی ایوان کا وقت نہیں بڑھایا جا سکتا -

پارلیمنٹری سیکرٹری (ریلوے) (سردار محمد اشرف خان) - جناب والا - سب سے پہلے تو یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ ریلوے بورڈ کی کارکردگی اچھی نہیں ہے اور ان کے اخراجات میں اضافہ ہوا ہے- اور بالخصوص ریلوے کےافسران اور عملے میں بھی اضافہ ہوا ہے - میں اس سلسلے میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ کو اس بات کا احساس ہو گا کہ پچھلے چند سالوں میں ریلوے کی کارکردگی میں operational , organizational اور ترقیات وغیرہ کے تمام پہلوؤں میں ریلوے کے دائرہ عمل میں بے پناہ

اضافہ ہوا ہے - ملک محمد اختر صاحب نے کہا ہے کہ افسران کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے تو میں ان عرض کردہ حقائق کے پیش نظر اسکے متعلق چند اعداد و شمار کی مدد سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرونگا کہ پچھلے چند سالوں میں ریلوے کی ذمہ داریوں میں اور کام کے تناسب میں جسقدر بے پناہ اضافہ ہوا ہے افسران کی category میں نہایت معمولی اضافہ اس تناسب کے پیش نظر کیا گیا ہے جو کہ بالکل برائے نام ہے - ۱۹۴۶ء میں افسروں کی تعداد ۳۳۱ تھی اور ۱۹۶۶-۶۷ء میں ان کی تعداد ۳۵۱ تھی یعنی ان کی تعداد میں صرف بیس افسروں کا اضافہ اس عرصہ میں کیا گیا - اور ۱۹۶۷-۶۸ء میں افسروں کی تعداد ۳۵۹ تھی - بہ الفاظ دیگر یہ اضافہ ۱۹۶۶-۶۷ء میں چھ فیصد اور ۱۹۶۷-۶۸ء میں آٹھ فیصد ہوا تھا - اس میں تھوڑا سا اضافہ اس پالیسی کی وجہ سے بھی ہوا ہے کہ اسسٹنٹ سرجن جو کہ پہلے کلاس نمبر ۳ میں شمار ہوتے تھے ان کو بھی جریدی افسروں میں شامل کر لیا گیا جنکی تعداد چوراسی ہے - اگر ہم ان کو بھی ان میں شامل کریں تو یہ اضافہ برائے نام ہو کر رہ جاتا ہے - لیکن یہ ملازمین پہلے سے موجود تھے اور اب بھی موجود ہیں - جہاں تک ہماری service اور تعمیرات کے پہلوؤں کا تعلق ہے ان میں یقیناً اضافہ ہوا ہے اور اس پر زیادہ زور دینے کی اس وجہ سے ضرورت نہیں ہے کہ سروس اور تعمیرات کا جو کام ریلوے میں ہو رہا ہے وہ اس معزز ایوان پر اچھی طرح سے عیاں ہے - جہاں تک ریلوے بورڈ کا تعلق ہے - ۱۹۶۱-۶۲ء میں اس کے اخراجات پندرہ لاکھ روپے سالانہ تھے جو کہ اس وقت بارہ لاکھ ستانوے ہزار روپے سالانہ ہیں - یعنی ریلوے بورڈ کے اخراجات میں دو لاکھ تین ہزار روپے سالانہ کی کمی ہوئی ہے - اور جہاں تک ریلوے بورڈ کی کارکردگی کا تعلق ہے - میں آپ کی وساطت سے ملک اختر صاحب جو کہ یہاں تشریف فرما نہیں ہیں لیکن

میجر محمد اسلام جان صاحب تشریف رکھتے ہیں ۔ ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ میرے ذاتی علم میں ہے کہ ریلوے بورڈ کے افسران چھ گھنٹے روزانہ کی بجائے دس دس گھنٹے روزانہ کام کرتے ہیں اور یہ ان کی اسی حسن کارکردگی اور کوشش کی ہی وجہ ہے کہ ریلوے کے کام میں بے پناہ اضافہ ہونے کے باوجود ان کے افسران کی تعداد میں اضافہ نہیں کرنا پڑا ۔ اس کے علاوہ ۱۹۶۶-۶۷ء میں ریلوے کے ملازمین کی تعداد ایک لاکھ چھتیس ہزار تھی جبکہ اس وقت ان کی تعداد ایک لاکھ چونتیس ہزار ہے ۔ اور ان کا جو break-up ہے وہ میں بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں ۔ کلاس ۴ کے ملازمین اسی فیصد ۔ کلاس ۳ پندرہ فیصد ۔ کلاس ۳ سپروائزری سٹاف چار اعشاریہ تین فیصد اور افسران صرف اعشاریہ چار فیصد اس تنظیم میں موجود ہیں ۔ آپ کو بھی اس بات کا احساس ہو گا کہ اتنی بڑی تنظیم میں صرف اعشاریہ چار فیصد افسران کا ہونا برائے نام ہی ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ محکمہ ریلوے کے افسران کی تعداد اتنی کم ہونے کے باوجود اسکی کارکردگی اتنی اچھی ہے جبکہ کسی بھی سرکاری یا نیم سرکاری ادارے میں افسران کی اتنی قلیل تعداد نہیں ہوتی ۔ جہاں تک عملے میں کفایت کرنے کا سوال ہے میں اس سلسلے میں اکانومی کمیٹی کی رپورٹ کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ اس میں ضروری بات یہ ہے کہ قائد حزب اختلاف جناب خواجہ محمد صفدر بھی اس اکانومی کمیٹی کے رکن تھے اور اس پر ان کے دستخط بھی موجود ہیں ۔ اسکے صفحہ ۵۹ کے item ۴۸ میں درج ہے کہ :—

"On the whole we have reached the following conclusions—

(1) There are no idle or surplus staff on the railway, who can be retrenched thereby bringing about economy in the expenditure.

(2) Certain deficiencies, especially of relieving staff in some of the categories are clearly noticeable.

(3) The new conditions of work require greater personal supervision by officers necessitating an increase in their number.

(4) Planned outlays of development expenditure whose tempo is mounting up each year, require continuous research, project preparation and execution, induction of new methods and techniques, which can be accomplished only by employing larger number of officers and supervisors. The staff structure should, therefore, undergo suitable transformation in the coming years.

(5) On account of the modernisation the railway would have to modify its staff structure so that the unskilled workers would be eventually replaced by skilled and highly skilled staff.

(6) Proper care should be taken to employ only suitably trained staff and officers."

جناب والا ۔ اس میں واضح طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے کہ محکمہ ریلوے میں کوئی فاضل عملہ موجود نہیں ہے اور اس بات کو بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ اس کی نگرانی کے کام کو مزید بہتر بنانے اور اس پر ترقیات اور تعمیرات کی وجہ سے جو مزید ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں اس کی وجہ سے اس شعبے میں مزید افسران کا اضافہ کیا جائے ۔ لیکن اس کے باوجود بھی میں نے اس معزز ایوان کی خدمت میں ابھی ابھی جو تناسب عرض کیا ہے اس سے بخوبی عیاں ہوتا ہے کہ ریلوے بورڈ نے اپنی حسن کار کردگی کی وجہ سے اس میں بالکل برائے نام اضافہ کیا ہے ۔ اس کے بعد میں جناب میجر اسلم جان کے points کا جواب دیتا ہوں ۔ لیکن چونکہ انہوں نے اب اس مسئلے پر کافی تشویش کا اظہار کیا ہے ۔ تو ان کی خدمت میں عرض کر دینا چاہتا ہوں ۔ کہ اخراجات میں جو اضافہ کیا گیا ہے ۔ اس میں سے ۱٫۶ لاکھ روپے کی وہ رقم ہے ۔ جو سٹاف کی تنخواہوں پر increment کی رقم ہے ۔ آپ کو معلوم ہے

کہ ریلوے کے محکمہ نے ۶۳-۱۹۶۲ء میں اپنے عملے کی تنخواہوں میں بیک قلم بہت بڑا اضافہ کیا تھا جس سے تقریباً ۳ کروڑ روپیہ سالانہ کا مزید بوجھ ریلوے پر پڑا اور ایک کروڑ روپیہ اس سلسلے میں مزید جاری ہوتا ہے جس میں increment اور نئے سکیل کے اوپر increments کے اخراجات میں بھی اضافہ ہوا ہے ۔ تو اس طریقے سے ۱۶ لاکھ روپیہ تو وہ ہے ۔ بقایا روپیہ جو ہمارے expenditure developmental ہو رہے ہیں اس کی وجہ سے ۷ کروڑ کے اخراجات ہیں ان کو meet کرنے کے لئے اس میں اضافہ دکھایا گیا ہے ۔ جہاں تک repairs and maintenance کا تعلق ہے ۔ اس کے متعلق میں یہ عرض کرونگا کہ اخراجات پر نہایت کڑی نگرانی رکھنے کی وجہ سے repairs and maintenance کے جو اخراجات بڑھے ہیں ۔ ان کا تناسب ۱۵ فیصد ہے اور earnings کا تناسب ۲۵ فیصد ہے ۔ یعنی ہماری جو آمدنی ہے ۔ وہ ۲۵ فیصد بڑھی ہے ۔ لیکن repairs and maintenance پر جو ہمارے اخراجات ہیں ۔ وہ ۱۵ فیصد بڑھے ہیں ۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے ۔ کہ repairs and maintenance پر بھی پوری توجہ دی گئی ہے ۔ اور جہاں تک goods trains mileage کا تعلق ہے ۔ اس میں ۲۶ فیصد کی increase ہے ۔ اور Passengers Trains Mileage میں بھی ۲۸ فیصد کا اضافہ ہوا ہے ۔ repairs and maintenance میں اخراجات پر کنٹرول کرنے کے علاوہ اس بات کا بھی پورا خیال رکھا گیا ہے ۔ اور اس کی مناسب روک تھام کی گئی ہے ۔ ۶۲-۱۹۶۱ء میں حادثات کا تناسب ۱۲۰۶ تھا جو کہ کم ہو کر ۶۸-۱۹۶۷ء میں ۸۰۷ رہ گیا ہے ۔ اس سے یہ بات اور مزید واضح ہو جاتی ہے کہ محکمہ ریلوے نے repairs and maintenance کی side پر اپنی پوری توجہ مرکوز کی ہے ۔ اس کے بعد جناب والا حمزہ صاحب نے برانچ لائن کے متعلق اعتراض فرمایا تھا ۔ تو اس سلسلے میں میں ان کی خدمت میں یہ عرض کر دینا

چاھتا ھوں کہ محکمہ ریلوے برانچ لائنوں پر اپنے وسائل کے مطابق پوری توجہ دے رہا ھے ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جس حد تک ترقی Main لائن پر ھوئی ھے ۔ برانچ لائنوں پر اس حد تک ترقی نہیں ھوئی ۔ جناب والا ۔ یہ بات لازم بھی ھے کہ جہاں تک Main لائن کا تعلق ھے ۔ ان کو ھمیشہ ترجیح دی جاتی ھے ۔ لیکن اس بات سے یہ نتیجہ قطعی طور پر نہیں نکالا جا سکتا کہ برانچ لائن کو نظر انداز کیا گیا ھے۔ جہاں تک برانچ لائنز کا تعلق ھے ۔ کافی حد تک track adjustment کی گئی ھے ۔ اور بہت برانچ لائنز کی امپرووسنٹ کرکے ان پر گاڑیوں کی speed میں اضافہ کر دیا گیا ھے ۔ جھنگ صدر ۔ ھنڈے والی سیکشن میں ۳۵ سے ۴۵ میل کا اضافہ کر دیا گیا ھے ۔ کوٹری ۔ دادو سیکشن میں ۴۰ سے ۴۵ میل کا اضافہ کر دیا گیا ھے اور کنڈی اور میر چاوہ سیکشن میں بھی تبدیلی کر دی گئی ھے ۔ چنانچہ بہت سے ایسے سیکشن ھیں جن میں track میں نمایاں تبدیل کرکے اس کی گاڑیوں کی رفتار میں اضافہ کر دیا گیا ھے اور اس کے علاوہ جیسا کہ میں پچھلے وقفہ سوالات کے دوران بتا چکا ھوں . . . . . .

حاجی سردار عطا محمد ۔ کوٹری اور حیدر آباد لائن کو نکال دیا ھے اور اس کے پیسے آپ واپس لے لیتے ھیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اس کے علاوہ میں اس سے پہلے یہ عرض کر چکا ھوں کہ اب تک ھمیں ۳۴ ریل کار اور ۹۰ trailers موصول ھو چکے ھیں ۔ ان میں سے اکثریت ریل کاروں کی برانچ لائن پر چلائی جائے گی ۔ اور یہ اھتمام کیا جا رھا ھے کہ ان لائنوں پر ریل کاروں کی رفتار کو زیادہ سے زیادہ کیا جائے اس میں جناب والا کوٹری ، روھڑی ، سبی ، لاھور ، وزیر آباد وغیرہ بہت سے ایسے سیکشن ھیں جن میں ریل کار کی رفتار ۶۰ میل سے بڑھا کر ۶۵ میل تک کر دی جائے گی ۔

تو اس بات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ محکمہ ریلوے برانچ لائنوں پر بھی پوری طرح سے توجہ دے رہا ہے ۔ خواجہ صفدر صاحب نے ابھی ابھی فرمایا ہے کہ برانچ لائنز پر ایسے ڈبوں کی تعداد کافی ہے ۔ جن میں پنکھے لگائے جا سکتے ہیں ۔ تو ان کی اطلاع کے لئے میں عرض کرتا ہوں ۔ پچھلے ۶ سال میں پنکھوں کی تعداد جو کہ ۵۸-۱۹۵۷ء میں ۱۹ فیصد تھی انٹر اور تھرڈ کلاس کے ڈبوں میں پنکھے مہیا کئے گئے ہیں پچھلے دس سال کا جو تناسب تھا ۔ اس کو ۶۱ فیصد کر دیا گیا ہے تو اس بات کی طرف بھی . . . . . .

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ انٹر کلاس کی بات کر رہے ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میں دونوں کو شمار کر رہا ہوں ۔ آپ کے زمانے میں ۱۹ فیصد تھے ۔ یعنی قیام پاکستان سے لے کر ۵۸-۱۹۵۷ء تک ۱۹ فیصد ڈبوں میں پنکھے تھے ۔ پچھلے دس سالوں میں اس کا جو تناسب تھا اس کو ۱۹ فیصد سے بڑھا کر ۶۱ فیصد کر دیا گیا ہے ۔ اور یہ کوشش کی جا رہی ہے ۔ کہ بقایا ڈبوں میں بھی جلد از جلد پنکھے نصب کر دیئے جائیں ۔ اس کے علاوہ میں چند معروضات پیش کرونگا ۔ کیونکہ میرے پاس وقت بہت کم ہے ۔ جناب والا ۔ خواجہ صاحب کا جو اعتراض ہے ۔ اس کے متعلق میں نے کل بھی واضح طور پر عرض کیا تھا ۔ خواجہ صاحب نے کہا ہے کہ پونے ۸ کروڑ روپے کا زر مبادلہ خرچ کیا گیا ہے ۔ لیکن میں نے کل بھی وضاحت سے عرض کی تھی ۔ کہ ۵ کروڑ روپے جن کے عوض ہمیں انجن مہیا کئے جاتے تھے ۔ خواہ ہم ڈیزل انجن لیں یا الیکٹرک انجن لیں ۔ جہاں تک ڈیزل انجن کا تعلق ہے . . . . . .

خواجہ محمد صفدر - میں عرض کرتا ہوں کہ ہمیں ان شرائط پر قرضہ لینے کی ضرورت کیا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - خواجہ صاحب میں یقین دلاتا ہوں کہ جو ادارہ ڈیزل انجن مہیا کرتا ہے وہ دنیا کا واحد ادارہ ہے - جو ڈیزل انجن بناتا ہے - اس ادارے کی طرف سے اس بات کی انتہائی مخالفت کی گئی - کہ ہم اس لائن کو electrify نہ کریں - یہ ہمارا اپنا مفاد ہے کہ ہم اس کو electrify کرتے ہیں - یہ درست ہے کہ جو ۴۳ لاکھ کا سرمایہ ہے - لیکن جناب والا اس کے دوسرے پہلوؤں پر غور کیا جائے جو نہایت اہم ہیں - ڈیزل لوکو موٹو میں نے عرض کیا ہے - کہ ان کی قیمت کے علاوہ ان کا سب سے بڑا بوجھ جو ہمارے زر مبادلہ پر پڑتا ہے - وہ سپیر پارٹس ہیں -

خواجہ محمد صفدر - پچھلے دس سالوں میں ½ ۲۰۰ انجن درآمد کیوں کئے گئے ہیں - یہ کیوں کئے گئے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - میں جناب والا - خواجہ صفدر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں - کہ یہ کل قرضہ بھی جو ہے یہ بغیر سود کے ہے -

خواجہ محمد صفدر - آپ مجھے بتایئے کہ وہ کون گدھا ہے - جو آپ کو بغیر سود کے قرضہ دے گا -

Mr. Mahmood Azam Farooqi : It all depends upon negotiations and effort.

Minister of Finance : I will answer that.

سردار محمد اشرف خان - میں نے اس بات کے متعلق وضاحت سے عرض کر دیا تھا کہ ڈیزل لوکوموٹو کی چیزیں پیچیدہ ہوتی ہیں - ان کی جگہ الیکٹرک لوکو موٹو حاصل کئے جا رہے ہیں - ۵ کروڑ کے جو ڈیزل لوکوموٹو آنے تھے انکے عوض الیکٹرک لوکو موٹو حاصل کئے گئے ہیں - ان الیکٹرک لوکو موٹوز کے لئے spare parts ہم آسانی سے اور کثرت سے بنا سکتے ہیں - ہم ملک میں ایک Heavy Electric Complex بنا رہے ہیں اگر یہی رفتار موجودہ حکومت کے تحت رہی تو ہم جلدی ہی الیکٹرک لوکو موٹو بنانے میں خود کفیل ہو جائیں گئے - ہم ان تمام چیزوں کو نظر میں رکھیں گے یہ choice نہایت ہی مناسب تھی اور ضروری تھی - مجھے خواجہ صاحب کے اعتراض سے اتفاق نہیں کیونکہ انہیں electrify کرنا مفاد عامہ میں تھا - اس سے ہمارے per mile اخراجات ۱۱ فیصد کم ہو جائیں گے -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - کرائے بھی کم کر دیں -

سردار محمد اشرف خان - ہم آپ کے لئے مختص کر دیں گے -

وزیر خزانہ (سید احمد سعید کرمانی) - حضور والا - میرا ارادہ نہیں تھا کہ اس بحث میں حصہ لوں لیکن میں نے مناسب سمجھا کہ کم از کم کسی ایک سوال کا جواب دے دوں -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - کیا پھر نہیں دے سکیں گے -

وزیرخزانہ - وہ تو خدا کے اختیار میں ہے -

جناب والا - خواجہ صاحب کا اعتراض تو نہیں تھا مگر انہوں نے وضاحت طلب فرمائی ہے کہ اس وائٹ پیپر کے صفحہ ۳۳ پر دیا گیا ہے :-

> "The Fund is credited with an annual contributions from Revenue, calculated, according to the existing rules, at 1/30th of the Capital-at-charge."

انہوں نے کہا تھا کہ کیا ابھی ابھی یہ کیا گیا ہے - میں یہ گذارش کروں گا کہ ابھی ابھی کیا گیا ہے -

خواجہ محمد صفدر - میں نہیں سمجھ سکا - یہاں تو قواعد کی خلاف ورزی کی گئی ہے - آپ نے ۱/۳۰ حصہ چارجز کا دینا تھا وہ کیوں نہیں دیا -

وزیرخزانہ - پوزیشن یہ ہے کہ آپ نے اس کے بعض صفحات نہیں پڑھے اس میں درج ہے :-

> "..... For this purpose the amount of repayment instalments payable during any financial year, would be deductable from the amount of the appropriation....."

The word used is "appropriation".

> "..... From revenue for Depreciation Reserve Fund (which would, however, continue to be calculated according to the extent formula viz. 1/30th of capital-at-charge)."

So, the appropriation is up to the 1/30th of the capital-at-charge. They have made no departure from that formula. What happened was that, after appropriation, the amount desired for repayment of the loan was paid and then whatever was left was transferred to the Reserve Fund.

Khawaja Muhammad Safdar: That is a breach of the rules.

Minister for Finance: That is no breach of the rules. We had to appropriate up to 1/30th of the capital-at-charge. So, we did appropriate up to 1/30th of the capital-at-charge but out of that appropriation we made payment and whatever was left it was transferred to the Reserve Fund. Therefore, there was no departure from the rules.

جیسا کہ میں نے کل بھی عرض کیا تھا - جاپان نے کرایوں میں ایک سال میں ساڑھے اکتیس فیصد کا اضافہ کیا ہے اور بوئنگ نے ایک سال میں ساڑھے چار فیصد کا اضافہ ہے - اضافہ تو ہر ملک میں ہو رہا ہے - یہاں تو ہم کم از کم اضافہ کر کے زیادہ سے زیادہ سہولتیں مہیا کرتے ہیں یا تو

یہاں یہ حالت پیدا ہو جائے کہ یہ سروس بند ہو جائے اور یہ بھی صورت ہو سکتی ہے کہ ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ کرایہ میں بالکل اضافہ نہ ہو ۔ اور پھر کہنا پڑے کہ بابا یہ ہمارے بس کی بات نہیں یہ ریلوے خسارہ کا سودا ہے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ یہ better planning کی بات ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ یہ بات نہیں ۔ کرایہ میں کچھ نہ کچھ اضافہ ہوتا رہا ہے۔ جب سے یہ محکمہ صوبہ کی تحویل میں آیا ہے۔ کرایوں میں تین دفعہ اضافہ ہوا ہے ۔ اور وہ بھی nominal سا ۔ اب یہ شکایت ہے کہ یہ اضافہ مفاد عامہ میں نہیں ۔ اگر واقعی غیر معمولی اضافہ ہوا ہے تو خواجہ صاحب کی اس بات میں وزن تھا ۔ یہ ادارہ چل رہا ہے رفاہی خدمات دے رہا ہے اور اس میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوئی ۔ یہ فرمایا گیا ہے کہ ڈی جی خان میں ریلوے لائن کی پٹری پر روڑی نہیں بچھائی گئی ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم تاخیر سے کام لے رہے ہیں ۔ جہاں تک اس لائن کا تعلق ہے کہ پٹری پر روڑی بچھائی گئی ہے یا نہیں اس سلسلہ میں میں یہ عرض کروں گا کہ جہاں تک مسافر گاڑیوں کے چلنے کی ضرورت ہے ابھی نہیں چل سکیں ۔ کیونکہ ابھی blasting ہونی ہے ۔ مال گاڑیوں کے لئے blasting کی ضرورت نہیں ۔ لیکن جب ہماری مسافر گاڑیاں چلیں گی تو اس سے پہلے blasting کردی جائے گی ۔

چونکہ blasting نہیں ہوئی وہاں کسی قسم کی passenger traffic نہیں چل سکتی ۔ البتہ مال گاڑیاں چل سکتی ہیں اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا ۔ خواجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ renewal of track کا کام ہوا ہے ۔ وہ بہت آسانی سے بھول جاتے ہیں کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ ایک لحاظ سے بہت ہی اہم ہے اور ایک لحاظ سے اس نے ہمارے بہت منصوبوں کی تکمیل

میں رکاوٹ بھی ڈال دی ہے ۔ اگر جنگ نہ ہوتی تو تیسرے پنجسالہ منصوبہ کے target کو achieve کر لیتے لیکن وہ حالات ہمارے بس سے باہر تھے ۔ پھر بھی ہمیں امید ہے کہ ہم کسی طرح اپنے target تک پہنچ جائیں گے اور پھر یہ فرمایا ہے کہ لوکو موٹو ابھی procure نہیں کئے اس کے متعلق میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ foreign loans کی flow بڑی slow رہی ہے ۔ اس لئے ہم اس قابل نہ ہو سکے ۔ اگر وقت پر loans مل جاتے اور flow اتنی slow نہ ہوتی تو ہم نے لوکو موٹو حاصل کرلینے تھے اس میں کسی اور ایجنسی کا دخل ہے ہمارا نہیں ہے میرا خیال ہے کہ اس مسئلہ کو کسی اور وقت discuss کریں گے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I will now put the cut motion to the vote of the House.

The question is —

> That the item of Rs. 12,97,000 on account of Ordinary Working Expenses—General Administration—1-Administration-(*a*) Railway Board—Other than New Expenditure be reduced by Rs. 12,96,999.

The motion was lost

Mr. Senior Deputy Speaker : The House is adjourned to meet again on Monday, the 17th June, 1968, at 8.00 A.M.

The Assembly then adjourned (at 1.30 p.m.) till 8.00 a.m. on Monday, the 17th June, 1968.

APPENDIX I

(*Ref*: Starred Question No. 12494)

(*a*) *Name of District*		*Rural Area*	*Urban Area*
Hyderabad	...	Hyderabad Taluka	Hyderabad City
		Hala Taluka	Hala Town
		Matli Taluka	Matiari Town
		Tando Allah Yar Taluka	Tando Jam Town
		Badin Taluka	Matli Town
		Tando Mohd. Khan Taluka	Tando Allah Yar Town
		Tando Ghulam	Badin Town
		Ali Taluka	Tando Mohd Khan Town
Dadu	...	Dadu Taluka	Dadu Tawn
		Kotri Taluka	Mehar Town
		Kakar Taluka	Kotri Town
		Mehar Taluka	
		Sehwan Taluka	
		Johi Taluka	
		Kohistan Mahal Taluka	
Sanghar	...	Shahdapur Taluka	Sanghar Town
		Sanghar Taluka	Shahdadpur Town
		Sinjhoro Taluka	Tando Adam Town
			Sinjhoro Town
		Khipro Taluka	Khipro Town
Thatta	...	Thatta Taluka	Thatta Town
		Shahbunder Taluka	Sujawal Town
		Sujawal Taluka	
		Mirpur Bathroo Taluka	
		Jati Taluka	

Name of District		*Rural Area*	*Urban Area*
		Mirpursakro Taluka	
		Ghorabari Taluka	
		Keti Bunder Taluka	
Tharparkar	...	Mirpurkhas Taluka	Mirpurkhas Town
		Jamsabad Taluka	Jamsabad Town
		Digri Taluka	Digri Town
		Samaro Taluka	Jhudo Town
		Umerkot Taluka	Kunri Town
		Chachro Taluka	Umerkot Town
		Mithi Taluka	
		Diplo Taluka	
		Nagarparkar Taluka	
Lasbela	...	Bela Taluka	Bela Town
Karachi	...	Karachi Taluka	Karachi Town
Khairpur	...	Khairpur District	Khairpur Town
			Tanipur Town
			Gambat Town
			Kot Deji Town
Sukkur	...	Sukkur Taluka	Sukkur Town
		Mirpur Mathelo Taluka	Mirpur Mathelo Town
		Ubauro Taluka	Ubauro Town
		Panoakil Taluka	Garhi Yasin Town
		Garhi Yasin Taluka	Shikarpur Town
		Shikarpur Taluka	Ghotki Town
		Ghotki Taluka	Kohri Town
		Rohri Taluka	
Jacobabad	...	Jacobabad Taluka	Jacobabad Town
		Kashmore Taluka	Kashmore Town

Name of District	*Rural Area*	*Urban Area*
	Kandkot Taluka	Kandkot Town
	Thul Taluka	Thul Town
	Garhi Khairo Taluka	Garhi Khairo Town
Larkana	Larkana Taluka	Larkana Town
	Rato Dero Taluka	Rato Dero Town
	Mero Khan Taluka	Mero Khan Town
	Shahdadkot Taluka	Shahdad Kot Town
	Warah Taluka	Warah Town
	Dokri Taluka	Dokri Town
	Kambar Taluka	Kambar Town
Nawabshah ...	Nawabshah Taluka	Nawabshah Town
	Kandiaro Taluka	Kandiaro Town
	Noshero Feroze Taluka	Noshero Feroze Town
	Moro Taluka	Moro Town
	Sakrand Taluka	Sakrand Town

Yearwise expenditure incurred on BCG vaccination Campaign in Hyderabad Region :—

Year		*Total Expenditure* Rs.
1955-56	...	24,497.00
1956-57	...	84,967.00
1957-58	...	91,529.00
1958-59	...	104,799.00
1959-60	...	86,039.00
1960-61	...	94,582.00
1961-62	...	76,008.00
1962-63	...	127,357.00
1963-64	...	404,894.00

Year		*Total Expenditure*
		Rs.
1964-65	...	190,828.00
1965-66	...	202,014.00
1966-67	...	147,587.00

Peshawar Region :
(including rural & urban areas)

Name of District	Year	Expenditure
Peshawar	1950	Information not available
Peshawar and Mardan	1951	—do—
Peshawar and Mardan	1952	—do—
Hazara and Kohat	1953	—do—
Bannu	1954	—do—
D.I. Khan	1954	—do—
Peshawar	1954	—do—
Mardan	1954	—do—

Name of District (including rural and urban areas)	Year	Expenditure
Peshawar	1955	Information not available.
Hazara	1955	—do—
Mardan	1955	—do—
Bannu	1955	—do—
Kohat	1955	—do—
Peshawar	1956-57	1,00,176.00
Hazara	1956-57	
Mardan	1956-57	
Campbellpur	1956-57	
Kohat	1956-57	
Bannu	1956-57	
D.I. Khan	1956-57	

Name of District	Year	Expenditure
Peshawar	1957-58	
Mardan	1957-58	
Hazara	1957-58	
Swat State	1957-58	
Malakand	1957-58	1,26,934.00
Banna	1957-58	
D.I. Khan	1957-58	
Kurram Valley	1957-58	
South Waziristan	1957-58	
Hazara	1958-59	
Mardan	1958-59	
Peshawar	1958-59	
Swat State	1958-59	
Campbellpur	1958-59	2,65,564.00
Khyber Agency	1958-59	
BCG Clinic Peshawar	1958-59	
Rawalpindi	1958-59	
Mianwali	1958-59	
Peshawar	1959-60	
Campbellpur	1959-60	
Hazara	1959-60	
BCG Clinic Peshawar	1959-60	
Khyber Agency	1959-60	1,15,615.00
Kurram Agency	1959-60	
Mianwali	1959-60	
South Waziristan	1959-60	
D.I. Khan	1959-60	

Name of District	Year	Expenditure
Campbellpur	1960-61	1,36,800.00
Peshawar	1960-61	
Kohat	1960-61	
Peshawar	1961-62	1,41,040.00
Dir State	1961-62	
Charsadda	1962-63	86,470.00
Mardan	1962-63	
Malakand Agency	1963-64 ...	1,07,776.00
D.I. Khan	1964-65 ...	1,13,980.00
Peshawar	1965-66	1,38,488.00
Mardan	1965-66	
Kohat	1965-66	
Hazara	1966-67	1,58,182.00
Swat State	1966-67	

Quetta Kalat Division

Name of District		Rural Area	Urban Area
Quetta	...	Villages of Quetta, Pishin & Chaman Tehsils	Quetta, Chaman & Pishin Towns
Sibi	...	Villages of Sibi Kohlu, Dera Bugti, Sharigh	Sibi Town.
Zhob	...	Villages of Fort Sandeman, Hindubagh and Killa Saifullah Tehsils	Fort-Sandeman Town.
Loralai	...	Villages of Duki, Bar-Khan and Bori Tehsils	Loralai Town.
Chagai	...	Villages of Nushki, Dalbandin and Nok-Kundi Tehsils	Nushki Town.
Kalat	...	Kalat, Mastung, Khuzdar and Surab Tehsils	Kalat, Mastung and Khuzdar Towns.
Kachi	...	Dhadar, Bhag, Chatter, Gandawa, Lehri and Jhal Tehsils	Dhadar and Bhag Towns.

Name of District		Rural Area	Urban Area
Mekran	...	Turbat, Jiwani, Tump, Mand Buleda, Panjgur and Pasni Tehsils	Turbat and Pasni Towns.
Kharan	...	Kharan Tehsil	—
Bela	...	Lasbela Tehsil	—

The yearwise reconciled expenditure figures incurred on BCG Campaign since its commencement are given as below in Quette Kalat Region :—

	Year		Expenditure
(1)	1952-53	...	15,419.00
(2)	1953-54	...	38,916.00
(3)	1954-55	...	36,252.00
(4)	1955-56	...	62,403.00
(5)	1956-57	...	63,632.00
(6)	1957-58	...	54,325.00
(7)	1958-59	...	71,325.00
(8)	1959-60	...	80,675.00
(9)	1960-61	...	74,220.00
(10)	1961-62	...	63,075.00
(11)	1962-63	...	69,878.00
(12)	1963-64	...	67,884.00
(13)	1964-65	...	82,889.00
(14)	1965-66	...	1,06,404.00
(15)	1966-67	...	1,03,761.00
(16)	1967-68 (Upto 30-4-1968)	...	91,021.00
	Total Rs:	...	10,82,079.00

Khairpur Region at Bahawalpur

S. No.	Name of District	Rural and Urban Areas	Year	Expenditure incurred
				Rs.
1	Larkana ...	1. Taluka Larkana	1962	
2	Bahawalpur ...	1. Tehsil Bahawalpur	1962	
		2. Tehsil Hasilpur	1962	
3	Bahawalnagar ...	1. Tehsil Chishtian	1962	1,80,309.00
4	Rahimyarkhan ...	1. Tehsil Rahimyarkhan	1962	
1	Bahawalnagar ...	1. Tehsil Haroonabad	1963	
2	Sukkur ...	1. Taluka Ubaro	1963	
		2. Taluka Mirpur Methelo	1963	1,08,367.00
		3. Taluka Panoakil	1963	
		4. Taluka Rohri	1963	
1	Rahimyarkhan ...	1. Tehsil Liaquatpur	1964	
		2. Tehsil Khanpur	1964	
		3. Tehsil Sadiqabad	1964	1,29,032.00
2	Sukkur ...	1. Taluka Shikarpur	1964	
3	Khairpur ...	2. Taluka Khairpur	1964	
1	Khairpur ...	1. Taluka Gumbat	1965	
2	Nawabshah ...	1. Taluka Kandiaro	1965	
		2. Taluka Moroo	1965	
		3. Taluka Padidin	1965	
		4. Taluka Nawabshah	1965	
		5. Taluka Naushero Firoz	1965	1,68,915.00
3	Jacobabad ...	1. Taluka Jacobabad	1965	
		2. Taluka Jhatpat	1965	
		3. Taluka Uste Mohammad	1965	

S. No.	Name of District	Rural and Urban Areas	Year	Expenditure incurred Rs.
		4. Taluka Ghari Khairo	1965	1,68,915.00
4	Larkana ...	1. Taluka Larkana	1965	
1	Jacobabad ...	1. Taluka Kashmore	1966	2,03,257.00
2	Bahawalpur ...	1. Tehsil Ahmadpur East	1966	
		2. Tehsil Bahawalpur	1966	
		3. Tehsil Hasilpur	1966	
3	Bahawalnagar ...	1. Tehsil Bahawalnagar	1966	
		2. Tehsil Chishtian	1966	
1	Bahawalnagar ...	1. Tehsil Haroonabad	1967	1,82,690.00
2	Rahimyarkhan ...	1. Tehsil Khanpur	1967	
		2. Tehsil Liaquatpur	1967	
		3. Tehsil Rahimyarkhan	1967	
1	Bahawalnagar ...	1. Tehsil Minchinabad	1968 upto 31-5-68	Not available
2	Rahimyarkhan ...	1. Tehsil Rahimyarkhan		
		2. Tehsil Khanpur		
		3. Tehsil Sadiqabad		
		4. Tehsil Liaquatpur		

Sargodha Region at Multan

S. No.	Name of District	Rural and Urban Areas
1	Jhang	—do—
2	Lyallpur	—do—
3	Sargoda	—do—
4	Mianwali	—do—
5	Sahiwal	—do—
6	Multan	—do—
7	Muzaffargarh	—do—
8	D. G. Khan	—do—

Statement showing the year-wise expenditure on BCG Campaign for the year from 1961-62 to 1966-67 in Sargodha Region at Multan

	Rs.
1961-62	1,06,722.00
1962-63	1,08,593.00
1963-64	2,99,300.00
1964-65	3,25,450.00
1965-66	2,99,480.00
1966-67	2,23,778.00
Total : —	13,63,323.00

Statement showing the year-wise expenditure on BCG Campaign for the year from 1962 to 1967, in Lahore Region

	Rs.
1962-63	2,24,291.17
1963-64	2,05,466.55
1964-65	2,34,044.45
1965-66	(Other :—43,419.82) + (New :—1,48,180.26 = 1,91,600.08
	Rs.
1966-67	2,01,066.00

(b) Total number of persons so far given BCG vaccination in Hyderabad Region :—

	Name of District including Rural and Urban Areas	*Year*	*No. of persons vaccinated*
1	Sukkur/Tharparkar	1954	25,487
2	Larkana/Nawabshah	1955	76,139
3	Larkana/Sanghar	1956	84,755
4	Thatta/Jacobabad/Dadu	1957	81,830
5	Dadu/Hyderabad	1958	25,822
6	Hyderabad	1959	85,368
7	Tharparkar	1960	43,930
8	Hyderabad/Dadu	1961	53,311

	Name of District including Rural and Urban Areas	Year	No. of persons vaccinated
9	Nawabshah/Sanghar/Thatta/ Khairpur	1962	48,364
10	Thatta/Hyderabad/Dadu	1963	52,684
11	Karachi	1963	8,829
12	Dadu/Lasbela	1964	58,055
13	Karachi	1964	10,436
14	Hyderabad/Lasbela/Tharparkar	1965	95,290
15	Karachi	1965	39,061
16	Tharparkar/Sanghar	1966	1,59,987
17	Karachi	1966	24,042
18	Hyderabad/Thatta/Sanghar & Tharparkar	1967	2,21,333
19	Karachi	1967	20,807

Total number of persons so far given BCG Vaccination in Peshawar Region :—

Name of District including Rural and Urban Areas	Year	No. of persons vaccinated
Peshawar	1950	79,429
Peshawar & Mardan	1951	96,155
Peshawar & Mardan	1952	3,16,498
Hazara and Kohat	1953	3,40,481
Bannu	1954	1,98,585
D.I. Khan	1954	1,61,595
Peshawar	1954	3,27,191
Mardan	1954	45,396
Peshawar	1955	2,62,262
Hazara	1955	2,16,632
Mardan	1955	2,68,233
Bannu	1955	64,825

Name of District including Rural and Urban Areas	*Year*	*No. of persons vaccinated*
Kohat	1955	73,032
Peshawar	1956	2,24,058
Hazara	1956	1,28,047
Mardan	1956	1,69,660
Campbellpur	1956	1,98,331
Kohat	1956	1,48,882
Bannu	1956	1,46,186
D.I. Khan	1956	90,562
Peshawar	1957	30,809
Mardan	1957	51,806
Hazara	1957	1,16,001
Swat State	1957	2,13,226
Malakand	1957	28,029
Bannu	1957	41,655
D.I. Khan	1957	3,885
Kurram Valley	1957	68,133
South Waziristan	1957	26,105
Peshawar	1958	1,26,922
Mardan	1958	93,863
Hazara	1958	72,807
Swat State	1958	14,756
Campbellpur	1958	46,490
Khyber Agency	1958	25,053
BCG Clinic Peshawar	1958	7,028
Rawalpindi	1958	11,427
Mianwali	1958	2,66,832
Peshawar	1959	6,723
Campbellpur	1959	1,33,901

Name of District including Rural and Urban Areas	*Year*	*No. of persons vaccinated*
ızara	1959	1,52,755
:G Clinic Peshawar	1959	4,207
ıyber/Malakand/Kurram-gency/South Waziristan and .I. Khan	1959	1,59,696
hawar, Kohat and Campbellpur	1960	5,62,333
awar, Dir State	1961	41,965
.rsada, Mardan	1962	6,16,795
akand Agency	1963	2,52,966
Khan	1964	76,206
awar, Mardan and Kohat	1965	3,49,702
ıra, Swat State	1966	2,84,600
awar, Hazara & Mardan	1967	4,35,063

ıumber of persons so far given BCG Vaccination in Quetta/
ɔn :—

	1953-31-5-1968	1,03,191
	1953-31-5-1968	38,518
	1953-31-5-1968	24,109
	1953-31-5-1968	61,904
	1953-31-5-1968	29,417
	1953-31-5-1968	69,074
	1953-31-5-1968	86,000
	1953-31-5-1968	36,639
Tehsil)	1953-31-5-1968	3,360
	1953-31-5-1968	2,784
	Total ...	4,54,996

Total number of persons so far given BCG Vaccination in Khairpur Region at Bahawalpur :—

Name of District including Rural/Urban Areas	Year	No. of persons vaccinatid
Larkana, Bahawalpur, Bahawalnagar and Rahimyar Khan	1962	64,257
Bahawalnagar & Sukkur	1963	1,50,877
Rahimyar Khan, Sukkur & Khairpur	1964	1,35,414
Khairpur, Nawabshah, Jacobabad & Larkana	1965	1,67,106
Jacobabad, Bahawalpur and Bahawalnagar	1966	99,899
Bahawalnagar & Rahimyar Khan	1967	1,23,041
Bahawalnagar & Rahimyar Khan	1968	1,23,352 (upto 31-5-60)
Sargodha Region		
Jhang	1962	38,122
Lyallpur	1962	...
Sargodha	1962	17,157
Mianwali	1962	63,053
Sahiwal	1962	...
Multan	1962	24,145
Muzaffargarh	1962	567
D.G. Khan	1962	10,009
Jhang	1963	41,259
Lyallpur	1963	44,795
Sargodha	1963	2.559
Mianwali	1963	58,496
Sahiwal	1963	...
Multan	1963	43,232

Name of District including Rural/Urban Areas	Year	No. of persons vaccinated
Muzaffargarh	1963	...
D.G. Khan	1963	...
Jhang	1964	...
Lyallpur	1964	1,91,829
Sargodha	1964	2,868
Mianwali	1964	...
Sahiwal	1964	...
Multan	1964	7,434
Muzaffargarh	1964	...
D.G. Khan	1964	...
Jhang	1965	...
Lyallpur	1965	57,172
Sargodha	1965	2,719
Mianwali	1965	...
Sahiwal	1965	5,540
Multan	1965	...
Muzaffargarh	1965	...
D.G. Khan	1965	...
Jhang	1966	...
Lyallpur	1966	...
Sargodha	1966	5,864
Mianwali	1966	...
Sahiwal	1966	5,15,014
Multan	1966	47,709
Muzaffargarh	1966	...
D. G. Khan	1966	...
Jhang	1967	...
Lyallpur	1967	...

Name of District including Rural/Urban Areas	Year	No. of persons vaccinated.
Sargodha	1967	1,53,443
Mianwali	1967	83,151
Sahiwal	1967	39,812
Multan	1967	2,06,762
Muzaffargarh	1967	...
D. G. Khan	1967	...
Jhang	1968	92,603
Lyallpur	1968	...
Sargodha	1968	...
Mianwali	1968	...
Sahiwal	1968	...
Multan	1968	...
Mazaffargarh	1968	...
D. G. Khan	1968	...

Total number of persons so far given BCG Vaccination in Lahore Region :—

Lahore	1951	68,910
Gujranwala	1951	...
Sialkot	1951	3,867
Sheikhupura	1951	...
Rawalpindi	1951	85,268
Campbellpur	1951	...
Gujrat	1951	...
Jhelum	1951	202
Lahore	1952	2347
Gujranwala	1952	Nil
Sialkot	1952	Nil
Sheikhupura	1952	Nil

Name of District including Rural and Urban Areas	Year	No. of persons vaccinated
Rawalpindi	1952	4263
Campbellpur	1952	Nil
Gujrat	1952	Nil
Jhelum	1952	Nil
Lahore	1953	2943
Gujranwala	1953	Nil
Sialkot	1953	Nil
Sheikhupura	1953	Nil
Rawalpindi	1953	866
Campbellpur	1953	Nil
Gujrat	1953	Nil
Jhelum	1953	205
Lahore	1954	122048
Gujranwala	1954	Nil
Sialkot	1954	Nil
Sheikhupura	1954	130793
Rawalpindi	1954	2111
Campbellpur	1954	Nil
Gujrat	1954	Nil
Jhelum	1954	Nil
Lahore	1955	4,461
Gujranwala	1955	Nil
Sialkot	1955	Nil
Sheikhupura	1955	23,781
Rawalpindi	1955	1,877
Campbellpur	1955	Nil
Gujrat	1955	1,56,006

Name of District including Rural and Urban Areas	Year	No. of persons vaccinated
Jhelum	1955	68,228
Lahore	1956	80,043
Gujranwala	1956	Nil
Sialkot	1956	Nil
Sheikhupura	1956	655
Rawalpindi	1956	1,601
Campbellpur	1956	Nil
Gujrat	1956	10,661
Jhelum	1956	21,894
Lahore	1957	3,845
Gujranwala	1957	Nil
Sialkot	1957	Nil
Sheikhupura	1957	Nil
Rawalpindi	1957	24,686
Campbellpur	1957	Nil
Gujrat	1957	Nil
Jhelum	1957	Nil
Lahore	1958	5,684
Gujranwala	1958	Nil
Sialkot	1958	Nil
Sheikhupura	1958	1,353
Rawalpindi	1958	80,209
Campbellpur	1958	Nil
Gujrat	1958	Nil
Jhelum	1958	Nil
Lahore	1959	32,543
Gujranwala	1959	1,24,639

Name of District including Rural and Urban Areas	Year	No. of persons vaccinated
Sialkot	1959	2,28,199
Sheikhupura	1959	Nil
Rawalpindi	1959	7,827
Campbellpur	1959	69,433
Gujrat	1959	1,13,226
Jhelum	1959	Nil
Lahore	1960	4,466
Gujranwala	1960	Nil
Sialkot	1960	Nil
Sheikhupura	1960	1,28,645
Rawalpindi	1960	Nil
Campbellpur	1960	55,595
Gujrat	1960	30,082
Jhelum	1960	48,977
Lahore	1961	23,658
Gujranwala	1961	Nli
Sialkot	1961	Nil
Sheikhupura	1961	1,377
Rawalpindi	1961	Nil
Campbellpur	1961	Nil
Gujrat	1961	Nil
Jhelum	1961	17,276
Lahore	1662	33,224
Gujranwala	1962	Nil
Sialkot	1962	Nil
Sheikhupura	1962	Nil
Rawalpindi	1962	33,157

Name of District including Rural and Urban Areas	*Year*	*No. of persons vaccinated*
Campbelpur	1962	Nil
Gujrat	1962	Nil
Jhelum	1962	Nil
Lahore	1963	1,22,641
Gujranwala	1963	Nil
Sialkot	1963	Nil
Sheikhupura	1963	Nil
Rawalpindi	1963	84,019
Campbellpur	1963	Nil
Gujrat	1963	Nil
Jhelum	1963	Nil
Lahore	1964	63,204
Gujranwala	1964	294
Sialkot	1964	Nil
Sheikhupura	1964	Nil
Rawalpindi	1964	Nil
Campbellpur	1964	32,200
Gujrat	1964	23333
Jhelum	1964	Nil
Lahore	1965	45,663
Gujranwala	1965	20
Sialkot	1965	Nil
Sheikhupura	1965	Nil
Rawalpindi	1965	Nil
Campbellpur	1965	Nil
Gujrat	1965	33226,
Jhelum	1965	Nil

Name of District including Rural and Urban Areas	*Year*	*No. of person vaccinated*
Lahore	1966	22,093
Gujranwala	1966	31,449
Sialkot	1966	Nil
Sheikhupura	1966	Nil
Rawalpindi	1966	Nil
Campbellpur	1966	Nil
Gujrat	1966	18,188
Jhelum	1966	13,565
Lahore	1967	49433
Gujranwala	1967	7708
Sialkot	1967	Nil
Sheikhupura	1967	Nil
Rawalpindi	1967	238538
Campbellpur	1967	106840
Gujrat	1967	2053
Jhelum	1967	Nil
Lahore	1968	57262
Gujranwala	1968	5010
Sialkot	1968	Nil
Sheikhupura	1968	Nil
Rawalpindi	1968	Nil
Campbellpur	1968	Nil
Gujrat	1968	14400
Jhelum	1968	148909

Statement showing the Expenditure incurred on BCG Vaccination Campaign and number of persons vaccinated

Name of Region		Total expenditure	No. of persons vaccinated
		Rs.	
1. Peshawar	...	14,91,023.00	78,68,691
2. Lahore	...	10,56,468.00	29,29,077
3. Sargodha	...	13,63,323.00	17,55,314
4. Khairpur	...	9,72,570.00	8,53,946
5. Hyderabad	...	16,35,101.00	12,15,530
6. Quetta-Kalat	...	10,82,079.00	4,54,996
Total	...	76,00,564.00	1,50,77,554

APPENDIX

(*Ref*: Starred Question

Government T. B. Clinics in West

Sl. No.	Location of T. B. Clinics	T. B. of Lungs	T. B. of Glands	Osteo Articular, Bones and Joints
1	2	3	4	5
	1951			
1	Model Chest Clinic, Lahore ...			
	1952			
1	Model Chest Clinic, Lahore ...			
	1953			
1	Model Chest Clinic, Lahore ...			
	1954			
1	Model Chest Clinic, Lahore ...			
	19[illegible]			
1	Model Chest Clinic, Lahore ...			

Government T. B. Clinics in West

	1956			
1	Model Chest Clinic, Lahore ...			
	1957			
1	Model Chest Clinic, Lahore ...			
	1958			
1	Model Chest Clinic, Lahore ...			
	1959			
1	Model Chest Clinic, Lahore ...			
2	T. B. Clinic, Khairpur ...			

II

No. 12495)

Pakistan during the year 1951-55

Meningeal of T. B.	Abdominal T. B.	T. B. of Skin	Spinal T.B.	Geni to urinary T. B.	All other forms of T. B.
6	7	8	9	10	11
N. A.					
N. A.					
N. A.					
N. A.					
N. A.					

Pakistan during the year 1956-59

N. A.					
N. A.					
N. A.					
N. A.					

...

Governmet T. B. Clinics in West

1	2		3	4	5
	1960				
1	Model Chest Clinic, Lahore	...			
2	T. B. Clinic, Khairpur	...			
3	T. B. Clinic, Jacobabad	...			
4	T. B. Clinic, Chaman	...			
	1961				
1	Model Chest Clinic, Lahore	...	184	17	...
2	T. B. Clinic, Khairpur	...			
3	T. B. Clinic, Jacobabad	...			
4	T. B. Clinic, Chaman	...			
5	T. B. Clinic, Nowshera	...			
6	T. B. Clinic, Wazirabad	...	791	54	10
7	T. B. Clinic, Sukkur	...			
8	T. B. Clinic, Bahawalpur	...	443	...	...
	Total	...	1,418	71	10

Government T. B. Clinics in West

	1962				
1	Model Chest Clinic, Lahore	...	1,358	89	41
2	T. B. Clinic, Khairpur	...			
3	T. B. Clinic, Jacobabad	...	40	8	...
4	T. B. Clinic, Chaman	...			
5	T. B. Clinic, Nowshera	...	883	...	3
6	T. B. Clinic, Wazirabad	...	1,004	8	...
7	T. B. Clinic, Sukkur	...	241	56	4

Pakistan during the year 1960-61

6	7	8	9	10	11
N. A.					
N. A.					
N. A.					
N. A.					
...	63	...	...	...	...
N. A.					
N. A.					
N. A.					
N. A.					
8	28	...	18	6	12
N. A.					
...	...	...	...	...	...
8	91	...	18	6	12

Pakistan during the year 1962

...	2	...	...	...	227
N. A.					
...	...	...	...	...	...
N. A.					
...	2	...	2	...	...
...	44	11	...	...	49
	...	2	...	...	15

1	2		3	4	5
8	T. B. Clinic, Bahawalpur	...	599	...	...
9	T. B. Clinic, Chiniot	...	800	16	...
10	T. B. Clinic, Jhang	...	989	...	...
11	T. B. Clinic, Muzaffargarh	...			
12	T. B. Clinic, D. G. Khan	...	1,307	40	...
13	T. B. Clinic, Larkana	...	3,515	564	...
	Total	...	10,736	781	48
	1963		Government T. B. Clinics in West		
1	Model Chest Clinic, Lahore	...	1,184	24	2
2	T. B. Clinic, Khairpur	...	1,964	111	...
3	T. B. Clinic, Jacobabad	...	2,689	810	14
4	T. B. Clinic, Chaman	...			
5	T. B. Clinic, Nowshera	...	300	49	...
6	T. B. Clinic, Wazirabad	...	473	14	...
7	T. B. Clinic, Sukkur	...	386	69	9
8	T. B. Clinic, Bahawalpur	...	869	11	1
9	T. B. Clinic, Chiniot	...	605	14	...
10	T. B. Clinic, Jhang	...	1,334	25	...
11	T. B. Clinic, Muzaffargarh	...	9,042	...	...
12	T. B. Clinic, D. G. Khan	...	976	95	...
13	T. B. Clinic, Larkana	...	4,185	198	7
14	T. B. Clinic, Mianwali	...	6,231	...	...
15	T. B. Clinic, Sanghar	...	1,549	226	40
16	T. B. Clinic, Dadu	...	145	130	...
17	T. B. Clinic, Turbat	...	420	...	...
	Total	...	32,342	1,776	73

6	7	8	9	10	11
...	...	...	...	...	...
...	...	...	..	...	...
...	...	...	...	...	...
N. A.					
13	...	...	4	...	11
...	...	...	...	...	...
18	48	13	6	...	302
akistan during the year 1963					
...	3	...	...	...	...
...	25	...	22	...	...
...	2	...	...	...	...
N. A.					
...	...	...	...	...	48
...	10	...	5	...	...
8	...	2	...	...	15
...	...	...	...	...	...
...	5	...	3	...	1
...	...	...	...	...	...
...	...	...	...	...	...
...	18	...	8	...	12
...	106	3	...	11	4
...	...	...	...	...	...
...	725	...	47	...	252
...	...	...	...	...	...
...	...	...	...	...	...
8	1,254	5	85	11	282

Government T. B. Clinics in West

1	2		3	4	5
	1964				
1	Model Chest Clinic, Lahore	...	927	57	...
2	T. B. Clinic, Khairpur	...	2,104	163	...
3	T. B. Clinic, Jacobabad	...	300	94	69
4	T. B. Clinic, Chaman	...			
5	T. B. Clinic, Nowshera	...	603	1,350	...
6	T. B. Clinic, Wazirabad	...	362	22	...
7	T. B. Clinic, Sukkur	...	16,022	79	...
8	T. B. Clinic, Bahawalpur	...	981	26	4
9	T. B. Clinic, Chiniot	...	880	...	...
10	T. B. Clinic, Jhang	...	1,212	41	...
11	T. B. Clinic, Muzaffargarh	...	679	5	...
12	T. B. Clinic, D. G. Khan	...	905	136	1
13	T. B. Clinic, Larkana	...	16,750	3,220	...
14	T. B. Clinic, Mianwali	...	6,231	...	...
15	T B. Clinic, Sanghar	...	1,664	287	73
16	T. B. Clinic, Dadu	...	160	28	1
17	T. B. Clinic, Turbat	...	257	...	...
18	T. B. Clinic, Haripur	...	84	...	...
19	T. B. Clinic, Lakki	...			
20	T. B. Clinic, Pattoki	...			
21	T. B. Clinic, Daska	...			
22	T. B. Clinic, Leiah	...			
23	T. B. Clinic, Bahawalnagar	...	4,050	5	...
24	T. B. Clinic, Nawabshah	...			
25	T. B. Clinic, Thatta	...	143	...	...
26	T B. Clinic, Loralai	...	467	...	...
	Total	...	54,781	5,513	148

Pakistan during the year 1964

6	7	8	9	10	11
...	9	3	...	...	356
...	107	...	14	...	...
...	85	...	...	...	...
	N. A.				
...	642	...	...	...	205
1	17	...	3	...	14
...	63	17	5	...	178
...	72	...	...	...	38
...	2	...	2	5	..
...	41	...	1	...	7
...	4	...	...	...	...
...	...	...	...	...	...
...	380	...	...	...	...
...	..	...	...	...	...
...	83	...	67	...	1,040
...	...	...	...	...	...
...	...	...	...	...	...
...	...	...	...	...	250
	N. A.				
	N. A.				
	N. A.				
	N. A.				
	40	...	7	...	...
	N. A.				
...	...	...	...	...	...
...	...	...	...	...	...
1	1,545	20	99	5	2,088

Government T. B. Clinics in West

1	2		3	4	5	
	1965					
1	Model Chest Clinic, Lahore	...	429	77		3
2	T. B. Clinic, Khairpur	...	1,692	140	...	
3	T. B. Clinic, Jacobabad	...	186	20	...	
4	T. B. Clinic, Chaman	...				
5	T. B. Clinic, Nowshera	...	600	...	...	
6	T. B. Clinic, Wazirabad	...	195	8	...	
7	T. B. Clinic, Sukkur	...	1,815	232	...	
8	T. B. Clinic, Bahawalpur	...	1,592	281	...	
9	T. B. Clinic, Chiniot	...	613	...	...	
10	T. B. Clinic, Jhang	...	1,917	33	...	
11	T. B. Clinic, Muzaffargarh	...	668	40	...	
12	T. B. Clinic, D. G. Khan	...	845	176		12
13	T. B. Clinic, Larkana	...	3,596	1,003		6
14	T. B. Clinic, Mianwali	...	773	4	...	
15	T. B. Clinic, Sanghar	...	1,429	297		96
16	T. B. Clinic, Dadu	...	561	105	...	
17	T. B. Clinic, Turbat	...	1,080	...	...	
18	T. B. Clinic, Haripur	...	212	...	...	
19	T. B. Clinic, Lakki	...	310	108	...	
20	T. B. Clinic, Pattoki	...				
21	T. B. Clinic, Daska	...	...	...	...	
22	T. B. Clinic, Leiah	...	101	3	...	
23	T. B. Clinic, Bahawalnagar	...	5,544	...	...	
24	T. B. Clinic, Nawabshah	...	1,688	9		3
25	T. B. Clinic, Thatta	...	205	28	...	
26	T. B. Clinic, Loralai	...	291	...	...	
	Total	...	26,242	2,483		120

Pakistan during the year 1965

6	7	8	9	10	11
...	17	...	...	...	...
...	151	...	9	...	1,120
...	...	...	...	...	...
	N. A.				
...	...	...	...	...	...
...	5	...	5	...	...
...	17	...	...	...	203
...	...	...	...	...	...
...	...	...	...	1	...
...	57	1	...	...	...
14	...	...	...	...	...
...	46	...	11	...	...
...	123	...	51	1	418
...	...	2	...	...	2
...	152	...	10	...	233
...	10	...	...	...	...
...	...	...	...	...	...
...	...	...	...	...	205
...	...	...	...	...	...
	N. A.				
...	1	...	...	...	...
...	...	...	...	...	...
...	...	...	...	...	6
...	6	...	8	...	...
...	6	...	3	...	1
...	...	...	...	...	...
14	591	3	97	2	2,188

Government T. B. Clinics in West

1	2		3	4	5
	1966				
1	Model Chest Clinic, Lahore	...	618	115	...
2	T. B. Clinic, Khairpur	...	1,815	98	...
3	T. B. Clinic, Jacobabad	...	1,650	...	...
4	T. B. Clinic, Chaman	...			
5	T. B. Clinic, Nowshera	...	2,995	...	...
6	T. B. Clinic, Wazirabad	...	666	...	...
7	T. B. Clinic, Sukkur	...	18,602	22	...
8	T. B. Clinic, Bahawalpur	...	7,576	1,225	...
9	T. B. Clinic, Chiniot	...	790	8	...
10	T. B. Clinic, Jhang	...	5,806	...	...
11	T. B. Clinic, Muzaffargarh	...	10	8	...
12	T. B. Clinic, D. G. Khan	...	1,162	181	6
13	T. B. Clinic, Larkana	...	8,137	2,301	27
14	T. B. Clinic, Mianwali	...	869	22	...
15	T. B. Clinic, Sanghar	...	9,656	5,696	196
16	T. B. Clinic, Dadu	...	330	94	...
17	T. B. Clinic, Turbat	...	2,231	230	...
18	T. B. Clinic, Haripur	...	491	...	32
19	T. B. Clinic, Lakki	...	336	...	...
20	T. B. Clinic, Pattoki	...	109	...	...
21	T. B. Clinic, Daska	...	40	...	...
22	T. B. Clinic, Leiah	...			
23	T. B. Clinic, Bahawalnagar	...	3,371	...	...
24	T. B. Clinic, Nawabshah	...	45	1	...
25	T. B. Clinic, Thatta	...	253	9	...
26	T. B. Clinic, Loralai	...	752	...	...
	Total	...	6,8310	10,010	261

Pakistan during the year 1965-66

6	7	8	9	10	11
...	32	7	...	...	162
...	117	...	12	...	3,285
...	...	...	...	...	...
	N. A.				
...	...	...	...	...	940
...	10	...	5	...	...
...	44	...	...	...	...
...	...	...	...	...	1,815
...	...	...	...	...	...
...	...	...	...	...	...
...	6	...	...	...	...
...	27	1	...	...	20
11	266	1	79	9	342
...	8	...	3	...	16
...	1,956	[illegible]	294	...	2,914
...	...	...	...	...	...
...	...	...	...	...	...
...	...	...	...	...	448
...	...	...	...	...	137
...	...	...	...	...	...
...	...	...	...	...	...
	N. A.				
...	...	...	...	...	13
...	...	...	...	...	...
...	11	...	3	...	...
...	...	...	...	...	...
11	2,477	9	396	9	10,092

Government T. B. Clinics in West

1	2		3	4	5	
	1967					
1	Model Chest Clinic, Lahore	...			N. A.	
2	T. B. Clinic, Khairpur	...			N. A.	
3	T. B. Clinic, Jacobabad	...			N. A.	
4	T. B. Clinic, Chaman	...			N. A.	
5	T. B. Clinic, Nowshera	...	38	...	...	
6	T. B. Clinic, Wazirabad	...			N. A.	
7	T. B. Clinic, Sukkur	...			N. A.	
8	T. B. Clinic, Bahawalpur	...	225	534	...	
9	T. B. Clinic, Chiniot	...			N. A.	
10	T. B. Clinic, Jhang	...			N. A.	
11	T. B. Clinic, Muzaffargarh	...			N. A.	
12	T. B. Clinic, D. G. Khan	...			N. A.	
13	T. B. Clinic, Larkana	...			N. A.	
14	T. B. Clinic, Mianwali	...			N. A.	
15	T. B. Clinic, Sanghar	...	1,199	16		1
16	T. B. Clinic, Dadu	...	320	109	...	
17	T. B. Clinic, Turbat	...	173	62	...	
18	T. B. Clinic,Haripur	...	642	15	...	
19	T. B. Clinic, Lakki	...				
20	T. B. Clinic, Pattoki	...				
21	T. B. Clinic, Daska	...				
22	T. B. Clinic, Leiah	...				
23	T. B. Clinic, Bahawalnagar	...				
24	T. B. Clinic, Nawabshah	...				

Pakistan during the year 1966-67

6	7	8	9	10	11
...	...	...	...	...	2
...	72	...	25	...	8,869
...	19	...	1	...	65
...	...	...	...	...	31
...	...	...	...	...	...
...	2	...	...	...	114
N. A.					
N. A.					
N. A.					
N. A.					
N. A.					
N. A.					

1	2		3	4	5
25	T. B. Clinic, Thatta	....	261	16	3
26	T. B. Clinic, Loralai	...	205	...	...
27	T. B. Clinic, Sawabi	...			
28	T. B. Clinic, Hafizabad	...			
29	T. B. Clinic, Jhelum	...			
30	T. B. Clinic, Isakhel	...			
31	T. B. Clinic, Pakpattan	...			
32	T. B. Clinic, Toba Tek Singh	...			
33	T. B. Clinic, Hala	...			
34	T. B. Clinic, Khanpur	...			
	Total	...	3,663	752	4

6	7	8	9	10	11
...	...	...	2	...	1
...	...	...	...	...	...
N. A.					
N. A.					
N. A,					
N. A.					
N. A.					
N. A.					
N. A.					
N. A.					
N. A.	93	...	28	...	2,082

Government T. B. Clinics in West

Sl. No.	Location of T. B. Clinics		T. B. of Lungs	T. B. of Glands	Osteo-Articular, Bones & Joints
1	2		3	4	5
1	1961	...	1,418	71	10
2	1962	...	19,736	781	48
3	1963	...	32,342	1,776	73
4	1964	...	54,781	5,513	148
5	1965	...	26,242	2,483	120
6	1966	...	68,310	10,010	261
7	1967	...	3,663	752	4
	Total	...	1,9[illegible]	21,386	664

Pakistan during the year 1961-67

Meningeal T. B.	Abdominal T. B.	T. B. of Skin	Spinal T. B.	Geni to urinary T. B.	All other forms of T. B.
6	7	8	9	10	11
8	91	...	18	6	12
18	48	13	6	...	302
8	1,004	5	85	11	282
1	1,545	20	99	5	2,088
14	591	3	97	2	2,188
11	2,477	9	396	9	10,092
...	93	...	28	...	2,082
60	5,849	50	729	33	17,046

Monday, the 17th June, 1968.

دو شنبہ - ۲۰ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, H. K., in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi, (Qa the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۙ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۝ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۭ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝

(پ ۱۵- س ۱۷- ع ۱۳- آیات ۱۰۷ تا ۱۱۱)

اے پیغمبر! ان لوگوں سے کہدو تم قرآن پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ (یہ فی نفسہ حق ہے) لیکن جن لوگوں کو پہلے کا علم دیا گیا ہے۔ انہیں جب یہ کلام سنایا جاتا ہے تو وہ بے اختیار سجدے میں گر پڑتے ہیں اور پکار اٹھتے ہیں کہ ہمارے پروردگار کے لئے پاکی ہو۔ بلا شبہ ہمارے پروردگار کا وعدہ اسی لئے تھا کہ پورا ہو کر رہے۔ وہ ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں۔ ان کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔ کلام حق کی سماعت ان کی عاجزی اور زیادہ کر دیتی ہے۔ (اے پیغمبر! کہدو تم اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جس نام سے پکارو اس کے سارے نام حسن و خوبی کے ہیں۔ تم جب نماز میں مشغول ہو تو نہ چلا کر پڑھو اور نہ بالکل چپکے چپکے چاہیئے کہ درمیان کی راہ اختیار کرو۔ اور کہدو ساری تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو نہ تو اولاد رکھتا ہے نہ اسکی فرمانروائی میں کوئی اس کا شریک ہے اور نہ کوئی ایسا ہے کہ اسکی درماندگی کے باعث اسکا مددگار ہو

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Mr. Hamza.

TEXTILE MILLS SANCTIONED FOR INSTALLATION IN THE PROVINCE

* **10963. Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) the number of textile mills sanctioned for installation in the Province since 1963 to date alongwith their locations ;

(b) the names of Proprietors/firms alongwith the names of their General Managers to whom permission was granted to install the said mills ;

(c) whether the said mills have actually been set up at the places mentioned in (a) above ; if not, the alternate locations where these mills have been established alongwith reasons for allowing change of locations in each case ;

(d) whether the said mills have been installed by the same persons/ firms to whom permission was granted ; if not, reasons therefor and the action taken or intended to be taken against transferers of the said permission ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) and (b) It may be pointed out that no foreign exchange licences are given by the Government for the import of textile machinery. Only applications are sponsored to the financial institutions like PICIC and IDBP where their cases are considered on the basis of technical feasibility and economic viability for the grant of foreign exchange loan for the import of machinery.

A textile project has to pass through many stages before it can be said that the unit has actually been sanctioned. The financial institutions can consider textile projects for grant of foreign exchange loans with or without the sponsorship of the Provincial Government. The case is then put up in the Board meeting of the financing agency and its feasibility and

other aspects are examined by the Board of Directors. Then, if it is cleared by the Board, a foreign exchange loan is given to the sponsors of the project. Finally a letter of credit has to be established upon which import of machinery takes place. It is only after all these steps have been taken that a textile mill can be considered to be sanctioned. The list of all projects which have been sanctioned is given at Annexure I. Textile mills which have been allowed to be installed at locations other than locations earlier sanctioned are given at Annexure II.

(c) The information is given at Annexure II. Reasons for allowing a change in each case are given in the Annexure II.

(d) The textile mills have been installed by the firms who were given sanctions.

ANNEXURE I

Particulars of Cotton Textile Mills Sanctioned from 1963 onwards

Serial No.	Name of Textile Unit/firm	Original Location	
1.	Sadiqabad Textile Mills Ltd., Multan.	Bahawalpur	L/C opened
2.	Sind Fine Textile Mills Ltd., Shikarpur.	Shikarpur	Do.
3.	Sunshine Cotton Mills Sheikhupura.	Multan	Do.
4.	Gharo Textile Mills Ltd., Gharo	Gharo	Do.
5.	Gulistan Textile Mills, Bahawalpur.	Bahawalpur	Do.
6.	Ayesha Textile Mills, Sheikhupura.	Sheikhupura	Do.

7.	Fazal Cloth Mills, Muzaffargarh.	Muzaffargarh	Do.
8.	Muhammad Farooq Textile Mills, Karachi.	Karachi	Do.
9.	Mir Textile Mills Ltd., Kotri	Kotri	Do.
10.	Yousaf Textile Mills Ltd., Kotri	Kotri	Do.
11.	Noor Textile Mills Ltd., Kotri	Kotri	Do.
12.	Anwar Textile Mills Ltd., Kotri	Kotri	Do.
13.	Kotri Textile Mills Ltd., Kotri	Kotri	Do.
14.	Ali Asghar Textile Mills Ltd., Karachi.	Karachi	Do.

PARTICULARS OF COTTON TEXTILE UNITS WHICH WERE ALLOWED CHANGE IN LOCATION

Serial No.	Name of the Textile Unit	Original Location	Change in Location	Reasons for allowing change in location
1	Sadiqabad Textile Mills Ltd., Multan.	Sadiqabad	Multan.	Change allowed at the request of the firm on grounds of non availability of suitable land and other economic facilities at Sadiqabad.
2	Sunshine Cotton Mills Ltd., Sheikhupura.	Multan	Sheikhupura	Change allowed at the request of the firm as it involved change from a comparatively developed area to an under-developed area.
3	Anwar Textile Mills, Karachi.	Kotri	Thatta	Change allowed at the request of the firm, as it involved transfer from one backward region to another.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے پچھلے اجلاس میں محکمہ صنعت سے اسی قسم کا ایک سوال دریافت کیا تھا ۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ ۱۹۶۶ء کے دوران کن کن افراد کو ٹیکسٹائل ملوں یا شوگر ملوں کے لائسنس دئیے گئے ۔ ۱۹۶۶ء کی جو فہرست مجھے مہیا کی گئی تھی اس میں ۳۸ افراد یا کمپنیوں کے نام درج تھے ۔ اب اس جواب میں ۱۹۶۲ء سے آج تک جن کو ٹیکسٹائل مل لگانے کے لائسنس دیئے گئے یا اجازت دی گئی ہے ۔ ان کی تعداد صرف چودہ بتائی گئی ہے ۔ عرض یہ ہے کہ جو وضاحت پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے کی ہے اس کی غرض وغایت محض یہ ہے کہ ان افراد یا کمپنیوں کے نام چھپائے جائیں جن کو ۱۹۶۲ء سے لیکر اب تک صوبائی محکمہ صنعت نے ٹیکسٹائل ملیں لگانے کی اجازت دی تھی ۔ پہلے ان کا طریقہ کار یہ تھا کہ جن کو لائسنس دیتے تھے ان کے نام بتا دیتے تھے ۔ ہمیں اس سے کوئی واسطہ نہیں کہ انہیں PICIC قرضہ دیتی ہے یا نہیں یا انہیں بالآخر زرمبادلہ ملتا ہے یا نہیں ۔ جواب دینے کا جو طریق کار اختیار کیا گیا ہے کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ یہ لائسنس سیاسی رشوت کے طور پر دیئے جاتے ہیں ۔ اور اب آپ انہیں چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ ان کا یہ خدشہ قطعی طور پر بے بنیاد ہے ۔ اگر وہ اپنا سوال پڑھیں تو یہ جواب بالکل واضح ہے ۔ انہوں نے پیرا (الف) میں یہ دریافت فرمایا ہے :-

(a) the number of textile mills sanctioned for installation in the Province. . . .

اس کے جواب میں تمام وجوہات واضح کر دی گئی ہیں ۔ کہ کس کس ادارہ

سے کس چیز کا تعلق ہے - صوبائی حکومت نے کتنے لوگوں کی سفارش کی ہے ، اس سے اس سوال کا کوئی تعلق نہیں ہے -

Mr. Speaker : What about part (b) of the question—the names of Proprietors/firms alongwith the names of their General Managers to whom permission was granted to install the said mills ?

Parliamentary Secretary : The detail is given in Annexure I.

Mr. Speaker : Has'nt Mr. Hamza got the Annexure ?

مسٹر حمزہ - ضمیمہ (۱) جو ہے -

مسٹر سپیکر - جزو (ب) میں جس کا حوالہ ہے - ضمیمہ (۲) Annexure II کیا آپ نے انہیں ضمیمہ (۲) مہیا نہیں فرمایا ؟

Parliamentary Secretary : Most probably it is printed in the book.

Mr. Speaker : No.

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : There seems to be some confusion - Particulars of Cotton Textile units which were allowed change in location. This corresponds to Annexure II.

Mr. Speaker : Annexure II has not been printed in the book.

Minister of Law : The only thing is that the words "Annexure II" are not written there otherwise the particulars are the same. If at the beginning of page 3 the words "Annexure II" had been printed the thing would have been clear.

Khawaja Muhammad Safdar : No.

Minister of Law : In Annexure II what is supposed to be given is the mills which have been allowed to be installed at locations other than those sanctioned.

Mr. Speaker : What about part (b) - the names of Proprietors/firms alongwith the names of their General Managers to whom permission was granted to install the said mills : ?

Minister of Law : The names of the firms have been given.

Mr. Speaker : In Annexure II has the Parliamentary Secretary given the names of the proprietors ?

Parliamentary Secretary : I am sorry, no.

Mr. Speaker : This question would be repeated on the next turn when a complete answer should be furnished to the House.

SUGAR MILLS SANCTIONED FOR INSTALLATION IN THE PROVINCE

***10964. Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) the number of sugar mills sanctioned for installation in the Province since 1963 to date ;

(b) the names of Proprietors/firms alongwith the names of their General Managers to whom permission was granted to instal the said sugar mills ;

(c) the locations sanctioned for the installation of the said sugar mills and whether the sugar mills have actuallay been set up at those places ; if not, the alternate locations where these have been established alongwith reasons for allowing change of location in each case ;

(d) whether the sugar mills in question have been installed by the same person or firm to whom permission was granted ; if not, reasons therefor and the action taken or proposed to be taken against transferers of the said permission ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a) Thirteen-eleven sugar mills in the private sector and two in the public sector have been sanctioned in the Province since 1963.

(b) (c) & (d) The requisite information is contained in the attached statement (Annexure I).*

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ جو کچھ (بی) ۔ (سی) اور (ڈی) کا جواب ہے اس میں آئٹم نمبر ۵ دیکھئیے :-

In view of proximity of the original location to Indo-Pak Border

اس میں location کی تبدیلی کی غرض و غایت بیان کی ہے ۔ کیا میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے پوچھ سکتا ہوں ۔ یہ مل کہاں نصب ہونے والی تھی اور وہ جگہ پاک و ہند بارڈر سے کتنی دور ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ یہ تو صاف واضح ہے ۔ یہ مل پسرور میں لگائی جانی تھی ۔ دفاعی نقطہ نگاہ سے بارڈر سے پچاس یا سو میل کا فاصلہ کوئی فاصلہ نہیں ہے ۔ چونکہ وہ جگہ دفاعی نقطہ نگاہ سے ناموزوں تھی بارڈر سے قریب تھی ۔ اس لئے انہیں دوسری موزوں جگہ پر تبدیلی کی اجازت دے دی گئی ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ کیا میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ لاہور میں باٹاپور کی فیکٹری اور اسی طرح ملتان روڈ پر بہت سی ایسی فیکٹریاں ہیں ۔ جو بارڈر سے دو تین یا پانچ میل کے اندر واقع ہیں ۔ کیا آپ نے ان کو وہاں سے ہٹانے کا کوئی انتظام کیا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جو پہلے قائم ہو چکی ہیں ۔ انہیں ہٹانے میں

* *Please see Appendix I at the end.*

بہت دشواری پیش آتی ہے ۔ لیکن آئندہ اس پلان پر نہایت مستعدی سے غور ہو رہا ہے ۔ تمام تر فیکٹریاں interior میں لے جائی جا رہی ہیں آئندہ کے لئے ہم اس بات کو مدنظر رکھتے ہیں کہ یہ جتنی اندرون ملک میں ہوں گی اتنی ہی زیادہ محفوظ ہوں گی ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ کیا میں ان سے پوچھ سکتا ہوں کیا محکمہ دفاع نے ان سے درخواست کی تھی کہ یہ مل وہاں سے ہٹا دی جائے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے ۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ کوئی عقلمندی کی بات نہیں کہ نئی فیکٹریاں بارڈر کے قریب بنائی جائیں ۔ ۱۹۶۵ء کی لڑائی کے بعد اس خطرہ سے آنکھیں بند نہیں کی جا سکتیں ۔ کل بھی یہاں یہ سوال اٹھایا گیا تھا کہ کیرج شاپ کیوں لاہور سے اسلام آباد لے جائی جا رہی ہے ۔ حکومت اس بات پر غور کر رہی ہے کہ ان کو interior کی طرف دور دراز علاقوں میں لے جائے ۔ ایسی جگہ کام کرنے سے ایک تو یہ محفوظ رہیں گی اور دوسرے ان علاقہ کے لوگوں کو کچھ نہ کچھ روزگار مہیا ہو سکے گا ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرمائیں گے کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ یہ عام رواج ہے کہ فیکٹریوں اور ملوں کی منظوری جب کسی پارٹی کو ملتی ہے تو وہ کسی مخصوص جگہ کے لئے ملتی ہے لیکن بعد میں وہ اپنی مرضی کے مطابق interior میں جانے کی کوشش کرتے ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ کوئی خاص ایسی مثال تو ہمارے سامنے نہیں ہے ۔ ٹیکسٹائل ملوں کی جو فہرست دی گئی ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ

بہت کم ایسے واقعات ہیں جہاں کوئی ایسی چیز ہو - جس جگہ کی منظوری دی گئی ہے - وہ قابل اعتراض ہو تو پھر تبدیلی کی منظوری دے دی جاتی ہے -

چودھری محمد ادریس - میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کی توجہ صفحہ سات کے سیریل نمبر گیارہ کی طرف منعطف کراتا ہوں - اس کے متعلق آپ نے کچھ نہیں فرمایا ہے - کہ اس کا قرضہ منظور ہو چکا ہے یا نہیں - صرف اسی ایک آئٹم کے متعلق آپ نے نہیں بتایا -

مسٹر سپیکر - سیریل نمبر ۱۰ کے متعلق انہوں نے کچھ کہا ہے -

چودھری محمد ادریس - نمبر ۱۰ کے متعلق PICIC دیا ہوا ہے -

وزیر قانون - وہ تو اس میں بھی دیا ہوا ہے date ہے -

Parliamentary Secretary : The position in this case is that they have recently been sanctioned the PICIC loan on 8th of February, 1968.

مسٹر حمزہ - کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب مجھے یہ بتائیں گے کہ کوٹ لکھپت اور کالا شاہ کاکو میں جو صنعتی ادارے ۱۹۶۵ء کی جنگ کے بعد تعمیر کئے جا رہے ہیں ان کا فاصلہ ہند و پاکستان کے بارڈر سے پسرور کے مقابلہ میں زیادہ ہے یا کم - جہاں تک مجھے علم ہے پسرور کا فاصلہ ہند و پاکستان کے بارڈر سے ۲۲ میل ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - اسکی وضاحت قائد حزب اختلاف خواجہ محمد صفدر کی خدمت میں عرض کر چکا ہوں کہ جو فیکٹریاں پہلے کی قائم ہو چکی ہیں وہ ٹھیک ہیں لیکن اب جو نئی فیکٹریاں لگائی ہیں اس سلسلہ میں گورنمنٹ اپنی پوری کوشش کر رہی ہے کہ ان کو بارڈر سے

جس حد تک ممکن ہو سکے دور لے جایا جائے - بعض فیکٹریاں ایسی ہوں گی جو میرے فاضل دوست کے نوٹس میں ہوں یا جو بن رہی ہیں یا جو زیر تکمیل ہیں اس سلسلہ میں میں کچھ عرض نہیں کر سکتا - جہاں تک بعد کی نئی منظوری کا تعلق ہے ایسی فیکٹریوں اور کارخانوں کے متعلق حکومت کوشش کر رہی ہے کہ جس حد تک ممکن ہو سکے ان کو بارڈر سے دور رکھا جائے -

مسٹر سپیکر - آپکا خیال ہے کہ ۱۹۶۵ء کے بعد کوئی ایسی فیکٹری منظور نہیں کی گئی جو کم فاصلہ پر ہو ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - میں اس کا جواب دینے سے سر دست قاصر ہوں جہاں تک جنرل پالیسی کا تعلق ہے وہ یہی ہے -

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - پسرور کا فاصلہ جہاں تک مجھے علم ہے سرحد سے تقریباً ۲۰ میل ہے - سیالکوٹ سے قریب ترین سرحد ۷ میل ہے اگر اس جواب کے پیش نظر اڑھائی کروڑ کی فیکٹری لگانا دفاعی نقطہ نگاہ سے درست نہیں ہے تو پھر ہمیں مشورہ دیں کہ ہم دفاعی نقطہ نگاہ سے سیالکوٹ کو چھوڑ کر چلے جائیں کیونکہ وہاں ٹھہرنا اس لئے ٹھیک نہیں کہ وہ بارڈر سے بالکل قریب ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - میں اپنے محترم بزرگ خواجہ محمد صفدر کو اس مسئلہ کے متعلق کچھ نہیں کہوں گا - شوگر مل لگانے کے متعلق وہ مجھ سے متفق ہوں گے اور انہیں احساس ہونا چاہئیے کہ بارڈر سے ۲۰ میل کا فاصلہ کچھ فاصلہ نہیں ہوتا - موجودہ جنگ کی وجہ سے آپ مجھ سے متفق ہوں گے کہ اگر ایک شوگر مل بارڈر کے ۲۰ میل کے فاصلہ پر

لگائی جائے تو اس میں کوئی دانش مندی نہیں ہے ۔ مجھے یہ احساس ہے کہ وہ شوگر مل سیالکوٹ میں لگائی جانی تھی لیکن میں تمام واقعات سے متعلق خواجہ محمد صفدر صاحب سے متفق نہیں ہو سکتا ۔ اسکے بارے میں غور و خوض کے بعد یہ مناسب فیصلہ کیا گیا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میں نے سوال یہ کیا ہے کہ اس شوگر مل کی لاگت کا تخمینہ اڑھائی کروڑ روپیہ ہے ۔ اڑھائی کروڑ کی مل زیادہ قیمتی ہے یا سارا سیالکوٹ شہر جس کی آبادی پونے دو لاکھ ہے وہ زیادہ قیمتی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ یہ ایک مختلف مسئلہ ہے ۔ میں خواجہ صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ (سیالکوٹ کے بہادر عوام نے جس ہمت اور ولولہ کا ثبوت اس جنگ میں دیا تھا آئندہ جنگ اگر ہوئی تو وہ اسی طرح ثبوت دیں گے) حکومت سیالکوٹ کی حفاظت کیلئے پوری کوشش کر رہی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ حکومت نے ہماری جیسے حفاظت کی ہے وہ بھی ہمیں معلوم ہے ۔ میں اس مسئلہ کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا ۔ ہمارے گاؤں جو سرحد کے عین اوپر واقع ہیں آپ انہیں خالی کیوں نہیں کرواتے ۔ جب آپ کو خطرہ ہے کہ ۲۰ میل کی دوری پر شوگر مل جنگ کی صورت میں برباد ہو جائے گی تو ان گاؤں کو خطرہ نہیں ہے ۔ مثلاً ضلع سیالکوٹ میں ایک گاؤں باجڑہ گڑھی ہے وہ بارڈر کے بالکل قریب ہے اور وہاں کی آبادی تقریباً ۵ ہزار ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ یہ بالکل دوسرا مسئلہ ہے ۔ گاؤں خالی نہیں کرائے جاتے ہیں بلکہ بارڈر پر گاؤں بسائے جاتے ہیں ۔ آپ

کو علم ہے کہ لاہور کے بارڈر پر سابقہ فوجیوں کو زمینیں دے کر آباد کیا گیا ہے تاکہ وہ وہاں مقیم رہیں ۔ اتنی بڑی انڈسٹری کو اس وقت بارڈر کے اوپر لگانا کوئی عقلمندی نہیں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ کہتے ہیں یہ بہت بڑی انڈسٹری ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ اس کی کل مالیت اڑھائی کروڑ روپیہ ہے ۔ میں درست طور پر کہتا ہوں شاید آپ کو معلوم نہ ہو مجھے اس کا علم ہے ۔ شاہ نواز لمیٹڈ جن کو اس شوگر مل کا لائسینس ملا ہوا ہے انہوں نے صوبائی حکومت سے درخواست کی تھی کہ انہیں اس مل کو منتقل کرنے کی اجازت دیں کیا اس واقعہ کو آپ جھٹلا سکتے ہیں ۔ آپ مجھے بتائیں کہ کیا آپ نے شاہ نواز لمیٹڈ کے کہنے پر اس کو منتقل نہیں کیا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ یہ مسئلہ بھی بالکل مختلف ہے ۔ میرے فاضل دوست نے جو سوالات کئے ہیں ان کا جواب میں دے چکا ہوں ۔ میں جناب خواجہ محمد صفدر صاحب کی اس contention سے متفق نہیں ہو سکتا کہ شوگر مل جیسے بڑے یونٹ کو بارڈر سے صرف ۲۰ میل کے فاصلہ پر قائم کر دیا جائے جہاں تک نئی جگہ کا تعلق ہے وہ بالکل موزوں اور مناسب ہے وہاں Sugar-cane growing area ہے ۔ شوگر مل قائم کرنے کا بڑا مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ وہاں کے زمینداروں کو سہولت مہیا ہو ۔ وہ گنا بآسانی وہاں بھیج سکتے ہیں ۔ اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کو تبدیل کرنے کی اجازت دی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ انہوں نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ دفاعی نقطہ نگاہ سے مل کی جگہ تبدیل کی گئی ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ شاہ نواز لمیٹڈ کی درخواست پر آپ نے اس کی پسرور کی بجائے ضلع

گجرات میں مل نصب کرنے کی اجازت دی ہے ۔ دفاعی نقطہ نظر سے کیا یہ اجازت نہیں دی گئی ہے ؟

Parliamentary Secretary : This I can check up and give the details ; off-hand I can't say

خواجہ محمد صفدر ۔ کیا آپ اس سے انکار کر سکتے ہیں کہ شاہ نواز لمیٹڈ نے آپ کو درخواست نہیں دی ہے ؟

Mr. Speaker : Sardar Sahib, when you say that the location has been changed from a particular place to another place, then you should know whether you allowed that change of place of your own or on the application of some party ?

Parliamentary Secretary : In this case I will get the details verified and checked up, and let my friend know whether there was any move from the party also or not.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ اس کے متعلق کیا کیا جائے ۔

Mr. Speaker : I think the Parliamentary Secretary should obtain the information from the Official Gallery so that this question may not have to be postponed.

Parliamentary Secretary : I request that it should be taken up at the end of the Question Hour.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ میں ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس وقت ضمنی سوال پوچھیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ میرا ضمنی سوال اس سوال سے متعلق ہے لیکن وہ پسرور سے شوگر مل لے جانے سے متعلق نہیں ۔

جناب والا ۔ جیسا کہ پہلے سوال کے سلسلہ میں عرض کیا ہے کہ محکمہ صنعت کا کام محض یہ ہے کہ وہ کسی فرد کو کارخانہ کا لائسینس دے دے لیکن جہاں تک قرضے دینے کا تعلق ہے اس میں چونکہ زر مبادلہ کا مسئلہ شامل ہوتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Parliamentary Secretary : Sir, my friend is putting a very long supplementary. I want to make it very clear that the Provincial Government does not sanction any industry, which involves foreign exchange. It is just a recommending authority to the Central Government and various financial institutions. It is not sanctioned by merely recommending or forwarding certain proposals by the Provincial Government to the various financial institutions. They are absolutely two different questions. If my learned friend wants to know the cases, which were recommended by the Provincial Government to different financial institutions, then the case would have been different, but in the two questions of my learned friend, he has asked for cases which were practically sanctioned, and I have given the complete details of those we mean by a case which is sanctioned.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر۔ عرض یہ ہے کہ آپ کو اس سوال کا جواب دینا ہی نہیں چاہئے تھا ۔ جب اس کی آخری منظوری دینے کا آپ کے محکمے کو اختیار نہیں ہے اور نہ ہی آپ کے محکمہ کا اس سے کوئی تعلق ہے تو پھر آپ منظوری کے بارے میں اطلاعات کیوں بہم پہنچاتے ہیں ۔ حقیقت ہے جیسا کہ آپ نے سوال کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ محکمہ ہمیں اطلاع دیتا رہا ہے کہ فلاں فلاں افراد کو زر مبادلہ دینے کی سفارش کی گئی ہے یہ بدنام سیاست دانوں کو برا کہتے ہیں لیکن خود رشوت کے طور پر لائسینس دیتے ہیں ۔ میں یہ سوال کرکے ان کو مزید بے نقاب کرنا چاہتا ہوں ۔ میری غرض و غایت یہی ہے ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایک شخص کو لائسینس دیا گیا ہے لائسینس دئے تین چار سال گزر چکے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

Parliamentary Secretary: Sir, I protest on the remarks of Mr. Hamza. I assure him Sir that no information is concealed from this House, and when this question pertained to the recommendations, full and complete answer giving complete details was given to the House. But if his question is wrong and he asks for different type of detail, it is not possible for us to presume every time as to what my learned friend wants ? Sir, these remarks. . . .

چودھری محمد نواز ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں سردار محمد اشرف صاحب کا ہم نوا ہوں ۔ جب سوال پوچھا جاتا ہے اگر اس میں انفرمیشن نہیں ہوتی تو فاضل ممبر کا حق ہے کہ وہ اپنی رائے کو پریس کرے ۔ لیکن ایسے الفاظ استعمال کرنا حمزہ صاحب کی عادت بن چکی ہے ۔ وہ ہر روز اور ہر وقت ایسے الفاظ استعمال کرتے رہتے ہیں کہ ان کے خیالات سے نفرت پیدا ہونے لگتی ہے ۔ میں بھی اس کے خلاف احتجاج کرتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ ۔ بڑی مہربانی ۔ جناب سپیکر ۔ یہ ۳ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو جواب دیا گیا تھا اور میرا سوال صرف اتنا تھا :۔

> Names and addresses of individuals who have been granted permission for the installation of Sugar Mills and Textile Mills during the year 1966.

اس کے لئے مجھے جو فہرست برائے سال ۱۹۶۶ء مہیا کی گئی ہے اس میں ۳۸ ٹیکسٹائل ملز شامل ہیں ۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ اکتوبر ۱۹۶۷ء میں جو جواب دیا گیا تھا اس میں اور اس جواب میں کیا فرق ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب ۔ موجودہ سوال تو چینی کے کارخانوں کے متعلق ہے ٹیکسٹائل ملز کے متعلق نہیں ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ چینی کے کارخانوں کا بھی وہی سوال تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ یہ فرمائیں کہ چینی کے کارخانوں کی جو تفصیل آپ کو پہلے مہیا کی گئی تھی اس میں اور موجودہ تفصیل میں کیا تفاوت ہے ؟

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ ان میں تفاوت یہ ہے کہ وہ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ ابھی PICIC نے زر مبادلہ کا قرضہ مہیا نہیں کیا تھا اور صوبائی حکومت مرکزی حکومت کو محض سفارش ہی کیا کرتی ہے ۔ تو کیا ان کا کام صرف اسی قدر ہے کہ وہ کسی کی درخواست پر سفارش کر کے آگے بھیج دیا کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے اس کی وضاحت کر دی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں ان سے یہ دریافت کرنا چاہتا تھا کہ ان لوگوں کے نام بتائیں جن کو محکمہ صنعت نے زر مبادلہ دینے کی سفارش کی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ کا پہلا سوال واضح نہیں ہے اور اس کا جواب دے دیا گیا ہے تو یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ کا یہ سوال بھی واضح اور صاف نہ ہو اور پھر بھی آپ کو جواب دیا جائے ۔

COMPLAINT AGAINST MR. BAEGH ALI, MUKHTIARKAR, TALUKA NAGARPARKAR

***11199. Haji Sardar Atta Muhammad :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state whether it is a fact that a complaint against Mr. Bagh Ali, *Mukhtiarkar*, Taluka Nagarparkar has been received by the Anti Corruption Establishment

from some residents of Nagarparkar town, District Tharparkar ; if so, the names of persons who made the said complaint, the date of the receipt of complaint, the action taken on the said complaint and the reasons for delay, if any, in holding the inquiry into the matter ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : Yes. A complaint was received by the Anti Corruption Establishment against Mr. Bagh Ali *Mukhtiarkar*, alleging that he had been paid Rs. 300 as bribe for showing favour in a case pending in his court against Tahirio and others.

The complaint was made by one Tahirio of Taluka Nagarparkar in November, 1962.

An enquiry was made by the Anti Corruption Establishment into the matter. The result was put up to the Divisional Anti Corruption Committee, Hyderabad on 2nd September 1965. The Committee decided that departmental action should be taken against the accused officer by the Special Judge-*cum*-Enquiry Officer, Anti Corruption, Hyderabad. The enquiry was entrusted to him on 3rd August, 1967 by the Board of Revenue and is still pending with him.

As already stated above, the complaint was received in November, 1962. Necessary permission to start an enquiry was granted by the appropriate Anti Corruption Committee on 20th June 1963 and the enquiry was completed on 10th June 1965 by the Southern Region of the Anti Corruption Establishment. The final report was examined in the Anti Corruption Directorate and the Anti Corruption Officer, Southern Region, was directed in July 1965 to place the matter before the Divisional Anti Corruption Committee, Hyderabad for further orders. The Committee decided on 2nd September 1965 that departmental action should be taken against the accused officer by the Special Judge-*cum*-Enquiry Officer, Anti-Corruption, Hyderabad. Necessary documents were then prepared and sent to the competent authority *viz* the Board of Revenue on 8th December 1965 for further necessary action in the matter. The Board desired that the irregularities committed by the accused officer

in the conduct of the criminal case against Tahirio should be included in the charge sheet. A revised charge sheet was supplied to the Board by the Anti Corruption Establishment on 7th June 1966. The charge sheet was sent by the Board of the Commissioner, Hyderabad Division, for service on the accused officer on 3rd August 1966. The explanation of the accused was sent by the Board to the Anti Corruption Establishment on 14th December 1966 for comments. The Establishment sent the comments to the Board on 14th June 1967 and the Board finally entrusted the enquiry to the Special Judge-*cum*-Enquiry Officer, Anti Corruption Hyderabad on 3rd August 1967. The delay in the finalisation of the enquiry was thus due to unavoidable circumstances.

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ یہ شکایت نومبر ۱۹۶۲ء میں کی گئی تھی ۔ تو اب تک اس سلسلے میں جو تاخیر ہوئی ہے اس سے کیا اس کی حوصلہ افزائی نہیں ہوتی جب کہ ۳ اگست ۱۹۶۷ء میں اس کی تحقیقات کرائی گئی ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میں نے اس قدر مفصل رپورٹ اسی غرض سے پڑھ دی ہے کہ شاید حاجی صاحب کو اس تفصیل کے بعد تسلی ہو جائے گی اس سے پہلے بھی یہ عرض کیا تھا کہ یہ بڑا دور اور نا ممکن سا گاؤں اور بڑے دور دراز علاقے میں واقع ہے ۔ اور نگرپارکر سے تقریباً دو سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔ اس میں تاخیر کی وجہ یہ بھی ہے کہ وہ اپنی جگہ تبدیل کرتے رہتے ہیں اور ایک جگہ نہیں بیٹھتے اس وجہ سے بھی اس میں تاخیر ہوئی اس کے علاوہ متعلقہ انسپکٹر صحت کی بناء پر medical leave لے کر چلا گیا تھا ۔ مزید برآں جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ دو سو میل دور ہونے اور ریل اور سڑک سے مربوط نہ ہونے کی وجہ سے وہاں پہنچنا مشکل تھا کہ اس آدمی کو unearth کیا جا سکتا ۔ تو میں نے اس حتمی تاخیر کی وجوہات بیان کر دی ہیں ۔

خان ملنگ خان ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جو وجوہات اس ایوان میں اس تاخیر کے سلسلے میں بیان فرمائی ہیں کیا وہ خود ان سے مطمئن ہیں اور کیا رشوت ستانی کے مقدمات میں اتنی تاخیر حکومت کی کارکردگی کو ظاہر نہیں کرتی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اس کا متعلقہ نوٹ پڑھنے کے بعد میں ذاتی طور پر اس جواب سے مطمئن ہوں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ جس افسر کے خلاف رشوت ستانی کے الزامات تھے کیا وہ اس وقت بھی ملازمت میں ہے ؟

وزیر قانون (مسٹر اللہ بچائیو غلام علی اخوند) ۔ میرا خیال ہے کہ وہ ملازمت میں ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ کیا اس کو ترقی بھی دی گئی ہے ؟

وزیر قانون ۔ میرا خیال ہے کہ اس کو ترقی نہیں دی گئی ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جواب میں جن وجوہات کا ذکر پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے کیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ لگر پارکر سے یہ علاقہ دو سو میل دور ہے اس لئے بھی اس سلسلے میں تاخیر ہوئی ۔ تو جب آپ اس علاقے کا انتظام درست طور پر نہیں کر سکتے تو کیا آپ اس علاقے کو چھوڑنے کے لئے تیار ہیں ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ لگر پارکر کے علاقے سے تو حاجی صاحب خود بھی بخوبی واقف ہیں ۔ اس میں حکومت کو کوئی اختیار ہی نہیں ہے کیونکہ قدرت نے اس علاقے کو ریگستانی علاقہ بنایا ہے جس کی وجہ سے یہ سب تاخیر ہوئی ہے ۔ اس میں حکومت کا کوئی قصور نہیں ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ علاقہ "ناممکن" ہے اور ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ضمنی سوال پوچھیں ۔ انہوں نے جو کچھ کہا ہے اسے نہ دہرائیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے اس علاقے کی جو خصوصیات بیان فرمائی ہیں میں ان کو pin point کرنا چاہتا ہوں کہ جبکہ اس ملک کو بڑی تیزی سے ترقی کرتے ہوئے دس سال ہو چکے ہیں تو پھر بقول جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ علاقہ ملک کے دور دراز حصہ میں واقع ہے اور "ناممکن" ہے اور ناگزیر حالات کی بناء پر تاخیر ہوئی کیا اس جواب سے حکومت کی بدترین قسم کی مجرمانہ غفلت کا اظہار نہیں ہوتا ۔

Mr. Speaker : That is not within the special cognizance of the Parliamentary Secretary, S. & G.A.D.

حاجی سردار عطا محمد ۔ کیا اس سے ان دور دراز علاقوں کے لوگوں کے حوصلے پست نہیں ہوتے کہ آپ کے ملازمین ان کو لوٹتے رہیں اور آپ پانچ برس میں بھی اس کے متعلق کوئی مؤثر کارروائی نہ کر سکیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے اور میں نے وجوہات بھی بتا دی ہیں کہ جہاں تک ان علاقوں کی ترقی کا تعلق ہے حکومت اس سلسلے میں کام کر رہی ہے ۔ لیکن آپ کو بھی اس بات کا احساس ہو گا کہ کسی علاقے کی ترقی ایک منٹ میں نہیں ہو سکتی ۔ ہم اپنے وسائل کے مطابق زیادہ سے زیادہ کوشش کرتے ہیں کہ ہر علاقہ

ترقی کرے اور جو کچھ ہم نے اس علاقہ کیلئے کیا ہے وہ آپکے سامنے ہے ۔ اور Actually, we inherited this baby from Mr. Hamza. ہم تو ان کے حالات کو بہتر بنانا چاہتے ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ میرا سوال یہ ہے کہ دور دراز علاقوں میں جو افسر بھیجے ہوئے ہیں ۔ وہ لوگوں کو لوٹنے کے لئے بھیجے ہوئے ہیں ؟

Mr. Speaker : Disallowed.

مسٹر حمزہ ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری نے یہ فرمایا ہے ۔ کہ یہ حالات انہیں مجھ سے وراثت میں وصول ہوئے ہیں کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں ۔ کہ اس بیان کے معنی کیا ہیں ۔ اور اس میں میرا کون سا دخل ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ حالات جو کہ آپ فرما رہے ہیں ۔ کہ وہاں بڑی بد حالی ہے۔ یہ پچھلی حکومتوں کے وقت میں تھی ۔ اور ہم نے ایسے ہی inherit کئے ہیں میں نے یہ عرض کی ہے ۔ کہ موجودہ حکومت اپنے ذرائع کو بہترین طریقے سے عمل میں لا کر علاقوں کی ڈویلپمنٹ میں مصروف ہے ۔ اور ہم کوشش کر رہے ہیں ۔ کہ یہ علاقہ جات جلد از جلد develop ہوں ۔ آپ ہم پر تب اعتراض کر سکتے تھے ۔ اگر ان علاقوں کے حالات پہلے سے بد تر ہوتے ۔ میں پورے یقین اور وثوق سے کہہ سکتا ہوں ۔ کہ ان علاقہ جات کے حالات بہت بہتر ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ اس قسم کے الزامات کے طعنے آپ قاضی فضل اللہ اور احمد سعید کرمانی کو دیا کریں میں اس ٹولے کے ساتھ کبھی نہیں رہا ہوں ۔ اور موجودہ ٹولہ سابقہ ٹولوں سے زیادہ خطرناک ہے ۔

Mr. Speaker : Order please.

I

PROVISION OF ACCOMMODATION TO CHAUBURJI GOVERNMENT HIGH SCHOOL, LAHORE

***11225. Mr. Hamza :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the total number of Government Quarters in the Chauburji Gardens Estate, Lahore which are at the disposal of the Government High School, Chauburji, Lahore for holding classes in therein ;

(b) whether it is a fact that one of the quarters allotted to the School has recently been withdrawn and allotted to an official; if so, reasons thereof and whether Government intend to restore the possession of the said quarter to the said school?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Six. (b) Yes. The quarter was not being used as a class room, but as a residence by one of the teachers, without allotment from the Estate Office.

Besides, this quarter is one of those, which were given for the period of one year i.e. upto April, 1960 which lapsed long ago. As the School building has also since been built, the quarter cannot be restored to the school.

مسٹر حمزہ ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب مجھے بتا سکتے ہیں کہ آپ نے سکول کے جو مزید کمرے تعمیر کرنے کا ذکر کیا ہے ان نئے کمروں کی تعداد کیا ہے ؟

Parliamentary Secretary : I cannot tell in detail how many rooms have been actually constructed in the school building.

مسٹر حمزہ ۔ آپ نے حصہ (الف) میں بتایا ہے کہ چھ کوارٹرز اب ابھی سکول کی تحویل میں ہیں ۔ س کی کیا وجوہات ہیں ؟

Parliamentary Secretary : Yes ; they are still in possession of the school authorities, and the quarter concerned is also with the previous person who is in unauthorised possession of it for the time being, and he has not yet handed over the same to the new allottee.

میاں محمد شفیع ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ بتائیں گے کیا اس سکول کی عمارت بچوں کے پڑھنے اور بیٹھنے کے لئے ناکافی نہیں ہے ۔ کیا آپ کے پاس کوئی مزید پروگرام ہے جس کے تحت اس کی extension ہو سکے ؟

Mr. Speaker : The Member should give fresh notice for that.

C.S.P. AND P.C.S. OFFICERS WORKING AS DEPUTY COMMISSIONERS

***11235. Malik Muhammad Akhtar :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state the names and ages of C.S.P. and P.C.S. Officers working as Deputy Commissioners ia West Pakistan?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The names and ages of the C.S.P. and P.C S. Officers working as Deputy Commissioners are given below :—

(1) C. S. P. Officers working as Deputy Commissioners/Political Agents—

1. Dr. Muhammad Humayun Khan, C.S.P. ... 35 years.
2. Mr. Salim Abbas Jilani, C.S.P. .. 33 years.
3. Mr. A.K. Lodhi, T.Q.A., C.S.P. ... 33 years.

4. Syed Sarfraz Ali Shah ... 32 years.

5. Mr. Abdul Qayyum Khan, C.S.P. ... 32 years.

6. Capt. Rahatullah Khan Jarral, C.S.P. ... 35 years.

7. Mr. Sajjadul Hassan, C.S.P. ... 35 years.

8. Mr. M.A. Sadick, C.S.P. .. 33 years.

9. Mr. Tarik Saeed Jaffrey, C.S.P. ... 34 years.

10. Dr. Muhammad Arshad Malik, C.S.P. ... 34 years.

11. Mr. Mufti Masoodur Rehman, C.S.P. ... 33 years.

12. Mr. Humayun Faiz Rasul ... 33 years.

13. Mr. F.K. Bandial, C.S.P. ... 38 years.

14. Mr. Muhammad Lutfullah, C.S.P. ... 29 years.

15. Dr. Imtiaz Ahmad Khan, T.Q.A., C.S.P. ... 35 years.

16. Mr. Muzaffar Qadir, C.S.P. ... 34 years.

17. Mr. Khalid Javed, C.S.P. ... 32 years.

18. Mr. Ijaz Malik, C.S.P. ... 30 years.

19. Mr. Agha Rafique Ahmad, C.S.P. ... 33 years.

20. Mr. A.R. Usman, C.S.P. .. 36 years.

21. Mr. Mubashir Muhammad Khan, C.S.P. ... 33 years.

22. Mian Basharat Rasul, C.S.P. ... 36 years.

23. Mr. Asaf Fasihuddin Khan Vardag, C.S.P. ... 32 years.

24. Capt. Usman Ali G. Isani, C.S.P. ... 33 years.

25. Syed Sardar Ahmad, C.S.P. ... 34 years.

26. Mr. Fazal Ilahi Malik, C.S.P. ... 34 years.

27. Mr. Salahuddin Qureshi, C.S.P. ... 33 years.

28. Mr. Jamshed Burki, C.S.P. ... 31 years.

29. Mr. Saadat Hussain Khan, C.S.P. ... 30 years.

30. Lt.-Cdr. A.A. Naseem, T.Q.A., C.S.P. ... 33 years.

31. Capt. Raza Ali, T.Q.A., C.S P. ... 32 years.

32. Mr. Mubashar Lali Khan, C.S.P. ... 33 years.

33. Mr. Mujibur Rehman Khan, C.S.P. .. 34 years.

34. Mr. Islam Bahadur, T.Q A., C.S.P. ... 33 years.

35. Mr. S.K. Mahmud C.S.P. ... 35 years.

36. Mr. Ahad Jan, C.S.P. ... 32 years.

(2) P.C.S. Officers working as Deputy Commissioners/Political Agents—

1. Mr. Wazirzada Abdul Qayyum Khan, P.C.S. ... 41 years.

2. Mr. Abdus Salam Khan, P.C.S. ... 38 years.

3. Mr Sibghatullah Khan, P.C.S. ... 48 years.

4. Mr. Fakhruz Zaman, T.Q.A., P.C.S. ... 49 years.

5. Mr. A.R. Abbasi, P.C.S. ... 43 years.

6. Mr. S.M. Ayub, P.C.S. ... 50 years.

7. Mr. Hizbullah Khan, P.C.S. .. 43 years.

8. Mr. Muhammad Ashraf, T.Q.A., P.C.S. ... 51 years.

9. Raja Hamid Mukhtar, P.C.S. ... 51 years.

10. Sh. Muhammad Ameer Ali, P.C.S. ... 52 years.

11. Mian Asghar Ali, P.C.S. ... 51 years.

12. Mr. S. Hasnat Ahmad, P.C.S. ... 48 years.

13. Malik Ahmad Khan, P.C.S. ... 51 years.

14. Kh. Ghulam Mustafa, P.C.S. ... 50 years.

15. Sardar Karim Nawaz Khan, P.C.S. ... 53 years.

16 Mr. Gul Muhammad Shaikh, P.C.S. ... 48 years.

17. Capt. Sultan Ali Hazara, P.C.S. ... 57 years.

18. Mr. Rafique Ahmad Khan, P.C.S. ... 54 years.

Malik Muhammad Akhtar : What is the total number of CSP and PCS officers at present posted in the Province ?

Parliamentary Secretary : It does not arise out of this question.

Malik Muhammad Akhtar : In view of the fact that there are 557 PCS officers and 205 CSP officers, 36 CSP and 18 PCS officers have been appointed as Deputy Commissioners, may I know what is the ratio according to which these appointments are made, and is that ratio being maintained, if any ?

Parliamentary Secretary : There is no quota or ratio fixed for the appointment of Deputy Commissioners in the Province. Of course, there is a ratio fixed so far as the senior-scale CSP officers are concerned.

چودھری محمد ادریس - جناب والا - میں پارلیمنٹری سیکرٹری سے معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ڈپٹی کمشنر کی post خاص ذمہ داری کی post ہے - کسی آدمی کو آپ ڈپٹی کمشنر مقرر کرنے سے پیشتر اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ mature mind کے آدمی لگائیں کیا آپ کو معلوم ہے کہ ۳۲ سال تک wisdom tooth بھی complete نہیں ہوتے ؟

Parliamentary Secretary : I say with full confidence that these considerations are always kept in view when appointments are made and I would, with due respect, tell the Member that if a gentleman does not actually come to maturity even up to the age of 25 years, then he is unwise for the whole of his life.

چودھری محمد ادریس ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری ایک اچھے اور قابل وکیل ہیں ۔ ان کو یہ معلوم ہو گا کہ میڈیکل jurisprudence کے تحت ۳۲ سال تک wisdom tooth بعض حالات میں پورے نہیں ہوتے ۔ کیا یہ ۲۷ سال یا ۲۸ سال کے آدمی mature mind کے ہو جاتے ہیں ؟

وزیر قانون (مسٹر اللہ بچائیو غلام علی اخوند) ۔ جناب والا ۔ بزرگی بہ عقل است نہ بہ سال ۔

Parliamentary Secretary : There is no question of it. So far as I know there is not a single Deputy Commissioner who is of 27 years. Of course, Deputy Commissioners of the age of 29 and 30 years are there.

Malik Muhammad Akhtar : Whether it is a fact that according to the statement made, there is no PCS officer who has been appointed as Deputy Commissioner unless he has served for 15 years, whereas there are many instanses of CSP officers being appointed as Deputy Commissioner only 3 or 4 years after joining service, and what are the reasons for this departure ?

Parliamentary Secretary : The officers who come under senior-CSP scale, can be posted as such, besides those PCS officers who are given CSP scale.

Malik Muhammad Akhtar : May I know the number of PCS officers who have been given the CSP scale at present, and out of that the number of officers appointed as Deputy Commissioner ?

Mr. Speaker : The Member should give fresh notice for that.

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ اس میں جو پی ۔ سی ۔ ایس والے نمبر ۱۷ پر ہیں ۔ ان کی عمر ۵۷ برس بتاتے ہیں ۔ تو کیا ان کو ۵۵ برس کی عمر میں ریٹائر نہیں کیا گیا ؟

وزیر قانون ۔ توسیع مل سکتی ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ کس مد میں اس کو مہلت دی ہے ؟ کونسی اس کی کارکردگی اچھی تھی ؟

مسٹر سپیکر ۔ اس کے متعلق آپ ایک علیحدہ سوال دے دیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب مجھے بتا سکتے ہیں کہ تقسیم ملک سے پہلے سینئر سول سروس cadre کے جو افسران تھے ان کو جب تک دس سال کا عملی تجربہ نہ ہو جاتا تھا ۔ انہیں کسی ضلع میں ڈپٹی کمشنر کے عہدہ پر مقرر نہیں کیا جاتا تھا ۔ اگر یہ حقیقت ہے تو آپ مجھے بتائیں گے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ غلامی کے زمانے میں دماغ اتنا کام نہیں کرتا ۔ جتنا کہ آزادی میں کام کرتا ہے ۔ اور آزادی میں نوجوان ہمیشہ اپنی دماغی صلاحیتوں کو جلدی اجاگر کر لیتے ہیں ۔ میں آپ کو یہی جواب دے سکتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ کیا ان کو یہ علم ہے کہ کم عمر کے سی ۔ ایس ۔ پی افسران کو جو انتہائی کم تجربہ رکھتے ہیں جب ڈپٹی کمشنر تعینات کیا جاتا ہے تو وہ فیصلہ نہیں کرتے ۔ بلکہ وہ مقدمات کا جھٹکا کرتے ہیں کیا اس قسم کی اطلاعات آپ کو موصول ہوئی ہیں ؟

Parliamentary Secretary : I don't agree. They are doing their work efficiently and diligently.

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ میں یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ صوبے میں جو تمام بدنظمی ، بدانتظامی پھیلی ہے کیا یہ سب ناتجربہ کاری کے سبب نہیں کہ آپ ڈپٹی کمشنر ناتجربہ کار رکھتے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - میں حاجی صاحب کی بات سے اتفاق نہیں رکھتا - میں نے عرض کی ہے کہ وہ کام صحیح اور درست کر رہے ہیں - جہاں تک میری معلومات ہیں اور حمزہ صاحب کے سوال سے پہلے میں عرض کر دوں کہ جھٹکا سکھ کرتے ہیں - مسلمان نہیں کرتے ہیں -

مسٹر حمزہ - اگر سی - ایس - پی افسر بقول پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب اتنی تھوڑی عمر میں اتنا زیادہ تجربہ حاصل کر لیتے ہیں تو کیا آئندہ اس ملک کی صدارت کے لئے کسی نوجوان سی - ایس - پی افسر کو نامزد کرنے کی گنجائش ہے -

Mr. Speaker : Disallowed and expunged from the proceedings of the Assembly.

حاجی سردار عطا محمد - جناب والا - میں نے پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھا تھا کہ کیا وہ ان کو سکھ سمجھتے ہیں ؟

مسٹر سپیکر - اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی -

P.C.S. OFFICERS

***11236. Malik Muhammad Akhtar** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the total strength of P.C.S. Officers (Executive Branch) in the Province ;

(b) the number of C.S.P., Officers at present serving in the Province under the Provincial Government ;

(c) the number of P.C.S. and C.S.P., Officers, separately serving as Commissioners and Secretaries to Government of West Pakistan?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) 557.

(b) 205.

(c) (i) P.C.S Officers serving as Commissioners	3
(ii) C.S.P. Officers serving as Commissioners	9
(iii) P.C.S. Officers serving as Secretaries	Nil
(iv) C.S.P. Officers serving as Secretaries	18

Malik Muhammad Akhtar : May I know the reasons for appointment of only three P.C.S. Officers as Commissioners when their present strength in the Province is 557.

Parliamentary Secretary : Sir, I want to finish this question once and for all. I would request Malik Muhammad Akhtar to lend his ears to me. Mr. Speaker, Sir, for these appointments no special quota is fixed. But so far as the quota in senior C.S.P. scale from the P.C.S. is concerned it is fixed at 30%. I may tell this august House that actually 32% cadre posts are being occupied by P.C.S. Officers and 38% of the ex-cadre posts are occupied by the P.C.S. Officers and in case of deputation to CSP posts 43% posts are being occupied by these officers. Actually the quota fixed i.e. 30% for the promotion of P.C S. officers to senior C.S.P. scale has been exhausted and whenever we find an opportunity we promote an officer.

So far as this thing is concerned why a P.C.S. Officer is not a Commissioner and why a C.S.P. Officer is Commissioner there is no answer. Sometimes they get a chance and sometimes they cannot.

چودھری محمد ادریس - یہ جو آپ نے ۵۵۷ پی - سی - ایس افسران کی تعداد دی ہے اس میں کتنے سینئر سکیل میں ہیں ؟

Mr. Speaker : Give a fresh notice for that.

چودھری محمد ادریس - آپ نے فرمایا ہے کہ ۳۰ فیصد لے رہے ہیں
آپ نے یہ figures کس طرح سے نکالی ہیں ؟

Mr. Speaker : Can the Parliamentary Secretary reply ?

Parliamentary Secretary : I cannot reply but I can say with implicit confidence and full authority that the P.C.S. Officers are enjoying their quota given to them.

Malik Muhammad Akhtar : The Parliamentary Secretary has made a correct statement that thirty percent of the P.C.S. Officers have been absorbed in that quota. That means that thirty percent of the P.C S. Officers are eligible or have been promoted to senior C.S.P. scale, according to his own statement.

Parliamentary Secretary : Yes.

Malik Muhammad Akhtar : If so and if we calculate @ 30% that would come to 180 officers. Why only three officers out of 180 have been appointed as Commissioners and why the rest of them are not eligible?

Parliamentary Secretary : I have given a very detailed answer for the satisfaction of the Member and I may again repeat that so far as that quota is concerned it is not fixed. I can again repeat my answer.

Mr. Speaker : When no quota has been fixed, then why this disparity—9 C.S.P. and 3 P.C.S. Why not nine to P.C.S. and three to C.S.P. when there is no quota?

Parliamentary Secretary : A C.S.P. Officer gets the senior scale earlier than a P.C.S. Officer. There are C S P. Officers available. As this is a superior service we generally make use of their energies and capabilities which a P.C.S Officer cannot show in high competition.

چودھری محمد ادریس - میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ۳۰

7794

فیصد کوٹا available posts کا ہے یا پی سی ایس کی total strength کا ہے ۔

Parliamentary Secretary : What I mean is that it can happen that they may have 29% or 28% But now I say that with the quota which they have there is a pre-requisite and that is that the post should be vacant when an officer is promoted to senior C.S P. scale. About P.C.S. officers the Government is vigilant. We see that the P.C.S. Officers should not be ignored because they are useful citizens of this country. We want to use their energies on the best lines. But the difficulty is that one has to go according to the Rules of the Department i.e. 30% quota is fixed for the P C S. for promotion to the senior C.S.P. scale subject to the availability of posts.

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا پی - سی - ایس اور سی - ایس - پی افسران کی تقرری کے وقت پس ماندہ علاقوں کے حقوق اور تناسب کا خیال رکھا جاتا ہے ؟

وزیر قانون ۔ کمیشن نے اس کا کوٹا مقرر کیا ہوا ہے ۔ سنٹرل پبلک سروس کمیشن اس کے مطابق recruitment کرتی ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ میں حاجی صاحب کو یقین دلا سکتا ہوں کہ وہ پی - سی - ایس افسر ہو سکتے ہیں میں نہیں ہو سکتا ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ پی - سی - ایس - اور سی - ایس - پی والے کتنے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ اس کے لئے علیحدہ سوال دیں ۔

PROMOTION OF P.C.S. OFFICERS OF FORMER PUNJAB REGION TO SENIOR C.S.P. SCALE

*11237. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) how many P.C.S. Officers are drawing the maximum of their time-scale ;

(b) when is the last of them likely to be promoted to the senior C.S.P. scale;

(c) whether it is a fact that promotion of P.C.S. Officers to senior C.S.P. scale is made according to the fixed quota ;

(d) when was the said quota first fixed and when it was last revised;

(e) whether it is a fact that due to this quota system for promotion of P.C.S. Officers to the C.S.P. senior scale, the promotions of the Officers of former Punjab Region have been seriously affected ;

(f) if answer to (c) above be in the affirmative, what steps Government intend to take to secure justice for P.C.S. Officers of the former Punjab Region?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : Mr. Speaker, Sir, I would request that this question may be repeated on the next turn. The answer is available but I am not satisfied with the answer. I think it should be repeated. Answer to part (a) of the question is incomplete.

Malik Muhammad Akhtar : May I rise on a point of order? Sir, my point of order is that if this question is thrown out this time from the list it will come in the next session.

Mr. Speaker : How ?

Malik Muhammad Akhtar : Probably the session, ...

Mr. Speaker : Rest assured we will have one turn more.

So, this question would be repeated on the next turn.

LEAVE *ex*-PAKISTAN AND LEAVE SALARY OF GOVERNMENT SERVANTS

*11273. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state:—

(a) the number of Class I, Class II Officers and other Government Servants who were granted leave *ex*-Pakistan in 1966-67 and 1967-68;

(b) the amount of leave salary given to each category of these Officers in foreign currency during the said period ?

Parlaimentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : Regarding this question I have the interim reply because this question actually is such for which information has to be collected from different departments of the Secretariat.

Mr. Speaker : This question would be repeated on the next turn.

RECRUITMENT OF ENGINEERS IN WPIDC

*11301. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state the number of persons possessing (i) Degree in B.Sc., Engineering and (ii) Diploma in Civil Engineering, recruited in WPIDC during the years 1965-66 and 1966-67 ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The number of persons possessing B.E. and Diploma in Civil Engineering recruited during the years 1965-66 and 1966-67 is as under :—

Degree/Diploma	*Number of Persons recruited during*	
	1965-1966	1966-67
(1) B.E. (Civil)	4	1
(2) B.E. (Mechanical)	12	19
(3) B.E. (Electrical)	...	3
(4) B.Sc. (Mining)	6	4
(5) Diploma in Civil Engineering		3

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ ڈپلوما ان انجینئرنگ کے تین امیدواروں کو کیوں ملازمت میں رکھا گیا ہے۔ جب کہ بی ایس سی (انجینئرنگ) اور بی ایس سی (مائننگ) کے ۲۲ اور ۲۷ امیدواروں کو دو سال میں ملازمت مہیا کی گئی ہے؟

Parliamentary Secretary : That was according to the requirements and necessity.

RECORDING OF ATTENDANCE BY GAZETTED OFFICERS OF PROVINCIAL GOVERNMENT

***11357. Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the gazetted officers of the Provincial Government do not record their attendance ;

(b) whether the Government has issued any instructions requiring gazetted officers to mark their attendance in offices ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, whether the said instructions were also sent to the district heads of the Departments and whether these are applicable to the gazetted officers of District Councils also ;

(d) if answer to (b) above be in the negative, whether Government intend to issue such instructions ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) and (b) The Gazetted Officers of the Provincial Government functioning as Branch/Section Officers only are required to check the punctual attendance of the staff under them and to initial the attendance register in token of having carried out the necessary check. Other Gazetted Officers are not required to sign the attendance registers, but it is their responsibility not only to observe punctuality in attendance themselves but also to ensure that the officers and the staff under them do attend offices punctually.

(c) The Provincial Government have issued comprehensive instructions regarding punctuality in attending offices to all concerned. The Deputy Commissioners in their capacity as Ex-Officio Chairmen of the District Councils have endorsed copies of these instructions to the District Councils concerned for necessary action.

(d) Government do not intend issuing any further instructions on the subject.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کو یہ علم نہیں ہے کہ جب جناب محمد موسیٰ نے پہلے پہلی گورنر شپ کا چارج لیا کچھ عرصہ دفتروں میں وقت کی پابندی کی گئی لیکن اس کے بعد پرانے حالات ہی عود کر آئے ۔

Parliamentary Secretary : I am very sorry to disagree with the Member and I say that the officers are going to their Offices well in time

and they remain actually in their seats uptil the time of the Office. It is wrong to say that they are not working regularly and that they do not go to the Offices punctually.

مسٹر حمزہ ۔ لیکن میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں مجھے اکثر سول سیکریٹریٹ جانے کا اتفاق ہوتا ہے جو جو کہ صوبائی حکومت کا سب سے بڑا دفتر ہے وہاں دیکھا گیا ہے کہ آپ کے بیشتر افسران ہر وقت تشریف نہیں لاتے ۔

Parliamentary Secretary : That is a very general allegation. If the Member brings to our notice some specific instance, we will certainly look into that.

خواجہ محمد صفدر ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ سرے سے دفتر ہی نہیں آتے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب دیانتداری اور ایمانداری سے خود یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں گے کہ کتنے بڑے افسران ہیں جو دیر میں دفتر آتے ہیں ؟

Parliamentary Secretary : No, this is wrong. I don't agree. The higher the Officer, more responsible he is.

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جب وہ قومی خزانے سے تنخواہ لیتے ہیں تو کیوں وہ اپنی حاضری نہ لگائیں ۔ کیا وہ اس سلسلے میں کچھ ہدایات جاری کرنے کے لئے تیار ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ ہدایات

موجود ہیں اور جو پہلے ہی exhaustive ہیں اب مزید ہدایات کی ضرورت باقی نہیں ہے -

مسٹر حمزہ - آپ نے فرمایا ہے کہ آپ نے ہدایات پہلے ہی سے جاری کی ہوئی ہیں - کیا میں آپ سے پوچھ سکتا ہوں کہ پچھلے ایک ماہ میں آپ نے کون سے اقدامات کئے یا آپ کس کس دفتر میں یہ دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے کہ آپ کی ہدایات اور آپ کے احکامات پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں اور اگر چھاپہ نہیں مارا یا معائنہ نہیں کیا تو اس کی کیا وجوہات ہیں اور اگر معائنہ کیا ہے تو اس کے کیا نتائج تھے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - میں پچھلے مہینے میں یعنی ۳۰ - دن کے لئے تو نہیں عرض کر سکتا لیکن میں اتنی گذارش ضرور کروں گا کہ بہت باقاعدگی سے افسران اس بات کو دیکھتے رہے ہیں کہ آیا متعلقہ افسران وقت پر دفتر تشریف لائے ہیں یا نہیں اس سلسلے میں بعض افسران کی increment بھی stop کی گئی ہے اور بعض کو warning بھی دی گئی ہے لیکن کبھی کبھی کوئی chance ہو جاتا ہے مثلاً چھوٹے ملازمین جو ہیں دفتر آتے ہوئے ان کی سائیکل puncture ہو گئی اور اس وجہ سے وہ ۵ - یا ۱۰ - منٹ دیر میں پہنچے تو ایسی صورت قابل معافی ہے ان کو وارننگ دے دی گئی یا بہت زیادہ کیا تو ان کا increment stop کر دیا گیا -

حاجی سردار عطا محمد - جناب میں نے یہ سوال کیا تھا جس کا مجھے جواب نہیں ملا کہ جب چھوٹے ملازمین قومی خزانے سے تنخواہ لیتے ہیں اور اپنی حاضری لگاتے ہیں تو بڑے افسر جو قومی خزانے سے تنخواہ لیتے ہیں وہ کیوں نہ اپنی حاضری خود لگائیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ جو بڑے افسران ہیں ان کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ وقت پر تشریف لائیں اور دوسروں کو دیکھیں کہ وقت پر آتے ہیں یا نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ ان پر کیوں یہ پابندی نہیں لگائی گئی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اسکے متعلق میں عرض کروں گا کہ جب وقت مقررہ سے ۱۰ ۔ منٹ کے بعد رجسٹر ان کے پاس جاتا ہے اور وہ دیکھتے ہیں کہ کونسا آدمی وقت پر آتا ہے اور کون سا وقت پر نہیں آتا ہے تو خود بخود ان کی حاضری بن جاتی ہے ۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان کے پاس رجسٹر دیر میں جاتا ہے ۔ ان کے پاس مقررہ وقت پر رجسٹر جاتا ہے اور وہ دیکھتے ہیں کہ کون آفیسر late ہے ۔ اس طرح سے ان کی دوہری ڈیوٹی ہو جاتی ہے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ ضمانت دیتے ہیں کہ وہ میرے ساتھ کل یا کسی اور دن سیکرٹریٹ چل کر کسی آفیسر سے ملاقات کریں گے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ آپ تشریف لے چلئے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ آپ نے ہدایات جاری کر دی ہیں اور آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ عملہ رجسٹر میں حاضری لگاتا ہے اور وہ رجسٹر ۱۰ ۔ منٹ کے بعد متعلقہ گزیٹیڈ آفیسر کے پاس چلا جاتا ہے ۔ میں

عرض کروں گا کہ آپ کو ان کے طریقہ کار کا بھی پتہ ہے کہ اگر ۱۰ - منٹ کے بعد وہ گزیٹڈ آفیسر وہاں موجود نہیں ہے تو پھر وہ رجسٹر کس کے پاس جاتا ہے - میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ بعض اوقات یہ ہوتا ہے - - - -

Parliamentary Secretary : There is a limit. The Member can't have good men every where, and there is a limit. One has to stop at some place. There are some responsible Officers, about whom we actually feel that they should take responsibility on their shoulders and run the administration in a nice manner.

حاجی سردار عطا محمد - جناب میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا آپ نے اس سلسلے میں ہاؤس کے جو خیالات دیکھے ہیں یا سنے ہیں ان کی وجہ سے کیا آپ اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ ان سے اس چیز پر عمل کرائیں گے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - مجھے اس بات کا احساس ہے کہ میرے دوستوں نے اور محترم ممبران صاحبان نے مجھے اس بات کا احساس دلایا ہے کہ متعلقہ افسران وقت پر نہیں آتے میں نے عرض کیا ہے کہ وہ وقت پر آ جاتے ہیں - بہر حال میں آپ کے خیالات متعلقہ محکمہ کو پہنچا دوں گا -

---

COMPLAINTS AGAINST MR. B. A. KAZMI, JOINT DIRECTOR (TECHNICAL), MINERAL DEVELOPMENT DEPARTMENT

***11650. Mr. Hamza :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that on 24th February, 1968, a complaint was made to the Chief Secretary to Government of West Pakistan by one Col. Shah Nawaz Khan in which certain allegations of serious nature

were levelled against Mr. B. A. Kazmi, Joint Director (Technical), Mineral Development Department ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the nature of the said allegations and the action so far taken by the Government in this regard ;

(c) if no action has so far been taken on the said complaint, reasons therefor and the approximate time still required to look into the matter?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (a) Yes.

(b) A copy of the complaint is enclosed as Annexure 'A'*. The complaint made by Col. Shah Nawaz was put up to the Provincial Anti-Corruption Council on 15-5-68. The Council decided that the explanation of the officer on the allegations should be obtained. The required explanation has been called for from the Officer. Further action in the matter will be taken in due course.

(c) In view of (b) above, question does not arise.

GRANT OF AID FOR MARRIAGES FROM WEST PAKISTAN GOVERNMENT SERVANTS BENEVOLENT FUND

*12060. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the number of applications received by the Deputy Commissioners of Hyderabad and Khairpur Divisions for the grant of aid for marriages from the West Pakistan Government Servants Benevolent Fund during the last four years ;

**Please see Appendix II at the end.*

(b) the number of applications, out of those mentioned in (a) above, which were accepted?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The requisite information has been called for from the Commissioners, Khairpur and Hyderabad Divisions who have not furnished the data so far. A complete reply will be submitted as soon as the information called for is available.

CLASS I (JUNIOR SCALE) POSTS OF KARACHI REGION

*12114. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) whether any person belonging to Karachi Region has ever been appointed to Class I (Junior Scale) by promotion/direct recruitment since the region came into being and promulgation of the West Pakistan Industries Service Class I Rules ; if so, when and if not, reasons therefor ;

(b) whether it is a fact that all the 8 Class I (Junior Scale) posts of Karachi Region are presently being held by the officers who are neither on the strength of that Region nor belong to that Region ; if so, the justification therefor and the steps Government intend to take in this regard ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Yes. Two persons have been appointed to Class I Jr. One on 16-12-63 and the other on 6-5-66.

(b) No.

PROMOTION OF MESSRS JAVED IQBAL AND ALI AKBAR NAQVI IN INDUSTRIES DEPARTMENT

*12141. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that recently Messrs. Javed Iqbal and Ali Akbar Naqvi have been appointed on *ad hoc* basis to Class I posts (Junior Scale) in the Headquartes office of the Directorate of Industries and Commerce, West Pakistan, Lahore ;

(b) whether it is a fact that one of the two selectees mentioned above is a 3rd Class M.A. and as such does not possess the requisite qualifications prescribed for the said post, minimum being 2nd Class M.A.;

(c) whether it is a fact that a ban has been imposed by the West Pakistan Government on making such *ad hoc* appointments ;

(d) if answer to (b) and (c) above be in the affirmative, reasons for the appointment of the said persons?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) No. ad hoc appointments can be made with the prior approval of the ad hoc Appointments Committee.

(d) 29 posts of Asstt : Directors of Industries in class I (Jr) have been lying vacant for the last two years. 18 out of these posts are promotion vacancies and 11 are direct vacancies. In view of this large number of vacancies, Government work has being seriously affected. Appointments of M/s Ali Akbar Naqvi and Javed Iqbal were made inadvertently on a purely temporary basis in the interest of Government Work. A summary proposal for their continued appointment as Assistant Directors, till the selection of suitable candidates by the Public Service Commission was submitted for the consideration of the Ad hoc Appointments Committee. The Committee has since approved the continued ad hoc appointment of Mr. Javed Iqbal. Orders for terminating the services of Mr. Ali Akbar Naqvi have accordingly been issued.

Malik Muhammad Akhtar : What is the basic qualification for appointment to Class I posts in the headquarter office of the Director of Industries?

Parliamentary Secretary : All Class I posts?

Malik Muhammad Akhtar : What is the basic qualification?

Is it not a fact that the basic qualification.....

Mr. Speaker : The Member means to say for all Class I posts?

Malik Muhammad Akhtar : For Class I junior scale. In the present case what was the basic qualification required? Was it not to be a Second Class M.A.?

Parliamentary Secretary : My friend is in the habit of asking supplementaries just for the sake of supplementaries and in certain cases, where he himself is not clear, it becomes very difficult for us to understand and give him a reply. It is clearly mentioned in part (d) of the question and the purpose of my friend has been served. What he wanted has been answered. What else does he want ? I can't understand.

Malik Muhammad Akhtar : What were the reasons for appointing Mr. Ali Akbar Naqvi, a IIIrd class M.A., to the post of Class I junior scale?

Parliamentary Secretary : The reasons are given very elaborately in part (d) of the question. I will request my learned friend to take the trouble of going through it. I have given the reasons and also in the last two sentences I have made it clear that the services of that officer, to whom the Member is referring, have since been terminated.

Malik Muhammad Akhtar : Whether it is a fact that he is a close relative of the Director of Industries and that is the reason of his appointment?

Parliamentary Secretary : I take serious note of the allegation made by Malik Muhammad Akhtar in this manner. I have already stated that there were 29 vacancies in this cadre. Two persons were

appointed in the interest of Government work and one person was, ultimately, given sanction by the Public Service Commission on ad hoc basis. The services of this particular person have been terminated and there is no idea in making this type of allegation. Sir, every person in this country is related to some one or other. He may be related to a senior government officer, he may be related to a Member of the National Assembly or the Provincial Assembly and he may be related to any person connected with Government. This is a very vague and pointless allegation that he is related to the Director of Industries. (*interruptions*)

Mr. Speaker : Order please.

ملک محمد اختر ۔ جب اس پوسٹ کے لئے ایم ۔ اے سیکنڈ کلاس موجود تھا تو جس نے تھرڈ کلاس ایم ۔ اے کو appoint کیا کیا آپ اس افسر کے خلاف کوئی ایکشن لیں گے ؟

Parliamentary Secretary : Sir, no irregularity was committed. The services of the person concerned have since been terminated.

چودھری محمد ادریس ۔ ایک تھرڈ کلاس ایم اے کی تقرری کی گئی ہے ۔ میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا یہ بے قاعدگی نہیں ہے ؟

Parliamentary Secretary : I have very clearly stated that no irregularity was committed. There were 29 vacancies and these two persons .....

Chaudhri Muhammad Idrees : My specific question is that the required minimum qualification was M.A. Second Class and you have appointed a Third Class M.A. Was it an irregularity or not ?

Parliamentary Secretary : This was just a temporary appointment and he was not confirmed later on. The irregularity would have been committed if he would have been confirmed.

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ جب آپ نے اس شخص کو بھرتی کیا آپ کو اس سے بہتر اہلیت کا یا سیکنڈ کلاس ایم ۔ اے میسر نہ تھا اگر تھا تو تھرڈ کلاس ایم ۔ اے کو کیوں تعینات کیا گیا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ ان کا کوئی عزیز تھا کیا اس جواب سے خویش پروری کی بدبو نہیں آتی ؟

Parliamentary Secretary : The onus of proof falls on Malik Muhammad Akhtar and not on me because it has already happened that such type of allegations have proved to be false and untrue in this august House. I cannot say in this matter whether the allegations that are coming forward from Mr. Hamza every time against the Government or against the government machinery or officers of the government are always true.

Malik Muhammad Akhtar : Alright, I make a statement that Goverment is corrupt. (*interruptions*)

Mr. Speaker : Order, please no interruptions.

Parliamentary Secretary : Similar counter allegations can be made that the spirit behind these allegations is false, malicious and intended to malign the government. These allegations being made by these two learned gentlemen are most uncalled for and they intentionally create bitterness every-day.

حاجی سردار عطا محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں آپ کی وساطت سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اس طرح آپ ہمارے حقوق کی حفاظت کر رہے ہیں کہ جب کسی سوال پر سپلیمنٹری اردو میں کیا جاتا ہے تو اس کا وہ جواب انگریزی میں دیتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب چونکہ سوال کرنے والوں کو اعتراض

نہیں ہوتا اس لئے انگریزی میں جواب دے دیا جاتا ہے ۔ اگر آپ اردو میں سوال کریں گے تو آپ کو اردو میں ہی جواب دیا جائے گا ۔ ملک اختر صاحب نے سپلیمنٹری انگریزی میں پوچھے ہیں وہ انگریزی میں جواب دے رہے ہیں اس لئے کہ وہ سمجھ رہے ہیں ۔ اگر جواب لینے والے کو جواب دینے والے پر کوئی اعتراض نہیں تو میں ان کو مجبور نہیں کر سکتا ۔

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پارلیمنٹری سیکرٹری ڈائریکٹریٹ آف انڈسٹریز کے معاملے میں اتنے بے چین کیوں ہو گئے ہیں ؟

Mr. Speaker : That is not a point of order.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے ایک سادہ سوال کیا تھا کہ آپ مجھے یہ بتائیں کہ کیا درخواست دہندگان میں سے کوئی سیکنڈ کلاس ایم ۔ اے تھا کیونکہ گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ سیکنڈ کلاس کو رکھا جائے ۔ اگر سیکنڈ کلاس موجود تھا تو تھرڈ کلاس کو کیوں بھرتی کیا گیا ؟ میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کو کہوں گا کہ اس قسم کے معاملے میں وہ افسروں کی حمایت کرکے حکومت کو بدنام کرتے ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میں نے فاضل ممبر کی خدمت میں واضح جواب دے دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ان کے سپلیمنٹری سوال کا جواب دیجئے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ ان امیدواروں کو جنہیں تعینات کیا گیا ان میں کیا کوئی تھرڈ کلاس ایم ۔ اے تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ کیا کوئی سیکنڈ کلاس ایم ۔ اے نہ تھا ۔

Parliamentary Secretary : I know the reasons. He may please not ask for that. I don't want to speak out but I know the Member's interest.

اس وقت کام کا حرج ہو رہا تھا ۔ دو آدمیوں کو فوری طور پر رکھا جانا ضروری تھا ۔ ایک سیکنڈ کلاس اور دوسرا تھرڈ کلاس ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ کے پاس کتنی درخواستیں آئی تھیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ کل ۱۱ اسامیاں تھیں اور دو انہوں نے پر کر لیں ۔

Parliamentary Secretary : They were to be filled by promotion and 11 vacancies were to be filled by direct recruitment.

اور چونکہ کام suffer کر رہا تھا لہذا دو کو انہوں نے فوری طور پر رکھ لیا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ درخواستیں کب مانگی گئیں ؟

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Between one selection and the other there generally elapses some time. As I have already stated in several other cases in between there is requirement for making provision for discharge of duties and ad hoc appointments are made as a stop-gap arrangement. This is not a permanent feature. Some time if it becomes necessary, and the work is suffering, in the interest of work some person is put incharge of some duty but that does not mean.....

Mr. Speaker : Aren't ad hoc appointments banned now?

Khawaja Muhammad Safdar : Completely banned.

Minister for Law : No, Sir. Not in that sense. There is an ad hoc Committee now.....

Mr. Speaker : Of course, no officer can recruit any person on ad hoc basis.

Minister for Law : ..... in which a Member of the Commission also sits and the matter is put up before the ad hoc Committee for ad hoc appointments.

Mr. Speaker : This appointment was not made by the ad hoc Committee.

Minister for Law : I cannot say whether it was done by the ad hoc Committee or by the officers of the Department.

Mr. Speaker : What is the position? Was this appointment made by the ad hoc Committee or by an officer?

Parliamentary Secretary : When these people were appointed, their cases were later on referred to the ad hoc Committee.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ آیا یہ آپ کے علم میں ہے کہ جس دور سے ہمارا ملک گذر رہا ہے اگر خالی اسامی کا باقاعدہ اشتہار دیا جائے تو ہمیں ایک سیکنڈ کلاس ایم ۔ اے کی بجائے بیس فرسٹ کلاس ایم ۔ اے اس قسم کی اسامیوں کے لئے مل سکتے ہیں ۔ اگر یہ حقیقت ہے تو جس طریق سے یہ تعیناتی کی گئی ہے کیا یہ نامناسب نہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میں اپنے فاضل دوست سے متفق ہوں کہ ہمارا تعلیمی معیار اس قدر بلند ہو چکا ہے کہ ہمیں فرسٹ کلاس ایم ۔ اے اچھی خاصی تعداد میں مل سکتے ہیں لیکن جن دو class one پوسٹوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کے لئے پبلک سروس کمیشن بالکل merit پر انتخاب کرتا ہے ۔ لیکن جہاں تک ad hoc تقرری کا تعلق ہے اگر اس طرح تعیناتیاں کرنی پڑیں تو ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ کسی آدمی کو ایسی کوئی اسامی دینی پڑتی ہے ۔ مگر یہ بالکل عارضی طور پر کیا جاتا ہے ۔ جب ان کے نام ad hoc کمیٹی کے پاس گئے تو وہ مسترد ہو گئے ۔

He has been turned out of service and that post will now be filled by an M.A. First-class.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا تقرری کرنے والے افسر کو اختیار ہے کہ وہ کسی پوسٹ پر مقررہ کم از کم قابلیت سے بھی کم قابلیت کے آدمی کو مقرر کر دے ؟

Parliamentary Secretary : On the face of it, in certain special circumstances, it can be done.

Mr. Speaker : The Question Hour is over now.

(بسلسلہ نشان زدہ سوال نمبر ۱۰۹۶۴)

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب میرے ایک سوال کے متعلق پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جواب دینا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ سردار صاحب کیا آپ اس کے متعلق ہاؤس کو مطلع فرمائیں گے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ جناب والا ۔ اس کے متعلق جو انفارمیشن اس وقت تک حاصل ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ دسمبر ۱۹۶۵ء میں اس کی location کو تبدیل کرنے کے لئے درخواست دی گئی تھی ۔ جس پر حکومت نے ۱۵ دسمبر ۱۹۶۵ء کو اجازت دے دی ۔ یہ درخواست ہمارے پاس جنگ کے بعد آئی اور اس کی اجازت بھی جنگ کے بعد دی گئی ہے ۔ جو واقعات ہم نے پیش کئے تھے اس سے ان کی تصدیق ہو گئی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میرے پانچ سات سوالوں کے جواب میں محترم پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ دفاعی نقطہ نظر کے پیش نظر اس مل کو پسرور سے منڈی بہاؤالدین لے جانے کی اجازت دی گئی تھی ۔ ان کی طرف سے اب جو جواب دیا گیا ہے اس کے پیش نظر میں کیا سمجھ سکتا ہوں کہ سابقہ جواب غلط تھے اور محض ایک خاص شخص کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے یہ اجازت دی گئی اور اس مل کی جگہ تبدیل کی گئی ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں اب بھی جناب خواجہ صاحب سے متفق نہیں ہوں ۔ یہ ایک بنیادی اصول ہے جسے پیش نظر رکھ کر حکومت نے اجازت دی تھی ۔ حکومت کے نقطہ نظر سے پسرور بارڈر سے بالکل نزدیک تھا اس لئے defence کے پیش نظر اس مل کو وہاں سے تبدیل کرنے کی اجازت دے دی گئی ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ کیا میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ منڈی بہاؤالدین سرحد سے تقریباً اتنا ہی دور ہے جتنا

پسرور - میں ابھی نقشہ دیکھ کر آیا ہوں دونوں کا فاصلہ سرحد سے ایک انچ یعنی بیس میل کے قریب ہے -

Mr. Speaker : I think the Parliamentary Secretary might need a notice for that to calculate it on the map. (*laughter*)

Parliamentary Secretary : Not only this Sir, but also various other factors have to be taken into account before replying to that supplementary.

مسٹر سپیکر - کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اس کا فاصلہ ایک انچ ہی ہے -

Parliamentary Secretary : I cannot say because I have not seen the map.

خواجہ محمد صفدر - جناب میں تو دیکھ کر آیا ہوں - دونوں کا فاصلہ تقریباً ایک جتنا ہے - منڈی بہاؤالدین گجرات کے بارڈر پر ہے اور پسرور سیالکوٹ کے بارڈر پر ہے اور دونوں کا ایک جیسا فاصلہ ہے - جناب والا - ایک اور سوال ہے وہ یہ ہے کہ آج کل کی لڑائی کا جو طور طریقہ ہے جس میں ہوائی جہاز استعمال کئے جاتے ہیں کیا محترم پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتا سکتے ہیں کہ وہ کون سی جگہ ہے جو دفاعی نقطہ نظر سے ہوائی حملہ سے محفوظ ہے -

Mr. Speaker : I think this question should be put in the National Assembly to the Parliamentary Secretary Defence.

چودھری محمد نواز - حضور والا - میں نے اس ایوان کے پچھلے سالوں کے مباحثات پڑھے ہیں ان میں میں نے دیکھا ہے کہ جس روز کسی

محکمہ پر سوالات ہوتے ہیں متعلقہ سیکرٹری آفیشل گیلری میں ضرور آتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مباحثات میں تو ہم اس کا ذکر نہیں کرتے ۔ اگر آپ اپنے تجربہ سے فرما رہے ہیں تو علیحدہ بات ہے ۔

چودھری محمد نواز ۔ حضور والا ۔ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ وقفہ سوالات کی اہمیت دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے ۔ یہ افسران جو ہیں انہوں نے اس ایوان کے وقار کو مجروح کرنے کا فیصلہ کیا ہوا ہے ۔ جو سوالات اس ایوان میں دریافت کئے جاتے ہیں ان کا ایک خاص مقصد ہوتا ہے ان کی ایکback gr ound ہوتی ہے ۔ اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ متعلقہ محکمہ کے افسران یہاں موجود ہوں مگر دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ نہ تو انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری اور نہ ڈائریکٹر یہاں موجود ہوتے ہیں بلکہ وہ کسی سیکشن افسر کو بھیج دیتے ہیں ۔ پہلے جنرل ایڈمنسٹریشن کے روز یہاں ایڈیشنل چیف سیکرٹری یا چیف سیکرٹری تک تشریف لاتے رہے ہیں ۔ میں اس بات کے خلاف احتجاج کرتا ہوں ۔ اس ایوان کے وقار کو ٹھیس پہنچائی جا رہی ہے ۔

Mr. Speaker : I cannot issue any directions in this matter but so far as the sense of the House is concerned, this is up to the Parliamentary Secretary or the Minister to look to that.

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کے متعلق عرض کر دوں ۔ جناب والا ۔ یہ درست نہیں ہے ۔ بسا اوقات محکمہ کے سینئر افسران گیلری میں موجود ہوتے ہیں ۔

چودھری محمد نواز ۔ انڈسٹری کے سیکرٹری کب یہاں آئے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ کوئی ایسی پابندی نہیں ہے کہ ہر افسر کا یہاں آنا لازمی ہو ۔ جہاں تک سیکرٹری انڈسٹری کا تعلق ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس معزز ایوان کی طرف سے جو سوالات کئے جاتے ہیں وہ ان میں پوری دلچسپی لیتے ہیں اور جب وہ لاہور میں موجود ہوں تو اپنے محکمہ کے سوالات کے دن وہ اکثر آفیشل گیلری میں موجود ہوتے ہیں ۔

چودھری محمد نواز ۔ کیا وہ ایک دفعہ بھی اس سیشن کے دوران یہاں آئے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ آئے ہیں ۔

چودھری محمد نواز ۔ غلط ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ اس طرز عمل کا میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے ۔ پی ۔ آئی ۔ ڈی ۔ سی کے افسران وقفہ سوالات کے لئے کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز یہاں آتے ہیں ۔ اور مکمل کارروائی کے دوران یہاں موجود ہوتے ہیں ۔ اگر آپ اصرار کریں کہ فلاں مخصوص شخص یہاں موجود ہو تو یہ بے جا ہے ۔ اگر سیکرٹری انڈسٹری موجود نہیں تھے تو دو ڈپٹی سیکرٹری یہاں موجود تھے ۔ کسی محکمہ کے عام افسران کے لئے یہ ممکن نہیں ہوتا کہ وہ یہاں بیٹھے ہیں جس آدمی کے لئے ضروری سمجھا جاتا ہے وہ سوالات کے دوران ہر قیمت پر یہاں موجود ہوتا ہے حکومت کی طرف سے ممبر صاحبان کے سوالات کو پوری اہمیت دی جاتی ہے ۔ سوالات

محکمہ کے سپرد ہونے کے بعد افسران کی طرف سے ان کے متعلق پوری اطلاعات فراہم کی جاتی ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ سے راہنمائی چاہتا ہوں ۔ میں پچھلے چھ سال سے زائد عرصہ سے اس معزز ایوان کا رکن رہا ہوں ۔ کیا یہ اس ایوان کے آداب میں شامل ہے کہ معزز ارکان اسمبلی آفیشیل گیلری کی جانب دیکھتے رہیں یا جھانکتے رہیں کہ فلاں افسر ہمیں جواب دینے کے لئے یہاں تشریف لائے ہیں یا نہیں ۔ میں ذاتی طور پر بیشتر محکمہ جات کے سیکرٹری صاحبان کو نہیں جانتا نہ ہی یہ کبھی پسند کیا کہ یہ تحقیقات کروں کہ کون یہاں تشریف لائے ہیں اور کون تشریف نہیں لائے ۔ ہماری غرض و غایت محض یہ ہوتی ہے ۔ کہ آیا جواب درست ہیں یا غلط ۔ ہم تو یہاں عوام کی نمائندگی کرنے آتے ہیں ۔

Mr. Speaker : This is not a point of order.

اس میں آپ کو میری راہنمائی کی ضرورت نہیں ہے ۔ یہ آپ کی اپنی رائے ہے ۔ نواز صاحب کی الگ رائے ہو سکتی ہے کسی اور ممبر کی اور رائے ہو سکتی ہے ۔ اپنی اپنی رائے کے متعلق میری راہنمائی کی ضرورت نہیں ہے ۔

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, so far as the questions and answers are concerned it is the responsibility of the Government to give correct information and uptodate information to the House and also to arrange for giving more information while supplementaries are put and we take utmost care to see that correct information is given and as much information as is possible should be given to the Members of this House so that their satisfaction may be assured.

So far as the presence of officers is concerned it is not imperative

that Officer 'A' or Officer 'B' should be present. All that is necessary is that adequate arrangement should be made so that in case of supplementaries, information may be made available. In that regard if the presence of a Secretary or any other Officer is necessary we do call him. All that is required is that any officer fully equipped with information should be present and we make the necessary arrangement accordingly. I assure the House that nothing depends upon the presence or absence of a particular officer. We always have regard of the wishes of the House and if there is any debate or any sentiment is expressed in the House with regard to the administration of any particular Department-the debates are available to us-we send a copy to the concerned Department for the purpose of taking special cognizance of the sentiments and feelings expressed in this House. I suppose it will satisfy the Members of this House.

چودھری محمد نواز ۔ حضور والا ۔ میرا عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر محکمہ کا سربراہ یہاں موجود ہو تو اس کو گورنمنٹ کی پالیسی کا پورا پتہ ہوتا ہے ۔ وقفہ سوالات میں آپ کئی دفعہ متعلقہ پارلیمنٹری سیکرٹری اور وزیر صاحب کو فرما دیتے ہیں کہ آپ آفیشیل گیلری سے انفرمیشن لے لیں ۔ اگر متعلقہ آفیسر آفیشیل گیلری میں موجود نہ ہو اور اس کی جگہ ایک سیکشن آفیسر یا کوئی آدمی ہو تو اس کو back ground کا کوئی پتہ نہیں ہوتا اس وجہ سے آفیشیل گیلری سے اطلاع حاصل نہیں کی جا سکتی ہے ۔ میرا عرض کرنے کا مقصد یہی تھا اس لئے یہ ضروری ہے کہ محکمہ کا سربراہ وقفہ سوالات میں یہاں موجود ہو ۔

Minister of Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : What is the position in the Rules ?

Khawaja Muhammad Safdar : There is no position.

مسٹر سپیکر ۔ کرمانی صاحب میں نے اس کے متعلق واضح کر دیا

ہے کہ میں اس کے متعلق ہدایات جاری نہیں کر سکتا ۔ یہ ان کی اپنی رائے تھی ۔ جو ان کے تاثرات تھے وہ انہوں نے بیان کر دیئے ہیں ۔

Minister of Finance : That is right, Sir.

Parliamentary Secretary (Services & General Administration) : Sir, I place on the Table of the House answers to the rest of the questions.

Parliamentary Secretary (Industries & Commerce) : Sir, I place on the Table of the House answers to the rest of the questions relating to the Commerce Department.

Ataliq Jafar Ali Shah : On a point of order. Sir, answer to my question No : 13005 has not been received.

Mr. Speakar : The Member has not received the answer ?

Ataliq Jafar Ali Shah : Yes Sir, I have not received the answer.

Mr. Speaker : What is the position about this question ?

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Page 43.

(a short pause)

Parliamentary Secretary : Most probably answer to this question has not been received so far.

Ataliq Jafar Ali Shah : Will it be repeated on the next turn ?

Mr. Speaker : Yes.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

CLASS I AND CLASS II OFFICERS SERVING IN WEST PAKISTAN CIVIL SECRETARIAT

***12181. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the region-wise number of Class I and Class II Officers serving in the West Pakistan Civil Secretariat on 31st December 1967, alongwith the number of such officials belonging to each of the following regions :—

Former N.-W.F.P. Region,

Former Sind Region,

Former Punjab Region ;

(b) the region-wise number of officers, out of those mentioned in (a) above, who have been provided with Government accommodation at Lahore ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imiaz Ahmed Gill) : (a & b) The required information is given below : —

Sr. No.	Name of Region.	Total number of Class I and Class II Officers.	Number of Class I and Class II officers having Government accommodation.
(i)	Former NWFP Region	35	27
(ii)	Former Sind Region (including Karachi and Khairpur).	78	67
(iii)	Former Punjab Region	255	115
(iv)	Former Bahawalpur Region	18	14
(v)	Former Baluchistan and Baluchistan State Union	14	12
	Total :—	400	235

INCREASE IN NUMBER OF MAGISTRATES IN TEHSIL DASKA

*12215. **Dr. Sultan Ahmed Cheema** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the population of Daska Tehsil, District Sialkot in 1947 and 1961 alongwith the present population of the said tehsil ;

(b) the date on which the first S.D.M. was posted at Daska ;

(c) whether it is a fact that the number of the cases in the Court of S.D.M., Daska is increasing year by year ;

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, whether Government intend to increase the number of Magistrates in the said tehsil; if so, when, and if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) No population Census was carried out in 1947. The population in 1961 was 332927 and the present population is 397,026.

(b) 15th April 1963.

(c) No. The volume of work decreased in the year 1964 and 1965, but it increased in the years 1966 and 1967.

(d) There is no continuous increase in the criminal work as is clear from the answer to part (c) above. No reference for the grant of additional post of a Magistrate was ever received from the District Magistrate.

REPRESENTATION OF FORMER BALUCHISTAN IN BOARD OF REVENUE WEST PAKISTAN

*12235. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state whether it is a fact that no officer from former Baluchistan has ever been posted in the Board of Revenue, West Pakistan ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The required information is not readily available. It is being collected by consulting various files and records and will be placed before the House as soon as available.

RATES OF ART SILK

*12242. **Mian Nazeer Ahmad :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) the number of art silk factories in West Pakistan ;

(b) whether it is a fact that the imported Art Silk is cheaper than the indigenous ; if so, reasons thereof and whether Government intend to supply indigenous art silk at cheaper rates ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) There are 608 units (244 art silk powerloom units and 364 art silk handloom units) on the licensing list of the Provincial Directorate of Industries.

(b) Yes. The reasons for high price of locally manufactured art silk yarn are :

1. The local art silk industry is in its initial stages and as such the cost of production is high ;

2. The industry is based largely on indigenous raw materials and the manufacturing process necessitates manufacture of many intermediate products which is an uneconomic proposition, whereas in foreign countries the intermediate products are manufactured by different industries which specialise in a particular product due to which they are in a position to produce the products at a lower cost ;

3. The cost of utilities such as fuel, electricity are comparatively

higher in Pakistan than any other art silk yarn manufacturing countries like U.K., West Germany, Italy, France, Japan, etc.

4. Cost of spare parts and imported chemicals to be used in the process is high because of the fact that most of the items are on Cash-*cum*-bonus or entirely on the Bonus list. Besides, there is duty to extent of 35% on imported materials used in this industry ;

5. The Art Silk Industry in Pakistan is still in its infancy and it is hoped that with the passage of time the manufacturers will be able to bring down the cost of production after gaining requisite experience and techniques.

II. It is understood that the Tariff Commission is examining the price structure of locally manufactured art silk yarn with a view to bring down the cost of locally produced art silk yarn.

ADVERTISEMENT OF POSTS OF P.C.S. (EXECUTIVE BRANCH) CLASS I

*12531. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the number of posts of P. C. S. (Executive Branch) Class I advertised during the period from 1962 to 1966 ;

(b) the number of posts, out of those mentioned in (a) above, that were reserved for (i) Karachi, (ii) former Sind and (iii) former Baluchistan?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) 105.

(b) Karachi	9
Former Sind	20
Former Baluchistan	6

GEOLOGICAL SURVEYS IN HILLS OF GADOON AREA

*12616. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) the number of geological surveys carried out in the hills of Gadoon area in Mardan District from 1st January 1955 to 30th April 1968 with a view to exploring the mineral resources there alongwith the dates on which each survey was carried out ;

(b) the designations and qualifications of the officials who conducted the said surveys ;

(c) a copy of the survey reports and the decision taken thereon be placed on the Table of the House ;

(d) whether Government intend to carry out further detailed surveys in this respect in the said area ; if so, when and if not, reasons thereof?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Geological Survey of Pakistan has not yet carried out any survey or investigation on the Gadoon Area of Mardan District.

(b) Question does not arise.

(c) Question does not arise.

(d) Geological Survey of Pakistan will undertake geological investigations in this area in the near future as a part of its broad programme of systematic geological mapping of the whole country. Any other information required may be obtained directly from the Geological Survey of Pakistan, which is a Central body.

RECRUITMENT IN WEST PAKISTAN CIVIL SECRETARIAT

*12644. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state

the region wise and yearwie number of persons directly recruited as clerks, stenographers, Assistants and Section Officers in the West Pakistan Civil Secretariat since integration?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The required information is given in the Annexure.*

HOLDING OF SITTINGS BY CIRCUIT BENCH OF WEST PAKISTAN HIGH COURT AT KHAIRPUR MIRS

*12652. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that circuit bench of the High Court of West Pakistan holds its regular sittings at Quetta ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether Government intend to make similar arrangements at Khairpur Mirs for the hearing of cases pertaining to Khairpur Division ; if so, when and if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Yes.

(b) Government do not intend to make similar arrangements at present for hearing of cases at Khairpur Mirs, since the question of re-organization of the Judiciary is under examination by the Law Reforms Commission.

CASES PENDING IN COURTS

*12725. **Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state the number of

---

**Please see Appendix III at the end.*

cases pending in different Courts of West Pakistan including the High Court as on 30th April 1968 against the Industries, Commerce and Mineral Resources Department?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : 208.

CANCELLATION OF LEASES OF MINES

*12726. **Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state the number of leases of mines as were cancelled during the years 1966-67 and 1967-68 alongwith the nature of each lease and reasons for their cancellation?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : 40 Mining Leases were cancelled during the year 1966-67 and four during the year 1967-68, the details of which has been given in the list enclosed (Annexure 'A')*

CONVEYANCE ALLOWANCE TO POLICE OFFICERS

*12735. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that conveyance allowance is allowed to the Police Officers throughout the Province except in former Sind area ; if so, reasons therefor ;

(b) whether Government intend to adopt a uniform policy throughout the Province in this respect ; if so, when and if not, reasons therefor?

**Please see Appendix IV at the end.*

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) No. Police Officers in former Sind area are also in receipt of conveyance allowance as shown in the enclosed comparative statement*.

(b) A proposal for the revision of conveyance allowance to Police Officers at uniform rates throughout the Province is under consideration of Government.

"ALFALAH" BUILDING IN LAHORE

*12736. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the year in which "Alfalah" Building was constructed in Lahore ;

(b) the total expenditure incurred thereon ;

(c) the yearwise income and expenditure of the said building after its completion ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) 1964

(b) Rs. 70 lacs approximately.

(c) As per statement given below :—

Year	*Income*	*Expenditure*
	Rs.	Rs.
1964-65	6,66,073.51	87,000.00
1965-66	18,67,240.03	4,34,672.00
1966-67	19,36,171.94	6,31,199.00
1967-68 (Upto 31st May, 1968)	21,76,071.99	12,18,880.39

**Please see Appendix V at the end.*

RECRUITMENT OF NEW MAGISTRATES AND CIVIL JUDGES

*12815. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Government intend to recruit some new Magistrates and Civil Judges from amongst lawyers ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, (i) the number of such posts (ii) the time by which these posts are likely to be filled (iii) the standing of the lawyers eligible for recruitment to these posts and (iv) the procedure being adopted for making the said recruitment?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) No.

(b) Does not arise.

POSTING OF C.S.P. OFFICERS IN WEST PAKISTAN CIVIL SECRETARIAT

*12830. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Provincial Government have recently taken a decision that the C.S.P. Officers, who have never served in the West Pakistan Civil Secretariat or have held the charge of districts for 3 years, should work in the said Secretariat for some period ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the names of the Officers who fall in this category at present and the date by which they are likely to be posted in the Civil Secretariat ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) No.

(b) Does not arise.

GAZETTED OFFICERS CONVICTED FOR CORRUPTION

*12842. **Pir Ali Gohar Chishti** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration please refer to the answer to question No. 9995 given on the floor of the House on 9th May, 1968 and state the names of the Gazetted Officers who have been convicted for corruption by the Courts of Law and Tribunals alongwith the punishment awarded in each case ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : As stated in the answer to question No. 9995, out of 115 cases involving 165 Gazetted Officers, which were finalised by the Provincial Anti-Corruption Council during the year 1967. 12 cases involving 24 officers were recommended for prosecution. None of these cases has so far been finally decided by Courts. As such the question of giving the names of the convicted Gazetted Officers does not arise at this stage.

PROVISION OF RESIDENTIAL ACCOMMODATION TO OFFICERS IN LAHORE

*12843. **Pir Ali Gohar Chishti** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the names of the Magistrates, Civil Judges, and D. S. Ps. posted within the Lahore Municipal Corporation Area on 25th May 1968 ;

(b) the names of the Officers. out of those mentioned in (a) above, who have been provided residential accommodation in Government buildings and the rented ones ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The information in respect of the Starred Assembly Question No. 12843, is being collected and the answer will be given on the next date.

LAWYER MAGISTRATES

*12845. Pir Ali Gohar Chishti : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) when the scheme for the appointment of lawyer Magistrates was introduced in the Province ;

(b) the number of lawyers appointed as lawyer Magistrates since the introduction of the said scheme ;

(c) the number of the lawyer Magistrates, out of those mentioned in (b) above, dismissed from service, convicted by Courts of law for criminal offences and promoted to the rank of A.D.M. and S.D.M. upto 25th May 1968 ;

(d) whether it is a fact that Government have a proposal to merge the lawyer Magistrates in the P. C. S. cadre ; if so, the present stage of the said proposal and when it will be implemented completely ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) The scheme for appointment of Lawyer Magistrates was introduced in 1953.

(b) 86.

(c) One Lawyer Magistrate was removed from service. No one was convicted by Court of Law. At present two Lawyer Magistrates are posted as S.D.Ms. and 18 Lawyer Magistrates as A.D.Ms.

(d) 79 Lawyer Magistrates have already been merged in the PCS (Executive Branch). The cases of remaining officers are being processed with the Public Service Commission and will be finalised in due course.

DEPUTY COMMISSIONERS AND S.D.MS.

*12859. Pir Ali Gohar Chishti : Will the Parliamentary Secretary

Services and General Administration be pleased to state the names of Deputy Commissioners and S.D.Ms. in the Province who are (i) under 30 years and (ii) above 30 years, alongwith the length of their administrative experience ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) :

(i) Under 30 years of age	Administrative experience
(a) Deputy Commissioners :	
1. Mr. Muhammad Lutfullah, CSP.	8 years.
(b) Sub-Divisional Magistrates :	
1. Quazi Md. Munzur-i-Mowla, CSP.	4 years.
2. Mr. A.B. Mirza Md. Azizul Islam, CSP.	4 years.
3. Mr. Abu Yousaf Muflehur Rahman Osmany, CSP.	4 years.
4. Mr. Md. Qudrat-d-Ilahi Choudhry, CSP.	4 years.
5. Muhammad Lutfullahil Majid, CSP.	4 years.
6. Mr. Muhammad Ali, CSP.	4 years.
7. Mr. Shahed Latif, CSP.	4 years.
8. Mr. Mushfequr Rahman, CSP.	4 years.
9. Mr. Md. Enamul Huq, CSP.	4 years.
10. Mr. Saifuddin Ahmed, CSP.	4 years.
11. Mr. Abdul Hasbem, CSP.	4 years.
12. Mr. Syed Javed Iqbal Bukhari, CSP,	3 years.
13. Mr. Hafeez Ullah, CSP.	3 years.
14. Mr. Zafar Altaf, CSP.	3 years.
15. Mr. Muhammad Zafarullah Khan, CSP.	3 years.

16. Mr. Tanwir Ahmad, CSP. 3 years.

17. Mr. Jiwan Khan, CSP. 3 years.

18. Mr. Ahmad Saleem Akbar, CSP. 3 years.

19. Mr. Mohammad Javed Masud, CSP. 3 years.

20. Mr. Tasneem Ahmad Siddiqui, CSP. 3 years.

21. Mr. Syed Roshan Zamir, CSP. 3 years.

22. Mr. Syed Shahid Hussain, CSP. 3 years.

23. Mr. Nazar Abbas Siddiqui, CSP. 3 years.

24. Mr. A.W. Kazi, CSP. 3 years.

25. Mr. Manzur Akbar, PCS. 2 years.

26. Mr. Abdul Aziz Luni, PCS. 5 years.

(ii) Above 30 years of Age :

(a) Deputy Commissioners :

1. Dr. Muhammad Humayun Khan, CSP. 13 years.

2. Mr. S.A. Jilani, CSP. 11 years.

3. Mr. A.K. Lodhi, TQA, CSP. 10 years.

4. Mr. S. Sarfraz Ali Shah, CSP. 10 years.

5. Capt. Abdul Qayyum Khan, CSP. 7 years.

6. Capt. Rahatullah Khan Jaral, CSP. 8 years.

7. Mr. Sajjadul Hasan, CSP. 12 years.

8. Mr. M.A. Sadick, CSP. 11 years.

9. Mr. Tarik Saeed Jaffrey, CSP. 9 years.

10.	Mr. Muhammad Arshad Malik, CSP.	11 years.
11.	Mr. Mufti Masoodur Rehman, CSP.	10 years.
12.	Mr. Humayun Faiz Rasul, CSP.	10 years.
13.	Mr. F.K. Bandial, CSP.	14 years.
14.	Dr. Imtiaz Ahmad Khan, TQA, CSP.	11 years.
15.	Mr. Muzaffar Qadir, CSP.	10 years.
16.	Mr. Khalid Javed, CSP.	9 years.
17.	Mr. Ijaz Malik, CSP.	8 years.
18.	Mr. Agha Rafique Ahmad, CSP.	9 years.
19.	Mr. A.R. Osman, CSP.	10 years.
20.	Mr. Mubashir Muhammad Khan, CSP.	9 years.
21.	Mian Basharat Rasool, CSP.	10 years.
22.	Mr. Asaf Fasihuddin Khan Vardag, CSP.	9 years.
23.	Capt. Usman Ali G. Isani, CSP.	8 years.
24.	Syed Sardar Ahmad, CSP.	10 years.
25.	Mr. Fazal Ilahi Malik, CSP.	10 years.
26.	Mr. Salahuddin Qureshi, CSP.	11 years.
27.	Capt. Jamshed Burki, CSP.	7 years.
28.	Mr. Saadat Husain Khan, CSP.	8 years.
29.	Lt. Cdr. A.A. Naseem, TQA, CSP.	8 years.
30.	Capt. Raza Ali, TQA, CSP.	7 years.
31.	Mr. Mubashar Lall Khan, CSP.	8 years.

32.	Mr. Mujibur Rahman Khan, CSP.	12 years.
33.	Mr. Islam Bahadur, TQA, CSP.	8 years.
34.	Mr. S.K. Mahmud, CSP.	13 years.
35.	Mr. Ahad Jan, CSP.	8 years.
36.	Mr. Wazirzada Abdul Qayyum Khan, PCS.	19 years.
37.	Mr. Abdus Salam Khan, PCS.	15 years.
38.	Mr. Sibghatullah Khan, PCS.	20 years.
39.	Mr. Fakhruz Zaman, TQA, PCS.	20 years.
40.	Mr. A.R. Abbas, PCS.	19 years.
41.	Mr. S.M. Ayub, PCS.	20 years.
42.	Mr. Hizbullah Khan, PCS.	19 years.
43.	Mr. Muhammad Ashraf, TQA, PCS.	20 years.
44.	Raja Hamid Mukhtar, PCS.	28 years.
45.	Sh. Muhammad Ameer Ali, PCS.	26 years.
46.	Mian Asghar Ali, PCS.	26 years.
47.	Mr. S. Hasnat Ahmad, PCS.	26 years.
48.	Malik Ahmad Khan, PCS.	27 years.
49.	Kh. Ghulam Mustafa, PCS.	26 years.
50.	Sardar Karim Nawaz Khan, PCS.	29 years.
51.	Mr. Gul Muhammad Shaikh, PCS.	11 years.
52.	Capt. Sultan Ali Hazara, PCS.	21 years.
53.	Mr. Rafique Ahmad Khan, PCS.	31 years.

(b) Sub-Divisional Magistrates :

1.	Mr. Nawaz Ali Khan Khera, PCS.	25 years.
2.	Mr. Nazir Ahmad Malik, PCS.	23 years.
3.	Ch. Muhammad Sharif, PCS.	19 years.

4	Mr. M.D. Rafique, PCS.	18 years.
5.	Qazi Muhammad Hafiz Ullah, PCS.	17 years.
6.	Mr. Muhammad Mahboob Khan Abbasi, PCS.	17 years.
7.	Mr. Z.A. Khan Tareen, PCS.	14 years.
8.	Ch. Ghulam Rasul, PCS.	16 years.
9.	Mirza Abdul Khaliq, PCS.	16 years.
10.	Mr. Abdul Majid Malik, PCS.	13 years.
11.	Mr. Ali Zulqaranain, PCS.	16 years.
12.	Mr. Muhammad Ashraf Ali, PCS.	14 years.
13.	Sh. Abdur Rashid, PCS.	13 years.
14.	Mr. Saeed Iqbal Shami, PCS.	13 years.
15.	Mr. C.M. Hanif, PCS.	13 years.
16.	Mr. M.R. Khalid, PCS.	13 years.
17.	Mr. Ali Hassan Agha, PCS.	13 years.
18.	Mr. Muhammad Yousaf Khan, PCS.	12 years.
19.	Mr. Muhammad Aslam Khokhar, PCS.	12 years.
20.	Syed Sarfraz Hussain, PCS.	14 years.
21.	Mr. Muhammad Zaman Khan, PCS.	20 years.
22.	Mr. Nazir Muhammad Khan, PCS.	15 years.
23.	Mr. Razullah Khan, PCS.	16 years.
24.	Mr. Sahibzada Yonis Khan, PCS.	14 years.
25.	Mr. Mohsin Ali, PCS.	13 years.
26.	Mr. Imdad Ali Shah Bokhari, PCS.	13 years.
27.	Mr. Baldev Mathrani. PCS.	5 years.
28.	Mr. Mobeen Ahmad Khan, PCS.	7 years.

29.	Mr. Muhammad Khan Junejo, PCS.	9 years.
30.	Mr. Ghulam Nabi Memon, PCS.	3 years.
31.	Mr. Ghulam Mohammad Memon, PCS.	2 years.
32.	Mr. Musharaf Ali.	8 years.
33.	Mr. Mumtaz Ahmad, PCS.	2 years.
34.	Mr. Muhammad Isa Abbasi, PCS.	7 months.
35.	Mr. Faqir Muhammad Sial, PCS.	7 months.
36.	Mr. Faqir Muhammad Dahar, PCS.	2 months.
37.	Mr. Ghulam Muhammad Dawach, PCS.	13 years.
38.	Mr. Muhammad Ilyas Baluch, PCS.	2 years.
39.	Mr. Muhammad Salahuddin, PCS.	5 years.
40.	Mr. Nadir Ali Bhatti, PCS.	9 years.
41.	Mr. M.H. Baluch, PCS.	13 years.
42.	Mr. Ghulam Rabani, PCS.	14 years.
43.	Malik Bashir Ahmad, PCS.	8 years.
44.	Mr. Taj Muhammad Qureshi, PCS.	3 years.
45.	Mr. J.M. Soares, PCS.	8 years.
46.	Mr. Muhammad Ibrahim Qureshi, PCS.	5 years.
47.	Mr. Muhammad Ishaque H.K. Sheikh, PCS.	8 years.
48.	Mirza Hussain Ali, PCS.	6 years.
49.	Mr. Sufi Ahmad Khan, PCS.	5 years.
50.	Mr. Qaim Khan, PCS.	7 months.
51.	Mr. F.M. Baluch, PCS.	14 years.

52.	Mr. Akhtar Mirza, PCS.	2 years.
53.	Mr. Nek Muhammad, PCS.	4 years.
54.	Mr. Sultan Hameed, PCS.	11 years.
55.	Mr. Abdul Ghaffar, PCS.	5 years.
56.	Mr. Muhammad Ali Hazara, PCS.	7 months.
57.	Mr. Khuda Jan, PCS.	12 years.
58.	Mr. Nasir Ali, PCS	8 years.
59.	Mr. Ghulam Sarwar Malik.	5 years.
60.	Mr. Abdullah Khan, PCS.	7 months.
61.	Mr. Ali Muhammad Achakzai, PCS.	7 months.
62.	Mr. Sultan Qaim Khan, PCS.	7 months.
63.	Mr. Abdul Rahim Khan, PCS.	4 years.
64.	Mr. Sohbat Khan, PCS.	5 years.
65	Mr. Atta Muhammad Khan, PCS.	13 years.
66.	Mr. Muhammad Akram, PCS.	4 years.
67.	Mr. Sultan Mohammad Nasir, PCS.	2 years.

POSTS IN WEST PAKISTAN CIVIL SECRETARIAT

***12864. Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state the number of presons directly recruited as Clerks, Stenographers, Assistants and Section Officers in the West Pakistan Civil Secretariat since integration and whether these posts were filled strictly according to Government policy in this regard ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The required information is given below :—

(a) Designation		Number of persons directly recruited
(i) Section Officers		83
(ii) Assistants		18
(iii) Stenographers		287
(i) Senior Scale Steno.	7)	
(ii) Junior Grade II Steno.	280)	
(iv) Clerks		410

(b) These posts have been filled in strictly in accordance with the Government policy in this regard.

MR. NAZIR AHMAD, ENGINEER-IN-CHIEF, SIND INDUSTRIAL TRADING ESTATE

*12869 **Syed Muhammad Murad Shah** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) wheeher it is a fact that Mr. Nazir Ahmad, Engineer-in-Chief, Sind Industrial Trading Estate, Karachi has been working in the said Estate since long ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the date on which the above named Officer was originally appointed in the said Estate, his pay at the time of his appointment, subsequent increments earned by him upto date and the period of his entire stay in the said Estate ;

(c) whether it is a fact that there is a directive of the Governor of West Pakistan that no Officer should stay for more than 4 years at one station ;

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, whether Government intend to transfer the said Officer from the said Estate ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(b) The requisite information has been placed at the table of the House as Annexure 'A'.

(c) Yes. But that directive is applicable to Provincial Government Offices only. Field Officers of the Sind Industrial Trading Estate are not Government servants.

(d) In view of (c) above, the question does not arise.

ANNEXURE 'A'

(i) First appointment on 5-1-1948 as Assistant Engineer on monthly fixed salary Rs. 300/- plus Rs. 60/- as Dearness Allowance.

(ii) Allowed extra salary of Rs. 100/- for extra duties on 16-7-1948.

(iii) Pay fixed in the grade of Rs. 500-25-850 on 26-11-1951 allowing him that number of increments with reference to the date of his appointment, that became due to him by the date, he passed the examination.

(iv) Held charge Senior Assistant Engineer from 12-2-1954 to 16-6-1954 (both days inclusive) and allowed Special pay of Rs. 150/- p.m.

(v) Transferred to Hyderabad S.I.T.E. from 28-6-1954 as Administrative Officer-cum-Engineer in the same grade.

(vi) Promoted Estate Engineer at Hyderabad in the grade of Rs. 900-50-1400 with effect from 19-3-1955.

(vii) Transferred to Karachi as Estate Engineer on 5-9-1955 and continues to work at Karachi uptil now.

(viii) Took over additional charge of Managing Director 11-6-1959 (A.N.)

(ix) Sent on deputation to U.K. for traini g in Planning and Development of Trading Estates vide Resolution 14 dated 31-7-62. Resumed duties on 7-2-1963.

(x) Held dual change of Estate Engineering and Managing Director from 5-7-63 to 23-8-63.

(xi) Remained on leave from 25-3-65 to 30-4-65.

(xii) Appointed Engineer-in-Chief in the same scale of Rs. 900-50-1400 plus Rs. 150/- as allowance as Engineer-in-Chief plus Rs. 150/- Conveyance Allowance from 11-12-1965.

(xiii) Allowed grade of Superintending Engineer of Government of West Pakistan Rs. 1700-50-1900 with effect from 26-2-1966 plus Car Allowance Rs. 150/- p m. vide Board's Resolution No. 10 dated 26-2-1966.

Drawing Rs. 1900/- from 26-2-1968.

REINSTATEMENT OF HAFIZ MUHAMMAD MUKHTAR, SENIOR CLERK, GOVERNMENT PRESS QUETTA

*12877. **Mian Saifullah Khan** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Hafiz Muhammad Mukhtur, Senior Clerk in the Government Press, Quetta was discharged from service in April, 1965 and was reinstated in November 1967 ;

(b) the reasons for discharging and reinstating the said Hafiz Muhammad Mukhtar ;

(c) the date on which the said official was discharged and reinstated ;

(d) whether it is a fact that the said Hafiz Muhammad Mukhtar has claimed his salary for the period during which he remained discharged from service ;

(e) whether Government intend to treat the period mentioned in (d) above as duty period; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes. He was discharged from service in May 1965 and reinstated in November, 1967.

(b) He was discharged from service due to absence from duty. He filed a writ petition against the order of discharge passed by the Manager, West Pakistan Government Press, Mastung, in the High Court. The Controller, Printing and Stationery, Lahore, being the appellate authority, on examining the writ p.tition and the relevant file found that the order of discharge was ultra vires. He set aside the order and reinstated Hafiz Muhammad Mukhtar.

(c) He was discharged from service on 15-5-65 and reinstated on 30-11-67.

(d) Yes.

(e) His appeal in this matter is pending with the Controller, Printing and Stationery who has been asked to decide it as early as possible.

OFFICERS WITH 5 TO 20 YEARS STAY IN THE INDUSTRIES DEPARTMENT AT LAHORE

*12915. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state whether it is a fact that a large number of officers with a stay of 5 to 20 years in the Industries Department at Lahore have not so far been transferred outside Lahore in pursuance of the Governor's standing orders ; if so, the

justification for the same and the steps Government intend to take in this regard ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : No, it is not a fact that a large number of officers have not so far been transferred inspite of the Governor's orders.

Some officers of the Headquarters office have stayed in Lahore for the period ranging between 5 and 20 years, because the work in the Headquarters Office of the Directorate is of a specialised nature such as purchase of stores inspection of stores, industrial research and testing and survey of industries. Posts with these assignments are not sanctioned in the regional and subordinature offices, with the result that the officers posted in the Headquarters Offices cannot be suitably adjusted against the posts outside Lahore. Also as regards posts of a general nature, the number of posts sanctioned for Lahore is larger than the number of comparable posts in the Regions. In view of this situation exemption has been granted, with the approval of the Governor, to certain officers who are either holding technical posts or cannot be adjusted suitably in the regions. However, some officers of class I Junior and class II cadres have still to be kept in Lahore because there are a larger number of posts for these officers at Lahore than outside. Anyhow, efforts will be made to transfer officers with longer stay at Lahore if and when possible in pursuance of the Governor's standing orders.

SETTING UP OF A COMMISSION TO INQUIRE INTO THE AFFAIRS OF POWER LOOM INDUSTRY

*12917. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a resolution regarding setting up of a Commission to inquire into the affairs of the power loom industry, passed by District Council, Lahore, on 22nd April 1968 was forwarded to the Industries Department ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, (i) the date of its receipt in the said Department (ii) action taken thereon uptil now, and (iii) if no action has so far been taken, reasons thereof?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) No.

(b) Does not arise.

ENROLMENT OF WHOLESALE AND RETAIL DISTRIBUTORS OF SALT

*12980. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) whether the West Pakistan Industrial Development Corporation has framed any rules of policy for the enrolment of the wholesale and retail distributors of salt ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, a copy thereof be placed on the Table of the Board ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) This question was received in this Department on 1st June, 1968. It wae immediately referred to WPIDC. However, the time available is short.

(b) The information is being collected from the West Pakistan Industrial Development Corporation and will be placed on the table of the House as soon as it becomes available.

SETTING UP OF AN INDUSTRIAL ESTATE AT RAHEEM YAR KHAN

*12989. **Mr. Muhammad Akbar Khan Kanju** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that some time ago, a decision was taken by Government for the setting up of an Industrial Estate at Rahimyar Khan

for which a site was also selected near the city and a notification was issued for the acquisition of land ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the allocation of amount for the said scheme since its decision alongwith the amount actually spent ;

(c) in case practical steps have not so far been taken for the setting up of an Industrial Estate at Rahimyar Khan, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(b) An allocation of Rs. 8.00 lacs was made for this Estate. An amount of Rs. 11030/- has been spent on the Estate.

(c) Some time ago, initial steps were taken to develop the estate at Rahim Yar Khan. However, at the same time, development work on three other estates was going on, and therefore, there was a limited sum of money available for the Rahimyar Khan estate. It was not even sufficient to cover the cost of acquisition of land for this estate. The experience gained from the estates was not very encouraging. Only a few units have been so far located on the estates at Peshawar, Sukkur and Multan. It was, therefore, decided to defer the Rahimyarkhan estate till the next Plan.

BUILDING OCCUPIED BY THE OFFICE OF ANTI-CORRUPTION ESTABLISHMENT IN LYALLPUR

*13004. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the monthly rent of the building occupied by the office of Anti-Corruption Establishment in Lyallpur ;

(b) the total area thereof alongwith its built up area and number of rooms in the said building ;

(c) the number of rooms in the said building in possession of Mr. Habib Ahmad Lodhi, Circle Inspector, Anti-Corruption Establishment, Lyallpur alongwith the rent of this portion of the said building ;

(d) telephone expenses of this office for each month from 1st July 1967 to 30th April 1968 showing separately the charges of private calls ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) The building in question is being used as office-*cum*-residence of the Circle Officer, Anti-Corruption Establishment, Lyallpur. Its rent is Rs. 151 per mensem, which is apportioned as under—

Office portion	...	Rs. 97 per mensem.
Residential portion	...	Rs. 54 per mensem.

(b) The total area of the plot is 2,449·5 square feet and the built up area is 1310 square feet. The buildings has 5 rooms.

(c) The residential portion of the building has 2 rooms and its rent is Rs. 54 per mensem.

(d) The required information is given in the attached statement.

TELEPHONE EXPENSES OF THE OFFICE OF THE CIRCLE OFFICER ANTI-CORRUPTION ESTABLISHMENT, LYALLPUR FOR A PERIOD FROM IST JULY 1967 TO 30TH APRIL 1968

Serial No.	Date		Amounts
			Rs.
1	July 1967	...	275.18
2	August 1967	...	340.22
3	September 1967	..	307.19

4	October 1967	...	483.04
5	November 1967	...	532.19
6	December 1967	..	484.47
7	January 1968	...	644.36
8	February 1968	...	623.79
9	March 1968	...	619 01
10	April 1968	...	Bill not received yet.

CHARGES ON ACCOUNT OF PRIVATE CALLS

Serial No.	Date		Amount
			Rs.
1	4th August 1967 (Rs. 2·50+.0 0)	...	3·50
2	6th August 1967 (Rs. 1·50+00·50)	—	2·00
3	7th August 1967	..	2·50
4	11th August 1967	..	1·00
5	17th August 1967	...	3·75
6	2nd September 1967	—	2·50
7	10th September 1967	...	1·50
8	26th November 1967	...	1·50
9	28th November 1967	...	0·15
10	24th December 1967	...	1·50
11	1st January 1968	...	1·50
12	6th January 1968	..	0·75
13	6th January 1968	...	1·00
14	7th January 1968	...	0·40

15	8th February 1968	...	0·75
16	27th February 1968	...	0·60
17	28th February 1968	...	3·75
18	11th March 1968	...	1·05
19	11th March 1968	...	1·50
20	18th March 1968	...	1·05
21	23rd March 1968	...	3·00
22	23rd March 1968	...	0·50
	Total	...	35·75

2. Ch. Bashir Ahmed Sub-Inspector

			Rs.
1	17th November 1967	...	2·80
2	29th November 1967	...	0·75
3	2nd March 1968	...	2·80
4	4th March 1968	...	2·80
	Total	...	9.15

3. Muhammad Ehsan, Foot Constable

			Rs.
1	19th August 1967	...	3·00
2	21st August 1967	...	3·75
3	14th January 1968	...	1·75
	Total	...	8.50

PRINCIPAL COALFIELDS

***13005. Atalig Jafar Ali Shah** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) the annual production in tons of the principal coalfields in West Pakistan alongwith location of these coalfields ;

(b) the total production of (i) highest grade coal usable as coke in steel industry and (ii) other grades ;

(c) the distance of each coalfield to the nearest iron ore deposits ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) There are eight major coalfields in West Pakistan viz. Salt Range and Makerwal Coal Fields located in Rawalpindi and Sargodha Divns. Sor-Range-Degari-Sinjidi-Spezand-Pir Ismail Ziarat, Khost-Shahrig-Harnai, Mach, Kach Road Coalfields in Quetta and Kalat Divisions and Lakhra, Meting-Jhimpir in Hyderabad Division. The annual production of each is given below.

1.	Salt Range	...	183075	tons
2.	Makerwal.	..	237728	tons
3.	Sor Range-Degari-Sinjidi-Spezand-Pir Ismail Ziarat.	..	573266	tons
4.	Khost-Shahrigh-Harnai.		142401	tons
5.	Mach.		79970	tons
6.	Kach Road.		12384	tons
7.	Lakhra.		36430	tons

8. Meting-Jhimpir. 52719 tons

(b) (i) NIL.

(ii) 1317973 tons

(c) The distance of each coalfield from the nearest iron ore deposit is as below :—

1.	Salt Range.	From 80 to 290 miles from Chichali Iron Ore Deposits near Kala Bagh.
2.	Makerwal.	30 to 34 miles from Chichali Iron Ore Deposits near Kala Bagh.
3.	Sor Range-Degari-Sinjidi-Spezand-Pir Ismail Ziarat.	245 to 280 miles from the deposits near Dalbandin in Distt. Chagai.
4.	Khost-Shahrig-Harnai.	385 to 420 miles from the deposits near Dalbandin in Distt. Chagai.
5.	Mach.	255 to 290 miles from the Iron Ore deposits near Dalbandin in Distt. Chagai.
6.	Lakhra.	650-685 miles from the Iron Ore deposits near Dalbandin in Distt. Chagai.
7.	Meting-Jhimpir.	680-715 miles from the Iron Ore Deposits near Dalbandin in Distt. Chagai.
8.	Kach Road.	234-279 miles from the Iron Ore deposits near Dalbandin in District Chagai.

INDUSTRIES SET UP IN FORMER N.-W.F.P. INCLUDING TRIBAL AREAS

*13011. **Haji Ghulab Khan Shinwari** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) the number of industries set up in the former N.-W.F.P. including Tribal Areas during the period from 1947 to 1967 alongwith industry-wise break up thereof ;

(b) the number of new units sanctioned for the former N.-W.F.P. including Tribal Areas in each Plan Period ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The requisite information in respect of Private Sector is given in Annexure I.* It would be seen from this statement that 104 industrial units were sanctioned for the former N.W.F.P. including Tribal Areas during the years 1947-67 by the various Financing Agencies.

Their break-up industry-wise is also shown therein.

The requisite information in respect of industries set up by the West Pakistan Industrial Development Corporation is given in Annexure II.*

Similarly, requisite information regarding West Pakistan Small Industries Corporation is given in Annexure III.*

(b) The information is as under :—

Please see Appendix VI at the end.

		Private Sector	West Pakistan Industrial Development Corporation	West Pakistan Small Industries Corporation	
				Outside Small Industries Estate Peshawar	Inside Small Industries Estate Peshawar
1st Plan Period (1955-60)	—	14 Nos.	3 Nos.	Nil	Nil
2nd „ „ (1960-65)	—	53 „	2 „	17	11
3rd „ „ (1965-67)	—	9 „	1 „	5	7
Total :		76 „	6 „	22	18

INDUSTRIES SET UP IN INDUSTRIAL ESTATE AT JAMRUD ROAD, PESHAWAR

*13012. **Haji Ghulab Khan Shinwari** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) the number of industries set up in the Industrial Estate at Jamrud Road, Peshawar ;

(b) whether it is a fact that a sum of Rs. 40 lac has been spent on the Jamrud Road Industrial Estate but no progress has been made for the development of Industries there and even the Manager of the said Industrial Estate does not have the facility of telephone, water, electricity, etc. ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, the steps Government intend to take to improve the situation ;

(d) whether it is a fact that in the Sind Industrial Trading Estate, Karachi, the land was given to enterprises free of cost and such facilities were provided to them as incentive ;

(e) if answer to (d) above be in the affirmative, whether Government intend to consider the advisability of giving similar facilities to the Industrial Estate mentioned in (a) above ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) One; two are under installation.

(b) Rs. 41.00 lacs have been spent on the purchase of land for the Estate and its development. The question of providing facilities for Industrial Estate Manager is not at all linked with the overall development of the Estate. It is not understood how does the development of the Estate suffer materially solely because the officer has not yet been given a telephone by the Telephone Department authorities. However, the Industries Department has sanctioned a telephone connection to the officer.

(c) In view of the answer to (b) above, it does not arise.

(d) No.

(e) In view of above answer, question does not arise.

INDUSTRIES ESTABLISHED BY WPIDC IN FORMER N.-W.F.P. INCLUDING SPECIAL AREAS

*13014. **Haji Ghulab Khan Shinwari** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state the number of industries established by W P I D C since 1954 in the former N.-W.F.P. including special areas alongwith industry-wise figures for every region ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : This question was received in this Department on 6th June, 1968. The time given for a reply is very short. The question was immediately referred to WPIDC.

The information is being collected from the West Pakistan Industrial Development Corporation and will be placed on the table of the House as soon as it becomes available.

---

*۱۳۰۱۹ - **چودھری محمد ادریس** - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ: -

(الف) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ و سیشن ججوں نیز ڈسٹرکٹ و سیشن ججوں کی ایسی اسامیوں کی تعداد کیا ہے جو کہ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۵ء کے بعد سابق صوبہ پنجاب اور ریاست بہاولپور میں خالی ہوئیں یا کام میں اضافہ کے باعث معرض وجود میں لائی گئیں -

(ب) ایسے افسروں کی تعداد کیا ہے جو سابق (اول) پنجاب (دوئم) ریاست بہاولپور (سوئم) شمال مغربی سرحدی صوبہ (چہارم) سندھ (پنجم) بلوچستان اور (ششم) کراچی سے تعلق رکھتے ہیں اور جنہیں جزو (الف) بالا میں متذکرہ اسامیوں پر ترقی دی تھی -

(ج) سابق صوبہ پنجاب اور ریاست بہاولپور سے تعلق رکھنے والے ایسے افسروں کی تعداد کیا ہے جنہیں ان اسامیوں پر ترقی دی گئی تھی جو کہ سابق صوبہ سندھ شمال مغربی سرحدی صوبہ بلوچستان اور کراچی میں خالی ہو گئی تھیں یا معرض وجود میں لائی گئی تھیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل) : (الف) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ۲۰ نئی اسامیاں قائم ہوئیں -
ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ۴۹ جگہیں خالی ہوئیں -
ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ۴۴ جگہیں خالی ہوئیں -

کل ۱۱۳

(ب)

	ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج	ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج
(۱) سابق پنجاب	۳۳	۲۳
(۲) سابق بہاولپور اسٹیٹ	۶	۵
(۳) سابق صوبہ سرحد	۱۴	۳
(۴) سابق صوبہ سندھ	۶	ندارد

(۵) سابق بلوچستان ندارد ندارد

(۶) کراچی ندارد ندارد

(ج) صرف ایک آفیسر جو سابق پنجاب سے متعلق تھا اس کو ترقی دے کر سابق بلوچستان کی ایک اسامی پر ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج تعینات کیا گیا ۔

SALARY OF MR. M. G. MUSTAFA, MAGISTRATE, NOWSHERA

***13062. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state whether it is a fact that Mr. M. G. Mustafa, Magistrate, Nowshera has not been paid his salary since 31st December 1967; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : Commissioner, Peshawar Division, has been asked to provide the required information. On its receipt the Question will be answered.

INDUSTRIES AT JAMRUD ROAD, PESHAWAR

***13071. Syed Yusaf Ali Shah :** Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that an Industrial Estate for medium and big Industries has been established at Jamrud Road, Peshawar; if so, the number of industries so far set up;

(b) whether it is also a fact that necessary facilities of roads have not so far been provided in the said Estate, if so, the action Government

intend to take to encourage the people who intend to set up their industries in the said Industrial Estate ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

One factory is installed and two factories are under installation.

(b) No.

Necessary facilities of Roads have been provided in the Estate. Government intend to encourage people, who intend to set up their industries by providing land, water supply, electric supply, telephone connection, sewerage, sanitation facilities etc.

SMALL INDUSTRIAL ESTATE ON KOHAT ROAD, PESHAWAR

*13072. **Syed Yusaf Ali Shah** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Small Industrial Estate has been established on Kohat Road, Peshawar ; if so, the number of industries so far installed in that Estate ;

(b) the number of the industries so far sanctioned for the said Estate alongwith the names and addresses of the parties concerned ;

(c) whether it is also a fact that a number of persons who have been sanctioned industries to be set up at the said Small Industrial Estate either installed their industries in other parts of the country and those who have not so far established their units are reluctant to install the same at the sanctioned site ; if so, the action taken by Government to encourage the setting up of industries in Peshawar Industrial Estate ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a)

1. Yes.

2. (i) Five (installed)

(ii) One (under installation)

(iii) Two (under construction)

(b) The names and addresses of the parties concerned are given in the attached list.

(c) None of the parties, who have been sanctioned foreign or local credits for setting up of their industries in the Estate, have shifted or installed their units at other sites except in the following case.

A sum of Rs. 30,000/- was sanctioned against cash foreign exchange to M/S Mumtaz Rubber Works, Gujranwala. They were allowed to shift their unit from the Small Industries Estate Peshawar to the Small Industries Estate Gujrat by the Government as a special case.

1. On the request of the West Pakistan Small Industries Corporation, the Government has already approached the World Bank for the allocation of a Second I.D.A. Credit for colonization of the Small Industries Estate, Peshawar and two other Estates.

2. French & USSR Credits and Pak Currency loans are available. Interested parties are being asked to come forward for setting up of industries on the Small Industries Estate Peshawar.

3. Parties wishing to shift to the Small Industries Estate either by investing from their own resources or by grant of loans are being encouraged in all possible manner. There are very few local entrepreneurs.

4. Nevertheless, very few local entrepreneurs are forthcoming for the establishment of industrial units in the Small Industries Estate, Peshawar due to the following reasons :—

(i) Entrepreneurs are not accustomed to various formalities of loans etc., and consider them as a hinderance.

(ii) They seem to be shy or making investments in an organised area ;

(iii) They lack sufficient technical knowledge of industries and connected economic problems.

(iv) There are, as yet, no special incentives given to industrialists who locate their units on the Estate. One of the major reasons for the rapid colonization of the Gujranwala and Sialkot Estates was that the units of these estates were provided an I.D.A. Credit for the import of machinery.

LIST OF PROJECTS

INSTALLED.

1. M/S Khyber Shoe Industries.
2. M/S Peshawar Flour and General Mills.
3. M/S Ideal Marble Enterprises.
4. M/S Daudsons Armoury.
5. M/S A.M. Ibrahimji & Sons.

UNDER INSTALLATION.

1. M/S Kurram Wood Factory.

UNDER CONSTRUCTION.

1. M/S Millat Cotton Processing Industries.
2. M/S Sarhad Fruits & Vegetables Products.

BENEVOLENT FUND

*13107. **Rasi Atta Muhammad Khan Marri Baloch** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state the projects in which the amount of the West Pakistan Government Servants Benevolent Fund is invested ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The only project in which the Fund has made investment is the Alfalah Building. The cost of the building is Rs. 70 lacs approximately. The West Pakistan Government made an out-right grant of Rs. 20 lacs to Part II (Non-Gazetted) of the Fund for the construction of the building. In addition, a sum of Rs. 30 lacs was advanced by way of an interest free loan for this purpose. The balance of Rs. 20 lacs was made up from the income of the Fund from the deductions made from salaries of non-gazetted Government servants. The income of the building is meant exclusively for the benefit of the non-gazetted officials.

EXTENSION IN TIME FOR THE PRESENTATION OF STANDING COMMITTEE'S REPORTS

Mr. Speaker : There are some motions for extension in time for the presentation of Standing Committee's Reports.

Yes, Chaudhri Muhammad Nawaz.

Chaudhri Muhammad Nawaz : Sir, I beg to move :

> That the time for presentation of the Report of the Standing Committee on Communications and Works on the West Pakistan Motor Vehicles Ordinance (Amendment) Bill, 1968 (Bill No. 7 of 1968) be extended upto 31st December, 1968.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for presentation of the Report of the Standing Committee on Communications and Works on the West Pakistan Motor Vehicles Ordinance (Amendment) Bill, 1968 (Bill No. 7 of 1968) be extended upto 31st December, 1968.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion.

Chaudhri Muhammad Nawaz : Sir, I beg to move :

That the time for the presentation of the Report of the Standing Committee on Irrigation & Power on the West Pakistan Water and Power Development Authority (Amendment) Bill, 1968, (Bill No : 22 of 1968) be extended upto 31st December, 1968.

Mr. Speaker : Motion moved is :

That the time for the presentation of the Report of the Standing Committee on Irrigation & Power on the West Pakistan Water and Power Development Authority (Amendment) Bill, 1968, (Bill No : 22 of 1968) be extended upto 31st December, 1968.

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ میں اس موشن کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ چودھری صاحب آپ extension کیوں چاہتے ہیں اس کے بارے میں فرمائیں ؟

چودھری محمد نواز ۔ حضور والا ۔ پچھلی تاریخ کو Private Member's Day میں یہ بل introduce ہوا تھا اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ

کے لئے refer کیا ۔ اس کمیٹی کے چیئرمین صاحب نہ آ سکے کیونکہ وہ کچھ بیمار رہے ہیں ۔ وہ کوہاٹ میں تھے دس روز سے اس ایوان سے غیر حاضر ہیں کل شاید وہ تشریف لائے ہیں جہاں تک مجھے علم ہے اس وجہ سے میٹنگ نہیں بلائی جا سکی اور اس کی رپورٹ ایوان میں پیش نہیں ہو سکی لہذا میں درخواست کرتا ہوں کہ time extend کر دیا جائے تاکہ ایریگیشن کی سٹینڈنگ کمیٹی اپنی رپورٹ پیش کر سکے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس کی بالکل extension نہ دی جائے یہ صرف خرچ بڑھانے کے لئے ہے ۔ یہ قوم کا پیسہ ہے ۔ مجھے قوم کے پیسے کو بے دردی سے خرچ کرنے پر شدید احتجاج ہے ۔

Mr. Speaker : The question is :

> That the time for the presentation of the Report of the Standing Committee on Irrigation & Power on the West Pakistan Water and Power Development Authority (Amendment) Bill, 1968, (Bill No : 22 of 1968) be extended upto 31st December, 1968.

The motion was carried.

THE WEST PAKISTAN RAILWAY BUDGET FOR THE YEAR 1968-69

DEMANDS FOR GRANTS IN RESPECT OF NEW EXPENDITURE (RAILWAY)

Mr. Speaker : We will now take up the Orders of the Day, i.e. voting on Demands for Grants in respect of New Expenditure (Railway). The first motion is from the Finance Minister.

Minister of Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani): Sir, I beg to move :

> That a sum not exceeding Rs. 7,85,000/- be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Ordinary Working Expenses—General Administration.

Mr. Speaker : Demand moved is :

> That a sum not exceeding Rs. 7,85,000/- be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Ordinary Working Expenses—General Administration.

Malik Muhammad Akhtar : Opposed Sir, and on a point of order. Sir, I would request this august House to refer to Article 82 of the Constitution, which reads :

> "Governor's Council of Ministers : To assist him in the performance of his functions, the Governor of a Province may (with the concurrence of the President), from amongst persons qualified to be elected as members of the Assembly of the Province, appoint persons to be members of a Council of Ministers to be known as the Governor's Council of Ministers for the Province."

Article 83 :

> "Before he enters upon his office, a Minister appointed by a Governor shall make before the Governor an oath in such form set out in the First Schedule as is applicable to his office."

Now, Sir, what has happened is this that according to a Press report, it is stated that : The West Pakistan Governor, Mr. Muhammad Musa has appointed Mr. Muhammad Khan Junejo, Works and Communica-

tions Minister, as the Railway Minister. He will take charge of his additional assignment from June 20th.

Sir, I have been searching for the notification, which has not been received so far in our Library. Now the question is : Could the Governor make assignment of Railway Department to Mr. Junejo with effect from 20th June, as Mr. Junejo has already taken an oath as a Minister, and that oath was taken by him on the 25th September, according to Notification No. S. O. VII-222-3-66. Sir, he is already a Minister and it is an assignment of a department to him.

Now, Sir, the business rules of the Government read as under :

> "The Governor may assign a department or a part of a department or parts of different departments or more than one department or one or more departments together with part or parts of other department to a Minister, provided that a department or a part of a department not assigned shall be in charge of the Governor."

Now, Sir, the difficulty, which has arisen, is this that according to the Rules of Procedure for presentation of the Budget, Rule 91 says :

> "The Budget shall be presented in two parts namely :
>
> (a) General Budget ; and
>
> (b) Railway Budget.
>
> and each part shall be dealt with as if it were the Budget.

Now, Sir, the amendment was :

> "The General Budget shall be presented by the Finance Minister and the Railway Budget shall be presented by the Railway Minister In-charge of Railways ; "

By an amendment, which was done subsequently, a proviso was added :

> "Provided when there is no Railway Minister, the Railway Budget shall be presented by the Finance Minister in such form as the Finance Minister may consider suitable, and references to the Railway Minister in Sub-Rule (3) of this rule and rules 92 (2) and 95 (2), shall be deemed to be references to the Finance Minister.".

Now, Sir, at various stages, if you look at rule 95 (2) it says :—

> "The Finance Minister, in the case of General Budget, and the Railway Minister, in the case of Railway Budget, shall have a general right of reply at end of the discussion."

That stage we have passed Sir. What I mean to say is this Sir that Mr. Junejo took an oath on 25th September 1965 as a Minister and a fresh assignment of Railway department has been made to him, and according to the Press Report, which says that he has been appointed (Mind the words, the Press Report says that "he has been appointed as Railway Minister".) as Railway Minister, there is no such provision in the business rules whereby the Governor ...

Mr. Speaker : The date of assuming of office has been given as the 20th of June.

Malik Muhammad Akhtar : No Sir, the Governor is not competent to fix that date, after having notified him as Railway Minister, that he will be assuming charge from such and such date. That is the business rule to which I am referring.

Sir, if you kindly look into sub-rule (4).

Mr. Speaker : How is the Governor not competent ?

Malik Muhammad Akhtar : I am coming to that Sir. If you look into sub-rule (4), it says that the Governor may assign a department or a part of a department .....

Mr. Speaker : Sub-rule (4) of which rule ?

Malik Muhammad Akhtar : Rules of business No. 3 ; Sir it reads as under :

> "The Governor may assign a department or a part of a department or parts of different departments or more than one department or one or more departments together with a part or parts of other departments to a Minister."

Sir it is nowhere mentioned that he will assign the duty when they will come and resume charge ..

Mr. Speaker : When there is no provision for that, is he debarred from doing that ?

Malik Muhammad Akhtar : I consider under the Constitution he is debarred.

Mr. Speaker : I don't agree with Malik Akhtar. The point of order is ruled out.

Minister of Law : Read Article 81 of the Constitution.

Minister of Finance : That is alright, Mr. Speaker knows it.

Mr. Speaker : In Demand No. I .....

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میرے دوستوں کی یہ رائے ہے کہ مطالبہ نمبر ۱ پر جو کٹوتی نمبر ۳ ہے صرف اس کو ہی پیش کیا جائے اور باقیوں کو چھوڑ دیا جائے ۔ اسی طرح

مطالبہ نمبر ۲ پر کٹوتی نمبر ۵ کو پیش کیا جائے جو کہ کل رقم پر پیش کی گئی ہے اور باقیوں کو چھوڑ دیا جائے ۔ اور اسی طرح مطالبہ نمبر ۴ پر کٹوتی نمبر ۵ کو پیش کر کے باقیوں کو چھوڑ دیا جائے لیکن ان کی تائید میں اگر کوئی دوست کچھ عرض کرنا چاہتا ہو تو آپ اس کو اجازت دے دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میجر اسلم جان صاحب ، حاجی عطا محمد صاحب ، ملک محمد اختر صاحب اور حمزہ صاحب آپ کو اس تجویز پر کوئی اعتراض تو نہیں ہے ۔

(آوازیں ۔ جی نہیں)

Mr. Speaker : So Khawaja Muhammad Safdar to move cut motion No. 4.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir I beg to move :

> That the total of Rs. 7,85,000 on account of Ordinary Working Expenses—General Administration—Total New Expenditure (Recurring and Non-Recurring) be reduced by Rs. 7,00,000.

Mr. Speaker : Demand under consideration, motion moved is :

> That the total of Rs. 7,85,000 on account of Ordinary Working Expenses—General Administration—Total New Expenditure (Recurring and Non-Recurring) be reduced by Rs. 7,00,000.

Minister of Finance : Opposed Sir.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ جس کتاب میں نئے

اخراجات کی تفصیلات دی گئی ہیں اس کے صفحہ نمبر ۷۷ کی جانب آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ اس پر یہ درج کیا گیا ہے کہ محکمہ ریلوے چند surveys کے سلسلے میں نئے اخراجات آئندہ سال میں برداشت کرنے والا ہے ۔ اس کی تفاصیل یہاں پر دی گئی ہیں اور اس تفصیل کے نمبر شمار نمبر ۴ پر یہ درج کیا گیا ہے :-

"Expenses of Survey Team of Foreign Experts in connection with the project of Lahore Marshalling Yard."

میں اپنی گزارشات اسی ایک item تک محدود رکھوں گا ۔

جناب والا ۔ لاہور میں ایک مارشلنگ یارڈ بنانے کی تجویز زیر غور ہے اور اس کے لئے سروے کرنا یا کرانا مقصود ہے ۔ محکمہ ریلوے نے نا معلوم وجوہات کی بناء پر ان کتابوں میں وہ وجوہات درج نہیں کیں کہ جن کے تحت غیر ملکی ماہرین کی خدمات اس مارشلنگ یارڈ کی سروے کرنے کے سلسلے میں محکمے نے اس غرض سے حاصل کی ہیں کہ وہ اس کام میں ان کی مدد کریں اور اس پر آئندہ سال میں دس ہزار روپے صرف کئے جائیں گے ۔ بظاہر یہ رقم بڑی معمولی معلوم ہوتی ہے یقیناً اتنے بڑے بجٹ میں دس ہزار کی یہ رقم ایک معمولی سی رقم ہے ۔

جناب والا ۔ محکمہ ریلوے کے پاس ایک چیف انجینئر Development موجود ہے اس کے علاوہ دو چیف انجینئر بھی موجود ہیں جن کا براہ راست اور بلا واسطہ تعلق اس کام سے ہے ۔ اس کے علاوہ اور بہت سے چیف انجینئرز بھی ہیں جو کہ دوسرے محکموں کے سربراہ ہیں ۔

ان کا بلا واسطہ اس سے تعلق تو نہیں ہو سکتا بہر حال ان کی خدمات دوسرے محکمے جو کہ ریلوے کے تحت چل رہے ہیں ان کے سپرد ہیں لیکن دو چیف انجنیئرز اور تین ڈپٹی چیف انجنیئرز جن کے متعلق میں یہ قیاس کرتا ہوں ۔ کہ جب وہ اتنے بڑے عہدے پر پہنچے ہوئے ہیں ۔ تو ان کی فنی قابلیت شک و شبہ سے بالا ہو گی ۔ ان کا تجربہ وسیع ہو گا ۔ کیونکہ اتنے سال کی ملازمت کے بعد وہ چیف انجنیئر یا ڈپٹی چیف انجنیئر بنے ہوئے ہیں ۔ مجھے ان سے شرف ملاقات حاصل نہیں ہے ۔ اس لئے میں ان کے تجربے کی لمبائی چوڑائی کے متعلق کچھ عرض نہیں کر سکتا ۔ لیکن اندازہ ہے ۔ کہ چیف انجنیئر بننے تک پندرہ بیس سال سے کیا کم ان کی ملازمت ہو گی ۔ تو ایسی صورت میں جب کہ ہمارے پاس دو چیف انجنیئرز اور تین ڈپٹی چیف انجنیئرز ہیں جن کا بلا واسطہ اس کام سے تعلق ہے پھر اس کام کو کرنے کے لئے یا اس میں مشورہ لینے کے لئے ہمیں کیا ضرورت پڑی ہے ۔ کہ ہم غیر ملکی مشیروں کی خدمات حاصل کریں ۔ جناب والا ۔ اس میں دراصل دو مسائل آ جاتے ہیں ۔ ایک یہ ہے ۔ کہ ہم اپنے فنی ماہرین کی خدمات سے پورا استفادہ کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے ہیں ۔ اور دوسرا یہ کہ کیا اس قسم کے اخراجات خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے ہوں ۔ زر مبادلہ کا ضیاع نہیں ہے ۔ دو مسئلے ہیں ۔ پہلے مسئلے کے متعلق میری یہ رائے ہے ۔ کہ ہماری گورنمنٹ کی سوچی سمجھی پالیسی ہے ۔ خواہ وہ محکمہ ریلوے کے متعلق ہو ۔ خواہ دوسرے محکمہ جات کے متعلق ہو ۔ کہ مشیروں کی ایک فوج ظفر موج جب مغربی پاکستان میں ہے اور بیش بہا ان کو تنخواہیں دی جاتی ہیں ۔ بیش قیمت ان کو مراعات حاصل ہیں ۔ اور اپنے انجنیئروں کے متعلق گورنمنٹ کی یہ رائے ہے ۔ اس قسم کے اخراجات کو پیش نظر رکھتے ہوئے

میں یہ کہنے کی جسارت کرتا ہوں ۔ کہ وہ نہایت نکمے ہیں ۔ کسی کام کے نہیں ہیں ۔ کوئی ذمہ داری کا کام ان کے سپرد نہیں کیا جا سکتا ۔ اس کا نتیجہ کیا ہے ۔ جب ہم اپنے انجنیئروں پر عدم اعتمادی کا اظہار کرتے ہیں ۔ جب ہم ان کو کوئی موقع نہیں دیتے ۔ کہ وہ اپنی مہارت اور قابلیت کا اظہار کر سکیں ۔ تو آخر ان میں احساس کمتری کیوں نہ پیدا ہو گا ۔ وہ کیوں نہ اس احساس کمتری میں مبتلا ہو کر اس ملک کو خیرباد کہیں گے ۔ کوئی سعودی عرب چلا جائے گا ۔ کوئی الجیریا چلا جائے گا کوئی امریکہ چلا جائے گا ۔ کوئی انگلستان چلا جائے گا ۔ ایک نہیں سینکڑوں ہمارے انجنیئر اس وقت غیر ملکوں میں ملازمتیں کر رہے ہیں ۔ اس کی وجہ اقتصادی بھی ہے ۔ میں جانتا ہوں ۔ میں ابھی اس کی طرف آتا ہوں ۔ لیکن ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہماری گورنمنٹ اپنے فنی ماہرین پر کسی قسم کے اعتماد کا اظہار آج تک نہیں کر سکی ۔ اور اس بد اعتمادی کی وجہ سے انجنیئر صاحبان دل برداشتہ ہیں صورت حال کیا ہے ۔ جناب والا ۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس انقلابی دور سے قبل تونسہ بیراج جو کہ ہمارے صوبے کے بیراجوں میں سے ایک بڑا بیراج ہے زیر تعمیر تھا ۔ اور انقلابی دور شروع ہونے کے بعد وہ تکمیل ہوا ۔ میرے علم کے مطابق اس کی تمام تعمیر و تکمیل مقامی انجنیئروں کی فنی مہارت کا نتیجہ ہے ۔ لیکن اس انقلابی گورنمنٹ نے اپنی بعض مجبوریوں کی وجہ سے اور وہ مجبوریاں یہ ہیں کہ ہم نے قرضہ ضرور برداشت کرنا ہے ۔ اور اس کے ساتھ فنی ماہرین کی ایک فوج ضرور آنی ہے ۔ کیوں کہ قرضہ کی ایک شرط یہ بھی ہو گی ۔ ۔ ۔ ۔

Minister for Home : Guddu Barrage was also completed by the local engineers.

خواجہ محمد صفدر ۔ میرے محترم دوست وزیر داخلہ ارشاد فرماتے

ہیں ۔ کہ گدو بیراج جیسا بڑا منصوبہ بھی مقامی انجنیئروں نے تعمیر کیا ہے ۔ اور اس گورنمنٹ کے دور میں تکمیل ہوا ہے ۔ وہ بھی دراصل انقلاب سے پہلے شروع ہوا تھا ۔ تکمیل اب ہوا ہے ۔ تو جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ کہ نہ صرف یہ لوگ ہمارے اس نہایت ہی قیمتی زر مبادلہ کے ضیاع کا باعث بنتے ہیں ۔ اور وہ زر مبادلہ کس طرح ہم کماتے ہیں ۔ کہ اس صوبے کے لوگ یا عوام ۱۵ نومبر سے لے کر آج تک چاول کے ایک ایک دانے کو ترس رہے ہیں ۔ لیکن چونکہ ہم نے زر مبادلہ کمانا ہے ۔ اس لئے ہم نے ان کو چاول کھانے کی اجازت نہیں دی ۔ اتنی مشقت ، اتنی تکلیف برداشت کرنے کے بعد جو زر مبادلہ کمایا جاتا ہے ۔ محض مارشلز لاء بارڈ کے سروے کے لئے باہر سے فنی مشیر منگوا کر ان پر صرف ہو رہا ہے جناب والا ۔ بیرونی ممالک سے آئے ہوئے فنی ماہرین کے متعلق میں کوئی اچھی رائے نہیں رکھتا کیوں کہ یہ لوگ عام طور پر مستری ہوتے ہیں ۔ جو یہاں آ کر ہم سے کئی کئی ہزار روپیہ تنخواہ وصول کرتے ہیں ۔ ائیرکنڈیشنڈ بنگلوں میں رہتے ہیں ، یہاں تک کہ اس بجٹ سے ہم ان کا انکم ٹیکس بھی برداشت کرتے ہیں ۔ اور ہر قسم کی ان کو رعایت دیتے ہیں اور وہ جو یہاں خلاف قانون حرکات کرتے ہیں ۔ وہ اس سے مستزاد ہیں ۔ مجھے آج سے پانچ چھ سال قبل لاہور کے ایک انجنیئر جو کہ امریکہ سے آٹھ نو سال فنی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اور کچھ عرصہ وہاں ملازمت کرنے کے بعد واپس آئے تھے ایک روز سر راہ میری ان سے ملاقات ہو گئی ۔ اور ان کے ساتھ ایک غیر ملکی شخص بھی تھا ۔ خیر سلام کے بعد انہوں نے میرا تعارف اس غیر ملکی شخص سے بھی کرا دیا وہ محکمہ معدنیات میں غیر ملکی مشیر ہے ۔ میں نے پوچھا اب بھائی کہاں ہوتے ہو ۔ کہنے لگا بھائی ابھی بتاتا ہوں ۔ لیکن اس کے سامنے نہیں بتاؤں گا ۔ پنجابی میں بات کروں گا ۔ اس نے مجھے پنجابی میں کہا ۔ کہ میں نے یہاں صوبائی گورنمنٹ کو درخواست

دی تھی ۔ کہ میری یہ کوالیفیکیشن ہے ۔ اس نے مجھے اپنا کارڈ دکھایا اس کی ڈگریاں وغیرہ پوری کارڈ پر تھیں ۔ آٹھ سال سے جو شخص امریکہ میں زیر تربیت رہا ہو ۔ اور یہاں سے BSC انجنیئرنگ کرکے گیا ہو ۔ اس نے بتایا کہ اس نے درخواست دی تھی اور مجھے یہ کہا گیا ۔ کہ کلاس II یعنی ۳۵۰ روپیہ ماہوار کی ملازمت لے لو ۔ اس نے کہا ۔ کہ میرا اس سے گزارہ نہیں ہو گا ۔ مجھے کلاس I کی ملازمت دے دیں ۔ مجھے تو ملازمت نہ ملی لیکن یہ شخص جو میرے ساتھ ہے ۔ جب میں اس کے ملک میں بطور انجنیئر کام کرتا تھا ۔ یہ شخص میرے ماتحت بطور foreman کام کرتا تھا ۔ اور آج یہاں ہمارے ملک میں ۳۵۰۰ روپیہ ماہوار بطور مشیر حاصل کر رہا ہے ۔ اس کو ائیرکنڈیشنڈ بنگلہ ملا ہوا ہے اور دوسرے تمام اخراجات پاکستان حکومت کے ذمہ ہیں اور مجھے ۳۵۰ ماہوار پیش کئے جا رہے ہیں ۔ جو کبھی اس کا افسر رہ چکا ہو ۔ اس کی فنی قابلیت کچھ نہیں ۔ جب کہ میں degree holder ہوں ۔ چونکہ ہم نے قرضہ جات برداشت کرنے ہیں اس لئے باہر سے ماہرین منگانے پڑتے ہیں ۔ اور اپنے ملک کے ماہرین کی فنی قابلیت کو قربان کرنا پڑتا ہے ۔ اس سے ان لوگوں کی خود داری کو ٹھیس پہنچتی ہے ۔ ان گزارشات کے پیش کرنے سے میری غرض یہ ہے ۔ اور میں نہایت ادب سے حکومت کی خدمت میں درخواست کروں گا ۔ کہ وہ سوچے کہ ہمارے ملک میں جو فنی ماہرین پیدا ہو رہے ہیں ۔ وہ کہاں جائیں ۔ اور یہ کہ کب تک باہر سے فنی مشیروں کی فوج کو درآمد کئے رکھنا ہے ۔ اس ملک کی ترقی کے لئے انتہائی ضروری اور لازمی ہے کہ وہ اپنے فنی ماہرین کو مختلف کاموں کا تجربہ حاصل کرنے کا موقع بخشیں ۔ چاہے وہ کتنا ہی بڑے سے بڑا کام ہو ۔

جناب والا ۔ آپ کو شاید معلوم ہو کہ آپ کے گاؤں کے قریب ہی

Gujranwala Hydel Project برباد ہو گیا تھا ۔ اس کو غیر ملکی فنی ماہرین بنا رہے تھے ۔ اس کے بعد Hyderabad Thermal Station برباد ہو گیا اسے بھی بیرونی فنی ماہرین بنا رہے تھے ۔ در اصل وہ انتہائی نالائق ہیں ۔ وہ اتنے چھوٹے کاموں کو بھی پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچا سکتے ۔ گورنمنٹ باہر سے جو مستری قسم کے لوگ بلا لیتی ہے ہمارے ہاں کے چیف انجنیئر یا ڈپٹی چیف انجنیئر تو ان سے بدرجہا بہتر ہیں ۔ اگر ہم ان تمام انجنیئرز صاحبان سے جن کو ہم نے اپنی ملازمت میں رکھا ہے کام نہ لیں گے تو وہ کس طرح تجربہ حاصل کریں گے ان میں کس طرح خود داری، اور خود اعتمادی پیدا ہو گی ۔ اگر ان کو یہ احساس پیدا ہو گیا کہ وہ کسی کام کے اہل نہیں ہیں تو پھر وہ نا اہل کے نا اہل ہی رہ جائیں گے ۔

جناب والا ۔ میں محکمہ ریلوے سے خصوصی طور پر اور اپنی صوبائی حکومت سے عمومی طور پر درخواست کروں گا کہ اس مسئلہ کے متعلق سوچیں اگر ہم نے کسی قسم کا کوئی plan بنانا ہوتا ہے تو بتائیں آپ foreign consultants سے کیوں بنواتے ہیں ؟ اگر یہی ہونا ہے تو پھر یہ یونیورسٹیاں بند کر دیں ۔ کیونکہ ان سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو گا ۔ قصہ ختم کریں اور ان اخراجات کو بند کر دیں ۔ اس وقت جو طلبا ان کالجوں میں تعلیم و تربیت حاصل کرتے ہیں کیا ہم انہیں دوسرے ملکوں کی خدمات کے لئے انجنیئرز بنا رہے ہیں ۔ ان سپوتوں کی خدمات سے کیا اپنے ملک کو محروم رکھا جائے گا ۔ اس پہلو پر بھی غور فرما لیں اور اگر مناسب سمجھیں تو میری گزارشات کو قبول کر لیں ۔

Thank you very much.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب سپیکر - Demand No. 1
جسے یہاں نئے اخراجات کی منظوری کے لئے پیش کیا گیا ہے - اس میں جو گراں قدر اضافہ سٹاف کے لئے دکھایا گیا ہے - وہ کسی طور پر جائز نہیں -

جناب والا - آپ ملاحظہ فرمائیں کہ اس General Administration کے Head کے تحت سات لاکھ ۸۵ ہزار روپیہ کا اضافہ طلب کیا گیا ہے - اور اس اضافہ کے لئے ایک

Details of New expenditure included in Railway Budget.....
یہ صفحہ نمبر ۹ سے صفحہ ۷۶ تک ہے - اور لمبی چوڑی demand کے طور پر انہوں نے یہ item پیش کی ہے - یہ اخراجات زیادہ تر اس بات کے متعلق ہیں کہ وہ ہر محکمہ کے سٹاف میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں - اس پر میرے تین اعتراضات ہیں - سب سے اول یہ اعتراض ہے کہ ریلوے میں یہ طریق کار ہے - کہ جب انہوں نے ایسی appointments کرنی ہوتی ہیں - تو اپنے کسی رائج شدہ standard کے باوجود جن لوگوں کو رکھنا چاہتے ہیں - ان کو promote کر دیتے ہیں - جس طرح ریلوے کے دیگر محکمے کرتے ہیں - اعلیٰ posts کے لئے Selection Board موجود ہے - بعض اوقات ان کی recommendation کو implement نہیں کیا جاتا - یہ کتاب جو اس وقت میرے ہاتھ میں ہے اس میں صفحہ ۱۰ پر سکھر ڈویژن کے لئے سٹاف مانگا گیا ہے میرے پاس تمام کاغذات موجود ہیں - جن سے ظاہر ہوگا کہ سکھر ڈویژن کو کھولنے والوں نے ریلوے سے حتمی طور پر وعدہ کیا تھا کہ سارا سٹاف کراچی ڈویژن سے لیا جائے گا - یا ملتان ڈویژن یا دیگر ڈویژنوں سے پورا کیا جائے گا - لیکن اب یہاں پر سکھر ڈویژن کے سٹاف کے لئے یہ demand پیش کی ہے تاکہ سٹاف کو increase کیا جائے میں ان کی تائید نہیں کر سکتا - آپ اندازہ فرمائیں کہ گذشتہ ۱۰ سال میں ریلوے کے اخراجات

میں بالخصوص عملہ کے اخراجات میں کم و بیش ۸۵ سے ۹۰ فی صد تک اضافہ ہو چکا ہے ۔ جب سے محکمہ اس صوبہ کی تحویل میں آیا ہے ۔ اس وقت سے کم و بیش اگر مبالغہ نہ کیا جائے تو ۱۳ کروڑ روپیہ کا اضافہ صرف سٹاف کے لئے کیا جا چکا ہے ۔

اس کے بعد یہ گذارش کروں گا کہ آپ جو technical hands رکھنا چاہتے ہیں ۔ اس سے قبل جو نتائج ایسے سٹاف نے دئے ہیں وہ ہرگز ایسے نہیں ہیں کہ انکو مزید سٹاف دیا جائے جناب والا ۔ سول انجنیئرنگ اور signalling کے سٹاف کے اس ڈیمانڈ میں اضافہ کے لئے انہوں نے کہا ہے جہاں تک signalling میں سٹاف کے اضافہ کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ سٹاف کے پراویژن سے یہ کام نہیں چل سکے گا ۔ انہوں نے کراچی میں automatic signalling کو رائج کیا تو automatic signalling کے سٹاف میں کمی واقع ہونا چاہئے نہ کہ اس کے سٹاف میں اضافہ ہو جناب والا ۔ automatic signalling کے سٹاف میں کمی کرنے کے لئے زرمبادلہ ضائع کیا گیا ۔ consultants بلائے گئے اور انہوں نے کہا کہ wireless کا water proof arrangement ہونا چاہئے کیوں کہ کراچی میں humidity تھی لیکن ریلوے کے افسران کی لاپروائی کی وجہ سے cable rust ہو جاتا ہے اور اس طرح کراچی میں جو کچھ مشینری signalling سسٹم کے لئے لگائی گئی تھی وہ ناکارہ ہو کر رہ گئی ہے ۔ اس وجہ سے اب یہ دوبارہ آدمیوں کے استعمال پر آگئے ہیں یعنی man power کو استعمال کرنا چاہتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ اب میں اس ڈیمانڈ کے اگلے صفحہ پر آتا ہوں ۔ انہوں نے ٹرانسپورٹ آفیسر کی اسامیاں طلب کی ہیں ۔ اس میں سکھر ڈویژن میں ٹرانسپورٹ آفیسر مقرر کئے ہیں اس لئے مجھے اس document کا reference دینا ہوگا جو کہ سکھر ڈویژن کھولتے وقت ریلوے کے حکام نے لکھا ہے جس سے یہ بات

ظاہر ہو جائے گی ۔ کہ ۱۹۶۵ء میں انہوں کیا کیا :۔

"Some two years back a new division by the name of Sukkur Division has been added on the PWR. The feasibility report shows that this division would function without any extra burden on the railway exchequer as the staff would be borrowed from Multan and Karachi Divisions in proportion to the sections taken over from those Divisions ....."

Now, Sir... .....

اس کے ہوتے ہوئے کہ انہوں نے سکھر میں جو نیا ڈویژن add کیا ہے اس کا سٹاف ملتان اور کراچی سے لیا ہے میں نہیں سمجھتا کہ متعدد پوسٹ جنہیں یہ سکھر ڈویژن کی کہتے ہیں وہ کیسے سکھر ڈویژن کی ہو سکتی ہیں اور انہیں کیسے حق بجانب ٹھہرایا جا سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ اس کے بعد میں اگلا point عرض کروں گا آپ اندازہ لگائیے کہ کم و بیش ۱۵ سے ۲۰ فیصد تک کی جو پوسٹ ہیں وہ کراچی اور سکھرڈویژن کے متعلق ہیں آپ اندازہ فرمائیے کہ جب سکھر ڈویژن نہیں تھا تو یہ کراچی اور ملتان ڈویژن کا حصہ تھا اور انہوں نے اس ہاؤس میں undertake کیا تھا کہ ہم اب مزید پوسٹ نہیں مانگیں گے بلکہ موجودہ سٹاف سے اس کام کو چلائیں گے ۔ میں اب صفحہ ۳۵ ۔ پر آتا ہوں ۔ یہاں پر General Department-Accounts Department (including cash & pay branch) کے abstracts ہیں جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ وائٹ پیپر کے صفحہ ۷۰ کی طرف دلانا چاہتا ہوں اگر آپ صفحہ ۷۰ کو ملاحظہ فرمائیں تو وہاں پر بڑی لمبی سکیم دی گئی ہے شاید اس لئے کہ گذشتہ دو سالوں میں modernization آف اکاؤنٹ پر زیادہ لے دے ہوئی ہے تو انہوں نے وائٹ پیپر میں یہ کہا کہ ہم اپنے counting سسٹم کو مشینری سے mechanise کر رہے ہیں اور اس طرح mechanise کرنے سے ہم بہت سے ملازمین کو retrench کر دیں گے ۔ کیونکہ مشینری سے

سارا کام ہو گا ۔ لیکن جناب والا ۔ جو کچھ ہوا وہ یہ ہوا کہ پاکستان ریلوے نے ۱۹۵۷ء میں ورلڈ بینک سے ایک قرضہ حاصل کیا اور ایک فارن چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کو بھی جس کو کہا جاتا ہے وہ کولمبو پلان کے تحت ایک ٹیکنیکل اسسٹنٹ ہے بلایا گیا جس سے اکاؤنٹنگ کو modernize کرنا مقصود تھا ۔ اس کے بعد مئی ۱۹۶۵ء میں ایک انٹرنیشنل مشیروں کی فرم جسکا امریکہ سے تعلق تھا اس کو engage کیا گیا ۔ جناب والا ۔ یہ پروجیکٹ دو phases میں ہے ۔ اس کا پہلا phase جنوری ۱۹۶۶ء میں ختم ہوا اور دوسرا phase چل رہا ہے جناب والا ۔ اس کا کام یہ تھا کہ جلدی سے اکاؤنٹنگ کا کام ختم ہو اس کو modernize کیا جائے یعنی جو intimations ان کو دی جاتی ہیں وہ انہیں بر وقت دی جائیں اور بر وقت intimations یہ ہیں کہ یہ کونسی collection ہے یا ریلوے کی accountancy کا method کیا ہے ۔ اس کو کرنے کے لئے ہم نے گراں قدر زرمبادلہ ضائع کیا ۔ ۱۹۶۷ء کے مارچ اور اپریل ۔ ۔ ۔ ۔

Parliamentary Secretary, (Railway) (Sardar Muhammad Ashraf Khan): Sir, this item that the Member is discussing just now is not covered by Demand No : I will just request you to ask the Member to be relevant.

Mr. Speaker : Please speak on Demand No : 1.

Malik Muhammad Akhtar : Will you please refer to page 35-Details of New Expenditure. The heading is "General Departments. Accounts Department (Including Cash & Pay Branch).", and this modernisation system is to modernize the machinery of Accounts Department and retrench staff . and here they are asking for more posts. Although I am not assisted as my brother on the other side is assisted by a big team of officeis but I have gone through all the papers and, Sir, I feel that they should have come forward with certain retrenchment and, Sir, if you allow me to read a few words then the matter will be clear and it will end.

"The work of installation of the new procedure has been proceeding on Pakistan Western Railway since March/ April 1967. To begin with, payrolling, stores accounting and revenue accounting procedures were taken up for installation in Lahore....."

Mr. Speaker : From where is the Member reading ?

Malik Muhammad Akhtar : Page 71 of the White Paper.

"More than 53,000 employees have been brought over to the modernised payrolls, 4 stores depots have been converted, and 437 stations, out of about 800 stations, are now sending their daily accounts under the modernised procedures."

Sir, the sole object of introducing the modernized procedure is to minimise the expenditure and to minimise the delay in Accounts Branch.

جناب اب اس قدر اخراجات کی وضاحت اس item میں.....

Parliamentary Secretary, (Railway) : Sir, I would draw your attention that modernization of accounts that my friend is discussing is not covered by Demand No : 1. That is Demand No : 4. I have got the least objection if he goes on talking the whole day but it will not be possible for us to include all these arguments which are irrelevant as far as the scope of Demand No : 1 is concerned.

خواجہ محمد صفدر ۔ جہاں تک میں سمجھ سکتا ہوں ملک اختر صاحب کا مطلب یہ ہے کہ جب ہم ڈیمانڈ نمبر ۴ کے تحت اس اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ کو ماڈرن بنا رہے ہیں اور باہر سے مشینری منگوا رہے ہیں تو ملازمین میں کمی ہونی چاہئیے لیکن ان میں کمی کرنے کی بجائے اکاؤنٹس سیکشن میں ان کی تعداد میں اضافہ کیا جا رہا ہے تو اس حد تک ملک صاحب متعلقہ بات کر رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : Is this argument relevant ?

Parliamentary Secretary : Sir, I don't agree even to this point of Khawaja Safdar, not exactly

Minister of Finance : Not even remotely.

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ خواجہ صاحب نے ٹانکہ اچھا لگانے کی کوشش کی ہے ۔

Mr. Speaker : So far as the argument of Khawaja Sahib is concerned, I hold that it is relevant and you can build up your argument on the basis of that argument.

Malik Muhammad Akhtar : That is my difficulty Sir .....

Parliamentary Secretary, (Railway) : I am certain Sir that the policy regarding modernization of accounts is not covered by this Demand.

Mr. Speaker : That can be referred to ; he is not discussing that Demand.

ملک محمد اختر ۔ جناب صدر کے ارشادات عالیہ کے مطابق میں صرف اس پر بات کرتا ہوں کہ دنیا کا ہر فرد ہر بشر جانتا ہے اور ہمارے پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب جو کہ ماشاءاللہ ریلوے کے کاموں سے کافی واقف ہیں وہ بھی مجھ سے اتفاق کریں گے کہ مشینری کو امپورٹ کرکے اس کو لگانے کا مطلب یہ ہے کہ ۵۰۰ آدمیوں کا کام ایک مشین کرے گی اس لئے جب کمپیوٹرز سروس کے ذریعے حساب کتاب رکھنے کا کام کر رہے ہیں اور کام کو ماڈرن طریقے پر چلانے کے لئے کوشش کی جا رہی ہے اور اس چیز کو بروئے کار لایا جا رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ اکاؤنٹس برانچ کی پوسٹوں میں اضافہ کرنے میں حق بجانب نہیں ہیں ۔ اب جناب والا ۔ میں اس نکتہ کو

چھوڑتے ہوئے وضاحتی نوٹ کے صفحہ ۴۳ پر آتا ہوں ۔ جناب والا ۔ صفحہ ۴۳ پر آپ اسے ذرا ملاحظہ فرمائیں ۔ General Deptt: continued Medical Deptt :

اب جناب والا ۔ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ میں انہوں نے کم و بیش ۲۸ اسامیوں کو پر کرنے کی کوشش کی ہے اور ان ۲۸ اسامیوں میں نرسیں ، ڈسپنسرز ، بیرے ، چوکیدار اور لیبارٹری اسسٹنٹ بھی شامل ہیں ۔ انہوں نے یہ ۲۸ اسامیاں صفحہ ۴۳ پر مانگی ہیں ۔ میری گزارش یہ ہے کہ مجھے سٹاف کے دینے میں اعتراض نہ ہوتا اگر رپورٹ کے مطابق یہ صورتحال نہ ہوتی اور میں اس چیز کو ریکارڈ کے مطابق عرض کرنے لگا ہوں ۔ جناب والا ۔ اگر میں ریلوے کے ہسپتال کی بدحالی کی بات کروں گا تو شاید یہ کہیں کہ میں نے اپنے arguments کو بدل لیا ہے میں صرف سٹاف کی بڑھوتری پر ہی رہتا ہوں ۔ ریلوے کے بہت سے ہسپتال ہیں اور بڑے بڑے ہسپتال عام جگہوں پر ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب یہ آپ کون سی مد کو زیر بحث لا رہے ہیں؟ کون سے صفحہ پر کون سی پوسٹیں ہیں ؟

Malik Muhammad Akhtar : It is page 43 Sir. They want an increase of 28 posts, and what I mean to say is this.

Mr. Speaker : About nurses, dispensers, cooks, chawkidars and sweepers.

Malik Muhammad Akhtar : I mean to say Sir that the ratio of the facilities given in the form of medicines and the money spent on the establishment is already too high. That is the only one point that I will be discussing.

Mr. Speaker : Therefore, these posts should not be sanctioned.

Malik Muhammad Akhtar : Certainly Sir. I will say that they are over-staffed and over-burdened.

جناب صدر ۔ مجھے یہ گذارش کرنی ہے کہ اگر دیکھا جائے تو گزشتہ ۳ سال سے یہ سسٹم چلا آ رہا ہے کہ یہ تنخواہیں جو ان کی ہیں یہ کم و بیش ۵۰ فیصد بڑھائی جاتی ہیں ۔ پھر اس کے بعد contingency ہے جس پر کافی خرچ آتا ہے یعنی جناب والا ۔ کم و بیش ۶۰ فیصد تنخواہوں ، contingency اور سٹاف کی دیگر مراعات پر خرچ آتا ہے ۔ اس کے مقابلہ میں دوائیوں پر جو یہ خرچ کرتے ہیں وہ محض ۲۵ فیصد ہے اور دوسرے آئٹموں پر جو یہ خرچ کرتے ہیں وہ کم و بیش ۱۵ فیصد ہوتا ہے ۔ جناب والا ۔ ۴۰ فیصد کے اخراجات دوائیوں اور خوراک پر خرچ کرنے کے بعد یہ ۶۰ فیصد اخراجات ہسپتال کے عملہ پر خرچ کرتے ہیں اور اس کے بعد یہ ہم سے مزید عملے کا مطالبہ کرتے ہیں ۔ میں صرف یہاں تک اتفاق کرتا ہوں کہ عملے کی ضرورت مریضوں میں بڑھتی ہوئی بیماریوں کے پیش نظر ہے یا ریلوے کے ملازمین کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے ایسا ہو گیا ہوگا لیکن اس چیز کا جواز ان کو پیش کرنا چاہئیے یعنی جناب والا ۔ یہ ۶۰ فیصد جو اضافہ ہے جو کہ ہسپتال کے عملہ کی تنخواہوں ۔ ان کی پینشنوں اور دیگر آئٹموں پر اور مراعات پر خرچ ہوتا ہے تو یہ ایسے معاملات ہیں جن کا انہیں جواز پیش کرنا ہو گا یہ ثابت کرنے کے لئے کہ وہ ایسا کرنے میں حق بجانب ہیں ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر سید یوسف علی شاہ ، کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے)

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ہمیں ملک صاحب کی زندگی کی بہت ضرورت ہے ان کو آپ فرمائیں کہ وہ جلدی اپنی تقریر

کو ختم کریں ایسا نہ ہو کہ ان کے دل پر اس گرمی کا اثر ہو جائے - جو بجلی فیل ہو جانے کی وجہ سے ہاؤس میں پیدا ہو گئی ہے -

وزیر برقیات - میں جناب والا - ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ائیرکنڈیشنر کو ٹھیک کیا جا رہا ہے -

ملک محمد اختر - تو جناب والا - میں عرض کر رہا تھا کہ ہسپتالوں میں عملہ کی تعداد میں اضافہ کرنے سے ہسپتالوں کی حالت بہتر نہیں ہو گی اور نہ ہسپتالوں میں جو بد عنوانیاں ہیں وہ دور ہو سکیں گی - دوائیوں پر صرف ۲۵ فیصد خرچ کرتے ہیں - - - - - -

Parliamentary Secretary, (Railway) : I will again draw your attention that the Member is most irrelevent in this Demand. The only provision is for additional staff. There is no provision for additional medicines.

ملک محمد اختر - جناب والا - میں متعلقہ ہونے کے لئے یہ عرض کرتا ہوں کہ دوائیاں سٹاف بیچ لیتا ہے - اور وہ مریضوں تک نہیں پہنچتیں -

Parliamentary Secretary : The stage of general discussion on the Railway is over.

ملک محمد اختر - جناب والا - میں یہ عرض کر دوں کہ ریلوے کے ہسپتالوں کی جو حالت ہے وہ ناگفتہ بہ ہے - اور اس سٹاف کا جو مزید اضافہ ہے وہ ناواجب ہے - اب میں صفحہ ۵۱ پر آتا ہوں -

چودھری محمد سرور خان - جناب والا - ملک صاحب کی تقریر اتنی

جگر سوز ہے کہ اس نے یہاں وہ گرمی پیدا کر دی ہے کہ اب یہاں بیٹھا نہیں جاتا ۔ یا تو ان کے بیان کے ٹمریچر کو یا پھر ہاؤس کے ٹمپریچر کو low کرایا جائے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ گرمی کے متعلق وزیر صاحب ضروری کارروائی کر رہے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا صفحہ ۵۱ - - - - میں تو پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کی سہولت کے لئے صفحہ پہلے کہہ دیتا ہوں - - - - پھر ڈیمانڈ کی بات کرتا ہوں - - - - اور پھر بات پر بات کرتا ہوں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں بھی ملک صاحب کی سہولت کے لئے ہمیشہ عرض کر دیتا ہوں کہ وہ irrelevant ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ یا میری سمجھ میں فرق ہے ۔ یا ان کی سمجھ میں فرق ہے ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ صفحہ ۵۱ پر انہوں نے واچ اینڈ وارڈ ڈیپارٹمنٹ کے لئے ۱۱ اور چوکیدار مانگے ہیں ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ واچ اینڈ وارڈ ڈیپارٹمنٹ میں سب سے زیادہ دھاندلی اور نااہلی ہے اس وقت بھی وہاں جو سٹاف ہے وہ اپنے کام کو اچھی طرح سے سرانجام نہیں دے رہا آج ہی ہمیں کل کے سوالات کی جو فہرست تقسیم کی گئی ہے اس میں ایک سوال موجود ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ واچ اینڈ وارڈ کا عملہ کس قدر نا اہل ہے ۔ سال رواں میں ان کی کارگزاری یہ ہے کہ ایک سال میں ۳۵ ہزار ۲۹ روپے کا مال چوری ہوا ہے ۔ یہ وہ چوریاں ہیں جن کے متعلق رپورٹ کی گئی ہے ۔

Parliamentary Secretary, (Railway) : I again rise to point out that the Member is highly irrelevant.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں واچ اینڈ وارڈ کے عملہ کے متعلق تو بات کر سکتا ہوں ۔

Parliamentary Secretary : I will request that he can discuss the additional staff, that has been asked for, is unnecessary, but he cannot discuss the activities of the Watch & Ward Department and the thefts committed in the railway. That is the stage during the general discussion on the railway budget. This is not the stage for this.

Malik Muhammad Akhtar : This is the stage for this particular item.

Parliamentary Secretary : Absolutely not.

Malik Muhammad Akhtar : Well, I consider it is.

جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ان کی اپنی calculation کے مطابق واچ اینڈ وارڈ کے عملہ کے ہوتے ہوئے ۳۵ ہزار ۲۹ روپے کی چوری ایک جگہ سے ہوئی ہے اور پسنجر ٹرین میں ۶۲۱۳۲ روپے کی چوری ہوئی ہے ۔ کل ستانوے ہزار کے قریب ایسا نقصان ہوا ہے جس کے متعلق کارروائی کی گئی ہے اور دراصل اگر آپ یہاں دیکھیں تو میں یہ یقین سے کہتا ہوں کہ صرف لاہور کی ورکشاپ سے دس ہزار روپے روزانہ کا مال چوری ہوتا ہے اور اکثر ٹرک پکڑے جاتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

Parliamentary Secretary, (Railway) : What is ruling of the Chair on the point whether the argument of Malik Muhammad Akhtar is relevant to the demand under discussion ?

Mr. Senior Deputy Speaker : Which argument ?

Parliamentary Secretary : Malik Muhammad Akhtar is discussing the thefts and the inefficiency of the railway department in Demand No.1.

Minister of Food (Malik Khuda Bakhsh) : And secondly, has he got any proof that this is being done. If the Member has got certain proof we would be happy to take necessary action but such allegations unless corroborated by some tangible evidence could not be... . .....

Malik Muhammad Akhtar : I have got a document. May I produce it ? This is in answer to my question No. 11549 which is coming up tomorrow. I mean to say that that public document is with me and I can pass it on to the Leader of the House for necessary action.

Minister for Food : I will be very happy.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میری کوئی بات بلا document نہیں ہوتی سٹورز ڈیپارٹمنٹ میں انہوں نے یہاں صفحہ ۵۵ سے صفحہ ۵۷ تک ۲۷ پوسٹوں کے لئے کہا ہے ۔ جو مختلف نوعیت کی ہیں ۔ جناب صدر ۔ اب مجھے یہ گذارش کرنا ہے ۔ کہ یہ سٹورز ڈیپارٹمنٹ ایک نہایت ہی پرانا محکمہ ہے لیکن اس کے جو حالات ہیں وہ دگرگوں ہیں ۔ نہ تو یہ ڈیپارٹمنٹ کمترین کوٹیشن کا دھیان کرتا ہے ۔ اور اس میں جو سٹینڈرڈ مقرر ہے وہ credit کا ہے ۔ اب میں صفحہ ۶۵ پر آتا ہوں ۔ یہاں ایک وضاحتی نوٹ ہے ۔ ان سکولوں کے لئے انہوں نے ۲۸ لئے ماسٹر اور اسسٹنٹ ماسٹر اور اسسٹنٹ مسٹریسز مانگی ہیں ۔ ان میں صرف سرفہرست سینٹ اینڈ یوز سکول لاہور ہے ۔ اب آپ یہ اندازہ فرمائیں کہ تاحال وہ اس کا نام بھی نہیں بدل سکے ۔ یہ وہ سکول ہے جس میں ذریعہ تعلیم انگلش ہے ۔ ان کے بیشتر سکولوں میں تا حال اسلامیات کی تعلیم نہیں دی جاتی ان کا بیشتر سٹاف ابھی

تک اینگلو انڈین ہے اور ان کا انداز مشنری سکولوں کا ہے ۔ ان کا سٹاف بھی وہی ہے اور اسی طرز کا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Parliamentary Secretary, (Railway) : Sir, I will again draw your attention to the fact that Member is highly irrelevant, and it is impossible for me to draw your attention to this fact after each and every minute.

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ سکول تو ریلوے کا ہے لیکن اس کے نام سے پتہ چلتا ہے کہ یہ سکول کسی مشن کا ہے ۔

Parliamentary Secretary : This is Railway's.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ وہاں انہوں نے ۲۸ اشخاص بھرتی کرنے ہیں ۔ لیکن سکھر اور روہڑی کے لئے جو اسسٹنٹ ماسٹرز اور اسسٹنٹ مسٹریس بھرتی کرنے ہیں میں ان کے متعلق کہہ رہا ہوں ۔ ان کا medium of education انگریزی ہے اس لئے وہاں اینگلو انڈین سٹاف کو بھرتی کریں گے ۔

Parliamentary Secretary : Sir, what connection has this got ? The provision is only for the posts for additional schools provided in the current year.

یہ ان سکولوں کے لئے پروویژن ہے جو نئے سکول بنائے ہیں ۔ یہ سٹاف ان کے لئے مانگا ہے ۔ اس بات کا اس سے کیا تعلق ہے کہ وہاں کون آدمی بھرتی کئے جائیں گے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ جس سٹاف کو وہ سکول کے لئے طلب کر رہے ہیں مجھے اس کے متعلق حق ہے کہ اس کے موجودہ حالات کے متعلق تبصرہ کرکے اپنے خدشہ کا اظہار کروں یہ جو پہلے کر رہے ہیں یہی

چیز قابل اعتراض ہے ۔ یہ اس چیز کا apprehension ہے ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ ان سکولوں میں مکمل عیسائیت کا ماحول ہے ۔ ان سکولوں میں اسلامیات کا دور سے بھی گزر نہیں ہے ۔ ان سکولوں کا medium of education انگریزی میں ہے ۔ ہم ریلوے کے ان سکولوں کو یعنی جملہ سکولوں کو جلد از جلد اسلامی طرز پر ڈھالنا چاہتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ ملک صاحب آپ تمام سکولوں کو زیر بحث نہ لائیں ۔ یہاں تو صرف دو تین سکولوں کا ذکر ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ یہ صحیح ہے کہ یہاں دو تین سکولوں کا ذکر ہے ۔ اب میں اس ڈیمانڈ پر مزید عرض نہیں کرنا چاہتا ماسوائے ان باتوں کے کہ سٹاف میں جو مسلسل اضافہ کیا جا رہا ہے اس کے لئے کوئی وجہ جواز نہیں ہے ۔ گزشتہ پانچ سالوں میں یعنی ۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۶ء تک ۱۳ کروڑ روپے کا اضافہ اور اس کے بعد مزید اضافہ کے لئے گراں قدر رقوم جو ہم سے طلب کی گئی ہیں اس ڈیمانڈ کے متعلق آپ اندازہ لگائیں کہ کم و بیش ۷ لاکھ ۸۵ ہزار روپیہ یہ زیادہ طلب کیا گیا ہے :-

"On account of Ordinary Working Expenses General Administration."

یعنی یہ رقومات سٹاف میں اضافہ کے لئے طلب کی گئی ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ سٹاف میں مسلسل اضافہ واجب نہیں ہے ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ New Expenditure کے صفحہ ۲۱ پر ٹریفک ڈیپارٹمنٹ میں اسسٹنٹ ٹرانسپورٹیشن آفیسر سکھر

ڈویژن کے لئے مانگا گیا ہے جس کا سالانہ خرچ ۸ ہزار روپیہ آئے گا میں اس کے متعلق عرض کروں گا ۔

جناب والا ۔ تقریباً دو برس ہوئے کہا گیا تھا کہ سکھر ڈویژن کو علیحدہ ڈویژن بنایا جائے گا اور اس کا تمام سٹاف ملتان اور کراچی ڈویژنز سے لیا جائے گا ۔ اور اس کا public exchequer پر کوئی بوجھ نہیں پڑے گا ۔ یہ صرف کہنے کی باتیں تھیں ۔ کہا یہ گیا تھا اور کیا کچھ اور جا رہا ہے ۔ ملتان اور کراچی ڈویژنز کے عملے میں کمی نہیں ہوئی ہے اور اس کے برعکس ریلوے کی بد انتظامیوں اور بد عنوانیوں کی وجہ سے اخراجات روز بروز بڑھتے گئے ہیں اور efficiency کم ہوتی گئی ہے ۔ جناب والا ۔ انہوں نے اپنے اسسٹنٹ ٹرانسپورٹیشن آفیسر کے لئے جو وجہ جواز پیش کی ہے اس میں یہ کہا گیا ہے کہ سکھر ڈویژن میں ۲۸۴ ۱/۲ میل ڈبل لائن ہے ۔ سوائے کوئٹہ کے باقی تمام ڈویژنز میں تین تین ٹرانسپورٹیشن آفیسرز ہیں جبکہ سکھر میں صرف دو ہیں ۔ اس کے علاوہ انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ روہڑی میں ایک بہت بڑا یارڈ ہے اور وہاں کے دو کنٹرول آفسسز سکھر اور جیکب آباد میں ہیں ۔ جناب والا ۔ میں ان کی توجہ راولپنڈی ڈویژن کی طرف دلاتا ہوں جہاں پر ۱۰۷۴ میل لائن ہے ۔ ان کے کہنے کے مطابق وہاں صرف تین اسسٹنٹ ٹرانسپورٹیشن آفیسرز ہیں ۔ یہاں پر ایک یارڈ کو justify کر رہے ہیں جبکہ راولپنڈی ڈویژن میں ۹ یارڈز ہیں ۔ لالہ موسیٰ اور راولپنڈی جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کافی important سٹیشن ہیں ۔ وہاں پر اسسٹنٹ ٹرانسپورٹیشن آفیسر زیادہ نہیں ہیں ۔ بعض اوقات موقع پر گاڑیاں نہیں ہوتی ہیں ۔ کئی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ تیز گام جیسی ٹرین کو بھی سگنل سے باہر کھڑا ہونا پڑا ۔ چک لالہ میں

جیسے ایک نیا ماڈرن یارڈ بنایا جا رہا ہے ۔ کیمبل پور میں transit یارڈ ہے اس کی اہمیت کو بھی مد نظر رکھنا چاہئے ۔ جہاں پر عمارتی لکڑی ۔ ریت اور فروٹ وغیرہ لانے کے لئے گاڑیاں جاتی ہیں ۔ وہ برائے کندیاں ۔ کوہاٹ ماڑی انڈس جاتی ہیں ۔ ماڑی انڈس میں نیرو گیج لائن ہے وہاں بھی یارڈ ہے ۔ کندیاں سے چشمہ بیراج جاتی ہیں اور روہڑی سے لکڑی وغیرہ کی نقل و حمل کرتی ہیں ۔ وہ سرگودھا اور ملتان میں آتی جاتی رہتی ہیں ۔ وہاں پر مارشلنگ یارڈز میں آتی ہیں ۔ ملک وال سے آتی ہیں اور کھیوڑہ وغیرہ سے نمک لاتی ہیں وہ لاہور ملتان اور کراچی کو transit ہوتی ہیں ۔ پھر پشاور جہاں پر لنڈی کوتل سے smuggled مال آتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member is not relevant.

Major Muhammad Aslam Jan : This is very important Sir. This is one of the important yards.

Parliamentary Secretary, (Railway) : Sir, I fail to understand how that is relevant to this demand.

Mr. Senior Deputy Speaker : I have already told the Member that he is not relevant.

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا ۔ میں تو جو بھی کہوں گا ۔ میرے نہایت ہی عزیز دوست اس کو متعلقہ نہیں سمجھیں گے ۔ ان کا جب جی چاہے وہ کہہ دیں گے کہ میں غیر متعلقہ باتیں کہہ رہا ہوں ۔ میں یہ وضاحت کر رہا ہوں کہ آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ کیا مانگ رہے ہیں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Please address the Chair.

میجر محمد اسلم خان ۔ جناب والا ۔ آپ یہ دیکھیں کہ اس صفحہ نمبر ۲۵ پر وہ کیا مانگ رہے ہیں ۔ وہ Assistant Transportation Officer مانگ رہے ہیں ۔ لیکن اس کا کام کیا ہے ۔ وہ اس کے لئے یہ جواز پیش کر رہے ہیں کہ چونکہ سکھر میں ایک یارڈ ہے اس لئے ہمیں اس کی وہاں پر ضرورت ہے ۔ تو میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس سے زیادہ mileage اور زیادہ یارڈ ہیں ۔ تو اگر یہ باتیں بھی غیر متعلقہ ہیں تو پھر آپ ہی بتلائیں کہ کیا بات متعلقہ ہو سکتی ہے ؟

وزیر خزانہ ۔ آپ ذرا آہستہ بات کریں ۔ ویسے بھی آج گرمی ذرا زیادہ ہی ہے ۔ (قطع کلامی)

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ جناب والا ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم پر اس گرمی کا کوئی اثر نہیں ہو گا ۔ لیکن میں آپ کی وساطت سے فاضل رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ اسسٹنٹ ٹرانسپورٹیشن آفیسر سکھر کے لئے ۔ ۔ ۔ ۔

مخدوم شمس الدین گیلانی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ گرمی بھی زیادہ ہے اور یہاں پر تو حبس ہو رہا ہے ۔ ہمارا بھی برا حال ہو رہا ہے اور وزراء صاحبان بھی گرمی محسوس کر رہے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ شاہ صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ وزیر متعلقہ اس کے متعلق کچھ فرمانا چاہتے ہیں ۔

Minister for Irrigation & Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : I submit for the information of the House that both the XEN and S.E. concerned

for this area are here and they are going to see that it is set right. In case this is not possible a mobile unit would be brought to increase the voltage for the purpose of air-conditioning the House. Within a short time we are going to have perfect air-conditioning.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میں نے تو بڑی وضاحت سے عرض کیا تھا کہ چیف انجنیئر صاحب نے ہمارے سیکرٹری صاحب کو بتایا ہے کہ voltage کم ہے اور ہمارے پاس اس کا کوئی علاج نہیں ہے ۔ یہ مسئلہ کئی دن تک جاری رہے گا ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ انہوں نے اب یہ اطلاع دی ہے کہ وہ موبائیل یونٹ لا رہے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اگر ایسا ہے تو پھر ٹھیک ہے ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں دو دن ہمیں اسی طرح نہ بیٹھنا پڑ جائے اور بجلی کو اسی طرح "واپڈا" ہی نہ ہو ۔

Minister of Irrigation : In case it is not possible to set it right then a mobile unit would be brought over here.

(interruptions)

Mr. Senior Deputy Speaker : Yes please.

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا ۔ پھر یہ ہے کہ پشاور بہت بڑا یارڈ ہے اور وہاں سے کافی مقدار میں مال آتا جاتا ہے اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ وہاں سے دسمبر ۱۹۶۷ء میں گڑ ظاہر کر کے ایک ویگن میں

تین سو بوری چھالیہ کراچی بھیجی گئی تھی جہاں پر وہ ویگن پکڑی گئی ۔ اسی طرح ایک ویگن میں ہڈیاں ظاہر کر کے ڈیڑھ سو بوری چھالیہ پشاور سے بھیجی گئی جو کہ کوٹری کے مقام پر پکڑی گئی ۔ اگر میں نے یہ کہا ہے کہ اس بارڈ سے سمگلنگ کی جاتی ہے تو میں نے کوئی غلط بات نہیں کہی ۔ یہ پہلا واقعہ جنگ راولپنڈی کے ۲۲ دسمبر ۱۹۶۷ء کے شمارے میں شائع ہوا تھا اور دوسرا واقعہ اسی اخبار نے ۲۵ مئی ۱۹۶۸ء کو چھاپا تھا ۔ بہر حال یہ سب کو معلوم ہی ہے کہ پشاور کس قدر اہم بارڈ ہے ۔ راولپنڈی ڈویژن میں نواں بارڈ نوشہرہ ہے جہاں سے کہ درگئی ۔ مردان اور چارسدہ وغیرہ کے لئے ویگنوں کی مارشلنگ ہوتی ہے ۔ یہ بھی ایک بہت ہی بڑا بارڈ ہے ۔ تو ۱۰۷۳ میل لمبی لائن پر اگر تین Assistant Transportation Officers کام کر سکتے ہیں ۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ سکھر جو کہ تقریباً ۲۸۳ میل لائن ہے اور راولپنڈی ڈویژن سے لمبائی میں ایک چوتھائی ہے ۔ وہاں پر دو Assistant Transportation Officers کام نہیں کر سکتے ہیں ۔ اس کی وجہ کہیں یہ تو نہیں ہے کہ جناب وائس چیئرمین صاحب کا سیلون وہاں پر پانچ ماہ کے عرصہ میں تقریباً نو مرتبہ مارشلنگ کے لئے گیا تھا ۔ حالانکہ وہ صرف انسپکشن کے لئے وہاں تشریف لے گئے تھے ۔ یعنی جنوری سے جون کے آخر تک ۔ لیکن ملتان صرف ایک مرتبہ گئے تھے اور کراچی دو مرتبہ گئے تھے ۔ دروغ بر گردن راوی ۔ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ یہ مارشلنگ اس لئے ہوتی ہے کہ وہاں پر ریلوے افسران نہ صرف یہ کہ انسپکشن کے لئے جاتے ہیں بلکہ وہاں پر جو ایک دو کوٹھیاں بن رہی ہیں اور اس میں ڈی ۔ او صاحب کی کوٹھی بھی شامل ہے ۔ اس کے لئے بجری اور دوسری ضروری چیزیں پہنچائی جاتی ہیں ۔ اب آپ بتلایئے کہ یہ

bottomless clique ہے کیونکہ اسی طرح دوسرے عملے کی کوٹھیاں بھی بن رہی ہیں - ڈی - ایس صاحب بیچارہ جس نے کہ راولپنڈی ڈویژن میں دو سال بھی ملازمت نہیں کی تھی اسے کراچی بھیج دیا گیا اور اس کی کوٹھی نا مکمل رہ گئی -

Mr. Senior Deputy Speaker : Mr. Aslam Jan is not relevant.

Minister of Finance : Personal allegations and, according to him, it is what he has heard.

میجر محمد اسلم جان - جناب والا - میں یہ چاہتا ہوں کہ دیگر سٹیشنوں پر بھی تو مارشلنگ ہوتی ہے - بہر حال اگر آپ کہتے ہیں کہ یہ غیر متعلقہ بات ہے تو میں اسے چھوڑ دیتا ہوں - لیکن میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ ہمیں دو برس قبل یہ undertaking دی گئی تھی کہ اس سکھر ڈویژن پر مزید اخراجات نہیں کئے جائیں گے - اگر ان کی اس بات کو سچ مان لیا جائے تو پھر وہاں کے لئے اس قدر عملہ کیوں رکھا گیا ہے - میں نے تو صرف ایک مد کے متعلق عرض کیا ہے اور اس کے علاوہ تو جیسا کہ خواجہ محمد صفدر صاحب اور ملک محمد اختر صاحب نے فرمایا ہے کہ جس طرح کہ آپ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ سکھر ڈویژن کے سلسلے میں خزانہ عامرہ پر کوئی بوجھ نہیں پڑے گا - - - -

Mr. Senior Deputy Speaker : Next point, please.

میجر محمد اسلم جان - جی شکریہ - میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

حاجی سردار عطا محمد (خیر پور - ۲) - جناب سپیکر - میں نے اپنی پہلی تقریر میں بھی تنخواہوں میں اس تفاوت اور غیر ترقی یافتہ علاقوں کی

ترقی کے سلسلے میں عرض کیا تھا اور اب بھی اس مطالبہ زر کے متعلق چند ایک گزارشات کرنا چاہتا ہوں ۔ گزارش یہ ہے کہ درجہ چہارم کے ملازمین کی تنخواہ ستاسی روپے ماہوار بنتی ہے اور جو گزیٹڈ افسران ہیں ان کی تنخواہ ایک ہزار ستاسی روپے ماہوار بنتی ہے ۔ تو حکومت جب بار بار یہ اعلان کرتی ہے کہ پسماندہ علاقوں کو ترقی دی جائے اور ان کا معیار بلند کیا جائے تو پھر تنخواہ میں اس قدر تفاوت کیوں رکھا گیا ہے ۔ اگر ان کی پسماندگی کا احساس حکومت کو نہیں ہے تو کم از کم ان غریب ملازمین کی تنخواہیں مقرر کرتے وقت ان کے اخراجات کا ہی صحیح طور پر اندازہ کر لیا کریں اور اگر یہ ایسا نہیں کرتے تو پھر میری دانست میں اس حکومت کو میزانیہ پیش کرنے کا کوئی حق نہیں ہے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ آپ سارے بجٹ پر بحث نہ کریں بلکہ صرف اس مطالبہ زر پر ہی بحث کریں جو کہ ایوان کے سامنے اس وقت پیش ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ حاجی صاحب آپ کن کی تنخواہوں کا ذکر فرما رہے ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ درجہ چہارم کے ملازمین کی تنخواہوں کے متعلق ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ وہ درجہ چہارم کے ملازمین جو کہ اس مطالبہ زر سے متعلق ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جی ہاں ۔

جناب سپیکر ۔ اس کے علاوہ میں یہ عرض کروں گا کہ جتنے بھی لوگ اس بجٹ کے تحت ملازم رکھے جاتے ہیں آپ ان کے متعلق کس کو اختیار دیں گے کہ وہ ان کو ملازم رکھے ۔ کیونکہ جس طرح کہ دو تین ماہ پیشتر کراچی میں کلرک رکھے گئے تھے ان کی بھرتی کے وقت بھی پسماندہ علاقوں کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی تھی اور ارباب اختیار نے ایسے لوگوں کو منتخب کیا کہ جن کے بارے میں سب لوگوں کو معلوم ہے کہ ان سے پندرہ پندرہ سو روپے رشوت کے طور پر لئے گئے تھے ۔ یہ ہے آپ کے چناؤ کا معیار اور جیسا کہ ۱۹۶۷ء میں سکھر ڈویژن میں درجہ سوم میں ۷۶ اور درجہ چہارم میں ۵۵۱ کل ۶۲۷ ملازم انہوں نے رکھے تھے ۔ تو ان علاقوں میں سے انہوں نے صرف ۵۶ رکھے تھے ۔ تو اسی معیار سے ایک سو کے اوپر ۹ آدمی لوکل رکھے جاتے ہیں اور باقی اسامیاں اپنے رشتہ دار اقربا یا سیاسی بناء پر پر کی جاتی ہیں ۔ اس لئے مجھے اس چیز کا حق پہنچتا ہے ۔ کہ میں ان لوگوں سے یہ گزارش کروں کہ انہیں اس ایوان میں بجٹ پیش کرنے کا حق نہیں صحت و سماجی بہبود کے متعلق انہوں نے جو رقم رکھی ہے اس کے متعلق مجھے گزارش کرنی ہے اسی وجہ سے میں ترمیم لایا ہوں روہڑی جس کو آپ ایک اہم مقام سمجھتے ہیں وہاں ایک Ambulance تھی جو تین چار سال سے آپ کے کسی مریض خانے میں پڑی ہوئی ہے مریضوں کو لے جانے کا کوئی انتظام نہیں ہے کہ وہ انہیں کسی اور جگہ یعنی سکھر وغیرہ لے جائیں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ حاجی صاحب یہ بات آپ کو جنرل بحث میں فرمانی چاہئے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ جو ڈیمانڈ مانگ رہے ہیں وہ کس مد کے لئے مانگ رہے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے احتساب سے بچنے کے لئے بڑی کوشش کی ہے ۔ در اصل حاجی صاحب جس آئٹم پر بول رہے ہیں ۔ اگر آپ اس کے explanatory نوٹ کو دیکھیں ۔ جو ریلوے کے اکاؤنٹس آفیسر یا جو بھی ان کے فنانس ممبر ہیں انہوں نے نہایت ہی محنت سے ڈیمانڈ نمبر ۱ پر ۷۶ صفحے کا explanatory نوٹ دیا ہے اور ڈیمانڈ نمبر ۱ پر ہی ہم اس وقت بحث کر رہے ہیں ۔ جس میں ریلوے کے تمام کے تمام محکمہ جات آ جاتے ہیں ۔ اس لئے حاجی صاحب جب منجملہ ڈیمانڈ پر بات کر رہے ہیں ۔ تو جناب میں سمجھتا ہوں کہ انہیں روکا نہیں جا سکتا ۔ وہ کم و بیش ریلوے کے ہر ایک شعبہ پر بات کر سکتے ہیں آپ صفحہ ۷۶ کو لیجئے وہاں کم و بیش ۳۵ یا ۴۰ محکموں میں سٹاف مطلوب ہے ۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں ۔ کہ اس آئٹم پر انہیں بات کرنے دیجئے اس سے اگلی آئٹم پر جب آئیں گے ۔ تو وہاں annexure دئیے ہوئے ہیں ۔ وہاں پر شاید اتنی بات نہ ہو سکے ۔ اس لئے حاجی صاحب تمام بات کرنے کے حق بجانب ہیں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ خواجہ صاحب کیا آپ ملک اختر صاحب کے point کو endorse کرتے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں آپ کو صفحہ ۶۱ اور ۶۲ کا حوالہ دیتا ہوں ۔ اس میں Misc expenses Healthand Welfare Services صحت

اور مفاد عامہ کے کاموں کے متعلق حاجی صاحب بات کرتے تھے اور اگر آپ سمجھتے ہیں کہ حاجی صاحب اسی موضوع پر بات کر رہے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ تو درست ہے غالباً اس میں سکھر ڈویژن کے لئے بھی کچھ allocation کی گئی ہے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ اور وہ تو غالباً روہڑی کے متعلق ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ وہ سکھر ڈویژن میں ہی ہے ۔ سکھر روہڑی ایک ہی ہے تو اس لئے ہیلتھ اینڈ ویلفیئر سروسز کے متعلق میری رائے میں یہ درست فرماتے ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ جناب والا ۔ میں حزب اختلاف سے اس بات پر متفق نہیں ہوں گا ۔ کہ جو کچھ حاجی صاحب فرما رہے ہیں ۔ وہ جو ڈیمانڈز پیش کر رہے ہیں ۔ کہ سکھر ڈویژن کے موجودہ ہسپتال کم ہیں یا ان کی حالت اچھی نہیں ہے ۔ وہاں مزید ہسپتال ہونے چاہیئں ۔ وہ اس کی jurisdiction میں نہیں آتے ۔ وہ اس چیز کو discuss کر سکتے ہیں ۔ کہ جو سٹاف وہاں مہیا کیا جا رہا ہے ۔ وہ درست ہے یا نہیں ۔ اگر خواجہ صاحب صفحہ ۶۱ کو ملاحظہ فرمائیں ۔ تو ان کو یہ احساس ہو گا کہ سکھر ڈویژن میں ہیلتھ اینڈ ویلفیئر سروسز کے ہیڈ کے تحت آئٹم نمبر ۳ پر صرف ایک بہشتی کی پوسٹ مانگی گئی ہے ۔ تو مجھے یہ سمجھ نہیں آتی ۔ ۔ ۔ ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ اسے restrict رکھیں یہ وسیع نہیں کی جا سکتی ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کے ان جذبات کا احترام کرتے ہوئے اپنی تقریر زیادہ نہیں کرونگا ۔ کیوں کہ زیادہ ضرورت ہی نہیں کیونکہ نہ تو آپ بجٹ پیش کرنے کے اہل ہیں اور نہ ہی آپ کسی مشورے کو مانتے ہیں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ ملک صاحب کیا حاجی صاحب اب بھی relevant ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ جی ہاں وہ relevant ہیں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب ہماری کوئی گزارش مانتے ہی نہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں جو گزارشات کر رہا ہوں ۔ جناب ملک محمد اختر کی سہولت کے لئے کر رہا ہوں ۔ کیونکہ اگر وہ ہر ڈیمانڈ پر متعلقہ بات کریں ۔ تو ہمارے لئے یہ آسان ہو گا ۔ کہ ہم ان کے زیادہ سے زیادہ جو نقاط ہیں ۔ ان کے متعلق جواب دے سکیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں گورنمنٹ کو ایک نیک مشورہ دے رہا ہوں ۔ کہ یہ جو انہوں نے اشارہ کیا ہے ۔ اس سے لوگوں میں ایک بڑی رنجش اور غصہ ہے ۔ یہ ایک وقت ایسا ابھرے گا ۔ کہ میں آپ کو آگاہ کر دیتا ہوں کہ یہ زبردستی آپ سے تنخواہیں سہولتیں میڈیکل الاؤنس لیں گے ۔ اور زبردستی طریقے سے چھوٹے چھوٹے علاقے بھی اپنا پورا حق لیں گے تو کیوں نہ آپ انہیں زبردستی کی بجائے خوشی سے دیں ۔ میں آپ کو یہ مشورہ دیتا ہوں ۔ اور اس سے ہنگامہ برپا نہ کریں ۔ اس سے پہلے کئی بار agitation ہو چکی ہے اس کی وجہ یہ ہے ۔ کہ آپ بے انصافی سے

لوگوں سے برتاؤ کرتے ہیں ۔ جب ان کی خوراک ۸۷ روپے سے پوری نہیں ہو گی ۔ تو وہ پھر آپ سے لڑیں گے ۔ کہ آپ کو کیا حق پہنچتا ہے ۔ کہ آپ ۱۰۸۷ روپے لیں اور ہم صرف ۸۷ روپے لیں ۔ اس لئے میں آپ کو یہ صرف مشورہ دیتا ہوں ۔ کہ آپ کی گورنمنٹ اس طریقے سے چل نہیں سکتی ۔ اس مشورے کے بعد میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

پارلمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ جناب والا ۔ اگر آپ ڈیمانڈ نمبر ۱ کا مطالعہ کریں ۔ تو اس کے دو حصے ہیں ۔ پہلا حصہ recurring کا ہے ۔ اس میں ۵ لاکھ ۱۳ ہزار روپیہ نئی اسامیوں کے لئے مانگا گیا ہے اور دوسرا حصہ non-recurring میں دو لاکھ ۷۲ ہزار روپیہ سروسز اور دوسرے آئٹم کے لئے مانگا گیا ہے کیونکہ میرے فاضل دوست خواجہ صفدر صاحب نے آئٹم نمبر ۲ پر سب سے پہلے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے ۔ اس لئے میں یہ ضروری سمجھتا ہوں ۔ کہ میں ان کے ان خدشات کا جواب پہلے دے دوں ۔ جناب والا ۔ خواجہ صاحب نے یہ فرمایا ہے ۔ کہ پارٹ (B) non-recurring Exp. میں آئٹم نمبر چار پر ہے :-

> "Part (b) : Non-recurring expenditure : Expenses of Survey Team of foreign experts in connection with the project of Lahore Marshalling Yard."

مارشلنگ کے لئے ۱۰ ہزار روپیہ کی رقم رکھی گئی ہے ۔ اس سلسلے میں جناب خواجہ صاحب نے یہ فرمایا ہے ۔ کہ مشیروں کو ناجائز طور پر پاکستان میں منگوایا جاتا ہے ۔ اور وہ ہماری حکومت کے لئے سفید ہاتھی شمار ہوتے

ہیں ۔ لیکن جناب والا ۔ جہاں تک محکمہ ریلوے کا تعلق ہے ۔ اس محکمہ کا انتہائی بڑا credit ہے کہ اس کے سوائے modernization of account میں کسی ریلوے کی کسی تعمیر میں یا کسی ساخت میں بھی فارن ایکسچینج کی خدمات کو حاصل نہیں کیا گیا ۔ جہاں تک اس particular مارشلنگ یارڈ کا تعلق ہے ۔ اس کے متعلق عرض کروں گا ۔ کہ ان تمام ایکسچینج کا جو خرچہ ہے ۔ وہ free ہو گا Under the Assistant Teh. programme کے تحت یہ جتنے ایکسچینج آئیں گے یہ free ہونگے ۔ اور حکومت کا ان کے اوپر قطعاً کوئی خرچہ نہیں ہو گا یہ دس ہزار روپے کی رقم جو پروویژن کی ہے ۔ یہ صرف incidental charges کے لئے رکھی گئی ہے ۔

Malik Muhammad Akhtar : I am sorry to interrupt the Parliamentary Secretary, but I would make a humble request to him to make a statement in the House, as he is making a statement in connection with the expenditure to be incurred on this modernization, which probably he means to say is going to be paid in the form of foreign exchange ; let him also enlighten the House what are going to be the subsequent stages ?

Mr. Senior Deputy Speaker : Is it a point of order ?

Malik Muhammad Akhtar : When these consultants leave, who is going to take up this work—any firm or a railway officer ?

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میں ابھی اس بات پر آ رہا ہوں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ وہ آئٹم چار کے تحت جائیگا ۔ یہاں modernization of accounts نہیں ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ مجھے جناب والا ۔ پھر تھوڑا سا خیال آ جاتا ہے ۔ کہ میں خواجہ صاحب کی ڈیمانڈ نمبر ۱ کا آئٹم نمبر ۳ مارشلنگ یارڈ

کے متعلق جواب دے رہا ہوں ۔ نہ کہ modernization of accounts کے سلسلے میں میرے فاضل دوست غالباً یہاں absent minded بیٹھتے ہیں ۔ یا میں ان کی توجہ سے محتاج ہوں ۔ میں مارشلنگ آف یارڈ کے متعلق عرض کر رہا ہوں ۔

Malik Muhammad Akhtar : You can just get the tape-record of your sentences. You were referring to modernization of your accounts only three-four minutes back, and you have conveniently forgotten it.

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اس کا جواب خواجہ صاحب ہی دے سکتے ہیں ۔ میں تو آپ کی بات سمجھے سے قاصر ہوں ۔

Demand No. 1, item No. 4-expenses of survey of a team of foregin experts in connection with the project of Lahore marshalling yard.

کے تحت non-recurring expenses کے لئے دس ہزار روپیہ کی provision کی ہے اور foreign experts کی خدمات free ہوں گی ۔

This will be free under the technical programme.

خواجہ محمد صفدر ۔ تو پھر یہ دس ہزار کی رقم کس لئے ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ یہ رقم incidental اخراجات کے لئے مہیا کی گئی ہے ۔ جہاں تک ان experts کا تعلق ہے ۔ حکومت نہایت ہی modern قسم کے marshalling yard تعمیر کرنا چاہتی ہے ۔ پاکستان میں اس قسم کا کوئی marshalling yard نہیں ۔ اس کے لئے experts سے مشورہ لیا جائے گا ۔ یہ ماہرین اس کے لئے جگہ کے چناؤ اور planning میں مدد دیں گے ۔ جہاں تک اس کی execution کا تعلق ہے ۔ وہ ہمارے اپنے انجینئرز

کریں گے ۔ جیسا کہ ریلوے کے انجینئرز نے پہلے نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں ۔ یہ کام بھی وہی کریں گے ۔ اس سلسلہ میں میں بارہا اس معزز ایوان کی خدمت میں عرض کر چکا ہوں کہ ریلوے نے سوائے modern accounting system کے کسی اور مقصد کے لئے foreign experts کی خدمات کو استعمال نہیں کیا ۔

Malik Muhammad Akhtar : What about the import of carriages which you can manufacture here ?

Mr. Senior Deputy Speaker : No interruptions.

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میں سمجھتا ہوں کہ میری ان گذارشات کے بعد خواجہ صاحب کے خدشات کا ازالہ ہو گیا ہو گا ۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر ہم اپنے انجینئر کو marshalling yard کی training کے لئے باہر بھیج دیں ۔ تو لازمی طور پر زیادہ اخراجات ہوں گے ۔ اور وہ اخراجات ہمیں foreign exchange میں ادا کرنے ہوں گے ۔

part (a) میں عملہ کے لئے جو اضافہ مانگا گیا ہے ۔ اس کے متعلق اختر صاحب کی تقریر سے مجھے نہایت مایوسی ہوئی ۔ ریلوے نے جو خدمات کی ہیں اور ملازمین کی فلاح و بہبود میں جو دلچسپی لی ہے ۔ اس سے وہ اتفاق نہیں کرتے ۔ اور بار بار کہتے ہیں کہ ریلوے کے ملازمین کے لئے دوائیں نہیں ۔ ہسپتالوں کی کمی ہے ۔ سکولوں کی کمی ہے ۔ اس کے لئے جو ریلوے نے نمایاں خدمات سر انجام دی ہیں مجھے نہایت ہی افسوس اور مایوسی ہوئی ہے ۔ کہ اختر صاحب اس بات کی مخالفت کرتے ہیں اور اٹھ

کر کہتے ہیں کہ آپ نے ہسپتالوں میں بستروں کا کیا اضافہ کیا ہے یا ریلوے کے عملہ کے لئے اچھے ڈاکٹر اور specialists ہونے چاہئیں - نیز درجہ چہارم کے ملازمین کے بچوں کے لئے سکولوں کی سہولت نہیں - میں ان باتوں کا جواب دینے سے قاصر ہوں - کیونکہ ریلوے کے ملازمین کی بہتری کے لئے جو سہولتیں مہیا کی گئی ہیں یا ریلوے کر رہی ہے اُن کے متعلق بارہا جناب کی خدمت میں عرض کر چکا ہوں -

part (a) میں، جو introduction of new signalling system کے لئے اسامیاں مانگی گئی ہیں - اس کی ۵ بڑی وجوہات ہیں پہلی وجہ تو یہ ہے کہ ہمارا signalling system out of date ہو چکا تھا - ریلوے کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے اور ریل گاڑیوں کے timing میں کمی کے لئے لیا system introduce کیا گیا ہے - اس سے line capacity بڑھے گی - safety ہو گی اور incidence of accidents میں کمی ہو جائے گی -

یہ ایک مثالی ترقیاتی پروگرام ہے - جو main lines پر اکثر sections میں پایۂ تکمیل تک پہنچ چکا ہے - میں اپنے دوست اختر صاحب کو دعوت دوں گا کہ وہ لاہور ریلوے سٹیشن کے لئے signal system کو ملاحظہ فرمائیں - اس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا - کہ محکمہ ریلوے نے اپنی کارکردگی میں کیا ترقی کی ہے - نئے system سے line capacity میں اضافہ - safety اور accidents میں کمی کا ہونا ایک اچھی چیز ہے - اب جو staff مانگا گیا ہے - اس کی وجہ یہ ہے کہ ریلوے نے ۳۴ نئی ریل کاریں درآمد کی ہیں - ان کے لئے foremen - drivers اور maintainers اور دوسرے staff کا حصول لازمی ہے ان کی repairs اور maintenance اور مزید sheds کے لئے staff کی ضرورت ہے - یہ بڑی

ضرورت ان ریل کاروں کے آنے کی وجہ سے ہے - تیسری وجہ یہ تھی کہ راولپنڈی کے ہسپتال میں ۵۰ بستروں کا اضافہ کیا گیا ہے - میں نے ان تمام چیزوں کے متعلق تفصیل سے عرض کر دیا ہے - پھر بھی میں ضروری سمجھتا ہوں کہ فاضل دوست نے جن باتوں کے خدشہ کا اظہار کیا ہے کہ محکمہ ریلوے اپنے ملازمین کے لئے ادویات پر مناسب خرچ نہیں کر رہی - میں ان کی خدمت میں دوبارہ عرض کر دیتا ہوں کہ ریلوے ملازمین کو جو مفت دوائیں دی جاتی ہیں ان پر ۱۵ لاکھ روپے سالانہ کی رقم خرچ کی جا رہی ہے - اس کے علاوہ مفت خوراک دی جاتی ہے - پہلے -/۱۰۰ روپے ماہوار تنخواہ پانے والے ملازم کے لئے یہ سہولت تھی اب -/۱۵۵ روپے تک ماہوار تنخواہ پانے والے ملازم کے لئے بھی کر دی گئی ہے - ان کے سالانہ اخراجات ۶ لاکھ روپے ہوتے ہیں - فاضل دوست نے فرمایا ہے کہ ریلوے کے کل ۶۴ ہسپتال ہیں لیکن ان کو معلوم ہونا چاہئیے کہ پچھلے سال سے موبائیل ڈسپنسریوں کا اضافہ کیا گیا تھا - اس سال راولپنڈی ہسپتال میں ۵۰ سے بڑھا کر ۱۰۰ بسترے کر دئے گئے ہیں -

Malik Muhammad Akhtar : What about my allegation that you are spending 60% on the establishment of railway staff ? Are you prepared to refute that allegation ?

Parliamentary Secretary, (Railway) : At this stage I am replying only with regard to these additional posts.

تو جناب والا - ہسپتالوں کی سہولتوں میں اضافہ کیا گیا ہے - دوائیں مفت دی جاتی ہیں اعلیٰ ڈاکٹروں کی سہولتیں ہیں اور پھر بستروں میں بھی اضافہ کیا گیا ہے - یہ سب ریلوے ملازمین کے لئے ہے -

اس کے علاوہ ۲۸ سکول ٹیچروں کی تعیناتی کے متعلق اعتراض کیا گیا ہے

جن کی ضرورت دو سکولوں کے اضافہ کی وجہ سے ہوئی ۔ اس قسم کی سہولتوں پر جو ریلوے اپنے ملازمین کے لئے مہیا کرتی ہے تقریباً ۵۵ لاکھ روپے خرچ ہوتا ہے ۔ اور ایک کروڑ ۲۵ لاکھ روپے سوشل ویلفیئر کے لئے ہے وہ اس کے علاوہ ہے ۔ جب فاضل دوست نے اس پر اعتراض کیا تو مجھے بہت رنج ہوا ۔ محکمہ ریلوے کی فلاح و بہبود پر جو اخراجات کئے جا رہے ہیں وہ ان پر بھی اعتراض کرتے ہیں ۔ اور انہوں نے جو خدشہ ظاہر کیا ہے کہ ۱۹۶۲ء اور ۱۹۶۷ء میں ۱۳ کروڑ کے اخراجات کا بار ریلوے ملازمین کے اخراجات پر ہوگا ۔ میں ان کی اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہوں ۔ بارہا عرض کر چکا ہوں کہ ان ۱۳ کروڑ میں ۹ کروڑ روپے ڈیزل کے اخراجات اور ایکسائز ڈیوٹی کے متعلق ہیں جو سنٹرل گورنمنٹ کو ادا کرنے تھے ۔ عملہ کی تنخواہوں اور الاؤنسوں میں پچھلے چار سالوں میں ۴ کروڑ کا اضافہ ہوا ہے ۔

جناب والا ۔ عام طور پر overall ریلوے سٹاف کی پوزیشن یہ ہے کہ ۱۹۶۵-۶۶ء میں ریلوے کے عملہ کی تعداد ایک لاکھ ۳۶ ۔ ہزار تھی اور ۱۹۶۶-۶۷ء میں ریلوے کا عملہ ایک لاکھ ۳۴ ۔ ہزار تھا تو اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ریلوے کے عملہ میں تخفیف ہوئی ہے لیکن جہاں تک ان ترقیاتی امور کا تعلق ہے مثلاً signalling system کا تو اس میں مخصوص قسم کے سٹاف کی ضرورت ہے مثلاً ریل کار کی آمد کیوجہ سے ڈرائیور کی ضرورت تھی جہاں تک ان کی سوشل activities کا تعلق ہے میں اس بات کو فخر کے ساتھ اس ہاؤس میں بیان کروں گا کہ محکمہ ریلوے اس بات کی کوشش کرے گا کہ ریلوے کے ادنیٰ ملازمین کو زیادہ سے زیادہ صحت اور زیادہ سے زیادہ تعلیم کی سہولتیں دی جائیں اور اس کے اوپر جتنا بھی خرچ کیا جائے ہم خوشی سے کریں گے ہو سکتا ہے کہ ہم مزید ڈاکٹر اور مزید

خرچ کی ڈیمانڈ کریں اگر اس سلسلے میں میرے فاضل دوستوں کو اعتراض ہو تو وہ میری سمجھ سے بالاتر ہے۔

میں ان معروضات کے پیش نظر عرض کروں گا کہ اس کٹ کو نامنظور کیا جائے۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I will now put the Cut Motion to the vote of the House. The question is :

> That the total of Rs. 7,85,000 on account of Ordinary Working Expenses—General Administration—Total New Expenditure (Recurring and Non-Recurring) be reduced by Rs. 7,00,000.

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker : I will now put the demand to the vote of the House. The question is :

> That a sum not exceeding Rs. 7,85,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969, in respect of Ordinary Working Expenses—General Administration.

The motion was carried.

Minister for Finance : Sir, I beg to move :

> That a sum not exceeding Rs. 70,00,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Ordinary Working Expenses—Repairs and Maintenance.

Mr. Senior Deputy Speaker : Demand moved is :

That a sum not exceeding Rs. 70,00,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Ordinary Working Expenses—Repairs and Maintenance.

ملک محمد اختر ۔ Opposed جناب والا ۔ میں کٹ موشن نمبر ۵ move کروں گا ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Cut Motions Nos. 1 to 4 not moved ; please now move Cut Motion at No. 5.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That the total of Rs. 70,00,000 on account of Ordinary Working Expenses—Repairs and Maintenance—Total New Expenditure (Non-Recurring) be reduced by Rs. 69,99,999.

Mr. Senior Deputy Speaker : Demand under consideration, motion moved is :

That the total of Rs. 70,00,000 on account of Ordinary Working Expenses—Repairs and Maintenance—Total New Expenditure (Non—Recurring) be reduced by Rs 69,99,999.

Minister for Finance : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) ۔ جناب والا ۔ یہ ۷۰ ۔ لاکھ کا مطالبہ نئے اخراجات کے مطالبہ نمبر ۲ میں کیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس میں حق بجانب نہیں ہیں اس میں جناب والا ۔ تین مدات ہیں ۔ ایک یہ ہے کہ نیا سروے اور preliminary انکوائری جو یہ اگلے سال کریں گے ۔ پھر ٹریفک انجینئرز کا بھی سروے کرنا ہے ۔ لانڈھی کورنگی اور کراچی کینٹ کا سروے بھی ہے ۔ ۔ ۔ ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - مجھے افسوس کے ساتھ آپ کی توجہ مبذول کرانی پڑتی ہے کہ میرے فاضل دوست ڈیمانڈ نمبر ۲ کے بجائے - - - -

Malik Muhammad Akhtar : Sorry Sir.

جناب والا - جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں جن کے تحت کراچی ریلوے سٹیشن کو ایک لاکھ روپے جو دیئے جاتے ہیں تو کیا ایک لاکھ روپے سے minor works کی amenities سے کراچی کا ریلوے سٹیشن ان دقتوں کو دور کر سکتا ہے جو اس وقت وہاں کے مسافروں کو پیش آتی ہیں - اسی طرح لاہور کے لئے ۷ - لاکھ minor works کے لئے دیا جاتا ہے چلئے اگر لاہور کے لئے یہ رقم حق بجانب ٹھہرا دی جائے تو کم سے کم کراچی کے لئے تو اس سے کئی گنا زیادہ ہونا چاہئے وہاں پر ایک لاکھ کی رقم دینا کسی طور پر جائز نہیں ہے - اس کے بعد ملتان میں جو نئی سہولتیں دینا چاہتے ہیں اسکے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ ہے - بتائیے ملتان سٹیشن کافی بڑا سٹیشن ہے وہاں پر minor works پر صرف ڈیڑھ لاکھ کا خرچ کرنا واجب نہیں ہے - اسی طرح کوئٹہ میں یہ رقم ۳۰ - ہزار کی رکھی گئی ہے - کوئٹہ کا ریلوے سٹیشن پہلے ہی undeveloped ہے وہاں کے لئے ۳۰ - ہزار کی رقم کے رکھنے سے مسافروں کے لئے مزید سہولتیں نہیں پیدا ہو سکتیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہاں کے لئے قلیل تر رقم ہے اور صرف خانہ پری کے لئے رکھی گئی ہے - اس کے بعد سکھر ڈویژن میں ۷ - لاکھ ۵۶ - ہزار روپے کے اخراجات ہیں میں سمجھتا ہوں کہ صرف سکھر سٹیشن پر ٹریفک کے پیش نظر یہ رقم مناسب ہے لیکن سکھر ڈویژن ایک ایسی جگہ ہے جس کو دوسرے دو ڈویژنوں سے علیحدہ کرکے بنایا گیا ہے اب اس کے لئے ۷ - لاکھ ۵۶ - ہزار روپے کی رقم کا مختص کرنا

موزوں بات معلوم نہیں ہوتی - جناب والا - ٹوٹل کے متعلق میں بات کر چکا ہوں کہ ۱۸ - لاکھ ۸۶ ہزار منجملہ اخراجات کے جبکہ ۶۷ - کروڑ کی آمدنی ہے تو یہ اس کا ۱/۳ فیصد بن کر رہ جاتا ہے - جناب والا - اس کے بعد بیشتر رقم جو ہے یعنی ۴۰ لاکھ میں سے ۲۰ لاکھ کراچی کے سگنلز کی اصلاح کے لئے رکھی گئی ہے یعنی مین لائن کی امپروومنٹ کے لئے - لیکن انہوں نے برانچ لائنوں کی اصلاح کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا - جناب والا - اس کے بعد increase in line capacity وہ صرف دو جگہوں پر کر رہے ہیں - پندرہ ہزار سے لاہور میں اور ۲۸ ہزار سے سکھر میں کر رہے ہیں - میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اخراجات مائنر ورکس اور increase in line capacity پر کر رہے ہیں اور ۴ لاکھ ۶۸ ہزار کی رقم وہ rehabilitation of buildings کی مد پر کر رہے ہیں - لاہور میں ۹۰ ہزار روپیہ خرچ کر رہے ہیں - کوئٹہ میں ۱۳ ہزار اور راولپنڈی اور سکھر میں ۳۰ ہزار کے قریب خرچ کر رہے ہیں - یہ خرچ rehabilitation of buildings کے متعلق ہے - پھر جناب والا - اس کے بعد معمولی مرمتوں کی مد ہے - یہ اخراجات مائنر اخراجات کے ہیڈ میں محض دکھلاوے کے لئے ہوتے ہیں خواہ وہ پی ڈبلیو ڈی کے ہوں یا ریلوے کے ان اخراجات میں سے یہ چیز کی جاتی ہے اور اس کے لئے بجٹ میں allocation کی جاتی ہے - میں نے اندازہ لگایا ہے کہ یہ کل ۴۲ ہزار روپیہ یا اس سے کسی قدر زیادہ اس مد پر خرچ کر رہے ہیں - بجلی کے کاموں کی مد پر اور مائنر ورکس پر ۳ لاکھ ۱۵ ہزار روپیہ انہوں نے رکھا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل غیر متوازن باتیں کر رہے ہیں - کسی جگہ پروویژن زیادہ اور کسی جگہ کم - مائنر الیکٹریکل ورکس کے

لئے انہوں نے ۳ لاکھ ۱۵ ہزار رکھا ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ ناکافی ہے کیونکہ ہم برقی قوت کے ذریعے تین محکموں کو چلانے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس کے علاوہ قابل اعتراض ایک اور آئٹم یہ ہے کہ یہ ۶ لاکھ ۱۶ ہزار روپیہ other engineering works پر خرچ کر رہے ہیں ۔ اور پھر اس کے لئے کوئی کام specify نہ کرنا میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ lump sum for works costing Rs. 10,000,00 جناب والا ۔ یہ ایک لاکھ ۶۶ ہزار کا آئٹم ہے ۔ اس میں نہ تو یہ پابندی ہے کہ ۱۰ ہزار سے کم جو کام کئے جانے والے ہیں ان کے لئے ٹینڈر کس قسم کے ہوں گے یعنی جناب والا ۔ اس میں لئے ٹینڈر لینے کی پابندی نہیں ہے ۔ اور دیگر قواعد جو ہیں اور جن پر کاربند رہنا ضروری ہے ان کا بھی کوئی خیال نہیں رکھا جا رہا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ۶۰ لاکھ کی رقم جو یہ مائنر ورکس اور مسافروں کی سہولت کے لئے طلب کرتے ہیں اس میں ۲۰ لاکھ کی رقم پبلک کی سہولتوں کے لئے ہے اور اس کے بعد رقم کو unspecified items میں رکھتے ہیں اور انجنیئرنگ ورکس پر محض یہ ۱۶ ہزار رکھ رہے ہیں جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ ناکافی ہے ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس طریقہ سے کافی رقم غبن ہو جائے گی ۔ اور جو رقم یعنی ۴ لاکھ ۶۸ ہزار کی بلڈنگوں کی مرمت کے لئے رکھی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ضائع کر دی جائے گی اور اس سے پبلک کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ میں repairs اور amenities کے تحت آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ

وائٹ پیپر ۱۹۶۶-۶۷ء کے صفحہ ۲۹ پر important works in progress کے تحت ایک سٹیل شاپ میں بجلی کی بھٹی لگائی گئی ہے - یہ ۲۲-۵-۱۹۶۶ء کو لگائی گئی ہے اور جس کی رسم افتتاح - - - -

Parliamentary Secretary, (Railway) : How is this relevant to Demand No : II ?

Major Muhammad Aslam Jan : It is indirectly repairs and maintenance of the items most of which relate to the steel shop.

Parliamentary Secretary : But how is it relevant ?

میجر محمد اسلم جان - اگر میں بات ختم کر لوں تو بہتر ہو گا -

پارلیمنٹری سیکرٹری - مجھے کوئی اعتراض نہیں کم از کم ان کو خود خیال کرنا چاہئے -

You see, in this Demand we are discussing minor works.

جن کے اخراجات ۲۵ ہزار سے کم ہوتے ہیں ان ورکس کی تفصیلات دی ہوئی ہیں آپ ان کو ڈسکس کر لیں تو بہتر ہو گا -

میجر محمد اسلم جان . آپ دیکھئے گا صفحہ ۲۸ پر کس قدر چیزیں ہیں جو سٹیل شاپ سے جاتی ہیں آپ نے مجھے عرض نہیں کرنے دیا -

پارلیمنٹری سیکرٹری - میں نہایت ہی خوش ہونگا اگر آپ متعلقہ بات کریں گے - میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ محکمہ کی طرف سے آپ کو پورا جواب دیا جائے گا لیکن آپ غیر متعلقہ بات نہ کریں کیوں کہ اس سے آپ

کا بھی اور ہاؤس کا بھی نقصان ہے کیونکہ ایسا کرنے سے ہاؤس کا وقت ضائع ہوگا ۔

ملک معراج خالد ۔ جناب والا ۔ کیا مناسب وقت اور مناسب بات کا فیصلہ سردار صاحب نے کرنا ہے یا آپ نے کرنا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جو وہ بات کر رہے ہیں وہ غیر متعلقہ ہے اس کا تعلق اس ڈیمانڈ سے نہیں ہے ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ اس کا تعلق ہے اگر آپ سن لیں گے تو ۔ میں آپ کی دکھتی ہوئی رگ پر اس طرح انگلی رکھوں گا کہ نشتر نہیں لگے گا ۔ میں چاہتا ہوں کہ میری آواز میرے بھائی پر اثر کرے اور ان کو معلوم ہو کہ یہ بالکل متعلقہ بات ہے اور یہ متعلقہ اس طرح سے ہے کہ یہ مد جو بلڈنگوں کی مرمت اور عوام کی سہولتوں کے لئے مختص کی گئی ہے وہ ۱۶ لاکھ ۳۱ ہزار ہے جو آپ دے رہے ہیں ۔ میں متعلقہ بات کرنے کی کوشش کرتا ہوں آپ مجھے عرض کر لینے دیجئے پھر آپ بیشک کہہ دیں کہ میں غیر متعلقہ بات کرتا ہوں ۔ صرف مجھے آپ پانچ منٹ کی اجازت دے دیں۔ جناب والا۔ انہوں نے ۲۰-۵-۱۹۶۶ء کو ۵ ٹن کی بجلی کی بھٹی لگائی۔ اس کی رسم افتتاح سابق وزیر ریلوے مسٹر محمد حیات صاحب ٹمن نے کی جس پر ۶ لاکھ ۶۰ ہزار زر مبادلہ خرچ ہوا ۔ اور سالانہ چالیس لاکھ روپے کے زر مبادلہ کی بچت ہو گی ۔ اور ریلوے کا محکمہ سکریپ سے مفید کام لے سکے گا ۔ ۱۰ مئی ۱۹۶۸ء کو ایک سوال کے جواب میں انہوں نے یہ بتایا تھا کہ ۶۷-۱۹۶۶ء میں پرانی بھٹی میں ۶۱۲۳۵۵ اور نئی بھٹی میں ۷۳۷۰۴۸۵ کل ۱۳۴۹۴۴۰ ٹن لوہا ڈھالا گیا ہے ۔ ریلوے کے اپنے کہنے

کے مطابق ۵۰۰۰ ٹن لوہا کم ڈھالا گیا ہے جب کہ ان کے پاس سکریپ موجود تھا ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ اس ڈیمانڈ کے کون سے آئٹم سے متعلق ہے ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ میں اس پر آ رہا ہوں میں indirectly آپ کو بتاتا ہوں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ indirectly کو چھوڑیں directly بات کیجئے ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ میں directly اور indirectly دونوں طرح سے آپ کو بتاتا ہوں کہ انہوں نے جو بھی بھٹی کروڑوں روپے لگا کر بنائی اور باہر سے لوہا منگوایا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ اگر جناب حمزہ صاحب یہ فرما دیں کہ ان کی تقریر relevant ہے تو میں اس پر اعتراض نہیں کرونگا ۔

مسٹر حمزہ ۔ اگر آپ میری دوسری باتوں کو درست تسلیم کریں تو میں اس بارہ میں رائے زنی کرنے کی جرأت کر سکتا ہوں ۔ آپ وعدہ فرمائیں ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ ۵ اگست ۱۹۶۶ء تک ۱۳۹۹۶ء ٹن لوہا باہر سے منگوایا گیا ۔ اپنے انجینئروں کے لئے ۔ جس پر ۵۸ لاکھ ۹ ہزار ۳۱۵

روپے زر مبادلہ کا خرچ ہوا ۔ یہاں یہ اگر انجینئرنگ ورکس اینڈ مائز ریپیئرز کے تحت کہتے ہیں کہ یہ بغیر کیسنگ اپنی ورکشاپ میں ڈھالتے اور بناتے ہیں ۔ یہ کہتے ہیں کہ اس پر خرچ جو ہے ۔ وہ ۶۳۶۵۳ روپے ہے اور ۱۰۹۶۱۰ روپے کا سکریپ موجود ہے ۔ اب میں آ رہا ہوں اصل بات پر ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : But so far the Member has not been relevant.

میجر محمد اسلم جان ۔ اس عنوان کے تحت یہ فرماتے ہیں ۔ Sir, I will explain how I am relevant. جناب میں بتا رہا ہوں کہ آپ ان کی minor repairs کو دیکھیں کہ جو روپیہ لگا رہے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member is not relevant. Next point please ; The Member is repeating the same point.

میجر محمد اسلم جان ۔ میں آ رہا ہوں انہوں نے ایک پرائیویٹ فرم کو ۔ ۔ ۔ ۔

Parliamentary Secretary : How the manufacture of plunger is relevant.

Mr. Senior Deputy Speaker : Now come to the next point please.

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا ۔ انہوں نے اس طریقہ سے ۱۲ لاکھ ۲۴ ہزار روپے ریلوے کے زیادہ خرچ کئے ہیں ۔ حالانکہ اس سامان کو یہ خود بنا سکتے تھے اس کے لئے انہوں نے نئی بھٹی لگائی تھی ۔ جب یہ اسے خود بنا سکتے تھے تو بارہ لاکھ روپے اپنی جیب سے دینے کی کیا ضرورت تھی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - کیا وہ اپنی اس دلیل کا حوالہ اس ڈیمانڈ سے دے سکتے ہیں -

میجر محمد اسلم جان - جس چیز کے متعلق آپ نے یہاں کہا ہے - کہ آپ اسے ۶۷ روپے کی لاگت سے بنا سکتے ہیں - اسے ۱۸۲ روپے پر ایک پرائیویٹ فرم سے کیوں خریدتے ہیں - کیا یہ اپنے عزیزوں اور دوستوں کو نوازنے کا طریقہ نہیں ہے - (قطع کلامیاں) اگر آپ نہیں چاہتے تو میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - اس ڈیمانڈ کے تین حصے ہیں - پہلا حصہ ہے :

Permanent way & other engineering & structural works.

دس لاکھ روپے - میں ہر حصہ پر کچھ مختصر سی معروضات پیش کروں گا - اس کے متعلق بجٹ کی اس کتاب میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ دس لاکھ روپے کی ضرورت اس لئے ہے کہ کبھی کبھار سیلاب کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے لائن ٹوٹ جاتی ہے تو اس کی مرمت کے لئے - ٹھیک ہے ایسے ہنگامی اخراجات کے لئے کوئی رقم محکمہ کے پاس ہونی چاہئے - لیکن مجھے اعتراض اس بات پر ہے - کہ اس قسم کے بعض ہنگامی اخراجات سے مستقل طور پر چھٹکارا پایا جا سکتا ہے - لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ نا معلوم مصلحتوں کی بناء پر ان اخراجات کو برداشت کرنے پر اصرار کیا جاتا ہے - اور ان وجوہات کو جن سے یہ اخراجات پیدا ہوتے ہیں - رفع کرنے

کی زحمت گوارا نہیں کی جاتی - میں ایک مثال دیتا ہوں - چودھری محمد سرور خان اس ایوان میں موجود ہیں - وہ میری تائید فرمائیں گے - جب سے ہم نے ہوش سنبھالا ہے - ہم یہ سنتے آئے ہیں کہ برسات کے موسم میں سیالکوٹ نارووال سیکشن پر سیلاب کی وجہ سے لائن ٹوٹ جاتی ہے - اور تین تین چار چار دن لگاتار گاڑیوں کی آمد و رفت بند ہو جاتی ہے - میں حیران ہوں کہ جب ہر سال ایک مقام پر لائن ٹوٹتی ہے - اور اس کی وجہ یہ ہے کہ سیلاب کا پانی اس لائن کو توڑ دیتا ہے تو کیا ایسا انتظام ممکن نہیں ہے کہ سیلاب کا پانی بغیر لائن توڑنے کے کسی پل کے نیچے سے گزر جائے - وہاں ایک معمولی چھوٹا سا پل بنا دیا جائے - میں انجینئر نہیں ہوں مگر اتنا سمجھتا ہوں کہ اگر پانی کے سامنے کوئی رکاوٹ کھڑی ہوگی تو پانی نے اسے ضرور توڑ کے گزرنا ہے - اگر رکاوٹ کو دور کر دیا جائے - اور پل بنا دیا جائے تو پانی بغیر نقصان پہنچائے گزر جائے گا - تو کیا یہ مناسب نہیں تھا کہ اس مقام پر پل تعمیر کر دیا جاتا مگر آج تک پسرور کے قریب سیالکوٹ نارووال سیکشن میں پل تعمیر نہیں کیا گیا - اس قسم کی اور بھی بہت سی جگہیں ہیں جہاں تھوڑی سی دلچسپی لینے سے بار بار کے خرچ سے چھٹکارا پایا جا سکتا ہے -

جناب والا - اس مطالبہ زر کے دو حصے ہیں - نئے چھوٹے کام - اس کے لئے ساٹھ لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں - اور اس ایوان سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ اسے ضرور منظور کیا جائے - اس حصے کے متعلق نئے اخراجات کا صفحہ ۷۸ ملاحظہ فرمائیے - دوسرے مسافروں کیلئے اور دیگر عوامی سہولتیں -

اس ساٹھ لاکھ روپے میں سے اٹھارہ لاکھ چھیاسی ہزار روپے صرف ہوں گے ۔ مسافروں پر عوام کی سہولتوں اور بہبود کیلئے ۔ اور آخر کیوں نہ ہوں ۔ ابھی چند روز ہوئے ۔ محترم وزیر خزانہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ یہ محکمہ عوامی بہبود کے لئے ہے ۔ اس لئے یہ رقم مسافروں اور عوامی بہبود کے لئے مختص کی گئی ہے ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے محترم وزیر خزانہ صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اگر آپ اس کا ذرا سا حساب لگائیں کہ عوامی بہبود اور مسافروں کی سہولتوں کے لئے جو رقم مختص کی گئی ہے یہ آپ کی آمدنی کا کتنا حصہ ہے ۔ اگر آپ حساب لگائیں تو یہ آپ کی آمدنی کا ۱/۴۰۰ فیصد حصہ ہے ۔ یعنی ایک حصہ بھی نہیں بلکہ اس سے بھی چار سو حصہ نیچے ہے ۔ یہ قریب قریب درست ہے ۔ اگر ۷۵ کروڑ کل آمدنی ہو تو یہ رقم چار سواں حصہ بن جائے گی اگر ۷۵ کروڑ نہیں تو اب اس سے ذرا تھوڑا حصہ بنے گا ۔ جو آپ اپنے گاہکوں پر صرف کریں گے اگر آپ تناسب یہ لگائیں کہ کتنے مسافر سال بھر میں ان گاڑیوں میں سفر کرتے ہیں جن کے لئے یہ سہولت مہیا کرنی مقصود ہے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ پچھلے سال تقریباً ساڑھے بارہ کروڑ افراد نے ریلوے پر سفر کیا ہے ۔ اور ۱۸ لاکھ ۸۶ ہزار روپیہ کی رقم ان کی سہولت کے لئے ان کی بہبود کے لئے مختص کی گئی ہے یعنی چھ سو مسافروں کے لئے ایک روپیہ سالانہ کے حساب سے محکمہ ریلوے نے جو کہ عوامی بہبود کا محکمہ ہے خرچ کرے گا ۔ یہ جناب وزیر خزانہ صاحب نے حاتم طائی کی قبر پر لات ماری ہے ۔ اتنی کثیر رقم ان مسافروں پر خرچ کی ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Minister for Finance : The amount vis-a-vis our surplus budget.

جتنا بجٹ سرپلس ہے اس کی فیصد نکالیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ ایک طرف یہ شکایت ہے کہ ہماری آمدنی کم ہے لیکن آمدنی زیادہ تب ہو گی جب آپ لوگوں کی سہولتوں کا خیال رکھیں ۔ ان کے آرام کا خیال رکھیں ان کے آرام کا خیال کیا اس طرح سے ہے کہ چھ سو مسافروں کے لئے ایک روپیہ سال میں خرچ کریں گے ۔ یعنی ایک ٹیڈی پیسہ چھ مسافروں کے حصہ میں آتا ہے ۔

جناب والا ۔ اب میں قرطاس ابیض کے صفحہ ۴۲ کے پیرا ۷۱ کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں ۔ جہاں Passengers and Public Amenities and Staff Welfare Works کا ذکر ہے ۔ اس میں یہ کہا گیا ہے :-

> A number of works were carried out for providing amenities to pas engers and for staff welfare. The former include provision of passenger platform shelters at Karachi Cantt., Khanewal, Dokri, Rahim Yar Khan, Shadadpur and Jangshahi and extension to the existing ones at Moenjo Daro, Rawalpindi, Mianwali, Kundian, Noshehra, Bahawalnagar, Lundo, Nawaz Dabri, Sadiqabad, Bandi, Sehwan, Karachi Cantt., Jhimpir, Drigh Road.

پیدل چلنے والوں کے لئے over-bridge بنائے جائیں گے ۔ یہ رقم اس کام کے لئے مختص کی گئی ہے ۔ آگے چل کر ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کے علاوہ ۳۳ ریلوے سٹیشنوں پر بجلی مہیا کی جائے گی ۔ ۹ ۔ سٹیشنوں پر ٹھنڈے پانی کا انتظام کیا جائے گا یعنی وہاں واٹر کولر لگائے جائیں گے ۔ جناب والا ۔ اتنی بڑی ریلوے جس کے تقریباً ساڑھے آٹھ سو ریلوے سٹیشن

ہیں ان میں ۹ سٹیشنوں پر ٹھنڈا پانی مہیا کیا جائے گا ۔ لیکن آج یہ حالت ہے کہ اس گرمی کے موسم میں ریلوے کی بد انتظامی کی وجہ سے گاڑیوں میں پانی نہیں ملتا چاہئے ٹھنڈا پانی نہ سہی گرم پانی تو مہیا کرتے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اکثر جگہوں پر گرم پانی بھی میسر نہیں آتا اس کی وجہ یہ ہے کہ محکمہ کے عملے کا vendor کے ساتھ غلط قسم کا رابطہ قائم ہو جاتا ہے اور وہ اپنی رنگ دار بوتلوں کی فروخت کرتے ہیں کیونکہ ریلوے گرم پانی بھی نہیں دیتی ۔ میرا مطالبہ ہے کہ ہر سٹیشن پر پانی کی سہولت مہیا کی جائے ۔ ۹ واٹر کولر سال بھر میں لگنے ہیں ان کی progress ملاحظہ ہو کہ یہ واٹر کولر لگانے کا کام کس تیز رفتاری سے کر رہے ہیں میں نے لفظ "تیز" کہا ہے ۔

جناب والا ۔ اب ان کی کتاب Annual Development Programme of the P.W.R. for 1968-69 کے صفحہ ۱۶۸ کو ملاحظہ فرمائیں ۔ وہاں 'works in progress' لکھا ہوا ہے ۔ ۶۷ - ۱۹۶۶ء میں ملتان ڈویژن میں پانچ سٹیشنوں پر واٹر کولر مہیا کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا تھا ان پر کل خرچ ۵۰ ہزار روپیہ کا تھا لیکن وہ آئندہ سال بھی واٹر کولر نصب نہیں ہوں گے ۔ اس رقم میں سے ۲۶ ہزار روپیہ بقایا ہے ۔ یعنی چار سال گزرنے کے بعد ۲۴ ہزار روپیہ خرچ ہو گا ۔ ۲۶ ہزار روپیہ آئندہ چار سالوں میں خرچ ہو گا ۔ ملتان ڈویژن میں صرف پانچ سٹیشن تھے جہاں پر واٹر کولر لگنے تھے ۔

جناب والا ۔ سکھر ڈویژن میں ۶۷-۱۹۶۶ء میں ۸ سٹیشنوں پر

واٹر کولز نصب ہونے تھے ان پر ایک لاکھ ۳۵ ہزار روپیہ خرچ ہونا تھا ۶۹ - ۱۹۶۸ء کے آخر میں ۱ لاکھ ۱۲ ہزار روپیہ بقایا ہو گا جو صرف کیا جائے گا اس میں سے کل رقم جو صرف ہوئی ہے وہ ۲۳ ہزار روپیہ ہے یعنی ان چار سالوں میں ۲۳ ہزار روپیہ خرچ ہو گا۔ یہ وعدہ فردا کی رقم ہے۔ آج مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ ہمیں واٹر کولرز مہیا کرنے کے لئے رقم دی جائے۔ ان کی کارگزاری کا یہ ایک چھوٹا سا کرشمہ ہے جو میں نے پیش کیا ہے۔ یہ فرماتے تھے کہ تین چار ڈویژن میں واٹر کولرز مہیا کرنے کا کام تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں یعنی واٹر کولرز پانچ سالوں میں مکمل ہو جائیں گے۔ لیکن ملتان ڈویژن میں ۵۰ ہزار میں سے ان چار سالوں میں ۲۴ ہزار خرچ ہو گا۔ راولپنڈی ڈویژن میں پانچ سالوں میں ۹۴ ہزار روپیہ واٹر کولرز لگانے پر خرچ ہونا تھا لیکن چار سالوں میں ۲۵ ہزار روپیہ خرچ ہو گا باقی ۶۹ ہزار شائد اگلی صدی میں خرچ ہو گا۔ سکھر ڈویژن میں ۱ لاکھ ۳۵ ہزار روپیہ واٹر کولرز مہیا کرنے پر خرچ ہونا تھا لیکن ان چار سالوں میں جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ۲۳ ہزار روپیہ صرف ہو گا باقی ایک سال بقایا ہے شائد باقی ۱ لاکھ ۱۲ ہزار روپیہ ۲۰۰۰ ایک صدی تک ہمیں انتظار کرنا پڑے گا کہ ریلوے ۱ لاکھ ۱۲ ہزار روپیہ بقایا کو صرف کرکے کولرز کہیں نصب کر دے۔ اس طرح لاہور ڈویژن اور دوسری ڈویژنز کو لے لیجئے یہی حالت ان کے کولرز کی بھی ہے۔ لاہور ڈویژیز کا خصوصی طور پر میں ذکر کرتا ہوں شائد لاہور کے بسنے والے یہ نہ کہیں کہ ملتان اور سکھر ڈویژن کا ذکر کر دیا ہے اس میں

ہمارا ذکر نہیں کیا ۔ اسی کتاب کے صفحہ ۱۶۹ پر ۶۰ ہزار کی رقم میں سے چار سال میں ۳۰ ہزار صرف کریں گے اور ۳۰ ہزار روپیہ بقایا پڑا رہیگا ۔

جناب والا ۔ تو یہ ایک مد ہے کہ جس کے لئے ہم سے روپے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ ہم مسافروں کو سہولت مہیا کریں گے اور جو سہولتیں انہوں نے پانچ سال میں فراہم کی تھیں ۔ میں یقین کے ساتھ تو اس لئے نہیں کہہ سکتا کہ کل کی بات کون جانتا ہے لیکن میرا یہ اندازہ ہے کہ وہ ان پانچ سالوں کا کام پچاس سال میں کریں گے ۔ کیونکہ ان کی گذشتہ کارگزاری کی یہی حالت ہے ۔ اس کے علاوہ اس میں ایک اور مد "Foot Bridge" کے متعلق ہے جو کہ اگلے صفحہ پر ہے ۔ یعنی صفحہ ۱۷۰ پر اس کے متعلق گفتگو سے پتہ چل جائیگا ۔ اس میں دھابے جی فٹ برج کا ذکر میں نے ابھی پڑھا ہے ۔ یہ کہتے ہیں کہ دھابے جی پر ایک فٹ برج بننا ہے جس کی لاگت باون ہزار روپے تھی ۔ لیکن ۶۷ - ۱۹۶۶ء میں یہ بننا شروع ہوا تھا ۔ لیکن ۶۷ - ۱۹۶۶ء بھی گزر گیا اور ۶۸ - ۱۹۶۷ء بھی گزر گیا ۔ اور اب انہوں نے آئندہ سال میں اسکے لئے دس ہزار روپے مختص کئے ہیں لیکن ۶۹ - ۱۹۶۸ء کے آخر میں بھی اس میں سے چونتیس ہزار روپیہ بقایا ہوگا ۔ یعنی اس باون ہزار میں سے ریلوے نے اس پل پر گذشتہ تین سالوں میں صرف اٹھارہ ہزار روپے خرچ کئے ہیں ۔ ہم نے مسافروں کی سہولت کے لئے یہ فٹ برج بنایا ہے ۔ لیکن ہر سال یہی الفاظ ، یہی نام اور یہی مقامات قرطاس ابیض میں درج ہو جائیں گے کہ ہمیں ان مدات کے لئے روپیہ دیں ۔ میں نے یہ ایک مثال پیش کی ہے ورنہ تو یہ سارا صفحہ اسی قسم کی باتوں سے

بھرا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ صفحہ نمبر ۴۵ پر انہوں نے یہ کہا ہے کہ بعض سٹیشنوں پر انہوں نے بجلی مہیا کرنی ہے ۔ آپ یہ ملاحظہ فرمائیں کہ بجلی مہیا کرنے کی ان کی رفتار کیا ہے ۔ میری مراد یہ ہے کہ روپیہ تو ہم سے مانگ لیا جاتا ہے ۔ لیکن اس کو اس طرح صرف کیا جاتا ہے کہ عوام کو سال بھر میں قطعاً کوئی سہولت نہیں بہم پہنچائی جاتی۔ اگر ایک فٹ برج پانچ سال میں مکمل ہونا ہے تو آپ اس کے متعلق یہ بتا دیجیئے کہ یہ پانچ سال میں مکمل ہو گا اور یہ کہ ہم نے اس کے خرچ کو اس لئے stagger کیا ہے ۔ تاکہ ہم کو یہ توقع نہ ہو کہ دھابے جی میں امسال فٹ برج بن جائے گا۔ کیونکہ قرطاس ابیض میں تو لوگ پڑھتے رہیں گے اور آپ کے فرمودات سنتے رہیں گے۔ وہ پچھلے سال بھی سنتے رہے ہیں ۔ اس سال بھی سنتے آئے اور آئندہ سال بھی سنتے آئیں گے ۔ لیکن وہاں پر فٹ برج نہیں ہوگا ۔ آخر یہ کیا بات ہے ۔ آخر اس طرح سے عوام کو اندھیرے میں رکھنے کی کیوں کوشش کی جاتی ہے ۔

جناب والا ۔ میں اس سلسلے میں ایک اور بات بھ ء ض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اگلے item میں انہوں نے ملازمین کو سہولتیں بہم پہنچانے کا ذکر کیا ہے وہ بھی میرے نزدیک دلچسپی سے خالی نہیں ہے ۔ پہلی بات جو کہ میں اس کے متعلق عرض کروں گا وہ یہ ہے کہ قرطاس ابیض میں بہت سی چیزوں کو گڈ مڈ کر دیا گیا ہے ۔ اس میں افسروں کے بنگلوں کا بھی ذکر ہے ، ریسٹ ہاؤسز کا بھی ذکر اور سٹاف کوارٹروں کا بھی ذکر ہے ۔ سٹاف کوارٹروں میں بجلی لگانے کا بھی ذکر ہے ۔

sanitation اور پنکھے لگانے کا بھی ذکر ہے ۔ لیکن کسی جگہ پر بھی یہ تخصیص نہیں کی گئی ہے کہ وہ کس کس قسم کے کوارٹر ہوں گے کہ جن میں بجلی مہیا کی جاتی ہے اور یہ کہ یہ سٹاف کوارٹر کس درجہ کے ہوں گے ۔ تاکہ یہ معلوم نہ ہو سکے کہ بڑے افسروں کی آسائش پر کس قدر رقم صرف کی جا رہی ہے اور چھوٹے ملازمین کی آسائش پر کس قدر رقم صرف کی جا رہی ہے ۔ اگر آپ نمبر ۳ کو ملاحظہ فرمائیں تو کل خرچ ۲۶,۷۷,۰۰۰ روپے دکھایا گیا ہے ۔ اس رقم کو قرطاس ابیض میں اس طرح ظاہر کیا گیا ہے کہ ایک ریلوے آڈیٹوریم کوئٹہ میں بنایا جائیگا ۔ تو ظاہر ہے کہ اس سے مزدوروں کا کیا تعلق ہے ۔ ٹھیک ہے ، آپ بنا لیجئے ۔ کم از کم مجھے ذاتی طور پر اس بات کی کوئی شکایت نہیں ہے کہ آپ افسروں کو آسائش بہم نہ پہنچائیں ۔ لیکن میری شکایت صرف یہ ہے کہ اگر آپ چھوٹے بڑے افسروں کو کوئی آسائش بہم پہنچانا چاہتے ہیں تو اس کے ساتھ ہی ساتھ درجہ سوم اور درجہ چہارم کے ملازمین کو بھی اسی تناسب سے آسائش مہیا کر دیں ۔ لیکن اگر اس تناسب کو اس طرح خراب کر دیا جائے تو پھر مجھے شکایت پیدا ہو گی کہ یہاں پر امتیاز برتا جا رہا ہے کہ چونکہ بڑے افسروں کے اختیار میں ہے کہ وہ بجٹ کو ترتیب دیں اس لئے انہوں نے اس کو ترتیب دیتے وقت اپنے لئے بہتر فوائد پیدا کرنے کی گنجائش رکھی ہے تاکہ اس سے ان کی اپنی ذات کو تو ضرور فائدہ پہنچے لیکن جو چھوٹے ملازمین ہیں ان کو کوئی فائدہ نہ پہنچے (قطع کلامی) ان کی تعداد کے متعلق یہ عرض ہے کہ جہاں ان کے چھوٹے ملازمین کی تعداد سوا لاکھ ہے وہاں ان کے

افسروں کی تعداد چند ہزار ہے ۔ اس بات کا خیال بھی ضروری ہے ۔ نمبر ۲ پر انہوں نے ایک بڑی مزیدار بات کی ہے ۔

> "Work on the electrification of 14 staff quarters has been completed during the current year."

اب یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کتنے بڑے سٹاف کوارٹر تھے کہ جن میں سے چودہ میں تمام سال بھر میں بجلی مہیا کی گئی ہے ۔ آپ ذرا ان کی کارگزاری ملاحظہ فرمائیں ۔ ریلوے کی تو ویسے بھی کئی colonies ہیں اور پچھلے روز ہمارے محترم دوست جناب پارلیمنٹری سیکرٹری نے ہمیں یہ بتایا تھا جس کے لئے میں ان کا مشکور ہوں ۔ انہوں نے بتایا تھا کہ ریلوے کے محکمے نے اپنے ملازمین کی کل تعداد میں سے سینتالیس فیصد ملازمین کے لئے رہائش کا انتظام کیا ہوا ہے ۔ لیکن ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ وہ رہائش کس قسم کی ہے ۔ شاید وہ رہائش اس قسم کی ہو کہ جس کا ذکر میرے رفیق کار محترم فاروقی صاحب نے فرمایا تھا کہ ایک مزدور کے لئے نو ضرب دس فٹ کا کوارٹر بنا دیا جاتا ہے جس میں وہ اپنے چار پانچ بچوں سمیت رہتا ہے اور شاید اپنے والد اور والدہ کو بھی وہیں پر رکھتا ہے ۔ اب یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ اسی قسم کے کوارٹر ہیں یا بڑے بنگلے ہیں ۔ یہاں صرف یہ لکھ دیا گیا ہے کہ سال بھر میں چودہ سٹاف کوارٹروں کو بجلی مہیا کی گئی ہے ۔

جناب والا ۔ یہ محکمہ جس کی سالانہ آمدنی سڑسٹھ کروڑ روپے ہے اگر وہ یہ کہے کہ اس نے اپنے ملازمین کو یہ سہولت بہم پہنچائی ہے کہ ان کے کوارٹروں میں بجلی نہیں تھی لیکن انہوں نے سال بھر میں چودہ کوارٹروں میں ان کے لئے بجلی فراہم کر دی ہے ۔ کوئی یہ نہ کہے کہ میں نے اس کی اگلی سطر چھوڑ دی ہے اس لئے میں وہ بھی آپ کو پڑھ کر سنا

دیتا ہوں ۔ ۔ ۔ آگے انہوں نے ہمیں یہ مژدہ سنایا ہے کہ ہم نے پانچ سو ستر کوارٹروں میں بجلی مہیا کرنے کا کام شروع کر دیا ہے ۔ یہ بھی خوب ہے ۔ میں ان پانچ سو ستر کوارٹروں کے متعلق بھی عرض کر دوں ۔ تیسرے پنج سالہ منصوبے کے شروع سے ہی ان پانچ سو ستر کوارٹروں میں بجلی لگ رہی ہے ۔ صفحہ ۱۸۵ ملاحظہ فرمائیے ۔ جناب والا ۔ منظور ہوا تھا کہ یہ ۸ لاکھ ۲۳ ہزار روپیہ ۶۷ - ۱۹۶۶ء میں صرف کیا جاوے ۔ لیکن آج تک ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ صرف ہوا ہے ۔ دو سال بلکہ تین سال ختم ہونے کو ہیں ۔ ان کی کارگزاری یہ ہے اگلے سال تو ۵ لاکھ ۵۲ ہزار صرف کرنے والا ابھی بتایا ہو گا ۔ وہ غالباً Fourth یا Fifth پلان میں جاکر صرف کریں گے ۔ تو یہ کارگزاری ہے اس حد تک انہوں نے اپنے ملازموں کے کوارٹروں میں بجلی مہیا کرنے کے متعلق ارشاد فرمائی ہے ۔ جب روہڑی ۔ راولپنڈی اور سمہ سٹہ میں سکول سال رواں میں مکمل ہو چکے ہیں تو اگلے سال میں ان سکولوں کی تعمیر میں کیا باقی رہ گیا ۔ اگر یہ بتا دیتے کہ اگلے سال ان مکمل شدہ تکمیل شدہ تین سکولوں کے لئے یہ یہ ضرورت ہے ۔ تو میں یہ شاید سمجھ جاتا ۔ لیکن یہ تو کہتے ہیں ۔ یہ سکول مکمل ہو چکے ہیں ۔ یعنی مکمل تو پچھلے سال ہوئے ہیں ۔ لیکن کارگزاری اس سال میں اور آئندہ کے لئے پیسے ہم سے مانگتے ہیں ۔ یعنی مطالبہ یہ ہے کہ ہمیں ۲۶ لاکھ کچھ ہزار روپیہ دو کہ ہمیں یہ یہ کام کرنا ہے ۔ آئندہ سال جو کرنے ہیں، اور خود یہ ارشاد فرماتے ہیں ۔ (یہ قرطاس ابیض کے صفحہ ۳۳ پر ہے) ۔

"Girls Schools at Rohri, Rawalpindi and Samasata have been completed during the current year."

اب نمبر ۳ ملاحظہ فرمائیے ۔ جناب والا ۔ ریلوے نے آفیسر ریسٹ ہاؤس بنایا ہے ۔ بڑی خوشی کی بات ہے ان کو بھی ضرورت ہے ۔ آسائش کی بھی آرام کی بھی ۔ جب وہ دورے پر جائیں ۔ ان کیلئے ٹھہرنے کا کوئی معقول انتظام ہونا چاہئیے ۔ لیکن یہ بتائیے کہ جب یہ ریسٹ ہاؤس سال رواں میں ختم ہوگیا تھا تو آئندہ کونسی ضرورت ہے ۔ پیرا ۱۸ اس طرح شروع ہوتا ہے ۔

> "The staff welfare works include construction of schools, hospitals, dispensaries, rest houses and staff quarters. The important works are described below :"

تو یہ ہے جس کے لئے آئندہ سال ہم سے روپیہ طلب کیا جا رہا ہے تو بہرحال یہ آفیسر ریسٹ ہاؤس بھی تعمیر ہو گیا ۔ اس کے لئے بھی آئندہ سال کو جہاں تک یہ الفاظ بتاتے ہیں ۔ کہ اس روپیہ کی ضرورت نہیں ۔

> "Work on the construction of rest shelters for workmen in the Moghalpura Workshops has made satisfactory progress."

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس پر کچھ کام ابھی باقی ہے ۔ اس کے لئے روپے کی ضرورت ہے ۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ مزدوروں کے لئے سایہ کا انتظام کرنا بھی نہایت ضروری بات تھی ۔ انہوں نے اچھا کیا ۔ کہ سایہ مہیا کر رہے ہیں ۔ لیکن اس کی progress کیا ہے ۔ میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں ۔ تو میں نے رات ان کی progress تلاش کی ۔ تو مجھے یہ معلوم ہوا ۔ جناب والا ۔ صفحہ ۱۷۸ ملاحظہ فرمائیے ۔ کراچی کینٹ ، مغلپورہ اور لاہور اور سمہ سٹہ ۔ خانیوال یہ تمام وہی ہیں جن کا ذکر یہاں ہے ۔ تو ریسٹ shelters ان مقامات پر بنیں گے ۔ کراچی کینٹ میں ۶۷ - ۱۹۶۶ء

سے یہ سکیم منظور ہوئی کہ وہاں rest shelter بنایا جائے گا ۔ ۹۵ ہزار روپیہ اس پر خرچ آئے گا ۔ لیکن چار سال کے بعد ۴۳ ہزار ابھی بقایا خرچ کرنے والا ہے ۔ اسی طرح لوکو شیڈ لاہور میں ۹۵ ہزار روپے کی لاگت سے ایک shed تعمیر ہو رہا ہے ۔ لیکن ۱۹۶۹ء کے آخر میں ابھی ۴۸ ہزار روپیہ صرف کرنے والا بقایا ہو گا ۔ چار سال میں تقریباً تقریباً ۴۷ ہزار روپیہ یا نصف رقم اس پر صرف ہو گی ۔ اور یہ اللہ فضل کرے Fourth Plan میں یہ shelter مکمل ہو جائے گا ۔ اور مزدور اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے Third Plan تو ختم ہونے والا ہے ۔ اس میں کونسی گنجائش ہے ۔ اسی طرح جناب یہ سمہ سٹہ میں بھی ۔

"Extension to rest shelter to Locoshed staff".

تو اس پر ۳۵ ہزار روپیہ صرف کرنا تھا ۔ لیکن ۱۹۶۹ء کے آخر میں ۱۳ ہزار ابھی خرچ کرنے والا بقایا ہو گا ۔ چار سال میں ۲۴ ہزار روپیہ کی کثیر رقم اس shed پر صرف ہو جائے گی ۔ اور باقی ایک قلیل رقم ۱۳ ہزار کی یعنی جو کہ ایک تہائی سے زیادہ ہو گی ۔ وہ ابھی بقایا ہو گی ۔ یہ صورت حال ہے ان restshelters کی ۔ چونکہ کہ یہ مزدوروں بہت خیال رکھتے ہیں ۔ اور اس لئے یہ کام ذرا جلدی جلدی کروا رہے ہیں ۔

"Work on the construction of two new primary schools at Kohat Cantt., and Lala Musa has made good progress."

معلوم ہوتا ہے ۔ کہ اس کے لئے بھی انہیں پیسے کی ضرورت ہے ۔ سکولوں میں شاید مزدوروں کے بچے بھی جا سکیں ۔ بڑی اچھی بات ہے

آخر میں میں آپ کی خدمت میں یہ گزارش کرتا ہوں ۔ کہ یہ جو آٹھواں حصہ ہے کام کی بات یہ ہے ۔ اس کی detail انہوں نے کوئی نہیں بتائی ۔ لکھا یہ ہے کہ :-

"Suitable improvements in sanitary, lighting, and water supply arrangements have been made and roads provided in some of the existing staff colonies"

میرے محترم دوست جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے مجھے یقین ہے ۔ کہ ان چھوٹے ملازموں کی کالونیز میں سے کوئی کالونی بھی خود نہیں دیکھی ہو گی اگرچہ اگلے روز بڑی تعریف کر رہے تھے ۔ کہ ہم نے بڑی کالونیز بنائی ہیں ۔ اور آرام کی آسائش کی اور رہنے کی جگہ مہیا کی ہے ۔ لیکن اگر یہ جا کر دیکھیں ۔ تو وہ کالونیز اس قسم کی ہیں ۔ کہ وہاں ڈھوڈنگر بھی باندھنے کے لئے کوئی تیار نہیں ہو گا ۔ چہ جائیکہ وہاں انسانوں کو بسایا جائے ۔ وہاں نہ کوئی سڑک ہے ۔ نہ کوئی پانی کا انتظام ہے ۔ نہ وہاں کوئی بجلی کا انتظام ہے گلیاں روشنی سے عاری ہیں ۔ چہ جائیکہ وہ کوارٹر ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر خزانہ ۔ کن colonies کی بات کر رہے ہیں ؟

خواجہ محمد صفدر ۔ میں Railway colonie's کی بات کر رہا ہوں ۔ جس میں کہا گیا ہے کہ آئندہ سال ہم بھی مہیا کریں گے ۔

وزیر خزانہ ۔ کمروں کی بات کر رہے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ کمروں میں نہیں گلیوں میں بجلی لگانی مقصود ہے ۔ electrification of staff colony کمروں والی جو بات ہے ۔ وہ

گزر گئی اب گلیوں میں lighting کا انتظام کریں ۔

وزیر خزانہ ۔ یہ کیا برائی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں تو کہتا ہوں کہ یہ اچھائی ہے ۔ خدا کرے کہ ہو ۔ مشکل تو یہ ہے ۔ کہ یہ نہیں ہو رہی ہے ۔ مجھے اجازت دیجئے ۔ کہ میں وزیر خزانہ کو مخاطب کروں اور مجھے یقین ہے ۔ اور میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں ۔ کہ وزیر خزانہ نے یہ کالونی ضرور دیکھی ہوئی ہے ۔ کیونکہ کسی وقت یہ ان کی constituency میں شامل تھیں ۔ اس لئے انہوں نے یہ دیکھی ہوں گی ۔ وہ مجھ سے بہتر جانتے ہیں ۔ کہ ان کی حالت زار کیا ہے ۔ تو اس لئے میں یہ عرض کروں گا ۔ کہ مہربانی فرمائی جائے ۔ ان غریب بد حال مزدوروں پر کم از کم زندگی کی بنیادی ضروریات تو انہیں مہیا کی جائیں ۔ بنیادی ضروریات کیا ہیں ۔ آپ صفائی کا انتظام کریں ۔ آپ وہاں پانی کا انتظام کر دیں ۔ آپ وہاں گلیوں اور سڑکوں کو پختہ کریں ۔ آپ سڑکوں میں بجلی مہیا کر دیں ۔ آپ ان کوارٹروں میں بجلی مہیا کر دیں ۔ یہ تو ایسی چیزیں ہیں ۔ آپ غور فرمائیے ۔ آج یہاں پہلا دن ہے ۔ کہ یہاں بجلی کی دقت ہو گئی اور میرا ہر مہربان دوست یہاں دقت محسوس کر رہا ہے ۔ کہ یہ ایئر کنڈیشنڈ کیوں نہیں چل رہا ۔ ذرا غور فرمائیے کہ جن کے ہاں بجلی نہیں ہے ۔ ان کا کیا حال ہے ۔ ذرا میں اپنے بھائیوں سے یہ درخواست کروں گا ۔ کہ موجودہ تھوڑے سے وقت کی اپنی اس کوفت اور اس تھوڑی سی زحمت کا ذرا مقابلہ فرمائیے ۔ ان مزدوروں کی کوفت اور زحمت سے جو ۹ مربع فٹ یا ۱۰ مربع فٹ کی کوٹھڑی میں رہتے ہیں ۔ جناب والا ۔ آپ جانتے ہیں ۔ کہ جتنا چھوٹا مکان ہوگا ۔ اتنی ہی گرمی زیادہ شدید ہو گی ۔ اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں ۔ کہ

باہر دھوپ کا temperature کم ہو گا ۔ لیکن ان کوارٹروں کے اندر کا temperature یقیناً زیادہ ہو گا ۔

وزیر خزانہ ۔ آپ کو کوئی احساس نہیں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں تو عادی ہوں ۔ میں غریب آدمی ہوں ۔ میں یہ ساری چیزیں afford نہیں کر سکتا ۔ یہ تو میرے لئے عیاشی ہے ۔ کہ یہاں آ کر بیٹھتا ہوں ۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ اگر ہم کو اس کوفت اور مصیبت کا احساس جس سے کہ ہمارے پاکستانی بھائی دو چار ہیں ہو جائے ۔ تو میں سمجھتا ہوں ۔ کہ ان کی مشکلات کا ایک حد تک حل ہو سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ اپنی گزارشات کو ختم کرنے سے پہلے میں وزیر خزانہ کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ وہ ذرا ملاحظہ فرمائیں ۔ ذرا ڈیمانڈ نمبر ۲ کا تجزیہ کیجئے ۔ پچھلے سال تو اخراجات کی صورت حال کیا تھی ۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ ان کا نقشہ اچھی طرح سے کھینچ سکوں ۔ میں اپنے بھائیوں کو قطعی طور پر ان کی حالت زار بیان کرکے متاثر نہیں کر سکا ۔ صورت حال یہ ہے کہ پچھلے سال ۱۹ لاکھ ۱۷ ہزار روپیہ مسافروں کی سہولت کے لئے خرچ کیا گیا تھا ۔ اس سال وہ رقم بڑھائی نہیں گئی ۔ بلکہ اس میں ۳۱ ہزار کمی کر دی گئی ہے اور وہ ۱۸ لاکھ ۸۶ ہزار رہ گئی ہے ۔ سٹاف کی ویلفیئر کے لئے پچھلے سال بجٹ میں ۱۵ لاکھ روپیہ تھا لیکن ترمیم شدہ تخمینہ کی رو سے ۱۴ لاکھ ۶۱ ہزار خرچ ہوگا ۔ آئندہ سال ہم نے اس کے لئے ۱۴ لاکھ ۳۷ ہزار روپیہ تجویز کیا ہے ۔ یعنی جو سال رواں میں خرچ کیا ہے اس سے بھی ۲۴ ہزار کم ہے ۔ مجھے وزیر خزانہ سے شکایت ہے کہ ایک طرف تو وہ کہتے ہیں کہ عوام کی بہبودی کے لئے ان کی فلاح کے لئے اور ان کی آسائش کے لئے ریلیں چلائی جاتی ہیں

دوسری طرف ان کا عمل یہ ہے کہ عوام کی بہبودی اور مسافروں کی آسائش کے لئے پچھلے سال سے بھی کم رقم تجویز کی ہے اور جہاد کا تذکرہ اس ایوان کے کونے کونے سے کیا گیا ہے ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ چاہئے تھا کہ اس رقم میں کئی گنا اضافہ کیا جاتا ۔ یہاں اضافہ کرنے کی بجائے اس میں تقریباً ۱/۲ لاکھ رقم کم کر دی ہے ۔

جہاں تک مزدوروں کی بہبود اور آسائش کا تعلق ہے میں نے کسی قدر تفصیل سے عرض کیا ہے ۔ ان کی بہبود کے لئے ضرورت اس امر کی تھی کہ زیادہ سے زیادہ رقم مختص کرتے اور کچھ نہیں تو سوا لاکھ مزدوروں کی اشک شوئی کے لئے ہم گذشتہ سال سے چند ہزار روپیہ زیادہ مختص کرتے ۔ لیکن گذشتہ سال کے بجٹ کے برعکس ۶۳ ہزار روپیہ کم یعنی تقریباً ۳٫۴ لاکھ روپیہ کم اس مد میں صرف کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے ۔ مجھے شک ہے کہ یہ رقم جو مختص کی گئی ہے اس کا بیشتر حصہ آئندہ سال صرف نہیں کیا جائے گا ۔ اور بعد میں کہہ دیا جائے گا کہ ریلوے نے بچت کی ہے ان گذارشات کے بعد میں نہایت ادب سے اپنے محترم دوست وزیر خزانہ کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ کسی طرح اعداد و شمار کی شعبدہ بازی سے ہی اس رقم میں اضافہ کر دیں تاکہ مسافروں کو آسائش بہم پہنچے ۔ مزدوروں کی سہولتوں کے لئے انتظام کیا جائے ۔ جس قدر اس سال ہوا ہے ۔ اس کے بعد میں ایک نہایت ضروری بات عرض کرنا چاہتا ہوں اس کا تعلق ریلوے بجٹ سے نہیں وہ یہ ہے کہ ابھی ابھی میرے ایک دوست نے بتایا ہے کہ گذشتہ دنوں میں نے ریلوے میزانیہ پر بحث کرتے ہوئے کوئی ایسا لفظ استعمال کیا ہے جس کی وجہ سے ریلوے کی انتظامیہ کے دل کو ٹھیس پہنچی ہے اور دکھ ہوا ہے ۔ میں جناب والا ۔ کی وساطت سے اس ایوان میں ان سے معذرت چاہتا ہوں ۔ میرا کبھی ارادہ نہیں تھا کہ

کسی دوست کو دکھ پہنچاؤں یا تکلیف دوں ۔ میں نے ایسا اگر کوئی لفظ استعمال کیا ہو گا تو وہ سہواً ہو گیا ہو گا ۔ میں نے عمداً نہیں کیا ۔ مجھے تو یاد بھی نہیں کہ میں نے کون سا لفظ استعمال کیا ہے ۔ اگر میں نے کیا ہے تو میں معذرت خواہ ہوں ۔ اور یقین دلاتا ہوں کہ کبھی ایسی بات نہیں کروں گا جو کسی کی دل آزاری کا باعث بنے ۔ میں جو گذارشات پیش کرتا ہوں ان کا مقصد صرف اصلاح احوال ہوتا ہے ۔ جو میرے خیال میں درست ہوتی ہیں ۔ میں ہمیشہ یہ چاہتا ہوں کہ حالات میں بہتری اور اصلاح ہو اس سے زیادہ میری اور کوئی غرض نہیں ہوتی ۔

Thank you.

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ جناب والا ۔ ڈیمانڈ نمبر ۲ کے تحت دو ہیڈ ہیں اور کل رقم ۰۷ لاکھ روپیہ رکھی گئی ہے ۔ اس میں ۰۰ لاکھ روپیہ کی provision کی گئی ہے ۔

> "The provision of Rs. 10,00 thousand under Permanent-way and Other Engineering and Structural Works has been made in the budget as reserve for meeting emergent flood repair works."

اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دس لاکھ روپیہ کی رقم اس خدشہ کے تحت رکھی گئی ہے کہ اگر floods کی وجہ سے structure یا پلوں یا کسی دوسری چیز کو نقصان پہنچے تو اس کے لئے استعمال کیا جا سکے اس سلسلہ میں جناب قائد حزب اختلاف نے حکومت کی توجہ اس امر کی طرف دلائی ہے کہ حکومت کو چاہئے کہ بجائے reserve رکھنے کے ان چیزوں کے تدارک کی طرف زیادہ توجہ دے تاکہ یہ احتمال بھی نہ ہو سکے کہ floods یا بارشوں کی وجہ سے کوئی نقصان ہو گا اس سلسلہ میں میں عرض کرونگا کہ flood commission قائم ہو چکا ہے اس کی رپورٹ آ چکی ہے ۔ اس کے مطابق جن جن باتوں کا فیصلہ ہو جاتا ہے اس کے مطابق

محکمہ ریلوے عمل درآمد کرتا ہے ۔ اس سلسلہ میں بہت سے major works مکمل ہو چکے ہیں جہاں تک نارووال سیالکوٹ کی construction کا تعلق ہے ابھی تک flood commission کی رپورٹ کے مطابق فیصلہ نہیں ہوا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ یہ تو ایک چھوٹا سا کام ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ یہ ایسی چیز ہے کہ یہ اس رپورٹ میں درج ہے اس کا فیصلہ ابھی نہیں ہوا ۔ جونہی اس کا فیصلہ ہوا اس پر پوری توجہ دی جائے گی ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ ان کے وعدے تو ہر سال ہوتے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ یہ تو ایک پلیا سی ہے کوئی بڑا پل نہیں ۔

پارلیمنٹی سیکرٹری ۔ جہاں تک ۶۰ لاکھ روپیہ کے اخراجات کے متعلق میرے دوسرے دوستوں نے اس کا تذکرہ کیا ہے مجھے نہایت افسوس کے ساتھ یہ بات کہنا پڑتی ہے کہ میرے فاضل دوست قائد حزب اختلاف نے اپنی توجہ اس طرف نہیں کی کہ وہ رقومات جو سٹاف اور passenger amenities کے لئے اس ڈیمانڈ میں دی گئی ہیں انہوں نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے ۔ کہ غالباً صرف یہی رقم staff اور passengers کی سہولتوں کے لئے مخصوص ہے اس بات کی طرف قطعاً کوئی توجہ نہیں دی کہ یہ minor works ہیں جن کے اخراجات ۲۵ ہزار سے کم ہوتے ہیں ۔ انہوں نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی اور ہاؤس کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ غالباً اس رقم کے علاوہ کوئی اور رقم سٹاف اور passenger کی سہولتوں کے لئے مختص نہیں کی ۔ میں ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ڈیمانڈ نمبر ۵ میں ۔ ۔ ۔ ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں اس کے متعلق بات نہیں کرتا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری - یہ ایک اور بات ہے - اگر آپ ایک ہیڈ کے تحت کچھ رقم مختص کر دیتے ہیں اس سے کہیں زیادہ رقومات دوسرے ہیڈ کے تحت provide کر دیتے ہیں تو جہاں تک passenger amenities کا تعلق ہے اس میں ۱۸ لاکھ ۸۶ ہزار جس کا مطالبہ ڈیمانڈ نمبر ۲ میں ہے اس کے علاوہ ۵۰ لاکھ کی اور رقومات بھی شامل ہیں وہ ڈیمانڈ نمبر ۵ کے تحت ہیں - اس لئے میں قائد حزب اختلاف سے عرض کرونگا کہ اب اس کا تناسب نکال لیں - کہ کس قدر اخراجات کئے جا رہے ہیں جہاں تک سٹاف ویلفیئر کا تعلق ہے انہوں نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ اس پر حکومت بجٹ میں ۶۷ کروڑ کے منافع سے صرف ۱۴ لاکھ ۳۷ ہزار کا خرچ کر رہی ہے - میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس رقم کے علاوہ ایک کروڑ ۲۵ لاکھ کی مزید رقم سوشل ویلفیئر کے لئے خرچ کی جا رہی ہے - اس رقم میں ۱۵ لاکھ کی رقم شمار کر لیں تو کل ایک کروڑ ۴۰ لاکھ روپیہ سوشل ویلفیئر کے لئے خرچ کیا جا رہا ہے - اس منافع کا تناسب حالات کے مطابق نہایت مناسب اور معقول ہے - میں اس بات کا اعادہ کرتا ہوں کہ محکمہ ریلوے اپنے سٹاف کی بہتری کے لئے ہر وقت کوشاں ہے اور سوشل ویلفیئر کے لئے نمایاں کارروائی کی ہے - قائد حزب اختلاف نے سٹاف کے کوارٹروں کے لئے نہایت زور دیا ہے میں نے ہمیشہ اعلان کیا ہے اور فخر سے کہا ہے کہ حکومت کے مقرر کردہ ۲۵ فیصد معیار جو صنعتی اور تجارتی اداروں کے ملازمین کے لئے ہے کے مقابلہ میں محکمہ ریلوے نے اپنے ۴۷ فیصد ملازمین کے لئے کوارٹر مہیا کئے ہیں - اس سلسلے میں یہیں نہیں اس کو ختم کر دیا گیا ہے - ہر سال یہ کوشش کی جاتی ہے کہ مزید کوارٹر تعمیر کئے جائیں - اس سال بھی کلاس ۳ - کے ۸۰ - اور کلاس ۴ - کے ۲۷۴ - کوارٹر تعمیر کئے جا رہے ہیں - میرے فاضل دوست خواجہ صاحب نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے

کہ ہر سال ۔ ۔ ۔ ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں جنرل ڈسکشن نہیں کر رہا تھا کہ میں پوری ڈیمانڈ دیکھوں ۔ ۔ ۔ ۔

Minister for Finance : This was within your knowledge that in Demand No. 5, rupees fifty lakh have been provided.

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ مجھے یہ خوشی ہے کہ خواجہ صاحب نے اعتراف کر لیا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں نے پڑھنے کا اعتراف کیا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں ایک دو منٹ میں اس کو ختم کر دوں گا جناب خواجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ صرف ۱۴ ۔ کوارٹروں میں بجلی مہیا کی گئی ہے ۔ میں آپ کی توجہ صفحہ ۴۲ ۔ پر demands for grants کی طرف دلاتا ہوں اس میں صاف کہا گیا ہے :-

> "A number of works were carried out for providing amenities to passengers and for staff welfare. The former include provision of passenger platform shelters at Karachi Cantt., Khanewal....."

Now, I will come to page 43 :

> "Work on the electrification of 14 staff quarters has been completed during the current year. Work on 570 more quarters is in hand....."

And the important thing comes next which Khawaja Sahib had deliberately avoided :

> ".....631 fans have been provided in subordinate staff quarters during the current year."

مالی سال رواں میں مہیا کئے گئے تھے اس لئے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ خواجہ صاحب نے اس طرف توجہ کیوں نہیں دی۔ اسی طرح جناب والا۔ میں خواجہ صاحب کی توجہ اس کتاب کے صفحہ ۴۸۔ کی طرف دلاتا ہوں جس میں مسافروں کی آسائشوں کا ذکر کیا گیا ہے ۔ اس میں لکھا ہوا ہے :۔

"Passengers and other Public Amenities :"

Under the head "Passengers and other Public Amenities" provision has been made for completing work on the following :—

(i)	Shelters on station platforms at	12 stations.
(ii)	Water Coolers for drinking water at	19 stations.
(iii)	Foot overbridges at ..	11 stations.
(vi)	Electrification of ..	33 stations."

The more important is -

Under the head 'Staff Welfare Works' provision has been made for completing work on the following :—

(i)	Class III staff quarters	88 units.
(ii)	Class IV staff quarters	247 units.
(iii)	School facilities for the children of Railway staff at ...	3 units.
(iv)	Rest House at ...	2 units.
(v)	Rest shelter for workers at	Moghulpura Workshops
(vi)	Electrification of ...	570 staff quarters."

This is very clear that whatever... ..

خواجہ محمد صفدر ۔ کیا یہ اسی ڈیمانڈ میں ہے جو آپ نے پڑھ کر سنایا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میں اسی ڈیمانڈ کا ذکر کر رہا ہوں ۔ جناب

والا یہ تاثر دینے کی جو کوشش کی گئی ہے کہ سٹاف ویلفئیر پر صرف یہی رقومات خرچ کی جا رہی ہیں تو میں عرض کروں گا کہ اس سے کہیں زیادہ رقومات اس پر خرچ کی جا رہی ہیں اور ریلوے اپنے مسافروں کی سہولتوں اور سٹاف ویلفئیر پر توجہ دے رہی ہے ۔ آپ کو یہ احساس کرنا پڑیگا کہ یہ ایک phased پروگرام ہے جس کے تحت یہ امکانات نہیں ہیں کہ یہ ایک دم سے ترقی کر جائے ۔ اس کا اندازہ میرے فاضل دوست کر سکیں گے ۔ اسی طریقہ سے بجلی کے پنکھوں کا بھی ذکر کر چکا ہوں جسے سمجھنے کی کوشش نہیں کی گئی ۔ جناب والا ۔ تھرڈ کلاس کے ڈبوں میں جو پنکھوں کی تعداد ہے وہ ۶۱ ۔ فی صد ہے نہ کہ ۵۰ فیصد ۔ ان معروضات کے پیش نظر میں عرض کروں گا کہ اس کٹ موشن کو مسترد کیا جائے اور اس ڈیمانڈ کو منظور کیا جائے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I will now put the cut motion to the vote to the House.

The question is :

> That the total of Rs. 70,00,000 on account of Ordinary Working Expenses—Repairs and Maintenance—Total New Expenditure (Non-Recurring) be reduced by Rs. 69,99,999.

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker : I will now put the Demand to the vote of the House.

The question is :

> That a sum not exceeding Rs. 70,00,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Ordinary Working Expenses—Repairs and Maintenance.

The motion was carried.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next motion.

Minister for Finance : I beg to move :

> That a sum not exceeding Rs. 19,04,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969, in respect of Appropriation to Funds, Payment of Return on Central/Provincial Government Capital Investments and Miscellaneous other Expenditure.

Mr. Senior Deputy Speaker : Demand moved is :

> That a sum not exceeding Rs. 19,04,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969, in respect of Appropriation to Funds, Payment of Return on Central/Provincial Government Capital Investments and Miscellaneous other Expenditure.

Mr. Hamza : Opposed.

Mr. Senior Deputy Speaker : Please move your cut motion.

Mr. Hamza : I beg to move :

> That the total of Rs. 19,04,000 on account of Appropriation to Funds, Payment of Return on Central/Provincial Government Capital Investments and Miscellaneous Other Expenditure—Total New Expenditure (Recurring and Non-Recurring) be reduced by Re. one.

Mr. Senior Deputy Speaker : Demand under consideration, motion moved is :

> That the total of Rs. 19,04,000 on account of Appropriation to Funds, Payment of Return on Central/Provincial Government Capital Investments and Miscellaneous Other Expenditure—Total New Expenditure (Recurring and Non-Recurring) be reduced by Re. one.

مسٹر حمزہ (لائلپور - ٦) - جناب سپیکر - اخراجات کی اس مد کے تحت ٨ - لاکھ ٢١ - ہزار روپے کی رقم کا مطالبہ اس لئے کیا جا رہا ہے کہ محکمہ ریلوے میں حساب کتاب کا جو نظام ہے اس کو امریکی مشیروں کی منشاء کے مطابق نئی بنیادوں پر ترتیب دیا جائے اعداد و شمار کو بہتر بنانے یا ان کو آسان بنانے کا جو بہانہ پیش کیا گیا ہے اس کی تاریخ کافی پرانی ہے - ٦٧ - ١٩٦٦ء میں جب اس منصوبہ پر عمل در آمد شروع ہوا تو ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ ١٩٥٧ء سے International Bank of Reconstruction and Development. کے نمائندگان اور محکمہ ریلوے کے درمیان یہ بات چیت ہو رہی تھی کہ محکمہ ریلوے کے حساب کتاب کا نظام امریکنوں کے منشاء کے مطابق ڈھالا جائے - اگلے دن ہماری جانب سے قرضہ حاصل کرنے کی پالیسی پر جب تشویش ظاہر کیگئی تھی تو جناب کرمانی صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ قرضہ جات محض ملکی مفادات کے پیش نظر وصول کئے جاتے ہیں - ہو سکتا ہے کہ جناب کرمانی صاحب یہ فرمائیں کہ یہ قرض بھی ہمیں مفت موصول ہوا اور اس پر سود ادا نہیں کرنا پڑے گا لیکن اس میں کسی شخص کو کوئی شک نہیں ہونا چاہئے کہ یہ ایک ایسا قرضہ ہے کہ جس کو ہمیں ادا کرنا ہوگا - حقیقت یہ ہے کہ دوسرے ممالک اور خاص طور پر امریکہ کے بارے میں تو کسی شخص کو یہ شک و شبہ نہیں ہونا چاہئے کہ اس کے بیشتر قرضہ جات محض اس غرض سے دئے جاتے ہیں کہ امریکہ قرض وصول کرنے والے ممالک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرے - اس سے محض ہماری معاشی زندگی یا ملک کے معاشی حالات متاثر نہیں ہوتے بلکہ امریکہ سیاسی معاملات میں بھی دخل دیتا ہے اور مداخلت کرتا ہے - جب قرضہ جات دئے جاتے ہیں تو محض قرضہ دینے والا اپنی آبادی کو روزگار ہی مہیا نہیں کرتا بلکہ موصول کرنے والے ممالک کی آبادی کو بے روزگار بنانا چاہتا ہے جیسے انگریزی میں کہا جاتا ہے Country is exporting

unemployment جب بھی قرضہ دیا جاتا ہے تو بعض شرائط طے کی جاتی ہیں اور جو قرضہ جات امریکہ کی طرف سے دئے جاتے رہے ہیں ان پر انہوں نے یہ شرائط عائد کی تھیں کہ ہم modernization of accounts کے سلسلے میں حکومت امریکہ کی ایجنسیوں کی جانب سے لگائی ہوئی شرائط کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے ۔ بعض قرض ایسے ہوتے ہیں جن کو ہم tied loans کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ملک جو قرضہ دیتا ہے اس سے ہی وہ اشیاء خریدی جائیں یہ بھی ایک کڑی شرط ہوتی ہے ۔ چاہے ان اشیاء کی قیمتیں دوسرے ممالک کی قیمتوں کے مقابلہ میں زیادہ ہی کیوں نہ ہوں اور ایسے قرضوں کی دوسری شکل یہ ہے کہ امریکہ نے ہم پر پابندی عائد کی کہ ریلوے کے اعداد و شمار اس کے حسابات کو ہماری منشاء کے مطابق ڈھالا جائے ۔ اس سلسلہ میں Brose Allen Hamilton کو مامور کیا گیا ۔

جناب والا ۔ وہ امریکی مشیر تھے انہیں منصوبہ بنانے کیلئے مامور کیا گیا تھا۔ اور یہ بھی لازم قرار دیا گیا کہ دو سال کے اندر اندر اسکو محکمہ ریلوے میں نافذ کریں لیکن جیسا کہ اس مطالبہ زر سے ثابت ہے کہ پہلے ۹ ماہ میں منصوبہ تیار کیا گیا تیار کرنے کے بعد اس منصوبہ کو سال رواں میں ختم ہو جانا چاہئیے تھا ۔ اس کے حق میں جو اعداد و شمار دئے گئے ہیں ان کے متعلق ریلوے کا محکمہ خود یہ تسلیم کرتا ہے کہ حساب کتاب یا مالیات یا اعداد و شمار کو بہتر بنانا یا ان کو نئے طرز پر ڈھالنے کا کام دوسرے حصہ میں ختم ہو جائیگا ۔ لیکن ایسا نہ ہوا بلکہ انہوں نے یہ کہا ہے ۔

That it be extended for a further period of one year.

کہ اس کو ایک سال کا مزید عرصہ درکار ہے تاکہ اس کو پورے طور پر

جاری اور ساری کیا جا سکے ۔ آپ یقین کیجیئے کہ جب میں یہ معروضات پیش کرتا ہوں تو مجھے اس امر کا پورے طور پر احساس ہے کہ جب یہ قرضے وصول کئے گئے یا اعداد و شمار یا حساب کتاب کو امریکی طریقہ کار کے مطابق ڈھالنے کا فیصلہ کیا گیا تو اس میں ریلوے کو لمبا چوڑا دخل نہیں ہوگا کیوں کہ یہ جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں یہ محض حکومت پاکستان کی امریکی حکومت کی تابعداری کی بدترین اور خطرناک قسم کی ایک مثال ہے ۔ میں محکمہ ریلوے سے دریافت کرتا ہوں کہ امریکی گورنمنٹ نے یا امریکی مدد دینے والی ایجنسیوں نے ہم پر اس قسم کی پابندیاں عائد کیں کیا کل جب آپ روس اور چین سے مدد لیں گے تو وہ بھی آپ پر اسی قسم کی شرائط لگائیں گے ۔ مجھے یہ کہنا ہے کہ آپ اپنے محکمہ کے اعداد و شمار کو اس طریقہ سے رکھیں کہ جس جگہ سے بھی ہم خورد برد ہو ہم اس کا پتہ چلا سکیں مگر جو اعداد و شمار ہمیں اس ایوان میں مہیا کئے گئے ہیں ان میں کسی قسم کی خوشگوار تبدیلی نہیں آئی اور ہماری جانب سے یا محکمہ ریلوے کی جانب سے یا حکومت مغربی پاکستان کی طرف سے آج تک کوئی بھی اعتراض ایسا نہیں کیا گیا جس کے پیش نظر یہ سمجھا جائے کہ اعداد و شمار کو اکٹھا کرنا یا حساب کتاب کے رکھنے کا جو سابقہ طریقہ کار تھا اس میں کوئی ایسا نقص تھا جس کی وجہ سے اس میں فوری طور پر تبدیلی کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ۔ جناب سپیکر ۔ آج سے چند دن پہلے اس ایوان میں جناب وزیر امور داخلہ نے ایک تحریک التواء کا جواب دیتے ہوئے ہمیں بتایا تھا کہ سلیپرز جو کہ محکمہ ریلوے کے کارخانوں میں تیار کئے جاتے ہیں جتنے تیار کئے جاتے تھے ان سے بہت زیادہ دکھائے گئے محکمہ انسداد رشوت ستانی افسران نے چھاپہ مارا تو پتہ چلا کہ ۱۰/۱۵ لاکھ کا غبن ہوا ہے ۔ جناب وزیر داخلہ ہمیں بتا رہے تھے کہ غبن نہیں ہوا لیکن سلیپرز جتنے تیار ہو رہے تھے اس سے زیادہ بتائے گئے ۔ یہ ایک جرم کے اعتراف کرنے کا زیادہ

خطرناک طریقہ تھا ۔ میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے دریافت کرتا ہوں کہ اگر آپ کے محکمے میں حساب کتاب رکھنے کا طریق کار بہتر ہے تو کیا آپ کو محکمہ انسداد رشوت ستانی کے چھاپہ کے بغیر پتہ نہیں چلا کہ سلیپرز کس تعداد میں تیار کئے جا رہے ہیں اور آپ کے محکمہ کو زیادہ بتائے جاتے ہیں بلکہ اس سے ہم ایک اور نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ جب وہ کم تعداد میں تیار کئے جاتے ہیں اور زیادہ تعداد میں بتائے جاتے ہیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ بھی ہوتا ہوگا کہ وہ سامان جس سے سلیپرز تیار کئے جاتے تھے اس کا بیشتر حصہ غبن کیا جاتا ہوگا یا اس کو ذاتی استعمال میں لاتے ہوں گے ۔ جناب سپیکر ۔ اس نقطہ نظر سے اعداد و شمار کا یہ جو نیا نظام ہے اس کو اپنا کر محکمہ ریلوے نے نہ تو مسافروں کی خدمت کی اور نہ اپنی بلکہ اس سے ایک نئے نظام کو ایک سابقہ نظام میں خلط ملط کرنے کی کوشش کی ہے duplication کی ہے جس کی وجہ سے ریلوے کی کارگزاری پہلے کی نسبت گر گئی ہے ۔ آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ اعداد و شمار اکٹھا کرنے کا موجودہ طریقہ یا حساب کتاب جس طریقہ سے بھی ہم رکھتے ہیں یا رکھتے چلے آ رہے ہیں یہ ایک سو سال پہلے سے جاری ہے اور ہمیں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ امریکہ کی ہدایات کے مطابق حساب کتاب کا جو نیا طریقہ رائج کیا گیا ہے یہ تمام کا تمام پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی میں رائج نہیں کیا گیا بلکہ اس کے کچھ حصوں میں رائج کیا گیا ہے ۔ آپ نے یہ دیکھا ہوگا کہ اگر ہم کسی سسٹم کے پورے طور پر اپنانے کی بجائے اس کے بیشتر حصہ کو چھوڑ دیتے ہیں تو اس سے استفادہ کی بجائے نقصان ہوتا ہے ۔ جیسے اردو میں آدھا تیتر آدھا بٹیر کہتے ہیں ۔ اسی طرح آپ امریکہ کی نقل کرتے ہوئے اپنی چال کو یقیناً بھول جائیں گے ۔ ہمارا یہ تجربہ ہے کہ محکمہ ریلوے کا چیکنگ کا نظام پہلے سے بدتر ہو گیا ہے ۔ بہتر نہیں بنا ۔ ہمیں عام طور پر حکومت کی طرف سے یہ بھی بتایا جاتا

رہا ہے کہ وہ اس ملک کے صنعتی یا کاروباری اداروں کو محض اس طریق سے چلائے جس سے ملک کی بھلائی مقصود ہے اور ہم اپنے ملک کی ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہیں ۔ اگر محکمہ ریلوے کی طرف سے از خود اس کی ابتدا کی جاتی ۔ اگر محکمہ خود محسوس کرتا کہ ان کے حساب کتاب کا نظام ناقص ہے ۔ پھر یہ سمجھا جا سکتا تھا کہ آپ نے یہ محسوس کیا اور آپ اسے بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ لیکن جب آپ کے اپنے مہیا کردہ لٹریچر یا اعداد و شمار سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے امریکہ کی تابعداری میں اس نظام کو اپنایا ہے تو پھر آپ کا وہ دعویٰ کہاں ہے کہ ہم سے قرضہ دینے والے ممالک اپنی شرائط زبردستی نہیں منوا سکتے ۔ ہم بغیر سوچے سمجھے ان کی شرائط کو منظور نہیں کرتے ۔ اگلے روز جناب کرمانی صاحب نے پرانے قرضوں کی حمایت کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا تھا کہ جب ہم دوسرے ممالک سے قرضہ جات وصول کرتے ہیں تو سب سے پہلے یہ دیکھتے ہیں کہ اس قرضہ سے ملک میں اشیاء پیدا ہوں جن کو ہم درآمد کرتے ہیں تاکہ ہمیں آئندہ درآمد نہ کرنی پڑیں ۔

Parliamentary Secretary, (Railway) (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Sir, I draw your attention to the fact that my friend is not relevant. Demand No : 4 is different. Whatever he has been saying is out of scope of this Demand and my friend is not relevant. In this Demand the items included are :

Appropriation to funds, payment of return on Central/Provincial Government Capital Investments and Miscellaneous Other Expenditure.

(a) Recurring Expenditure :—

New posts required in connection with Modernisation of Accounts included in Railway Budget 1968-69 :

eight lakhs twenty one thousand are required.

(b) Non-recurring Expenditure :—

(i) Income tax on the salaries of the consultants payable by the Railway as per agreement.

Rs. nine lakhs sixty seven thousand.

(ii) Purchase of Adding & Listing Machines

Rs. one lakh and sixteeen thousand.

This Demand of nineteen lakhs and four thousand includes only three items. Whatever foreign loans are given they do not fall within the scope of this Demand.

Mr. Senior Deputy Speaker : I think the Member has concluded his speech.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ میری تقریر کا مدعا یہ تھا کہ عوام کو یہ بتایا جائے کہ یہ قرضہ جات ملک یا اس محکمہ کی بھلائی کے لئے نہیں بلکہ ان کا مقصد محض یہ تھا کہ ہم ہمیشہ کے لئے امریکہ کے محتاج ہو جائیں ۔ جہاں تک اس مطالبہ زر کا تعلق ہے ۔ میرے پاس یہ نئے اخراجات کا کتابچہ ہے ۔ اس میں سے آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں :-

"That the project of modernisation of accounting, financial and statistical system has been extended for a further period of one year."

میں یہ وضاحت پیش کر رہا تھا کہ ان رقومات کو حاصل کرنے کی ضرورت محض اس لئے پیش آئی ہے کہ جو میعاد یا حد اس نظام حساب کتاب کو اپنانے کے لئے مقرر کی گئی تھی وہ ختم ہو چکی ہے اور آپ کے محکمہ کے افسران یا وہ لوگ جو یہاں مشیروں کے طور پر کام کرتے ہیں وہ ان کو کنٹرول نہیں کر سکے یا بروقت پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچا سکے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member may please conclude his speech.

مسٹر حمزہ ۔ میں پوری بات عرض کروں گا ۔ میں اسے درمیان میں

چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوں ۔ وضاحت کا مطلب یہ تھا ۔ قرضہ آپ نے اپنی منشاء کے مطابق وصول نہیں کیا ۔ نہ وہ مشیر جو یہاں تشریف لائے ۔ آپ کے ماتحت کام کرتے ہیں ۔ اس میں آپ کی سیاسی کمزوری مضمر ہے ۔ اگر یہ صورت حال نہ ہوتی تو سال رواں میں یہ منصوبہ ختم ہو چکا ہوتا ۔ یہ اس امر کی بین دلیل ہے کہ آپ محض امریکہ کی تابعداری کے پیش نظر ان قرضوں کو وصول کرتے ہیں اور پھر انہیں ٹھیک طریق سے استعمال نہیں کر پاتے ۔ اگر ایسا نہیں تو آپ اس نظام کو مقررہ وقت کے اندر اندر مغربی پاکستان ریلوے میں رائج کیوں نہیں کر سکے ؟ میں یہ بات جناب وزیر مالیات سے دریافت کرنے میں حق بجانب ہوں گا ۔ وہ اس نظام کو ریلوے میں رائج کرکے ملک کی پیداوار میں کون سا اضافہ کر رہے ہیں اور وہ کون سی مدات ہیں جو پہلے درآمد کی جاتی تھیں جنمیں ہم آئندہ خودکفیل ہو جائیں گے اور آپ نے اس قرضہ سے کون سی نئی صنعتیں قائم کی ہیں ۔ جس سے ملک کو فائدہ ہوگا اور ہم غیر ممالک کی محتاجی سے بچ جائیں گے ۔ جناب سپیکر ۔ ان معروضات کے پیش نظر میں یہ التماس کروں گا کہ حکومت کو یہ اعتراف کرنا چاہئیے کہ یہ قرضہ یا یہ نظام جس صورت میں بھی ریلوے میں اپنایا گیا ہے ۔ یہ ہمارے حکمرانوں کی ذہنی کمزوری اور امریکہ کے سامنے انتہائی غلامانہ رویہ اختیار کرنے کا ثبوت ہے اور ان کا یہ فرمان کہ یہ قرضہ جات ملک کے مفاد کے تحت برداشت کئے جا رہے ہیں بالکل غلط ہے ۔ اس سے ان کے تمام دعوؤں کی قلعی کھل گئی ہے ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی ۔ ۱) ۔ جناب سپیکر ۔ میں

New Expenditure included in Demand No : 4 Appropriation to Funds, Payment of return on Central/Provincial Government Capital investments and miscellaneous other expenditure.

(a) Recurring Expenditure : —

New posts required in connection with Modernization of Accounts included in Railway Budget 1968-69.

کے متعلق کچھ گذارشات کروں گا ۔

جناب والا ۔ جیسا کہ محکمہ ریلوے نے ۶۹ - ۱۹۶۸ء کے قرطاس ابیض کے صفحہ ۱۷ میں بیان کیا ہے اس میں آپ دیکھیں کہ ریلوے کے لئے پاکستان نے ۱۹۵۷ء میں ورلڈ بنک سے negotiations کی تھیں جو ۱۹۵۸ء میں بھی ہوئیں ۔ انہوں نے قرضہ دینے کے لئے ایک شرط لگا دی کہ ہم اپنی ریلوے کے اکاؤنٹنگ سسٹم کو ان کے کہنے کے مطابق modernise کریں ۔ یعنی ہمارا اکاؤنٹنگ سسٹم وہ اکاؤنٹنگ سسٹم ہونا چاہئے جو امریکہ میں رائج ہے ۔ ہمارا اور امریکہ کا اکاؤنٹنگ سسٹم ایک ہو تب ورلڈ بنک قرضہ دے گا ۔ انہوں نے ہمیں جو قرضہ دیا ہے یہ ایک tied loan ہے جس کے تحت یہ شرائط لگا دی ہیں کہ consultants ان کے ہوں گے ۔ ان کے تین consultants آئے ۔ جہاں تک مجھے علم ہے انہوں نے کہا کہ پہلے وہ ۹ ماہ تک ہمارے طریقہ کار کا مطالعہ کریں گے کہ ہمارا اکاؤنٹنگ سسٹم کیسے ٹھیک ہے اور کیسے خراب ہے اور اس میں کیا خرابیاں ہیں جس طرح ان کا جی چاہے روپیہ خرچ کر دیں ۔ ان کا جو منصوبہ تھا اس کے اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ کو اور ان کے افسران اور ان کے عملہ کو وہ تربیت دیں گے ۔ اس قرطاس ابیض کے چیپٹر ۸ کے پیرا ۲ سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے ایک سال تجربہ کیا کہ آیا یہ feasible ہے ۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی ۹ ماہ میں وہ معلوم نہیں کر سکے کہ آیا یہ feasible بھی ہے یا نہیں ۔ انہوں نے ایک آفیسر کو بھی تربیت نہ دی ۔ یہ tied loan تھا چنانچہ ان کے تین consultants کو ۱۵۰ سے لے کر ۲۵۰ ڈالر یومیہ ہم دیتے تھے اس کے علاوہ دو ہزار روپیہ ماہوار فی consultant انہیں جیب خرچ دیتے ہیں ۔ ہم نے ریلوے کے خرچ میں سے جو عوام کا روپیہ ہے گلبرگ میں پانچ پانچ چھ چھ ہزار روپیہ ماہوار پر کوٹھیاں جو مکمل ایئر کنڈیشڈ تھیں کرایہ پر لے کر دیں اور ان کو بجلی کے اخراجات بجلی کے ہیٹر اور خانسامے وغیرہ بھی مہیا کئے ۔ اس کے علاوہ ان کے معاہدہ کے تحت ایک consultant امریکہ سے ایک کار امپورٹ کر سکتا ہے جس کی ڈیوٹی اور بکری ٹیکس ریلوے ادا

کرے گی ۔ اس کے علاوہ شراب امریکہ سے آتی ہے ۔ یہاں کا وہ گوشت پسند نہیں کرتے ۔ یہاں کی سبزیاں پسند نہیں کرتے یہاں کے انڈے پسند نہیں کرتے یہاں کے سگریٹ پسند نہیں کرتے اس قسم کی جتنی اشیاء تھیں وہ امریکہ سے منگوائی جاتی تھیں اور ان کی ڈیوٹی اور بکری ٹیکس ربلوے ادا کرتی ہے ۔ جناب والا ۔ کاروں کے روڈ ٹوکن انکم ٹیکس اور محصول چونگی سے وہ مستثنیٰ ہیں ۔ انہیں ۲ لاکھ ۱۳ ہزار روپیہ سالانہ تنخواہ پاکستانی روپیہ سے ادا کی جاتی ہے اور ۲ لاکھ ۴۸ ہزار زر مبادلہ سے ان کو خرچ دیا جاتا ہے۔ یہ وہ زر مبادلہ ہے جس کا ہم نے ۸ یا ۱۰ فیصد سود کی شرح پر امریکہ سے یا ورلڈ بنک سے معاہدہ کیا ہے ۔ جنوری ۱۹۶۸ء میں یہ consultants دم پر ٹھونسے گئے ہیں اس لئے کہ یہ اکاؤنٹس آفیسر کو train کر دیں گے ۔ اور اس کے بعد ہماری جان کی خلاصی ہو جائے گی۔ لیکن ایسا نہیں ہوا اس کے باوجود کہ اس معزز ایوان میں بھی ان کے خلاف آواز بلند کی گئی لیکن ہمارے چند امریکہ نواز دوست جنہیں میں دوست نہیں کہتا بلکہ دوستوں کی شکل میں انہیں دشمن کہوں گا ان کی سفارشات پر ان کے معاہدے میں ایک سال کی توسیع کر دی گئی ۔

جناب والا ۔ ہمارے اکاؤنٹس آفیسر جو اکاؤنٹس کورس کر رہے ہیں وہ پہلے ہی کوالیفائڈ لوگ ہیں ۔ انہیں کوئی مشکل نہیں ہونی چاہئے وہ اس کام کو سیکھ سکتے ہیں ۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ جب procedure manual بھی بنا لیا ہے بلکہ ہمارے اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کے افسران جن کی قابلیت کے متعلق مجھے تو اعتراف ہے لیکن انہیں رکھنے کے بعد وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ان میں اتنی قابلیت اور اہلیت نہیں ہے ۔ یہ اپنے محکمہ اور اپنے ملک کے لوگوں کو خود train کر سکتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے قابل لوگوں پر ایک بد نما دھبہ ہے کیا یہ تین سال کی ٹریننگ کے بعد یا امریکہ میں ٹریننگ لینے کے بعد اس قابل نہیں ہو سکے کہ وہ اپنے عملہ کو train نہ کر سکیں ۔ میرے خیال میں وہ اس قابل ہیں کہ وہ اپنے عملہ کو train کر سکیں ۔ تین یا چار consultants ایک سال کے لئے ہمارے سر پر ٹھونسے

گئے ہیں ۔ خدا جانے وہ کتنے سال اور ٹھونسے جائیں گے ۔ جناب والا ۔ اگر ہم محسوس کرتے کہ ہمارے افسران train نہیں ہو سکے تو بجائے ان لوگوں پر روپیہ خرچ کرنے کے اور زر مبادلہ خرچ کرنے کے ہم اپنے افسران کو امریکہ بھیج سکتے تھے تاکہ وہ وہاں جا کر ٹریننگ حاصل کرتے ۔ اول تو ان کو یہاں بلانے کی ضرورت نہ تھی ۔ ضرورت اس لئے نہ تھی کہ ہم چند افسران کو امریکہ بھیجتے اور وہ train ہو کر آ جاتے ۔ computerization کے متعلق ہم لوگوں کو سمجھاتے اور پھر ہمیں امریکی حکمرانوں کو بھی خوش کرنا ہے اس لئے ہم لاکھ ۶۱ ہزار روپے کا سالانہ خرچ برداشت کر رہے ہیں ۔

جناب والا ۔ یہ ایک امریکن فرم تھی جس کا نام "بوز ایلن اینڈ ہملٹن" management consultants تھے لیکن بعد میں یہ ہوا کہ ایک شخص ایم۔ایم احمد تھے جو ایک ریٹائرڈ آڈیٹر جنرل تھے انہوں نے ایک کمپنی بنائی جس میں ریلوے کے آفیسر کا لڑکا share holder تھا ۔ جب بوز ایلن اینڈ ہملٹن کمپنی گئی تو انہوں نے کہا کہ ایم ۔ ایم احمد کمپنی کو اپنا کنسلٹنٹ رکھ لیا جائے ۔ یک نہ شد دو شد ۔ آپ کے جب افسران trained ہو چکے ہیں تو آپ ایم ۔ ایم احمد کمپنی کو کنسلٹنٹ کیوں رکھتے ہیں ۔ یہی نہیں بلکہ یہ کہا گیا کہ ۷۰ ہزار روپیہ خرچ کرکے ایم ۔ ایم احمد کمپنی کے کارکنوں کو ریلوے trained کرے یعنی ریلوے ان کو trained کرنے میں اپنا روپیہ خرچ کرے ۔ اور پھر اپنے آفیسر trained کرے اور پھر ریلوے باہر کے آدمی کو consultant بھی رکھ لے ۔ جناب والا۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ ہم نے ان consultants کی تنخواہوں پر نو لاکھ روپیہ انکم ٹیکس ادا کیا ہے ۔ تو میں نے جو حساب لگایا ہے اگر اس حساب سے دیکھا جائے تو اگر نو لاکھ سڑسٹھ ہزار روپیہ انکم ٹیکس ادا کرنا پڑے تو تنخواہ کم از کم پچیس تیس لاکھ روپے بنتی ہے ۔ اور میں نے چار لاکھ اکسٹھ ہزار روپے کا جو حساب ان کی تنخواہ کا بنایا تھا یہ رقم اس سے کہیں زیادہ بنتی ہے ۔ اور یہ ان کے اپنے ہی اعداد و شمار ہیں ۔ آپ کو معلوم ہے کہ ترقی پذیر ممالک میں computers سے کام نہیں لیا جاتا اس کی وجہ یہ ہے

کہ capital پر زر مبادلہ کا زیادہ بوجھ پڑتا ہے ۔ اس لئے ہمارے پاس جب man power موجود ہے تو ہم یہ computers منگوا کر زر مبادلہ کیوں ضائع کریں ۔ اس کے بعد recurring foreign exchange on technical maintenance بھی ہمیں ادا کرنا پڑتا ہے اور تیسری خرابی یہ ہے کہ اس سے مقامی مزدور بیکار ہو جاتا ہے ۔ تو جب ہمارے پاس man power موجود ہے تو پھر ہمیں اس مشینری کی کیا ضرورت ہے ۔ ہم کروڑوں روپے کی مشینری منگوا رہے ہیں جس کے نتیجے کے طور پر ہمارے ہزاروں آدمی بیکار ہو جائیں گے ۔ تو اگر یہ عیاشی نہیں تو اور کیا ہے ۔ یا تو آپ یہ کہیں کہ ہم مجبور تھے ۔ آپ یہ بھی نہیں مانتے کہ امریکہ نے آپ پر یہ چیز ٹھونس دی ہے :-

جناب والا ۔ پیشتر اس کے کہ میں کچھ اور عرض کروں میں قرطاس ابیض کے صفحہ نمبر ۱۷ کے پیراگراف نمبر ۱ کی پانچویں سطر آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں ۔

> "The services of an expert were also obtained for this purpose under the Technical, Assistance Programme of the Colombo Plan."

حالانکہ اس سے پہلے اس کا کبھی کوئی ذکر نہ تھا کہ یہ "an expert" کون صاحب ہیں ۔ ہمیں تو یہی معلوم ہے کہ ہمیں جو قرضہ ملا تھا اس کی وجہ سے امریکہ نے ہم پر تین cousultants ٹھونسے تھے ۔ اب یہ "an expert" کی پخ کہاں سے لگا دی گئی ہے ۔ اگر یہ کوئی نئے صاحب ہیں تو ہمیں بتلائیے کہ یہ کون صاحب ہیں ۔ میں جناب وزیر خزانہ سے التجا کروں گا کہ وہ معلوم کرکے ہمیں بتائیں کہ یہ صاحب کون ہیں جو کہ تین consultants کے ہوتے ہوئے بھی آ گئے ہیں ۔ آخری پیرا میں وہ کہتے ہیں کہ ایک سال میں یہ ٹریننگ ہو گی ۔ چلئے مان لیا ۔ خدا کرے کہ عوام کا جو روپیہ ان پر خرچ ہوتا ہے ان سے ہمیں نجات تو ملے ۔

"For the time being, it is not proposed to set up Railway's own computer centre. The first applications would be computerised by purchasing computer time on a service bureau basis."

تو کیا یہ کسی کو نوازنا چاہتے ہیں ۔ یا کوئی اور بات ہے کہ وہ ہمیں کسی کا نام نہیں بتلاتے ۔ computres تو آپ نہیں لائیں گے ۔ اپنے آدمی کو آپ نے computers کے لئے تیار کر لیا اور اس کے لئے اسے تربیت بھی دے دی لیکن اس computer time کے لئے آپ کس کو تربیت دیں گے ۔ مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں ریلوے کے کسی بڑے افسر کا کوئی رشتہ دار ہی نہ ہو کہ جس کو یہ کہیں کہ یہ کام آپ کر لیں ۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر آپ بتائیں کہ computer time آپ کس کو لگائیں گے ۔

جناب والا ۔ ہمارے پاس اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ میں پورے کا پورا عملہ تو وہی رہے گا ۔ جس طرح سے یہ کہتے ہیں، کہ man power کم ہو جائے گی ۔ اس طرح سے ہم پر ایک اور مصیبت نازل ہو جائے گی ۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ computers تو وہ لوگ لگاتے ہیں کہ جن کے پاس man power نہ ہو ۔ اور جب ہمارے پاس اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ بھی پورے کا پورا رہے گا اور جب ۶۸ - ۱۹۶۷ء میں انہوں نے ہم سے ایک سینئر ایڈمنسٹریٹر ، ایک جونیئر ایڈمنسٹریٹر ، ایک سینئر سکیل اور تین جونیئر سکیل اور پچھتر افراد پر مشتمل دوسرا عملہ مانگا تھا اور جن کا سالانہ خرچ پانچ لاکھ چھہتر ہزار روپے تھا انہوں نے اپنے ہیڈکوارٹر کے لئے computers مانگے اور اب یہ صفحہ نمبر ۸۲ پر new expenditure کے تحت فرماتے ہیں کہ انہوں نے جو عملہ ہیڈکوارٹر کے لئے مانگا ہے ، سینئر آفیسر ، سٹینو گرافر اور سٹینو ٹائپسٹ وغیرہ یہ انہوں نے over and above مانگا ہے ۔ یہ باون آدمی ہیں اور ان پر ایک لاکھ تراسی ہزار روپے سالانہ خرچ آئے گا ۔ اس کے علاوہ دوسرے ڈویژنوں کے لئے انہوں نے جو عملہ مانگا ہے ان پر سالانہ پانچ لاکھ اٹھائیس ہزار روپیہ خرچ آئے گا ۔ اس کے علاو ایگزیکٹو ڈیپارٹمنٹ ، سٹور ڈیپارٹمنٹ اور جہاں پر یہ modernization کر رہے ہیں وہاں کے لئے بھی عملہ مانگا ہے ان پر کل

ملا کر آٹھ لاکھ اکیس ہزار روپیہ اس حالت میں اور مانگ رہے ہیں جبکہ ابھی تک انہوں نے تمام کے تمام محکموں میں of modernization accounts نہیں کیا ہے اور صرف چند ہی جگہوں پر کیا ہے ۔ اور یہ already جو accounting staff تھا اس سے over and above ہے ۔ تو ان تین سالوں میں انہوں نے جو modernization of accounts کیا ہے اس پر لاکھوں کروڑوں روپیہ خرچ کیا گیا ہے اس میں لازمی طور پر زرمبادلہ بھی خرچ ہوا ہوگا ۔ تو بجائے اس کے کہ آپ موجودہ سٹاف کو ہی تربیت دیتے کہ وہ یہ کام کرتے ۔ دوسرے سٹاف کے لئے جو آپ آٹھ لاکھ اکیس ہزار روپیہ ہم سے مانگ رہے ہیں ، اس کی کیا ضرورت ہے ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ میجر صاحب ۔ اب آپ اپنی تقریر ختم کریں ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا ۔ آپ کے ارشاد کے مطابق میں اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے ایک چھوٹا سا قصہ آپ کو سناتا ہوں ۔ ایک نواب صاحب کے ہاں ایک گھوڑا تھا ۔ انہوں نے اس کے لئے ایک سائیس رکھا ہوا تھا ۔ لیکن وہ گھوڑا کمزور ہوتا گیا ۔ تو لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ کے سائیس نے ایک بکری رکھی ہوئی ہے اور وہ اس گھوڑے کا دانہ اپنی بکری کو کھلا دیتا ہے ۔ اس کے بعد نواب صاحب نے اس پر ایک اور آدمی رکھ دیا ۔ لیکن گھوڑا پھر بھی کمزور ہوتا گیا ۔ تو لوگوں نے اسے کہا کہ صاحب یہ جو آپ نے ایک اور نگران مقرر کیا ہوا ہے اس کی ایک گائے ہے ۔ اس کے بعد نواب صاحب نے اس پر ایک تیسرا آدمی مقرر کر دیا کہ وہ ان صاحب کی نگرانی کرے ۔ لیکن اس کے باوجود بھی گھوڑا کمزور ہوتا گیا ۔ انہوں نے کہا اب کیا بات ہے تو لوگ کہنے لگے کہ ان صاحب کی ایک بھینس ہے ۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا ایک خاص آدمی ان کی نگرانی پر لگا دیا ۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ وہ گھوڑا مر گیا ہے ۔ نواب صاحب نے لوگوں سے پوچھا کہ بھئی گھوڑا کیوں مر گیا ۔

تو لوگوں نے بتایا کہ اسے چارہ نہیں ملتا تھا ۔ اس نے پوچھا کہ اسے چارہ کیوں نہیں ملتا تھا ۔ تو ان کو بتایا گیا کہ پہلے تو گھوڑے کے چارے میں سے صرف بکری ہی کھایا کرتی تھی ۔ لیکن بعد میں اس میں سے گائے اور بکری کھانے لگے اور اس کے بعد جب آپ نے تیسرا آدمی رکھا تو اس چارے میں اس کی بھینس بھی حصہ دار بن گئی ۔ اس کے بعد آپ کے اس خاص آدمی کے پاس اپنا ایک گھوڑا تھا ۔ لہذا ان چاروں جانوروں کا چارہ وہی ایک گھوڑا کھا لیتا تھا ۔ اس لئے آپ کا گھوڑا بالکل ہی بھوکا رہ گیا اور مر گیا ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری حالت بھی نواب صاحب کے گھوڑے کی طرح ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Yes. The Parliamentary Secretary, (Railway) please.

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ جناب سپیکر ۔ اس مطالبہ زر کا مقصد modernization of accounts کے سلسلے میں کچھ نئے سٹاف اور کچھ non- recurring expenditure میں سے انکم ٹیکس کے consultants کی salaries کے متعلق انکم ٹیکس کی پروویژن کرنا تھی ۔ اور کچھ نئی مشینوں کی خرید تھی ۔ جناب والا ۔ پیشتر اس کے کہ میں اس ڈیمانڈ کی وضاحت کروں ۔ چند ایک باتیں اس ایوان میں اٹھائی گئی ہیں ۔ کہ اس modernization of accounts پر ریلوے کا جو عملہ اس وقت کار فرما ہے اس کی ضرورت کیا تھی ۔ تو میں باقی اس کے اقتصادی اور عملی اور اس کے فوائد کے باقی پہلوؤں پر روشنی ڈالوں ۔ میں جناب حمزہ صاحب اور اسلم جان کو ان کے اپنے لیڈر کے خیالات کے متعلق متوجہ کرنا چاہتا ہوں ۔ جس کا اظہار انہوں نے ۱۹۶۴ء میں کیا تھا ۔ جناب والا ۔ آپ کو معلوم ہے ۔ کہ ایک اکنامی کمیٹی ۔ ۔ ۔ ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں ۔ نہ خواجہ صاحب میجر صاحب کے لیڈر ہیں ۔ نہ حمزہ صاحب کے چونکہ وہ ایک جماعت سے تعلق ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : This is no point of order.

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ حمزہ صاحب میری بات کی تردید نہیں کریں گے کہ کم از کم خواجہ صاحب ان کے لیڈر ہیں ۔ تو جناب والا۔ ۱۹۶۴ء میں جو اکنامی کمیٹی کی رپورٹ تیار کی گئی ۔ اور جس پر قائد حزب اختلاف کے دستخط موجود ہیں ۔ تو اس میں انہوں نے اسکی افادیت پر انتہائی زور دیا تھا ۔ کہ محکمہ ریلوے کے accounts کی اہمیت اس قدر ہے ۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے ۔ ان accounts کے سسٹم کو تبدیل کیا جائے ۔ اور اس سسٹم کو نئے طریقے سے اختیار کیا جائے ۔ تو جہاں تک جناب والا ۔ اس بات کا تعلق ہے آپ کو اس مسئلے پر نہایت ہی سنجیدگی سے غور کرنا پڑے گا ۔ اور اس کے اقتصادی اور معاشی پہلوؤں پر غور کرنا پڑے گا آپ کو جناب والا ۔ علم ہے کہ چھوٹے چھوٹے صنعتی اور تجارتی ادارے بھی اس نئے accounting سسٹم کی طرف اپنی توجہ مبذول کر رہے ہیں ۔ P.I.A. and Banks اور دوسرے متفرق چھوٹے چھوٹے ادارے بھی اس وقت تک اپنے accounts کو modernize کر چکے ہیں ۔ یا وہ اس طرف قدم اٹھا رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ ریلوے ایک بہت بڑا کمرشل ادارہ ہے ۔ اس کی efficiency کو بہتر بنانے کے لئے یہ انتہائی ضروری ہے ۔ کہ آپ اس کے accounts کو اس developing economy کے ساتھ ساتھ چلائیں ۔ تاکہ آپ ہر وقت یہ جائزہ لے سکیں ۔ کہ آپ کے ریلوے کی کارکردگی کیا ہے ۔ جہاں تک جناب والا ۔ میرے دوست نے اس بات پر اعتراض کیا ہے ۔ کہ آپ مزید posts کس لئے مانگ رہے ہیں ۔ اس سلسلے میں میں عرض کرونگا ۔ کہ کچھ وقت تک جب تک کہ یہ ہمارا نیا سسٹم مکمل طور پر اختیار نہیں کر لیا جاتا ۔ یعنی دونوں سسٹم بیک وقت چل رہے ہیں ۔ ہم پرانے سسٹم پر بھی کام کر رہے ہیں ۔ اور نئے سسٹم کے لئے اپنے لوگوں کو ٹریننگ دے رہے ہیں اور ساتھ ساتھ اسے adopt بھی کر رہے ہیں ۔ تو اس لئے اس محدود وقفہ کے لئے ہمارے اخراجات کچھ حد تک زائد ہوں گے ۔ لیکن جب ہم مکمل طور پر

modernized me... اختیار کر لیں گے ۔ تو اس وقت تک اخراجات میں کافی حد تک کمی ہو جائے گی ۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب والا ۔ میرے فاضل دوستوں نے یہ point اٹھایا تھا کہ ہم اپنے آفیسرز کو باہر بھیجتے ۔ اور ان کو وہاں ٹریننگ دے کر واپس یہاں بلاتے اور وہ آ کر بقایا عملے کو یہاں ٹریننگ دیتے ۔ جناب والا ۔ ایک تو یہ ممکن نہیں تھا ۔ کہ اتنے بڑے سسٹم کو modernize کرنے کے لئے ہم صرف چھ مہینے یا ایک سال کی ٹریننگ کے لئے اپنے چار یا پانچ آدمی باہر بھیج دیتے ۔ اور پھر وہ واپس آ کر ہمارے سٹاف کو ٹریننگ دیتے ۔ جناب والا ۔ میرے فاضل دوست جس غلط فہمی کا شکار ہیں وہ یہ ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ سسٹم صرف ہیڈ کوارٹر آفس اور ریلوے بورڈ کے دفتر میں adopt کیا جا رہا ہے ۔ مگر جناب والا ۔ اس کا دائرہ سارے پاکستان کی ریلوے تک وسیع کر دیا گیا ہے اس سسٹم کو modernize کیا جا رہا ہے ۔ جناب والا ۔ اس لئے نہ تو یہ ہمارے لئے ۔ اور نہ ہی یہ اقتصادی طور پر مناسب تھا ۔ کہ ہم اپنے لوگوں کو باہر بھیجتے اور وہ وہاں سے ٹریننگ حاصل کر کے واپس آتے اور آ کر از سر نو کام شروع کرتے ۔ تو اس لئے یہ نہایت ہی مناسب تھا ۔ کہ ہم consultants کو یہاں بلاتے ۔ اور وہ ہمارے تمام سسٹم کا جائزہ لے کر اپنی سفارشات پیش کرتے ۔ اور اس کے بعد ہمارے لوگوں کو ٹریننگ دے کر ساتھ ساتھ ہماری یہ امداد کریں ۔ کہ ہم پرانے سسٹم کو رفتہ رفتہ چھوڑ کر نئے سسٹم کو اختیار کریں جناب والا ۔ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں ۔ کہ اس قرضے کے ساتھ کوئی شرائط نہیں ہیں ۔ یہ صرف ایک suggestion تھی ۔ جس کو ہم نے accept کیا ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے ۔ کہ یہ قرضہ بذات خود شریف تھا ۔ آپ اس کے بارے میں فرمائیے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Senior Deputy Speaker: This is no point of order.

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ ورلڈ بنک کے قرضہ جات tied loans نہیں ہوا کرتے ۔ میں اپنے فاضل دوستوں کو جو باہر سے معلومات

حاصل کر کے یا لوگوں سے سن کر آتے ہیں ۔ اور حقائق پر نہیں جاتے ۔ بجٹ کو نہیں پڑھتے ان کے لئے میں کیا عرض کر سکتا ہوں ۔

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ information وہ ہوتی ہے جو آپ کی فائلوں میں ہوتی ہے اور آپ کو اس کا علم تک نہیں ہوتا ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : No interrputions please.

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ ابھی ابھی میرے ایک فاضل دوست نے بہت بڑا الزام لگایا تھا ۔ جو بالکل بے بنیاد ہے کہ ان consultants کے ساتھ ساتھ احمد اینڈ کمپنی جس میں کہ کسی ریلوے افسر کا لڑکا یا داماد ہے اس کو engage کیا گیا ہے ۔ آپ کی اطلاع کے لئے میں عرض کرتا ہوں کہ نہ تو اسے engage کیا گیا ہے اور نہ ہی کیا جائیگا ۔ مجھے جناب والا ۔ سمجھ نہیں آتا کہ یہ معلومات ان کو کہاں سے فراہم کی جاتی ہیں ۔ کم از کم وہ ایسی باتیں اس ایوان میں کہتے ہیں جو اس بجٹ میں موجود نہیں ہوتیں ۔

جناب والا ۔ اب صورت حال یہ ہے ۔ کہ اب تک ۵۰ فیصد سٹیشنوں پر Revenue Receipts کے سلسلے میں لیا سسٹم اختیار کیا جا چکا ہے ۔ میرے فاضل دوستوں نے اور بھی بہت سی باتیں کی ہیں کہ پانچ ہزار روپیہ ان کی کوٹھیوں کے کرایہ کے لئے دیا جاتا ہے ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ consultants کے جو الاؤنسز یا مراعات ہیں ۔ وہ عام consul-tant الاؤنس کے مطابق ہیں ۔ اس میں ذرا بھر بھی زیادتی نہیں ہے اور ان کی کوٹھیوں کا کرایہ زیادہ سے زیادہ ۱۵۰۰ روپیہ ماہوار ہے مجھے معلوم نہیں کہ آپ یہ اطلاع کہاں سے لے آئے ہیں ۔ ہماری اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے یا economy کے لئے بقول خواجہ صاحب کے یہ modernization of accounts نہایت ضروری تھا جس کا حوالہ انہوں نے ۱۹۶۴ء میں کیا تھا ۔ تو اس میں جناب والا ۔ آئٹم (B) میں ۔ ۔ ۔ ۔

There is a provision for income tax on the salaries of consultants payable by the Railway as per agreement.

اس سلسلے میں جناب والا ۔ پوزیشن یہ ہے ۔ کہ اس کی ادائیگی آئندہ مالی سال میں ہونی ہے ۔ اس کے متعلق محکمہ ریلوے نے سنٹرل بورڈ آف ریونیو کو یہ represent کیا تھا ۔ کہ یہ انکم ٹیکس free کر دیا جائے ۔ لیکن ابھی تک سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے اس پر رضا مندی کا اظہار نہیں کیا ۔ case دوبارہ ان کو represent کر دیا گیا ہے ۔ لیکن تا حال اس کا فیصلہ نہیں ہوا ۔ لہذا اس سلسلے میں یہ پروویژن رکھ دی گئی ہے ۔ This is not a permanent provision Sir. یہ بقایا جات کی ادائیگی ہے اگر سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے اس بات سے اتفاق نہ کیا ۔ تو اس صورت میں یہ ادائیگی کرنی پڑے گی ۔ modernization of accounts کے اخراجات میں اکنامی ، اس کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے - - - - -

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ گورنر صاحب نے ریلوے کی بہتر کارکردگی کا سرٹیفیکیٹ دے دیا ہے - - - -

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ یہ سرٹیفیکیٹ تو آپ کے لئے ہے - - - - -

Mr. Senior Deputy Speaker : I will now put the Cut Motion to vote. The question is :

> That the total of Rs. 19,04,000 on account of Appropriation to Funds, Payment of Return on Central/Provincial Government Capital Investments and Miscellaneous Other Expenditure—Total New Expenditure (Recurring and Non-Recurring) be reduced by Rs. one.

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker : I will now put the Demand to vote. The question is :

> That a sum not exceeding Rs. 19,04,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969, in respect of Appropriation to Funds, Payment of Return on Central/Provincial Government Capital Investments and Miscellaneous other Expenditure.

The motion was carried.

Mr Senior Deputy Speaker : The House is adjourned to meet tomorrow at 8.00 a.m.

The Assembly then adjourned (at 1 30 p.m.) till 8.00 a m. on Tuseday the 18th June, 1968.

APPENDIX I

(Ref : Starred Question No. 10964)

Serial No.	Name of Unit	Date of sanction and sanctioning authority	Year of Production	Name of the party to whom permission was granted	Location originally sanctioned	Change of location	Change of ownership	Capacity
1	2	3	4	5	6	7	8	9
Private Sector								
1	Bahawalnagar Sugar Mills, Ltd.	14th September 1965, PICIC.	1967	Al-Qadar Industries Ltd., Karachi :—	Chishtian ..	No change	No change	1,500 ton daily crushing capacity.

1. Mr. Rafiq Saigol
Chairman.

				2. Mr. Sadiq Haji-Adam. 3. Makhdoomzada Hassan Mahmood 4. H. Ghulam Ahmad H. Adam. 5. Mr. Saleh Mohd. Haji Taiyub.				
2	Mehran Sugar Mills, Ltd.	21st March 1965, PICIC	...	Mehran Sugar Mills—	Tando Allahyar.	Ditto	Ditto.	Ditto.
				1. Pir Ghulam Rasool Shah. 2. Ghulam Mustafa Khan Jatoi. 3. Mr. Saifuddin Jatoi. 4. Qazi Shamsuddin.				

1	2	3	4	5	6	7	8	9
				5. Mr. Tariq Nazir Ahmed.		Shahdadpur Change in		
3	Burhan Kingree Suger Mills, Ltd.	29th May 1963 IP&S Deptt.	...	Burhan Kingree Sugar Mills Directors— 1. Shah Mardan Shah Pir of Pigaro. 2. Mr. Amir Ali A. Burhani. 3. Mr. Tahir Ali A. Burhani. 4. Mr. Sadaruddin Shah of Shahdadpur.	Hala	location was made by the IP&S Department of the Central Government.	Ditto.	Ditto.

				5. Mr. Tayyabji-Abdul Qayyum of Saifee Development Corporation 6. Fatima Ahmed Ali Burhani. 7. Zubeda A Jaffarjee.					
4	Mirpurkhas Sugar Mills Ltd.	30th March 1964, PICIC	1966	M/s. Faruque Ltd., Karachi Mr. G. Faruque (Chairman).	Mirpurkhas	Ditto.	Ditto.	Ditto.	
5	Pasrur Sugar Mills Pasrur Shahtaj Sugar Mills). Ltd. (Now	10th December 1964. PICIC	1967	Shahtaj Sugar Mills	Pasrur Distt. Sialkot.	Mandi Bahauddin District Gujrat. (In view of proximity of the original location to Indo-Pak Border)	Ditto.	Ditto.	

1	2	3	4	5	6	7	8	9
6	Adamjee Sugar Mills Ltd.	20th March 1964 PICIC.	15-11-67	Adamjee Sugar Mills.	Darya Khan Mianwali.	No change	No change	1,500 ton daily crushing capacity.
7	Larkana Sugar Mills Ltd.	20th August 1964 PICIC.	...	Larkana Sugar Mills Mr. A.H. Manghi.	Larkana	Ditto.	Ditto.	Ditto.
8	Peshawar Sugar Mills Ltd.	10th December 1964	...	Peshwar Sugar Mills Ltd.	Khazana (District Peshawar)	Ditto.	Ditto.	Ditto.
9	Noon Sugar Mills, Ltd., Bhawal.	16th December 1964, PICIC.	Nov. 1966	Malik Khaliq Dad Noon Director-in-Charge.	Bahawal (District Sargodha)	Ditto.	Ditto.	Ditto.
10	Hussain Sugar Mills Jaranwala.	27th March 1965 PICIC.	Dec. 1967	Hussain Sugar Milis, Ltd. Directors—	Jaranwala.	Ditto.	Ditto.	Ditto.

			1. Mr. Hussain Ebrahim. 2. Mr. Latif Ebrahim. 3. Mr. Yousaf Ghani. 4. Mst. Noor Bano. 5. Mst. Aisha Bai Ali Muhammad. 6. Mst. Aisha Bai Suleman. 7. Mr. Gulzar Hussain Dar.				
11	Shakarganj Mills, Ltd.	8th February 1968	Shakarganj Mills Ltd.—	Jhang	Ditto.	Ditto.	Ditto.
			1. Mr. Jamaluddin Abdul Wahab.				

1	2	3	4	5	6	7	8	9
				2. Mr. Muhammad Saleem. 3. Mr. Maqbool. Ahmad. 4. Mr. Muhammad Rafi. 5. Mr. Khalid Bashir.				
12	Bannu Co-operative Sugar Mills.	31st October 1963	...	The mill was sanctioned jointly to the West Pakistan Cooperative Development Board and WPIDC.	Bannu	No cha ge.	..	Ditto.
		Executive Committee of the National Economic Council.						

13	Badin Sugar Mills, now Bawany Sugar Mills Ltd., Talbar.	2nd December 1963 Executive Committee of the National Economic Council.	WPIDC	—	Badin	Talbar ... The change was allowed due to consideratin for supply of raw material sugarcane.	Ditto.

*Since the West Pakistan Co-operative Development Board were unable to put up the necessary finances the sugar mill was set up by WPIDC and financed by the Provincial Government.

†The scheme approved by the E.C. of NEC, provided for floating a public limited company for recovery of the cost of the project during the early period erection, Bawany Group came for ward to take over the Badin Sugar Mills. After take over the mill was converted into a limited Company by them. †shares of it are held by the WPIDC.

APPENDIX II

(Ref : Starred Question No. 11650)

ANNEXURE 'A'

To

(1) The Chief Secretary,
Government of West Pakistan, Lahore.

(2) The Chairman,
Mines Committee,

Sir, Civil Secretariat Lahore.

We, the undersigned lessees/licencees of the various mines/Areas for extracting coal or sulphur etc, have been experiencing great difficulties in the performance of our obligations since the assumption of office by Mr. S.B.A. Kazmi as officiating Director, Mineral Development, Goverment of West Pakistan, Directorate of Mineral Development, 11-Lytton Road, Lahore. On account of his non-cooperative and hostile attitude, motivated by his personal experiences and interests, panic has been caused, as a result of which we feel insecure and reluctant to risk any further investment in the lease-hold or licenced areas, which is naturally resulting in a loss to us as also to the State exchequer. A situation has thus been created by Mr. Kazmi which has constrained us to take the liberty of approaching you for the redress of the wrongs done by him and for seeking security of tenure which is the corner-stone for any further investment in developing the mining industry.

2. Under the provisions of the Pakistan Mining Concession Rules, 1960, as adapted by the West Pakistan Government, the leases/licences are invariably issued for a fixed tenure. This is even otherwise necessary for inducing an investor to invest his money in undeveloped and far-off places. After obtaining the leases/licences, we performed our obligation

to the best of our ability and resources. The relations between the Directorate of Mineral Development and the lessees/licencees remained very cordial since the commencement of these operations, which proved beneficial both for the investors as also the Government, and which, in turn, had also attracted further investors to this industry. But unfortunately the situation has been reversed since the assumption of office by Mr. S.B.A. Kazmi, as officiating Director, Mineral Development.

3. Since the assumption of office by him, he has, for reasons of his own, been attempting to withdraw the licences already in operation without an legal and valid excuse. He has also been interfering with the extent of the areas regarding which leases/licences had already been validly issued. The illegal orders passed by him have been challenged by the aggrieved parties by filing writ petitions in the High Court of West Pakistan and also by filing suits in the Civil Courts. Some of the writ petitions recently filed and admitted to regular hearings, and in which stay orders have also been passed by the High Court of West Pakistan at Lahore, are Writ Petition No. 1058 of 1967 (Messrs. Majid & Company, verses Director, Mineral Development and others), and Writ Petitions Nos. 20 of 1968 and 216 of 1968 (Messrs. Siraj Chemical Works, Versus Mr. S.B.A. Kazmi, and others). Besides, there are about 20 Writ Petitions and equal number of civil suits pending in the High Court of West Pakistan and various civil courts of West Pakistan for determination. Instead of helping the lessees and the licencees in concentrating their attention, energies and resources on the development of the mines or the areas, which can become a national asset, Mr. Kazmi has diverted them to litigation, which is unnecessarily involving the Government into litigation and consequential expense. In addition to discouraging the newcomers into this field, his conduct and behaviour has discouraged and disheartened the present lessees and licencees from making further investments, as they feel insecure, inspite of the fact that they have already been granted valid leases/or licences, which are lawful and binding on the parties in accordance with law. A perusal of the contents of the aforesaid writ petitions would reveal that Mr. S.B.A.

Kazmi has been, in clear vio lation of law and the express terms of the leases and licences, been attempting to terminate or vary them without any justification in law.

4. With a heavy heart we regret to say that Mr. S B.A. Kazmi has been, again for reasons of his own, deliberately and intentionally misrepresenting and mis-stating facts to his higher officers, with the object of causing wrongful loss to a party or parties who decline to play to his tune by meeting his illegal demands, and for causing wrongful gain to others, who agree to do. The case of Messrs. M. Ahmad and Company, Quetta, being a recent one, is cited in support of this contention. Messrs. M. Ahmad & Company, Quetta, had applied for the extension of their already granted lease-hold area by about 105.3 acres. All the officials concerned held that they were working very satisfactorily in the area already granted, and recommended the extension of the area in their favour, including Mr. S.B.A. Kazmi, who, at the relevant time, was the Joint Director, Mineral Development. The application of Messrs. M. Ahmad & Company, bearing case No. ML-53 (1108)/64, came up for determination and final approval before the Mines Committee in its meeting held on 9-12-67 under your benevolent Chairmanship. When the item pertaining to the case of Messrs. M. Ahmad & Company came up for determination, Mr. S.B.A. Kazmi, completely contrary to the facts appearing on the record including his own written recommendation, orally stated before the Members of the Mines Committee that this party was not working in the area already granted to them and thus induced the Committee to reject their application. We understand that Messrs. M. Ahmad & Co. have already made a representation to the Government against this false and high-handed action of Mr. S.B.A. Kazmi.

It is, therefore, respectfuly prayed that you may kindly look into this matter and at an early date, as it is adversely affecting the interests of the lessees and the licencees, as also the Government income therefrom, Mr. S.B.A. Kazmi has already amply demonstrated that he is managing the mineral Department and its properties for

advancing his own interests according to his own whims and in complete disregard of higher officers, as also of law We are accordingly constrained to pray that he be bridled, and a senior CSP Officer be appointed in his place, for whom this post is really meant. We further pray that an enquiry be held into the allegations made against him, and we be afforded an opportunity to prove the allegations made. We are making this request with the full consciousness that in the event of our inability to prove the allegations made against him, we can be hauled up for making false accusations against him.

Hoping to be favoured with an early acknowledgement in the matter.

Your most obedient servants,

(1) Lt. Col. Shah Nawaz Khan, Proprietor, Shanico Mine Owners, 98-A, Satellite Town, Sargodha.

(2) Siraj Din, Proprietor, Siraj Chemical Works, 7-C Shahalam Market, Lahore.

(3) Abdul Majid, Partner, Majid & Co. Mine Owner, Mach.

(4) Abdul Rashid, Proprietor, M. Ahmad & Co. 2-13/4, Shahra-e-Adalat, Quetta.

(5) Lishari Stone Industries, 200/D, Satellite Town, R'pindi.

Copy to :—

(a) The Governor of West Pakistan, Govt. House, Lahore.

(b) Advisor to the President of Pakistan, President Sectt., Islamabad.

(c) Home Minister, West Pakistan, Lahore.

(d) Minister for Labour & Social Welfare, W. Pak. Lahore.

(e) Minister for Finance, West Pakistan, Lahore.

(f) Secretary, Industries, Commerce & Natural Resources Government of Pakistan, Islamabad.

(g) The Addl. Chief Secretary, Planning & Development, West Pakistan, Lahore.

(h) Secretary Industries, Commerce & Mineral Resources, Civil Sectt, Lahore.

(i) Director, Anti-Corruption, West Pakistan, Lahore.

(j) D.I.G., Crimes, Civil Defence Bldg., Lahore.

(k) Chairman, Governor's Inspection Team, Lahore.

(l) Economic Adviser to the Secretary, Industries, Commerce & Mineral Resources Deptt., Civil Sectt. Lahore.

(m) The Superintendent of Police, Anti-Corruption, Lahore Region, Chauburji, Lahore.

(n) Governor's Military Secretary, Lahore.

(o) Governor's Secretary, Lahore.

(p) Minister of Food & Agriculture, Lahore.

(q) Minister of B.D. & Local Self-Govt., Lahore.

(r) Minister of Communications & Works, Lahore.

(s) Minister of Education & Auqaf, Lahore.

(t) Minister for Irrigation & Power, Lahore.

(u) Minister for Health & Social Welfare, Lahore.

(v) Minister for Revenue & Rehabilitation, Lahore.

(w) Minister for Law & Parliamentary Affairs, Lahore.

(x) Director, Military Intelligence, Govt. of Pakistan, Rawalpindi.

(y) Speaker, Provincial Assembly, Lahore.

(z) Parliamentary Secretary for Industries & Natural Resources, Lahore.

Pray for your kind assistance and immediate action in the national cause.

APPENDIX III

(Ref : Starred Question No. 12644)

ANNEXURE

Statement showing regionwise and yearwise number of persons recruited directly as Clerks and Assistants, Stenographers and Section Officers in the West Pakistan Secretariat since Integration

Year	Quetta & Kalat Divisions and Lasbela District.	Khairpur & Hyderabad Divisions	Lahore Division Districts of Rawalpindi, Sargodha, Lyallpur, Multan, Sahiwal and Gujrat.	Bahawalpur Division and Districts of Muzaffargarh, D. G. Khan, Campbellpur, Mianwali, Jhang and Jhelum.	Agencies, States & Tribal Areas including Added & Special Areas adjoining settled Districts.	Peshawar & D. I. Khan Divisions excluding Zone No. 5.	Karachi Division including Lasbela District.	Total.
1	2	3	4	5	6	7	8	9
				CLERKS				
1956	—	1	39	2	—	1	—	43

1957	—	—	14	—	—	—	—	14
1958	—	—	11	—	—	1	—	12
1959	—	—	10	—	—	—	—	10
1960	—	—	48	2	—	1	—	51
1961	—	—	30	5	—	—	—	35
1962	—	—	27	2	—	—	—	29
1963	—	—	39	4	—	—	—	43
1964	—	—	31	—	—	1	—	32
1965	—	—	8	—	—	1	—	9
1966	—	—	—	—	—	—	—	—
1967			44	3	—	1	—	48
1968	—	1	72	9	—	2	—	84
Total :—	—	2	373	27	—	8	—	410

ASSISTANTS

1956-) 1964.)	—	—	—	—	—	—	—	—

1	2	3	4	5	6	7	8	9
1965	—	1	12	—	—	1	—	14
1966	—	—	—	—	—	—	—	—
1967	—	—	4	—	—	—	—	4
Total :—	—	1	16	—	—	1	—	18
SENIOR SCALE STENOGRAPHERS								
1955-) 1966.)	—	—	—	—	—	—	—	—
1967	—	—	5	—	—	—	—	5
1968	—	—	2	—	—	—	—	2
Total :—	—	—	7	—	—	—	—	7
JUNIOR SCALE STENOGRAPHERS GRADE II								
1955	—	—	1	—	—	—	—	1

1956	—	—	8	—	—	—	—	8
1957	—	—	38	2	—	—	—	40
1958	—	—	13	1	—	—	1	15
1959	—	—	12	—	—	—	1	13
1960	—	—	17	1	—	—	1	20
1961	—	—	23	3	1	—	—	26
1962	—	—	29	1	—	—	—	30
1963	—	—	45	3	—	—	—	48
1964	—	—	19	2	—	1	—	22
1965	—	—	7	—	—	—	—	7
1966	—	—	—	—	—	—	—	—
1967	—	—	17	1	—	—	—	18
1968	—	—	32	—	—	—	—	32
Total :—	—	—	261	14	1	1	3	280

1	2	3	4	5	6	7	8	9
				SECTION OFFICERS				
1955-) 1956.)	—	—	—	—	—	—	—	—
1957	—	—	7	—	—	—	1	8
1958	—	1	—	1	—	—	—	2
1959	1	2	12	4	—	1	1	21
1960	—	2	6	—	—	1	—	9
1961	—	—	2	—	—	—	—	2
1962	—	—	—	—	—	—	—	—
1963	—	—	—	—	—	—	7	7
1964	—	—	—	—	—	—	—	—
1965	—	1	5	3	—	2	—	11

1966	—	—		—		—	—	—
1967	—	1	11	2	1	3	1	19
1968	—	1	2	1	—	—	—	4
Total :—	1	8	45	11	1	7	10	83

APPENDIX IV

(Ref : Starred Question No. 12726)

ANNEXURE 'A'

LIST OF MINING LEASES CANCELLED DURING THE YEARS 1966-67

	Name of the Concessionaires	File No.	Mineral	Acreage	Location	Date of grant.	Reasons for cancellation
1.	Hazara Mining Co. Taxila	ML-612 (138)	Limestone	1992.37	Near Village Khanpur.	15-5-65	The parties failed to comply with the working obligations of lease in accordance with the Pakistan Mining Concession Rules, 1960 as adopted by the
2.	—do—	ML-612 (144)	—do—	195.45	Near Wah R.S.	9-12-65	
3.	—do—	ML-612 (137)	—do—	990.13	Near V. Burban Distt : Campbellpur.	16-7-65	
4.	Haji Malik Mohd. Suleman & Sons, Taxila.	(256)	—do—	189.9	Near Kamara, Distt. Campbellpur.	11-10-65	

5.	Malik Ghulam Khan, Taxila.		(242)	—do—	3149.24	Near Sultanpur Distt. Attock.	16-7-65	Govt. of West Pakistan and as amended from time to time.
6.	Haji Malik Mohd. Suleman & Sons, Taxila.	ML-69	(14)	—do—	456.8	V. Usman Khatak Distt. R'pindi.	26-11-51	
7.	—do—		(16)	—do—	228 5	V. Ghaziabad, Distt. Attock.	8-6-51	
8.	—do—		(18)	—do—	550 3	V. Katche & Tallan, Distt.	4-6-51	
9.	M/s. Indus Mining Corpn. Ltd. Haripur, Distt. Hazara.	NMM/ ML-607	(182)	Silica Sand	1255.69	Near Hasanpur, Distt. Hazara.	10-9-66	
10.	—do—	,,	607 (149)	—do—	3170.7	—do—	6-9-65	
11.	Mr. Islam Ullah Khan, Haripur. Distt. Hazara.	,,	607 (167)	—do—	1271.9	Near Haripur.	10-11-65	

1	2	3	4	5	6	7	8
12.	Munis Hussain Khawaja, Sargodha.	ML-Ord-Sand/47.	Ord. Sand	627	Near V. Channi Distt. Jhang.	10-6-65	The leases were cancelled as the parties were not paying rovalty dues according to the production of sand. DMD inspected these areas on 27/28-'-67 and found the charges correct. Hence the leases were cancelled.
13.	Mohd. Yousaf & Co., Lahore	—do— /34	—do—	1116.3	—do—	27-8-65	
14.	M. Masood Zaidi, Lahore.	—do— /54	—do—	821.10	—do—	15-7-65	
15.	Malik Fazal Din & Sons, Taxila.	ML-Gravel (86)	Gravel	28 1.51	Qaziabad Distt. Attock.	15-5-61	The party failed to comply with the working obligations of the leases
16.	—do—	—do— (87) ML-Bajri-	—do—	3091.73	Near Sarwala, Distt. Attock.	—do—	

17.	Mr. Mohd. Ashraf Khan.	Sand	(34)	Bajri Sand	371.00	Near Hasan Abdal Distt. Attock.	28-5-66	according to Mining Concession Rules, 1960, as adapted by the Govt. of West Pakistan.
18.	Capt. Najibullah Khan.	—do— ML-Ord.	(35)	—do—	2181	Near Attock R.S.	15-12-66	—do—
19.	Pak. Mineral & Research Co. Lahore.	Sand	(6)	Ord-Sand	343.75	Lawrence, Distt. Attock.	20-4-62	—do—
20.	Malik Karim Haider, Taxila.	ML-113	(128)	Ord-Stone	1755	Near Hazara.	10-11-65	—do—
21.	Capt. Najibullah Khan.	ML-Gravel	(99)	Gravel	3200	Garyala, Distt. Attock.	23-7-65	—do—
22	—do—	Bajri-Sand	(26)	Bajri Sand	224	Vill. Usman Khatak, R/Pindi.	26-7-65	—do—

1	2	3	4	5	6	7	8
23	—do—	—do— (29)	—do—	3011	Havellian, Hazara.	—do—	—do—
24	—do—	—do— (30)	—do—	1777	Kalabad, Hazara.	23-7-5	—do—
25.	Mohd. Ashraf Khan, Hazara.	ML-113 (243)	Ord-Stone	178.45	Near Drigh Rd. Karachi.	25-11-56	—do—
26.	Malik Fazal Din & Sons, Taxila.	ML-Gravel (95)	Gravel	3197.32	Near Baldher, R.S. Hazara.	16-7-65	—do—
27.	—do—	—do— (96)	—do—	2902	Near Haripur. Hazara.	—do—	—do—
28.	Mr. Dilwar Khan, Haripur.	ML-113 (224)	Ord-Stone	519	Siraj Gali Distt. Hazara.	8-9-66	—do—
29.	Mr. Gul Sabir, Haripur.	—do— (227)	—do—	125.1	Khuni, Distt. Hazara.	10-9-66	—do—

30.	—do—	—do—	(228)	—do—	102.37	Padni. Hazara	—do—	—do—
31.	Mr. Dilwar Khan Haripur.	—do—	(225)	—do—	80.00	Uchhlar, Distt. Hazara.	—do—	—do—
32.	Mr. Islamullah Khan, Haripur.	—do—	(216)	—do—	120.35	Mohar Gatta, Hazara.	—do—	—do—
33.	Capt. Najibullah Khan.	ML Gravel	(341)	Gravel	917	Haripur, Hazara	5-7-67	—do—
34.	Capt. Najibullah Khan.	Ord. Sand	(187)	Ord. Sand	1990	Pindi Ghep, Attock.	2-3-67	—do—
35.	—do—	—do—	(188)	—do—	2250	—do—	—do—	
36.	—do—	Bajri —do—	(41)	Bajri Sand	800.6	Mohar Kurd, Hazara	11-9-65	—do—
37.	—do—	—do—	(70)	—do—	954.5	Sanjiwala, Attock	25-11-66	—do—
38.	—do—	—do—	(75)	—do—	331.15	Basiar, Attock.	25-11-66	—do—
39.	—do—	—do—	(76)	—do—	902.75	Kanjur, Attock.	27-12-66	—do—

1	2	3	4	5	6	7	8	9
40.	—do—	—do—	(92)	—do—	317.2	Taju Bara, Attock.	2-3-67	—do—

LIST OF LEASES CANCELLED DURING THE YEAR 1967-68.

1.	Syed Inayat Ullah Khan, Hazara.	NMM/ML-Niterate 1/67		Niterate	40	Near Shah Kot, Sheikhupura.	12-12-67	Salt Peter/Niterate being surface products is disposed by the Board of Revenue by auctioning the area on yearly basis. The area was granted inadvertantly and has been cancelled.
2.	M/s. Malik Mohd. Hayat Khan & Co. Mianwali.			Fireclay		Vill. Bazar & Namal, Distt. Mianwali.	7-8-65	As the area was not free and was granted to the

						party by an inadvertance, the lease has been cancelled.
3.	—do—		—do -		In Mauza Bazar & Kalri, Distt. Mianwali.	—do—
4.	M/s. Abdul Qadir & Co. Lyallpur.	ML-Ord-Sand/165/66	Ord-Sand	54 2	River Ravi, Distt. Lahore.	19-3-68	The lease was withdrawn and reallotted to Mian Sabahuddin on account of the latter being local.

APPENDIX V

(Ref : Starred Question No. 12735)

Statement showing the rates of Conveyance Allowance admissible to Police Officers of all ranks in the different areas in West Pakistan.

A R E A	Ss. P	Asstt : S.P.	D.S.P.	Inspectors	S. IS.	A.S.Is.	H.Cs.	F.Cs.	Remarks.
Former Punjab	*Rs. 120/-	*Rs. 30/-	*Rs. 30/-	@Rs. 45/-	@Rs. 45/-	@Rs. 25/-	*Rs. 5/- to 10/- each.	*Rs. 5/- 10/-	*For Lahore only.
Former NWFP	@Rs. 75/- @Rs. 75/-	—	—	@Rs. 25/- to Rs. 45/- p.m.	@Rs. 25/- to Rs. 45/- p.m. (Rs. 5/- p.m. (Bicycle allowance)	As for AS. Is.	—	Rs. 5/- (Bicycle if a horse allowances maintained)	@Horse allowance
Former Sind 1. Hyderabad Division	@Rs. 75/-	—	—	@Rs. 36/-	@Rs. 12/- to 45/-	@Rs. 15/- to 36/-	@Rs. 12/- to 35/-	@Rs. 35/-	

2. Khairpur Division	@Rs. 75/-	—	—	@Rs. 50/-	@Rs. 15/- to 45/-	@Rs. 15/- to 36/-	@Rs. 20/- to 35/-	@Rs. 20/- to 35/-	
Former Baluchistan (Qta-Kalat Divns).	—	—	—	**Rs. 45-p.m. & only to three Inspectors.	Rs. 40/- (Upper Lower Subordinates)		—	Rs. 3/- p.m. each (Bicycle allowance).	**Motor Cycle Allowance
Karachi	—	—	†Rs. 125/-	Rs. 10/- 50/-	Rs. 5-10	Rs. 5-10	Rs. 5-10	Rs. 5-10	†Motor Car Allowance

APPENDIX VI

(Ref : Starred Question No. 13011)

ANNEXURE I

STATEMENT SHOWING THE NUMBER OF INDUSTRIES SANCTIONED IN THE FORMER NWFP INCLUDING TRIBAL AREAS DURING THE PERIOD FROM 1947 TO 1967 ALONGWITH INDUSTRY-WISE BREAK-UP :

Serial No.	Name of Industry	Period (No. of Units)			
		1947-55	1955-60	1960-65	1965-67
1.	Sugar.	1	1	1	—
2	Fruit Canning & Preservation	1	—	2	—
3.	Starch & Glucose	1	1	—	—
4	Flour Mills	1	—	3	2
5	Biscuits and Confectionery.	—	—	—	1
6	Choclate.	—	—	—	1
7	Tobacco Re-drying	1	—	1	—
8	Cigarettes	1	1	1	—
9	Cotton Textiles	6	3	3	2
10	Furniture	2	—	1	—
11	Wood Working & Processing	—	—	3	—
12	Paper Writing	1	—	1	—

13	Printing Presses	3	—	—	—
14	Tanneries	2	—	3	—
15	Chemicals	3	—	—	—
16	Industrial Chemical	—	—	1	—
17	Re-rolling	2	—	—	—
18	House Ware	1	—	—	—
19	Telephone Instruments & Apparatus	1	—	—	—
20	Cold Storages	1	—	4	—
21	Distillary	—	1	—	—
22	Engineering Factories	—	1	—	—
23	Agricultural	—	1	—	—
24	Electric Fan	—	1	—	—
25	Electric Furnaces	—	1	—	—
26	Carpets	—	1	—	—
27	Polishes	—	1	—	—
28	Toilet Soap	—	1	—	—
29	Vegetable Ghee	—	—	—	1
30	Nuts Bolts	—	—	—	1
31	Cement	—	—	2	—
32	Procelain, Insulators	—	—	1	—
33	Soap	—	—	1	—
34	Oil Refinery	—	—	1	—
35	Cattle Feeds	—	—	1	—
36	Wire Cables	—	—	1	—
37	Marble Cutting & Polishing	—	—	2	—

38	Speciallized Textile Mills	—	—	3	—
39	Animal Feeds	—	—	1	—
40	Plastic Footwear & Others	—	—	1	—
41	Cotton Ginning & Pressing	—	—	1	—
42	Tin Printing	—	—	1	—
43	Wire Notting	—	—	1	—
44	Electric Goods	—	—	1	—
45	Machine Serows	—	—	1	—
46	Hosiery Goods	—	—	2	—
47	Auto Repair Workshop	—	—	1	—
48	Aluminium Goods	—	—	1	—
49	Printing & Finishing	—	—	1	—
50	Pottery	—	—	1	—
51	Surgical & Bendage, Gauze	—	—	1	—
52	Drying Cleaning	—	—	1	—
53	Wire Nails	—	—	1	—
54	Crown Corks	—	—	1	—
55	Wire Products	—	—	—	1
	Total :—	28	14	53	9

GRAND TOTAL :- = 104 Nos.

(ANNEXURE—II)

INDUSTRIES ESTABLISHED BY THE WEST PAKISTAN INDUSTRIAL DEVELOPMENT CORPORATION (RUPEES IN MILLION)

S. No.	Location Division-wise.	Name of the Project	Capital cost	Date of completion
1	2	3	4	5
		PAPER BOARD AND NEWSPRINT INDUSTRY.		
1.	PESHAWAR	Adamjee Paper Board Mills.	18.40	November, 1955
		HEAVY CHEMICALS (OTHER THAN (FERTILIZERS) INDUSTRIES.		
2.	—do—	Rosin & Turpentine Factory, Haripur Hazara	1.20	May, 1958
3.	—do—	Nowshera Chemical Works Limited. Nowshera.	2.60	Feb : 1955
4.	—do—	D.D.T. Factory, Nowshera	3.02	April, 1955
		ROOK SALT		
5.	—do—	Quarries at Jatta,	2.11	July, 1962

6.	—do—	Bahadurkhel and			
7.		Karak.			
		INDUSTRIES BASED ON FOREST PRODUCTS			
8.	—do—	Timber Preservation and treatment Project Havelian.	1.35	June,	1968
		SUGAR			
9.	—do—	Charsadda Sugar Mills Limited, Charsadda.	15.05	May,	1956
10.	D.I. Khan	Bannu Sugar Mills, Bannu	26.50	June,	1965
		HEAVY ENGINEERING (INCLUDING IRON AND STEEL BUT EXCLUDING SHIPBRUILDING) INDUSTRY			
11.	CHITRAL AREA	Preparatory Survey of Iron ore in Dammer Nissar, Chitral. Area.	0.20	Sept :	1958
		Total :	70.43		

Note :— Industries mentioned at Serial Nos. 1,3,4 & 9 were set up by the West Pakistan Industrial Development Corporation but are now under Private Sector management.

Industries mentioned at Serial Nos. 2, 5, 6, 7, 8, 10, and 11 were set up by PIDC/WPIDC and are still under their own management.

ANNEXURE III

UNITS ESTABLISHED BY THE PRIVATE SECTOR WITH THE FINANCIAL AND TECHNICAL ASSISTANCE OF THE WEST PAKISTAN SMALL INDUSTRIES CORPORATION.

S. No.	Name of Industries	Number of units established	
		Outside small Industries Estate Peshawar.	Inside small Industries Estate Peshawar.
1	Marble chips	1	1
2	Readymade Garments	1	—
3	Leather Goods	1	—
4	Specialised textite	1	—
5	Wheat Milling	2	1
6	Armoury	—	2
7	Wood working	—	1
	Total :	6	5

END

Tuesday, the 18th June, 1968.

سہ شنبہ - ۲۱ ربیع الاول ۱۳۸۸ ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, H.K., in the Ch

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۙ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۙ
الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۚ
اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا
هُزُوًا ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا
كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ
وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

(پ ۲۱- س ۳۱- ع ۱۰- آیات ۱ تا ۹)

الٓمّٓ - یہ حکمت سے بھری ہوئی کتاب کی آیات ہیں۔ نیکو کاروں کیلئے ہدایت
رحمت۔ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہی اپنے
روردگار کیطرف سے ہدایت پر ہیں اور کامیاب ہیں۔ اور لوگوں میں بعضا آدمی ایسا ہے
بیہودہ حکایتیں خریدتا ہے تاکہ لوگوں کو بے سمجھے بوجھے اللہ کے راستے سے گمراہ کردے اور
ن کا مذاق اڑائے۔ یہی لوگ ہیں جن کو رسوا کن عذاب ہوگا۔ اور جب اس
ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو اکڑ کر منہ پھیر لیتا ہے گویا ان کو سنا
نہیں۔ جیسے ان کے کانوں میں ٹھیٹھی ہے تو تم اس کو المناک سزا کی
خبری سنا دو۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے ان کے لئے جنات
ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Mr. Hamza.

UNAUTHORISED CONSTRUCTIONS WITHIN LIMITS OF JHELUM RAILWAY STATION

***10131. Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some unauthorised constructions have been raised on the land within the limits of Jhelum Railway Station ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, since when the said constructions have been raised and the action taken by the Railway authorities in this regard, and in case no action has been taken, reasons for the same?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes. There are four cases of unauthorised encroachment of railway land near the road under-bridge within the limits of Jhelum Railway Station. The encroachers have built temporary structures which are being used for commercial purposes.

(*b*) The said cases of unauthorised encroachment occurred in 1965 when action was taken as a result of which the temporary structures were removed and the land was vacated. Later the encroachers returned and again put up the structures. In order to permanently remove the encroachments, formal notices were served in September 1967 by the Railway in exercise of the powers vested under the West Pakistan Lands and Buildings (Recovery of Possession) Ordinance, 1966. These notices have gone unheeded. In view of this, the Local District Civil authorities have been approached to assist in the vacation of the encroached land. It is hoped that some tangible progress will be made in due course.

مسٹر حمزہ - جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ
ارزاں قسم کی تعمیرات کی گئیں - تو میں دریافت کرنا چاہتا ہوں

کہ کس قسم کی تعمیرات آیا کھوکھہ جات یا پختہ تعمیرات ؟

Parliamentary Secretary : There are four persons : One is Ghulam Muhammad, who is a refugee from India. He has built a kutcha tea stall occupying nearly 180 sq.ft. and he encroached in 1965. The second person was Amirul Haq. He had a wooden stall for selling cigarettes. The third person is Amir Muhammad, who has a wooden stall for selling cigarettes. And the fourth person is Muhammad Sadiq, who has a 'chick' for selling miscellaneous articles.

چودھری محمد ادریس - جناب اس آرڈیننس کے تحت جس کے تحت یہ کارروائی بازیابی کی ہو رہی ہے اس کا ڈسٹرکٹ کونسل میں کبھی ذکر نہیں آتا تو میں دریافت کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کو ڈسٹرکٹ کونسل میں کیسے بھیج دیا ؟

Parliamentary Secretary : I did not mention District Council. My learned friend should be more attentive. I said District authorities and I did not say District Council.

LOSS OF EYESIGHT OF SARDAR MUHAMMAD, POINTSMAN

***10132. Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Sardar Muhammad, son of Rehmat Ali, Pointsman Hunde Wali on Jhang-Sargodha Section lost eyesight of his left eye due to an accident on 15th July 1962 while on duty ;

(*b*) whether it is a fact that now the said person is not fit to perform the duties of a pointsman ;

(*c*) whether it is a fact that the said person is a second class matriculate ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether the said person has been provided with some alternate job ;

(*e*) in case the said person has not been provided with any alternate job, reasons therefor ;

(*f*) whether the above named person has been granted any compensation ; if not, reasons therefor and the time required for granting compensation to him ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The correct facts are that following an accident with which Sardar Muhammad, son of Rehmat Ali met in the performance of his duty on 15th July 1962, vision of his left eye was classified in a lower category.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) The said employee has been accommodated in an alternative job as Telegraph Peon and is working in that capacity.

(*e*) The question does not arise in view of reply against item (*d*) above.

(*f*) No compensation has been paid so far on account of the finding of the Medical Board that lowering of the acuity of his left eye vision was not caused by the accident.

مسٹر حمزہ - جب آپ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ لڑکے کی ایک آنکھ کی بینائی ایک حادثے کی وجہ سے جب وہ اپنے فرائض سرانجام دے رہا تھا خراب ہوئی تو آپ نے آج تک ۶ سال کے بعد اس کو معاوضہ کیوں نہیں دیا ؟

Parliamentary Secretary : The person concerned has been provided with an alternative job, and the matter, on his representation as I said, is still under consideration.. Anyhow, after the final decision regarding this, the question of compensation will be considered.

مسٹر حمزہ ۔ آپ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ لڑکا سیکنڈ کلاس میٹرک ہے اور آپ نے یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ یہ لڑکا پوائنٹ مین کے طور پر کام کر رہا ہے اور اب آپ نے اس کو چپڑاسی لگایا ہے ۔ میں دریافت کرتا ہوں کہ پوائنٹ مین اور چپڑاسی کی تنخواہ میں کیا فرق ہے اور کیا اس میں ترقی کا کوئی امکان ہے ؟

Parliamentary Secretary : Sir, the previous scale of pay was Rs. 75-90. Subsequently, he was offered another job, the scale of pay of which was Rs. 70-85, which he did not accept. Later on, he was offered the present post of a telegraph peon in the scale of Rs. 65-80/-, which he has readily accepted.

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ جب اس کا پہلا سکیل ۷۵ تھا تو اب ۶۵ لینے پر اس کو کیوں مجبور کیا گیا ۔ کیا اس کے ساتھ یہ زیادتی نہیں ہے ؟

Parliamentary Secretary : He accepted willingly. Moreover, he accepted this grade. As I have already stated, he was first offered a grade of Rs. 70-85. There is a difference only of Rs. 5/-. Then he was offered the grade of Rs. 70-90 ; he did not accept this grade. He accepted the post of telegraph peon in the scale of Rs. 65-80/-.

Mr. Speaker : Could he not be fixed in the same pay, which he was drawing ?

Parliamentary Secretary : Sir, medically he was rendered unfit for that job.

Mr. Speaker : So he was removed from that job, but in this scale couldn't he be....

Parliamentary Secretary : Sir, it is now depends upon the pay scale of different categories of posts. As I have already stated, he has been going through various medical examinations by Board, and the latest Board comprised of Chief Medical and Health Officer. As this employee was not cooperating-he was not cooperating with the Medical Board-nothing could be done, but even then, on humanitarian basis, his case is still being considered, and if anything comes out of this, the case for compensation will be considered. He is receiving full sympathies from the department.

مسٹر حمزہ - جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب ہمیشہ یہ فرمایا کرتے ہیں کہ وہ اپنے محکمہ کے چھوٹے اہل کاران کے ساتھ خصوصی طور پر بہت ہی محبت اور اچھا سلوک کیا کرتے ہیں - تو کیا آپ کو یہ احساس نہیں ہوا کہ یہ لڑکا حادثہ کا شکار ۱۹۶۲ء میں ہوا اور آپ کا محکمہ اب تک یہ طے نہیں کر پایا کہ اس کی نگاہ میں کمی کن وجوہات کی بناء پر آئی - کیا یہی آپ کا حسن سلوک ہے ؟

Parliamentary Secretary : Sir, I can't agree with my learned friend. The position of the case is that the gentleman was admitted to the Sargodha Hospital on 15th July 1962. For a number of days he was treated in the hospital and then later on he was examined by the Divisional Medical Officer, and then it was decided that he should be re-examined after six months, which was done. Then the Divisional Medical Officer referred this case to the Chief Medical and Health Officer, and he ordered a Medical Board consisting of the Chief Medical and Health Officer and three other senior doctors ; (1) Chief Medical and Health Officer, PWR, Lahore, (2) Surgical Specialist, PWR Cairns Hospital, Lahore, and (3) Divisional Medical Officer, PWR Lahore as Members. This was the senior most Board, which Pakistan Western Railway could have. The report is that "Lids, cornea, lens and medis are clear on both sides. Fundi are normal on both sides. He is not cooperating. He is considered fit for class 'C'-2 such as Daftri,".....There doe s not appear to be any after effects of the injury

to the left eye." This is the medical report and the highest medical advice, which was available in the railway department. He was given full medical treatment. He was admitted in the hospital. He passed through all the medical stages, which the railway could have. Even then he was provided immediately an alternative job, and on humanitarain basis, his case is still under consideration. And it is decided that even if he is not cooperating, the benefit of doubt should be given to him, and on that basis, his case should be re-examined and considered for compensation.

مسٹر حمزہ ۔ یہ بہت لمبی گفتگو ہو گئی ہے میں اس کو پسند نہیں کرتا ۔ میں اس سوال کے ذریعے ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کے محکمے کا چھوٹے ملازمین کے ساتھ کتنا سنگدلانہ سلوک ہے اگر آپ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اُسکی عمر ۲۵/۲۶ سال ہے اور اگر اس کی نگاہ یا اگر اس کی بینائی درست ہے تو آپ اس کو دوبارہ پوائنٹ مین کیوں نہیں لگا دیتے ۔ وہ سیکنڈ کلاس میٹرک ہے ۔

Parliamentary Secretary : I have stated that his eye-sight has been considered a category lower than the normal one, but it has not been established by the Medical Board whether that defect has been due to this accident. Even then, Sir, I have said that he was given full treatment by the medical department of the railway. He has been provided an alternative job. Even then his case is being considered for compensation. I don't understand on which ground by learned friend is going to establish that the railway department does not take care of its class III or class IV employees. The case clearly shows that full care was taken and no negligence was shown in his treatment. An alternative job has also been given, and even then we are considering his case for compensation. I don't understand how my learned friend is trying to make a point regarding this.

———

CLASS I AND CLASS II OFFICERS OF RAILWAYS DEPARTMENT RETIRED AND GRANTED EXTENSIONS IN SERVICE

*10272. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state the names and designations of Class I and Class II Officers of the Railways Department who were (*i*) retired and (*ii*) granted extension in service from time to time, after attaining the age of retirement from 1st January 1963 to 31st December 1967, alongwith reasons for granting extension each time ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The information is being collected and will be placed on the table of the House in due course.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ آپ اندازہ لگائیے اس محکمہ کی اہلیت اور قابلیت کا اور جواب ٹالنے کی اہلیت کا ۔ میں نے یہ سوال آج سے ۵/۶ ماہ قبل دیا تھا اور دریافت کیا تھا کہ ریلوے کے فرسٹ اور سیکنڈ کلاس افسر جن کو ملازمت میں توسیع دی گئی ہے کتنے ہیں ۔ یہ کوئی ایسی اطلاع یا معلومات نہ تھیں جو کسی دور دراز علاقہ سے حاصل کرنی تھیں ۔ صرف ایسے افسران کی تعداد بتانی تھی جنہیں ملازمت میں توسیع دی گئی آپ کو معلوم ہے ان کی تعداد بہت کم ہوگی ۔

Parliamentary Secretary : There is nothing like that. Sir, the answer is more or less ready but, as you realise, the whole of the Railway Board and the Railway Administration is busy in the budget and, therefore, the last scrutiny could not be carried out. The answer is ready but it was not thought desirable to place it before the House without proper scrutiny. If you so desire, we can treat it as a short notice question or it can be taken up on the next turn.

Mr. Speaker : It is better that it should be taken up on the next turn and I hope on the next turn it will definitely be replied.

Parliamentary Secretary : Certainly.

Mr. Speaker : This question would be repeated on the next turn.

THEFT OF RAILWAY PROPERTY

***11549. Malik Muhammad Akhtar** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) the total number of thefts of railways property committed during the period from lst July, 1967 to 31st March, 1968 in the Province and the value of property stolen and recovered, separately ;

(*b*) the tolal value of goods booked by the Pakistan Western Railway in the Province which were stolen during transportation during the said period and the amount of compensation paid by the Railway to the claimants ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The total number of thefts of Railway materials and stores committed during the period from lst July, 1967 to 31st March, 1968 was 177.

(*ii*) The assessed value of the railway materials/stores stolen during the said period was Rs. 35,029.

(*iii*) Stolen materials/stores worth Rs. 22,137 were recovered.

(*b*) The value of the goods booked by P. W. Railway which were stolen in transit during the period from lst July 1967 to 31st March 1968 was Rs. 62,132.50 while the compensation which was paid in the same period against the claims lodged amounted to Rs. 11,712.53.

Malik Muhammad Akhtar : Will the Parliamentary Secretary be pleased to state whether the cases were registered and pursued in respect of the thefts of railways material and stores and what was the rasult of such cases ? How many persons were convicted ?

Parliamentary Secretary : The information regarding cases has not been asked for. The information asked for is regarding the total number of thefts.

Mr. Speaker : The Member should give a fresh notice for that.

ملک معراج خالد ۔ کیا چوری ہونے والا مال کسی ایسے شخص کے پاس سے بھی نکلا ہے جو ریلوے کا ملازم ہو مثلاً سٹور کیپر وغیرہ ؟

Parliamentary Secretary : Though the detail is not asked for separately regarding the number of employees of the railway and the outsiders involved but obviously in this total number of thefts both the railway employees as well as the outsiders are included.

چودھری محمد ادریس - جناب والا - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ریلوے کو لے جانے کے لئے جو مال دیا جاتا ہے ۔ اگر وہ گم ہو جائے تو اس کی واپسی کی ذمہ داری ریلوے کی ہوتی ہے یا نہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جو مال transit میں ہو ریلوے ایکٹ کے تحت اس کی ذمہ داری ریلوے کی نہیں ہوتی ۔

According to Sections 151 and 152 of the Railways Act but the responsibility of the railway in this matter is that of a bailee. If the thefts are committed in transit then the responsibility of the railway is not invloved but if it is committed at the of time loading or unloading of the goods train in that case the responsibility of the railway is involved.

چودھری محمد ادریس - کیا یہ درست ہے کہ آپ کی ذمہ داری نہ ہونے کی وجہ سے لوگ اپنا مال ریل کے ذریعہ بھجوانے سے کتراتے ہیں ۔ اور کیا اس وجہ سے کاروباری لوگوں کا ریلوے پر سے اعتماد ختم نہیں ہو رہا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جی نہیں ۔

Mr. Speaker : Why doesn't the Member give an amending Bill ?

چودھری محمد ادریس - میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کی اس مسئلہ پر رائے پوچھتا ہوں کہ زیادہ چوریاں ہونے کی وجہ سے

کاروباری لوگوں کا اعتماد تو ریلوے پر سے نہیں اٹھ رہا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ریلوے کو جو کہ ایک تجارتی ادارہ ہے نقصان ہو رہا ہے ؟

Parliamentary Secretary : This is a matter of opinion and I don't agree with the learned Member.

Malik Muhammad Akhtar : Will the Parliamentary Secretary be pleased to refer to part (b) of the answer and state the value of the goods recovered ? He has stated that the value of the goods lost is Rs. 62,132.50. Could he kindly also state the value of the goods recovered or is it that no recovery has been made ?

Parliamentary Secretary : I have not followed the Member.

Malik Muhammad Akhtar : I am asking how much material you have recovered from the stolen property which amounted to Rs. 62,132.50 as mentioned in part (*b*) of the answer ?

Parliamentary Secretary : These cases are either under Police investigation or are sub-judice.

Malik Muhammad Akhtar : But I want information regarding recovery only. Don't you receive any intimation of the recoveries made by the Police ?

Minister for Law : (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : I think it is given in part (*a*) (iii) of the answer—

> "Stolen materials/stores worth Rs. 22,137 were recovered."

Malik Muhammad Akhtar : Please see part (*b*) of the same question.

Minister for Law : Part (*b*) talks of compensation.

Malik Muhammad Akhtar : Part (*b*) talks of the value of goods booked by P. W. Railway which were stolen in transit during the period from 1st July, 1967 to 31st March, 1968 was Rs. 62,132.50 while the compenstation which was paid in the same period against the claims lodged amounted to Rs. 11,712.53.

Mr. Speaker : The Member should give a fresh notice for that. How can they answer how much property was recovered ?

Malik Muhammad Akhtar : They should know the entire fate of the affair.

Mr. Speaker : This supplementary definitely does not arise out of part (*b*) of the Member's question.

Malik Muhammad Aslam Khan : I would like to know from the Parliamentary Secretary whether there is any principle under which compensation is paid for the lost property ?

Parliamentary Secretary : There is a very clear principle. Whenever it is established that the responsibility of the railway is involved, the compensation is paid.

Malik Muhammad Aslam Khan : How much is paid? Is the whole value paid or only half the value is paid and how the responsibility is fixed ?

Parliamentary Secretary : The whole value is paid if they are responsible.

Malik Muhammad Aslam Khan : Total value ?

Parliamentary Secretary : Yes.

Mr. Speaker : So far as responsibility is concerned, the Railway is the judge of its own responsibility ?

Parliamentary Secretary : It is clearly given in the Railways Act of 1890 regarding fixation of responsibility.

FACILITIES TO OFFICERS FOR TRANSPORTING BUILDING AT CONCESSIONAL RATES

***11550. Malik Muhammad Akhtar** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the railway administration provides facilities to its officers for transporting building material for the construction of their residential houses at concessional rates;

(*b*) whether it is also a fact that the Railway Administration also supplied to its officers for the said purpose iron and teak wood scrap at much lower rates than generally prevailing in the market ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the total value of the said items thus supplied to the railway officers during the period from 1st July, 1966 to 15th April, 1968 and the names of officers to whom such concession in transportation and supply of iron and teak scrap was allowed during the said period ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes. The facility of transporting building material at concessional rate is admissible not only to the officers but also to all other categories of railway employees. This concession is allowed for building private houses duly approved by the competent authorities.

(*b*) No. The iron and steel scrap is sold to all categories of employees at the last sale rate and not at rates which are much lower than the market rates. Scrap teak wood is, however, not sold to employees for construction of residential houses.

(*c*) Lists showing the names of staff to whom the concession for transporting building material was issued and iron and steel scrap sold at the last sale rates during the period 1-7-66 to 15-4-68 are attached as Annexures 'B' and 'C'* While in the latter case the total value comes to Rs. 2,84,319.00 in the former case the cost of the concession is not readily available as the same has to be collected from out stations.

Malik Muhammad Akhtar : Would the Parliamentary Secretary refer to column 11 of appendix 'B' and state the variation in rates of traffic for the material carried for the employees of the P. W. R. because if he looks into column 11 it is 60 paisas, 75 paisas and from that it ranges below up to 23 paisas ? What are the reasons of this disparity ?

Parliamentary Secretary : It is very simple. It depends upon the distance and the type of material.

Malik Muhammad Akhtar : I don't think the Parliamentary Secretary has given me the correct answer.

**Please see Appendix 1 at the end.*

Parliamentary Secretary : For your information and for the guidance of my learned friend I would submit that if you refer to column 6, it says "from" and column 7 says "to". So, the words are "from" and "to". If the Member reads these two columns, before referring to column 11, I think, most probably it will become clear and he will be guided.

Malik Muhammad Akhtar : What is the amount of the concession ? I mean to say if this concession had not been given what would have been charged from the officers for the carriage of all that material ? What would have been the actual amount payable ?

Mr. Speaker : That is given in column 10, i.e., one-third of the tariff rate.

Malik Muhammad Akhtar : That is not given.

Mr. Speaker : Is it not so?

Malik Muhammad Akhtar : Let him repeat it.

Parliamentary Secretary : For all categories of staff, they are entitled to this facility. As far as Class IV servants are concerned, they are entitled to 250 maunds at 1/3rd of tariff rate. Class III servants drawing pay below Rs. 176, are entitled up to 2 wagons. So on these bases, all other categories of staff have different entitlement of 1/3rd of tariff rate.

Mr. Speaker : There is no difference between Class I and Class II servants ?

Parliamentary Secretary : There is a little bit of difference. Besides the above entitlement which I have explained, gazetted officers are entitled up to 6 wagons, with 1/3rd of the tariff rate and three wagons at half of the tariff rate and additional three wagons at 3/4th of the tariff rate.

Malik Muhammad Akhtar : Will the Parliamentary Secretary be pleased to refer to appendix 'C' of the answer and state the reasons for the variation of rates which is ranging between Rs. 450 to 600 ?

Parliamentary Secretary : The reason has already been incorporated in part (b) of the answer where it has been stated that the scrap is sold to the various categories of the staff at the last sale price. Generally there is an increasing tendency and there is fluctuation among the prices of the scrap and that tendency is going up.

Malik Muhammad Akhtar : What is the standard to fix fluctuating price ? How do you fix ? Do you call for tenders or quotations or do you only look at the market price published or printed somewhere or this is altogether discretionary ?

Parliamentary Secretary : It is not discretionary at all; it is by option.

Malik Muhammad Akhtar : May I put my question in this way that your rates differ according to the requisitions made by the officers and in certain cases, you have been giving better material on lower rates because there is no standard and you committed that this was your option and discretion ?

Parliamentary Secretary : I don't agree with the Member.

Malik Muhammad Akhtar : I will again repeat Sir; what is the standard? You cannot slip away like that by saying that it is your option because the rates are varying very much...

Mr. Speaker : But he has said that it is by option; isn't it so ?

Parliamentary Secretary : Yes Sir.

Malik Muhammad Akhtar : Alright Sir.

STAFF CARS FOR USE OF OFFICERS OF RAILWAY HEADQUARTERS LAHORE

***11551. Malik Muhammad Akhtar** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a fleet of staff cars is provided for the use of officers of the Railway Headquarters Lahore for station duty purposes ; if so, the number of such staff cars and the total mileage done by each of them during the period from 1st July, 1967 to 15th April, 1968;

(*b*) whether it is also a fact that the said staff cars are mostly used for carrying the children of the officers to their schools and back or are at the dispoal of the officers families who use them for private purposes even during office hours ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*i*) There are 4 staff cars for the use of officers of Railways Board and those of headquarters office.

(*ii*) Total mileage done by each of the said staff cars during the period 1st July, 1967 to 15th April, 1968 is given below :—

Staff Car No.		*Mileage*
1. LED 1993	...	4,611
2. LEA 8089	...	7,743
3. LED 1992	...	3,591
4. RIA 684	...	4,886

(*b*) No. The staff cars are mainly used by officers in the course of their officials duties. When not required for official work use of staff cars by officers on private accounts is permissible in cases of urgent necessity. For such use which is authorised by the controlling officers, the officers make payment at Re. 0.50 per mile or portion thereof.

Malik Muhammad Akhtar : Would the Parliamentary Secretary please refer to part (b) of the answer ? May I take it that the officers are using these cars at the payment of these rates for their personal affairs ? If not, then why these charges are being recovered from them ?

Parliamentary Secretary : The answer is very elaborate and clear that the officers are entitled during emergency to use these cars on private account on payment at the rate of 8 annas per mile. If my friend particularly wants to have more information, I am prepared to give that. And if he compares the figures I am going to give him now, with the figures of actual mileage done by these cars, I am sure that all his doubts and allegations will be removed which he has levelled in his budget speech as well, and they will prove absolutely wrong. The following are the figures :

1. LED 1993	178	Miles
2. LEA 8089	499	,,
3. LED 1992	761	,,
4. RIA 684	676	,,

Mr. Speaker : On private account ?

Parliamentary Secretary : Yes Sir. And my learned friend can also imagine the number of officers serving in the Railway Headquarters Office and Railway Board and there are only 4 staff cars. The utility of these cars and the economy being maintained by the Railway Headquarters Office and Railway Board, can be appreciated in view of the total mileage covered by these cars during this period. So even after this explanation, if my friend still has doubts, then I can't help.

Malik Muhammad Akhtar : How will the Parliamentary Secretary reconcile the use of staff cars for private missions by the officers who are being paid car allowance but are also maintaining their own cars ?

Parliamentary Secretary : The question regarding the staff cars, and the private cars and the number of officers who own their cars, cannot be replied to now. As far as the number of staff cars in the Railway Board is concerned it is 4 and I have given details about them.

Mr. Speaker : Is the Parliamentary Secretary paying any car allowance ?

Parliamentary Secretary : No Sir.

Malik Muhammad Akhtar : They are paid car allowance Sir, and they are maintaining their own cars and this additional facility and concession should not be given in such cases.

Mr. Speaker : Is it so ?

Parliamentary Secretary : It is absolutely wrong ; Railway Officers are not given any car allowance.

SPECIAL TICKET EXAMINERS

*11552. **Malik Muhammad Akhtar :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) the number of S. T. Es. in the Province ;

(*b*) the total amount paid to each of them as salary during the period from 1st July 1967 to 15th April, 1968 ;

(*c*) the number of raids conducted by each of them during the said period ;

(*d*) the total amount of fare realised by each of them from ticketless passengers during the said period ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) Number of Special Ticket Examiners/Travelling Ticket Examiners employed on Pakistan Western Railway on 15th April 1968 stood at 684.

(*b*) The required information is given in the statement placed on the table of the House *

(*c*) The Special Ticket Examiners/Travelling Ticket Examiners do not conduct raids but carry out checks under programmes issued by the respective Divisional and other concerned authorities. It would entail an enormous volume of clerical work and require considerable time to collect particulars of checks undertaken by each S.T.E. In this connection, it may be stated that passenger trains are subjected to 100 per cent check and each S.T.E. carries out about 46 checks per month.

(*d*) The total amount of fares realised by each of the Special Ticket Examiner/Travelling Ticket Examiner is given in column 4 of the statement placed on the table of the House.*

Sir, I would submit that this amount of information has been collected from all over West Pakistan regarding different categories of Special Ticket Examiners which has been calculated in this statement and I hope my friend would appreciate this effort.

Malik Muhammad Akhtar: Will the Parliamentary Secretary be pleased to refer to page 24 of the statement and state what are the reasons that the amount of salaries and mileage paid to the S.T.Es. at the Lahore Railway Station is seven lakhs seventeen thousand five hundred and twenty whereas they have only collected from the passengers who travelled without tickets penalty to the tune of two lakhs fifty one thousand three hundred and thirty four rupees. That means that, whatever are the salaries, their earnings are 33% of their salaries.

Parliamentary Secretary: I presume that the Member is referring only to Lahore. He will realise that at the Lahore Railway Station the number of ticketless travellers is less than the other railway stations. In view of the checks and counter-checks it is impossible for any one to come or go without a ticket. Hence the income on this railway station is comparatively low.

**Please see Appendix II at the end.*

Moreover I want to make it clear that this measure is not for earning more income. This is just a deterrent measure, to put a stop to the tendency to travel without a ticket. The over-all results are encouraging. To the S.T.Es -684 in number - the total amount of salaries paid is twenty eight lakhs five thousand three hundred and sixty eight and the amount realised in the shape of fares, actual cost of the tickets, was twenty five lakhs ten thousand three hundred and thirty-six and paisas eighty-six. The actual cost of the tickets plus penalty was thirty-nine lakhs ninety thousand three hundred and thirty six. So, Sir, although it is a deterrent measure even then the Railway Administration is earning more than twenty lakhs on this account.

Malik Muhammad Akhtar : Would the Parliamentary Secretary refer to page 24 of the same statement and explain the reasons why a sum of Rupees four lakhs ninety seven thousand two hundred and fifty was paid to the Special Ticket Examiners when they realised a sum of seven lakhs seven thousand three hundred and thirty-six only ?

Parliamentary Secretary : Item number ?

Mr. Speaker : This is about Karachi.

Parliamentary Secretary : In Karachi the amount of salaries and allowances of the Special Ticket Examiners is four lakhs, ninety seven thousand two hundred and fifty and the amount of fares realised, the actual cost of fares—you will appreciate that the actual cost of fares should be given separately and the actual cost including penalties should be given separately—is six lakhs seven thousand three hundred and thirty-six and the amount including penalties stands at eight lakhs six thousand nine hundred and thirty four rupees and paisas ninety one, which is double then the cost, incurred on salaries.

Malik Muhammad Akhtar : Would the Parliamentary Secretary be pleased to refer to the total in column 3 which shows an expenditure of twenty eight lakhs five thousand three hundred and sixty eight rupees as salary of these Special Ticket Examiners and the comparative income in the form of fares which they realised—Rs. 25,10,336/- and in view of this great disparity.....

Mr. Speaker : This question has already been answered.

Malik Muhammad Akhtar : Another supplementary. Whether it is a fact that there are three groups of Special Ticket Examiners-one is main-

taken at the Railway Station, the other by the Accounts Branch and the third is maintained by the Headquarters Office-and that is the cause of all this high amount of emoluments paid to these Ticket Examiners.

Parliamentay Secretary : This is essential because there are different checking agencies for the purpose of having a through check. With each passenger train there is provision for a hundred percent check. With the Mail train there are two Ticket Examiners and with the passenger train there is one Ticket Examiner to ensure hundred percent check. Then there are a certain number of S.T.Es. at the disposal of the Divisional Superintendent to help him when he goes on checking. Then there are a certain number of S.T.Es with the Special Railway Magistrate when he goes on special raids.

Moreover, as I have already stated that this is primarily deterrent measure and this is not costing the Railway anything. The Railway is getting something on this account. This is purely a deterrent measure.

OPENING OF CITY BOOKING AGENCIES IN VARIOUS TOWNS

***11553. Malik Muhammad Akhtar** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Railway Administration have opened City Booking Agencies in various towns for the convenience of travelling public from where they can buy their tickets and also get their luggage booked ; if so, the total number of such City Booking Agencies and the names of towns where these have been opened ;

(*b*) the total amount realised by each of the said City Booking Agencies through sale of tickets and booking of luggage, since their opening and the expenditure incurred on the maintenance of each of them ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes. Sixteen City Booking Agencies are functioning at present in different towns as detailed in the statement attached as Annexure 'A'*.

**Please see Appendix III at the end,*

(*d*) The total amount realised by each of the City Booking Agencies from the sale of tickets and booking of luggage, parcels and goods, is shown in column 9 of the attached Appendix. The expenditure incurred on each City Booking Agency, is indicated in column 10. The information furnished in Appendix 'A' is for the period July 1960 to March 1968, only. The figures regarding earnings and expenditure pertaining to the period prior to July 1960, are not available, as the relevant records in the Accounts Office, having passed the period for which these are required to be preserved, have since been destroyed.

Malik Muhammad Akhtar : Whether it is a fact that most of these Booking Agencies are working on a contract basis and not under the direct control of the railways ?

Parliamentary Secretary : I cannot say at this stage whether some of the agencies are functioning on a contract basis.....(*a short pause*)...Yes, some are functioning on a contract basis.

INSPECTION AND SURVEY OF RAILS ON SOME SECTIONS FROM LALA MUSA TO SHORKOT ROAD *via* JHANG

*11738. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Track Supply Officer of Railway Headquarters Office Lahore inspected and surveyed the rails on some sections from Lala Musa to Shorkot Road *via* Jhang during 1966-67 and 1967-68 and made a report of various losses in rails ; if so, a copy of his report be laid on the Table of the House ;

(*b*) whether it is a fact that the Standard Dismension Rules provide for the replacement of rails if the loss in weight of rails becomes 5% or more ; if so, a copy thereof be placed on the Table of the House ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) No ; the Track Supply Officer did not carry out any form of inspection of the track on Lalamusa-Shorkot Road section during 1966-67 and 1967-68. Consequently the question of placing his report on the Table of the House does not arise.

(*b*) No. Standard Dimensions prescribed in the Pakistan Railways Schedule of Dimensions,5"—6" Gauge (1960), do not provide for the renewal of rails if the loss in weight reaches 5% or more.

There are, however, certain Recommended Dimensions contained in the said Schedule which are not mandatory but which are generally considered as good practice. The Recommended Dimensions have specified, for general guidance only, maximum axle loads permitted on various sections of rails provided the rail has not lost more than 5% of its original section. The permissible axle load is, however, to be determined from the type of rail, extent of wear, modulus of track, wheel arrangement of the vehicle and the hammber blow etc.

A copy of the Pakistan Railways Schedule of Dimensions 5"—6" Gauge (1960) is placed on the Table of the House.*

چودھری محمد ادریس - جناب والا - پہلی گذارش تو یہ ہے کہ مجھے ایک کاپی ملنی چاہیئے تھی کیونکہ جواب میں کہا گیا ہے :-

"A copy of the Pakistan Railways Schedule of Dimensions 5"—6" Gauge (1960) is placed on the Table of the House.

سوال شروع ہونے سے پہلے تک تو نہیں آئی تھی - اگر اب آ گئی ہو تو میں نہیں کہہ سکتا -

مسٹر سپیکر - چودھری صاحب - اگر آپ دیکھنا چاہیں تو یہ ایوان کی میز پر موجود ہے -

**Copy of the P. W. R. Schedule of Dimensions 5"–6" Gauge (1960) not placed on the table.*

چودھری محمد ادریس - جناب والا - میری اطلاع کے مطابق اس قسم کا سروے ہوا تھا لیکن انہوں نے جواب نفی میں دیا ہے - تو میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس کا سروے کرنے کے لئے آیا وہ تیار ہیں تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ آیا یہ آپ کے شیڈول کے مطابق ہے یا نہیں ؟

Parliamentary Secretary : I have no objection. If my learned friend has got this curiosity I have no objection.

اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو دیکھ لیجئے - مجھے اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے -

---

REPLACEMENT OF RAILS LAID ON SOME SECTIONS ON LALA MUSA SHORKOT ROAD *via* JHANG

*11739. **Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the rails laid on some sections of Lala Musa Shorkot Road *via* Jhang line have already run their life long ago and proposals were made to replace the same ;

(*b*) life of rails laid on this section alongwith reasons for not replacing these rails so far ;

(*c*) speed-limit fixed on various sections of the said line on 1st Aprli, 1968 ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) No ; the existing rails laid on Lalamusa-Shorkot Road Section *via* Jhang have not completed their service life and are in a good and serviceable condition. Consequently, the question of replacing these rails does not arise for the present.

Earlier, in the period 1952 to 1965, programmes to renew old rails on Lalamusa-Hundewali and Hundewali-Shorkot Road sections were carried out and completed.

(*b*) The service lives of rails laid on Lalamusa-Shorkot Road section *via* Jhang is as follows :—

(*i*) *Lalamusa-Sargodha-Hundewali section*—90 lbs. rails which were released from the main lines after about 40 years service were reconditioned and laid on the section during the years 1961 to 1965. These rails are in serviceable condition and have still residual service life of about 20 years.

(*ii*) *Hundewali-Shorkot Road section*—75 lbs. rails were laid on this section between the years 1924 to 1940. Some of these rails were renewed during the years 1952 to 1962. Presently, the oldest rails on the section have been in track for about 44 years which are in a good condition and have residual service life of about 15 years.

In view of the foregoing there is no need to renew the rails on the section Lalamusa-Shorkot Road *via* Jhang for the present.

(*c*) The maximum permissible speeds in force from 1st April 1968 on various portions of the section Lalamusa-Shorkot Road *via* Jhang, are as follows :—

(*i*) *Lalamusa-Malakwal Section*—40 miles per hour for trains hauled by groups IV and locomotives.

(*ii*) *Malakwal-Sargodha-Hundewali Section*—35 miles per hour for trains hauled by groups IV and V locomotives.

(*iii*) *Hundewali-Jhang Sadar Section*—35 miles per hour for trains hauled by group IV locomotives and 45 miles per hour for those hauled by group V locomotives.

(*iv*) *Jhang Sadar-Shorkot Road Section*—30 miles per hour for trains hauled by groups II and III locomotives, 35 miles per hour for those hauled by group IV locomotives and 45 miles per hour when hauled by group V locomotives.

چودھری محمد ادریس - جناب والا - میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی اس سیکشن کا حوالہ دیا تھا اور میں نے اس کے متعلق کچھ اعداد و شمار اس معزز ایوان میں پیش کئے تھے جو کہ بعض نازک مزاجوں پر گراں گزرے ھیں - لیکن جو حقائق ھیں وہ میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کی خدمت میں پیش کرتا ھوں اور وہ یہ ھے کہ موجودہ ٹائیم ٹیبل کے مطابق پسنجر ٹرین کا running time نو گھنٹے پچپن منٹ ھے جب کہ ۱۹۴۰ء میں ساڑھے آٹھ گھنٹے rupning time تھا - تو میں یہ دریافت کرنا چاھتا ھوں کہ آپ نے گاڑیوں کی رفتار میں کمی کرکے running time میں اضافہ کیوں کیا ھے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - یہ ضمنی سوال تو شاید اصل سوال کے جواب کی روشنی میں پیدا ھی نہیں ھوتا -

چودھری محمد ادریس - یہ سوال اس لئے پیدا ھوتا ھے کہ آپ نے میرے اس سوال نمبر ۱۱۷۳۹ کے سلسلے میں مختلف سیکشنوں پر گاڑیوں کی رفتار جو آپ نے دی ھوئی ھے اس میں آپ نے دو مسافر گاڑیاں دکھالی ھیں جن میں سے ایک کا running time نو گھنٹے پچپن منٹ ھے اور دوسری کا گیارہ گھنٹے چالیس منٹ ھے جب کہ ۱۹۴۰ء

میں صرف ساٹھ گھنٹے میں یہ فاصلہ طے کیا جاتا تھا - تو میں نے یہ دریافت کیا ہے کہ گاڑیوں کی رفتار میں کمی اور running time میں اضافہ کیا ہوا ہے ؟

Parliamentary Secretary : As far as the speeds are concerned the speed is mostly increased on all these sections :

(i) Lalamusa-Sargodha-Hundewali Section.

(ii) Hundewali-Shorkot Road Section.

(c) (i) Lalamusa-Malakwal Section.

(ii) Malakwal-Sargodha-Hundewali Section.

(iii) Hundewali-Jhang Sadar Section.

(iv) Jhang Sadar-Shorkot Road Section.

There is increase in speed mostly on all these sections. But if my learned friend can point out to me or the Railway Board that there has been a fall in speed I may say that there can be so many other reasons. It is normally the demand for more halts at stations.

چودھری محمد ادریس - ۱۹۴۰ء سے صرف ایک halt کا اضافہ ہوا ہے -

Parliamentary Secretary : People want trains to be halted at more stations. Then there are others who want that the journey should be covered in a lesser period. As far as speed on these sections is concerned I may say that there is an increase in the speed. There might be some other reason apart from speed. If my learned friend could point it out to me or the Members of the Railway Board that will be considered,

چودھری محمد ادریس - جناب والا - کیا یہ حقیقت ہے - کہ اس سیکشن پر ریلوے کی آپریشنل اتھارٹی کے حکم کے ماتحت یہ حکم دیا گیا تھا کہ running time کم کر دیا جائے اور speed بڑھا دی جائے - لیکن آپ کے انجنیئرنگ سیکشن نے اس کو oppose کیا تھا - کہ اس سیکشن پر رفتار زیادہ نہیں بڑھ سکتی - کیا یہ حقیقت ہے ؟

Parliamentary Secretary : Sir, I have already stated that on all these sections there is increase of speed from five to ten miles per hour. I cannot agree in this matter that the speed has been reduced in all the sections mentioned in this question. But if there are any other factors, which are not covered in the scope of this question and my learned friend can bring it out to me or the Members of the Board, I assure him that we will certainly look into that.

چودھری محمد ادریس - کیا آپ اس سیکشن پر اپنی گاڑیوں کا running time وہی کرنے کو تیار ہیں - جو ۱۹۴۰ء میں تھے ؟

Parliamentary Secretary : Obviously, we want an improvement in that. We don't want any deterioration. Certainly there are certain improvements already going on and more improvements will be made.

REPRINTING OF WAYS AND WORKS MANUAL OF RAILWAY DEPARTMENT

***11740. Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state whether it is a fact that the Ways and Works Manual of the Railway Department is being reprintend ; if so, (*i*)

volume of the work completed so far (*ii*) date on which the said work started (*iii*) expenditure incurred on the said work upto 15th April and (*iv*) the number of Officers and subordinate staff engaged on the said work ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): Yes. The old Ways and Works Manual of Pakistan Western Railway has been revised and enlarged and the same is now being printed.

(*i*) Chapter wise printing of the new Manual is under way and is likely to be completed by the end of this year. Two chapters have been finally printed and proofs of six chapters are being checked.

(*ii*) This work was taken in hand from 8th Jaunary 1966.

(*iii*) Expenditure incurred on the work of revision etc., undertaken upto 15th April, 1968 was Rs. 97,000. This expenditure included the salaries, etc., paid to the officers and staff who were engaged on the work

(*iv*) Two officers-one in the Senior scale and one in the Junior scale with 6 clerical staff were provided for carrying out the said work.

LEVEL CROSSING ON SHORKOT ROAD—JHANG RAILWAY LINE

*11744. **Chaudhri Muhammad Idrees**: Will the Parliamentary Secretary Railways by pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a level crossing No. 0/1 has been constructed on Shorkot Road-Jhang railway line ;

(*b*) whether it is a fact that Shorkot Road-Lyallpur railway line and Shorkot Road-Lahore railway line run parallel to Shorkot Road-Jhang railway line near the level crossing referred to in (*a*) above ;

(*c*) whether it is a fact that the said level crossing does not cover the other two railway lines referred to in (*b*) above ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) 'C' Class unmanned level-crossing No. C/I at mile 1/4-5 on Shorkot Road-Jhang-Hundewali Section has existed from before Independence.

(*b*) No. The three railway lines viz., Shorkot Road-Jhang, Shorkot Road-Lyallpur and Shorkot Road-Lahore run parallel from Shorkot Road Railway Station over a distance of approximately 4500. At this point the Shorkot Road-Jhang and Shorkot Road-Lahore railway lines branch off from Shorkot Road-Lyallpur railway line which follows a straight course. The said level-crossing is at a distance of approximately 6700 feet from Shorkot Road Station and is therefore over 2000 feet away from the point where Shorkot Road-Jhang and Shorkot Road-Lahore railway lines branch off.

(*c*) Yes Level-crossing No. CI is situated on Shorkot Road-Jhang line and does not pass over the other two railway lines as it is not feasible to provide a common level crossing over the three lines. There are two separate 'C' Class unmanned level crossings one on each Shorkot Road-Lyallpur and Shorkot Road-Lahore railway lines at a distance of 6950 feet approximately from Shorkot Road Station. A common road, however, connects the three level-crossings.

چودھری محمد ادریس - جناب شورکوٹ روڈ پر تین ریلوے لائنیں ہیں جہاں پر کراسنگ بنایا گیا ہے وہاں پر یہ متوازی چلتی ہیں - ایک ریلوے لائن پر آپ نے کراسنگ بنا دیا ہے - باقی دو ریلوے لائنوں پر یہ کراسنگ نہیں ہے جب تک آپ باقی دو پر نہیں بنائیں گے - تو اس کراسنگ سے کیا فائدہ حاصل ہوگا ؟

Parliamentary Secretary: There are two other independent 'C' class unmanned level crossings at a distance of 6950 feet approximately from Shorkot Road, and it will be seen from the foregoing that the three railways have independent level crossings located at some distance from the point where the lines branch off. It is neither feasible nor necessary to provide a common railway crossing over the three railway lines.

RESERVATION OF INTER CLASS BERTHS AND SEATS IN KARACHI EXPRESS

*11749. **Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that reservation of Inter Class seats and upper berths has been introduced between certain stations on Khyber Mail, Bolan Mail, Tezgam, and Chenab Express ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the dates from which reservation of Inter Class seats and berths has been introduced on each train ;

(*c*) whether the possibility of introducing reservation of Inter Class berths and seats on Karachi Express from Lahore to Rohri and Rohri to Lahore was also considered by the Railway Administration ; if so, reasons for not introducing such reservation on Karachi Express ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes. The facility to reserve Inter class seats/upper berths is provided for the passengers on Khyber Mail, Tezgam and Tezrao Express trains. This facility is not available on Bolan Mail, Chenab Express and other trains.

(*b*) The facility for reservation of seats/upper berths in the Inter class, was introduced on the aforementioned three trains from the date shown below against each :—

Khyber Mail	..	15th June 1958.
Tezgam	..	1st June 1954.
Tezrao	..	15th June 1962.

(*c*) The question of providing reservation facility in respect of inter class seats/upper berths on Karachi Express between Lahore and Rohri stations has not arisen for want of a demand from the public. At present, there is no sectional coach service for passengers of inter and other classes,

essentially between Lahore and Rohri by Karachi Express. Inter class accommodation on the existing coaches of the trains is very limited. In view of this reservation facility under reference cannot be provided.

چودھری محمد ادریس - جناب والا - میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کیا لاہور سکھر کے درمیان کوئی سیکشنل گاڑی آپ کی جاتی ہے - تو پھر اس میں انٹر کلاس کی reservation کا انتظام کیوں نہیں کرتے ؟

Parliamentary Secretary : Normally, the reservation facilities are not provided for Inter and Third class passengers, but on some selected Mail and Express trains, reservation facilities are provided for lower class passengers for long journeys. These trains, for instance, Khyber Mail, Tezgam and Tezrao, are express trains. On these trains, the facility of reservation is available for Inter class seats, upper berths, which has been introduced for Khyber Mail in 1958, in Tezgam in 1954 and in Tezrao in 1962. As far as the Awami Express in concerned, for third class accommodation, which comprises of seats and berths, reservation is available. As I have already stated, for a short distance, reservation for third and inter class is not available.

چودھری محمد ادریس - میں نے صرف اتنی سی بات پوچھی تھی کہ جن ٹرینوں کے ساتھ آپ کی یہ facility available ہے اگر لاہور سے سکھر کے لئے کوئی سیکشنل گاڑی چلتی ہے - اور یقیناً چلتی ہے - تو اس میں کیا آپ انٹر کلاس reservation provide کرنے کے سوال پر غور کریں گے ؟

Parliamentary Secretary : If that is the position from Lahore to Sukkur, the matter can be considered.

KASHMOR-KOT ADDU RAILWAY LINE

*12041. **Mian Nazeer Ahmed**: Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) when the construction work on Kashmor-Kot Addu Railway line was started and how far the works has been completed ;

(*b*) the approximate time by which trains are expected to start running on Kashmor-Kot Addu section ;

(*c*) the amount so far (*i*) allocated and (*ii*) spent on this project ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The project to construct Kashmor-Kot Addu Railway line is being implemented in two phases and upto date progress is as under :—

Phase-I Kot Addu D. G. Khan—construction work was started in December 1964 and it is nearing completion.

Phase-II Kashmor-D. G. Khan—Work under Phase-II commenced in June 1967 and about 15% has been carried out so far.

(*b*) The rail link from Kot Addu to Dera Ghazi Khan under Phase-I is expected to be completed by June, 1968 for opening it to goods traffic. The line will be opened for passenger traffic by December 1968 after track has fully consolidated.

Work under Phase-II of the project i.e., Kashmor to Dera Ghazi Khan has been taken in hand during the current year and it is programmed to complete it and open to traffic in 1970.

(*c*) (*i*) The amounts so far allocated and spent on the project are as under :—

	Phase-I	*Phase-II*
(*i*) Total amount allocated in Annual Development Programmes.	350 lac.	400 lac.

(*ii*) Total amount spent ..	269 lac. (Upto 30-4-68)	105.84 lac. (Upto 30-4-68)

میاں محمد شفیع - جواب میں یہ فرمایا گیا ہے - کہ کاشمور کوٹ ادو کو ریلوے لائن سے دو phases میں بنایا جا رہا ہے پہلا phase جو ہے - وہ تقریباً مکمل ہونے والا ہے اور دوسرے پر ۱۵ فیصد کام ہوا ہے - اور بقایا ۱۹۷۰ء میں جا کر ہوگا - میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں - کہ یہ ایک ہی ایجنسی دونوں phases بنا رہی ہے یا مختلف ایجنسیاں کام کر رہی ہیں - اور ان ایجنسیوں کے کیا نام ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - ایجنسی کا نام Pakistan Western Railway ہے - اور محکمہ ریلوے خود ہی اس کو کر رہا ہے -

---

MANUFACTURING OF RAILWAY CARRIAGES

***12042. Mian Nazeer Ahmed :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a big unit is set up in Rawalpindi for manufacturing Railway Carriages ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative ;

(*i*) when the work on the setting up of the said unit was started ;

(*ii*) how far the said work has been completed ;

(*iii*) when the said unit is likely to be completed and manufacturing work started ;

(*iv*) the amount allocated and spent uptil now on the unit ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes a Carriage Factory has been sanctioned for installation in Capital area of Islamabad for manufacturing modern steel/passenger carriages of all welded construction.

(*b*) (*i*) The Carriage Factory project was sanctioned in May, 1967, and it is under implementation.

(*ii*) Preparatory work of fina lisation of plans, and estimates, placement of orders for plant and machinery and other structural materials has been completed. Land for the Factory and staff colony has been acquired in Sector I/II of Capital Development Authority plan, and earth work is well underway.

(*iii*) The said Factory is programmed to be completed by June, 1971 where-after manufacture of the modern passenger carriages will be taken in hand.

(*iv*) The project has been sanctioned at an estimated cost of Rs. 80.95 million. It is expected that sum of Rs. 10 million will have been spent up to the end of June, 1968, so that the allocation made so far will have been utilised fully. The actual expenditure incurred up to the end of April, 1968, was Rs. 4·2 million.

DOUBLE TRACK BETWEEN SHAHDARA BAGH AND LALA MUSA

*12043. **Mian Nazeer Ahmed**: Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is heavy rush of Railway traffic between Lahore and Lala Musa ;

(*b*) whether it is a fact that there is double track between Lahore and Shahdara Bagh ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to lay double track between Shahdara Bagh and Lala Musa if so, when ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes, but the traffic on Lahore-Shahdara Bagh Section is much heavier than on Shahdara Bagh-Lalamusa Section.

(*b*) Yes.

(*c*) No. It is not yet proposed to double the track between Shahdara Bagh and Lalamusa as the same is not justified for the volume of traffic offering. The line capacity of this section is being increased by adopting other measures such as improved signalling, tokenless block working, shartening of block sections which will adequately meet the requirements of anticipated in traffic for growth many years to come.

UNION RECOGNISED BY PAKISTAN WESTERN RAILWAY ADMINISTRATION

*12330. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) the name of the Union in the Railway Department recognised by

the Pakistan Western Railway Administration since 1st August 1963 ;

(*b*) whether it is a fact that the Railway Administration is granting (*i*) free card passes to the Central and Divisional Office bearers of the said union, (*ii*) special passes and special leave to the delegates to the general and special meetings of the said union and (*iii*) special passes and special leave to the members of the Central and Divisional Executive Committee attending meetings of the said union and that the (*iv*) railway institute halls are made available to the said union for holding meetings and for its office accommodation ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, the monetary value of the facilities so afforded by the Railway Administration to the said Union during to years, 1963-64 to 1967-68, separately ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The names of the unions recognised by the Railway Administration are furnished below :—

(*i*) United Union of P. W. R. Workers (recognised for open line establishments of P. W. Railway).

(*ii*) Railway Mazdoor Union Workshops (recognised for workshops establishments of P. W. Railway).

(*b*) (*i*) Yes. The Central and Divisional Presidents and Secretaries are issued card passes for journeys undertaken in connection with the business of the unions.

(*ii*) Yes.

(*iii*) Special passes and special leave are granted to the members of the Central Executive Committee of the above mentioned recognised Unions attending meetings of the Executive Committee. No special pass and special leave is, however, permissible to the members for attending Divisional Executive Committee meetings.

(*iv*) Institute halls are not normally made available to the Unions for holding meetings. However, on important occasions, if the Unions

so request and the halls are available then the Committees managing these Institutes do allow the use of these halls. Office accommodation has, however, not been provided to the recognised Unions in any Institute.

(*c*) The monetary value of the facility indicated above i.e., passes and leave, afforded by the Railway Administration to the above mentioned Unions is indicated below :—

Year	Monetary value.
	(approximately)
1963-64	Rs. 63490.18
1964-65	Rs. 62064.90
1965-66	Rs. 50025.34
1966-67	Rs. 49706.45
1967-68	Rs. 49873.16

مسٹر حمزہ - کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں - کہ آپ نے تسلیم شدہ یونینوں کو دو لاکھ ، ۷۵ ہزار ۱۹۸ روپے کی مختلف قسم کی مراعات پچھلے پانچ سال میں دی ہیں - کیا دوسری ٹریڈ یونینوں نے اس پر اعتراض نہیں کیا تھا - تو اعتراض کی نوعیت کیا تھی ؟

Parliamentary Secretary : This supplementary question is not obviously connected with this. The details of the facilities provided to different Unions has been given. There is no Union objecting to this. Obviously this is not covered by the scope of this question.

مسٹر حمزہ - ۱۹۶۰ء کے ٹریڈ یونین آرڈیننس میں سیکشن ۲۸۱ ہے - اس میں واضح طور پر یہ بتایا گیا ہے:-

"Unfair labour practice: For the purpose of this Act, it shall be an unfair labour practice on the part of the employer to interfere with the formation or administration of any trade union or to contribute financially or other support."

کیا یہ اس کی واضح خلاف ورزی نہیں ؟

Parliamentary Secretary: I can't make out anything from the reference that the learned Member has made from the Ordinance of 1960. If he points out any irregularity or any contradiction of that Ordinance then I am prepared to give a reply but I can't presume what is the irregularity.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں یہ بات محض ایوان میں عرض نہیں کر رہا بلکہ یہ تو مزدوروں کی عام شکایت ہے - محکمہ ریلوے نے یہ مراعات اپنی pocket unions کو دی ہیں اور یہ ناجائز مراعات ہیں کیا آپ کو علم ہے کہ اس کے خلاف شیخ عبدالغفور نے انڈسٹریل کورٹ کے روبرو اے آر چنگیز صاحب کا فیصلہ جو ۱۲-۹-۱۹۶۶ء کو گیزٹ ہوا تھا پیش کیا تھا جس میں یہ کہا گیا تھا کہ اس قسم کی مراعات unfair labour practice ہے -

Parliamentary Secretary: I can't agree with the learned Member that these unions are puppet unions and that these are unions of the employees of Pakistan Western Railways. These are genuine unions. They are representative unions of labour of the Railway Department and they have been duly recognised. Their office bearers and members of the executive are being recognised and they are being given proper facilities. I can't understand what point my learned friend wants to make. He might be making any political point which I can't help but otherwise there is no point in this case altogether.

مسٹر حمزہ - کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ آپ نے یونین کو جو دفتر کی جگہ مہیا کی تھی وہ بعد میں کیوں واپس لے لی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ؟ کون سی یونین ؟

مسٹر حمزہ - جس کو آپ نے مراعات دی ہیں -

Parliamentary Secretary : Sir, is that covered by this question ; I mean the question of providing accommodation ?

مسٹر حمزہ - میں نے یہ دریافت کیا تھا کہ آپ یونین کو جو بعض مراعات دیتے ہیں وہ واپس کیوں لی ہیں ؟

Mr. Speaker : اس کا جواب دے دیا ہے - In part (4), this is the reply.—

"Office accommodation has not been provided....."

مسٹر حمزہ - میں عرض کرتا ہوں کہ کراچی میں جو office accommodation مہیا کی گئی تھی وہ اعتراض ہونے پر واپس کیوں لے لی گئی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - ایسی کوئی بات نہیں -

LAYING OF RAILWAY TRACK BETWEEN HAFIZABAD AND PASRUR *via* GUJRANWALA AND DASKA

***12486. Dr. Sultan Ahmad Cheema** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state whether it is a fact that some time ago, there was a proposal with the Government to provide a railway track between Hafizabad and Pasrur *via* Gujranwala and Daska ; if so, that is the present stage of the said proposal ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Yes. Detailed engineering and traffic surveys for providing rail connection from Hafizabad to Pasrur *via* Gujranwala and Daska were carried out in 1965-66. While these surveys have indicated that the construction is technically feasible it has been determined that the rail link is not financially viable. The present position is that the survey reports are under review in the light of the latest conditions. A project will be prepared and submitted to the competent authority for sanction if the proposed rail connection is found to be financially viable as a result of the review.

چودھری سیف اللہ خان تارڑ - جواب میں آپ نے فرمایا ہے کہ مالی طور پر یہ چیز ممکن نہیں کیا اس علاقہ کی آبادی بہت زیادہ گنجان نہیں اگر گنجان ہے تو اس لحاظ سے یہ چیز کس طرح قابل عمل نہیں ؟

Parliamentary Secretary : I have already stated that.

جہاں تک financial aspects کا تعلق ہے prescribed limit ۶ فیصد ہے - لیکن گوجرانوالہ پسرور کی percentage ۴۰۸ assess کی گئی ہے -

چودھری محمد ادریس - آبادی کے لحاظ سے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - نہیں آمدنی کے لحاظ سے assess کی گئی ہے -

مسٹر سپیکر - اور حافظ آباد سے گوجرانوالہ تک کتنی assess کی ہے ؟

Parliamentary Secretary : From Gujranwala to Hafizabad via Qila Didar Singh, the length of this track will be about 33.70 miles.

Mr. Speaker : What is the percentage ?

Parliamentary Secretary : I will just give you the complete details.

The total cost of this line will be about repuees two crores and the financial return on this line will be nearly about 5.42 percent.

Mr. Speaker : 5.2% ?

Parliamentary Secretary : No, Sir, 5.42%. On Gujranwala Pasrur, via Daska, which is about 35 22 miles, the cost will be approximately about rupees 2.62 crores and the financial return will be nearly about 4.08%.

چودھری محمد ادریس - یہ آمدنی کا اندازہ کس standard سے لگایا گیا ہے -

Parliamentary Secretary : From the population point of view and the expected income on the investment of the railway.

چودھری محمد ادریس - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ۸ء۴ فیصد آمدنی کا جو اندازہ لگایا ہے اگر ۵ء۲ لگا دیتے تو آپ کو کون پوچھتا - آپ جو چاہیں لگا دیں -

Parliamentary Secretary : It can't be helped.

اس کی proper survey کی گئی ہے اس پر اخراجات لگا کر اندازہ لگایا گیا ہے کہ اتنی آمدنی ہوگی - اب اگر کہیں کہ ۴ کی بجائے ۲ کیوں نہیں تو It cannot be helped ان باتوں کے لئے پہلے جائزہ لیا جاتا ہے پھر ratio مقرر کی جاتی ہے اور ۶ فیصد normal شمار کی جاتی ہے اور اسے financially viable شمار کیا جاتا ہے چونکہ گوجرانوالہ حافظ آباد کی percentage ۵ء۲ ہے گوجرانوالہ پسرور کی ۴ء۲ ہے - اسے financially viable نہیں سمجھا گیا -

چودھری سیف اللہ خان ڈاڑ - کیا یہ سروے پارٹی والے بس کمپنی والوں سے تو ساز باز نہیں کر لیتے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - اس کا جواب تو آپ خود ہی دے سکتے ہیں - ہماری یہ کوشش ہے کہ اگر ہماری مالی حالت نے اجازت دی اور competent authorities نے منظور کر لیا تو اسے اگلے پنجسالہ منصوبہ میں شامل کر لیا جائے گا -

مسٹر حمزہ - آپ یہ بتالیں کیا یہ صحیح ہے کہ یہ علاقہ جس کے بارے میں یہ تجویز کی گئی ہے کہ ریلوے لائن بچھائیں دوسری آبادیوں کے مقابلہ میں گنجان ہے - زرعی لحاظ سے نمبر ۱ ہے - اور صنعتی لحاظ سے انتہائی ترقی یافتہ علاقہ گنا جاتا ہے اگر اس علاقہ میں مجوزہ ریل لنک بچھائی جائے تو کیا آمدنی کے لحاظ سے مفید ثابت

نہ ہوگا ۔ اگر آپ کا یہی معیار ہے تو بتائیں کہ اس وقت مغربی پاکستان میں اور کونسا علاقہ ہے جہاں ریل لنک بچھائی جا سکتی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اس بات سے کبھی انکار نہیں ہو سکتا کہ آبادی کے لحاظ سے یہ علاقہ بڑا گنجان ہے اور گوجرانوالہ شہر ایک صنعتی شہر ہے ۔ لیکن جہاں تک ان links یعنی حافظ آباد ۔ گوجرانوالہ اور گوجرانوالہ ڈسکہ اور پسرور کا تعلق ہے یہاں اچھی خاصی آبادی ہے لیکن جو percentage دی گئی ہے وہ ان تمام factors کو مدنظر رکھ کر دی گئی ہے ۔ اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ آئندہ پنجسالہ منصوبہ میں اس کو شامل کر لیا جائے بشرطیکہ competent authorities نے اس کو منظور کر لیا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ریلوے کے بجٹ میں ۱/۲ فیصد منافع دکھایا گیا ہے کیا یہ ۶ فیصد منافع بہت زیادہ نہیں ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اس میں اخراجات بھی ہوتے ہیں ۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے ۔ خواجہ صاحب کا یہ جو سوال ہے اس پر اچھی طرح سے debate ہو رہی ہے اور اسی پر اب debate ہو رہی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ مجھے جس چیز پر اعتراض ہے ۔ ۔ ۔ ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اس کا جواب ہم آج چار پانچ دن سے بجٹ پر دے رہے ہیں ۔ اور اگر جناب والا ۔ دیکھیں کہ اس کو بھی اس میں شامل کر لیا جائے تو یہ investment ۵ کروڑ روپے کی بنتی ہے ۔

Mr. Speaker : Is it 6 per cent per year ?

Parliamentary Secretary : Yes Sir.

Mr. Speaker : That means the cost would be recovered in 15 years ?

Parliamentary Secretary : Yes Sir.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - ان کا یہ فرمانا ہے کہ وہ محض وہاں سرمایہ کاری کریں گے جہاں کم سے کم ۶ - فیصد سالانہ کا منافع ملے گا تو ریلوے کے اس عملی تجربہ کے پیش نظر جو کچھ ریلوے نے سرمایہ کاری کی ہے اس پر ایک فیصد بھی منافع حاصل نہیں ہوتا - کیا اس قسم کی شرط لگانے سے لوگ یہ نتیجہ اخذ کرنے میں حق بجانب نہ ہوں گے کہ ریلوے نئی لائنیں بچھانا ہی نہیں چاہتی -

خواجہ محمد صفدر - شرط کی بات چھوڑئیے - ان باتوں کا جواب وضاحت سے دیجئے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - شرط کے متعلق یہ عرض کیا گیا ہے کہ نئی لائنوں کو وہاں ترجیح دی جائے گی جہاں ان کو پہلے بچھایا جانا چاہئے - جیسے کوٹ ادو ڈیرہ غازی خان اور کشمور کی لائن بچھائی جا رہی ہے -

مسٹر سپیکر - یہ تو defence point of view سے ہے - یہاں ۶ فیصد منافع کا سوال تو نہیں ہوگا -

پارلیمنٹری سیکرٹری - یہ درست ہے لیکن اس سلسلے میں میں نے یہ گذارش کی ہے کہ ریلوے نے ۶ فیصد منافع اپنی ایک مناسب حد قائم کی ہے اور اگر منافع کی یہ percentage پوری نہ ہو تو اس سلسلے میں عرض کیا گیا ہے کہ اس کی رپورٹ finalise کی گئی ہے اور اس کو پانچویں پلان میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی بشرطیکہ competent اتھارٹی نے اس کی منظوری دی -

Mr. Speaker : What is the opinion of the Leader of the Opposition ?

خواجہ محمد صفدر - میں defence کے متعلق یہاں بات نہیں کرنا چاہتا ہوں - میرا مطلب تو یہ ہے کہ جہاں سڑکیں بچھائی گئی ہیں وہاں ریلوے کی بھی ضرورت ہے اس سے بھی نفع ہوگا -

Mr. Speaker : The Question Hour is over now.

Parliamentary Secretary : Sir, I place on the table of the House the answers to the remaining questions, in respect of Railways Department.

Mr. Zain Noorani : Point of order. Sir, reply to my question No. 12551, has not been given. Perhaps the information is being collected as yet.

Parliamentary Secretary : Sir, this information is being collected and will be placed on the table of the House as soon as available.

Mr. Speaker : This question will be repeated on the next turn.

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS.

Mr. Speaker : We shall now take up Short Notice Questions by Rai Mansab Ali Khan Kharal. The Member may please read out his first question, i.e., No. 13656.

APPOINTMENT OF MORE MAGISTRATES IN THE PROVINCE

***13656. Rai Mansab Ali Khan Kharal :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is a proposal with the Government to appoint more Magistrates in the Province for the disposal of old and pending cases ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, how many Magistrates are expected to be appointed and when a decision will be taken in the matter ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) Yes.

(*b*) Three persons have since been promoted to P. C. S. (EB) 30 persons are being appointed shortly. 77 appointments will be made during the next six months.

And Sir, before the Members put any supplementary questions, I would like to give further details in this connection :

The Cadre of P. C. S. Executive Branch is being increased from 557 to 671 with effect from 1st July, 1968. According to the plan prepared, the following appointments are to be made in the P. C. S. Executive Branch Cadre during the year 1968 :—

1. By direct recruitment	=	80
2. By promotion from Tehsildars	=	24
3. From Ministerial Govt. servants	=	6
Total	=	110

The requisition to fill up the posts by direct recruitment was sent to the Public Service Commission. The Commission has recommended 30 persons for appointment to the P. C. S. Executive Branch and they are likely to be appointed within a month. Another requisition to fill up 60 posts has been forwarded to the Public Service Commission. The Commission's recommendations are likely to be received before the close of the current year. Three persons have already been promoted to the P. C. S. Executive Branch while the question for filling the remaining vacancies by promotion will be completed in the next few months.

The question to fill up posts by promotion from the ministerial Government servants, has already been initiated and the cases referred to the Public Service Commission.

چودھری محمد ادریس - جتنے امیدوار ۶۸-۱۹۶۷ء میں پی - سی ایس ایگزیکٹو برانچ کے امتحان میں کامیاب ہوئے تھے ان میں سے آپ نے کتنی خالی اسامیاں پر کی ہیں ؟

Parliamentary Secretary : Sir, the figure of Executive Branch Officers is 30 and we are taking 33 persons who have qualified the P. C. S. of Public Service Commission in Executive Branch.

چودھری محمد ادریس - میں محترم پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پی - سی - ایس کی ایگزیکٹو برانچ کا جو امتحان ۱۹۶۷ء میں ہوا تھا تو اسوقت کتنی اسامیاں خالی ہونے کا اعلان کیا گیا تھا ؟

Parliamentary Secretary : Sir, we are taking 30 persons from amongst those persons who have qualified through the Public Service Commission for the P. C. S. Executive Branch. Actually Sir, this supplementary question and others if any, will be fully covered in the answer to the other short notice question which is coming after this, and I think that question should be taken up now.

Mr. Speaker : Next question.

CANDIDATES DECLARED SUCCESSFUL IN P. C. S. EXAMINATION HELD IN MAY, 1967

***13657. Rai Mansab Ali Khan Kharal :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state : -

(*a*) whether it is a fact that 149 candidates were declared successful in the P. C. S. Examination held in May, 1967 ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the number of candidates, out of those mentioned in (*a*) above appointed and the number of vacancies in P. C. S. at present ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Yes.

(b) (i) 30 persons are being appointed.

(ii) 10.

Sir, besides the above answer, I would like to give further information to the Members and I hope this will satisfy them, specially Chaudhri Muhammad Idrees.

Sir, out of 149 candidates declared successful in the P. C. S. Examination held in May 1967, the Commission have recommended 30 persons for appointment to the P. C. S. Executive Branch. They are likely

to be appointed within a month. It was a combined competitive examination which was held in May 1967, for recruitment to : (1) P. C. S. Executive Branch ; (2) West Pakistan Secretariat Service and (3) Transportation, Traffic and Commercial Departments of P. W. R. Out of the candidates declared successful, the number of persons recommended by the Commission for appointment to various services is as given :

P. C. S.	30
Section Officers	28
P. W. R.	6
Excise and Taxation	10
Total :	74.

I may tell the Members that the Commission observed that going beyond this number, would mean the lowering of standard. At present there are only 10 vacancies in the P. C. S. Executive Branch Cadre. However, the cadre is being increased from 557 to 671 with effect from 1st July, 1968.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں محترم پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب P. C. S. Executive Branch کا امتحان ۱۹۶۷ء میں conduct کیا تھا اس وقت P. C. S. کے لئے کتنی vacancies declare کی گئی تھیں ۔

Parliamentary Secretary : Sir the information is with me about the vacancies and I think they were not declared at that moment and as I have already said, this was combined competition not only for the P. C. S. executive but other cadres as well. Now the Commission has observed that the number of appointments should given as follows :

P. C. S.	30	persons
S. Os.	28	,,
P. W. R.	6	,,
Excise and Taxation	10	,,
Total	74	

They have observed that if we go beyond that limit we will be lowering the standard.

رائے منصب علی خان کھرل - جواب میں کہا گیا ہے

That 77 appointments will be made during the next six months.

اس میں جنہوں نے امتحان پاس کیا ان کی تعداد کتنی ہو گی ؟

Parliamentary Secretary. : Out of these 30 P. C S. Executive Branch Officers whom we are accommodating and who have already qualified and whose case has been recommended by the Public Service Commission. Government intend to take 20 persons amongst those.

چودھری محمد ادریس - جناب والا - یہ جو پی سی ایس کی نفری میں اضافہ ہوا ہے کیا اس کا فائدہ ان امیدواروں کو پہنچے گا جنہوں نے امتحان ۱۹۶۷ء میں پاس کیا تھا ؟

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : As far as I know the original proposed requisition was for fifteen posts but on account of some more posts being available thirty persons are being appointed. Originally fifteen were to be recruited now thirty are to be recruited. This is the utmost advantage that can be given. Beyond that, the Commission has said, if a greater number is absorbed it will tend to lower the standard. Therefore, they have not recommended that.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

HEAD CONFIDENTIAL STENOGRAPHERS OF P. W. R.

***12501. Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state : –

(*a*) the period of stay of each Head Confidential Stenographer in each division of P. W. R. on 15th May 1968 ;

(*b*) in case the stay of any of the said Stenographers in one divisions is beyond 3 years on the said date, reasons for not transferring him to another division ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The required informaion is furnished below :—

Divisional Headquarter Offices		*Period of stay as Head Confidential Stenographer on 15th May 1968.*		
		Years	Months	Days
Karachi	...	10	1	14
Multan	...	6	8	20
Lahore	...	2	9	24
Rawalpindi	...	2	5	10
Quetta	...	1	9	11
Sukkur	...	4	6	25
*Workshops Moghalpura	...	17	4	14*

*Incumbent proceeded on leave preparatory to retirement with effect from 16th May 1968.

(*b*) The orders requiring the staff to be transferred from a station on completion of the prescribed years of stay apply to those whose duties involve direct dealing with the public. These orders are not applicable to Confidential Stenographers, Typists, Clerks, etc., as they do not come in direct contact with the public. Consequently, the question of transferring Confidential Stenographers who have been working in Divisional Headquarter Offices for longer than the period laid down for the staff who directly deal with the public does not arise.

IRREGULARITIES BY STAFF APPOINTED FOR RESERVATION OF SEATS IN AWAMI EXPRESS

*12529. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) the number of complaints received by the Railway authorities against irregularities committed by the staff appointed for the reservation of seats in the Awami Express during the period from May 1967 to April 1968 ;

(b) whether Railway Authorities are aware of the fact that at certain Railway Stations such as Rohri, the Conductor Guards reserve the seats in the said Express train through the porters and thus manage to extract exhorbitant extra amount from the passengers ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, the steps intended to be taken to curb the said malpractice ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) In the period May 1967 to April 1968, five complaints were received against irregularities committed by the staff posted at various stations on the Railway for reservation of seats in the Awami Express.

(b) No. Enquiries made show that the practice such as mentioned does not exist at Rohri and other stations on the Railway.

(c) Although specific complaints have not been received about the irregularities mentioned in (b) above, yet steps have been taken for strict check being exercised and frequent inspections being carried out so as to eradicate the malpractice to the extent it exists.

STOPPAGE OF WORK IN SMITHY SECTION OF CARRIAGE AND WAGON SHOPS, MOGHALPURA, LAHORE

*12548. **Mr. Zain Noorani** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that during the last year there was a stoppage of work in the Smithy Section of Carriage and Wagon Shops, Moghalpura, Lahore as the staff refused to work as a result of a beating given to some labourers by the Watch and Ward Staff ;

(b) whether it is a fact that the Watch and Ward Staff is not entitled to beat the labourers under any circumstances ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, what action has been taken against the Watch and Ward staff responsible for beating the labourers mentioned in (a) above ;

(*d*) the total number of thefts in the Carriage and Wagon Shops reported during each of the years 1964, 1965, 1966, 1967 and up to end of the April 1968 and the amount in terms of loss in each of the said years ;

(*e*) the total strength of Watch and Ward Staff during 1964, 1965, 1966, 1967, and 1968 separately ;

(*f*) how many persons employed in the Watch and Ward own (i) motor cars, (ii) scooters and (iii) motor cycles, and salary of each one owning any of these vehicles ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) No. In the course of 1967 there was no occasion involving suspension of work in the Smithy Section of Carriage and Wagon Shop, Moghalpura as the result of an incident in which Watch and Ward staff gave beating to railway workers.

(*b*) Yes.

(*c*) In view of reply to parts (*a*) and (*b*) above this part does not arise.

(*d*) The required information is furnished blow—

Year	*Total number of thefts.*	*Monetary Loss Involved*
1964	17	No loss. (Stolen property was recovered in full).
1965	16	Ditto
1966	11	Rs. 1,946·87
1967	12	No loss. Stolen property was recovered in full.
1968	6	Rs. 922·00

(*e*) The total strength of Watch and Ward staff in the Carriage and Wagon Shops, Moghalpura during each of the years 1964 to 1968 is given below—

Year	*Total No. of strength*
1964	180
1965	180
1966	180
1967	180
1968	180

(*f*) Officers and staff of the Watch and Ward Department owning motor cars, scooters and motor cycles are as under—

Vehicle owned	*No. of officers and staff who own cars, etc.*	*Salary per mensem*
		Rs.
(*i*) Motor car ..	3	2,200
		1,600
		1,525
(*ii*) Scooters ...	5 ..	135
		135
		320
		350
		450
(*iii*) Motor Cycles ..	6 ..	120
		130
		175
		205
		215
		260

CASES AGAINST RAILWAY AUTHORITIES

***12549. Mr. Zain Noorani :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) the number of Writ Petitions and other cases filed by railway employees against the Railway Authorities during 1964, 1965, 1966 and 1967 separately and the number of cases year-wise out of those mentioned above which have been decided against the Railway Authorities ;

(*b*) the year-wise expenditure incurred by the Railway on these cases during the said period including the salaries, etc , of the staff employed to look after these cases and the number of persons employed yearly to surpervise the said cases ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The requisite information is furnished in the statement attached as Appendix (A).

(*b*) It is not practicable to furnish the expenditure incurred on account of the cases mentioned in item (a) above for the reason that expenditure on all kinds of litigation cases, including such matters as compensation claims, encroachments, etc ; is booked on joint basis under the following main heads and not itemwise :—

(*i*) G-1112 Counsel's fee.

(*ii*) G-1113 Legal expenses.

(*iii*) G-1114 Costs recovered.

For the same reason, the expenditure incurred on account of salaries etc., of staff employed for dealing with the said cases and the strength of such staff cannot be furnished.

APPENDIX 'A'

Year	No. of Writ Petitions and other cases filed by the Railway employees against the Railway			No. of Writ Petitions and other cases decided against the Railway.		
	Writ Petition	Other Cases.	Total	Writ Petition	Other Cases	Total.
1964	20	192	212	2	15	17
1965	28	209	237	5	12	17
1966	45	359	404	2	14	16
1967	16	272	288	1	10	11

———

INCREASE IN NUMBER OF OFFICERS EMPLOYED BY THE RAILWAY

*12551. **Mr. Zain Noorani** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) the total number of gazetted officers (temporary and permanent) employed in the P.W.R. as on 30th June 1952, 30th June 1963 and 30th June 1967 ;

(*b*) the total mileage covered by the P W.Railway from Ist June 1952 to 30th June 1952 ; 1st January 1962 to 30th June 1962 ; Ist January 1963 to 30th June 1967, and 1st January 1967 to 30th June 1967, separately ;

(c) the reasons for the increase in the number of officers employed by the Railway being out of proportion to the increase in mileage during these years ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The information is being collected and will be placed on the Table of the House in due course.

FIXATION OF QUOTA FOR FRONTIER AGENCIES, STATES AND TRIBAL AREAS FOR RECRUITMENT IN RAILWAY DEPARTMENT

***12615. Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to refer to the answer to starred question No 10225 by Malik Sarmast Khan Afridi, M. P. A. given on the floor of the House on 10th May 1968 and state :—

(a) the date on which orders were issued by the Government of West Pakistan for the fixation of quota for frontier agencies, states and tribal areas for purposes of direct recruitment into service of Railway Department ;

(b) the number of persons recruited to Class I and Class II services of Railway Department since the date the said orders were issued alongwith the names, qualifications and home addresses of the candidates belonging to frontier agencies, states and tribal areas who applied for the posts mentioned in (b) above but were not selected ;

(c) the method adopted for inviting applications for the said appointments from the candidates belonging to the said areas ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Government orders were issued on 19th May, 1964.

(b) The number of persons recruited to Class I and Class II services since the date of the issue of Government orders is as under :—

Class I	*Class II*
65	16

Information in respect of the second part of the question is not available in this Department as applications of candidates who are not selected are not sent by the Public Service Commission to the Department for which the selection is made.

(c) Vacancies are advertised in the Press by the Commission indicating the number of vacancies allotted to each zone as per existing orders.

LAYING RAILWAY LINE BETWEEN GUJRANWALA AND DASKA

*12629. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Railway Department had conducted a preliminary survey to lay a railway line between Gujranwala and Daska and this survey was found to be technically feasible ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, when the work on this project is likely to start ?

Parliamentary Secretary (Sradar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The correct position is while no survey has been undertaken for a rail link between Gujranwala and Daska, surveys have been taken in hand for rail connections from Gujranwala to Pasrur via Daska and from Gujranwala to Sialkot via Daska. The surveys for Gujranwala-Daska-Pasrur have been completed and those of Gujranwala to Sialkot via Daska link are being carried out. The results of the surveys of the former have shown that the link is technically feasible but it is not financially viable. Position about the Gujranwala-Daska-Sialkot rail link will be known when the survey is finalised.

(b) The question of constructing Gujranwala-Daska-Pasrur rail link does not arise as it is not financially viable. As for the rail link between Gujranwala-Daska-Sialkot, if it is found technically feasible and financially justified as a result of the survey in hand then a project will be prepared and submitted for sanction whereafter construction will be undertaken on requisite funds being allocated.

LAYING RAILWAY LINE BETWEEN GUJRANWALA AND HAFIZABAD

12670. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Railway Department had conducted a preliminary survey to lay a railway line between Gujranwala and Hafizabad *via* Qila Didar Singh and this survey was found to be technically feasible ;

(*b*) if the answer to (*a*) above be in the affirmative, when the work on this project is likely to start ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes. Not only preliminary but also detailed traffic and engineering surveys for construction of rail link between Hafizabad and Gujranwala *via* Qila Didar Singh have been carried out. Results of these surveys have shown that the construction is technically feasible.

(*b*) While the surveys undertaken have indicated that the construction is technically feasible it has been determined that it is not financially viable. Nevertheless, the survey reports are being reviewed in the light of the latest conditions. If this review brings out that the construction will be financially justified then a project will be prepared and submitted for sanction in accordance with the normal procedure. At this stage, it cannot be said as to what is going to be the position for the implementation of the project or otherwise.

RENT OF RESIDENTIAL COLONY IN RAILWAY STEEL SHOP, MOGHALPURA, LAHORE

*12767. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is a residential colony in Railway Steel Shop, Moghalpura, Lahore ; if so, the total amount of rent charged

from each occupant separately with effect from 1st January 1965 to 31st December 1965 ;

(*b*) in case rent has not been charged from the occupants of the said colony during the said period, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes ; there is a small residential colony within the premises of the Railway Steel Shop, Moghalpura. It consists of two houses for officers and 9 quarters for Class III and 5 quarters for Class IV staff. The total rent charged from each of the officers and Class III employees occupying the said houses/ quarters for the period 1st January 1965 to 31st December 1965 is given below :—

Serial No.	*Name of occupant*	*Rent charged*
	Officers—	Rs.
1.	(*i*) Mr. C. M. Akhtar, P. R. S., Manager	733·44
	(*ii*) Mr. C. A. H. Khan, Asstt. Manager	810·00
	Class III staff—	
2.	(*i*) Mr. M. Sayeed Ahmad, Foreman Steel Melting.	400·44
	(*ii*) Mr. Muhammad Shafi, Foreman Rolling Mill	378·00
	(*iii*) Mr. Abdul Jalil, Foreman Manufacturing	248·28
	(*iv*) Mr. Muhammad Farooq, Foreman Steel Melting	597·72
	(*v*) Mr. Hashim Raza, Electric Foreman	135.72
	(*vi*) Mr. Muhammad Ibrahim, Asstt. Inspector (Watch and Ward)	80·64

(*vii*) Mr. Muhammad Saddique, Fire and Yard Master.		238.05
(*viii*) Mr. Muhammad Aslam, Asstt. Inspector (Watch and Ward)		24·00
(*ix*) Mr. Maqbool Ahmed, Asstt. Surgeon.		159·72
	Total	3,806·01

The Class IV staff are entitled to rent free quarters and therefore are not charged rent.

(*b*) Class IV employees occupying the quarters in the Steel Shop premises have not been charged rent for the reason that they are entitled to rent free quarters.

MOTHLY PRODUCTION IN RAILWAY STEEL SHOP MOGHALPURA, LAHORE

***12768. Haji Sardar Atta Muhammad**: Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state the monthly production of moluten metal, steel castings, C. I. Castings metal rolled, key jaws and crow bars in the Railway Steel Shops Moghalpura, Lahore from 1st January 1966 to 31st March 1968 ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): A statement is attached as Annexure 'A'* which embodies information in

---

**Please see Appendix IV at the end.*

regard to monthly production of moluten metal, steel castings, C. I. castings, metal rolled, keys, jaws and crow bars during the period 1st January 1966 to 31st March 1968.

RAILWAY COLONY ROHRI

*12769. **Haji Sardar Atta Muhammad**: Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) the number of residential quarters in Railway Colony at Rohri ;

(*b*) whether it is a fact that no roads have been constructed in the said Colony ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether Railway Administration intends to construct roads in the said Colony ; if so, when and if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The information is being collected and will be placed on the table of the House in due course.

RECREATIONAL FACILITIES FOR RAILWAY EMPLOYEES AT ROHRI

*12770. **Haji Sardar Atta Muhammad**: Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that no recreational facilities have been provided by Railway Administration for its employees at Rohri ;

(*b*) whether it is a fact that about 15 years back, there was a garden within the area of Rohri Railway Station which disappeared due to lack of its proper maintenance ; if so, the official responsible therefor ;

(*c*) whether Railway Administration intends to provide recreational facilities for the said railway servants ; if so, the details thereof ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The information is being collected and will be placed on the table of the House in due course.

REPAIRS TO PORTION OF MOGHALPURA ROAD FROM CHURCH BUS STOP TO CANAL BANK

*12797. **Malik Miraj Khalid** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the portion of Moghalpura Road, maintained by the Railway Department from Church Bus Stop to the Canal Bank is full of deep pits and is in a dilapidated condition ;

(*b*) whether it is a fact that temporary patch work was done on the said portion of road on very few occasions during the last two years but the said repairs did not last for few a weeks even ;

(*c*) whether it is also a fact that thousands of way farers, pedestrians as well as cyclists and motorists suffer irrepairable loss due to said damaged road ;

(*d*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to repair the said road effectively and on a more permanent footing ; if so, the time by which the repairs would be done ;

(*e*) whether it is also a fact that the lighting arrangements on the said portion of the road are also in adequate ;

(*f*) if answer to (*e*) above be in the affirmative, the time by which the proper lighting arrangements would be made on the said road ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The Moghalpura Road is a private railway road and is essentially for the use of Railway light vehicular traffic. Heavy public vehicles such as trucks, buses, etc., are now commonly using the road and as a result it is often damaged in parts.

(*b*) Patch repairs were carried out frequently for maintaining the road surface in a satisfactory condition on account of the damages caused by the heavy public vehicular traffic.

(*c*) No.

(*d*) The road is now being fully rehabilitated and resurfaced which work will be completed in the month of July, 1968.

(*e*) No. There are 10 electric lights with a spacing of approximately 100 yard on the said road, which are considered to be adequate.

(*f*) In view of reply to (*e*) above, this question does not arise.

QUARTERS WITH EMPLOYEES OF P. W. R. TRANSFERRED FROM KHANEWAL RAILWAY STATION

***12862. Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) the number of employees of P.W.R. transferred from the Khanewal Railway Station from 1st January 1968 to date ;

(*b*) the number of those amongst them who are still occupying the Railway Quarters at the said Station alongwith reasons for their remaining in occupation of the quarters even after transfer and the action taken or intended to be taken against the persons responsible for allowing them to remain in possession so far ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Five.

(*b*) All the five employees were relieved for carrying out their orders of transfer on 31st May 1968. They were allowed to retain railway quarters in their occupation at Khanewal upto 3rd June 1968 covering the joining time of 3 days, as admissible under the rules. They have, however, not yet vacated the quarters, and action is, therefore, being taken against them.

TRANSFER OF P. W. R. EMPLOYEES FROM KHANEWAL RAILWAY STATION

*12863. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state the number of P. W. R. employees whose orders of transfer from Khanewal Railway Station to other places were issued from 1st January 1968 to-date but who have not yet handed over charge alongwith reasons therefor in respect of each individual ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : There is no P. W. R. employee at present at Khanewal who has not carried out orders of his transfer issued from 1st January, 1968 to-date except whose orders of transfer were subsequently cancelled.

STARTING RAIL CAR BETWEEN SAMASATTA AND BAHAWALNAGAR

*12893. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the resolution passed by Bahawalpur Divisional Council on 20th April 1968 regarding arrangements for starting rail car between Samasatta and Bahawalnagar has been received by the Railway Department ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the action taken thereon ; and if no action has so far been taken, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The resolution has not been received. However, the railway representative who attended the meeting of the Divisional Council held on 20th April 1968 had taken note of the said resolution.

(b) The resolution is receiving attention. Running trials will have to be carried on the Samasatta-Bahawalnagar Section because this section is extremely sandy and special precautionary measures will have to be devised to prevent ingress of sand in Diesel Engines of the railcars. The railcar service would be introduced on this section if the trials are successful.

STOPPAGE OF TEZGAM AT RAHIMYARKHAN

*12894. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether the resolution passed by Bahawalpur Divisional Council on 20th April 1968 regarding stoppage of Tezgam at Rahimyarkhan has been received by the Railway Department ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the action taken thereon ; and if no action has so far been taken, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The resolution has not been received. However, the Railway representative

who attended meeting of the Divisional Council held on 20th April 1968 had taken note of the said resolution.

(*b*) The matter has been duly examined. Rahimyar Khan is already being served by 5 mail and express trains each way at convenient timings. These trains are adequate for the long distance passenger traffic offering from this station. There is, therefore, no justification for the stoppage of Tezgam as proposed. Besides, Tezgam express train passes through Rahimyar Khan Station at an inconvenient timing during the night.

RESERVATION ON CHENAB EXPRESS

***12895. Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state whether the Resolution passed by Bahawalpur Divisional Council on 20th April, 1968 recommending the making of arrangements at Bahawalpur Station for reservation on Chenab Express has been received by the Railway Department ; if so, (*i*) when this resolution was received and (*ii*) the action taken or would be taken in this respect ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The official copy of the resolution, in question, has been received from the Bahawalpur Divisional Council. However, the Railway Officer, who attended the 8th Divisional Council meeting at Bahawalpur, on the 19th and the 20th of April, 1968 had taken note of the resolution.

(*i*) In view of the above, the question does not arise.

(*ii*) The question of allotting a quota of accommodation by 11 up/ 12 down, Chenab express trains, to Bahawalpur railway station, has been examined on the basis of the note recorded by the Officer, who attended the Divisional Council meeting. In the up direction reservation of berths from Bahawalpur is required for stations beyond Sargodha. During the period from May, 1967 to May, 1968 only 36 upper class tickets, giving

an average of .09 per day, were issued by Bahawalpur railway station for stations beyond Sargodha. In the down direction 18 first class and 163 second class tickets had been issued, during the same period from Bahawalpur for stations beyond Rahim Yarkhan, up to which station only seating accommadation is provided. The average requirements for upper class berths by 12 down thus came to O.45 per day. In the circumstances, there is no justification for allotting a quota of accommodation by 11 up/12 down Chenab express to Bahawalpur station.

ELECTRIFICATION OF TRAINS BETWEEN LAHORE AND KHANEWAL

*13018. **Malik Muhammad Aslam Khan** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state the progress of work on the electrification of trains between Lahore and Khanewal and the time by which the scheme is likely to be completed alongwith :—

(*i*) present speed of Express trains ;

(*ii*) estimated speed of the proposed electric trains ;

(*iii*) running expenses of a train at present and the proposed electric train on this section ;

(*iv*) total cost of this scheme ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Electrification of Lahore Khanewla section is progressing satisfactorily. Construction works carried out so far include erection of 5,490 masts, laying of 192 miles of Tele-communications cable, erection and installation of transformers and switchgear at various WAPDA Grid Stations and Railway Track Side Stations. Presently the overhead wiring work between Lahore and Raiwind is in hand. The poject is scheduled to be completed by the end of June, 1969.

(*i*) The maximum speed at which Mail and Express trains are permitted to run is 60 M. P. H.

(*ii*) This question does not arise as the maximum permissible speed of the section not connected with Electrification.

(*iii*) The operating cost comprising Fuel, Running, staff, Repairs and Maintenance of equipment, water etc., of a passenger train in 1965-66 was Rs. 10.23 yer miles.

It is estimatrd that the operating expenses of a passenger train worked by an electric locomotive will be about 11·5 per cent less than one worked by a diesel locomotive.

(*iv*) The project has been sanctioned at an estimated cost of Rs. 12·78 crore including a foreign exchange component of Rs. 7·73 crore.

TRAINS AND RAIL CARS RUNNING BETWEEN NOWSHERA AND DARGAI AND DARGAI AND PESHAWAR

***13052. Atalig Jafar Ali Shah:** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) the number of trains and rail cars running between Nowshera and Dargai and Dargai and Peshawar ;

(*b*) the number of 1st and 2nd Class seats provided on the said trains ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Two trains run each way between Nowshera and Dargai. One railcar is being introduced between Dargai and Peshawar from 18th June, 1968.

(*b*) First class accommodation is not provided on the above trains. Nine second class seats are, however, available on each train.

APPOINTMENT OF RAILWAY OFFICERS ON WEST PAKISTAN BASIS

*13061. **Khan Ajoon Khan Jadoon**: Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) the number of persons appointed in the Railwary Department as Class I and II Class Officers from 1st July 1965 to 30th May 1968 ;

(*b*) the number of Officers, out of those mentioned in (*a*) above, belonging to the former (*i*) N.W.F.P. (*ii*) Sind (*iii*) Punjab, (*iv*) Baluchistan, Tribal Areas and merged areas of Hazara and Mardan Districts ;

(*c*) in case there has been any deviation from the Government directive fixing quota for different integrating units, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The number of persons appointed in Railway Department as Class I and Class II Officers from 1st July, 1965 to 30th May 1968 is as under—

Class I	..	..	62
Class II	..	..	16

(*b*) The number of Officers belonging to the Zones in question is as under—

Zone		*Class I*	*Class II*
(*i*) N.-.W.F.P.	..	5	..
(*ii*) Sind	..	5	..
(*iii*) Punjab	..	28	4
(*iv*) Baluchistan Tribal Areas and Merged Areas of Hazara and Mardan Districts		3	..

In addition, the following candidates were also appointed on All West Pakistan basis (on merit) and from Karachi zone—

On merit	..	21	11
Karachi	..	..	1

(*c*) There has been no deviation from Government orders.

———

CONDITION OF PESHAWAR RAILWAY STATION

*13073. **Syed Yusaf Ali Shah** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the condition of Peshawar Railway Station is deplorable ;

(*b*) whether it is a fact that the facilities for loading and unloading are inadequate and the back yard of the said station is still *kacha* ;

(c) whether it is also a fact that the railway line between the City Railway Station and railway level crossing on Dlazak road is without any fencing inspite of the fact that this area is thickly populated and there is a continuos danger of accidents ;

(*d*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether there is any scheme to provide a fencing or a wall between the City Railway Station Peshawar and the level crossing on Dalzak Road Peshawar ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The information is being collected and will be placed on the table of the House in due course.

———

WIDENING OF RAILWAY BRIDGE NO. 360 ON G. T. ROAD NEAR BALAHISAR FORT, PESHAWAR

*13074. **Syed Yusaf Ali Shah** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is a scheme for the widening of Railway Bridge No. 360 on G.T. Road near Balahisar Fort, Peshawar ;

(*b*) whether it is a fact that in August 1960, the Divisional Superintendent Pakistan Western Railway, Rawalpindi asked the Public Works Department to deposit a sum of Rs. 4,000 for the preparation of plans and estimates ;

(*c*) whether it is a fact that a bank draft for Rs. 4,000 was sent to the said Divisional Superintendent by Public Works Department in June, 1961 for the said purpose ;

(*d*) whether it is also a fact that the construction of the said bridge has been delayed for the last 14 years because of the negligence of the Railway Department ; if so, the action taken by Government in the matter ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The information is being collected and will be placed on the table of the House in due course.

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

ACTUAL TARE WEIGHT OF RAILWAY WAGONS

429. **Mian Saifullah Khan** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the actual tare weight of railway wagons Nos. P.W.C. 64023 ; P.W.C. 64684 and C.R.C. 26450 is four to seven

cwts less than the tare weight printed on the said railway wagons ;

(*b*) whether it is a fact that there are many such wagons whose actual tare weight is less than that printed on the wagons ;

(*c*) when was the tare weight of the said railway wagons last checked by the Railway Administration ;

(*d*) whether it is a fact that the Railway Administration is suffering financial loss as less freight is being charged because of the less actual tare weight of wagons ;

(*e*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, what steps the Railway Administration intends to take in finding the actual tare weight of wagons and printing the same tare weight on the wagons?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The information is being collected and will be placed on the table of the House in due course.

BOOKING OF INDIGENOUS COAL

442. Mian Saifullah Khan : Will the Parliamentary Secretary Railways please refer to answers to unstarred questions Nos. 387 and 390, laid on the Table of the House on 10th May 1968 and state :—

(*a*) the division-wise names of railway stations in Rawalpindi and Karachi Divisions from where indigenous coal was booked in 1967 ;

(*b*) the number of wagons and tonnage of indigenous coal loaded during 1967 from each of the said railway stations ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) *Rawalpindi Division*—Gharibwal, Khewra, Lilla, Khushab, Dandot, Mari Indus, Kamar Mashani, Trag.

Karachi Division—Jhimpur, Meting, Kotri, Khanot.

(*b*) The number of wagons and tonnage of indigenous coal loaded during 1967 from each of the said stations :—

Name of Station		*No. of wagons loaded.*	*Tonnage*
Rawalpindi Division			
Gharibwal	..	159	2,239
Khewra	..	530	11,497
Lilla	..	106	2,226
Khushab	..	70	1,492
Dandot	..	393	8,232
Mari Indus	..	1,998	42,248
Kamar Mashani	..	870	4,642
Trag	..	14,478	95,379
		Total :	167,955
Karachi Division			
Jhimpir	..	58	1,276
Meting	..	119	2,618
Kotri	..	625	13,750
Khanot	..	97	2,134
		Total ..	19,778

COACHING SUPERVISORS AND GOODS SUPERVISORS

445. **Mian Saifullah Khan** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) the date on which the cadre of Coaching Supervisors and Goods Supervisors in the scale of Rs. 275—500 was created ;

(*b*) the number of vacancies filled in the said cadre uptil 15th May 1968 ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) As present no post designated as Coaching Supervisor's exists on the Railway. There are posts of Goods Supervisors which are in two grades, pay scales of which are Rs. 275 450 and 260—350.

(*b*) In view of answer to (*a*) above, the question does not arise.

QUESTIONS OF PRIVILEGE

RE : INCOMPLETE ANSWER TO STARRED QUESTION NO. 10964 ABOUT THE NUMBER OF SUGAR MILLS SANCTIONED FOR INSTALLATION IN THE PROVINCE.

Mr. Speaker : Privilege motion by Haji Sardar Atta Muhammad.

حاجی سردار عطا محمد - میں یہ تحریک کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ ایک مسئلہ استحقاق کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ مسٹر حمزہ کے نشان زدہ سوال نمبر ۱۰۹۶۴ جس کا جواب صنعت و تجارت کے

پارلیمنٹری سیکرٹری نے مورخہ ۱۷ جون ۱۹۶۸ء کو اس ایوان میں دیا ہے وہ نا مکمل ہے جس سے پورے ایوان اور معزز اراکین کے استحقاق کو نقصان پہنچا ہے ۔ جواب کے جزو (الف) میں شوگر ملوں کی تعداد ۱۳ بتائی گئی ہے جزو (ب) میں بتائی ہوئی تفصیل سے پتہ چلتا ہے کہ تالپور شوگر مل سجاول کو اس لسٹ میں شامل نہیں کیا گیا اور اس طرح جان بوجھ کر حقائق کو مصلحتاً چھپایا گیا ہے جس سے اس ایوان کے استحقاق کو نقصان پہنچا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ جناب والا ۔ اس پریولیج موشن کی اطلاع چند منٹ ہوئے مجھے ملی ہے ۔ میں گذارش کروں گا کہ اس کو پرسوں take up کر لیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب کیا آپ کو اس میں کوئی اعتراض تو نہیں ہے ؟

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : Deferred for the day after tomorrow.

EXTENSION IN TIME FOR THE PRESENTATION OF STANDING COMMITTEES' REPORTS

Mr. Speaker : Now, there are motions for the extension of time. The first motion is from Chaudhri Muhammad Idrees. Yes please.

Chaudhri Muhammad Idrees : Sir, I beg to move :

> That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Revenue on the West

Pakistan Land Revenue (Amendment) Bill 1968, (Bill No : 20 of 1968) be extended upto the 31st of December, 1968.

Mr. Speaker : Motion moved is :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Revenue on the West Pakistan Land Revenue (Amendment) Bill 1968, (Bill No : 20 of 1968) be extended upto the 31st of December, 1968.

Haji Sardar Atta Muhammad : Opposed.

مسٹر سپیکر ۔ چودھری صاحب آپ فرمائیں ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں اس بل کا محرک ہوں میری خواہش تھی کہ اس پر اسی سیشن میں رپورٹ ہو جائے۔ یہ بل اسی سیشن میں پیش ہوا ۔ اس سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین سردار محمد ایوب ہیں وہ سیشن میں کم تشریف لاتے ہیں اور وہ غالباً کسی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکے اس لئے سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ نہ ہو سکی ۔ چنانچہ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس بل پر رپورٹ پیش کرنے کے لئے وقت بڑھایا جائے ۔ جو بہت ضروری معلوم ہوتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا سردار صاحب یہاں نہیں ہیں ؟

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ آج تو غالباً وہ یہاں نہیں ہیں ۔ دو بلوں میں سے ایک بل پیش ہو سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میعاد ۳۱ دسمبر تک بڑھائی جائے تب اس پر رپورٹ ہو سکتی ہے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ چیئرمین صاحب میٹنگ کی تاریخ کو مقرر کرتے ھیں — کسی وزیر کے مشورے سے انھوں نے کوئی تاریخ مقرر نہیں کی اس لئے یہ بل زیر غور نہ آ سکا ۔

Mr. Speaker : Will it not be possible to fix the date for this Standing Committee within the session because the Members are here, otherwise after the session they will have to come from their constituencies.

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : It is upto the Chairman to fix the date. I have no objection.

Khawaja Muhammad Safdar : But the Chairman is absent.

بہتر یہی ہے کہ وہ اطلاع دیں تو وہ کریں ۔

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب اس کے متعلق صورت یہ تھی کہ غالباً اسی سیشن میں یہ رپورٹ دے سکتے ھیں کہ کمیٹی کی رپورٹ کے بغیر ھی اس کو زیر بحث لایا جائے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میرا خیال ہے کہ ۵/۶ جولائی تک سیشن چلے گا ۔

مسٹر سپیکر - تو اسی سیشن میں کر لیا جائے ۔ کچھ ممبر یہاں موجود ھیں رپورٹ بھی ھو سکتی ہے ۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اگلے نان آفیشل ڈے پر یہ بل پیش ھو جائے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں چاھتا ھوں کہ یہ بل اسی سیشن میں زیر بحث لایا جائے اور اس پر غور کیا جائے ۔ لیکن صورت حال یہ ہے کہ جب تک چیئرمین میٹنگ کی تاریخ

مقرر نہیں کریں گے اس وقت تک کوئی دن یا تاریخ مقرر نہیں ہو سکتی -

Mr. Speaker : I think he is coming during the general discussion on the General Budget.

چودھری محمد ادریس - میں ان سے التجا کر لوں گا کہ وہ تاریخ مقرر کریں اور ان بلوں کر زیر غور لے آئیں -

مسٹر سپیکر - تو کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ آپ ان کے آنے پر اپنی موشن کی تحریک کر لیں -

چودھری محمد ادریس - بیشک جناب -

Mr. Speaker : Next motion. Chaudhri Muhammad Idrees.

چودھری محمد ادریس - اس کی بھی اسی وقت تحریک کر لوں گا - یہ بھی اسی کے متعلق ہے -

Mr. Speaker : Alright. I think he would be here on the 19th or 20th. He had told me like that.

Chaudhri Muhammad Idrees : Alright Sir.

Minister of Food (Malik Khuda Bakhsh) **:** I have one submission to make for your and for the consideration of the House. We are embarking upon a general discussion of the Budget tomorrow for four days. In order to give opportunity to all friends to participate in the general discussion I beg to propose that the question hour for all these four days may be suspended if it has the approval of the House because it will enable all friends to participate and it may also obviate the necessity of having a second session in the evening. I have had discussion with the Leader of the Opposition and he has no objection to this proposal and if it meets the pleasure of the House you may kindly direct accordingly.

خواجہ محمد صفدر - مجھے قائد ایوان سے پورا پورا اتفاق ہے -

مسٹر سپیکر - میں یہ مسئلہ ایوان کے سامنے اس سے پہلے بھی پیش کرنا چاہتا تھا - پچھلے سیشن میں عام بحث میں حصہ لینے والے اراکین کی تعداد تقریباً ۱۰۰ کے لگ بھگ تھی - ہر ممبر کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ عام بحث میں حصہ لے - بہت سے ممبران کو یہ گلہ ہوتا ہے کہ ان کو وقت کم دیا گیا ہے - یا انہیں آخری ایام میں وقت دیا گیا ہے - انہیں کم از کم یہ گلہ ضرور ہوتا ہے کہ انہیں صبح کے اجلاس میں وقت نہیں دیا گیا بعد دوپہر وقت دیا گیا ہے - میں لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی آپوزیشن سے یہ مشورہ کرنا چاہتا تھا کہ اگر چاروں دن دو دو نشستیں ہوں تو تمام ممبر صاحبان مطمئن ہو سکتے ہیں - وقفہ سوالات ختم کر دینے سے آپ کو چار گھنٹے وقت زیادہ مل جائیگا - اگر اتنے وقت سے آپ مطمئن ہو سکتے ہیں تو پھر ٹھیک ہے - مجھے یہ احساس ہے کہ جب کسی ممبر صاحب سے کہا جاتا ہے کہ وہ پانچ منٹ میں اپنی تقریر ختم کریں تو وہ اس چیز کو بہت زیادہ محسوس فرماتے ہیں اور تمام ناراضگی اور گلہ مجھ سے ہوتا ہے -

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) - کل تو ہم دو سیشن نہیں کر سکتے کیونکہ کل ہماری کیبنٹ میٹنگ ہے - کل کے پروگرام کے بعد پھر دوستوں سے مشورہ کر لیں گے اور اگر ضروری ہوا تو آپ کی اجازت سے دو اجلاسوں کے لئے تحریک پیش کر دی جائیگی - کل تک آپ کے پاس تقریر کرنے والوں کی فہرست بھی آئیگی پھر اس وقت دیکھ لیں گے اگر آپ نے مناسب سمجھا کہ دوسرا سیشن

بھی ہونا چاہئے تو اس کے مطابق کارروائی کر لی جائیگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو حضرات بجٹ کی عام بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے دے دیں ۔ تا کہ اس کے مطابق لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی آپوزیشن سے مشورہ کرکے کوئی پروگرام بنا لیا جائے اور اگر ضرورت ہو تو دوسرا سیشن کیا جائے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ میں قائد ایوان کی خدمت میں یہ گذارش کروں گا کہ ایک سال کے بعد ہمیں یہ موقع ملتا ہے کہ ہم اپنے علاقے کے کچھ مسائل یہاں پیش کر سکیں ۔ اگر کل بعد دوپہر کا سیشن نہیں ہو سکتا تو صبح کے اجلاس میں ایک گھنٹہ وقت بڑھا دیں تا کہ اس میں کچھ نہ کچھ اضافہ ہو سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ رانا صاحب قائد ایوان نے تحریک پیش کی ہے کہ وقفہ سوالات ملتوی کر دیا جائے ۔ کل اگر دوسرا اجلاس نہ بھی کیا جائے تو باقی تین روز کے لئے کر لیا جائے ۔

جو حضرات عام بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے دے دیں تاکہ اس کے بعد یہ اندازہ ہو سکے کہ کتنا وقت درکار ہے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر حمزہ تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے)

وزیر زراعت ۔ اس سے پیشتر کہ حمزہ صاحب تبصرہ فرمائیں میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ ہمنے اس مقصد کے پیش نظر کہ زیادہ ممبر صاحبان کو موقعہ ملے بجٹ پر عام بحث کے لئے تین کی

بجائے چار دن رکھے ہیں ۔ اب پانچ ہوجائیں گے کیونکہ وقفہ سوالات ملتوی کر دینے سے چار گھنٹے اور وقت مل جائیگا ۔ ہم چاہتے ہیں کہ دوستوں کو کافی وقت ملے ۔ اس کے بعد کل بھی مشورہ کر لیں گے ۔ اگر ضروری ہوا تو پرسوں کوئی ایسی تجویز لے آئیں گے اس دوران آپ کے پاس فہرست بھی آ جائیگی ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ آج یہ کہا گیا ہے کہ بہت سے معزز ارکان اسمبلی سال بھر زبان بندی کا شکار رہتے ہ ؟ ۔ ان کا یہ کہنا کہ وہ سال بھر اپنے علاقہ کی کوئی بات نہیں کر پاتے کوئی خوشگوار انکشاف نہیں ۔ یہ زبان بندی تو رضاکارانہ ہے ۔ کسی امتناعی قانون کے تحت اس ایوان میں زبان بندی نہیں کی گئی ۔ اس کی آڑ لے کر یہ کہنا کہ اب ہمیں چند ایک باقیں کہنے کے لئے مزید موقعہ مہیا کیا جائے کوئی معقول اور مناسب بات دکھائی نہیں دیتی ۔ ویسے آپ کی مرضی ہے ۔

ملک محمد اسلم خان ۔ جناب والا ۔ جیسے لیڈر آف دی ہاؤس نے فرمایا ہے اب تین کی بجائے پانچ دن ہو گئے ہیں ۔ ایک دو دن صبح کے وقت اجلاس چلنے دیں اس کے بعد اگر آپ نے محسوس فرمایا کہ صبح کے سیشن میں سب لوگ تقریر نہیں کر سکیں گے تو آخری دو دن شام کا سیشن بھی کرلیں ۔

Minister of Finance : The third party is the Press. You cannot keep it sitting till late in the night.

چودھری محمد ادریس ۔ اگر دو بجے تک سیشن کر لیں تو آدھ گھنٹہ روزانہ اور بڑھ سکتا ہے ۔ اگر ایک تقریر کے لئے اوسطاً پندرہ منٹ دیئے جائیں تو اس طرح آٹھ اور حضرات کو تقریر کے لئے موقعہ مل سکتا ہے ۔ اور پندرہ منٹ اپنے خیالات کے اظہار کے لئے کافی

ہوتے ہیں ۔ night سیشن میں خاصی تکلیف ہوتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس میں سے اپوزیشن لیڈر اور وزراء کا وقت بھی نکال لیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ اپوزیشن لیڈر اور وزراء کا وقت گھٹا دیں اور وہ ہمیں دے دیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ رانا پھول محمد خان صاحب چاہتے ہیں تو ہم تقریر نہیں کریں گے ۔ ہم اپنے اوپر زبان بندی کی پابندی لگا لیں گے ۔ یہ کون سی بڑی بات ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ چار دن یہاں جو سوالات نہیں ہونگے کیا وہ پھر پیش کئے جائیں گے ۔

وزیر محنت ۔ ضرور کئے جائیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بجٹ کا جو آخری روز ہو گا اس دن کی فہرست سوالات میں یہ تمام سوالات شامل کر لئے جائیں گے ۔ اگرچہ وہ فہرست بڑی ہو جائیگی بہر حال اس میں یہ شامل ضرور ہونگے ۔

Leader of the House (Malik Khuda Bakhsh): Sir, what is the decision about the question Hour? Has it been suspended or not? You have not declared the decision.

مسٹر سپیکر ۔ اس کے متعلق یہ فیصلہ ہے کہ کل سے چار دن وقفہ سوالات نہیں ہو گا ۔ کیونکہ اس کے متعلق کسی کو کوئی اعتراض نہیں ۔ البتہ کل بعد دوپہر سیشن نہیں ہو گا پرسوں اس کے متعلق فیصلہ کیا جائیگا ۔

THE WEST PAKISTAN RAILWAY BUDGET FOR THE YEAR 1968-69.

RESOLUTION REGARDING APPROVAL OF PROJECT ESTIMATES FOR THE FUTURE YEARS (RAILWAY).

Mr. Speaker: We will now take up the Orders of the Day. The Finance Minister to move the Resolution about the approval of expenditure in respect of Projects for the future years.

Minister of Finance: Sir I beg to move:

> That the House do approve expenditure, specified in the statement, under Article 42 read with Article 89 of the Constitution in respect of Projects for the future years.

Mr. Speaker: Motion moved is:

> That the House do approve expenditure specified in the statement, under Article 42 read with Article 89 of the Constitution in respect of Projects for the future years.

Khawaja Muhammad Safdar: Opposed.

ملک محمد اختر (لاھور-۲) - جناب والا - ریلوے کا یہ سالانہ ترقیاتی پروگرام جو کہ آرٹیکل ۴۲ (۱) کے تحت پیش کیا گیا ہے اس کے متعلق ڈیمانڈ ۵ میں ایک علیحدہ ڈیمانڈ کی صورت میں تمام اعداد و شمار اس ھاؤس کے سامنے پیش کئے گئے ھیں - قبل اس کے کہ میں اپنے تبصرہ کا آغاز کروں - میں یہ گزارش کرنا چاھتا ھوں - کہ اس میں نئی تعمیرات کے تحت ۶ آئٹم ھیں -

۱- کراچی سرکلر ریلوے -

۲- حیدر آباد میرپور خاص -

۳- کوٹ ادو - ڈیرہ غازی خان ریلوے -

۴- کشمور ڈیرہ غازی خان ریلوے -

۵- اسلام آباد سپر -

۶- امروکا وساوے والا ریل لنک -

جناب والا - یہ ڈیمانڈ گزشتہ سال بجٹ کے موقع پر آئندہ سال کے لئے پاس کی گئی تھی یعنی میرا مطلب سال رواں سے ہے اس کا جو حشر ہوا وہ آپ کو معلوم ہے - اب میں ان نئے پراجیکٹس کو آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں - اگر آپ ایک document جو اس ہاؤس میں پیش کیا گیا ہے یعنی سپلیمنٹری بجٹ سٹیٹمنٹ ۶۸-۱۹۶۷ء ملاحظہ فرمائیں تو ڈیرہ غازی خان کشمور ریل لنک کیلئے ۲۰۰ لاکھ روپیہ ہم نے مہیا کیا تھا - اس میں سے ۱۱۵ء۲۰ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے اور ۸۴ء۸۰ لاکھ روپیہ surrender ہو گیا ہے - اسی طرح کوٹ ادو - ڈیرہ غازی خان ریل لنک کیلئے ۱۰۰ لاکھ روپیہ مہیا کیا گیا تھا جس میں سے ۶۰ لاکھ روپیہ خرچ کیا گیا ہے اور باقی ۴۰ لاکھ روپیہ surrender کیا گیا ہے - کراچی سرکلر ریلوے phase II کیلئے ۳۶ء۱۰ لاکھ روپیہ کی funds allocation کی گئی تھی جس میں سارا روپیہ یعنی ۳۶ء۱۰ روپیہ surrender کر دیا گیا - جناب والا - یہ در اصل اعداد و شمار کا ہیر پھیر ہے - یہ بجٹ خوشنما بنانے کا اصل مقصد ہوتا ہے - ہماری حکومت نیک نیتی سے - ہماری حکومت efficiency سے تمام قرضہ جات جو حاصل کر رہی ہے اس کو پوری طرح سے استعمال نہیں کرتی - کراچی سرکلر ریلوے نامکمل ہونے پر اس کی تمام کی تمام رقم جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے surrender کر دی گئی - وہاں جو شکایت پیدا ہوئی ہے اس کی طرف میں آپ کی توجہ دلاتا ہوں -

جناب والا - کراچی سرکلر ریلوے کی منصوبہ بندی اس وقت کی

گئی تھی جس وقت کراچی کا پھیلاؤ بڑھ رہا تھا ۔ کراچی موجودہ حالت میں ابھی تک نہیں پہنچی تھی ۔ جناب والا ۔ اسی ایوان میں آج سے کم و بیش پانچ چھ سال پہلے کہا گیا تھا کہ ریلوے کا محکمہ ایک بہت بڑی achievement کرنے والا ہے ۔ اس کے لئے سروے ہو رہے ہیں اور یہ بھی کہا گیا تھا کہ یہ سروے ۱۹۵۷ء سے کئے جا رہے ہیں اس کو revise اور review کیا جائیگا کراچی سرکار ریلوے بنائی جائے گی ۔ اس ریلوے سے نہ صرف کراچی کی گنجان آبادی اور جو انڈسٹریل ایریا لانڈھی کا تھا اس کو اکٹھا کرنا مطلوب تھا باکہ جس وقت یہ منصوبہ بنایا گیا اس کے بعد دستگیر کالونی ۔ عزیز کالونی حیدرآباد کالونی اور کئی لئے قسم کے ٹاؤن شپ کراچی میں آ گئے ۔ انجام کالونی جو بہت سی آباد تھی وہ بلدیہ کالونی میں منتقل ہو گئی ۔ اس طرح سے کراچی یونیورسٹی ہے ۔ کراچی یونیورسٹی سے تین میل کا فاصلہ رہ گیا ہے اس ریل کا جو مقصد تھا وہ اس فاصلہ کو کم کرنا تھا ۔ یہ ریلوے ان علاقہ جات کے لئے پروویژن کرتی ہے ۔ در اصل میں عرض یہ کرنی چاہتا ہوں کہ انہوں نے غلط منصوبہ بنایا ہے ۔ یعنی کراچی سرکار ریلوے کی جو phase I تھی وہ ایک غلط منصوبہ تھا کراچی کی آبادی اس سے پوری طرح مستفید نہیں ہو سکتی ۔ اس کے بعد نیا سروے کیا گیا جس میں لیاقت آباد ۔ عزیز آباد ۔ ناظم آباد اور نیو کراچی کے ساتھ یہ سرکار ریلوے کو ملائیں گے ۔ جناب والا ۔ میں اس کو بھی دھراتا ہوں کہ کراچی سرکار ریلوے پر کم و بیش پہلے phase میں جس قدر روپیہ صرف ہوا اسکے مطابق آمدنی نہیں ہو رہی ہے ۔ کراچی سرکار ریلوے کے دوسرے phase میں ۳۶۰۱۰ لاکھ روپے کی رقم مہیا کی گئی اور انہوں نے وہ تمام رقم surrender کر دی ہے ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ انہوں نے سال رواں میں یعنی ۱۹۶۸-۶۹ء میں قرطاس ابیض کے صفحہ ۴۷ پر جو

کام دیا ہوا ہے وہ حصہ ''اے'' میں new construction ہے جس کا میں ذکر کر چکا ہوں اور اس کے حصہ ''بی'' میں open line works ہیں۔ میں اس کی تفصیل میں سر دست نہیں جانا چاہتا لیکن میں صرف یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ صفحہ ۱۰ پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کام ہر سال سر انجام نہیں دے رہے ہیں۔ ان کو کام سر انجام نہ دینے سے کس قدر زائد اخراجات برداشت کرنے ہوں گے اس کے متعلق قرطاس ابیض کے صفحہ ۱۰ سے ایک حوالہ پڑھتا ہوں جس سے ظاہر ہو گا کہ ریلوے کی نا اہلی سے روز بروز اخراجات بڑھتے جا رہے ہیں اور وہ قرضہ جات جو ہم نے حاصل کئے ہیں وہ استعمال نہیں کر رہے ہیں اور ان قرضہ جات کا سود ان پر زیادہ پڑ رہا ہے۔ جناب والا۔ انٹرنیشنل مارکیٹ میں قیمتوں میں زبردست اضافہ کے باعث ہمیں کس قدر نقصان ہوا ہے۔ ordinary working expenses میں increase ہوئی ہے۔ اب میں قرطاس ابیض کے صفحہ ۱۰ سے ایک دو لائنیں پڑھتا ہوں :-

> "Increase in payment of interest on foreign loans;"

And then :

> "Increase in the amount of instalments of foreign loans on replacement account;"

جناب والا۔ میں جو arguments دے رہا ہوں وہ یہ ہیں کہ یہ قرض سے روپیہ حاصل کر رہے ہیں لیکن ریلوے اس روپیہ کو استعمال نہیں کر رہی ہے۔ ہمیں ۶۵٫۳۱ لاکھ روپیہ زیادہ قرض دینا ہوگا۔ اگر جناب والا۔ modernization بھی اسی demand میں آتی ہے تو اس میں بھی modernization کے سلسلے میں increase of expenses ہوئی ہے۔ modernization کو وہ ابھی مکمل نہیں کر سکے اور modernization of accounts میں ۱۹۰۹۲ لاکھ روپیہ کی increase ہوئی ہے اسکے بعد میں یہ عرض کرتا

ہوں کہ اسی جگہ ۱۶۵۴ لاکھ روپے کی greater expenditure on repairs and maintenance by railway میں increase ہوئی ہے ۔

جناب والا ۔ یہ ملاحظہ فرمایا جائے کہ روز بروز نہ صرف انٹرنیشنل مارکیٹ کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں بلکہ اندرون ملک قیمتوں میں بھی گران قدر اضافہ ہو رہا ہے ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد مجھے یہ گذارش کرنا ہے ۔ انہی کے document یعنی قرطاس ابیض کے صفحہ ۵۶ پر لکھا ہے کہ انہوں نے کس قدر رقومات مہیا کی ہیں ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ایوان میں یہ عرض کروں گا کہ یہ تمام اخراجات دراصل تیسرے پنجسالہ منصوبہ کا حصہ ہیں ۔ ان کی نااہلی کو reflect کرنے کے لئے یا ان کی عکاسی کرنے کے لئے یہ عرض کروں گا بلکہ ان کی ہی کوٹیشن پڑھے دیتا ہوں جس سے واضح ہو جائے گا :-

"Against the total allocation of Rs. 1500 million made to the Railway for expenditure during the Third Five-Year Plan period, the expenditure during the first three years of the Plan period is expected to be Rs. 719.516 million vide details given below :—

	Rs.
1965-66.	198.635 million (actual)
1966-67.	231.040 million (actual)
1967-68.	289.841 million (Reivsed Estimate)

اور جناب والا ۔ پچھلے تین سالوں کے سولہ ملین روپے ہیں ۔ یہ تیسرا پنجسالہ منصوبہ پندرہ سو ملین روپے کا ہے اس میں سے ریلوے کی allocation تین سال کے لئے نو سو ملین روپے ہے تو انہوں نے اس میں سے ۱۹۰۱۶ء ملین روپے خرچ کئے ہیں یعنی ۱۸۱۰۸۴ ملین روپے کی

shortfall ہے ۔ آپ اندازہ کیجئے کہ بحث کا جو اصل محور ہے اور جو موضوع ہے اور جو مقصد ہے وہ یہ ہے کہ آئندہ سالوں کے لئے ایسی منصوبہ بندی کریں اور ہمیں ایسی منصوبہ بندی دکھائیں کہ ہمیں کس قدر وسائل اور روپے کی ضرورت ہے ۔ کیونکہ روپیہ فراہم ہے ۔ وسائل مہیا ہیں اور قرضہ موجود ہے ۔ بیرونی ممالک سے مرکزی حکومت نے قرضہ حاصل کر لیا ہے اور ریلوے کو allocation کر دی گئی ہے ۔ میں ان کے اعداد و شمار کا حوالہ دینے میں قدرے تامل سے کام لیتا ہوں کیونکہ ان کے اعداد و شمار میں کئی جگہ پر تضاد ہے ۔ بہر حال ان کو پندرہ سو ملین روپے کی allocation ہوئی جس میں سے انہوں نے تین سال میں نو سو ملین روپیہ خرچ کرنا تھا لیکن انہوں نے اس میں سے ایک سو اکیاسی ملین روپیہ خرچ کیا ۔ ۔ ۔

(اس مرحلے پر مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر سید یوسف علی شاہ کوسٹی صدارت پر متمکن ہوئے)

جب کہ یہ روپیہ منجملہ قرضے کی شکل میں حاصل کیا گیا ہے ۔ میں قرطاس ابیض کے صفحہ نمبر ۵۷ سے آپ کی خدمت میں ایک حوالہ پیش کرتا ہوں جہاں پر یہ کہا گیا ہے کہ یہ قرضے ہمیں مندرجہ ذیل ممالک اور ایجنسیوں سے حاصل ہوئے ۔

امریکہ سے ہمیں ۱۰۵۰۹۳۹ ملین سٹرلنگ، برطانیہ سے ۳۰۰۲۷ ملین سٹرلنگ ، مغربی جرمنی سے ۲۵۰۷۹۶ ملین سٹرلنگ اور ورلڈ بنک سے ۱۰۶۰۷۵۵ سٹرلنگ موصول ہوئے ۔

جناب والا ۔ اس قرضے میں سے اس ملک کا جو کہ اب تشدد کی طرف تیزی سے جا رہا ہے اور جس نے ۱۹۶۵ء میں پاکستان پر حملہ کروایا تھا اس ملک کا جو حصہ تھا وہ تمام قرضے کا کم و بیش

پینتالیس فیصد ہے ۔

جناب والا ۔ ملکی ترقی یا صنعتی ترقی یا ریلوے کی ترقی کے لئے کسی بھی ایسے قرضے کے خلاف ہوں جس کے ساتھ سیاسی strings ہوں ۔ جناب والا ۔ اس سے بڑی غلط بیانی اور دروغ گوئی اور اس سے بڑی غیر ذمہ داری کا ثبوت کوئی بھی ایوان نہیں پیش کر سکتا ۔ خواہ کوئی بھی شخص جس کی کتنی بھی ذمہ دار حیثیت ہو اگر وہ ایوان میں یہ دعویٰ کرے کہ ان قرضوں کے ساتھ کسی قسم کی کوئی سیاسی strings نہیں ہیں ۔ کیونکہ نہ صرف یہ کہ ان قرضہ جات کے ساتھ سیاسی strings ہیں بلکہ ان قرضہ جات کے ساتھ ساتھ بیرونی مشیروں کی ایک بہت بڑی کھیپ بھی ملک میں درآمد کی جاتی ہے ۔ اس کے علاوہ ان قرضہ جات کا کچھ حصہ تو نقدی کی صورت میں ہے اور کچھ حصہ اشیاء کی شکل میں ہوتا ہے ۔ علاوہ ازیں مشینری کی شکل میں ہم جو قرضے وصول کرتے ہیں ان کے component parts بھی ہمیں انہی ممالک سے لینے پڑتے ہیں حالانکہ ان کی قیمتیں دیگر ممالک کی نسبت تیس چالیس فیصد زیادہ ہوتی ہیں ۔ میں نے ایک کتاب پڑھی تھی جو کہ امریکہ کے متعلق تھی اور جس کا نام "invisible government" تھا ۔ قومی اسمبلی کے ایک رکن کی تقریر بھی میں نے اس سلسلے میں پڑھی ہے جس نے اس ملک میں invisible governmemt کا ذکر کیا ہے ۔ لیکن خدانخواستہ وہ امریکہ کی سی۔آئی۔اے نہیں ہے بلکہ وہ چند خاندان ہیں کہ جن کے لئے heavy complexes لگائے جاتے ہیں اور جن کے لئے بڑی بڑی مشینری باہر سے درآمد کرکے یہاں پر لگائی جاتی ہے اور جن کے لئے قرضوں پر سود کی ادائیگی غریب عوام کرتے ہیں ۔

جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ریلوے کے لئے ہم نے جو قرضہ جات حاصل کئے ہیں اس کو استعمال میں لانے کے سلسلے میں ریلوے بیحد ناکام ہوئی ہے ۔ اگر انہوں نے ان رقومات کو استعمال

کرنے میں مستعدی سے کام لیا ہوتا جو کہ ان کو allocate کی گئی تھیں تو پھر اس قدر shortfall ہمیں نہ دکھایا جاتا ۔ میں ایک اور دستاویز سے اس ایوان کی خدمت میں حوالہ دینا چاہتا ہوں کہ جس سے یہ ظاہر ہوگا کہ ہمارا یہ محکمہ ان معاملات میں کس قدر پیچھے ہے ۔

جناب والا ۔ اب میں گذشتہ سال کے قرطاس ابیض سے کچھ حوالے دینا چاہتا ہوں - کراچی سرکلر ریلوے کے سلسلے میں جس قدر روپیہ مختص کیا گیا تھا وہ تمام کا تمام surrender کر دیا گیا ۔ کوٹ ادو ڈیرہ غازی خان ریل لنک کے لئے ہم نے کچھ رقومات گذشتہ سال بھی فراہم کی تھیں لیکن اس میں سے چالیس لاکھ روپے ہمیں surrender کرنے پڑے ۔ کوٹ ادو ۔ ڈیرہ غازی خان ۔ کشمور ریل لنک کے متعلق ہم سے جو وعدہ کیا تھا وہ یہ ہے کہ :-

> "The project comprises of two phases at an anticipated cost of 16.99 crores. The phase I of the project will connect Kot Addu with the district headquarter of Dera Ghazi Khan, across Taunsa Barrage, the distance of 48.52 miles."

جناب والا ۔ ہم اس بات کے سب سے بڑے حامی ہیں کہ آپ ان علاقہ جات کو بھی زیادہ ترقی دیں بلکہ میں نے تو اپنی تقریر میں ریلوے پر یہ الزام لگایا ہے کہ قبائیلی علاقے کے نظم و نسق کو ہم زیادہ دیر تک موجودہ حالت میں برداشت نہیں کر سکتے ہیں اور ہم نہیں چاہتے ہیں کہ وہاں پر مغلیہ دور کے پانچ ہزاری یا دس ہزاری قبائیلی سرداروں کا نظام رائج ہو اور عام نظم و نسق کو ان کے حوالے کیا جائے ۔ اور وہ اغیار کی طرح رہیں ۔ وہ بھی ہمارے بھائی ہیں اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان علاقوں کے رہنے والوں کو بھی تعلیمی سہولتیں دی جائیں اور وہ بھی ملک کے دوسرے مہذب اور متمدن حصوں سے رابطہ قائم کر سکیں ۔ انہوں نے ۴۸۰۵۲

میل کی لائن پر جو خرچ کیا ہے اسے آپ ملاحظہ فرمائیں :۔

"This work was taken in hand in 1964-65 and has made substantial progress."

اب جناب والا ۔ یہ گذشتہ سال کا وائٹ پیپر ہے ۔ یہ کہتے ہیں substantial progress ہو گئی ۔ اس کے بعد میں ان کی substantial progress کا پوسٹ مارٹم ابھی کروں گا ۔ یہ کہتے ہیں کہ :۔

"Approval of the National Economic Council for Phase II of the project connecting Dera Ghazi Khan with Kashmor has also been received."

چلئے جناب یہ ہماری نیشنل اکنامک کونسل کی بھی منظوری آ گئی ۔ فنڈز بھی مہیا ہو گئے ، سروے بھی ہو گئے :۔

"The work has been taken in hand and is programmed to be completed in 3 years."

جناب والا ۔ تین سالوں میں انہوں نے اس کام کو کرنا تھا :۔

"This rail link, when completed, will not only provide an alternate route to the northern areas from Karachi on the other side of the River Indus but will also contribute to the economic development of the relatively backward areas of the trans-Indus region. It will also be less susceptible to prolonged interruptions due to natural calamities like flood, etc, because of the lesser number of river crossings on this route."

اب جناب والا ۔ یہ دیکھئے کہ کراچی سرکلر ریل کے متعلق میں نے مکمل تبصرہ کیا ہے کہ انہوں نے غیر آباد علاقہ جات میں غلط سروے کرکے ریلوے لائن بچھائی اور پھر second phase میں آگئے ہیں ۔ اب جناب والا ۔ ان کا جو دوسرا منصوبہ ہے ۔ کوٹ ادو ۔ ڈیرہ غازی خان ۔

جناب والا ۔ بجائے اس کے کہ ہم محض ڈویلپمنٹ side کو لیں میں یہ سمجھتا ہوں اور برملا کہتا ہوں کہ اس کی ضرورت defence point of view سے بھی زیادہ ہے ۔ تو جناب والا ۔ میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ انہوں نے اس پراجیکٹ میں سے محض ۴۸۰۵۲ میل لائن کو بنانے کے لئے تین سال حاصل کئے تھے اور گذشتہ سال ۱۹۶۷ء میں وعدہ کیا گیا تھا ۔ کہ ۱۹۷۰ء میں یہ مکمل ہو جائے گی ۔ اور جناب والا ۔ ہوا کیا ۔ ہوا یہ کہ ہم نے ان کو ایک کروڑ روپیہ ۵۰ میل ریلوے لائن بچھانے کے لئے دیا ہے ۔ یعنی جناب والا ۔ عام حالات میں ایک کروڑ روپیہ سے بہت زیادہ لمبی ریلوے لائن بچھائی جا سکتی ہے لیکن چونکہ یہ دور دراز علاقہ تھا ڈیفنس کے لئے اور کراچی کو دوسری جانب سے ملانے کے لئے ۔ اس لئے جناب والا ۔ میں نے ان کی سروے ہو جانے کے بعد نیشنل اکنامک کونسل کے فیصلہ کر دینے کے بعد اور ایک کروڑ روپیہ مہیا کر دینے کے بعد وعدہ کیا ہوا ہے کہ میں محکمہ ریلوے کے خلاف برے الفاظ استعمال نہیں کروں گا ۔ لیکن جناب والا ۔ میں صرف اتنا کہتا ہوں ۔ کہ negligence کا لفظ مجھے کہنے دیجیئے ۔ کہ یہ negligence نہیں تو اور کیا ہے کہ ایک کروڑ روپیہ جب ان کے ہاتھ میں تھا ۔ تو ۶۰ لاکھ روپے جناب والا ۔ انہوں نے صرف کیا اور چالیس لاکھ روپے کا فنڈ surrender کیا ہے اب جناب والا ۔ میں اس سے پچھلے سال میں جاتا ہوں ۔ اس سے پچھلے سال میں ۱۹۶۵ء کے بعد تو بجا طور پر یہ کہا جا سکتا تھا ۔ کہ جنگ کی وجہ سے ہم ایسی منصوبہ بندی نہیں کر پائے ۔ لیکن جناب والا ۔ اب آپ اندازہ فرمائیں کہ اس منصوبہ میں یہ کس حد تک ناکام ہوئے ہیں اب اس کے بعد میں اگلے منصوبے پر آتا ہوں ؟ ان کا اگلا منصوبہ جو ہے وہ میں discuss کرنا چاہتا ہوں ۔ وہ ڈیرہ غازی خان کاشمور ریلوے لنک ہے ۔ اس کے بعد میں باقی اپنے وقت کے مطابق ان کو پھر چھیڑوں

گا ۔ اب جناب والا ۔ یہاں پر ہم نے ایک کروڑ روپیہ کی بجائے دو کروڑ کی allocation کی ہے اور نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے ۸۴۰۸۰ لاکھ روپیہ surrender کردیا ۔ یعنی تمام سال نہ تو وہ روپیہ fixed deposit میں لگایا جا سکا ۔ اور نہ وہ روپیہ کسی طور پر استعمال کیا جا سکا ۔ وہ ریلوے کے reserve فنڈ میں رہا ۔ اور آن کی total allocation دو کروڑ روپے کی تھی ۔ ان میں سے جناب والا ۔ انہوں نے ۸۴۰۸۰ لاکھ روپیہ surrender کر دیا ۔ اب اس کے متعلق ان کی اپنی statement ہے ۔ وہ یہ کہتے ہیں :۔

> "The sanction to the project was received in April, 1967. After receipt of sanction some time was taken up in fulfilling the preliminary formalities, setting up a field organisation and appointing agencies for execution of the construction works. Moreover, possession of land has been time consuming. In fact possession of certain portions has not yet been obtained. For these reasons it has not been possible to utilize the full budgeted amount... ..."

اب جناب والا ۔ یہ اندازہ فرمائیں ۔ کہ سب سے آسان طریقہ تمام متمدن ممالک میں کسی کی زمین کو خریدنے کا ہے ۔ تو وہ پاکستان میں ہے پاکستان میں آپ ہر روز اخبارات میں دیکھتے ہونگے ۔ کہ چشمہ بیراج کے لوگوں کو ، منگلا ڈیم کے لوگوں کو متبادل جگہ دیئے بغیر dislocate کر دیا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ

"عذر گناہ بدتر از گناہ"

یہ کہنا کہ ہم acquisition of land نہیں کر پائے ۔ غلط بہانہ ہے اور اس کے جناب والا ۔ نتائج یہ ہیں ۔ دو کروڑ روپے کا منصوبہ ہے جہاں آپ نے ۸۴ لاکھ روپیہ surrender کر دیا خیال رہے کہ یہ وہ روپیہ ہے جس کا ہم نے سود ادا کیا ہے ، جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں کہ یہ

ڈیرہ غازی خان کاشمور ریلوے لنک پر ۸۴ لاکھ روپیہ - ۳۶ لاکھ روپیہ کراچی سرکلر ریلوے کا اور ۴۰ لاکھ روپیہ کوٹ ادو ڈیرہ غازیخان ریلوے لنک کا یعنی کل ۱۷۲ لاکھ روپیہ یعنی پونے دو کروڑ روپیہ جو انہوں نے ڈویلپمنٹ کا surrender کیا ہے اور یہ ڈویلپمنٹ نہیں کر پائے - اس کے لئے انہوں نے کس پر responsibility fix کی ہے - جناب والا - ایک بات کہی جا سکتی تھی - کہ ہمارے پاس فنڈز available نہیں ہیں یہ کہا جا سکتا تھا کہ فارن میٹریل امپورٹ نہیں کر پائے - جناب والا - اس قدر کثیر رقم ان آٹھ نئے پراجیکٹس میں سے تین پر انہوں نے صرف نہیں کی - تو میں اسے ان کی negligence اور ان کی inefficiency قرار نہ دوں تو اور کیا قرار دوں - اب جناب والا - اس کے بعد ان کا چوتھا منصوبہ یہ ہے کہ :-

"(iii) Conversion of Hyderabad-Mirpur Khas Section from Metre-gauge to Broad-gauge.

The project was approved by the National Economic Council at an estimated cost of Rs. 2.31 crores. The work was taken in hand in 1964-65 and earthwork for widening the embankment all along the line and staff quarters at Mirpur Khas and Hyderabad have been completed Bridge construction and work on other structural works are in progress. The Project is expected to be completed in December 1967.

The conversion will eliminate the transhipment of goods at Hyderabad and remove a number of traffic bottlenecks."

جناب آپ ملاحظہ فرمائیں کہ اس منصوبہ کا نام حیدر آباد ، میرپور خاص سیکشن ہے - اب یہ حیدر آباد ، میرپور خاص ریلوے لائن کی Metre-gauge to Broad-gauge ہے -

جناب والا - اس لمبی چوڑی statement کے حصہ نمبر ۴ پر آپ

دیکھیں کہ یہاں پر بتایا گیا ہے ، تو میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں ، کہ نمبر ۳ پر estimated بجٹ ۱۹۶۸-۶۹ ہے اس میں ۱۵۴۰ ہزار روپیہ اور مانگا گیا ہے اب آپ اندازہ فرمائیں ۔ کہ یہ دسمبر ۱۹۶۷ء میں جو منصوبہ ختم ہونا تھا ، اس منصوبہ کے لئے مزید فنڈ جون ۱۹۶۸ء میں طلب کرنا ۔ اب بتائیے یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ تمام کے تمام ان کے یہ جو منصوبہ جات ہیں ۔ یہ کم از کم کراچی سرکلر ریلوے لائن ۔ کوٹ ادو ۔ ڈیرہ غازی خان ریلوے لائن ۔ حیدر آباد میرپور خاص ریلوے conversion اور جناب والا ۔ اس کے بعد ابھی میں نے چوتھے منصوبے کا نام لیا تھا ۔

جناب سپیکر ۔ اس کے بعد ڈی جی خان اور کوٹ ادو rail link ہے ۔ ۸ میں سے ۳ نئی constructions کا یہ عالم ہے ۔

آپ یہ اندازہ فرمائیں کہ ریلوے کی اس سے بڑی نااہلی اور ناکامی اور کیا ہو سکتی ہے ۔ foreign loans کا ذکر کر چکا ہوں ۔ کہ ہمیں کس طرح ان قرضہ جات پر سود ادا کرنا پڑتا ہے ۔ جو ہم اپنی development کے لئے حاصل کر رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ development کے لئے

Payment of return on Central-Provincial capital investment.

کا ذکر کیا گیا ہے ۔ مرکزی اور صوبائی قرضہ جات کے متعلق جو ریلوے اپنے لئے projects کے لئے استعمال کر رہی ہے یہ کہا گیا ہے :-

"Future projects :

The budget estimates under the above head are placed at Rs. 6.75 crores, showing an increase of Rs. 52 lakhs over the revised estimates of Rs. 6.23 crores over the current year. Out of Rs. 6.75 crores etc., a sum of Rs. 1.74 crores is payable to

the Provincial Government on its investment in the railway after 1st July 1962, including the amount of capital of Rs. 1.09 lakhs of former work-lines, Bahawalnagar, Fort Abbas and Khanpur railway, merged with the main system of railways in accordance with the Provincial Government decision taken during 1964-65. The balance of Rs. 5 crores is payable to the Central Government on its investment in the railway upto 30th June 1962."

یعنی یہاں ہم نے نہ صرف ان قرضہ جات پر سود دینا ہوگا جو foreign aid سے حاصل کئے ہیں بلکہ اُن قرضہ جات پر بھی دینا ہوگا جو صوبائی یا مرکزی حکومت سے حاصل کئے ہیں ۔

اس کے بعد میں بالخصوص دو items کا ذکر کروں گا ۔ ایک ہے ۔ ۱۹۶۸-۶۹ Annual Development Programme یہ لئی لائن بچھانے کے متعلق ہے ۔ اس کے علاوہ public amenities کے لئے بھی provision کی گئی ہے ۔ آپ مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ یہ زیادتی کی گئی ہے کہ public amenities کے لئے اس head میں کمی کی ہے ۔ ریلوے کا محکمہ بالکل ایک تجارتی محکمہ ہے ۔ جس کے ذمہ دو فرائض ہیں ۔ ایک تو یہ ہے کہ مسافروں کو جائے مقصود تک پہنچائے اور دوسرا یہ ہے کہ لوگوں کے goods اور material کو بحفاظت اُس کی منزل مقصود تک پہنچائے ۔ ان پانچ دنوں میں جب سے اس محکمہ پر بحث ہو رہی ہے یہ کہا گیا ہے کہ یہ محکمہ اپنی کار کردگی میں بالکل ناکام ہو رہا ہے ۔ public amenities کے لئے اس قدر قلیل رقومات provide کی ہیں جن کے ہوتے ہوئے پبلک کو سہولتیں نہ دینے کے برابر ہیں ۔ اس کے بعد یہ نقطہ بھی دیکھنا ہے کہ آپ نہ صرف اپنی expansions کے معاملہ میں fail ہوئے ہیں ۔ بلکہ defence کے جو بعض مقاصد تھے اُن کو بھی نقصان پہنچا ہے اور وہ لوگ جو دور دراز علاقہ میں بیٹھے ہیں وہ تہذیب و تمدن سے بالکل کٹ کر رہ گئے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ ریلوے کا محکمہ اپنے روز مرہ کے فرائض کو سرانجام دینے میں بری طرح ناکام ہوا ہے ۔ اس کے علاوہ یہ جو construction کا مسئلہ ہے ۔ اس میں بھی کافی حد تک پیچھے رہا ہے ۔ آپ یہ اندازہ فرمائیں ۔ کہ ریلوے کو گراں قدر سود پر قرضہ حاصل کرنا پڑتا ہے ۔ اگر ریلوے کا اپنے funds پر انحصار ہوتا ۔ تو اس کی ضرورت نہ رہتی ۔ اب construction پر بحث کر لی ۔ funds پر بحث کر لی ۔ کہ یہ جو فنڈز وغیرہ کے لئے بیرونی قرضہ جات صوبائی اور مرکزی حکومتوں سے قرضہ جات حاصل کرنے پڑتے ہیں ۔ ان پر یہ گراں قدر سود بدستور دینا پڑتا ہے ۔ خواہ یہ کام کریں یا نہ کریں ۔

اس کے بعد میں leakage کی طرف آتا ہوں کسی کاروباری ادارہ کا طریق کار یہ ہوتا ہے ۔ یا اگر کوئی فرم یا کوئی صنعت کار ہو ۔ تو وہ اپنے کارخانہ کو اپنی income میں سے ہی expand کرتا ہے ۔ اگر کوئی صنعت کار زید یا بکر ہے ۔ مثال کے طور پر کوہ نور ہے داؤد ہے ۔ یہ صنعت کار ہیں ۔ جب وہ ایک کارخانہ کے بعد ۲۰ کارخانے لگا سکتے ہیں ۔ تو اس میں کیا آفت ہے کہ ریلوے کا محکمہ جس کی انکم ۱۰ کروڑ روپیہ ہونی چاہیئے مگر leakage کے باعث سال رواں میں صرف ۶۷ کروڑ روپیہ ہے اپنی توسیع پر خرچ نہیں کر سکتا ۔ مجھے بتایا جائے کہ ریلوے نے expansion کے لئے کس قدر رقومات فراہم کی ہیں جن سے additional کام کیا جائے ؟

جناب صدر ۔ اگر ریلوے کوئی پرائیویٹ لمیٹڈ ادارہ ہوتا تو شاید اپنے منافع سے ہی expansion کرتا وہ self sufficient ہوتا ۔ لیکن اس کے برعکس ریلوے کے حکام foreign aids کی availabiltity کی صورت میں یا صوبائی یا مرکزی حکومت سے قرضہ جات حاصل کرنے کی صورت

میں ان پر زیادہ انحصار نہ رکھتے ۔ بلکہ اپنے earned روپیہ میں سے expansion کرتے قیام پاکستان سے پہلے متحدہ ہندوستان یا اس پر صغیر میں بڑے بڑے پرائیویٹ ادارے چل رہے تھے ۔ میں کسی کی مثال نہیں دیتا ۔ ممکن ہے میری statement درست نہ ہو وہ اپنی expansion خود کرتے تھے ۔

مجھے بتائیں کہ دنیا کے تمام متمدن ممالک میں جو ریلوے companies ہیں اُن کے کس قدر منافع جات ہیں ؟ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب اُن منافع جات کا جو دوسرے ممالک میں ریلوے surrender کرتی ہے اپنے منافع جات سے مقابلہ کریں گے ۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق دو ارب کی investment ہے ۔ depreciation کے بعد اُس پر صرف ۵ لاکھ کا منافع دکھایا گیا ہے ۔ اب تک آپ expansion of railways کے لئے قرضہ مانگ رہے ہیں ۔ مجھے ڈر ہے کہ آپ کہیں running of railways کے لئے قرضہ مانگنے پر نہ اتر آئیں ۔

میں یہ گذارش کروں گا کہ ہم سے ایسے اعداد و شمار مخفی رکھے جاتے ہیں ۔ انکو بجٹ میں نہیں پیش کیا جاتا ۔ اگر آپ ان کی انجنیئرنگ اور establishment کی تمام کی تمام calculations کو دیکھیں اور اس کے مقابلہ میں آپ دیکھیں گے کہ انہوں نے ہمیں کس قدر ڈیویلپمنٹ کرکے دی ہے اس سے آپ بخوبی اندازہ لگائیں گے کہ یہ ریلوے کے انجنیئرنگ کا محکمہ نہایت ہی نااہل ہے اور یہ ہمیں ہمارا جو target تھا جو ہمارا مقصود تھا اور جو ہمارا goal تھا وہاں یہ نہیں لے جا سکے ۔ جناب والا ۔ ریلوے کے محکمہ کی inefficiency کے نتائج ڈیویلپمنٹ کے لئے بہت نقصان دہ ثابت ہوئے ہیں اور پسماندہ علاقہ جات کی ڈیویلپمنٹ بھی ہمارے defence کے نقطہ نظر سے ناقص ہے محکمہ ریلوے کی inefficiency کہ اس ملک اور مغربی پاکستان کے تمام عوام کو ایک level پر لایا جائے گا اور

ان کے رہنما بلکہ مجھے صدر مملکت کہنا چاہئے یہ ان کے ارشادات گرامی کی نفی کرتی ہے ۔ اگر میں یہ مثال دوں کہ پاکستان ویسٹرن ریلوے دنیا کے چند اداروں میں سے ایک ہے جس کی سالانہ آمدنی کم سے کم ہے اور جتنا ریلوے invest کرتی ہے اس کے اعتبار سے کم سے کم منافع حاصل کرتی ہے ۔ چلئے میں متمدن ممالک کو چھوڑتا ہوں ۔ میں ایشیا کے اس عظیم ادارہ کو ان چار پانچ کمرشل اداروں میں سے ایک گردانتا ہوں جس کا ratio دیکھ کر میرا سر شرم سے جھک جاتا ہے ۔ جب میں ان کے ratio اور منافع کا مقابلہ دیگر ریلویز سے کرتا ہوں تب بھی میرا سر شرم سے جھک جاتا ہے ۔ جناب یہ annexure ۔ ۔ ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ جناب والا ۔ ملک صاحب نے فرمایا ہے کہ جب وہ ہماری ریلوے کا مقابلہ کسی دوسری ریلوے سے کرتے ہیں تو ان کا سر شرم سے جھک جاتا ہے تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کسی ریلوے کا ذکر کریں تا کہ ہمارے لئے وہ ایک guide ثابت ہو سکے اور ہم جواب دے سکیں ۔ کونسی ریلوے ایسی ہے جو ان کے خیال میں زیادہ منافع دے رہی ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ ذکر کرنیکی ضرورت نہیں ساری ایسٹ پاکستان ریلوے ۔ ۔ ۔ ۔

Parliamentary Secretary, (Railway) : I will emphasize on this point because all his arguments fall flat if he gives the name of any railway which is giving more profit than the Pakistan Western Railway.

Malik Muhammad Akhtar : All the Indian Railways and all the Japanese Railways.

Parliamentary Secretary, (Railway) : I refute it with all the emphasis at my command. On the contrary, all the Indian Railways are going into loss. This year they have made an increase of 10% in their fares and every

year they have been raising their fares substantially. If the Member gives facts and figures from any official record then I will accept it but if he is not able to give proof from any railways of the world then I am not prepared to give any reply to his argument because all his arguments fall flat in that case.

ملک محمد اختر - جناب والا ـ ان کے جو کرایہ جات ہیں -

You are a tutored man. Where are your own arguments ?

Mr. Senior Deputy Speaker : Order please.

Parliamentary Secretary : I respectfully submit that we must talk facts in this House. This place is not a Corporation or a Municipal Committee or a road-side or anything like that. ...

Malik Muhammad Akhtar : Or a Cooperative Society.

Parliamentary Secretary : In this House we must talk sense. The Member must realise that whatever we talk in this House must be based on facts. My friend has made a very drastic allegation that he is ashamed to compare the profit of the P. W. R. with any other railway.

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ـ بہتر یہ ہو گا کہ جب ملک صاحب تقریر ختم کر لیں تو آپ ان کے جواب میں کچھ فرمائیں ـ

Parliamentary Secretary : He must name at least one railway.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I want your ruling on his point of order.

Mr. Senior Deputy Speaker : That was an advice to the Member.

Malik Muhammad Akhtar : Thank God, the Parliamentary Secretary is unware of the rules of procedure.

جناب صدر ـ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہماری ریلوے کا جو

منافع ہے اور ایسی صورت میں کہ ہم نے ریلوے پر بہت زیادہ invest کیا ہے اس کے مقابلہ میں بہت قلیل ہے اور دیگر متمدن ممالک کے مقابلہ میں یہ کافی کم تر ہے - اب مجھے یہ گزارش کرنا ہے جیسا کہ میں اس سے قبل عرض کر چکا ہوں کہ یہ ان کی بد نصیبی ہے کہ ریلوے کی اتنی آمدنی کم ہے - اس سلسلے میں میں ایک واقعہ سناتا ہوں کہ انہوں نے ایک مرتبہ لاہور ریلوے سٹیشن کی بکنگ کی کھڑکی پر اپنی چیکنگ ٹیم بٹھائی اور اس نے ۲۴ گھنٹے میں ۱۰ ہزار کی بجائے ۱۹ ہزار کی آمدنی دکھا دی - اس سے آپ اندازہ کریں اور اس کو آپ تمام سٹیشنوں سے calculate کریں اور لاہور ریلوے سٹیشن کی اس percentage سے calculate کریں تو میں دعویٰ کرتا ہوں کہ یہی انکم ٹیکس جسکے متعلق یہ دعویٰ کر رہے ہیں یہ غلط ہے یا تو اسے یہ contradict کر دیں اور اگر یہ contradict کریں تو میں یہاں آڈٹ نوٹ کی کاپی produce کروں گا کہ ایسا ہوا تھا یا نہیں ہوا تھا میں چیلنج کرتا ہوں :-

I am not tutored by anybody. I know the facts. I can stand up and make a statement but nobody can deceive me by making mere statements which are factually incorrect or which suit the purpose of a certain officer.

جناب سپیکر - یہ اس چیز کی تردید کریں میں کہہ رہا ہوں کہ جو آمدنی انہوں نے بتائی ہے وہ کم ہے - لاہور ریلوے سٹیشن کی window پر انہوں نے ۱۹۶۲-۶۳ء یا ۱۹۶۳-۶۴ء یا ۱۹۶۴-۶۵ء میں کسی وقت چیکنگ کی تھی اور چیکنگ کرنے کے بعد ۲۴ گھنٹے میں ۱۰ ہزار روپے کی آمدنی increase ہوئی تھی تو اس حساب سے ایک سال میں لاہور ریلوے سٹیشن سے ۳۵-۳۶ لاکھ روپے کی آمدنی ہو سکتی تھی اور اسی طرح سے کراچی ریلوے سٹیشن سے ایک سال میں ۷۲ لاکھ کی آمدنی ہو سکتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ

صرف دو ریلوے سٹیشنوں پر ایک کروڑ کا leakage ہے -

جناب والا - ۲۷ کروڑ کی انکم کا جو ادارہ ہے وہ ایک ارب کی انکم کا ادارہ ہو سکتا ہے - میں جناب والا - wholesale condemnation نہیں کرنا چاہتا - میں جانتا ہوں کہ ریلوے میں شریف آدمی بھی ہیں اس میں honest آفیسرز بھی ہیں اور بالخصوص انکے چیئرمین کے متعلق کہنا پڑتا ہے کہ ایک آدمی سمندر میں بیٹھکر بھی اپنے لب خشک رکھتا ہے - یہ اس کو credit جاتا ہے -

Parliamentary Secretary, (Railway) : Sir, this argument of Malik Muhammad Akhtar is irrelevant with regard to today's discussion. Today we are discussing project estimates.

Malik Muhammad Akhtar : But is it incorrect ? If it is so, contradict it ?

Parliamentary Secretary : I am contradicting him each and every day in this House. In fact, he has been contradicting himself every day. I want to draw your attention to the fact that all these arguments are out of scope of the discussion today.

Malik Muhammad Akhtar : I would submit most humbly that I have got every right to ask the railway not to raise loans for these future projects, to be self-sufficient, to stop the leakage and to earn more.

اس کے لئے مجھے آگے جانا پڑتا ہے -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - ملک صاحب آپ ٹریک سے ہٹ جاتے ہیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - مجھے یہ اس لئے کہنے کی ضرورت پڑی کہ وہ لائن سے ہٹ جاتے ہیں -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - میں ان سے آگے بھی کہہ چکا ہوں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - انہوں نے جو حقائق کل بیان کئے وہ item نمبر (۱) کے لئے تھے جو انہیں زیر بحث item پر نہیں کہنا چاہئے تھے -

ملک محمد اختر - میں جناب والا - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سیشن میں میری ۶- سو ترمیمیں تھیں - اس کے علاوہ بجٹ پر بھی تقریر تھی، تو میں نے تین لائنوں کی غلطی کر دی - جناب والا - جتنا کام میں کرتا ہوں وہ شائد اگر ۲۰- سال آئندہ بھی ممبر رہیں گے تو اتنا کام نہیں کر سکیں گے - صرف اس سیشن میں مجھے کام تھا تو غلطی کا امکان ہو سکتا ہے یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے - جناب سپیکر - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ قرضہ جات کافی حاصل کر لئے گئے ہیں تعمیرات کے لئے اور دیگر پراجیکٹس کے لئے انہوں نے قرضے کافی حاصل کر لئے ہیں لیکن ان کے استعمال کرنے کا موقع انہیں نہیں ملے گا اور ہمیں زیادہ زیر بار ہونا پڑے گا اور اس کے سوا کچھ نہ ہوگا - جناب والا - مجھے اس کے بعد یہ گزارش کرنا ہے کہ ان میجر پراجیکٹس میں جو یہ نکتہ میں پیش کر رہا تھا جس سے نئی بات چھڑ گئی وہ یہ کہ اس کمرشل ادارے کا دوسرا کام یہ ہے کہ سامان اور مسافروں کو حفاظت کے ساتھ ان کے مقام پر پہنچایا جائے اور تیسرا کام ہے پبلک سہولتوں کا اور دیگر ادارے کی دیکھ بھال کا اس کے سازو سامان کا - اگر دیکھا جائے تو ان کے وائٹ پیپر میں کسی صفحہ پر اس چیز کا بھی ذکر ہے ؟ جناب والا - وقت قلیل ہے میں چاہتا ہوں کہ بات کو زیادہ نہ بڑھایا جائے - ان کو چاہئے تھا کہ دیگر ممالک کی ریلوے کی طرح وہ اس میں کچھ اصلاح بھی کرتے - تو اس چیز کا میں کہیں بھی یہاں ذکر نہیں پاتا ہوں - مراعات یا سہولتیں جو دی گئی ہیں وہ نہایت قلیل ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ ریلوے

کا موجودہ نظام فرسودہ ہے اس کو چلانے کے لئے ان کو بہتر نظام قائم کرنا ہوگا ۔ ریلوے میں جو بدعنوانیاں اور بد دیانتیاں ہیں انہیں دور کرنی ہوں گی اور کورپشن کا قلع قمع کرنا ہوگا ۔ نااہلیت کو دور کرنا ہوگا ۔ ریلوے ایک سفید ہاتھی ہے جو کہ ہمارے خزانے پر ایک گرانقدر بوجھ بن کر رہ گیا ہے ۔ جناب والا ۔ پھر شرم سے میری گردن جھک جاتی ہے جب میں ریلوے کی الکم کی طرف دیکھتا ہوں ۔ جب میں دیکھتا ہوں کہ اس قدر چیزیں ضائع ہو رہی ہیں رقمیں ضائع ہو رہی ہیں ۔ وہ اپنے روپیہ کو موزوں طریق پر استعمال بھی نہیں کر رہے ۔ جناب والا ۔ اگرچہ بائیں تو بہت ہیں لیکن وقت بہت کم ہے ۔ اب اگلے سال اس ایوان میں ریلوے کا بجٹ آئے گا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ریلوے بجٹ ۶۸-۱۹۶۷ء کا اور ۶۹-۱۹۶۸ء کا کسی ایسے شخص کوجس نے اس ایوان میں بحث نہ سنی ہو اس کو دیدیں اور ۶۹-۱۹۶۸ء کے ہندسے مٹا دئے جائیں تو وہ کہے گا کہ شاید آپ نے دو کاپیاں چھاپی ہیں ۔ یعنی جناب والا ۔ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے ۔

They have done nothing

ہم جناب والا ۔ بیرونی قرضہ جات کی وجہ سے بہت دب گئے ہیں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ ریلوے پر جنرل ڈسکشن تو نہیں کر رہے ۔

ملک محمد اختر ۔ میں جناب والا ۔ اس سے زیادہ بات نہیں کرنی چاہتا ہوں اور میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ (لائلپور ۔۶) ۔ جناب سپیکر ۔ ہمارے سامنے جن منصوبوں پر محکمہ ریلوے عمل کر رہا ہے اس میں تخمینہ جات پیش کئے گئے ہیں اور ہمیں یہ بتایا گیا کہ آئندہ کتنے سالوں میں یہ

منصوبے پایۂ تکمیل کو پہنچیں گے ۔ موجودہ دور میں منصوبہ بندی کی اہمیت سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا محض وہ ممالک جہاں کی ذاتی ملکیت پر خاص پابندیاں ہیں بلکہ جہاں ذاتی ملکیت محدود ہو کر رہ گئی ہے ان ممالک میں منصوبہ بندی نے بہت ہی تھوڑے عرصہ میں صنعتی معاشرتی اور اقتصادی انقلاب برپا کئے ہیں اور ترقی پسند ممالک کی نقل کرتے ہوئے منصوبہ بندی کو بہت اہم مقام دیا ہے ۔ لیکن منصوبہ بندی کا نام لینا کافی نہیں - منصوبہ بندی کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم اپنے سامنے ایک خاص منزل مقرر کرتے ہیں ۔ اور منزل مقرر کرنے کے بعد اپنے وسائل کا جائزہ لے کر یہ طے کرتے ہیں کہ ہمیں کتنے سالوں میں کتنی رقومات خرچ کرکے اس منزل تک پہنچنا ہے بد قسمتی سے ہمارے ملک میں یہ عام رواج ہو گیا ہے کہ ہم غیروں کی نقالی تو کرتے ہیں لیکن نقالی کرتے ہوئے عقل سے کام نہیں لیتے ۔ میرے نزدیک منصوبہ بندی انتہائی ضروری ہے لیکن اگر ہمیں منصوبہ بندی کے لئے بنیادی لوازمات حاصل نہ ہوں تو اس کا کیا فائدہ ؟ جناب سپیکر ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک ملک میں جب بعض اہم منصوبوں پر عمل ہوتا ہے تو بہت سے اندازے جو منصوبہ بناتے وقت لگائے جاتے ہیں ۔ پورے نہیں ہوتے ۔ اور اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ ان پر نظر ثانی کی جائے ۔ لیکن عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ منصوبہ بندی میں واضح اور مکمل کامیابی انہی کو ہوتی ہے جو زیادہ تر اپنے وسائل پر انحصار کرتے ہیں ۔ اس کے باوجود یہ انتہائی مشکل اور دشوار ہو جاتا ہے کہ ہم اپنے منشاء کے مطابق اپنی مقرر کی ہوئی منزل کا راستہ مقرر کردہ وقت کے اندر طے کر لیا کریں ۔ لیکن وہ منصوبوں کے تخمینے جو اس ایوان میں پیش کئے گئے ہیں ۔ اگر ہم ان تمام کا جائزہ لیں تو ہمارے ملک کی اور خصوصی طور پر محکمہ ریلوے کی یہ خامی ابھر کر سامنے آ جاتی ہے کہ ہم نے

منصوبہ بندی کرتے ہوئے غیر ممالک پر بہت زیادہ انحصار کیا ہے ۔ اور اسی لئے ہم ان منصوبوں کو بروقت مکمل نہیں کر سکے جناب سپیکر ۔ سب سے بڑی دقت تو یہ ہے کہ ہمارے ملک میں وہ کلیدی صنعتیں موجود نہیں جو کسی ملک کی صنعت ہی کے لئے نہیں بلکہ اسے سیاسی طور پر آزاد رکھنے کے لئے بھی ضروری ہوتی ہیں ۔ بعض غیر ترقی یافتہ ملکوں کو جب آزادی نصیب ہوئی تو انہوں نے اپنی ملکی ترقی کے لئے جو پروگرام بنایا اس میں کلیدی صنعتوں کو سب سے زیادہ اہمیت دی ۔ جو صنعتیں اس وقت ہمارے ملک میں موجود ہیں ان میں سے بیشتر ایسی ہیں جو روز مرہ کے استعمال کی چیزیں پیدا کرتی ہیں مگر اس طریقے سے کہ صارفین کو ان سے کچھ فائدہ نہیں پہنچتا ۔ اب دقت یہ ہے کراچی سرکلر ریلوے اور اسلام آباد میں مسافر بردار گاڑیاں بنانے کا کارخانہ ۔ ان تمام منصوبوں پر عمل کرتے ہوئے ہمیں جو دشواریاں لاحق ہوتی ہیں ۔ ان میں نمبر ۱ وجہ یہ ہے کہ ہمیں قرضہ جات کے لئے کاسہ گدائی اٹھا کر غیر ممالک کے پاس جانا پڑتا ہے ۔ اس کے بعد جب قرضہ جات مل جاتے ہیں ۔ تو پھر ان اشیاء کے مہیا کرنے کی مقررہ مدت کے مطابق وہ اشیاء موصول نہیں ہوتیں میرے نزدیک کسی منصوبہ پر ٹھیک طور سے عمل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اچھی انتظامیہ موجود ہو ۔ اور دیانتدار اور ماہرین فن اہلکاروں کی خدمات انہیں حاصل ہوں ۔ اس ملک کی بدقسمتی یہ ہے کہ نہ تو ہمیں دیانتدار اور اچھی انتظامیہ میسر ہے ۔ اور جہاں تک ماہرین فن کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں اگر ہم اپنے ملک کے ماہرین فن کے لئے مواقع اور ترغیب مہیا کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ ریلوے کا یہ محکمہ جو پچھلے سو سال سے کام کر رہا ہے یہ اپنی تمام تر ضروریات اپنے ملک سے پوری نہ کر سکے ۔ ایک جانب محکمہ ریلوے کی بعض اپنی قباحتیں یا کمزوریاں ہیں جو محض ہمارے ملک کی صنعتی ترقی کی پیدا کردہ

ہیں اور دوسری جانب سابقہ جنگ نے ہماری حکومت کو ہی نہیں بلکہ محکمہ ریلوے کو بھی ہر منصوبہ کی ناکامی کا ایک عذر پیش کرنے کا موقعہ مہیا کیا ہے ۔ قرطاس ابیض جو ہمیں ہر سال اس ایوان میں مہیا کیا جاتا رہا ہے ۔ اس کے مطابق ہر منصوبہ کی تکمیل میں تاخیر کی بنیادی وجہ سابقہ جنگ ہے ۔ حالانکہ ہمارے ملک نے وہ جنگ صرف سترہ روز کے لئے لڑی تھی ۔ ایک مزید بہانہ یہ ہے کہ اسرائیل عرب جنگ ہونے سے نہر سویز بند ہو گئی ۔ لیکن محکمہ ریلوے کی انتظامیہ کو یہ علم ہونا چاہئیے کہ جنگ کی وجہ سے ہمارے ملک کی اقتصادی یا سیاسی نوعیت میں یا ڈھانچے میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں آئی ۔ جہاں تک نہر سویز کے بند ہونے کا تعلق ہے ۔ اس سے پہلے جو چیزیں ایک ماہ میں یہاں پہنچتی تھیں اب وہ دو ماہ میں موصول ہوتی ہیں ۔ محض ایک ماہ کا فرق پڑا ہے ۔ مگر حکومت عوام کو یہ بتا رہی ہے جیسے جناب وزیر مالیات نے آج سے دو دن پہلے اعلان فرمایا تھا ۔ کہ ہمارے ملک اور ہمارے مختلف صنعتی اداروں کی کتنی نیک نامی ہے کہ انہیں اتنی اچھی شرائط پر غیر ممالک یا انٹرنیشنل بنک آف ری کنسٹرکشن یا انٹرنیشنل مونیٹری فنڈ زیادہ سے زیادہ قرضے دینے کے لئے تیار ہیں ۔ اگر ہر ملک یا ادارہ محکمہ ریلوے کو زیادہ سے زیادہ قرضہ دینے کے لئے تیار ہے تو آپ کے یہ منصوبے کیوں بروقت پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچتے ۔ حکومت کے ان تمام دعوؤں کے باوجود وہ اس حقیقت سے قطعاً انکار نہیں کر سکتے کہ محکمہ ریلوے کو قرضہ جات نہ آسانی سے ملے ہیں ، کیونکہ محکمہ ریلوے کی جانب سے اس ایوان میں کسی منصوبے کے پایۂ تکمیل تک نہ پہنچنے کے حق میں یہ دلیل پیش کی گئی ہے ۔ ہمیں ہمیشہ یہ بتایا جاتا رہا ہے کہ غیر ممالک سے قرضے ملنے کے باوجود انہیں بروقت وصول نہیں ہوئے ۔ علاوہ ازیں کل کی بحث کے بعد کوئی شخص اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ محکمہ ریلوے کو جو قرضہ جات

دئیے گئے ہیں ان کے ساتھ انہیں بعض شرائط کا پابند کیا گیا ہے نیا امریکی اکاؤنٹنگ سسٹم انہی مشروط قرضہ جات کی ایک اہم کڑی اور زندہ مثال ہے ۔

جناب سپیکر ۔ جہاں تک کراچی سرکار ریلوے کا تعلق ہے اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے ۶۷-۱۹۶۶ء میں ۳۷ لاکھ ۶۷ ہزار روپے کی گنجائش رکھی گئی تھی - ۶۸-۱۹۶۷ء میں ۷۳ لاکھ ۵۰ ہزار کی اور ۶۹-۱۹۶۸ء میں اس کے لئے ۵۰ لاکھ کی گنجائش رکھی گئی ہے - لیکن محکمہ کی جانب سے تمام تر وعدے وعید کے باوجود اس حقیقت سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ اس کے باوجود نہ تو یہ محکمہ کراچی سرکار ریلوے کو مکمل کر سکا ہے اور وہ اخراجات کی حد جو سب سے پہلے مقرر کی گئی تھی اس پر نظر ثانی کرکے اس میں بھی کافی اضافہ کیا جا چکا ہے ۔ جہاں تک کوٹ ادو ڈیرہ غازی خان ریل لنک کا تعلق ہے اس کیلئے کل رقم یا کل خرچ کا تخمینہ (۶۷-۱۹۶۶ء میں) ۶ کروڑ ۳۱ لاکھ روپے تھا ۔ قرطاس ابیض کے مطابق ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ ۶۸-۱۹۶۷ء کے مالی سال کے آخیر تک یہ منصوبہ مکمل ہو جائے گا ۔ میں اس کا متعلقہ حصہ پڑھ کر سناتا ہوں :-

> "The project was approved by the National Economic Council at an estimated cost of Rs. 6.67 crores. The work was taken in hand last May and is progressing satisfactorily. The project is expected to be completed during 1967-68. When completed this link would connect Kot Adu with the District headquarters of Dera Ghazi Khan across Taunsa Barrage, a distance of 42.52 miles."

میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ آپ نے ۶۷-۱۹۶۶ء کا میزانیہ پیش کرتے ہوئے اس ایوان سے یا اس صوبہ سے یا اس صوبہ کے عوام سے وعدہ کیا تھا - کہ آپ اس کام کو مکمل کر دینگے اسکے بعد آپ نے کوئی جنگ ہندوستان سے نہیں لڑی پھر کونسی

ایسی وجوہات تھیں جن کی بناء پر آپ نے سال رواں کے میزانیہ میں اس کے لئے جو رقومات ballasting کے لئے مختص کی تھیں وہ اس منصوبہ پر کیوں صرف نہیں کی ہیں - اکثر اوقات ہمیں یہ کہا جاتا ہے کہ ہمیں غیر ممالک سے بعض مشینری موصول نہیں ہوئی لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ وہ وسائل یا وہ چیزیں جو محکمہ ریلوے کو اندرون ملک سے میسر آ سکتی ہیں محض اپنی ناکامی کی وجہ سے - یا بد انتظامی کی وجہ سے ان کو استعمال نہیں کر سکی یا وہ اس پروگرام یا اس منصوبہ کو وہ اہمیت نہیں دیتی - جو اہمیت ان کاغذوں پر یا قرطاس ابیض پر غلطی سے دیتی ہے لیکن عملاً اس پر عمل در آمد کے لئے قطعاً تیار نہیں -

جناب سپیکر - آپ مجھے بتائیں کہ کیا وجہ ہے کہ جب آپ کے پاس رقومات بھی کافی تھیں آپ اس منصوبہ کی تکمیل کا کام جس کو ملکی مفاد کے لئے انتہائی اہم سمجھتے ہیں مکمل نہیں ہوا - جواباً پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ بتائیں گے کہ کوٹ ادو ڈیرہ غازی خان ریلوے لنک پر مال گاڑیاں چلنی شروع ہو جائیں گی یا چلنے والی ہیں کیا یہ مال گاڑیاں لائن پر بغیر پتھر ڈالے چلائی جا سکتی ہیں - وزیر مالیات صاحب نے شائد اس ایوان میں بتایا تھا کہ ریلوے کو چلانے کا نیا اور بہت ہی اچھا طریقہ ایجاد کیا گیا ہے - یعنی ریلوے لائن پٹڑی پر بچھائی جائے اور اس پر مال گاڑیاں چلا دی جائیں - اس سے ظاہر ہوتا ہے بجائے اس کے کہ ریلوے لائن اچھے طریقے سے اور بر وقت بنائی جائے - اگر محکمہ ریلوے بر وقت ریلوے لائن نہیں بنا سکتا اور اگر نامکمل ریلوے لائن پر گاڑیاں چلتی ہیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ محکمہ ریلوے کو نقصان ہوگا اور یہ عین ممکن ہے کہ پٹڑی کو بھی نقصان پہنچے - یا اس مشینری کو نقصان پہنچے جس کو اس پٹڑی پر چلایا جائے گا - ریلوے انتظامیہ مال گاڑیاں چلا سکتی ہے اور اس لائن پر پتھر ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے - تو پھر اگر عام لائن پر

بھی کم رفتار سے گاڑیاں چلائی جائیں تو اس پر پتھر کیوں ڈالا گیا ہے۔ اس کام پر کروڑہا کروڑ روپیہ کیوں صرف کیا گیا ہے - میرے نقطہ نگاہ سے پتھر ڈالنا انتہائی ضروری ہے اور بغیر پتھر ڈالنے کے گاڑیاں چلانا حقائق کو منہہ چڑانا ہے - وزیر مالیات صاحب اس امر پر اتفاق کرتے ہیں کہ محکمہ ریلوے اس منصوبہ کو بروقت مکمل کرنے میں بری طرح ناکام رہی ہے اور آئندہ ہم اس کمی کو پورا کریں گے -

جناب والا - اب میں سٹیل شاپ کی آباد کاری کے متعلق عرض کروں گا انسانوں کی آبادکاری کا محکمہ ریلوے کے سپرد نہیں ہے بلکہ حکومت مغربی پاکستان کے پاس ہے - جس طرح حکومت نے انسانوں کو آباد کیا ہے اسی طریقے سے محکمہ ریلوے سٹیل شاپ کو آباد کر رہے ہیں - ۱۹۶۶-۶۷ء کے قرطاس ابیض کے صفحہ ۲۹ پر محکمہ ریلوے کی جانب سے ایک یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ اس سٹیل شاپ میں ۵ ہزار ٹن سالانہ سٹیل تیار کرنے کی نئی بھٹی نصب کی جا رہی ہے - میں نے دو دن پہلے جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کی توجہ اس جانب مبذول کروائی تھی انہوں نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ یہ بھٹی جب چالو ہو جائے گی تو سٹیل شاپ میں نصب شدہ بھٹیوں کی استعداد کار ۱۸ ہزار ٹن سالانہ ہوگی جس میں آپ نے میرے ایک سوال کے جواب میں ۱۰ مئی ۱۹۶۸ء کو اس ایوان میں بتایا تھا اور آپ نے خود تسلیم کیا کہ جون ۱۹۶۶ء سے لے کر مئی ۱۹۶۷ء تک اس سٹیل شاپ میں سٹیل کی کل پیداوار ۳۹۲۴ ٹن ہے آپ نے اس کی سالانہ استعداد پانچ ہزار چھ سو ٹن بتائی تھی آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ بھٹی کے چالو ہو جانے کے بعد ۴۰ لاکھ روپے کا زر مبادلہ سالانہ بچ جائے گا - اب جو اعداد و شمار ہمارے سامنے آئے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے ان بھٹیوں کو ٹھیک طریقے سے نہیں چلایا اس صوبہ یا محکمہ ریلوے کو ۱۶ لاکھ روپے کے زر مبادلہ کا

اس بد انتظامی کی وجہ سے نقصان ہوا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ کیا جناب حمزہ صاحب نے جون سے مئی تک کا حوالہ دیا ہے ؟

مسٹر حمزہ ۔ پورے ایک سال کا حوالہ دیا ہے ۔ کل بھی میں نے پوچھا تھا کہ جون ۱۹۶۶ء سے ۱۹۶۷ء تک پورا ایک سال بنتا ہے بلکہ میں نے انگلیوں سے اس کو گنا تھا ۔ آپ نے فرمایا تھا کہ ۱۰ مہینے بنتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ جہاں تک سواریوں کے ڈبوں کی فیکٹری کا تعلق ہے سب سے پہلے جب یہ منصوبہ بنایا گیا تھا (اس سے پہلے بھی اس کا ذکر اس ایوان میں آ چکا ہے) تو اس پر ۴ کروڑ ۷۶ لاکھ روپیہ صرف ہونا تھے اس میں ۳ کروڑ ۳۹ لاکھ روپیہ زر مبادلہ شامل تھا یعنی ہم نے یہ گنجائش رکھی تھی کہ یہ منصوبہ تیسرے پنجسالہ منصوبہ کی میعاد کے اندر اندر مکمل ہو جائے گا کیونکہ چوتھے پنجسالہ منصوبہ میں صرف ۲۶ لاکھ روپے کی رقم اس حد میں رکھی ہے یا اس منصوبہ پر ۲۶ لاکھ روپے صرف کرنے کی گنجائش رکھی ہے ۔ لیکن جو اعداد و شمار اس ایوان میں پیش کئے گئے ہیں ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زر مبادلہ جو اس منصوبے پر صرف کیا جائے گا وہ تین کروڑ انتالیس لاکھ کی بجائے تین کروڑ پچاس لاکھ روپے ہوگا ۔ لیکن جب ہماری جانب سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ منصوبہ پہلے ۴ کروڑ چھہتر لاکھ روپے میں مکمل ہونا تھا اور اب اس پر تقریباً تین کروڑ روپے زائد خرچ ہوں گے تو ہمیں یہ بتایا جاتا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے یہ فیکٹری مغل پورہ میں نصب ہونی تھی لیکن اب اسے اسلام آباد میں نصب کیا جائے گا اور اسی لئے اس پر اب زیادہ خرچ آئے گا ۔ میں پارلیمنٹری سیکرٹری

صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ مغل پورہ میں اس فیکٹری کو نصب کرنے پر خرچ تین کروڑ انتالیس لاکھ روپے تھا اور اب جب سات کروڑ پانچ لاکھ روپے ہوگا یعنی اب اس پر تین کروڑ روپے کا زر مبادلہ زائد خرچ ہوگا تو اس کی وجہ کیا ہے ۔ میرے نقطہ نظر سے ان اہم منصوبوں پر عمل در آمد کرنے میں جو تاخیر ہوئی ہے یہ ریلوے کے لئے ہی نہیں بلکہ ملک کے لئے بھی انتہائی خطرناک ہے ۔ آپ کو بھی اس بات کا احساس ہوگا کہ جو منصوبے اپنی مقررہ مدت سے دو تین سال بعد مکمل ہوتے ہیں ان پر لازماً زیادہ رقوم خرچ ہوتی ہیں ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بین الاقوامی مارکیٹ میں مشینری کی قیمتوں میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے اور اگر یہ منصوبہ بر وقت مکمل کیا جاتا اس طرح محکمہ ریلوے کا لاکھوں روپے کا زر مبادلہ بچ جاتا اور ان کی ان کوتاہیوں کی وجہ سے محض اخراجات میں ہی اضافہ نہیں ہوا بلکہ ہماری محتاجی میں بھی مزید اضافہ ہوا ہے ۔ جہاں تک میر پور خاص ۔ حیدر آباد سیکشن پر چوڑی پٹڑی بچھانے کا تعلق تھا میں حیران ہوں کہ ۶۷-۱۹۶۶ء کے بجٹ میں ہم سے یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ یہ منصوبہ بھی ۶۷-۱۹۶۶ء میں مکمل ہو جائے گا ۔ میں آپ کو ایک فقرہ پڑھ کر سناتا ہوں ۔ وہ فرماتے ہیں کہ :-

"This project is expected to be completed during 1966-67".

لیکن جو تخمینہ جات آج اس ایوان میں پیش کئے گئے ہیں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ منصوبہ بھی ابھی تک پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچا ۔ میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے یہ التجا کروں گا کہ اس منصوبے کی بر وقت تکمیل نہ ہونے کی وجہ سے آپ کے محکمے کی ناکامی اور بدانتظامی کا ثبوت ملتا ہے اور ہم اس سے ایک اور نتیجہ بھی اخذ کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر اس کو بروقت مکمل کیا جاتا تو اس طرح اس علاقے کے لوگوں کو سفر کی بہتر سہولتیں بھی میسر آئیں اور محکمہ

ریلوے کی آمدنی میں بھی اضافہ ہوتا ۔ اس کو بروقت مکمل نہ کرکے آپ نے اپنے محکمے اور اس علاقے کے لوگوں کو نقصان پہنچایا ہے جو کہ کسی لحاظ سے بھی قابل ستائش نہیں اس کے علاوہ میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کی توجہ اس طرف بھی مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ آپ وقتاً فوقتاً اور بالخصوص اس موقعہ پر جب کہ میزانیہ پیش کیا جاتا ہے یہ اعداد و شمار پیش کرتے رہتے ہیں کہ حکومت اس سال تعمیراتی کاموں پر اتنی اتنی رقومات صرف کر رہی ہے ۔ میں آپ کے تمام فرمودات کو حتمی تو نہیں سمجھتا اور میں سمجھتا ہوں کہ ان منصوبوں کی تکمیل کی راہ میں یا ان منصوبوں پر عمل در آمد کرنے کے سلسلے میں بہت سی دشواریوں کا سامنا محکمہ ریلوے کو کرنا ہوتا ہے ۔ لیکن اس کے باوجود جب آپ کی جانب سے یہ کہا جاتا ہے کہ آپ کے وسائل بہت وسیع ہیں اور غیر ممالک آپ کو قرض دینے کے لئے بالکل تیار کھڑے ہیں کہ آپ کی جانب سے حکم ہو اور وہ یہ قرضہ جات اور مشینری وغیرہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں ۔ اور جب آپ یہ کہتے ہیں کہ ترقیاتی پروگراموں پر بڑی تیزی کے ساتھ عمل در آمد ہو رہا ہے اور جب آپ کوئی کام کرتے ہیں تو آپ کے منظم اور قابل محکمے کی طرف سے یہ اعداد و شمار پیش کئے جاتے ہیں جن کو کہ قابل اعتماد سمجھنا چاہیئے ۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ نے تعمیرات کے لئے ۱۹۶۶-۶۷ء میں چوبیس کروڑ ترپن لاکھ کی رقم مختص کی لیکن سال کے آخر میں آپ نے اکیس کروڑ اٹھاون لاکھ روپے خرچ کئے ۔ اسی طرح ۱۹۶۶-۶۷ء میں آپ نے چھبیس کروڑ اکسٹھ لاکھ روپے مختص کئے لیکن چوبیس کروڑ ترپن لاکھ روپے صرف کئے ۔ اور یہی کیفیت ۱۹۶۷-۶۸ء کی ہے ۔ اس میں آپ نے انتیس کروڑ پچپن لاکھ روپے کی گنجائش رکھی تھی لیکن سال کے دوران کل ستائیس کروڑ تہتر لاکھ روپے خرچ کئے ۔ ہر وہ منصوبہ جو کہ اس محکمے کی جانب سے اس ایوان میں پیش کیا جاتا رہا ہے اس میں جہاں

ہمیں یہ بتایا جاتا تھا کہ محکمہ ریلوے نے ریلوے کو چلانا ہے یا اس منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی ضرورت ہے اور بقول حاجی صاحب کے ہمیں ''تسلا'' دیا جاتا ہے کہ ان منصوبوں کی تکمیل کے بعد ہمیں غیر ملکوں پر آئندہ زیادہ انحصار نہیں کرنا پڑے گا اور ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہونے والی رقومات کے متعلق جو اعداد و شمار ہمارے سامنے اس ایوان میں پیش کی گئی ہیں اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بجائے اس کے کہ زر مبادلہ کی ضرورت کم ہو یا غیر ممالک سے کم رقوم کی مشینری منگوائی جائے ہماری محتاجی میں اور غیر ملکی پر انحصار سال بہ سال بڑھ رہا ہے ۔ جس طرح کہ ۶۸-۱۹۶۷ء میں چھبیس کروڑ اکسٹھ لاکھ روپے ترقیاتی پروگرام کے لئے مختص کیا گیا تھا جس میں کہ بارہ کروڑ پینتالیس لاکھ اور اڑھتالیس کروڑ روپے کے زر مبادلہ کی ضرورت تھی ۔ اس سال ترقیاتی کاموں پر تیس کروڑ تیس لاکھ تیس ہزار روپیہ صرف کر رہے ہیں اور ہمیں چودہ کروڑ چھپن لاکھ ستاسی ہزار روپے کے زر مبادلہ اور مشینری کی ضرورت ہوگی ۔ حقیقت یہ ہے کہ اس محکمے کی ناکامی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اس محکمے نے ہماری حکومت کے دوسرے محکموں کی طرح دوسرے ممالک پر انحصار کرنا اپنا طرہ امتیاز سمجھا ہوا ہے ۔ میری یہ سوچی سمجھی رائے ہے کہ اگر وہ تمام چیزیں جو کہ ہم اندرون ملک تیار کر سکتے ہیں ملک میں تیار کر لیں تو ان منصوبوں پر عمل درآمد کرتے ہوئے ہم میں خود اعتمادی بھی پیدا ہوگی اور ہم قوم سے جو وعدے کرتے ہیں ان کو بھی پورا کر سکیں گے ۔ آپ چاہے لاکھ بار اس ایوان میں بتلاتے رہیں کہ غیر ممالک آپ کو زیادہ سے زیادہ قرضہ دینا چاہتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ مقدار میں آپ کو مشینری مہیا کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمیں معلوم ہے کہ انسان ہمیشہ دعا کرتا ہے کہ اللہ ہمیں کسی کا محتاج نہ بنائے میں تمام کی تمام چیزیں ملک کے اندر پیدا کرنے کے حق میں نہیں

ہوں ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جس دور سے ہم گذر رہے ہیں ۔ بعض ایسی اشیاء ہیں ، بعض ایسی صنعتیں ہیں ۔ جو کہ لازمی طور پر ملک میں قائم ہونی چاہئیں ۔ اور اس دور میں غیر ممالک خصوصی طور پر وہ ممالک جن کے بارے میں ہمیں اچھی طرح علم ہے کہ وہ محض اپنے ذاتی مفاد کے پیچھے بھاگتے ہیں ۔ آپ کے ساتھ ان کا کوئی لگاؤ نہیں ۔ آپ ان کے حسن سلوک سے خوش نہیں بلکہ نالاں ہیں ۔ اگر آپ اس پر انحصار کرتے ہیں ۔ اور اس انحصار کے بعد آپ یہ توقع کریں ۔ کہ آپ منصوبوں پر بروقت عمل کر سکیں ۔ اور محکمہ ریلوے پھلتا پھولتا ادارہ بنے ۔ یہ توقع کبھی بھی پوری نہیں ہوگی جہاں تک آپ کے ان منصوبہ جات کے تخمینوں کا تعلق ہے ۔ میں ان کے اعداد و شمار سمجھتا ہوں ۔ لیکن اگر آپ یہ کہیں ۔ کہ آپ کے وہ تمام دعوے یا وعدے جو کہ آپ نے منصوبوں کے تخمینہ جات کے بارے میں ہم سے کئے ہیں ۔ وہ پورے کر سکیں گے ۔ آپ کا سابقہ عمل ہمیں یہ بتاتا ہے ، کہ آپ ان وعدوں کو پورا نہیں کر سکیں گے ویسے منصوبے تو بہت ہی خوبصورت ہیں اور آپ کا عمل اتنا ہی بھیانک ہے ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۲) ۔ جناب والا ۔ میرے دوستوں نے موضوع زیر بحث پر سیر حاصل گفتگو کی ہے ۔ میں اس مسئلہ کے صرف چند ایک پہلو کے متعلق اپنی گذارشات اس ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ منصوبہ بندی کسی قوم ، ملک یا کسی ادارے کیلئے انتہائی لازمی ہے جب تک منصوبہ بندی نہیں کی جائیگی ۔ اس وقت تک کسی ادارے کی ترقی ہمیشہ ہمیشہ مشکوک رہے گی ۔ جناب والا ۔ منصوبہ بندی کرتے ہوئے ہمیں دو تین باتیں خصوصیت سے پیش نظر رکھنی ہونگی ۔ خصوصیت سے جب ہم محکمہ ریلوے کی منصوبہ بندی کر رہے ہوں ۔ سب سے پہلے میں ملک کے دفاع کو

مقدم سمجھتا ہوں ۔ اور مجھے یقین ہے ۔ کہ میرے دوست اور احباب جو میرے سامنے بینچوں پر بیٹھے ہیں ۔ وہ بھی اس مسئلے کو اولیت کا ہی مقام دیں گے گزشتہ ۱۷ روزہ جنگ نے ہم پر یہ بات بالکل واضح کر دی تھی ۔ کہ ہمیں اپنے آپ کو ہندوستان کے جارحانہ اقدام سے کسی صورت میں بھی محفوظ نہیں سمجھنا چاہئے ۔ اور اپنے آپ کو ہر وقت اور ہر لمحہ اس جارح کا جواب دینے کے لئے تیار اور مستعد ہونا چاہئے ۔ ریلوے اس مسئلہ میں ایک اہم کردار ادا کر سکتی ہے اور اسے کرنا چاہئے ۔ لیکن جیسا کہ اس ایوان کے ہر معزز رکن کو معلوم ہے ۔ کہ ہم نے اپنی ریل کی ہیت کذائی میں گذشتہ بیس سالوں میں قطعی طور پر کوئی تبدیلی نہیں کی ۔ آج سے دس سال پیشتر میرے دوست جن راہنماؤں کے متعلق یہ کہتے نہیں تھکتے کہ انہیں ملک سے زیادہ اپنی کرسیوں کا خیال تھا اور طرح طرح کی الزام تراشی ان پر کی جاتی ہے ۔ ہر تقریر کا ٹیپ کا بند یہی ہوتا ہے ۔ خصوصیت سے اس موجودہ سال میں جب کہ گذشتہ دس سال کے کارناموں کو عوام کے ذہنوں میں مرتسم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ تو مقابلہ کرکے یہ بتایا جاتا ہے ۔ کہ ان دس سالوں سے پہلے جو لوگ تھے ۔ وہ ایسے تھے ویسے تھے ۔ ان کے ہر کام میں کیڑے نکالے جاتے تھے ۔ چلئے ان میں کوئی دفاع کا ماہر بھی نہ تھا ۔ اس لئے انہوں نے ریلوے کی افادیت کو اس طور پر بڑھانے میں کوئی توجہ نہیں دی لیکن گذشتہ دس سال میں ہمارے سربراہ مملکت تو دفاع کے ماہر بھی ہیں ۔ اور تین سال ہو گئے کہ ہم پر لڑائی بھی مسلط کی گئی ۔ لیکن ہم نے اس سے کیا سبق سیکھا ۔ جناب والا ۔ ہماری موجودہ ریلوے کی ہیت کذائی اور جو منصوبے اس وقت زیر تکمیل ہیں یا شروع ہونے والے ہیں ۔ ان میں سے ماسوائے ایک کوئی بھی دفاع کے نقطہ نگاہ سے کسی بھی اہمیت کا حامل نہیں ہے ۔ اگر ہم ۳۰ کروڑ ، ۳۳ لاکھ اور ۳ ہزار روپیہ سال آئندہ میں خرچ کر

والے ہیں - لیکن سوائے اس ایک لائن کے جس کی کچھ اہمیت ہو سکتی ہے اور ہے - باقی تمام منصوبہ دفاع کے اعتبار سے قطعاً مفید نہیں ہم نے قطعی طور پر اس اہم مسئلے کو وہ مقام اور وہ اہمیت اپنی منصوبہ بندی میں نہیں دی - جوکہ ہمیں دینی چاہئے تھی - جناب والا - آپ کو معلوم ہے کہ ہماری ریلوے لائنیں کس رخ سے کس رخ چلتی ہیں - ہماری لائنیں سبھی کی سبھی تقریباً متوازی چلتی ہیں - مثال کے طور پر قصور لودھران اور لاہور سے خانیوال ملتان لائن بالکل متوازی چلتی ہے - اور ان دونوں لائینوں کو کسی ایک مقام پر بھی نہیں ملایا جاتا - ان دونوں لائینوں کا مقام اتصال لودھران سے ادھر کہیں بھی نہیں یعنی تقریباً ۲۰۰ میل لمبے فاصلے میں اگر کسی وقت خدا نخواستہ ایک لائن کو کاٹ دیا جائے تو وہ لائن تمام کی تمام ہمارے لئے بیکار ہو جائیگی - چاہیے تو یہ تھا کہ ان دونوں لائینوں کو عمودی طور پر ملایا جاتا تا کہ جنگ کے زمانے میں ہم دونوں لائینوں سے کبھی بھی دست کش نہ ہوتے - لیکن مجھے افسوس ہے - کہ اس ایوان میں بار بار مطالبہ کیا گیا ہے - کہ ان دونوں لائینوں کو ملایا جائے - لیکن جناب وزیر خزانہ یا پارلیمنٹری سیکرٹری کی جانب سے ایک بار بھی اس بات کی یقین دہانی نہیں کرائی گئی - کہ ہم اس پر غور بھی کریں گے یا نہیں کریں گے - اب تیسری لائن کو دیکھئے - اس سے آگے تیسری لائن لاہور شیخوپورہ تا شور کوٹ وہ اس کے متوازی چلتی ہے اس لائن میں اور لاہور ملتان لائن میں بھی آپس میں ملانے والی کوئی لائن نہیں ہے یعنی تین لائنیں ایک دوسرے کے متوازی چل رہی ہیں - اور ان کا رخ اس طرف ہے - جس طرف سے پچھلی دفعہ ہم پر حملہ ہوا اور آئندہ بھی حملہ ہو گا - یہ بات منصوبہ بندی میں شامل نہیں کی گئی - جو میرے نزدیک اہم ترین مسئلہ ہے - اور یہ اہم ترین نقطہ تھا - جس پر غور کیا جاتا - لیکن افسوس ہے - کہ جس قدر منصوبے اس وقت ہمارے زیر نظر ہیں - ان میں سے کوئی ایک منصوبہ

بھی ایسا نہیں جو دفاعی نقطہ نظر سے معقول فائدہ بخش اور منفعت بخش ہو ۔

جناب والا ۔ منصوبہ بندی کرتے ہوئے دو اور باتوں کو زیر نظر رکھنا ضروری ہے ۔

(۱) منصوبہ زیادہ سے زیادہ منفعت بخش ہو ۔

(۲) اس پر کم سے کم خرچ آئے ۔

جیسا کہ ابھی پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے وقفہ سوالات میں ارشاد فرمایا ہے ۔ کہ حافظ آباد ۔ گوجرانوالہ اور گوجرانوالہ ڈسکہ پسرور کی لائن نہیں بنائی جائیگی ۔ کیونکہ ۶ فیصد سے کم منافع کی توقع ہے ۔ اس کو منفعت بخش ہونا چاہئے ۔ میں نے اس وقت بھی یہ اعتراض کیا تھا ۔ کہ ۶ فیصد بہت زیادہ شرح منافع رکھی گئی ہے ۔ یعنی جو منافع یہ خود کما رہے ہیں ۔ اس کے مطابق اپنے معیار سے ۱۲ گنا یا ۲۰ گنا کی توقع رکھتے ہیں ۔ مگر یہ لائن دفاعی خیال سے بہت اہم ہے ۔ اگرچہ غیر منافع بخش سہی اور اس کے متوقع منافع کو باقی مجموعی منافع پر پھیلاتے تو ہم مان جاتے ۔ لیکن ایسا نہیں ۔ اگر دوسری ساری lines منافع بخش ہیں ۔ تو ایسی صورت میں جو منافع ہونا چاہئے تھا ۔ وہ نہیں ہوا ۔ جو منصوبہ منافع بخش ہوتا ہے ۔ اس کے لئے دو شرائط ضروری ہیں ۔ ایک تو اس کی لاگت کم ہو ۔ دوسرے وہ کم سے کم عرصہ میں فائدہ پہنچانا شروع کر دے ۔ یعنی اس کی جلدی تکمیل ہو جائے ۔ اگر آپ ۱۰ لاکھ کی مالیت سے ۵ سال میں ایک کارخانہ بناتے ہیں ۔ تو چھٹے سال وہ آمدنی دینا شروع کر گیا ۔ تو وہ کم منافع بخش اور منفعت رساں ہے ۔ بہ نسبت اس کے جو ہر سال میں بن جائے ۔ اور تیسرے سال اس کی پیداوار شروع ہو جائے

یہ ایک موٹی سی بات ہے ۔ ایسی بات نہیں ۔ جو پیچیدہ ہو ۔ اگر کسی منصوبہ پر زیادہ مدت صرف ہو گی تو اس حد تک اس سے کم منافع حاصل ہو گا ۔ جتنی دیر کے بعد اس سے کام لیا جائے گا ۔ جوں جوں مدت کنٹرلی جائے گی ۔ ہمارے موجودہ اقتصادی ڈھانچہ کے مطابق روپیہ کی قیمت یا قوت خرید کم ہوتی جائے گی ۔ جتنی زیادہ دیر میں کوئی منصوبہ مکمل ہو گا اس پر اتنی ہی زیادہ لاگت آئیگی ۔ اور پہلے تخمینہ کو دوبارہ revise کرنا پڑے گا ۔ اگر ان اصولوں کو نگاہ میں رکھیں گے اور جب کوئی منصوبہ کافی عرصہ پہلے اس قابل ہو جاتا ہے کہ اس سے منافع حاصل ہو اور اسی زمانہ میں مکمل ہو جاتا ہے تو آج کے مقابلہ میں قیمتیں بہت کم ہوتی ہیں ۔ لاگت کم ہوتی ہے اور منافع جلدی حاصل ہونا شروع ہو جاتا ہے ۔ لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس منصوبہ بندی میں ان دونوں باتوں کا کوئی لحاظ نہیں رکھا گیا ۔ جو منصوبے زیرنظر ہیں ان میں بعض ایسے ہیں جن سے آمدنی پیدا کی جا سکتی ہے اور بعض ایسے منصوبے ہیں جن سے بلا واسطہ آمدنی پیدا نہیں ہو سکتی ۔ مگر آخرکار منافع بخش ہوتے ہیں مثلاً آپ پل بناتے ہیں پل تو کوئی آمدنی کا ذریعہ نہیں اور نہ ہی منافع بخش ہے لیکن اس کی وجہ سے گاڑیاں زیادہ سپیڈ سے چلائی جا سکتی ہیں ۔ یا آسانی سے گذر سکتی ہیں خطرہ کم ہو جاتا ہے یا پل پرانا ہے نیا بنایا گیا ہے تو اس سے بالواسطہ فائدہ ہو گا ۔ اگرچہ وہ خود آمدنی پیدا نہیں کرتا ۔ جیسے کہ اگر کوئی نئی لائن بچھائی گئی ہے تو وہ خود ہی بلا واسطہ آمدنی کا ذریعہ بن جاتی ہے جو منصوبہ بندی زیر نظر ہے اس کو دیکھ کر دکھ ہوتا ہے کیونکہ بعض ایسے منصوبے ہیں جن کے لئے پہلے پنج سالہ منصوبہ میں نہ صرف ان کی تعمیر کی منظوری ہوئی بلکہ اس کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا ۔ میرے دوست نے مختلف پہلوؤں سے ایک منصوبہ کا ذکر کیا ہے وہ پہلے پنج سالہ منصوبہ میں جو ۱۹۵۵ء میں شروع

ہوا تھا اور تاحال نامکمل ہے ۔ دوسرا پنجسالہ منصوبہ بھی ختم ہو چکا ہے تیسرے پنجسالہ منصوبہ کی تقریباً ۱/۲ مدت ختم ہو چکی ہے - جو منصوبہ اتنی مدت پہلے شروع ہوا تھا اگر آج تک اس کی تکمیل نہیں ہوئی تو کسقدر افسوس کا مقام ہے کہ اسکے لئے ہمیں کوئی معقول وجہ نہیں بتائی گئی ۔ اس کا خرچ بھی بڑھتا جائے گا اور منافع بھی حاصل نہیں ہو رہا ۔ مثال کے طور پر کراچی سرکار ریلوے کو لیجئے ۔ اس پر مختلف پہلوؤں سے غور کیا گیا ہے ۔ میری رائے ہے کہ اگر یہ پنجسالہ منصوبہ میں تکمیل ہو جاتا جیسا کہ پہلے تجویز کیا گیا تھا تو آج ۸ سال میں اس سے کچھ آمدنی تو ہوتی - آٹھ سال کی دیر ہو گئی ہے لیکن ''ھنوز روز اول،، اور ابھی اس کا دوسرا phase بھی شروع نہیں ہوا ۔ یہ مژدہ سنایا گیا ہے کہ دوسرا مرحلہ شروع ہو جائے گا ۔ بشرطیکہ کے ۔ ڈی ۔ اے اپنے حصہ کی رقم ادا کر دے ۔ اسکی حالت یہ ہے کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ آج کل جس علاقہ میں کراچی کی semi circular rail بنائی گئی ہے جب وہاں سے ریل گذرتی ہے تو اس میں صرف دو تین مسافر ہوتے ہیں مجھے کراچی کے ایک بزرگ نے جو اس معزز ایوان کے رکن ہیں بتایا ہے کہ نہایت ہی قلیل آبادی اس سرکلر ریلوے کے راستے میں ہے اس کا نتیجہ کیا ہے وہاں کے اخراجات پورے نہیں ہوتے جو capital investment کی گئی ہے اس کا کوئی معاوضہ نہیں ملتا ۔ اب جو دو چار یا دس آدمی سفر کرتے ہیں ہو سکتا ہے کہ زیادہ تعداد میں لوگ سفر کریں - جب پورا سرکل مکمل ہو جائے گا ۔ ایک طرف تو لوگ اس لائن کو استعمال نہیں کر سکتے اور دوسری طرف منصوبہ بندی پر جو سرمایہ phase No. 1 میں صرف ہوا اس سے کماحقہ فائدہ نہیں اٹھایا گیا ۔ دوسرے phase پر اس کے پایۂ تکمیل کو پہنچنے تک لاگت چار گنا یا تین گنا زیادہ ہو جائیگی ۔ اس سے دو نقصان ہوئے ہیں ۔ اس وقت کے تخمینہ کے مطابق مقررہ میعاد میں منصوبہ ختم نہیں ہوا ہمارے سرمایہ پر آمدنی کم ہوئی ہے

اور دوسرے لوگوں نے کم سے کم فائدہ اٹھایا ہے ۔ جناب والا ۔ اس سے آگے چلئے ۔ دوسری قسم کی منصوبہ بندیاں جن کا میں نے ذکر کیا تھا جو بلا واسطہ منفعت بخش نہیں ہوتی ہیں اور جن کی تعمیر و توسیع ریلوے کو مناسب صورت میں اسکی کارکردگی میں اضافہ پیدا کرنے کیلئے ضروری ہے ۔ میں ان میں سے چند کا ذکر کرتا ہوں ۔ جناب والا ۔ میری مراد پلوں سے ہے ۔ جناب والا ۔ آپ pink book کے صفحہ ۴۳ پر item نمبر ۱۴۸ کو ملاحظہ فرمائیں کہ ۱۹۶۰-۶۱ء میں یہ منصوبہ منظور کیا گیا تھا اور یہ کوئی بڑا منصوبہ نہیں تھا جس پر کروڑوں روپیہ صرف ہوتا ۔ یہ محض ۵۰ لاکھ کا منصوبہ تھا اور یہ شاہدرہ سانگلہ ہل سیکشن پر ایک dip کی بجائے پل تعمیر کرنے کا منصوبہ تھا لیکن اس منصوبہ پر گذشتہ ۸ سال میں بلکہ میں ۷ سال کہوں تو زیادہ درست ہو گا تقریباً ۱۰ ہزار روپیہ صرف کیا گیا ہے لیکن آئندہ سال میں اس پر ایک لاکھ روپیہ صرف کیا جائیگا اگر یہ ایک لاکھ روپے کی رقم آئندہ سال صرف کرنے کے لئے مختص نہ کی جاتی تو میں یہ خیال کرتا کہ یہ منصوبہ ترک کر دیا گیا ہے تو اس پر ۷ سال میں صرف ۱۰ ہزار روپیہ صرف کیا گیا ہے ۔ منصوبہ ۱۹۶۰-۶۱ء میں آپ نے بنایا تھا اور اس پر عمل درآمد بھی ہونا تھا اب لازمی طور پر میرے ایسے آدمی کے لئے کوئی اور نتیجہ اخذ کرنا ممکن نہ تھا کہ یہ منصوبہ غیر ضروری سمجھکر ترک کر دیا گیا ہے ۔ جناب انہوں نے جو یہ منصوبہ بنایا تھا کیا یہ کسی غلط فہمی کی بنا پر بنایا تھا یا غیر ضروری بنایا تھا لیکن میں حیران ہوں کہ آئندہ سال بھی اس پر ایک لاکھ روپیہ صرف کیا جا رہا ہے یعنی آٹھ سال کے بعد کسی بزرگ کو یہ القا ہوا یا الہام ہوا یا کشف ہوا ہے کہ یہ منصوبہ ضروری ہے مگر آٹھ سال ہماری ریلوے اس پر سوئی پڑی رہی ۔ اور آٹھ سال کے بعد کسی کشف کے ذریعہ انہیں یہ معلوم ہو گیا کہ یہ منصوبہ شروع کرنا چاہئے چنانچہ ایک لاکھ روپیہ

کی رقم اس کے لئے مختص کر دی گئی اگر یہ منصوبہ غیر ضروری ہے تو اس پر آٹھ دس سال کے بعد قطعاً ایک پیسہ بھی خرچ کرنا بہت بڑا جرم ہے اور اگر یہ ضروری تھا جیسا کہ ۶۱-۱۹۶۰ء میں اسے خیال کیا گیا تھا تب ہی اس کی منظوری دیگئی تو میں یہ پوچھنے میں حق بجانب ہوں کہ آپ آٹھ سال کے لئے کیوں سو رہے ۔ جناب والا ۔ اسی پر اکتفا نہیں اس کے نیچے ایک اور منصوبہ اسی قسم کے پل میں توسیع کا ہے جو نمبر ۱۴۹ پر درج ہے ۔ یہ بھی ۶۱-۱۹۶۰ء میں منظور کیا گیا تھا اور اس پر دو لاکھ کا خرچ ہونا تھا اور پچھلے زمانے میں اس پر تقریباً ۸۸ ہزار روپے خرچ ہوا اور آئندہ سال میں اس پر ۲۵ ہزار روپے کیپٹل فنڈ میں سے صرف ہوگا اور آٹھ سال بعد اس دو لاکھ کی رقم میں سے یعنی نو سال کے بعد اب دو لاکھ ۲۴ ہزار روپے ابھی بقایا صرف ہونے والا ہو گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ منصوبہ بندی کا وہ اصول جس کے متعلق میں نے ذکر کیا تھا کہ کم سے کم مدت میں اس کی تکمیل ہو تا کہ آئندہ خرچ کم آ سکے اور اس سے فائدہ زیادہ سے زیادہ اٹھایا جا سکے ۔ جناب والا ۔ اسی کتاب میں اسی قسم کی ایک اور مد ہے جو کراچی کوٹری سیکشن میں ۱۵۰ نمبر پر embankment کو اونچا کرنے کا منصوبہ تھا ۔ منصوبہ کا خرچ غالباً ۹ لاکھ ۸۰ ہزار روپے تھا ۶۴-۱۹۶۳ء میں یہ منصوبہ منظور ہوا اور سال رواں تک اس پر صرف ۳ لاکھ صرف کیا جا چکا ہے ۔ شاید اس منصوبہ پر عمل کرنا بھول گئے تھے یا کوئی اور بات ہو لیکن آئندہ سال کے لئے دو لاکھ کی رقم مزید مختص کی گئی ہے لیکن سال کے بعد بھی اگلے سال کے اختتام پر ۴ لاکھ ۸۰ ہزار روپے اس پر مزید صرف کرنا ہونگے ۔ جناب والا ۔ ان پلوں کو چھوڑیئے میں آپ کی خدمت میں پٹڑیوں کو نئے سرے سے بنانے کے کام یا جسے ٹریک renewal کہتے ہیں کے منصوبے کے متعلق عرض کروں گا ۔ جناب والا ۔ صفحہ ۵۳ کو دیکھئے ۔ ٹریک renewal کے لئے

رحیم یار خان کے قریب ۶۴-۱۹۶۳ء میں ایک منصوبہ تیار ہوا تھا کہ وہاں پٹڑی کو نئے سرے سے بچھائیں گے یا لائن کو نئے سرے سے بچھایا جائیگا لیکن اسکا کیا حشر ہوا اسکا حشر اس طور پر ہوا کہ اس پر ایک کروڑ ۵۹ لاکھ ۸۴ ہزار صرف ہونا تھا لیکن آٹھ سال بھی وہ تکمیل نہ ہو گا ۔ یہ دوسرے پنجسالہ منصوبہ کا حصہ ہے اور تیسرے پنجسالہ منصوبے تک یہ ختم ہو جائے تو غنیمت سمجھوں گا ۔ یہ حالات ہیں ۔ آخر میں پوچھتا ہوں کہ اس بات کی ضرورت کیوں پڑتی ہے کہ منصوبہ بندی کر کے منصوبہ بندی کے متعلق ایک موٹی سی کتاب میں تحریر کر دیا جائے کہ لو بھئی اسکا مطالعہ کر لو اور جو منصوبہ بندی ضروری ہے اسی پر ہی کیوں نہیں اکتفا کیا جاتا اور جو غیر ضروری ہیں ان کو چھوڑ کیوں نہیں دیا جاتا ۔ اب میں ان کے ایک اور منصوبہ کی طرف آتا ہوں ۔ میری مراد improved signalling سے ہے جسکے متعلق ہمیں بتایا گیا ہے کہ signalling کے انتظامات میں بہتری اور اصلاح سے ہماری گاڑیاں تیز رفتاری سے چل سکتی ہیں ۔ اس میں وقت کم صرف ہو گا اور اس کے مزید فائدے بھی ہمیں بتائے گئے ہیں ۔ لیکن جناب والا ۔ میں آپ کی خدمت میں صفحہ ۱۰۵ پر درج شدہ item نمبر ۸ ۲ پیش کرتا ہوں اور اس کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراتا ہوں ۔ پہلا منصوبہ یعنی ۵۹-۱۹۵۸ء میں ایک منصوبہ تیار ہوا کہ لالہ موسیٰ اور شاہدرہ سیکشن پر :-

"Providing to kenless block working in single line block section..."

اس پر ۲۱ لاکھ ۷ ہزار صرف ہونا تھا ۔ ۱۰ سال گزر گئے ہیں لیکن ابھی تک منصوبہ زیر تکمیل ہے ۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے ۔ آخر کیا یہ غیر ضروری تھا اگر غیر ضروری تھا تو اس پر اتنا روپیہ کیوں خرچ کیا جا رہا تھا اور اگر یہ ضروری ہے تو اس کو بروقت کیوں مکمل نہیں کیا جا رہا ۔ آپ ۲۲۰ آئٹم کو ملاحظہ فرمائیں جو

کہ روہڑی سکھر - ساہیوال اور راولپنڈی سے متعلق ہے - یہ ۶۱-۱۹۶۰ء میں منظور ہوا اور ان پر کام شروع ہوا لیکن ابھی تک اس کی تکمیل نہیں کی گئی اور میرا خیال ہے کہ ۱۹۶۹ء کے بعد بھی ان پر کام جاری رہے گا ان کے ہر ایک منصوبہ کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے - جناب والا - ممکن ہے کہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب ارشاد فرمائیں کہ ہمارے پاس روپیہ کی قلت تھی جیسا کہ وہ کئی دفعہ ارشاد فرما چکے ہیں اگرچہ ان کا یہ دعویٰ ہے کہ ہمیں بے مانگے قرضہ جات مل جاتے ہیں اور پھر بھی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس روپیہ کی قلت ہے - جنگ جاری ہو گئی - روپیہ ہمارے پاس کم ہو گیا لیکن دوسری طرف وہ قرضہ برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہمیں بن مانگے ہی قرضہ جات مل جاتے ہیں - یہ اشتیاق ہمارے ان قرض خواہوں کا ہے کہ انہیں بن مانگے ہی قرض مل جاتا ہے جیسے کہ پنجابی میں کہتے ہیں کہ فلاں شخص کو اگر بخار بھی قرض میں ملے تو وہ لینے کو تیار ہو جاتا ہے - ہماری گورنمنٹ نے بھی یہی کیا ہے کہ اگر اس کو قرضے میں بھوک بھی مل جائے تو وہ لینے کو تیار ہے -

مسٹر حمزہ - بخار بھی آپ دق کا -

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - آپ ڈیمانڈز کے صفحہ ۳۳ پر ملاحظہ فرمائیے ان کے پاس ۶۷-۱۹۶۶ء میں ۳۰ کروڑ ۴۳ لاکھ ۲۴ ہزار روپیہ تھا لیکن افسوس یہ کہ یہ اپنی نااہلی کی وجہ سے اور اپنی بدانتظامی کی وجہ سے اپنی سہل انگاری کی وجہ سے ریلوے اس میں سے صرف ۲۳ کروڑ روپیہ صرف کر سکی - اس کے بعد اگلے سال پھر ۲۹ کروڑ روپیہ تھا تو بعض وجوہات کی بناء پر اسے بھی پوری طرح یہ خرچ نہ کر سکی - اس دفعہ ۳۰ کروڑ ۳۰ لاکھ روپے مانگے ہیں دیکھئے کس قدر یہ خرچ کرتے ہیں - اگر میں یہ کہہ دوں کہ

ان کے پاس جو روپیہ ہے اس کا بیشتر حصہ انہوں نے قرضہ جات سے حاصل کیا ہے خواہ آنے والی نسلیں وہ قرضہ اتارنے کے قابل نہ ہوں اور خواہ ان کا دیوالیہ ہی پٹ جائے ان کو اس کی کچھ پرواہ نہ ہوگی ۔ یہ عذر کہ جنگ کی وجہ سے مالی مشکلات ہو گئی تھیں یہ غلط ہے ۔ ان کے خود اپنے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ انہوں نے ۳۰ کروڑ کا قرضہ ایک سال میں حاصل کیا تو یہ ان کا اپنا کردار تھا کہ وہ اس کو درست طور پر استعمال نہ کر سکے ۔ دوسری بات جناب والا ۔ میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ اگر انہیں یہ قرضہ جات ۶۶-۱۹۶۵ء یا ۶۷-۱۹۶۶ء سے پہلے ملے ہوتے تو میں اس کو ایک معقول عذر سمجھتا اس لئے یہ منصوبے ایک سال سے دوسرے سال تک اور تیسرے سال سے چوتھے سال کے لئے ملتوی ہوتے رہے ۔ میں جانتا ہوں کہ منصوبہ بندی کو phase out کیا جاتا ہے لیکن اس کی حد مقرر کر دی جاتی ہے ۔ مثال کے طور پر پہلے منصوبہ بندی کے دوران ایک حد مقرر کی جاتی ہے کہ ان ۵ سالوں میں یہ کام ہوگا اگر وہ نہیں ہوتا یعنی ۵۶-۱۹۵۵ء یا ۵۷-۱۹۵۶ء میں کام نہیں ہوتا تو اور بات ہے لیکن اگر وہ ۱۹۶۰ء تک بھی مکمل نہیں کرتے تو ہم کہیں گے کہ یہ اس گورنمنٹ کی نااہلی ہے کہ وہ پانچ سال میں بھی کام پورا نہ کر سکی ۔ تخمینہ یہ ہے کہ اتنی لاگت آئے گی اور کام اتنے عرصہ میں ہوگا ۔ اگر ایسا نہیں ہوتا تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ منصوبہ بندی نہیں بلکہ اگر کوئی منصوبہ بنا ہوا ہے تو یہ اس کو خراب کرنے کا انتظام ہے منصوبہ بندی کرنے کا انتظام نہیں ۔

جناب والا ۔ ان گذارشات کے بعد میں ایک بار پھر جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کی خدمت میں آپ کے توسل سے یہ عرض کروں گا کہ آج صبح وقفہ سوالات کے دوران ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے

انہوں نے ارشاد فرمایا تھا جس کا ذکر میں نے اپنی تقریر کے ابتدائی حصہ میں سرسری طور پر کیا تھا کہ حافظ آباد پسرور سیالکوٹ ریلوے چونکہ منفعت بخش نہیں اس لئے قطعی طور پر یہ نہیں کیا جا سکتا کہ اس کی تعمیر کی جائے گی یا نہیں - آخر میں انہوں نے فرمایا کہ اس پر غور کیا جائے گا - میں چونکہ اس علاقے کا رہنے والا ہوں اور میں اس علاقہ کو اچھی طرح جانتا ہوں اس لئے میں سمجھتا ہوں اور اس لئے میرے لئے اس کے متعلق چند گزارشات کرنی ضروری ہیں - جناب والا - یہ علاقہ جہاں تک اس کی زرخیزی کا تعلق ہے اس کا کوئی جواب نہیں ہے - ہمارے لہری علاقے خانیوال لائیلپور سرگودھا ملتان اور پھر گدو بیراج ہے مگر اس علاقہ کا کوئی جواب نہیں ہے - یہاں ریل تعمیر کرنا بہت منفعت بخش ہے اگر آپ ۲۰ کروڑ روپیہ کا زر مبادلہ چاولوں سے کماتے ہیں تو محض اس علاقے کے سر پر کماتے ہیں - اس علاقہ کی آبادی بھی کافی گنجان ہے - جہاں آدمی زیادہ بستے ہوں جہاں پیداوار بھی زیادہ ہوتی ہو - دفاعی نقطہ نظر سے بھی دوسرے علاقوں سے اہم ہو - تو وہاں ریل کیوں منافع بخش نہ ہو گی ؟ جب لڑائی ہوگی تو وہ لاہور یا سیالکوٹ کے بارڈر پر ہوگی کیونکہ ہندوستان کا نقطہ نظر یہ ہے کہ یہ ہمارے سب سے زیادہ valuable points ہیں اس لئے اگر حملہ ہوا تو اس طرف سے ہوگا - اگر ہم سیالکوٹ کی طرف جانے والے راستے میں ایک راستے کا اضافہ کریں تو کیا وہ دفاعی اعتبار سے ہمارے لئے منفعت بخش نہ ہوگا - ہمارے ہاں مسافروں کی بھی کمی نہیں ہے - جہاں تک منافع کا تعلق ہے ریلوے دو ذرائع سے منافع کماتی ہے مسافر برداری سے اور مال برداری سے - ہماری پیداوار ان دو اضلاع کی ، ہر دو اضلاع کی ، ہر لحاظ سے زیادہ ہے - اور ہماری آبادی بھی دوسرے اضلاع سے زیادہ ہے - اس پر مستزاد یہ ہے - کہ دفاعی نقطہ نگاہ سے بھی یہ ریلوے نہایت اہم ہے - ان

کا ایک تخمینہ بھی یہ ہے کہ پانچ فیصد تک ان کو منافع ہوگا ۔ پھر میں نہیں سمجھ سکتا کہ ریلوے اس امر کی طرف کیوں توجہ نہیں فرماتی ۔ کہ ان علاقوں کو ریلوے لائن سے ملا دیا جائے۔ مجھے امید ہے کہ گورنمنٹ میری ان گذارشات کی طرف توجہ فرمائے گی ۔ میں نے جو اعتراضات کئے ۔ وہ ان کا جواب بیشک نہ دیں ۔ کیونکہ ان کے پاس جواب ہو ہی نہیں سکتا ۔ لیکن مجھے امید ہے کہ وہ ان اضلاع کے چالیس لاکھ افراد کے مطالبات کی طرف ضرور توجہ کریں گے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ جناب سپیکر ۔ میں جناب قائد حزب اختلاف اور جناب حمزہ صاحب سے اس بات پر متفق ہوں کہ منصوبہ بندی اپنی جگہ پر نہایت اہمیت کی حامل ہے ۔ لیکن جہاں تک محکمہ ریلوے کا تعلق ہے ۔ اس محکمہ کو منصوبہ بندی دو نقطہ نگاہ سے کرنی پڑتی ہے ۔ ایک تو محکمہ ریلوے کو اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے اور اپنی منفعت کی غرض سے ، اور دوسرے انہیں دوسرے شعبوں کے جو ترقیاتی پروگرام ہیں ۔ یا ان میں ترمیم شدہ منصوبہ بندی ہے ۔ اس کا بھی جائزہ لینا پڑتا ہے ۔ آپ کو اس بات کا احساس ہوگا کہ اگر کسی بھی شعبہ کی منصوبہ بندی میں کوئی نمایاں تبدیلی ہو تو اس کا اثر لازماً ریلوے پر پڑتا ہے لہذا ریلوے نے اپنی تمام تر ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے قیام پاکستان سے آج تک ملک کی اقتصادی ترقی کے لئے جو خدمات سرانجام دی ہیں ان سے کوئی انکار نہیں کر سکتا ۔ ریلوے کو دوسرے شعبوں کی ترقیاتی منصوبہ بندی یا ترمیم

شدہ ترقیاتی منصوبہ بندی کا بھی جائزہ لینا پڑتا ہے - اور ان تمام عوامل کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی منصوبہ بندی میں بھی ترمیم کرنا پڑتی ہے - جناب والا - پیشتر اس کے میں ان تمام اعتراضات کا جو میرے محترم فاضل دوستوں نے کئے ہیں ، جواب دوں میں چند ایک باتوں کی وضاحت کر دینا ضروری سمجھتا ہوں - تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں اگر ریلوے اپنے ٹارگٹ سے پیچھے تھی تو اس کی چند ایک وجوہات تھیں - ریلوے کی تیسرے پالیسی ٹارگٹ میں جو منصوبہ بندی تھی - یا ترقیاتی پروگرام تھے - ان کا کل تخمینہ دو سو بیالیس کروڑ تھا - اس میں اٹھاون کروڑ دوسرے پنجسالہ منصوبہ کے بقایاجات تھے جو carryover کئے گئے تھے - وہ بھی شامل تھے - تیسرے پنجسالہ منصوبہ کی اصل رقم ایک سو چوراسی کروڑ تھی جس میں پچاس کروڑ دوسرے پنجسالہ منصوبہ کے بقایاجات تھے - جو یہاں پر خرچ کئے جانے تھے - اس کا مطلب یہ ہوا - کہ ہمارے جو لئے کام تھے لئے ترقیاتی منصوبے ان پر سو کروڑ روپیہ خرچ کیا جانا مطلوب تھا - چونکہ ہمیں ایلوکیشن توقع کے مطابق حاصل نہ ہوئی - یا کم ہوئی - اس لئے بھی ان منصوبہ جات پر جو کام کی رفتار تھی - وہ توقع کے مطابق جاری نہ کی جا سکی - مثال کے طور پر پچھلے تین سالوں میں توقع یہ تھی - کہ ریلوے کو ترقیاتی پروگرام کے لئے نوے کروڑ کی رقم وصول ہوگی - مگر اس کے برعکس انہیں صرف ۲۷ کروڑ روپے کی رقم مہیا کی گئی - جناب والا - میں یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں - کہ محکمہ ریلوے کو جو بھی رقوم ترقیاتی پروگراموں کے لئے مہیا کی گئی ہیں انہیں اس سال میں

نہایت ہی مناسب اور مکمل طور پر خرچ کیا گیا ہے ۔ اور اس میں سے کوئی رقم باقی نہیں رہی ۔ ہمیں امید ہے کہ آئندہ تیس کروڑ روپے جو ترقیاتی پروگرام کے لئے مختص کر دئیے گئے ہیں ، مہیا کر دئیے جائیں گے ۔ اور منصوبہ کے آخری اور پانچویں سال میں ۴۸ کروڑ روپے بھی مہیا ہو جائیں گے اور اس طرح ایک سو پچاس کروڑ روپے کی رقم پوری ہو جائے گی ۔

دوسرے پنجسالہ منصوبہ کے کام تو بقایا تھے وہ تقریباً سو فیصد مکمل ہو چکے ہیں ۔ ماسوائے چند ایک معمولی کاموں کے ۔ جو بہت جلد زیر تکمیل آ جائیں گے ۔ تھرڈ پلان کے جو کام ہیں وہ ایلوکیشن کے مطابق نہایت ہی مناسب رفتار سے پورے ہو جائیں گے ۔

جناب والا ۔ آپ کو اس بات کا احساس ہوگا کہ جنگ کی وجہ سے ہمارے ترقیاتی کاموں میں دو سال کے لگ بھگ کافی اثر پڑا ہے ۔ اس وقت کام کی رفتار کم ہو گئی تھی ۔

دوسرا ضروری اصول جو میں عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں ترجیحات کو متعین کرنے کا ہے یا اہمیت کے لحاظ سے کاموں کی درجہ بندی ہے میرے فاضل دوستوں کے بہت سے سوالات تھے ۔ یہ کام کیوں نہیں کئے گئے ۔ فلاں کام میں کیوں تاخیر ہو گئی ہے ۔ اس کی کیا وجوہات ہیں ۔ میری ان معروضات سے انہیں اپنے بہت سے سوالوں کے جوابات مل جائیں گے سب سے پہلی priority جو محکمہ ریلوے اس سلسلے میں دیتا ہے ۔ وہ یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ ٹریفک کو یا مسافروں کو کم سے کم وقت میں تھوڑے سے تھوڑا خرچ کرکے دوسرے درجہ پر پہنچایا جائے

Completion of projects which result in saving of foreign exchange.

ان منصوبہ جات کے کام جن کو کرنے کی وجہ سے ہمیں زر مبادلہ میں بچت ہوتی مثال کے طور پر Backshop for D.E. Locomotive ۔ سلیپر فیکٹری ۔ کیرج فیکٹری اور بھی بہت سے کام ہیں جیسے مغل پورہ میں ویگنز کی تعمیر ہے ۔ یہ ایسے کام ہیں جن سے زر مبادلہ میں بچت ہوتی ہے اور وہ کام کئے جاتے ہیں ۔

New railway lines technically called new constructions.

مثال کے طور پر کوٹ ادو - ڈیرہ غازی خان کشمور میں نئی کنسٹرکشن ۔ یہ بھی نیچے کے درجہ چہارم میں آتی ہے ۔

Passenger amenities and staff welfare works.

جناب والا ۔ اس بات کے بعد اب میں یہ کوشش کروں گا کہ میں اپنے فاضل دوستوں کے ان اعتراضات کا جواب دوں جو انہوں نے آج اپنی تقاریر کے دوران اٹھائے ہیں ۔

جناب والا ۔ ملک اختر صاحب نے یہ فرمایا ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ جناب حمزہ صاحب اور خواجہ صفدر صاحب کے بھی تقریباً ایک ہی جیسے پوائنٹس ہیں ۔ کہ کوٹ ادو ڈیرہ غازی خان میں جو ریلوے لائن تھی اس کا ۱۹۶۷-۶۸ء میں مکمل کیا جانا مطلوب تھا لیکن ابھی تک وہ ریلوے لائن پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچی ۔ مجھے اس بات پر کچھ رنج بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی بات کو اس معزز ایوان میں بار بار دہرایا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود بھی اس طرف سے جو اعتراضات ہوتے ہیں اس کا کوئی اثر نظر نہیں آتا اور وہ اطلاعات جو حکومت کی طرف سے اس ایوان میں اس طرف بیٹھے ہوئے

دوستوں کو فراہم کی جاتی ہیں تو وہ اطلاعات فراموش کر دی جاتی ہیں کوٹ ادو ڈیرہ غازی خان ریلوے لنک کے متعلق تقریباً ہر اس روز جس روز محکمہ ریلوے کے سوالات کے لئے دن مخصوص ہوتا ہے یہ عرض کرتا رہا ہوں کہ کوٹ ادو ڈیرہ غازی خان لائن کو گڈز ٹریفک کے لئے ۳۰ جون ۱۹۶۸ء تک کھول دیا جائے گا لیکن جہاں تک پسنجر ٹریفک کا تعلق ہے اس کو دسمبر ۱۹۶۸ء تک کھول دیا جائے گا ۔ مجھے یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ میرے فاضل دوست بار بار اس پر زور دیتے ہیں کہ اس میں تاخیر ہوئی ہے ؟ پروگرام کے مطابق اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا گیا ہے ۔ جناب والا کو یاد ہوگا کہ اس سلسلہ میں جناب حمزہ صاحب نے ایک اور کٹ موشن دی تھی کہ اس پر ۴۰ لاکھ روپیہ جو پتھر ڈالنے کے لئے خرچ کیا جانا مطلوب تھا وہ خرچ کیوں نہیں کیا گیا ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس پر ۳۰ جون ۱۹۶۸ء سے گڈز ٹریفک جاری کر دی جائے گی یہ ضروری نہیں ہے کہ وہاں پتھر ڈالے جائیں ۔ آہستہ سپیڈ پر گڈز ٹریفک جاری کی جا سکتی ہے -لیکن پسنجر ٹریفک کے جاری ہونے سے پہلے پتھر ڈال دئیے جائیں گے ۔ مجھے ان کی تمام باتوں سے یہ احساس ہوتا ہے کہ میرے فاضل دوست ان حقائق کو فراموش کر دیتے ہیں جو بار بار حکومت کی طرف سے اس ایوان میں پیش کئے جاتے ہیں ۔ ان حقائق کو فراموش کرکے بلاواسطہ اعتراض کرنے کے لئے ان چیزوں کو بار بار دہراتے رہتے ہیں ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد ملک محمد اختر صاحب اور جناب حمزہ

صاحب اور کچھ قائد حزب اختلاف کی طرف سے اشارہ ہوا تھا کہ کراچی سرکار ریلوے کے متعلق ۳۶ لاکھ روپیہ خرچ کیا جانا مزید مطلوب تھا جو خرچ نہیں کیا گیا ہے ۔ اس کے متعلق میں بار بار اس ایوان میں عرض کر چکا ہوں کہ اس سلسلہ میں کچھ مشکلات تھیں ۔ ایک اس میں مشکل یہ تھی کہ اس کام میں تین اداروں کا دخل ہے ۔ ریلوے کے علاوہ کے ۔ ڈی ۔ اے اور پورٹ ٹرسٹ کا بھی دخل ہے جب تک وہ formality جو ان اداروں کی طرف سے ہونی تھی نہ ہو اس وقت تک محکمہ ریلوے اپنے مطلوبہ پروگرام کو پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچا سکتی ۔ علاوہ ازیں وہاں جگہ کو حاصل کرنے کے لئے لوگوں کو اٹھانا تھا جو اس وقت تک قابض ہیں یہ ایسی دشواری ہے جس پر قابو پانا آسان بات نہیں ہے آپ مجھ سے متفق ہوں گے کہ اگر لوگوں کو وہاں سے زبردستی اٹھا دیا جاتا تو میرے فاضل دوست حمزہ صاحب سب سے پہلے اس کے متعلق اس ایوان میں تحریک التواء پیش کرتے کہ یہ حکومت بہت ظالم ہے ۔ یہ زبردستی لوگوں کو اٹھا رہی ہے ۔ یہ زبردستی لوگوں کو بے گھر کر رہی ہے ان چیزوں کا ہمارے پاس علاج نہیں ہے ۔ اس وقت کوشش یہ کی جا رہی ہے کہ جن لوگوں کو وہاں سے اٹھایا جائے گا ان کو متبادل زمین دی جائے اور کام بھی منصوبہ کے مطابق جاری رہے ۔

جناب والا ۔ قائد حزب اختلاف کے اس اعتراض کا جہاں تک تعلق ہے کہ کراچی سرکلر ریلوے کے ڈبوں میں دو تین آدمی بیٹھے ہوتے ہیں اور وہاں کوئی منافع نہیں ہو رہا کیونکہ ابھی تک پورا

چکر مکمل نہیں ہوا ۔ میں ان کی خدمت میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ اس وقت بھی جو حصہ سرکلر ریلوے کا مکمل ہو چکا ہے اس کی نہایت ہی مناسب آمدنی سواریوں اور سامان سے حاصل ہو رہی ہے لہذا ان کا یہ خدشہ کہ وہاں دو تین آدمی بیٹھے ہوتے ہیں یہ بالکل بے بنیاد اور غلط ہے ۔

جناب والا ۔ اس کے علاوہ ملک اختر صاحب نے فرمایا ہے کہ ۱ لاکھ ۳۰ ہزار کی رقم حیدر آباد اور میر پور خاص کی لائن convertion پر خرچ کی جانی تھی اور وہ کام ۱۹۶۷ء میں مکمل ہونا تھا ۔ میں ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے اور بقایا جات ادا کرنے کے سلسلہ میں رقم درکار ہے ورنہ جہاں تک کام مکمل ہونے کا تعلق ہے کام مکمل ہو چکا ہے ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد میں ملک اختر صاحب کی اس بات کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں جیسا کہ انہوں نے اپنی تقریر کے دوران اس بات پر انتہائی زور دیا تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ مجھے شرم محسوس ہوتی ہے کہ میں جب محکمہ ریلوے کی کارکردگی کا مقابلہ کسی دوسری ریلوے سے کرتا ہوں ۔ ۔ ۔

ملک محمد اسلم خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ Chair کی طرف سے رولنگ تھی کہ جب ریلوے پرڈسکشن کی جائے جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یا محترم وزیر صاحب ضرور حاضر ہوں

لیکن جب پارلیمنٹری سیکرٹری کسی فاضل ممبر کے اعتراضات کا جواب دیتے ہیں تو کیا یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ بھی یہاں تشریف رکھتے ہوں ؟

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر - ایسی کوئی بات نہیں ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - اس بات کا اندازہ آپ اس سے کر سکتے ہیں کہ چونکہ حقائق بیان کئے جاتے تھے اور جو باتیں انہوں نے کی ہیں وہ تمام تر غلط تھیں - اس لئے وہ موجود نہیں ہیں - جناب حمزہ صاحب نے کچھ باتیں ٹھیک کی ہیں اس لئے وہ بیٹھے ہوئے ہیں - (قہقہہ)

جناب والا - میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ملک اختر صاحب نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ان کو شرم محسوس ہوتی ہے کہ جب وہ اپنی ریلوے کا مقابلہ کسی دوسرے ریلوے سے کرتے ہیں - ان کو ندامت محسوس ہوتی ہے - وہ مجھے دلیا کی کسی ایک ریلوے کا مقابلہ کرکے اس کا ذکر فرمائیں جس کی کارکردگی ہماری ریلوے سے بہتر ہو میں اس کو تسلیم کرنے کو تیار ہوں - لیکن میری تمام تر کوششوں کے باوجود میری تمام تر درخواستوں کے باوجود میرے فاضل دوست نے جواب دینا مناسب نہیں سمجھا -

جناب والا - یہاں ہندوستان کا ذکر کیا گیا ہے - اس سلسلہ میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ پچھلے سال میں انڈین ریلوے کو ۲۰ کروڑ کا خسارہ ہوا اور سال رواں میں انڈین ریلوے کو ۲۸ کروڑ روپے کا خسارہ ہوا - اس لئے اس سال انڈین ریلوے نے اپنے کرایوں کی

شرح میں ۱۰ فیصد کا اضافہ کیا ہے ۔ لہذا جہاں تک الڈین ریلوے کی کارکردگی کا تعلق ہے وہ چیز اس بات سے واضح ہو جائے گی ۔

جناب والا ۔ اس کے علاوہ مجھے افسوس ہے کہ میرے فاضل دوست (ملک محمد اختر) جو اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں میں ان کی خدمت میں International Railway Statistics جو ایک تسلیم شدہ انٹرنیشنل رسالہ ہے اس میں سے چند اعداد و شمار پیش کروں گا ۔ جہاں تک operating ratio کا تعلق ہے ان کی اطلاع کے لئے اور معزز ایوان کے معزز اراکین کی اطلاع کے لئے یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں اور ساتھ ہی جناب والا ۔ مجھے یقین ہے کہ جناب حمزہ صاحب گو ملک محمد اختر صاحب یہاں موجود نہیں ہیں وہ operating ratio کا مطلب ضرور سمجھتے ہوں گے ۔

International Railway Statistics : Lebanon Railways and Beirut and Suburban Public Transport Operating Ratio 284.

ان کی operating ratio ۲۸۴ ہے ۔ یعنی اگر ۱۰۰ روپیہ ان کی آمدن ہو ۔ ۔ ۔

(اس مرحلہ پر ملک محمد اختر ایوان میں داخل ہوئے) ۔

Malik Muhammad Akhtar : On a point of order. What about Tanganyika and other African Railways ?

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ تو اس کی operating ratio ۲۸۴ ہے ۔ یعنی اگر انکی آمدنی سو روپے ہے تو ان کے operating اخراجات ۲۸۴ روپے ہیں ۔ اسی طریقے سے Tangiers Franco Spanish Railway Company کی operating ratio ۱۲۳ روپے ہے ۔ Norwegian State Railways کی operating ratio

۱۳۱ روپے ہے - Swedish State Railways کی ۱۰۳ روپے ، چیکو سلاواکیہ سٹیٹ ریلوے کی ۱۱۴ روپے اور ساؤتھ ایفریقن ریلوے کی ۸۱ روپے ہے Canadian Pacific Railways کی ۹۱ روپے اور امریکن ریل روڈ جو کہ ایک نجی ادارہ ہے اس کی operating ratio ۷۸ روپے ہے - یہ بین‌الاقوامی اعداد و شمار ہیں جو کہ میں نے آپ کی خدمت میں پیش کئے ہیں اور جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دنیا میں سب سے کم operating ratio امریکن ریل روڈ کی ہے - یعنی اگر وہ سو روپے کماتے ہیں تو ان کا خرچ ۷۸ روپے ہے - ان کے مقابلے میں پاکستان ویسٹرن ریلوے کی operating ratio ۷۱ روپے ہے جو کہ دنیا میں سب سے کم ہے اور میں ملک اختر صاحب کی خدمت میں پھر عرض کرتا ہوں کہ یہ بین‌الاقوامی اعداد و شمار ہیں - لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ ایوان سے باہر نکلنے کے بعد ان باتوں کو بھول جائینگے اور پھر ان باتوں کا اعادہ کریں گے - - - -

ملک محمد اختر - آپ یہ کتاب ذرا مجھے بھی بھیج دیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - جناب ملک اختر صاحب نے یہ بھی فرمایا تھا کہ ریلوے کو اپنی آمدنی بڑھا کر فاضل روپیہ اپنے ترقیاتی منصوبہ جات پر خرچ کرنا چاہئیے - - -

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے ابھی ابھی فرمایا ہے کہ ہماری operating ratio ۷۱ روپے ہے لیکن ۱۹۶۶-۶۷ء کے قرطاس ابیض میں انہوں نے فرمایا ہے کہ :-

"The operatin gexpenses onthe Railways during the current year are expected to be 69.9%."

تو آپ جو وعدہ ہم سے کرتے ہیں اسے کیوں پورا نہیں کرتے ۔ یہ آپ کی اپنی کتاب میں درج ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ مجھے افسوس ہے کہ میں سال رواں کے متعلق بات کر رہا ہوں اور ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ ایک بار بھی وعدہ وفا نہیں کرتے۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں نے جو اعداد و شمار پیش کئے ہیں وہ سال رواں کے ہیں اور اگر آپ ۱۹۶۶-۶۷ء کے اعداد و شمار چاہتے ہیں تو میں وہ بھی آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا ۔

جناب والا ۔ اسکے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ ملک محمد اختر صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا ستر روپے ماہوار پر ساری دنیا میں کہیں مزدور بھی ملتا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ترقیاتی پروگراموں پر جو کچھ ہم خرچ کرتے ہیں وہ بقول ملک اختر صاحب ہمیں اپنے محاصل سے حاصل کرنا چاہئے ۔ تو میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس Pesidential Order کے تحت ریلوے کام کر رہی ہے اسکے مطابق سرمائے کی فراہمی کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے اور اگر یہ بات ترک کر دی جائے تو پھر اس سارے chapter کو ہی تبدیل کرنا ہو گا بلکہ اسکے متعدد اثرات

رونما ہوں گے ۔ اول تو یہ کہ کرایوں میں بھی اضافہ کرنا ہوگا ۔ حالانکہ مسافروں اور بار برداری کے کرائے ہمارے ملک میں اس وقت دنیا کے دوسرے ممالک کے مقابلے میں سب سے کم ہیں ۔ اور اسی میں حمزہ صاحب کے سوال کا جواب بھی پوشیدہ ہے ۔ کوئی بھی صنعتی یا تجارتی ادارہ اپنے کاروبار کو بڑھانے کی غرض سے سرمائے کی تلاش میں رہتا ہے ۔ آپ کسی بھی بڑے صنعتی ادارے کو لے لیں کیا وہ اپنی ترقیاتی منصوبہ بندی بغیر باہر سے سرمایہ فراہم کئے یا اپنے وسائل سے ہی پوری کرتا ہے ۔ اسلئے ہمیں بھی احساس ہوتا ہے کہ اپنے لئے بھی ہم حکومت سے ہی سرمایہ حاصل کریں ۔ قرضے حاصل کریں اور جہاں تک قرضوں کی رقوم کو استعمال کرنے کا تعلق ہے میں متعدد بار اس بات کا اعادہ کر چکا ہوں کہ محکمہ ریلوے نے اپنے حاصل کردہ قرضوں کو نہایت مناسب اور اچھے طریقے سے استعمال کیا ہے اور جہاں تک بیرونی قرضوں کا تعلق ہے تو ان کو یا تو open line works پر خرچ کیا گیا ہے جس کا ذکر میں نے اس سے پیشتر بھی کیا ہے کہ قیام پاکستان کے بعد replacement of tracks کی اسقدر زیادہ ضرورت تھی لیکن مجھے افسوس کے ساتھ دوبارہ کہنا پڑتا ہے کہ پہلے دس سال میں جو حکومتیں اس ملک میں بر سر اقتدار تھیں انہوں نے اسطرف قطعاً کوئی توجہ نہیں دی اور یہ جسقدر ضروری کام تھا یہ بد سے بدتر ہوتا گیا ۔ تو ۱۹۵۸ء میں کچھ کام replacement of tracks کے سلسلے میں کیا گیا اور یہ اس حکومت کا بڑا کارنامہ تھا اور اس کے علاوہ جو دوسری بات میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ پہلی حکومتوں نے اپنی دس سالہ حکومت کے دوران ریلوے پر صرف ۴۸ کروڑ روپے خرچ کئے تھے یعنی ۴۸ کروڑ روپے سالانہ ریلوے کی ترقی پر خرچ کئے جاتے تھے اور موجودہ حکومت نے ۱۹۵۸ء سے لیکر آج تک یعنی ان پچھلے دس سالوں میں ریلوے کے ترقیاتی پروگراموں پر ۲۲۴ کروڑ

روپیہ خرچ کیا ہے ۔ اب اس تناسب سے اندازہ لگالیں کہ موجودہ حکومت کتنی اہمیت اور تعجیل سے ریلوے کے ترقیاتی کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کر رہی ہے ۔ اس کے علاوہ قرضہ جات کی ادائیگی کی صلاحیت کے متعلق جو بار بار کہا جا رہا ہے میں اسکے متعلق یہ عرض کروں گا کہ محکمہ ریلوے میں اتنی صلاحیت موجود ہے کہ وہ اصل رقم اور سود کو مقررہ مدت سے پہلے ادا کر سکتی ہے اور چودہ کروڑ روپے اب تک اصل رقم میں سے بھی ادا کئے جا چکے ہیں اور جو سالانہ سود ادا کیا جاتا ہے اس کی تفصیل یہ ہے ۔ بیرونی قرضہ جات پر ۲۶۷ کروڑ روپیہ ادا کیا جاتا ہے جس میں سے ۱۶۳ کروڑ کے وہ قرضے ہیں جو replacement of tracks کے سلسلے میں خرچ ہوئے جو کہ پہلے دس سالوں میں ہونے چاہئے تھے اس لئے اس ۱۶۳ کروڑ روپے کی ذمہ داری ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے ہم پر عائد نہیں ہوتی ۔

ملک محمد اختر ۔ پرانے سیاستدانوں میں ہمیں کس طرح شامل کیا جا سکتا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ خواجہ صاحب تو ان میں شامل ہیں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I will now put the motion to the House. The question is :

> That the House do approve expenditure, specified in the statement, under Article 42 read with Article 89 of the Constitution in respect of Projects for the future years.

The motion was carried.

Mr. Senior Deputy Speaker : As there is no other business before the House today, the House is adjourned to meet tomorrow at 8.00 a. m.

The Assembly then adjourned (at 12.20 p. m.) till 8.00 a. m. on Wednesday, the 19th June, 1968.

APPENDIX

(Ref : Starred Question No.

ANNEXURE

S. No.	Name and Designation	Concession Numbers.	Date	Material required to be transported
1	2	3	4	5
1.	Mr. Akbar Ali Mian, Assistant Works Manager, Moghalpura.	303535	23-8-67	Bajri
		303542	28-4-67	Cement
		312315	1-2-68	Cement
		312316	1-2-68	Bajri
		312415	14-2-68	Bajri
		312835	6-4-68	Bajri
2.	Mr. A. Hamid, Chief Controller of Purchase.	302337	17-8-66	M. S. Bars
		302366	1-9-66	Cement
		302381	7-9-66	W/Sleepers
		302396	12-9-66	S/Ware
		302543	8-11-66	Cement
		302635	20-12-66	Cement
		302710	28-1-67	Marble-Chips
		303138	16-3-67	Cement
3.	Mr. A. Hamid Siddique, Assistant Controller of Stores.	302557	14-11-66	Cement
4.	Mr. M. Akbar, Chief Engineer.	312671 312672 312673	2-3-68	Shingle

I

11550)

B

From	To	Miles	No. of wagons allowed	Concession allowad	Rate per maund
6	7	8	9	10	11
					Rs. Ps.
Baldher	Badami Bagh	228	2 wagons	1/3rd of tariff rate	·60
Wah	Lahore Cantt	211	1 ,,	-do-	0-75
Wah	-do-	211	1 ,,	-do-	0-75
Usman Khatar	-do-	209	2 ,,	-do-	0-57
Havelian	Badami Bagh	233	2 ,,	One/half	0-61
Buldher	Lahore Cantt	234	1 ,,	-do-	0-61
Landhi	Rawalpindi	883	6½ tons	1/3rd	5-18
Wah	-do-	28	1 wagon	-do-	0-23
Lahore	Rawalpindi	110	70 maunds	-do-	0-68
Karachi Cantt.	-do-	896	30 ,,	-do-	
Wah	-do-	28	1 wagon	-do-	0-23
Wah	-do-	28	1 wagon	-do-	0-23
Kabul River	-do-	85	1 wagon	-do-	0-37
Wah	-do-	28	12 tons	-do-	0-28
Hyderabad	Karachi Cantt.	108	1 wagon	-do-	0-48
Usman Khatar,	Lahore Cantt.	209	6 wagons	-do-	0-57

1	2	3	4	5
5.	Mr. A. R. Khan, Assistant Personnel Officer, Karachi City.	312010	7-10-67	Cement
		312121 312122	7-11-67	Cement
		312285	27-1-68	Cement
		312576	26-2-68	Cement
6.	Mr. A. J. R. Qizal-Bash.	312480 312481 312482	19-2-68	Cement
		312803	12-3-68	Steel
		312804	12-3-68	Wood/Sleepers.
7.	Mr. A. H. Hanfi, Chief Engineer (Development)	312812) 312813) 312814) 312715)	18-3-68	Cement
8.	Mr. Aziz Ahmad Khan, Executive Engineer (B).	312806 312808	13-3-68	Cement
9.	Mr. H. M. A. Hakim, Deputy Chief Engineer (Bridges).	302572	21-11-66	Timber
		302645	24-12-66	Wood/ Sleepers
10.	Mr. I. A. Vine, Assistant Works Manager (Diesel).	302484	15-10-66	Cement
11.	Dr. K. M. Mahmud Ansari, Medical Superintendent.	303261	10-5-67	Timber
12.	Mr. Masood Ahmad, Assistant Transportation Officer, Karachi City.	302312	5-8-66	Cement
		302627	17-12-66	Cement

6	7	8	9	10	11
					Rs. Ps.
Hyderabad	Karachi Cantt.	108	2 wagons	-do-	0-48
Hyderabad	-do-	108	2 wagons	-do-	0-58
Hyderabad	-do-	108	1 wagon	-do-	0-48
-do-	-do-	108	1 wagon	-do-	0-48
-do-	Karachi Cantt.	108	3 wagons	-do-	0-48
Lahore	-do-	754	8 tons	-do-	
Jhelum	-do-	918	50 maunds	-do-	1-52
Hyderabad	-do-	108	4 wagons	-do-	0-48
Rohri) Hyderabad)	-do- -do-	294) 108)	2 wagons	-do-	0-91 0-48
Badami Bagh	-do-	756	1 wagon	-do-	5-73
Lahore	-do-	654	1 wagon	-do-	5-73
Wah	Badami Bagh	205	1 wagon	-do-	0-73
Badami Bagh.	Karachi Cantt.	756	1 wagon	-do-	5-73
Hyderabad	-do-	108	1 wagon	-do-	0-48
-do-	-do-	108	1 wagon	-do-	0-48

1	2	3	4	5
13.	Mr. Mohd Shari, Senior Accounts Officer, Traffic Accounts.	303454	3-7-67	Bajri
		303599	29-9-66	Cement
		312184	8-12-67	Bajri
14.	Mr. Mir Zia-ud-Din, Deputy Chief Engineer/P.	303487 } 303490 }	19-7-67	Cement
		303488	19-7-67	Wood
		303489	19-7-67	USB/ Sleepers.
15.	Mr. M. Akbar, Chief Engineer.	312671 } 312672 } 312673 }	2-3-68	Shingle
		312817	19-3-68	Sand
16.	Mr. Rahim Bux, Assistant Engineer (Bridges).	302295	2-7-67	Bajri
17.	Mr. R. U. Abbasi, Assistant Mechanical Engineer, Karachi City.	303173) 303174) 303175) 303176)	28-3-67	Cement
18.	Mr. S. M. Naqi, Works Manager/ D, Rawalpindi.	302491	20-10-66	Cement

6	7	8	9	10	11
Usman Khatar.	Lahore Cantt.	202	2 wagons	-do-	0-57
Wah	Lahore Cantt.	211	1 wagon	-do-	0-75
Usman Khatar.	-do-	209	2 wagons	-do-	0-57
Hyderabad	Karachi Cantt.	108	2 wagons	1/3rd	0-48
Badami Bagh	-do-	756	1 wagon	-do-	5-73
Hyderabad	-do-	108	1 ,,	-do-	2-07
Usman Khatar.	Lahore Cantt.	209	6 wagons	-do-	0-57
Lawrencepur	-do-	225	2 wagons one/half.	-do-	0-59
Usman Khatar.	-do-	209	3 wagons	-do-	0-57
Hyderabad	Karachi Cantt.	108	4 wagons	-do-	0-48
Wah	Rawalpindi	28	1 wagon	-do-	0-23

ANNEXURE 'C'

STATEMENT SHOWING DETAIL OF IRON AND STEEL SCRAP SOLD TO RAILWAY EMPLOYEES DURING THE PERIOD FROM 1-7-1966 to 15-4-1968

S. No.	Name of employee		Quantity sold	Rate per ton	Amount
1	2		3	4	5
1.	Mr. Mohd Hussain, Steno Works Brandh, Headquarters Office, Lahore.	...	2¼ tons	Rs. 400/-	Rs. 1,000/-
2.	Mr. Fazal Mohd, Head Reader, Printing Press, General Stores, Moghalpura.	...	2 tons	Rs. 500/-	Rs. 1,000/-
3.	Mr. Mohammad Hasan Khan, Incharge Indent Type Section Stores Branch, Headquarters Office, Lahore.	...	1½ tons	Rs. 500/-	Rs. 750/-

4.	Mr. Sultan Mohd, Sub-Head, Operating, Branch, P. W. R., Headquarters Office, Lahore.	...	2 tons	Rs. 500/-	Rs. 1,000/-
5.	Mr. Ikram Ullah, Office Superintendent 'E' P. W. R., Headquarters Office, Lahore.	...	1 ton	Rs. 500/-	Rs. 500/-
6.	Mr. Mahmud Sultan, Clerk Stores Accounts Branch, Headquarters Office, Lahore.	...	2 tons	Rs. 500/-	Rs. 1,000/-
7.	Mr. K.M. Mahmood Ansari, Divisional Medical Officer, Karachi Cantt.	...	5 tons	Rs. 625/-	Rs. 3,125/-
8.	Mr. Ahmad Din, Foreman Loco Shop, P. W. R., Moghalpura.	...	4 tons	Rs. 500/-	Rs. 2,000/-
9.	Mr. S. M. Naqvi, Works Manager (Diesel), P. W. R., Rawalpindi.	...	8 tons	Rs. 500/-	Rs. 4,000/-
10.	Mr. Zaheer Ahmad, Accountant/Instructor, Accounts Training Centre, Lahore.	...	5 tons	Rs. 500/-	Rs. 2,500/-
11.	Mr. Mohd Din, Driver Loco Shed, P. W. R. Lahore.	...	3 tons	Rs. 500/-	Rs. 1,500/-
12.	Mr. Abdul Wahid Siddiqui, Steno P. W. R., Headquarters Office, Lahore.	...	2½ tons	Rs. 650/-	Rs. 1,625/-

S. No.	Name of employee		Quantity sold	Rate per ton	Amount
1	2		3	4	5
13.	Mr. Bakhtawar Hussain, Travelling Accounts Officer, P. W. R., Lahore.	...	5 tons	Rs. 550/-	Rs. 2,750/-
14.	Mr. Mehboob Elahi, Draftsman, Drawing Office (Survey and Construction) Headquarters Office, Lahore.	...	2½ tons	Rs. 400/-	Rs. 1,000/-
15.	Mr. Azim Ullah, Chargeman, Diesel Shed, P. W. R., Lahore.	...	2½ tons	Rs. 500/-	Rs. 1,250/-
16.	Mr. Abdul Rashid, Head Clerk, Commercial Branch, P. W. R., Headquarters Office, Lahore.	...	T Cwt 4-16	Rs. 650/-	Rs. 3,120/-
17.	Mr. Abdul Latif, Divisional Accounts Officer, P. W. R., Rawalpindi.	...	2 tons	Rs. 400/-	Rs. 800/-
18.	Kh. Mohd Balal, Station Superintendent, Rawalpindi.	...	8 tons	Rs. 400/-	Rs. 3,200/-

19.	Mr. Saeed Ahmed, Clerk, Stores Branch, Headquarters Office, Lahore.	...	3 tons	Rs. 400/-	Rs. 1,200/-
20.	Mr. Mazhar Hussain, Kazmi, Clerk Operating Branch, Headquarters Office, Lahore.	...	1 ton	15 Cwt 400/-	Rs. 700/-
21.	Mr. M. H. A. Hakim, Deputy Chief Engineer (Bridges), P. W. R., Headquarters Office, Lahore.	...	10 tons	Rs. 400/-	Rs. 4,000/-
22.	Mr. Zain-ul-Abedin, Clerk Works-II, Signals, Headquarters Office, Lahore.	...	3 tons	Rs. 400/-	Rs. 1,200/-
23.	Mr. Amin, Clerk (P) Branch, P. W. R., Headquarters Office, Lahore.	...	3½ tons	Rs. 650/.	Rs. 2,275/-
24.	Mr. Rahim Bux, Assistant Engineer, (Bridge), P. W. R., Sukkur.	...	6 tons	Rs. 400/-	Rs. 2,400/-
25.	Mr. Inayat Ullah, Senior Chargeman, Shop No. 29-B, Carriage and Wagons Shops, Moghalpura.	...	5 tons	Rs. 650/-	Rs. 3,250/-
26.	Mr. Imdad Hussain, Sub-Head, Workshop Accounts Office, P. W. R., Moghalpura.	...	3 tons	Rs. 400/-	Rs. 2,000/-
27.	Mr. Abdul Aziz Chaudhry, Permanent Way Inspector, Karachi City.	...	5 tons	Rs. 400/-	Rs. 2,000/-

S. No.	Name of employee		Quantity sold	Rate per ton	Amount
1	2		3	4	5
28.	Mr. Aziz-ud-Qadir, Senior Chargeman, Shop No. 26, Carriage and Wagon Shop, Moghalpura.	...	3 tons	18 Cwt 650/-	Rs. 2,535/-
29.	Mr. Mohd Aslam, Senior Chargeman, Carriage and Wagon Shop, Moghalpura.	...	6 tons	Rs. 550/-	Rs. 3,300/-
30.	Syed Shaukar Ali Shah, Head Clerk, Commercial Branch, Headquarters Office, Lahore.	...	3½ tons	Rs. 650/-	Rs. 2,275/-
31.	Mr. Abdul Majid Akhtar, Special Ticket Examiner, P. W. P., Lahore.	...	3 tons	Rs. 400/-	Rs. 1,200/-
32.	Mr. Safdar Hussain, Booking Clerk, Railway Station, Churkana.	...	T Cwt 2 15	Rs. 400/-	Rs. 1,100/-
33.	Mr. Mohd Yaqub, Clerk P. F. Section, Headquarters, Lahore.	...	3 tons	Rs. 400/-	Rs. 1,200/-

34.	Mr. Sultan Ahmad, Ticket Collector, P. W. R., Rohri.	...	2 tons	Rs. 500/-	Rs. 1,100/-
35.	Sh. Mohammad Ali, Driver, Loco Shed, Lahore.	...	3 tons	Rs. 400/-	Rs. 1,200/-
36.	Mr. Sabir Ali Shah, Foreman, C.I.P. Office, Divisional Superintendent (Workshops), Moghalpura.	...	5 tons	Rs. 650/-	Rs. 2,350/-
37.	Mr. Nabi Bux, Station Master, Haripur, Hazara.	...	4 tons	Rs. 400/-	Rs. 1,600/-
38.	Mr. Mohd Afzal Khan, Junior Welfare Officer, P. W. R., Lahore.	...	5 tons	Rs. 550/-	Rs. 2,750/-
39.	Mr. Nazir Ahmad, Senior Movement Officer (Fuel), P. W. R., Lahore.	...	10 tons	Rs. 550/-	Rs. 5,500/-
40.	Mr. A. F. M. Khan, Electrical Foreman/ Electrical P. W. R., Headquarters, Lahore.	...	5 tons	Rs. 400/-	Rs. 2,000/-
41.	Mr. Ghulam Mohi-ud-Din, Pay Clerk, Cash Office, P. W. R., Lahore.	...	2 tons	Rs. 650/-	Rs. 1,300/-
42.	Mr. Mohammad Anwar Ali, Assistant Accounts Officer, G.P.F., Headquarters Office, Lahore.	...	8 tons	Rs. 400/-	Rs. 3,200/-

S. No.	Name of employee		Quantity sold	Rate per ton	Amount
1	2		3	4	5
43.	Mr. I. A. Vine, Assistant Works Manager (D), P. W. R., Lahore.	...	4 tons	Rs. 550/-	Rs. 2,200/-
44.	Mr. Mohammad Mahmood, Sub Head Bills, Divisional Superintendent Office, Lahore.	...	2 tons	Rs. 550/-	Rs. 1,100/-
45.	Mr. Abdul Hakim, Assistant Controller of Stores, Karachi Cantt.	...	4 tons	Rs. 550/-	Rs. 2,200/-
46.	Mr. Hashmat Ali, Deputy Chief Accounts Officer, P. W. R., Lahore.	...	2 tons	Rs. 400/-	Rs. 3,200/-
47.	Mr. Abdul Rashid, Clerk, Purchase Branch, P. W. R., Headquarters, Lahore.	...	2½ tons	Rs. 550/-	Rs. 1,375/-
48.	Mr. Abdul Bari Bhatti, Publicity Inspector, Publicity Section Headquarters Office, Lahore.	...	3 tons	Rs. 550/-	Rs. 1,650/-

49.	Mr. Mohd Rashid Bhatti, Clerk G. P. F. Section, Headquarters Office, Lahore.	...	3 tons	Rs. 400/-	Rs. 1,200/-
50.	Mr. R. U. Abbasi, Assistant Mechanical Engineer, P. W. R., Karachi.	...	6 tons	Rs. 550/-	Rs. 3,300/-
51.	Mr. Aziz Ahmad Butt, Clerk Stores Branch, Headquarters Office, Lahore.	...	3 tons	Rs. 550/-	Rs. 1,650/-
52.	Mr. Akbar Ali Sahib, Accountant, Revision of Codes, Headquarters, Lahore.	...	7 tons	Rs. 550/-	Rs. 3,850/-
53.	Mr. V. A. Khan, Deputy Chief Controller of Purchase, Headquarters Office, Lahore.	...	10 tons	Rs. 650/-	Rs. 6,500/-
54.	Ch. Sanaullah, Special Ticket Examiner, P. W. R., Lalamusa.	...	2 tons	Rs. 550/-	Rs. 1,100/-
55.	Mr. S. M. Zafar Ullah, CC-1, Traffic Accounts Branch, Goods Section, Lahore.	...	1 ton	Rs. 550/-	Rs. 500/-
56.	Mr. M. H. Kirmani, Sub Head, Statistical Branch, Headquarters Office, Lahore.	...	3 tons	Rs. 550/-	Rs. 1,650/-

S. No.	Name of employee		Quantity sold	Rate per ton	Amount
1	2		3	4	5
57.	Mr. Mohammad Yaqoob, Rana, Sub Head Stores, Accounts P. W. R., Headquarters Office, Lahore.	...	1¼ tons	Rs. 550/-	Rs. 805/-
58.	Mr. Inayatullah Raza, CC-I, Traffic Accounts Branch, Goods Section, P. W. R., Lahore.	...	2 tons	Rs. 550/-	Rs. 1,100/-
59.	Mr. Mohd Afzal, Clerk, F. A. and CAO's Office, P. W. R., Lahore.	...	2 tons	Rs. 550/-	Rs. 1,100/-
60.	Mr. M. A. Deen, Assistant Transportation Officer, P. W. R., Lahore.	...	2 tons	Rs, 700/-	Rs. 1,400/-
		...	3 tons	Rs. 500/-	Rs. 1,500/-
61.	Mr. Ghulam Qadir Cheema, Clerk, Accounts Branch, P. W. R., Lahore.	...	2 tons	Rs. 650/-	Rs. 1,300/-
62.	Mr. Nazar Mohammad, Deputy Chief Finance and Budget, Railway Board, Lahore.	...	2 Cwts	Rs. 745/-	Rs. 75/-

63.	Mr. S. Ahmad Husain, District Controller of Purchase (I), P. W. R., Karachi Cantt.	...	8 tons	Rs. 550/-	Rs. 4,400/-
64.	Mr. F. M. Chohan, S.T.M. (F), P. W. R., Lahore.	...	2 tons	Rs, 550/-	Rs. 1,100/-
65.	Mr. Mohammad Husain, Cabinman, P.W.R., Qila Sheikhupura.	...	1 ton	Rs. 550/-	Rs. 550/-
66.	Mr. Ahmad Ali, Chargeman, Loco Shed, P.W.R., Moghalpura.	...	2 tons	Rs. 550/-	Rs. 1,100/-
67.	Mr. Kanwar Shamshad, Inspector, Watch and Ward, P. W. R., Moghalpura.	...	1½ tons	Rs. 500/-	Rs. 825/-
68.	Mr. Mohammad Siddique, Relieving Assistant Station Master, P.W.R., Lahore Division.	...	2 tons	Rs. 550/-	Rs. 1,100/-
69.	Mr. Mohammad Aslam, Accountant, Stores Accounts, P.W.R., Headquarters Office, Lahore.	...	3 tons	Rs. 550/-	Rs. 1,650/-
70.	Mr. Mohd Yaqub Rana, Sub Head, Stores Accounts Branch, P. W. R., Headquarters Office, Lahore.	...	2 tons	Rs. 550/-	Rs. 1,100/-
71.	Mr. Mohammad Shafi Khan, Accountant, Revision of Codes, P. W. R., Lahore.	...	6 tons	Rs. 500/-	Rs. 3,300/-

S. No.	Name of employee		Quantity sold	Rate per ton	Amount
1	2		3	4	5
72.	Mr. Mohammad Shafi, Senior Accounts Officer, Traffic Accounts Branch, P. W. R., Lahore.	...	4 tons	Rs. 550/-	Rs. 2,200/-
73.	Mr. Mohd Hayat, Driver, Loco Shed, Lahore.	...	2 tons	Rs. 550/-	Rs. 1,100/-
74.	Mr. Barkat Ali, Clerk, D. C. D. Office, P. W. R., Moghalpura.	...	1½ tons	Rs. 550/-	Rs. 825/-
75.	Mr. Mohd Nasim Ahmad, Clerk Stores Accounts Branch, Lahore.	...	3 tons	Rs. 550/-	Rs. 1,650/-
76.	Mr. M. A. Siddiqui, Junior Mechanical Officer, P. W. R., Headquarters Office, Lahore.	...	5 tons	Rs. 550/-	Rs. 2,750/-
77.	Mr. Ihsan Mohammad, Divisional Medical Officer, P. W. R., Rawalpindi.	...	10 tons	Rs. 550/-	Rs. 5,500/-
78.	Mr. Abdul Wahid, Junior Chargeman, Carriage and Wagons Shops, P. W. R., Moghalpura.	...	2½ tons	Rs. 550/-	Rs. 1,350/-

79.	Mr. Abdul Ghafoor, Wardkeeper, D. O. Mechanical, P.L. Section, Headquarters Office, Lahore.	...	3 tons	Rs. 550/-	Rs. 1,650/-
80.	Mr. Mohd Bashir, Ticket Collector, Lahore.	...	1½ tons	Rs. 550/-	Rs. 825/-
81.	Mr. Niaz Husain Bhatty, Steno, Headquarters Office, Lahore.	...	5 tons	Rs. 500/-	Rs. 2,750/-
82.	Mr. Abdul Hamid, Sub Head, Stores, Stores Accounts Branch, Lahore.	...	5 tons	Rs. 702/-	Rs. 3,510/-
83.	Mr. Azizullah Khan, Superintendent Coaching Section, T. A. Branch, P. W. R., Lahore.	...	8 tons	Rs. 702/-	Rs. 5,616/-
84.	Mr. Abdul Kalam Qureshi, Assistant Accounts Officer (Revision of Codes), Headquarters Office, Lahore.	...	8 tons	Rs. 702/-	Rs. 5,616/-
85.	Mr. S. H. Mohd. Yunus, Steno, Stores Finance Branch, Lahore.	...	4 tons	Rs. 702/-	Rs. 2,808/-
86.	Mr. Maqbool Ahmad, CC-2, Warrant Section Deputy Chief Accounts Officer/TA, Lahore.	...	3 tons	Rs. 702/-	Rs. 2,106/-
87.	Mr. Mohd Ilyas Ansari, Clerk, Budget Section, Divisional Superintendent, Lahore.	...	3 tons	Rs. 702/-	Rs. 1,006/-

S. No.	Name of employee		Quantity sold	Rate per ton	Amount
1	2		3	4	5
88.	Mr. A. J. R. Qizilbash, Deputy Chief Operating Superintendent, P. W. R., Lahore.	...	10 tons	Rs. 400/-	Rs. 4,000/-
89.	Mr. Mohd Islami, Group Inspector, S. T. E. Lahore Division.	...	8 tons	Rs. 400/-	Rs. 3,200/-
90.	Mr. M. Altaf Hussain Butt, Allocator, D. O. Engineering, Headquarters Office, Lahore.	...	3 tons	Rs. 400/-	Rs. 1,200/-
91.	Mr. B. A. Chaudhry, CC-2, Accounts Branch, P. W. R., Lahore.	...	4 tons	Rs. 400/-	Rs. 1,600/-
92.	Mr. S. Shabbir Husain, Clerk, W. A. Section, Divisional Superintendent Office, Lahore.	...	3 tons	Rs. 400/-	Rs. 1,200/-
93.	Mr. Manzoor Ahmad, Clerk T. A. Branch, P. W. R., Lahore.	...	2 tons	Rs. 702/-	Rs. 1,404/-
94.	Mr. Mohd Aslam Sheikh, Ticket Collector, Lahore Station.	...	2 tons	Rs. 702/-	Rs. 1,402/-

95.	Mr. Syed Irshad Ali, CC-2, Accounts Branch, Headquarters, Office, Lahore.	...	2 tons	Rs. 702/-	Rs. 1,404/-
96.	Mr. Mohd. Ismail, Clerk, Under P. W. I/ Kasur.	...	2 tons	Rs. 702/-	Rs. 1,404/-
97.	Mr. Mohd Farooq, Junior Chargeman, Carriage and Wagon Shop, Moghalpura.	...	3 tons	Rs. 702/-	Rs. 2,106/-
98.	Mr. A. H. Hanfi, Chief Engineer, (Survey and Construction) P. W. R.	...	10 tons	Rs. 400/-	Rs. 4,000/-
99.	Mr. Noor Muhammad, Clerk (P), Branch Headquarters Office, Lahore.	...	1½ tons	Rs. 702/-	Rs. 1,503/-
100.	Mr. M. A. Qazi, Senior Finance Officer-I, P. W. R. Headquarters Office Lahore.	...	10 tons	Rs. 707/-	Rs. 7,020/-
101.	Mr. Abdul Haq, Clerk Purchase Branch P. W. R. Headquarters Office, Lahore.	...	3 tons	Rs. 400/-	Rs. 1,200/-
102.	Mr. M. A. Asghar, Section Officer Railway Board, Lahore.	...	8 tons	Rs. 702/-	Rs. 5,616/-
103.	Mr. Khizar Hayat, Clerk, Divisional Superintendent's Office P. W. R. Lahore.	...	2 tons	Rs. 550/-	Rs. 1,102/-
104.	Mr. Nisar Ahmed, Ticket Collector, P. W. R., Lahore.	...	2 tons	Rs. 650/-	Rs. 1,300/-

APPENDIX II

(Ref : Starred Question No. 11552)

STATEMENT SHOWING THE TOTAL AMOUNT PAID TO EACH STE AS SALARY & MILEAGE ALLOWANCE & THE TOTAL AMOUNT OF FARE REALIZED BY EACH OF THEM FROM TICKETLESS TRAVELLERS DURING THE PERIOD FROM 1/7/1967 TO 15/9/1968.

LAHORE DIVISION

S. No.	Name of S. T. Es.	Salary and Mileage allowance paid.	Fare Realized.
1	2	3	4
1	Mr. Mir Niaz Ali.	5793.78	2124/-
2	Mr. S. Z. Hassan.	5328.55	1949/-
3	Mr. Ghulam Nabi Butt.	5572.61	511/-

4	Mr. Muhammad Nawaz Siddiqui.	5370.06	2543/-
5	Mr. Muhammad Yousaf Khan.	5583.09	3440/-
6	Mr. Shafiq Ahmad.	5437.48	4878/-
7	Mr. Abdul Majid Qureshi.	5918.33	245/-
8	Mr. Muhammad Anwar Hayat.	6222.83	1100/-
9	Mr. Akhtar Hussain.	4926.19	978/-
10	Mr. M. Saleem.	4005.87	377/-
11	Mr. R. A. Shah.	4660.55	1677/-
12	Mr. Hussain Ali.	6143.95	4643/-
13	Mr. M. Siddique.	3798.36	1123/-
14	Mr. A. Qadir Qureshi.	3683.26	697/-
15	Mr. M. Afzal Butt.	3813.42	467/-
16	Mr. Abdul Qadir.	4400.33	1556/-
17	Mr. Muhammad Ayub.	4434.69	1464/-
18	Mr. Abdul Aziz Khan.	4915.07	1226/-

LAHORE DIVISION

S. No.	Name of S. T. Es.	Salary and Mileage allowance paid.	Fare Realized.
1.	2	3	4
19	Mr. Abdul Ghafoor Qureshi.	4343.18	1089/-
20	Mr. Kh. Mahmood-ul-Hassan.	4173.46	878/-
21	Mr. Q. A. Farooqi.	5153.71	4549/-
22	Mr. Muhammad Ejaz Qureshi.	4205.77	763/-
23	Mr. Abdul Rehman.	4798.25	1664/-
24	Mr. Muhammad Iqbal Mufti.	5539.37	2060/-
25	Mr. M. Anwar Khan.	5231.88	1787/-
26	Msf. Safia Bano.	5002.61	1065/-
27	Mr. Nasarullah Khan.	3652.15	1869/-

28	Mr. Bashir Ahmad.	5459.46	710/-
29	Mr. Fiaz Ahmad Khan.	4114.22	2835/-
30	Mr. M. A. Beg.	1454.93	113/-
31	Mr. Inayat Ullah Bhatti.	5816.48	1986/-
32	Mr. A. R. Bhatti.	5363.43	3112/-
33	Mr. Muhammad Shafi.	2969.98	676/-
34	Mr. Muhammad Saeed.	5150.78	249/-
35	Mr. S. M. Arshad.	5875.01	3063/-
36	Mr. M. Iftikhar-ud-Din	5431.10	1960/-
37	Mr. Sikandar Hayat.	3812.72	1065/-
38	Mr. M. Rafiq Khan.	5577.22	2803/-
39	Mr. A. Aziz.	4589.30	1929/-
40	Mr. Abdul Karim.	5160.40	3727/-
41	Mst. Latifa Khanum.	4767.33	1381/-
42	Mr. M.S. Betab.	4080.89	2026/-

LAHORE DIVISION

S. No.	Name of S. T. Es.	Salary and Mileage allowance paid.	Fare Realized
1	2	3	4
43	Mr. Matloob Hussain.	5264.42	4157/-
44	Mr. Sardar Ahmad.	5460.08	1845/-
45	Mr. Ghulam Sarwar.	5189.82	608/-
46	Mr. Mahmood-ul-Zafar.	3605.10	1710/-
47	Mr. M. Sharif Qureshi.	4855.25	941/-
48	Mr. Mir Nazar Iqbal.	4249.76	1109/-
49	Mr. Shah Jhan Ghori.	4782.13	1118/-
50	Mr. A. Aziz Sheikh.	4518.58	5684/-
51	Mr. M. Yasin.	5135.29	2339/-

52	Mr. Ahmad Hussain Khan.	4893.35	3198/-
53	Mr. Shah Jhan Begum.	4872.54	1012/-
54	Mr. Muhammad Ali.	5960.01	2348/-
55	Mr. Abdul Salam I.	5327.76	621/-
56	Mr. Irshad Ali.	4323.16	747/-
57	Mr. Muhammad Akram Mir.	1512.46	435/-
58	Mr. Muhammad Sharif Mian.	3972.23	1294/-
59	Mr. P. L. Danial.	3192.50	1139/-
60	Mr. Mahboob Ali Khan.	6036.97	5551/-
61	Mr. Iqbal Hussain Bokhari.	4476.51	1438/-
62	Mr. Nazir Choudhari.	5729.13	875/.
63	Mr. A. H. Rana.	2408.17	1479/-
64	Mr. Muhammad Tufail.	5427.94	5540/-
65	Mr. S. I. A. Gilani.	4895.71	879/-

LAHORE DIVISION

S. No.	Name of S. T. Es.		Salary and Mileage allowance paid.	Fare Realized.
1	2		3	4
66	Mr. Baqaullah.	...	4858.48	935/-
67	Mr. Abdul Salam-II.	...	4682.86	249/-
68	Mst. Ghulam Fatima.	...	4689.40	1611/-
69	Mr. Noor Elahi.	...	5360.48	448/-
70	Mr. R. A. Dar.	...	4999.68	2576/-
71	Mr. Ishafq Khan	...	4111.97	2715/-
72	Mr. Shaukat Ali.	...	4381.54	1100/-
73	Mr. C. M. Ibrahim.	...	5321.19	1230/-
74	Mr. Muhammad Sharif II.	...	3825.14	1330/-

75	Mst. Masooda Butt.	...	4155.56	1069/-
76	Mr. M. Y. Siddiqui.	...	4488.59	733/-
77	Mr. Muhammad Tufail Malik.	...	4950.64	4196/-
78	Mr. M. Afzal Mirza.	...	3464.03	639/-
79	Mr. S. Moharram Ali.	...	5183.29	1694/-
80	Mr. Saleem Akhtar.	...	2752.81	269/-
81	Mr. S. H. Butt.	...	4429.62	610/-
82	Mr. Sultan.	...	4335.80	317/-
83	Mr. M. A. Hayat.	...	4833.50	1598/-
84	Mr. M. O. Kardar.	...	4816.74	1741/-
85	Mr. Amanullah Khan.	...	4643.50	2164/-
86	Mr. Abdul Rashid.	...	3809.68	3666/-
87	Mr. Muhammad Younis Khan.	...	4831.89	667/-
88	Mr. Hafizullah.	...	4727.20	1525/-
89	Mr. Ibadat Ali.	...	5542.52	2281/-

LAHORE DIVISION

S. No.	Name of S. T. Es.		Salary and Mileage allowance paid.	Fare Realized.
1.	2		3	4
90	Mr. Mumtaz Ahmad.	...	4910.17	790/-
91	Mr. Khalid Hayat.	...	3675.29	308/-
92	Mst. Wazir Begum.	...	3825.83	1667/-
93	Mr. Muhammad Ismail.	...	4063.34	401/-
94	Mr. Ghulam Muhammad.	...	4224.73	464/-
95	Mr. Nasir Ahmad.	...	4761.20	358/-
96	Ali Muhammad-I.	...	4268.45	1453/-
97	Mst. Rashida Akhtar.	...	4851.00	1833/-
98	Mr. Ali Muhammad.	...	4236.34	1337/-

99	Mr. Abdul Hamid.	...	4901.63	2363/-
100	Mr. Mushtaq Ahmad.	...	3707.07	1348/-
101	Mr. Muhammad Ishaq.	...	4827.74	1077/-
102	Mr. Muhammad Sadiq.	...	3657.52	1041/-
103	Mr. Muhammad Saeed Malik.	...	4117.08	1414/-
104	Mr. Muhammad Rafi Ch :	...	4359.01	1417/-
105	Mr. Nazir Ahmad.	...	4267.94	980/-
106	Mr. M. Bashir Ahmad Cheema.	...	3266.40	576/-
107	Mr. Bashir Ahmad Malik	...	4060.44	1493/-
108	Mr. M. Munir.	...	4316.74	700/-
109	Mr. Shuja Beg Miran.	...	4412.74	1218/-
110	Mr. Siddique Ahmad.	...	4629.49	967/-
111	Mr. M. Rafi-I.	...	4646 37	748/-
112	Mr. Bashir Ahmad Soffi.	...	4289.41	1504/-
113	Mr. M. Akbar Choudhary.	...	4457.90	896/-

LAHORE DIVISION

S. No.	Name of S. T. Es.		Salary and Mileage allowance paid.	Fare Realized.
1	2		3	4
114	Mr. M. Hanif Malik.	...	4828.25	335/-
115	Mr. Shah Muhammad.	...	3632.03	189/-
116	Mr. Abdul Hameed.	...	4737.51	630/-
117	Mr. M. Sidiq.	...	4294.47	489/-
118	Mr. Sharif Rana	...	4511.09	342/-
119	Mr. Nasir-ud-Din.	...	4382.47	407/-
120	Mr. Rana Aziz-ud-Rehman.	...	4179.53	700/-
121	Mr. Abdul Aziz.	...	642.37	294/-
122	Mr. Muhammad Iqbal.	...	4789.69	918/-

123	Mr. Abid Hussain Pirzada.	...	4442.22	972/-
124	Mr. Muhammad Fazal.	...	4634.46	915/-
125	Mr. M. A. Butt.	...	4117.43	869/-
126	Mr. Zahoor Ahmad.	...	4989.02	404/-
127	Mr. Muhammad Khalil Ahmad.	...	4643.26	849/-
128	Mst. Bashir Begum.	...	4868.12	1049/-
129	Mr. Muhammad Aslam.	...	4629.64	3320/-
130	Mr. Sadiq Hussain.	...	4756.59	1670/-
131	Mr. Dawood Khan.	...	4800.89	2537/-
132	Mr. M. I. Khokhar.	...	4645.17	2138/-
133	Mr. Muhammad Nazir Cheema.	...	4720.95	1389/-
134	Mr. Amanat Ullah.	...	4643.59	964/-
135	Mr. S. Iqtidar Ahmad.	...	4197.61	801/-
136	Mr. Malik Nazir Muhammad.	...	677.65	517/-
137	Mr. Anis Ahmad.	...	3998.38	911/-

LAHORE DIVISION

S. No.	Name of S. T. Es.		Salary and Mileage allowance paid.	Fare Realized.
1	2		3	4
138	Mr. H. M. Anwar.	...	5594.36	3198/-
139	Mr. T. D. Ahmad.	...	5469.96	2187/-
140	Mr. R. A. Khan.	...	5055.08	1710/-
141	Mr. Abdul Majid Akhtar.	...	4009.08	1273/-
142	Mr. Mahmood Ahmad.	—	5179.84	1461/-
143	Mr. Sadiq Hussan.	...	5049.52	1513/-
144	Mr. Abdul Majeed.	...	5287.25	1313/-
145	Mr. Muhammad Umar.	...	4942.20	2489/-
146	Mr. A. H. Agha.	...	5590.28	3662/-
147	Mr. S. Manzoor Hussain.	...	5455.87	1748/-
148	Mr. Mehar Din.	...	5108.75	7890/-

149	Mr. Muhammad Akram Khan.	...	3903.35	2172/-
150	Mr. M. Akram Siddiqui.	...	6354.48	2213/-
151	Mr. Ghulam Nabi.	...	4700.18	1276/-
152	Mr. Ahmad Ali.	...	4131.49	1180/-
153	Mr. S. Aziz-ur-Rehman.	...	4770.33	953/-
154	Mr. Inayat Ali Choudhary.	...	4952.16	552/-
155	Mr. Sher Muhammad.	...	1772.79	839/-
156	Mr. Fazal Hussain.	...	3000.00	744/-
157	Mr. F. Muhammad.	...	3622.65	613/-
158	Mr. M. Latif.	...	3164.37	500/-
159	Mr. Afzal Mana.	...	3613.42	80/-
160	Mr. R. D. Khan.	...	3200.00	232/-
161	Mr. M. Tufail-II.	...	353.63	387/-
		G. Total :	717520.74	251334/-

RAWALPINDI DIVISION

1	2		3	4
1.	Asad Ali Siddiqi.	...	4419.48	4073.23
2.	Wali Mohammad.	...	4496.07	3663.67
3.	Abdul Mutahir.	...	4503.95	3126.05
4.	Ehasan Elahi.	...	4341.36	5364.48
5.	Iftikharul Hassan.	...	2762.14	3211.27
6.	M. Anwar Aleem.	...	4137.44	3731.31
7.	Sarwar Bano.	...	4949.81	5878.35
8.	Umer Din.	...	4178.07	3321.36
9.	Attiq Ahmad.	...	4520.93	3693.85
10.	Mohammad Siddique Ch.	...	4731.46	7685.88
11.	Mohammad Anwar.	...	4938.49	1114.29

12.	M. M. Qadri.	...	4321.32	4061.05
13.	Anwar-ul-Haq Khan.	...	4521.54	3593.79
14.	Fazal Hussain.	...	2044.83	1498.76
15.	Karam Khan.	...	4164.57	3996.51
16.	Ghulam Ali Dar.	...	4972.57	2899.45
17.	S. A. Siddiqi.	...	4910.15	2645.10
18.	N. D. Fashih.	...	4749.75	4519.88
19.	Masood Ahmed.	...	3828.38	3766.51
20.	Ibrahim Khan.	...	3559.68	1756.20
21.	M. Saeed Qureshi.	...	3743.20	3373.08
22.	Abdul Khaliq Bhatti.	...	4239.19	3419.72
23.	Mrs. H. B. Butt.	...	4566 79	0097.33
24.	Ahsan Ullah Khan.	...	5123.06	2809.25
25.	Sana Ullah Sany.	...	4759.25	3996.76
26.	Abdul Ghani.	...	4228.63	2959.22

1	2		3	4
27.	Mohammad Ramazan.	...	4612.45	3811.56
28.	Mohammad Hussain.	...	3896.26	4973.43
29.	Mir Abdul Majid.	...	4228.16	3075.97
30.	Ch. Faiz Muhammad.	...	2475.68	1221.43
31.	M. Afzal Qadri.	...	4230.58	2910.11
32.	Allah Ditta Dar.	...	4368.55	4712.45
33.	Ghulam Hussain Ch.	...	4384.63	4285.58
34.	Ghulam Murtaza.	...	3314.69	2724.3g
35.	Fayaz-ul-Hassan Gilani.	...	4259.23	1839.40
36.	Nawab Ali.	...	4175.23	2322.88
37.	B. A. Khawaja.	...	4279.56	2874.13
38.	Inayat Ullah.	...	1924.75	2542.53

39.	Ghulam Haider.	...	2987.21	2328.68
40.	Qalandar Khan.	...	3858.17	2088.81
41.	Abdul Ghafoor.	...	3822.60	1511.19
42.	Ghulam Hassan.	...	3640.29	1674.70
43.	Mrs. Rubeda Safder.	...	3993.19	1480.66
44.	A. K. Toor.	...	4797.59	2725.06
45.	N. A. Qureshi.	...	3741.02	1989.90
46.	Muhammad Ali.	...	4244.45	5069.13
47.	Muhammad Amin.	...	3695.14	2332.02
48.	Ghulam Muhammad.	...	4100.07	6428.15
49.	Manzoor Ahmad.	...	3913.49	6046-31
50.	A. S. Khan.	...	4010.34	3565.33
51.	Sadiq Hussain.	...	3844.95	3800.26
52.	Muhammad Afzal.	...	3831.53	5025.54
53.	Muhammad Qasim.	...	4732.06	2386.03

1	2		3	4
54.	Muhammad Qasim.	...	2,87.45	4483.85
55.	Sana Ullah.	...	5003.17	2000.39
56.	Ali Mardan.	...	4105.00	2242.41
57.	Rafiq Ahmed.	...	3445.36	3838.16
58.	Aman Ullah.	...	4136.09	3352.83
59.	M. Riaz Qureshi.	...	3792.91	3489.90
60.	M. Ismail.	...	1277.61	1237.51
61.	B. A. Chaudry.	...	3701.60	2053.97
62.	Zakir Hussain.	...	4462.79	1004.42
63.	Abdul Majid.	...	1944.34	430.97
64.	G. A. Mirza.	...	4527.37	1951.73
65.	K. K. Babar.	...	4487.34	2964.30

66.	M. Azim Azad.	...	3197.40	2122.70
67.	Ghafoor Khan.	...	3799.88	3006.11
68.	A. R. Khan.	...	4064.15	2234.55
69.	Mr. M. A. Khaliq.	...	4064.16	2234.55
70.	Mrs. K. Roy.	...	4634.43	4634.43
71.	Mr. Ghulam Muhammad.	...	5103.24	3686.71
72.	Mr. S. Sibts Hassan.	...	4139.23	3117.63
73.	Mr. Allah Rakha.	...	4274.00	2329.50
74.	Mr. Muhammad Ishaq.	...	4038.00	4495.82
75.	Mr. Rehmat-Ullah.	...	3800.73	1974.36
76.	Mr. Muzaffar Ali.	...	4043.96	4325,13
77.	Mr. Bashir Ahmad.	...	3805.14	4188.40
78.	Mr. Hakim Ali.	...	4264.36	5685.04
79.	Mr. Muhammad Saleh.	...	5074.91	3236.00
80.	Mr. Hamid-Ullah.	...	4606.94	3642.67

1	2		3	4
81.	Mr. Z. Q. Akhtar.	...	3866.23	4021.60
82.	Mr. Muhammad Saeed Siddiqi.	...	2917.58	2653.16
83.	Mr. Muhammad Shafi.	...	3479.51	3474.46
84.	Mr. Muhammad Ayub.	...	4131.67	1972.01
85.	Mr. M. Zulifqar Ali.	...	3029.21	1299.52
86.	Mr. Z. G. Khan.	...	4199.25	2594.11
87.	Mr. Ali Muhammad.	...	3358.13	1118.15
88.	Mr. Ghulam Qasim Khan.	...	4029.11	1335.80
89.	Mr. Mulazam Hussain Shah.	...	3640.24	843.80
90.	Mr. Muhammad Hafeez.	...	2695.26	1731.55
91.	Mr. Ali Ahmed.	...	2431.20	2951.20
92.	Mr. Karamat Hussain.	...	5260.80	2137.47

93.	Mr. Muzaffar Hussain.	...	2338.89	2616.34
94.	Mr. Abdul Haq.	...	3656.21	1846.89
95.	Mr. Manzoor Elahi.	...	4686.98	3294.30
96.	Mr. Muhammad Ishaq Khan.	...	5442.87	2548.47
97.	Mr. Ghulam Hussain Bhatti.	...	5118.81	3227.66
98.	Mr. Abdul Rehman.	...	4948.64	3462.91
99.	Mr. Ghulam Rasool.	...	4840.38	4000.47
100.	Mr. Akhtar Hussain.	...	4524.49	4513.87
101.	Mr. Rafiq Ahmad Azad.	...	5248.44	3802.54
102.	Mrs. Azra Rashid.	...	5575.82	3001.61
103.	Mrs. Surrya Saleem.	...	3783.48	2867.68
104.	Mr. Siraj-ul-Haq.	...	6436.40	449.11
105.	Mr. Idris Ahmed.	...	1408.77	904.06
106.	Mr. Saeed-Ullah Butt.	...	2445.30	2773.65
107.	Mr. Abdul Ghafoor.	...	2777.15	1739.62
108.	Mr. Ghulam Mustafa.	...	801.65	567.91
		Total :—	325543.50	432691.90

MULTAN DIVISION

S. No.	Name of S. T. Es.		Salary and Mileage allowance paid	Fare Realized
1	2		3	4
1.	Mr. M. S. Bhatti	...	6049.67	4183.83
2.	Mr. Nazruddin	...	5284.67	4836.87
3.	Mr. Mohammad Ashraf	...	5327.00	7237.29
4.	Mr. Abad Ali	...	5218.35	4029.38
5.	Mr. Arif Hussain	...	5173.19	3860.00
6.	Mr. M. M. Shafi	...	5141.39	1356 00
7.	Mr. M. A. M. Qadri	...	7886.35	7547.25
8.	Mr. Qaim Hussain	...	4155.53	11246.93
9.	Mr. Mansoor Hussain	...	3938.85	7254.60
10.	Mr. Abdul Rashid	...	4715.85	6245.21

11.	Mr. Tamez-ud-Din	...	5634.49	2618.89
12.	Mr. Musheer Ahmad	...	5248.05	5636.15
13.	Mr. M A. Baig	...	5348.41	2276.95
14.	Mr. Mohd Shamim	...	3793.66	3998.02
15.	Mr. M. Ismail Iqbal	...	483.05	1019.40
16.	Mr. Ghulam Rabbani	...	4760.43	3928.61
17.	Mr. Wahid Bux	...	4379.98	7584.91
18.	Mr. Muti-Ullah	...	3516.87	—
19.	Mr. Ghulam Rasool	...	4998.42	4409 80
20.	Mr. G. M. Aslam	...	4393.47	2821.19
21.	Mr. M. Sadiq Ahmad	...	4264.66	4766.30
22.	Mr. I. A. Khan	...	3775.20	5005.47
23.	Mr. Rashid Ahmad	...	4059.55	3852.87
24.	Mr. Mukhtar Ali	...	4927.47	3713.58
25.	Mr. Sagir Baig Mirza	...	1519.31	1956.25
26.	Mr. Abdul Hamid	...	4381.91	4056.85

S. No.	Name of S. T. Es.		Salary and Mileage allowance paid	Fare Realized
1	2		3	4
27.	Mr. Altaf Rabbani	...	3661.30	2992.06
28.	Mr. M. Salah-ud-Din	...	4715.90	4592.16
29.	Mohd Younus	...	4680.09	4149.86
30.	Mr. Mushtaq Hussain	...	1161.68	1494.09
31.	Mr. M. Akhtar Malik	...	1044.19	1573.23
32.	Mr. Mohammad Shafi	...	5190.74	3738.89
33.	Mr. Dost Mohammad	...	4631.72	3182.25
34.	Mr. M. A. Qureshi	...	5159.36	3216.41
35.	Mr. Mohammad Mansoor	...	4439.07	3777.84
36.	Mr. M. Abbas Akhtar	...	2821.88	3498.09
37.	Mr. Hassain Ahmad	...	4121.08	6278.58

38.	Mr. G. A. Bhatti	...	4761.24	5470.71
39.	Mr. Hissam-ud-Din	...	4332.02	3855.68
40.	Mr. Mohammad Ali	...	4566.01	2489.71
41.	Mr. Younis Baig	...	1126.63	1369.75
42.	Mr. Khan Mohammad	...	1116.67	1371.68
43.	Mr. M. Karamatullah	...	4855.93	3092.63
44.	Mr. Z. H. Qureshi	...	4267.70	5064.01
45.	Mr. Shaukat Ali Hamdani	...	4850.25	3152.84
46.	Mr. Mohammad Sadiq	...	4705.12	4000.91
47.	Mr. Mohammad Amin	...	5118.60	2071-60
48.	Mr. M. Majid Malik	...	4619.66	6597.40
49.	Mr. Khushi Mohammad	...	1630.97	1370.82
50.	Mr. Bashir Ahmad	...	4378.55	3438.48
51.	Mr. Shaukawat Ali	...	4773.77	5057.40
52.	Mr. Mushtafa Ali Khan	...	4341.16	3905.22
53.	Mr. M. Ilyas Khan	...	5069.77	4304.88

S. No.	Name of S. T. Es.		Salary and Mileage allowance paid	Fare Realized
1	2		3	4
54.	Mr. Badruddin	...	5098.20	5664.46
55.	Mr. Mohd Nazir	...	4544.80	2740.91
56.	Mr. Sardar Mohd	...	4632.07	3383.47
57.	Mr. Bashir Ahmad 52	...	4049.45	3532.55
58.	Mr. Ghulam Jilani	...	3906.36	4176.89
59.	Mr. Bashir Ahmad 115	...	4057.15	3391.10
60.	Mr. Riaz Ahmad Khan	...	4852.97	4468.49
61.	Mr. M. Iqbal Farooqi	...	4182.97	2642.10
62.	Mr. A. R. Anwar	...	4634.53	3140.59
63.	Mr. Ghulam Ali	...	4262.30	3601.37

64.	Mr. M. Altaf Hussain	...	4659.80	4314.48
65.	Mr. Abdul Rehman	...	3951.57	3850.92
66.	Mr. Bashir Ahmad 114	...	4490.62	3402.16
67.	Mr. M. Ilyas Bhatti	...	2924.38	3041.97
68.	Mr. Ghulam Hussain	...	4308.90	4018.91
69.	Mr. Ihsanul Haque	...	3818.55	3074.81
70.	Mr. Shahdat Ali	...	3900.52	2762.24
71.	Mr. Mehar Ali	...	4576.45	3517.86
72.	Mr. Mohd Ismail	...	4503.33	6028.44
73.	Mr. Ghulam Ahmad Zia	...	3378.15	1846.82
74.	Mr. Fateh Mohd	...	4525.70	1805.04
75.	Mr. Asadullah Khan	...	4629.56	2167.88
76.	Mr. Mohd Jamal	...	4715.91	1976.11
77.	Mr. Inayatullah	...	4624.23	2509.08
78.	Mr. Saeed Ahmad	...	4531.13	4543.22

S. No.	Name of S. T. Es.		Salary and Mileage allowance paid	Fare Realized
1	2		3	4
79.	Mr. Khurshid Ahmad	...	4205.33	3793.01
80.	Mr. Bashir Ahmad	...	4205.33	3515.54
81.	Mr. Akhtar Ali Qureshi	...	4446.54	2025.67
82.	Mr. Talib Hussain	...	1189.81	903.92
83.	Mr. M. Ismail Bhati	...	965.98	970.14
84.	Mr. Amir Saeed Ali	...	5231.64	6097.57
85.	Mr. S. K. Gulzar	...	4472.97	5487.73
86.	Mr. Sardar Mohd.	...	4426.55	5440,74
87.	Mr. Adalat Khan	...	4783.63	6710.96
88.	Mr. Mohd Ibrahim	...	4444.58	7711.84

89.	Mr. Karim Bux	...	5747.74	6634.18
90.	Mr. A. G. Asim	...	4819.17	2878.16
91.	Mr. Haji Sardar Mohd	...	4726.28	8358.68
92.	Mr. Taraz Khan	...	325.37	607.10
93.	Mr. Abdul Rahin.	...	3340.07	4504.50
94.	Mr. Sharif Alam	...	4129.32	4982.98
95.	Mr. Ali Hussian	...	4406.82	7038.19
96.	Mr. S. A. H. Rizvi	...	4790.36	6031.88
97.	Mr. S. Itrat Ali	...	4010.27	4866.89
98.	Mr. K. A. Bhatti	...	4667.40	4636.61
99.	Mr. Ghulam Haider	...	4160.65	3004.83
100.	Mr. Mohd Ishaque	...	3897.48	3035.77
101.	Mr. Mohd Abdullah	...	4438.24	3860.55
102.	Mr. Ghulam Mohd	...	4397.91	3847.11
103.	Mr. Ghulam Rasool	...	3955.96	3336.19

S. No.	Name of S. T. Es.		Salary and Mileage allowance paid	Fare Realized.
1	2		3	4
104.	Mr. Mohd Yasin	...	4357.50	2262.73
105.	Mr. Inam Ahmad	...	4514.70	3400.23
106.	Mr. Niaz Ahmad	...	4111.40	4335.55
107.	Mr. B. Howel	...	4467.83	4543.82
108.	Mr. Mohd Muneer Shah	...	4164.64	2647.66
109.	Mr. Mohd Aslam Nizami	...	4807.37	2721.62
110.	Mr. Amir Ahmad Nawaz.	...	4481.94	3919.85
111.	Mr. Nazeer Ahmad	...	3396.13	2837.00
112.	Mr. Shaukat Ali Shah.	...	4802.61	5014.34
113.	Mr. Ziauddin	...	4818.55	3740.96
114.	Mr. A. M. Ayaz	...	4599.55	7703.45

5.	Mr. Mohd Hassan	...	3418.60	4140.77
116.	Mohd Hanif	...	4679.50	5762.69
117.	Mr. Wali Mohd	...	3832.62	4686.07
118.	Miss. R. B. Chaughtai	...	4212.39	2220.87
119.	Mrs. N. M. Liever	...	4927.01	2162.20
120.	Mr. Mumtaz Mohd Ali	...	4965.45	2564.94
121.	Mrs. Shamim Akhtar.	...	4825.44	1274.99
122.	Mr. Anis Ahmad	...	5218.67	3352.64
123.	Mr. S. M. Simon	...	4853.94	1591.04
124.	Mr. Mohd. Yusaf	...	3400.01	762.70
125.	Mr. Rehmat Ali	...	3439.68	761.17
126.	Mr. S. Aziz Ahmad	...	4964.60	926.70
127.	Mr. Anwar Hussain	...	4727.86	1746.65
128.	Mr. Ahmad Din	...	4358.99	630.59
129.	Mr. Akhtar Ali Mahmud	...	1833.81	1337.06
130.	Mr. Abdul Rashim Rana	...	1158.90	593.93
	Total :—	...	445321.30	497598.71

SUKKUR DIVISION

1	2		3	4
1.	Mr. W. D. Khan.	...	1991.31	94 41
2.	Mr. Ziaullah Khan.	...	5411.75	1318.51
3.	Mr. R. A. Shah.	...	4970.41	515.10
4.	Mr. Abdul Ghani.	...	4059.42	4523.67
5.	Mr. A. B. Mirza.	...	4376.87	2174.76
6.	Mr. Muhammad Sharif.	...	4422.04	3881.37
7.	Mr. Muhammad Anwar.	...	4836.99	5196.11
8.	Mr. S. K. Q. Nizami.	...	4094 86	171.00
9.	Mr. Bashir Ali.	...	4111.12	2757 44
10.	Mr. Zia-ul-Haque.	...	4597.15	1562.63
11.	Mr. S. G. Bari.	...	4574.50	2215.95

12.	Mr. Daulat Ali.	...	3921.71	1719.26
13.	Mr. I. D. Bhatti.	...	4381.42	1452.08
14.	Mr. M. Hanif.	...	3820.05	1992.60
15.	Mr. S. D. Khan.	...	3641.06	2433.42
16.	Mr. Muhammad Hussain.	...	3800.50	3792.20
17.	Mr. T. A. Burney.	...	4759.08	1785.16
18.	Mr. Nasurullah Khan.	...	1476.10	184.75
19.	Mr. F. H. Siddiqui.	...	5075.99	1711.76
20.	Mr. M. I. Qazi.	...	4487.96	1021.29
21.	Mr. S. Q. H. Zaidi.	...	4205.51	1347.99
22.	Mr. Dost Muhammad.	...	4326.89	2734.27
23.	Mr. Wallayatullah Butt.	...	3490.69	2010.22
24.	Mr. Aftab Ahmad.	...	3189.85	1427.47
25.	Mr. Jawad Hussain.	...	3948.14	1492.20
26.	Mr. Muhammad Yakoob Mir.	...	4471.17	1969,26

1	2		3	4
27.	Mr. Muhammad Rashid M. D.	...	4031.04	2864.43
28.	Mr. Abdul Rehman.	...	3633.06	2076.20
29.	Mr. Abdul Rashid Khan.	...	3904.98	2265.88
30.	Mr. Said Ahmad Anwar.	...	3580.18	2145.71
31.	Mr. M. A. Majeed.	...	5812.33	3127.67
32.	Mr. M. Naseer.	...	5455.12	2495.47
33.	Mr. I. H. Qadri.	...	5309.28	1948.76
34.	Mr. Qazi Mehfooz Ahmad.	...	4586.29	3238.82
35.	Mr. A. Baloch.	...	5176.16	2824.99
36.	Mr. M. Mumtaz.	...	4505.48	3388.75
37.	Mr. M. Y. Kureshy.	...	5529.54	2065.08
38.	Mr. Wali Muhammad.	...	4113.60	3726.73

39.	Mr. Muhammad Younus.	...	3780.13	3733.89
40.	Mr. A. B. Dass.	...	4967.84	2114.12
41.	Mr. Habib Khan.	...	3988.85	2826.90
42.	Mr. S. Akbar Ali Shah.	...	3225.77	2639.47
43.	Mr. Muhammad Bashir.	...	4029.58	2427.17
44.	Mr. Ghulam Hussain.	...	4310.44	2825.20
45.	Mr. Abdul Hamid.	...	4245.98	3551.24
46.	Mr. N. U. Siddiqui.	...	4843.37	1693.26
47.	Mr. Asghar.	...	3367.34	2590.17
48.	Mst. Hanifa Khanum L. S. T. E.	...	5572.31	2134.81
49.	Mr. Khalil-ur-Rehman.	...	5234.16	6114.12
50.	Mr. Badaruddin Ahmad.	...	5202.16	2065.78
51.	Mr. Abdul Rehman.	...	4126.63	2704.47
52.	Mr. Shoukat Ali.	...	5110.05	1682.76

1	2		3	4
53.	Mr. Imtiaz Ahmad.	...	3.84574	2715.68
54.	Mr. Syed Ali Shah.	...	655.458	2316.49
55.	Mr. Salahuddin.	...	4856.94	2632.46
56.	Mr. H. H. Mahmood.	...	2660.96	1605.43
57.	Mr. S. M. Shafi.	...	4374.57	2595.30
58.	Mr. Abrar Ahmad Khan.	...	4924.88	2168.67
59.	Mr. M. A. Butt.	...	4294.14	1785.67
60.	Mr. Abdul Haque.	...	4260.63	2112.26
61.	Mr. Latif Hussain.	...	3960.61	3114.26
62.	Mr. Wali Muhammad Sheikh.	...	3677.54	2545.55
63.	Mr. Mazhar Ali.	...	4217.72	1665.05
64.	Mr. A. A. Giland.	...	4637.88	386.47
65.	Mr. S. A. A. Jaffary.	...	3726.16	831.50

66.	Mr. M. K. Kazi	...	4176.63	896.11
67.	Mr. Ismail Iqbal.	...	2554.60	656.39
68.	Mr. N. M. Ansari.	...	4170.51	1058.98
69.	Mr. Abdul Aziz.	...	3315.79	549.74
70.	Mr. Moujuddin.	...	3470.40	1372.36
71.	Mr. Muhammad Ibrahim.	...	3892.92	1892.92
72.	Mr. Ghulam Nabi.	...	3420.86	933.11
73.	Mr. Manzoor Hussain.	...	2906.69	1377,95
74.	Mr. Abdul Ghafoor.	...	3679.12	1133.65
75.	Mr. N. A. Khan.	...	3605.91	734.92
76.	Mr. Muhammad Yaqoob.	...	1297.45	668.85
77.	Mr. S. A. Khan.	...	2859.87	934.69
78.	Mr. Muhammad Aslam.	...	896.74	310.75
79.	Mr. Rashid Ahmad Khan.	...	760.53	177.92
80.	Mr. Hamidullah Siddiqui.	...	242.22	142.40
	Total :		213785.88	167491.14

KARACHI DIVISION

1	2		3	4
1.	Mr. M. A. A. Usmani G. I.	...	5750.07	2597.21
2.	Mr. Majod Noor Khan.	...	5728.94	6222.62
3.	Mr. Islamullah.	...	5176.15	12455.64
4.	Mr. Mohd Rashid.	...	5383.59	12245.18
5.	Mr. Mohd Shafi.	...	5091.55	11029.37
6.	Mr. Saghir Mohd.	...	6013.52	3487.92
7.	Mr. Ali Ahmed Khan.	...	5732.32	9179.95
8.	Mr. M. A. Baig.	...	5590.02	7281.44
9.	Mr. K. B. Khan.	...	4968.13	5086.81
10.	Mr. Mohd Bashir.	...	5302.44	6877.26
11.	Mr. Manzoor-ul-Hassan.	...	4887.61	7609.20
12.	Mr. Imteaz Hussain.	...	4764.96	8195.35

13.	Mr. Mohd Younus.	...	4685.84	8069.87
14.	Mr. M. I. Haque.	...	2926.17	0666.18
15.	Mr. Nusseer Mohd. Khan.	...	4620.80	4318.80
16.	Mr. Mohd. Usman Khan.	...	4700.23	7253.65
17.	Mr. E. Elfred.	...	4757.65	5369 61
18.	Mr. A. R. Butt.	...	3207.51	4637.20
19.	Mr. Afaque Ahmad.	...	3997.27	10922.54
20.	Mr. S. T. Hussain.	...	3954.90	5775.90
21.	Mr. M. F. Rehman.	...	4883.31	3903.62
22.	Mst. Saeeda Banno.	...	5253.98	6413.79
23.	Mr. S. Ashfaque Ali.	...	5416.72	2480.56
24.	Mr. Faqeer Mohd.	...	5744.83	6244.85
25.	Mr. W. M. Khan.	...	5348.34	3713.10
26.	Mr. M. M. Khan.	...	5033.65	5649.39

1	2		3	4
27.	Mr. Sheikh Mohd.	...	6015.44	6803.80
28.	Mr. S. M. Tayab.	...	4754.78	6129.83
29.	Mr. Hassan Ahmad.	...	5716.18	8716.15
30	Mr. S. Sahid Ali.	...	4944.49	6798.31
31.	Mr. Islamul Haque.	...	4865.94	6044.47
32.	Mr. M.A. Karim.	...	1084.67	362.99
33.	Mr. M. A. Hamid Khan.	...	3308.49	2574.00
34.	Mr. M. N. Beig.	...	4904.49	6377.57
35.	Mr. M. A. Akhtar.	...	3940.56	6850.08
36.	Mr. Khalil Ahmad.	...	4662.45	6310.61
37.	Mr. Maqsood Ahmad.	...	4723.40	6782.99
38.	Mr. F. A. Lazarous.	...	3798.63	1477.49

39.	Mr. Akbar Ali.	...	4776.02	2138.52
40.	Mr. Munawar Ali.	...	4421.25	2473.53
41.	Mr. Ahmad Din.	...	3771.68	2552.12
42.	Mr. Aijaz Ahmad.	...	3579.50	2396.80
43.	Mr. Ghulam Rasool.	...	3280.56	3222.73
44.	Mr. Tausif Ahmad.	...	4964.04	431.44
45.	Mr. Mehmood Khan.	...	4457.70	1209.02
46.	Mr. S. S. Iraqul Hasan.	...	4793.65	3024.73
47.	Mr. Mohammad Imran Khan.	...	4895.33	2415.91
48.	Mr Mohd. Asif Khan.	...	5210.61	3234.34
49.	Mr. Mohd. Aminuddin.	...	4448.92	4432.56
50.	Mr. Sirajuddin Khan.	...	3480.03	3356.58
51.	Mr. N. A. Qureshi.	...	5080.01	2564.74
52.	Mr. H. M. Islam.	...	3228.77	2194.31
53.	Mr. S. Nadar Ali.	...	4775.95	35.0.49

1	2		3	4
54.	Mr. Arz Mohd.	...	3422.85	2524.12
55.	Mr. Abdul Samad.	...	3571.31	2567.01
56.	Mr. Mohd. Idrees Qureshi.	...	3828.10	2418.55
57.	Mr. Mohd. Yar.	...	4602.34	3011.80
58.	Mr. Mohd. Manzoor.	...	2319.02	1221.47
59.	Mr. Khushi Mohd.	...	3503.54	3689.75
60.	Mr. Qutubuddin.	...	3828.09	4612.43
61.	Mr. Mohd. Yamin.	...	3019.97	2615.29
62.	Mr. Zakir Hussain.	...	3810.80	3493.88
63.	Mr. Abdul Shakoor.	...	2391.47	4969.55
64.	Mr. Waris Hussan Khan.	...	2357.66	277.05
65.	Mr. Maqbool Ahmad Khan.	...	4046.76	3789.93

66.	Mr. S.A. Gilani.	...	3662.41	3526.64
67.	Mr. Mohd. Mohi-ud-Din.	...	3650.00	682.20
68.	Mr. Akhtar Aziz.	...	2044 25	1090.25
69.	Mr. Abdul Aziz.	...	1338.04	9.0.66
70.	Mr. M. H. Bangash.	...	562.23	916.94
71.	Mr. Mohd Ahmad Khan.	...	5302.83	851.35
72.	Mr. Qasim Ali Khan.	...	5376.24	778.85
73.	Mr. Noor Mohammad.	...	4331.32	7948.86
74.	Mr. M. Saleem Khan.	...	3324.74	2894.91
75.	Mr. M.Younus Mirza.	...	1212.90	2862.86
76.	Mr. Ghulam Ghous.	...	4604.98	2926.05
77.	Mr. A. Aziz Khan.	...	4839.55	10499.77
78.	Mr. A.A. Mahmood.	...	1171.50	1246.85
79.	Mr. Inamuddin.	...	5748.91	7124.62
80.	Mr. M. Younus Qazi.	...	1335.24	4697.13

1	2		3	4
81.	Mr. Bashir Ahmad-II	...	3440.60	9760.41
82.	Mr. Nizamuddin.	...	4193.70	8009.70
83.	Mr. M. A. Rizvi.	...	4442.07	8997.34
84.	Mr. A. Haque.	...	5128.06	9347.79
85.	Mr. A.H. Qureshi.	...	5241.89	10794.41
86.	Mr. A.H. Khan.	...	5471,69	8475,95
87.	Mr. B. A. Sheikh.	...	5587.72	8292.88
88.	Mr. M. A. Rehman.	...	5018.00	6916.55
89.	Mr. S.B. A. Rizvi.	...	5458.86	9135.25
90.	Mr. Z. H. Zuberi.	...	5485.30	8790.80
91.	Mr. S. Asghar Abbas.	...	4979.23	11677.00
92.	Mr. S. Moazam Ali.	...	4440.44	11206.75
93.	Mr. Iqbal Hussain.	...	4943.48	6868.61

94.	Mr. Inam Hussain.	...	5262.93	10433.58
95.	Mr. M. Ashraf.	...	3893.76	5315.17
96.	Mr. M. S. U. Israeli.	...	4622.81	5640.08
97.	Mr. S. Sirajuddin.	...	4975.01	11401.25
98.	Mr. M. Saleem Bhattey.	...	1285.94	3758.12
99.	Mr. M.A. Siddique.	...	4809.58	1912.57
100.	Mr. M. Haroon Khan.	...	5710.55	3650.90
101.	Mr. Kh. Tabarakullah.	:	5732.81	4231.77
102.	Mr. M.A. Hai.	...	5955.29	6669.19
103.	Mr. Fazle Rab.	...	5267.53	5607.56
104.	Mr. Bashir Ahmed I.	...	5378.27	6938.33
105.	Mr. S. Zamirul Hassan.	...	5875.58	7443 55
106.	Mr. Ahmad Khan.	...	5502.83	8783.97
107.	Mrs. Noor Fatima.	...	5351.81	4789.96
108.	Mrs. S. B. Hussain.	...	4611.75	4440.02

1	2		3	4
109.	Mrs. Raisa Begum.	...	3521.83	4088.48
110.	Mr. Anwar Ahmad.	...	4071.10	9806.21
111.	Mr. Amanat Ali.	...	4297.00	7926.59
112.	Mr. Yousuf Jaffery.	...	4193.00	7497.51
113.	Mr. S. A. Siddiqui.	...	4250.00	7723.16
	Total :	...	497250.04	607336.22

QUETTA DIVISION

1	2		3	4
1.	Mr. Karam Hussain STE.	...	4387.45	3790.58
2.	Mr. S. A. Waheed STE.	...	2920.54	2871.13
3.	Mr. M. J. Hussain STE.	...	5914.00	3179.37
4.	Mr. Masjood Ali Khan STE.	...	6063.35	7246.68
5.	Mr. M. A. Shah STE.	...	5515.78	5280.80
6.	Mr. Shaukat Ali STE.	...	5558.36	8857.09
7.	Mr. S. R. Jaffery STE.	...	5664.46	5952.99
8.	Mr. Talib Hussain STE.	...	2057.44	3532.12
9.	Mr. Asif Khan Agha STE.	...	5638.77	6282.96
10.	Mr. Masood Hussain STE.	...	5081.00	6762.03
11.	Mr. Q. A. Khan STE.	...	6690.91	3129.88
12.	Mr. Manzoor Ahmed STE.	...	5127.94	7918.16

1	2		3	4
13.	Mr. M. D. Bashiruddin STE.	...	5101.69	4096.32
14.	Mr. Sher Muhammad STE.	...	2885.23	2561.07
15.	Mr. A. B. Azmi STE.	...	5117.73	6522.93
16.	Mrs. I. B. Qureshi Ldy STE.	...	5062.83	4238.75
17.	Mr. Muhammad Yousaf STE.	...	4357.83	4900.59
18.	Mr. Tahir Ali STE.	...	5210.53	6267.37
19.	Mr. A. I. Arif STE.	...	5501.52	5313.78
20.	Mr. Azizuddin STE.	...	4391.90	5229.20
21.	Mr. M. A. Siddiqi STE.	...	5065.15	5255.64
22.	Mr. Hydyatullah STE.	...	4059.84	5659.34

23.	Mr. M. A. Jaweed STE.	...	3548.25	2575.84
24.	Mr. Muhammad Iqbal STE.	...	3873.27	3791.69
25.	Mr. Muneer Malik STE.	...	3087.99	4914.42
26.	Mr. Abdul Majeed STE.	...	3450.91	5502-39
27.	Mr. H. H. Mahmood STE.	...	2647.50	3083.92
28.	Mr. Peer Muhammad LR/TCR	...	3332,74	6678.61
29.	Mr. Fazal Ellahi LR/TCR	...	3789.30	6953.49
30.	Mr. Muneer Khan LR/TCR	...	3331.04	4991.42
31.	Mr. Jawad Hussain LR/TCR	...	3481.10	4766.23
	Grand Total :		1,37,010.74	1,58,922.78

HEADQUARTERS SQUAD

1	2		3	4
1.	Muhammad Ahmad.	...	5443.60	4139.36
2.	S. A. Shaikh.	...	6712.42	9147.16
3.	Muhammad Yousaf.	...	1039.53	11598.66
4.	Nazir Hussain	...	6327.03	10250.71
5.	Gohar Ali.	..	5570.32	3020.27
6.	Buraq Ahmad.	..	4992 50	10796.64
7.	Noor Ellahi Qureshi.	...	6268.78	7679.07
8.	Karamat Hussain.	...	5741.31	7176.06
9.	Ghulam Jilani.	...	6568.96	14860.23
10.	Muhammad Ishaq.	...	6331.59	9762.94
11.	Muhammad Tufail.	...	6182.12	19142.58
12.	Abdul Ghani.	..	5719.67	9638.12
13.	Fazal-ur-Rehman.	...	5939.33	11938.86

14.	Muhammad Hussain.	...	5959.11	9980.61
15.	Ahmad Hussain.	...	5305.63	8349.37
16.	Zafar Ali.	...	6450.77	14012.20
17.	Khushi Muhammad.	...	6014.87	7983.10
18.	Muhammad Yaqoob.	...	5122.45	10346.30
19.	A. H. Whyne.	...	5799.31	6011.76
20.	A. H. Mirza.	...	5806.82	9604.54
21	Ghulam Muhammad.	...	6075.22	8565.72
22.	M. Aslam.	...	5783.75	9174.45
23.	A. W. Khan.	...	5966.42	10970.00
24.	M. Sharif.	...	5910.29	8698.82
25.	M. Naseem.	...	5642.68	7297.83
26.	M. Shafiq Akhtar.	...	5403.09	6315.79
27.	M. M. Alam.	...	5347.17	7825.42
28.	Mrs. A. R. Mir.	...	5767.20	4335.64
29.	Mst. Sadiqa Sultana.	...	5511.80	4209.29
	G. Total :—		170302.79	256821.52

ACCOUNTS TTEs.

S. No.	Name of S. T. Es.		Salary and Mileage allowance paid	Fare Realized.
1.	Mr. M. A. Sultan	...	6750.18	12795.20
2.	Mr. Khalil-ur-Rehman	...	7122.60	9837.15
3.	Mr. Abdul Rashid	...	6897.54	10382.21
4.	Mr. M. H. Qureshi	...	6621.28	6096.89
5.	Mr. M. A. Malik	...	6598.40	3956.80
6.	Mr. Abdul Aziz Bokhari	...	5974.74	11259.06
7.	Mr. M. Shamim Khan	...	3648.11	9458.43
8.	Mr. Mohammad Ahmad	...	5560.89	9607.09
9.	Mr. Abdul Baqi	...	5340.84	4094.09
10.	Mr. T. H. Hashmi	...	6173.23	10400.95
11.	Mr. Mohd. Sadiq	...	6497.75	21076.53

12.	Mr. M. Asif Shah	...	6529.97	9993.22
13.	Mr. M. Ashraf Ansari	...	5218.39	7554.14
14.	Mr. Khurshid Alam	...	6432.13	4679.33
15.	Mr. Saleem Akhter	...	6147.67	7309.03
16.	Mr. Mohammad Ali Khan	...	3831.85	6686.99
17.	Mr. M. Ajmal Khokhar	...	5834.15	13419.62
18.	Mr. Abdul Qadeer	...	5032.05	8955.83
19.	Mr. Z. A. Khan	...	6549.07	1913.22
20.	Mrs. K.B. Malik (L/TTE)	...	5728.89	3965.29
21.	Mr. Nausha Khan	...	6202.68	5652.63
22.	Mr. Abdul Rehman	...	6657.97	6718.41
23.	Mr. M. B. Siddiqui	...	6517.54	5344.24
24.	Mr. Mazhar Ali Shah	...	6429.15	7110.39
25.	Mr. Iqbal Kausar	...	6575.83	5891.84
26.	Mr. M. Azam Hussain	...	6295.23	7039.15

S. No.	Name of S. T. Es.		Salary and Mileage allowance paid	Fare Realized
27.	Mr. Fayyaz Ahmad	...	6183.38	6366.90
28.	Mr. Rashid-ud-Rehman	...	6227.45	4847.43
29.	Mr. N. D. Smart	...	6518.58	4336.62
30.	Mr. Bashir Ahmad Khan	...	6139.30	4858.80
31.	Mr. Saddar-ur-Din Khan	...	4889.00	8203.95
32.	Miss M. E. Nathanial (L/TTE)	...	5359.18	1821.71
	Grand Total :—	...	191485.00	245288.09

SUMMARY

S. No.	Division	No. of S. T.Es. on each division		Amount of salary and mileage allowance paid (1.7.67 to 15.4.68)	Amount of fare realised (1.7.67 to 15.4.68)
1.	Lahore	161	...	7,17,520.74	2,51,334.00
2.	Rawalpindi	108	...	3,25,543.50	4,32,691.90
3.	Multan	130	...	4,43,321.30	4,97,598.71
4.	Sukkur	80	...	2,13,785.88	1,67,491 14
5.	Karachi	113	...	4,97,250.04	6,07,336.22
6.	Quetta	31	...	1,37,010.74	1,58,922.78
7.	Headquarters	29	...	1,70,302.79	2,56,821.52
8.	Accounts	32	...	1,91,485.00	2,45,188.99
9.	Grand Total :—	684	...	28,05,368.39	25,10,336.86

APPENDIX

8951 M

APPENDIX

(Ref : Starred Question

ANNEXURE

STATEMENT SHOWING THE NAMES OF CITY BOOKING AGENCIES AT PRESENT OPEN ON THE P. W. R., THE NAMES OF TOWNS AND CITIES WHERE LOCATED, THE DATE OF THEIR OPENING, EARNINGS FROM THE

S. No.	Name of City Booking Agency.	Name of Town	Date of its opening
1	2	3	4
1.	Peshawar City Booking Ageny (Qissa Khani Bazar). Sub : Office at Saddar Bazar Peshawar Cantt.	Peshawar	1-1-52
2.	Rawalpindi City Booking Agency (at Raja Bazar) Sub : Office at Saddar Bazar Rawalpindi.	Rawal-pindi	19-12-61
3.	Mardan City Booking Agency.	Mardan	1-7-67
4.	Sargodha City Booking Agency.	Sargodha	1-11-51

III

No. 11553)

'A'

SALE OF TICKETS AND BOOKING OF LUGGAGE, PARCELS AND GOODS AND THE EXPENDITURE INCURRED ON MAINTENANCE OF EACH CITY BOOKING FOR THE PERIOD FROM JULY, 1960 TO MARCH, 1968.

Earnings				Total	Expenditure
Tickets	Luggage	Parcels	Goods		
5	6	7	8	9	10
Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
63,21,270.15	...	65,41,930.00	98,568.00	1,29,61,76815	1,94,514.65
74,58,414.00	603.68	79,041.20	86,810.00	76,24,869.18	188,919.36
15,325.62	197.38	5,280.15	47,319.20	68,122.35	441.66
42,17,613.12	24,751.37	7,558.30	8,071.04	42,27,993.83	75,103.77

1	2	3	4
5.	Lahore Shah Alam Market City Booking Agency.	Lahore	25-3-58
6.	Gujranwala City Booking Agency	Gujran-wala	9-12-50
7.	Lyallpur City Booking Agency (Rail Bazar) Sub : Office (at Jhang Bazar) Lyallpur	Lyallpur	5-11 52
8.	Sialkot City Booking Agency in Trunk Bazar.	Sialkot	15-4-51
9.	Sahiwala City Booking Agency	Sahiwal	1-7-52
10.	Khanewal City Booking Agency.	Khanewal	15-9-59
11.	Sukkur City Booking Agency at Clock Tower.	Sukkur	1-4-53
12.	Shikarpur City Booking Agency.	Shikarpur	25-12-52
13.	Larkana City Booking Agency.	Larkana	6-3-66
14.	Karachi City Boltan Market City Booking Agency.	Karachi	1-3-60
15.	Karachi City Ghari Khata City Booking Agency.	Karachi	1-3-60
16.	Hyderabad City Booking Agency (at Tilk Incline) Sub : Office at Ghari Khata and at Fuleli Area.	Hyderabad	1-2-52

5	6	7	8	9	10
18,73,223.63	64,052.70	2,84,350.15	5,42,404.80	27,64,031.28	28,193.02
38,56,107.72	43,125.82	50,721.00	42,547.60	39,82,502.14	45,848.28
49,56,383.39	1,93,155.26	1,34,820.00	77,370.56	53,61,729.21	52,453.08
10,66,980.93	5,376.50	28,480.00	80,461.00	11,81,798.82	24,733.29
19,22,771.71	...	...	...	19,22,771.71	38,683.35
86,61,240.50	...	...	...	86,61,240.50	46,629.85
21,07,137.18	1,32,256.44	26,945.50	5,018.00	22,72,357.02	53,691.43
11,50,370.82	4,156.56	7,857.10	96,171.04	12,58,555.52	27,811.43
4,75,070.42	4,651.45	8,039.00	80,423.19	5,68,186.06	11,871.20
1,82,56,366.14	...	...	...	1,82,56,366.14	3,06,914.86
2,04,52,769.30	...	...	...	2,04,52,769.30	3,28,604.88
1,70,22,589.63	61,280.97	18,99,308.20	1,03,412.00	1,90,86,510.80	4,35,747.85

APPENDIX IV

(Ref : Starred Question No. 12768)

ANNEXURE 'A'

STATEMENT INDICATING THE MONTHLY PRODUCTION FIGURES OF MOLTEN METAL STEEL CASTINGS, C.I. CASTINGS, METAL ROLLED, KEYS, JAWS AND CROW BARS DURING THE PERIOD 1ST JANUARY, 1966 TO 31ST MARCH 1968

Period		Molten Metal in tons	Steel Castings in tons	C. I. Castings in tons	Metal Rolled in tons	Keys in Nos.	Jaws in Nos.	Crow bars in Nos.
January, 1966	...	693.70	58.25	45.25	1,217.05	50,000	...	...
February, 1966	...	604.15	51.75	61.00	1,477.10	40,000	40,000	...
March, 1966	...	636.70	90.50	78.00	1,637.10	16,000	60,000	...
April, 1966	...	617.85	62.70	54.50	1,193.90	20,000	44,000	...

May, 1066	...	1,178.14	89.75	81.75	1,646.00	24,000	...	160
June, 1966	...	1,146.75	81.50	62.50	1,634.10	75,000	30,000	323
July, 1966	...	1,080.40	116.25	72.00	1,388.10	85,400	50,000	376
August, 1966	...	1,201.90	123.50	100.00	1,643.53	95.400	50,000	440
September, 1966	...	1,334.15	110.00	80.00	1,667.78	...	50,000	400
October, 1966	...	1,444.10	109.75	78.75	1,655.70	36,275	29,350	400
November, 1966	...	1,428.65	116.25	149.00	1,646.04	50,000	50,000	400
December, 1966	...	972.95	105.25	95.50	1,232.37	58,600	19,000	207
Total	...	12,339.44	1,115.50	958.35	18,038.77	550.675	422,350	2,706

Period		Molten Metal in tons	Steel Castings in tons	C. I. Castings in tons	Metal Rolled in tons	Keys in Nos.	Jaws in Nos.	Crow bars in Nos.
January, 1967	...	768.25	86.80	65.75	1,233.10	60,000	...	314
February, 1967	...	555.40	93.55	72.75	1,433.13	55,000	25,000	300
March, 1967	...	1,268.55	180.95	106.00	2,270.90	55,000	70,000	400
April, 1967	...	1,124.75	207.20	102.25	2,043.70	109,950	50,000	400
May, 1967	...	1,165.60	208.25	101.25	2,066.65	75,500	25,000	400
June, 1967	...	835.55	210.55	110.55	2,038.95	108,000	50,000	400
July, 1967	...	790.25	227.50	103.75	2,106.70	117,700	50,000	...
August, 1967	...	658.95	236.75	104.00	2,288.60	117,000	50,000	...
September 1967	...	674.10	243.50	104.00	2,003.00	117,000	50,000	...
October, 1967	...	722.55	252.30	115.25	2,171.95	...	...	...
November, 1967	...	1,198.25	262.50	113.75	2,401.90	169,800	150,000	...

December, 1967	...	1,337.20	261.00	144.00	1,731.55	50,000	...	...
Total	...	11,099.40	2,470.85	1,243.30	23,790.13	1,044.250	520,000	2,214
January, 1968	...	1,575.40	322.25	131.50	2,217.90	123,000	120,000	...
February, 1968	...	1,403.50	302.45	116.50	2,257.45	135,700	31,300	...
March, 1968	...	833.85	300.25	72.00	2,315.35	150,000	...	...
Total	...	3,813.05	924.95	9,320.00	6,760.70	408,700	115,300	...